besturdubooks.wordpress.com

الدین کلہ ادب

لمعات الذہب

فی شرح

مختارات الأدب

درجہ خامسہ میں پڑھائی جانے والی "المختارات من ادب العرب للندوی" کی اردو شرح، جس میں معرب عبارت، بامحاورہ ترجمہ اور حل لغات کے ساتھ ساتھ تاریخ کا بھی احاطہ کیا گیا ہے، اہل علم کے لئے ایک بیش بہا قیمتی تحفہ

از قلم

عتیق الرحمٰن سیف کوٹ ادوی غفرلہ ولوالدیہ

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

ناشر

ایچ ایم سعید کمپنی

ادب منزل، پاکستان چوک، کراچی

besturdubooks.wordpress.com

الدین کلہ ادب

لمعات الذہب

فی شرح

مختارات الأدب

درجہ خامسہ میں پڑھائی جانے والی ''المختارات من ادب العرب للندویؒ''
کی اردو شرح، جس میں معرب عبارت، بامحاورہ ترجمہ اور حل لغات کے
ساتھ ساتھ تاریخ کا بھی احاطہ کیا گیا ہے، اہل علم کے لیے ایک بیش بہا قیمتی تحفہ

از قلم

عتیق الرحمٰن سیف کوٹ اددی غفر لہ ولوالدیہ

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی ومتخصص جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا

ناشر

ایچ۔ایم۔سعید کمپنی ادب منزل پاکستان چوک کراچی

besturdubooks.wordpress.com

عرضِ ناشر

کسی بھی ملک وقوم کی زبان میں اس کا منشور ومنظوم ذخیرہ ادب کے نام سے اس کے لئے مایۂ افتخار و انبساط خیال کیا جاتا ہے۔اس سلسلہ میں عربی ادب مختلف وجوہ واعتبارات سے جس امتیاز وفوقیت کا حامل ہے وہ محتاج بیان نہیں۔دراصل وہ عربی زبان کی اس خصوصی شان کی بنا پر ہے جو اسے دیگر زبانوں کے مقابلہ میں حاصل ہے۔

مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ نے ''مختارات'' کے نام سے اصل عربی ادب سے جو کہ تقلیدی اور صناعی ادب کے برعکس حقیقی اور طبعی ادب ہے، چند چیدہ چیدہ شہ پارے جمع کر کے جو گلدستہ سالہا سال قبل مرتب فرمایا تھا اس کی طراوت ونضارت اور رنگینی وخوشنمائی تا حال قائم وسالم ہے بلکہ مرورِ وقت کے ساتھ ساتھ مزید بڑھتی معلوم ہو رہی ہے۔یہ اتنی اہم ومقبول کتاب ہے کہ دنیائے عرب میں اسے داخلِ نصاب ہونے کا شرف ملا ہوا ہے۔

اب پاکستان میں بھی اسے وفاق المدارس کے تحت نصاب میں داخل کر دیا گیا ہے۔

مولانا عتیق الرحمٰن سیف نے وقت کی ضرورت کا احساس کر کے طلبہ کی سہولت کے لئے اس کا ترجمہ اور ضروری شرح کرنے کی خوب سعی فرمائی ہے جسے طبع اور شائع کرنے کی سعادت ہمارے ادارے کو حاصل ہو رہی ہے۔

ہم نے حتی الامکان بہتر سے بہتر انداز میں یہ خدمت سرانجام دینے کی کوشش کی ہے۔امید ہے کہ طلبہ اور دیگر متعلقین کے لئے نافع ثابت ہوگی۔

منیجر
ایچ۔ایم۔سعید کمپنی
ادب منزل پاکستان چوک
کراچی

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست

نمبر شمار	عناوین	صفحہ
1	انتساب	7
2	تقریظات	9
3	حرف تمنا	13
4	مقدمۃ لمعات الذہب	17
5	متعلقات أدب	17
6	مختارات من أدب العرب کی خاصیات	19
7	لمعات الذہب کا اجمالی خاکہ	21
8	ایک نظر صاحب کتاب پر	23
9	مقدمۃ مختارات من الأدب	35
10	عباد الرحمٰن	74
11	سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام	78

besturdubooks.wordpress.com

نمبر شمار	عناوین	صفحہ
12	جوامع الکلم	87
13	الخطابۃ المعجزۃ	91
14	فی بنی سعد	95
15	کیف ھاجر النبی ﷺ	102
16	ابتلاء کعب بن مالک رضی اللہ عنہ	119
17	مقتل عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ	137
18	اخلاق المؤمن	146
19	إخوان الصفا	150
20	وصف الزاہد	158
21	بین السیدۃ زبیدۃ والمأمون	163
22	بین قاض وقوروز باب جسور	167
23	القمیص الاحمر	173
24	کیف کان معاویۃ رضی اللہ عنہ یقضی یومہ	182
25	استقامۃ الامام احمد بن حنبل ؒ وکرمہ	188
26	اشعب والبخیل	193
27	رسالۃ عتاب	198

besturdubooks.wordpress.com

نمبر شمار	عناوین	صفحہ
28	حدیث الناس	201
29	فی سبیل العادۃ والیقین	214
30	وفات السلطان صلاح الدین الایوبی	222
31	علو الھمۃ	232
32	سید التابعین سعید بن المسیبؒ	238
33	النبوۃ المحمدیۃ ﷺ وآیاتہا	247
34	الظلم موذن بخراب العمران	259
35	المدینۃ العجمیۃ عند بعثۃ الرسول ﷺ	266
36	اھل الطبقۃ العلیا من الأمۃ	272
37	رسالۃ محمد ﷺ	279
38	الکوخ والقصر	301
39	سیدی أحمد الشریف السنوسی	306
40	الدین الصناعی	326
41	سالم مولٰی أبی حذیفۃ رضی اللہ عنہ	334
42	الفردوس الإسلامی فی قارۃ آسیا	355

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

انتساب

اس بلند و بالا ہستی سے لے کر
ان مقدس ہاتھوں کے حاملین
کے نام جن کے طفیل بندہ نے
اسلام کی راہ تاباں دیکھی۔

☆☆☆☆☆☆☆

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

باسمہ تعالیٰ

تقریظ

استاذ العلماء استاذی المکرم حضرت مولانا مفتی سید عبد القدوس صاحب الترمذی دام اقبالہ

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم۔ اما بعد!

مختارات الادب، مفکر اسلام حضرت مولانا ابوالحسن ندوی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک ایسا ادبی علمی شاہکار ہے جو رہتی دنیا تک ان کے نام کو ادبی حلقوں میں زندہ رکھے گا۔ پھر یہ صرف ایک ادبی شہ پارہ ہی نہیں ہے بلکہ فصاحت و بلاغت کے بلند و بالا مضامین پر مشتمل ہونے کے ساتھ ایک اخلاقی وعلمی دستاویز بھی ہے جس نے قدیم ادبی مذاق سے ہٹ کر ایک صاف ستھرا اور نہایت پاکیزہ ادبی معیار قائم کیا ہے۔

کتاب کی مقبولیت کا اندازہ اس سے بھی ہوتا ہے کہ پاکستان کے مدارس کی سب سے بڑی تنظیم ''وفاق المدارس العربیہ پاکستان'' نے اسے اپنے نصاب میں شامل کیا ہے، کتاب کے بلند و اعلیٰ معیار کے پیش نظر ضرورت تھی کہ اس کا سلیس اردو ترجمہ کیا جائے اور ساتھ ہی الفاظ کی لغوی، صرفی اور نحوی تحقیق بھی ہوتا کہ اس سے استفادہ کا دائرہ وسیع ہو، اس ضرورت کو پورا کرنے کیلئے ہمارے عزیز فاضل مولوی عتیق الرحمٰن سلمہ فاضل جامعہ دار العلوم کراچی ومتخصص فی الفقہ جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا نے قلم اٹھایا اور اس ضرورت کو بحسن وخوبی پورا کردیا۔ اللہ تعالیٰ انکی محنت کو قبول اور نافع فرمادیں اور انہیں جزائے خیر سے نوازیں۔

مختارات الادب اور اسکے گرامی قدر مولف کا تعارف نیز ترجمہ کے التزامات و فوائد پر عزیز موصوف نے ''حرف تمنا و مقدمۃ لمعات الذھب'' میں روشنی ڈال دی ہے تفصیل کیلئے اسکو پڑھنا کافی ہے، تاہم احقر نے بعض مقامات کو پڑھا تو ترجمہ کی سلاست وفصاحت کو دیکھ کر بیحد مسرور ہوا اور بے ساختہ فاضل مترجم کے حق میں دعائیں نکلیں۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔

فقط

احقر عبد القدوس الترمذی غفرلہ

خادم الجامعۃ الحقانیۃ ساہیوال سرگودھا

عاشر من شھر ربیع الثانی ۱۴۲۶ھ

besturdubooks.wordpress.com

تقریظ

استاذ العلماء استاذی المکرم حضرت مولانا زبیر احمد صاحب صدیقی دام اقبالہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم: امابعد!

زبان اور قلم اللہ تعالیٰ کی بیش قیمت نعمتیں ہیں، احکام خداوندی، پیغام رسل علیہم السلام، نصائح بندگان خدا حق کہ اپنے دل کی بات انسانیت تک پہنچانے کے لئے بھی یہی دو ذرائع ہیں، زبان سے کی گئی تعبیر کو بیان اور قلم کی عمدہ بات کو ادب کا روپ دے دیا گیا ہے۔

ادب عربی اہل اسلام کی مذہبی روایت، دینی ثقافت اور مسلکی ضرورت ہے، ادب عربی پر دسترس حاصل کئے بغیر قرآن وحدیث، علوم عربیہ اور دینی اقدار سے آگاہی حاصل کرنا ناممکن ہے اس لئے محققین نے ادب عربی کے حصول کو فرض کفایہ کا درجہ دیا ہے۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے ماضی قریب میں حسب ضرورت اپنے نصاب میں ترامیم کی ہیں، ان ترامیم میں مدارس کے درجہ خامسہ میں ''دیوان متنبی'' کی جگہ ''مختارات من ادب العرب'' مصنفہ عالمی طور پر خدمات دینیہ سرانجام دینے والے عالم ربانی، ماہر ادب، مشہور مورخ حضرت اقدس مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ نصاب میں مقرر کی۔

''مختارات'' جدید عربی ادب کا شاہکار ہے لیکن اسکے حل کے لئے کوئی قابل ذکر شرح ابھی تک طبع نہیں ہوئی جس کی وجہ سے طلباء اور بعض مدرسین کو سخت دشواری کا سامنا تھا۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے ہمارے برادر عزیز، جامعہ فاروقیہ شجاع آباد سے فیض یافتہ مولانا عتیق الرحمٰن صاحب زید شرفہ کو کہ انہوں نے اسکا بامحاورہ ترجمہ لفظی ترجمہ کو سامنے رکھ کر اور مشکل الفاظ کی تشریح کر کے طلباء اور مدرسین کی مشکل کو حل کر دیا، یقیناً یہ کتاب ''لمعات الذہب فی شرح مختارات الادب'' علمی حلقے میں خوب پذیرائی حاصل کرے گی اور مصنف طول عمرہ کے لئے صدقہ جاریہ بنے گی۔

میری دلی دعا ہے کہ باری تعالیٰ اس شرح اور اس کے مصنف کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازیں۔ امین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

زبیر احمد صدیقی غفرلہ ولوالدیہ
خادم الجامعۃ الفاروقیہ شجاع آباد ضلع ملتان
۱۶ ربیع الثانی ۱۴۲۶ھ

besturdubooks.wordpress.com

تقریظ

حضرت مولانا مفتی محمد حبیب اللہ صاحب تونسوی مدظلہ مدرس مدینۃ العلوم سرگودھا

مدارس دینیہ کے نصاب میں داخل شدہ کتاب ''المختارات'' کسی تعریف وتعارف کی محتاج نہیں ہے، خصوصاً ادب عربی سے محبت وعقیدت رکھنے والے علماء وطلباء کے سامنے تو اس کے خصائص وخوبیاں درخشاں وآشکارا ہیں۔ چونکہ یہ کتاب فن ادب کیلئے منتخب کی گئی ہے اورکسی بھی زبان کے مشکل ترین الفاظ کا بہت سارا مجموعہ اس کی ادبی کتابوں میں پایا جاتا ہے اور یہ بھی امرواقعی ہے کہ عام طلباء محض اپنی عربی دانی کے بل بوتے پرفن ادب کی کتابوں کوحل نہیں کرپاتے اس لئے ضروری ہوا کہ اس بارے میں طلباء کی راہنمائی کی جائے۔

یہ سعادت اللہ تعالیٰ نے عزیزم مفتی عتیق الرحمٰن سلمہ کے حصہ میں ڈالدی، انہوں نے اس پرقلم اٹھایا اورکتاب کوحل کرنے کا حق ادا کردیا۔ اس کی شرح کی ضرورت اس لئے بھی پیش آئی کہ ''المختارات'' میں مروجہ کتب ادب کی طرح محض بے ہودہ ہفوات، آوارہ منظرکشیاں، بیجا مذمت ومدح سرائیاں اورمن گھڑت قصے کہانیاں توبالکل ہیں ہی نہیں البتہ یہ کتاب اپنے اندرجہاں حقیقی فصاحت وبلاغت اوردلوں میں اترنے والا انداز بیان رکھتی ہے وہاں سیرت وتاریخ، معاشیات واقتصادیات، بادشاہت وسلطنت، زہدوتقویٰ، اخلاص وللّٰہیت اورایثارومحبت کے زریں اصول بھی بتلاتی چلی جاتی ہے۔

ان چیزوں کی جتنی ضرورت عربی دانوں کو ہے اس سے کہیں زیادہ اس کے حاجت منداردوداں خواص وعوام، علماء وطلباء بھی ہیں، چنانچہ افادہ واستفادہ کیلئے ضروری تھاکہ یہ نادرمجموعہ اورلآلی ثمینہ اردوزبان میں بھی ہونے چاہئیں، اس لئے مصنف مدظلہ العالی نے اپنے شعلہ بارقلم سے ایسی سلاست اورروانگی سے ترجمہ فرمایا کہ یہ شرح عوام وخواص کے لئے مستقل مجموعہ نوادرات اورمفیدترین کتاب بن گئی، بندہ نے اس کتاب کا اول سے لےکرآخرتک بالاستیعاب مطالعہ کیا ہے اوراس کوازحد مفید پایا ہے۔

خداوندقدوس سے دعا ہے کہ اس کتاب کومصنف وقارئین سب کے لئے دنیاو آخرت میں کامیابی کا ذریعہ بنائے۔ آمین ثم آمین

حافظ حبیب اللہ غفرلہ ولوالدیہ ولمن قال آمین
حال مقیم مدرسہ مدینۃ العلوم مقام حیات سرگودھا
آواخرربیع الثانی ۱۴۲۶ھ

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرف تمنا

اَلْحَمْدُ لِأَهْلِهِ وَالصَّلوٰةُ لِأَهْلِهَا أَمَّا بَعْدُ!

اسلام ایک آفاقی، عالمگیری اور ہمہ جہتی مذہب ہے اس کا اپنا ایک قانون اور اسلوب ہے جس کو سمجھنے کے لئے اس کتاب کو سمجھنا ہوگا جس میں یہ سب مل سکتا ہے میری مراد اسلامی نظام کا دستور العمل قرآن کریم ہے اور قرآن کو سمجھنے کے لئے عربی کا فہم اور ادراک ضروری ہے، عربی محض قرآن وحدیث کی زبان ہی نہیں بلکہ ایک وسیع علاقائی زبان بھی ہے

علاقائی نسبت سے اس زبان میں وہ سب کچھ ہوگا جو دیگر زبانوں میں ملتا ہے کسی بھی زبان کا سرمایہ اس کی ادبی ثروت ہوتی ہے اور یہ مسلم اصول ہے جب تک کسی زبان کے ادب میں دسترس نہ ہو اس وقت تک اس زبان پر عبور حاصل نہیں کیا جا سکتا، ادب سے صرف اس زبان کی چاشنی ہی نہیں بلکہ اس علاقہ کی ثقافت، تہذیب وتمدن اور معاشرے کی اقدار کا بھی علم ہوتا ہے، کیونکہ وہ ادب ہی ہے جو زبان کے معاشرے کا مکمل عکس پیش کرتا ہے۔

مأدبہ جو کہ ادب سے مشتق ہے اور یہ اس کھانے کو کہتے ہیں جو کسی کی دعوت کے وقت تیار کیا جائے اور یقینی بات ہے کہ اس دسترخوان پر دعوت کرنے والا اپنی بساط کے مطابق انواع واقسام کے کھانے اور فواکہ ڈھیر کردے گا تا کہ مہمان اس کے لطف وکرم سے خوب بہرور ہو اور اس کا خوب اکرام ہو سکے، اسی طرح اگر تھوڑی سی باریک بینی سے جائزہ لیا جائے تو درحقیقت کسی زبان کا ادب ہی اس کا دسترخوان ہوتا ہے اور اس زبان کا حامل معاشرہ اس بات کی کوشش کرتا ہے کہ ہمارے دسترخوان پر بیٹھنے والا شخص اس سے مکمل سیراب ہو اور اس کو ہر وہ چیز مل سکے جو اس زبان کی حقیقت کی عکاسی کرتی ہو۔

عربی ادب دو حصوں میں تقسیم ہے (۱) منظم (۲) منثر۔

منظم صورت میں اپنے جذبات کی ترجمانی مختصر پیرائے میں کی جاسکتی ہے، زمانہ

besturdubooks.wordpress.com

اسلام سے قبل کا یہ حصہ دو حصوں میں منقسم ہے، ایک میں عرب کی شجاعت و جوانمردی، جود وسخا، قبائلی عصبیت پر فخر، جانوروں کی تعریف، شمشیر وسنان کے معرکے بھرپور انداز میں ملتے ہیں جن کو پڑھ کر آج کا انسان یوں محسوس کرتا ہے کہ ان تمام کرداروں کے ساتھ ہے اور اس کی حالت بھی ان چکیوں میں پسنے والوں کی طرح ہے، دل میں درد وغم، خون میں حدت، غیرت میں جوش اور ضرب وحرب کا شوق خوب پیدا ہوتا ہے لیکن دوسرا حصہ اکثر فضول گوئی اور لایعنی مضامین پر مشتمل ہے جس میں اس کا دائرہ کار بس اپنی محبوبہ تک محدود ہے، کہیں اس کی خوشنودی کے حصول کیلئے زمین وآسمان کے قلابے ملائے گئے ہیں تو کہیں اسکے اجڑے نشیمن کا تذکرہ ہے، کہیں اس کے وصال کے تلذذ کا ذکر ہے تو کہیں اس کے ہجر وصال کا ماتم لیکن اس طرح کا ادب قوم کو کیا دیتا ہے؟ یہ صحیح ہے کہ اس میں فصاحت وبلاغت تو ہے لیکن سبق والی چیز ناپید! موٴدبین کی سوچ محدود، افکار سطحی اور کلام بلا روح تھی اس منظم کلام میں کہیں کہیں علم وحکمت کی باتیں بھی ملتی ہیں لیکن وہ اتنی قلیل ہیں کہ قابل ذکر نہیں اور منثر حصہ اگرچہ زیادہ محفوظ نہیں ہے لیکن اسمیں بھی قوم کا یہی حال ہے۔

اسلام کی آفاقی اور عالمگیری سوچ نے افکاروں کو تبدیل کردیا جس کی وجہ سے ایسا اسلوب معرض وجود میں آیا جو روح میں سرشاری، طبیعت میں فرحت، سوچوں میں وسعت، لسان میں ظرافت پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ فصاحت وبلاغت کا بھی ایک شاہکار تھا، لیکن رفت زمانہ نے جہاں دیگر خرابیاں پیدا کیں وہیں اس ادب میں بھی خرابیاں عود کرآئیں، جو ادب سوچوں کو وسعت اور روح کو کشادگی مہیا کرتا تھا وہ روح میں ظلمت، سوچوں میں ٹھہراؤ اور آفاقی فکروں میں تنزل کا شکار ہوتا گیا۔

اگرچہ ہر دور میں کچھ ہستیاں ایسی ہوتی ہیں جن کی وجہ سے ہر چیز کا نظام چلتا رہتا ہے، یہی حال ادب کا بھی ہے کہ وہ بھی ان ہستیوں کی برکت سے افق پر چمکتا رہا، حضرت مولف رحمہ اللہ شاید یہی چاہ رہے ہیں جیسا کہ ان کے مقدمہ سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ قدیم ادب جس میں صرف فصاحت وبلاغت ہے لیکن انسانی زندگی پر جو ایک اثر مرتب ہونا چاہیے وہ نہیں، جبکہ جدید میں بھی اکثر ایسا ہے تو قدیم وجدید کے امتزاج سے ایسا ادبی شاہکار مرتب کیا جائے جو انسانی روح کے تمام تقاضوں کو نہ سہی لیکن اکثر کو ضرور پورا کرے، اس میں شائستگی اور لطافت بھی ہو، پاکیزگی اور وسعت بھی، ظرافت اور بذلہ سنجی بھی ہو اور ایک سبق بھی،

besturdubooks.wordpress.com

اسلئے انہوں نے اپنی یہ کتاب اس انداز میں ترتیب دی۔

ہمارے آج کے دور میں اردو ادب دور جاہلیت کا پرتو لگتا ہے، بڑے بڑے ادیب، لکھاری اپنے تمام ادبی وتاریخی مضامین میں جب تک عشق مجازی کے درخت کو اپنے پسینہ سے پانی نہ پلائیں اس وقت تک ان کا ادبی مزاج سیراب نہیں ہوتا، اس لئے ان کی کتب میں حقائق کے ساتھ ساتھ خلاف واقعہ اور غلط چیزیں آ گئی ہیں۔

شکوہ تو ان ظالموں سے ہے جو مسلمان ہو کر اپنی شاندار تاریخ کو اس انداز میں مسخ کرتے ہیں کہ عام قاری اس کو تاریخی حقائق سمجھتا ہے اور ان ادیبوں نے اتنا اندھیر مچایا ہے کہ تاریخی واقعات لکھتے ہوئے صحابہ کرام ﷺ جیسی مقدس ہستیوں کو بھی نہیں بخشا اور جب ان کے معرکہ انگیز حالات کا ذکر کرتے ہیں تو وہاں بھی کسی لڑکی کے ساتھ ان کے عشق مجازی کو چلا رہے ہیں (العیاذ باللہ) جو یقیناً بہت بڑا کذب، بہتان اور ہماری تاریخ کو مسخ کرنے کی گھٹیا سازش ہے۔

اس گئے گزرے دور میں جب کہ ادب کی طنابیں ان لوگوں کے ہاتھ میں ہیں جو ادبی ڈھنگ کی ہوا اور تاریخی حقائق کو بیان کرنے کے اسلوب کی ابجد سے بھی ناواقف ہیں، آپ کی یہ مرتب شدہ کتاب نعمت غیر مترقبہ ہے جو آپ نے علماء وطلباء کی خدمت میں پیش کی۔ مختارات ایک ادبی شہ پارہ ہے اور اس کا تعلق اگرچہ درس نظامی سے ہے لیکن یہ صرف علماء اور طلباء کیلئے نہیں لکھی گئی اس لئے اس سے جہاں یہ حضرات بہرہ ور ہو سکتے ہیں وہیں دیگر حضرات بھی اسکے اسباق سے جھولیاں بھر سکتے ہیں لیکن ان کی دسترس میں لانے کیلئے ضروری تھا کہ اس کتاب کو اس زبان میں پیش کیا جائے جس کو وہ بآسانی سمجھ سکے۔

بندہ نے ترجمہ کرتے ہوئے اگرچہ انتہائی کوشش کی ہے کہ عبارت اور ترجمہ میں کوئی کمی نہ رہ جائے لیکن انسان پھر بھی انسان ہے اور اس سے غلطی کا نہ ہونا بہت بعید ہے، ہوسکتا ہے کہ اس میں باوجود کوشش کے کوئی غلطی رہ گئی ہو اور کہیں ایسی کوئی چیز رہ گئی ہو جسکو آپ حضرات ضروری سمجھتے ہوں تو آپ سے مودبانہ التماس ہے کہ جو غلطی آپ کی نظر سے گزرے بندہ کو ضرور اس سے مطلع فرمائیں، تا کہ اس کتاب کی تصحیح میں اجر کے شریک ہوں اور جو کمی ہے اس پر بھی، انشاء اللہ اگلی مرتبہ اس کمی اور اس غلطی کو دور کرنے کی بھر پور کوشش کی جائیگی۔

بندہ اپنی گزارشات کے آخر میں ان تمام حضرات کا جنہوں نے اس کٹھن کام میں

besturdubooks.wordpress.com

ہر قدم پر دامے، درمے، سخنے جس انداز میں بھی مدد اور رہنمائی کی تہہ دل سے شکر گزار ہے۔ خصوصاً برادر عزیز مولوی لئیق الرحمٰن حفظہ اللہ اور بہت ہی پیارے ساتھی مولوی محمد زاہد بخاری سلمہ کا، جنہوں نے دن رات ایک کر کے اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں میری انتہائی مدد کی اور قابل صد تکریم مولانا مفتی حبیب اللہ صاحب تونسوی مدظلہ کا جنہوں نے نہ صرف تاریخی واقعات کا پس منظر ڈھونڈھ کر تاریخی حوالے کتاب کی زینت بنانے میں کافی مدد کی اور اس میں بڑا اہم کردار ادا کیا (اور جو باقی رہ گئے ہیں وہ انشاء اللہ اگلی طباعت میں شامل کر دیے جائیں گے) بلکہ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے خصوصی شفقت فرماتے ہوئے اپنے قیمتی وقت میں سے کچھ حصہ نکال کر پوری کتاب پر نظر عمیق فرمائی اور جہاں ضروری سمجھا وہاں اصلاح بھی فرمائی (جزاہم اللہ احسن الجزاء) ان کے ساتھ ساتھ میں اپنے ان تمام اساتذہ مدظلہم اور ان ساتھیوں کا جنہوں نے قدم قدم پر بندہ کی حوصلہ افزائی فرمائی اور اس کو جلد منظر عام پر لانے کا اصرار کرتے رہے، بہت شکر گزار ہوں کہ ان کی حوصلہ افزائی سے ہی یہ کتاب اتنی جلد منظر عام پر آسکی وگرنہ بندہ اپنی تہی دامنی کی وجہ سے کئی مرتبہ اس سے پیچھے ہٹا تھا۔

اپنے محسنین میں سے ناشران حضرات (مالکان ایچ۔ایم۔سعید کمپنی) کا شکریہ ادا نہ کرنا بہت بڑی ناانصافی ہوگی، کہ اس آڑے وقت میں جب کہ بندہ وسائل سے تہی دامنی کی وجہ سے اس کی اشاعت کے مسائل میں کافی پریشان تھا انہوں نے حامی بھر کر بندہ پر ایک احسان کیا، اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے ہاں سے اجر عظیم عطا فرمائے، دعا ہے کہ اللہ رب العزت اس کتاب کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر بندہ، اس کے والدین اور تمام اساتذہ کے لئے ذخیرۂ آخرت اور پڑھنے والوں کے لئے نافع بنائے۔ آمین!

عتیق الرحمٰن سیف غفرلہ ولوالدیہ

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

متخصص جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا

۹ ربیع الاول ۱۴۲۶ھ

besturdubooks.wordpress.com

مقدمة لمعات الذهب

یہ مقدمہ تین ابواب پر مشتمل ہے (۱) ادب کے متعلقات (۲) مختارات من ادب العرب کی خاصیات (۳) لمعات الذہب کا اجمالی خاکہ۔

الباب الاول فی متعلقات الادب

ادب کی لغوی تعریف:

ادب مختلف ابواب سے استعمال ہوتا ہے، باب کرم سے اس کا مصدر أَدَبًا آتا ہے، ادب والا ہونا، ادیب بھی اسی سے ہے جس کی جمع اُدَبَاءُ آتی ہے۔ باب ضرب سے اس کا مصدر أَدْبًا آتا ہے، دعوت کا کھانا تیار کرنا اور دعوت دینا، اسی سے اسم فاعل آدِبٌ آتا ہے، باب افعال سے بھی اس کا یہی معنی آتا ہے، آدبٌ کی تعریف کرتے ہوئے علامہ ابن منظور افریقی رقم طراز ہیں: الآدِبُ: اَلدَّاعِيْ إِلَى الطَّعَامِ. آدب وہ ہے جو کھانے کی طرف بلائے۔

قَالَ طَرَفَةُ:

نَحْنُ فِي الْمَشْتَاةِ نَدْعُوْ الْجَفَلٰى

لَا تَرَى الْآدِبَ فِيْنَا يَنْتَقِرُ (لسان العرب ج ا ص ۹۳)

"ہم موسم سرما میں دعوت کا خاص اہتمام کرتے ہیں آپ ہم میں سے کھانے کی طرف بلانے والے کو ایسا نہیں پائیں گے کہ وہ کسی کو بھگا دے"

باب تفعیل سے اس کا معنی علم سکھلانا آتا ہے قال الزجاج: وَهٰذَا مَا أَدَّبَ اللّٰهُ بِهِ نَبِيَّهٗ، أَيْ عَلَّمَ اللّٰهُ بِهٖ نَبِيَّهٗ. اور یہ وہ شے ہے جس کے ذریعے اللہ نے اپنے نبی کو مؤدب کیا یعنی اللہ نے اپنے نبی کو علم سکھلایا (ایضا)

باب استفعال (استادابا) اور تفعل (تادبا) سے ادب سیکھنے اور ادب والا ہونے کے معنی میں مستعمل ہے۔

ادب سے ایک لفظ مَأْدُبَة ماخوذ ہے جس کی جمع مَآدِبُ آتی ہے، عبداللہ بن حسین عکبری "المشوف المعلم" ص ۵۹ پر رقم طراز ہیں: اَلْمَأْدُبَةُ بِضَمِّ الدَّالِ وَ فَتْحِهَا، اَلطَّعَامُ يَصْنَعُهُ الرَّجُلُ وَيَدْعُوْ إِلَيْهِ النَّاسَ. "مادبہ اس کھانے کو کہتے ہیں جو آدمی لوگوں کی دعوت کے لئے تیار کرے"

besturdubooks.wordpress.com

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ مَأْدُبَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی فِي الْأَرْضِ فَتَعَلَّمُوا مِنْ مَأْدُبَتِهٖ ''یہ قرآن زمین میں اللہ کی دعوت کا پیغام ہے لہذا تم اس سے علم سیکھو''

قرآن پر ما دبۃ کا اطلاق بلانے کے معنی میں کیا گیا ہے کہ جس طرح کھانے کی طرف بلایا جاتا ہے اسی طرح قرآن کی جانب بھی بلایا گیا ہے۔

ادب کی اصطلاحی تعریفات:

ادب کی اصطلاحی تعریفات مختلف کی گئی ہیں، لیکن اس کے مفہوم، مصداق اور مقصد کے جو زیادہ قریب ہیں وہ درج ذیل ہیں باقی کو طوالت کی وجہ سے ترک کر دیا ہے۔

(۱) سید شریف جرجانی نے ''تعریفات'' میں اس کی تعریف یوں کی ہے: ''هُوَ عِلْمٌ يُحْتَرَزُ بِهٖ عَنِ الْخَلَلِ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ لَفْظًا وَكِتَابَةً ''علم ادب وہ علم ہے جس کے ذریعہ انسان کلام عرب میں لفظی اور تحریری غلطی سے بچ سکے'' (التعریفات للجرجانی ص۶)

اور صاحب منجد نے بھی ''المنجد'' میں یہی تعریف کی ہے۔

(۲) حاجی خلیفہ نے ''کشف الظنون'' میں اس کی تعریف یوں کی ہے ''اَلْأَدَبُ هُوَ حِفْظُ أَشْعَارِ الْعَرَبِ وَأَخْبَارِهَا، وَالْأَخْذُ مِنْ كُلِّ عِلْمٍ بِطَرَفٍ ''ادب عرب کے اشعار و اخبار کے حفظ اور عربی زبان کے دوسرے علوم سے بقدر ضرورت اخذ کرنے کا نام ہے اور علامہ ابن خلدون نے ''تاریخ ابن خلدون'' کے مقدمہ میں بھی یہی تعریف کی ہے۔

(۳) ابوزید انصاری نے ''تاج العروس'' میں اس کی تعریف یوں کی ہے: ''كُلُّ رِيَاضَةٍ مَحْمُوْدَةٍ يَتَخَرَّجُ بِهَا الْإِنْسَانُ فِي فَضِيْلَةٍ مِّنَ الْفَضَائِلِ '' (ج ا ص ۱۴۴) ہر ایک اچھی ریاضت جس کی وجہ سے کسی خوبی میں سے کسی وصف سے متصف ہو سکے۔

موضوع علم ادب:

علامہ ابن خلدون نے مقدمہ ابن خلدون ص ۵۵۳ پر لکھا ہے، هٰذَا الْعِلْمُ لَا مَوْضُوْعَ لَهٗ يُنْظَرُ فِي إِثْبَاتِ عَوَارِضِهٖ أَوْ نَفْيِهَا اس علم کا کوئی موضوع نہیں ہے کہ جس کے عوارض ذاتیہ کے اثبات یا نفی سے بحث کی جائے اسی تعریف کو شیخ الادب مولانا اعزاز علیؒ نے درست کہا ہے، بعض حضرات نے تکلف کر کے موضوع متعین کرنے کی کوشش کی ہے، کسی نے کہا اس کا موضوع نظم و نثر ہے، جب کہ بعض کا خیال ہے اس کا موضوع طبیعت اور

besturdubooks.wordpress.com

فطرت جو خارجی حقائق اور داخلی کیفیات کی ترجمانی کرے، ہے۔

صاحب کشف الظنون ؒ نے لکھا ہے: وَقَدْ لَا يَظْهَرُ إِلَّا بِتَكَلُّفٍ كَمَا فِي بَعْضِ الْأَدَبِيَّاتِ إِذْ رُبَمَا تَكُوْنُ صَنَاعَةٌ عِبَارَةٌ عَنْ عِدَّةِ أَوْضَاعٍ وَاصْطِلَاحَاتٍ...... مُتَعَلِّقَةٌ بِأَمْرٍ وَاحِدٍ بِغَيْرِ أَنْ يَكُوْنَ هُنَاكَ إِثْبَاتُ أَعْرَاضٍ ذَاتِيَّةٍ لِمَوْضُوْعٍ وَاحِدٍ اور کبھی فن کا موضوع متعین اور واضح نہیں ہوتا تکلف کر کے متعین کرنا اور بات ہے جیسے بعض ادبیات کا معاملہ ہے وجہ اسکی یہ ہوتی ہے کہ بسا اوقات کوئی فن مختلف موضوعات واصطلاحات سے عبارت ہوتا ہے ان میں سے کسی ایک موضوع کے عوارض ذاتیہ کا اثبات یا اس سے بحث اس فن کا مقصد نہیں ہوتا (کہ اسے فن کا موضوع قرار دیا جائے) (ج ا ص ۵۷)

علم ادب کا مقصد:

علامہ ابن خلدون مقدمہ میں اس کی غرض وغایت یوں تحریر فرماتے ہیں ''وَإِنَّمَا الْمَقْصُوْدُ مِنْهُ ثَمَرَتُهُ وَهِيَ الْإِجَادَةُ فِيْ فَنَّيِ الْمَنْظُوْمِ وَالْمَنْثُوْرِ عَلٰى أَسَالِيْبِ الْعَرَبِ وَمَنَاحِيْهِمْ '' درحقیقت علم ادب سے مقصود اس کا ثمرہ ہے اور اس کا ثمرہ عرب کے طرز وانداز اور اسلوب کے مطابق نظم ونثر میں مہارت کا نام ہے (ص ۵۵۳)۔

☆☆☆☆☆☆☆

الباب الثانی

مختارات من ادب العرب کی خاصیات:

یہ کتاب ایک ادبی شہ پارہ ہے اور مرتب کی ترتیب کا مقصد یقیناً یہی ہے کہ قدیم وجدید ادب میں سے صاف ستھرا اور سبق آموز ادب جمع کر کے ایک کتابی شکل میں علماء اور طلباء کی خدمت میں پیش کیا جائے تاکہ جمودی اور روح سے خالی ادب سے جان چھوٹ جائے ایسا ادب سامنے لایا جائے جس کو پڑھ کر نہ صرف روح میں تازگی اور کلام میں شائستگی آئے بلکہ انسان اپنے ماضی سے بھی روشناس ہو، حضرت یقیناً اس میں کامیاب ہوئے ہیں۔

اس کتاب میں مرتب نے اگرچہ مختلف حضرات کے مضامین کو جمع کیا ہے لیکن قارئین بخوبی جانتے ہیں کہ ہر مرتب اپنی طبیعت اور ذوق کے مطابق چیز جمع کرتا ہے اس لئے حضرت مولف کی مرتب شدہ کتاب سے ان کے ذوق اور فطرت سلیمہ کا بخوبی اندازہ ہو رہا ہے۔

مرتب نے اس کتاب میں اسلام کے سنہری دور سے لے کر فی زمانہ تک عمدہ

besturdubooks.wordpress.com

مضامین کا انتخاب کیا ہے، کتاب کی ابتدا قرآن کریم کے بلیغانہ اور مرقع ومرصع عبارت سے مزین دوقصوں سے کی ہے اگرچہ قرآن کریم ادب کی کتاب نہیں اور یقیناً نہیں ہے بلکہ احکامات کے لئے ہی نازل ہوا ہے لیکن بنظر غائر دیکھا جائے تو جہاں اس میں احکامات ہیں وہیں اس میں تمام علوم وفنون بھی پروئے گئے ہیں اگر علم فقہ کے اصول ہیں تو منطقی استدلالات بھی اس میں موجود ہیں، پھر انداز بیان اگرچہ اکثر مقامات پر تسلسل رکھتا ہے اور نثر کی صورت میں ہے لیکن بلیغ کتاب جب بلیغ زبان میں ہوتی ہے تو اس زبان کے ہر وصف پر مشتمل ہوتی ہے، عربی زبان صرف نثر کا نام نہیں بلکہ دیگر زبانوں کی طرح نظم کی صورت میں بھی موجود ہے اور قرآن کریم میں بھی مرقع ومرصع انداز میں ان دونوں چیزوں کو بیان کیا گیا ہے اسلئے قرآن کے اس طرز بیان کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا، پھر اس کا نزول اس زمانہ میں ہوا ہے جس میں عربی کا طوطی صرف نظم میں ہی نہیں نثر میں بھی بول رہا تھا اس لئے اس زمانہ کا اعتبار کرتے ہوئے قرآن کریم کے اسلوب میں اسکی جھلک بھی ملتی ہے ایسے ہی دو قصوں کا حضرت نے انتخاب کیا اور اپنی کتاب میں ان کو سب سے پہلے جگہ دی، پھر احادیث نبویہ سے چند ایسی احادیث کا انتخاب کیا جو مختصر مگر جامع ہیں، آنحضرت ﷺ جیسا فصیح وبلیغ کون ہوسکتا ہے؟ آپ کے کلام کا ہر جز فصاحت سے بھرپور ہے اور اس میں ایسی حکمتیں پوشیدہ ہیں جن کو باہر لانا ہر بندے کے بس کی بات نہیں ہے، اس کے بعد آنحضرت ﷺ کا بچپن، پھر مکی زندگی سے مدنی زندگی کی طرف انتقال، صحابہ سے آپ کی محبت، اسلام پر کڑے وقت جیسے واقعات کو ذکر کیا ہے، اس طرح ایک لڑی ہے جس میں چودہ صدیوں کے عمدہ ذوق کے حامل مصنفین کے مضامین کو جگہ دی ہے۔

آپکے ہاتھوں میں حضرت علی میاں رحمہ اللہ کی کتاب ہے اس لئے ان کے ذوق سلیم کو سامنے رکھتے ہوئے پڑھیں اور اس سے صرف عربی گرائمر کی ہی نہیں بلکہ ادبی ذوق کی چاشنی کیلئے بھی استفادہ کریں اگر آپ مرتب کے اغراض ومقاصد کو سامنے رکھیں گے تو سونے پر سہاگہ ہوگا کیونکہ اس کتاب کا ہر مضمون ایک سبق پر مشتمل ہے، کہیں مرتب اتحاد کی دعوت دیتے نظر آتے ہیں تو کہیں غیرت ایمانی کو جھنجھوڑتے ہوئے، کہیں تاریخ کے دریچوں کو وا کر کے اس سے خوشہ چینی کرتے نظر آتے ہیں تو کہیں قبل نبوت کے حالات بیان کرتے ہوئے، کہیں اخلاق کی دعوت دیتے نظر آتے ہیں تو کہیں ماں بیٹے کے تعلقات کی منظر کشی کرتے ہوئے، کہیں ایک عامی انسان کو سبق دیتے نظر آتے ہیں تو کہیں ارباب دولت کے

besturdubooks.wordpress.com

دروازوں کو کھٹکھٹاتے ہوئے، اگر ایک طرف ظالم و مظلوم کا تقابل کرر ہے ہیں تو ساتھ ہی استقامت بھی سمجھا رہے ہیں، اگر ایک طرف جذبہ جہاد ابھار رہے ہیں تو ساتھ ہی تصوف بھی سمجھا رہے ہیں، جہاں انصاف کی دعوت دے رہے ہیں وہیں عدم انصاف اور ظلم کے نقصانات بھی بیان کرر ہے ہیں، ایک طرف زاہد و عابد لوگوں کے اعمال کا تذکرہ کرر ہے ہیں تو ساتھ ہی ارباب حکومت کے مشعل راہ افراد کا تذکرہ بھی، الغرض مرتب نے کوشش کی ہے کہ ہر قسم کے اس عنوان کو کتاب میں جگہ دیں جو فی زمانہ ضروری ہے اور اس سے کوئی نہ کوئی سبق بھی حاصل کیا جا سکتا ہے، اب یہ ہم پر ہے کہ ان سے کتنا سبق حاصل کر کے اپنی زندگی کو ان راہوں پر ڈالتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

الباب الثالث

لمعات الذہب کا اجمالی خاکہ:

☆......سب سے پہلے عربی عبارت، پھر ترجمہ اور آخر میں حل لغات درج کی گئی ہیں۔

☆......عربی عبارت معرب ہے۔

☆......ہمزہ وصلی اور قطعی کا خاص طور پر خیال رکھا گیا ہے۔

☆......اردو ترجمہ سلیس انداز میں کیا گیا ہے اور اس میں از حد کوشش کی گئی ہے کہ کسی لفظ کا ترجمہ رہ نہ جائے اور عربی عبارت میں لفظ جس ترتیب سے آئے ہیں اسی ترتیب سے ان کا ترجمہ لکھا جائے۔

☆......عربی میں چونکہ واؤ کثیر الاستعمال ہے مگر اردو میں اس کا زیادہ استعمال کرنا فقرے کی سلاست پر اثر انداز ہوتا ہے اس لئے ترجمہ میں ہر جگہ اس کا ترجمہ اور سے نہیں کیا گیا بلکہ اس کی جگہ (،) استعمال کیا گیا ہے تا کہ عبارت کی خوبصورتی برقرار رہے الا یہ کہ قرآن کا ترجمہ یا احادیث کا ترجمہ ہو تو وہاں اسکو باقی رکھا ہے۔

☆......جہاں لفظی ترجمہ انسب نہ تھا بلکہ مرادی معنی انسب تھا وہاں مرادی معنی کو ہی لیا گیا ہے لیکن یہ نادر الوقوع ہے۔

☆......مصنفین مضامین اور مضمون میں جن حضرات کا تذکرہ ہے ان کا مختصر تعارف بھی حاشیہ میں لکھ دیا گیا ہے اس ضمن میں صرف مختارات کے حاشیہ میں لکھے گئے تعارف پر ہی

besturdubooks.wordpress.com

اکتفا کیا ہے تاکہ کتاب کی ادبی چاشنی باقی رہے لیکن جہاں بالکل ہی اختصار کیا گیا تھا وہاں اس کو دیگر کتابوں کی مدد سے قدرے تفصیل سے ذکر کر دیا ہے۔

☆...... تاریخی مقامات کا مختصر تعارف بھی بعض مقامات پر درج کیا گیا ہے۔

☆...... جہاں کہیں ضروری تھا وہاں اسباق کا پس منظر بھی بیان کر دیا گیا ہے۔

☆...... جس کلمہ کی لغت کا حل مقصود تھا، لکیر لگا کر اس کو اجاگر کیا گیا ہے۔

☆... حل لغات میں سب سے پہلے حرف اصلی لکھے ہیں الا یہ کہ کلمہ مفرد ہو تو اس کی جمع اور اگر جمع ہو تو اسکی مفرد، مذکر ہو تو مونث اور مونث ہو تو مذکر لکھنے کے بعد جب ابواب کی تفصیل شروع کی ہے تو وہاں حرف اصلی لکھے ہیں۔

☆... حرف اصلی لکھتے وقت پورے حروف لکھے ہیں مضاعف میں ادغام یا معتل میں حذف کا اعتبار نہیں کیا البتہ ابواب کے مصادر لکھتے وقت اس کا اعتبار کیا گیا ہے۔

☆...... ثلاثی مجرد کے ابواب کے مصادر پر تو اعراب کا التزام کیا ہے بقیہ ابواب پر اس کا التزام نہیں کیا۔

☆...... اگر کلمہ اسم ہے تو اس کی مناسب بحث کرنے کے بعد اگر ابواب میں سے کسی باب کی اس کے معنی کے ساتھ مناسبت تھی تو اس باب کو ذکر کیا گیا ہے ورنہ ابواب کی تفصیل ترک کر دی گئی ہے۔

☆..... ابواب کو بریکٹ میں لکھا گیا ہے۔

☆...... ابواب کے ساتھ اس کا مصدر اور بعد میں اس کا ترجمہ ذکر کیا گیا ہے۔

☆ ..... اگر کسی باب سے متعدد مصادر آتے ہیں تو ایک مصدر کا ترجمہ جہاں ختم ہو جاتا ہے اس کے بعد دوسرا مصدر لکھ کر اس کے معانی ذکر کئے گئے ہیں۔

☆..... اگر ایک باب کے مصدروں پر دو اعراب پڑھے جا سکتے ہیں لیکن انکا ترجمہ ایک ہی ہے تو دونوں کو اکٹھے ہی لکھا گیا ہے۔

☆ ..... حل لغات میں تکرار کلمہ کی صورت میں اس مقام کی مناسبت سے کم سے کم تفصیل ذکر کرنے کے بعد مکمل تفصیل جس صفحے پر مذکور ہے اس کا نمبر بھی ذکر کر دیا گیا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

besturdubooks.wordpress.com

ایک نظر صاحب کتاب پر

نام ونسب:

آپ کا اسم گرامی علی اور کنیت ابوالحسن ہے، لیکن آپ علی میاں کے نام سے مشہور ہوئے، والد محترم کا اسم گرامی مولانا حکیم سید عبدالحیؒ ہے، پورا نام سید ابوالحسن علی بن حکیم سید عبدالحی ندوی رحمہما اللہ ہے۔

ولادت باسعادت:

علی میاں رحمہ اللہ نے ۶ محرم ۱۳۳۳ھ بمطابق ۱۹۱۴ء اس دنیا میں آنکھ کھولی، آپ کا آبائی گاؤں تکیہ کلاں رائے بریلی (ہندوستان) ہے۔

خاندانی پس منظر:

آپ ایک علمی خاندان کے چشم و چراغ تھے، آپ کے والد گرامی ہندوستان کے چوٹی کے اصحاب فضل وکمال میں سے اور کئی کتابوں کے مصنف تھے، مثلاً "نزہۃ الخواطر (الاعلام بمن فی تاریخ الہند من الاعلام) جو کہ آٹھ جلدوں میں بڑا قیمتی موسوعہ ہے، الثقافۃ الاسلامیۃ فی الہند، ایام تہذیب الاخلاق، اور گل رعنا" وغیرہ مشہور تصانیف ہیں۔

حضرت کی والدہ محترمہ جن کا اسم گرامی سیدہ خیر النساءؒ ہے، قدرت نے ان کو ماں کی صفات کے ساتھ ساتھ ادبی ذوق سے بھی وافر حصہ عطا فرمایا تھا، اپنا تخلص "بہتر" استعمال کرتی تھیں جو کہ یقیناً ان کی شخصیت کی مکمل عکاسی کرتا ہے، ان کی تصانیف میں "ذائقہ اور حسن معاشرت" بہت معروف ہیں۔

جو بچہ ایسے علمی خاندان کا چشم و چراغ ہو اس کی تربیت جس انداز میں ہونی چاہیے اسی انداز میں آپ کی تربیت ہوئی اور آپ نے بھی اپنی تربیت کرنے والوں کو مایوس نہ کیا۔

ابتدائی تعلیم وتربیت:

مولانا کی ابتدائی تعلیم تو دراصل ماں کی گود سے ہی شروع ہوگئی تھی، نمازوں کی پابندی، تلاوت قرآن کا شغف، دینی علوم سے خاطر تعلق، انگریزی میں حد سے زیادہ انہماک سے بچاؤ، کبر و نخوت سے اجتناب، دوسروں کی حقارت اور ان کی ایذا رسانی سے بچنا ابتدائی تعلیم کا ہی اثر تھا، مگر علمی خاندان کے چشم و چراغ ہونے کی وجہ سے کسب علم بھی آپ پر لازم تھا۔

besturdubooks.wordpress.com

حضرت نے جن اساتذہؒ سے کسب علم کیا وہ ماہر فن اور اپنے دور کے یکتائے روزگار تھے، عربی تعلیم مولانا عرب خلیل صاحبؒ سے حاصل کی، اپنے ایک قریبی رشتہ دار مولانا عزیز الرحمٰن حسنیؒ سے ابتدائی کتابیں نحو میر، میزان وغیرہ پڑھیں فارسی کی کتابیں بوستاں وغیرہ اپنے عم محترم سید محمد اسماعیلؒ سے پڑھیں، خوشخطی، حساب اور اردو وغیرہ کی مشق ماسٹر محمد زمان خانؒ سے کی، اپنے برادر کبیر ڈاکٹر سید عبد العلیؒ سے انگریزی و عربی میں استفادہ کیا، علامہ تقی الدین ہلالی مراکشیؒ سے بھی استفادہ کیا، دیوان نابغہ انہی سے پڑھا اور ادب عربی کی تدریس کے اصول بھی انہی سے اخذ کیے، سید سلیمان ندویؒ سے ندوہ میں تدریس کے دوران فلسفۂ قدیم پڑھکر یونانی فلسفہ سے آگاہی حاصل کی، تفسیر قرآن میں آخری پارے حضرت لاہوری رحمہ اللہ کے جانشین حضرت مولانا عبید اللہ سندھی رحمہ اللہ کے شاگرد رشید خواجہ عبد الحی فاروقیؒ سے پڑھے، یہیں پہلی بار آپ نے حضرت لاہوری رحمہ اللہ کا تذکرہ سنا اور ان کے اتنے گرویدہ ہوئے کہ ان سے کسب بھی کیا، دار العلوم دیوبند میں حضرت مدنیؒ سے حدیث، شیخ الادب مولانا اعزاز علیؒ سے فقہ اور قاری اصغر علیؒ سے تجوید پڑھی، ندوہ میں طالب علمی کے دوران مولانا حیدر حسن خان ٹونکیؒ سے صحیح بخاری شریف، صحیح مسلم، ابوداؤد اور ترمذی حرفاً حرفاً سبقاً پڑھیں اور انہی سے بیضاوی اور منطق کے اسباق بھی باضابطہ پڑھے۔

سلوک وطریقت:

حضرت لاہوریؒ سے آپ کی واقفیت تو ہو چکی تھی لیکن پہلی باضابطہ ملاقات مئی ۱۹۲۹ء میں ہوئی دوسرے سال ۱۹۳۰ء میں دوبارہ حاضر ہو کر مستقل وقت لیکر سورۃ بقرۃ کا شروع کا حصہ پڑھا پھر ۱۹۳۱ء میں حجۃ اللہ البالغہ کے درس میں شریک ہوئے اور خوب استفادہ کیا اس دوران آپ کے دل میں حضرت سے اصلاح وتربیت کے مستقل تعلق کا جذبہ پیدا ہوا تو ان سے درخواست کی حضرت نے فرمایا میرے شیخ ومرشد حضرت خلیفہ غلام محمد صاحبؒ بقید حیات ہیں ان کی خدمت میں خط لکھدیتا ہوں آپ دین پور شریف (خانپور) چلے جائیں اور ان سے بیعت ہو جائیں چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا، حضرت خلیفہ سے بیعت ہوئے اور ایک گہرا اثر لے کر واپس آئے، ادھر تفسیر کے اسباق میں حضرت لاہوری سے تعلق بڑھتا گیا اور شفقت ومحبت میں بھی اضافہ ہوتا گیا یہاں تک کہ حضرت لاہوری نے ان کو اپنی خلافت عطا فرمائی، ایک مرید باصفا نے کامل پیر طریقت کی صحبت سے کیا پایا وہ خود ہی بیان فرماتے ہیں ''اگر مولانا

besturdubooks.wordpress.com

احمد علی صاحب سے ملاقات نہ ہوتی تو میری زندگی اچھی یا بری، بہر حال موجودہ زندگی سے مختلف ہوتی اور شاید اس میں ادب و تاریخ اور تصنیف و تالیف کے سوا کوئی ذوق اور رجحان نہ پایا جاتا خداشناسی، راہ یابی جیسی چیزیں مولانا کی صحبت میں ملیں، کم سے کم خدا طلبی کا ذوق، خدا کے نام کی حلاوت، مردان خدا کی محبت، اپنی کمی اور اصلاح و تکمیل کی ضرورت کا احساس پیدا ہوا۔

مسلک ومشرب:

حضرت کا مسلک و مشرب حنفی تھا، دارالعلوم دیوبند کے اساتذہ کا مسلک و مشرب تو واضح ہی ہے ندوہ میں آپ کے بڑے استاذ حضرت مولانا حیدر حسن صاحب تھے جو پکے حنفی عالم تھے، امام اعظم رحمہ اللہ سے ان کی محبت و عقیدت اور مذہب حنفی سے لگاؤ عقیدہ کی حد تک پہنچا ہوا تھا، حتی کہ بعض اوقات امام اعظم رحمہ اللہ کا تذکرہ کرتے ہوئے آبدیدہ ہو جاتے، حنفی مذہب کو اقرب الی الحدیث سمجھتے اور ثابت کرتے تھے، ساتھ ساتھ ہی حدیث کی ضرورت اور حجیت کے بھی قائل تھے یہی ان کا اعتدال تھا جو علی میاں میں منتقل ہوا، چنانچہ مولانا پکے حنفی ہونے کے ساتھ ساتھ ہمیشہ وسیع الذہن رہے، لیکن یہ وسعت عمل بالحدیث کی ان شکلوں تک نہیں پہنچی ہوئی تھی جو آج کے مدعیان عمل بالحدیث (غیر مقلدین) نے ایجاد کر رکھی ہیں، ان کی وسعت ذہنی کی وجہ سے بعض لوگوں کو یہ مغالطہ بھی لگا ہے لیکن یہ محض ایک مغالطہ اور حضرت پر افتراء ہے ورنہ آپ آخر عمر تک پکے حنفی ہی رہے۔

ادبی زندگی کا آغاز:

۱۹۳۷ء تک حضرت کا مطالعہ علمی میدان میں ٹھاٹھیں مارتا رہا لیکن اس کے بعد تفسیر و حدیث، تاریخ و ادب کے دائرے سے باہر نکلا اور آپ کے معاون برادر بزرگ اور مربی ڈاکٹر سید عبدالعلیؒ ہیں وہ چونکہ عربی رسائل و اخبارات کے از حد شوقین تھے اس لئے ان کے پاس عربی کے رسائل و اخبارات کا انبار ہوتا تھا، مولانا نے ان کی مدد سے اخبارات پڑھنے شروع کیے، رفتہ رفتہ تعبیر و اظہار خیال کی وہ قدرت نصیب ہوئی جو کسی اور کتاب سے حاصل نہ ہو سکتی تھی، اس کے بعد آپ نے مضامین لکھنا شروع کیے ۱۹۳۲ء میں ندوہ سے عربی رسالہ "الضیاء" شائع ہونا شروع ہوا تو اس نے حضرت کے ادبی ذوق کیلئے مہمیز کا کام کیا اور اس سے قلم میں سیلانی اور جولانی پیدا ہوئی، عربی ادب میں ڈاکٹر احمد امین شکیب ارسلان اپنی تحریروں

besturdubooks.wordpress.com

میں اسلامیت اور پختگی کی وجہ سے پسند آئے اور تخیلاتی ادب میں آپ سید عبدالرحمان کواکبی سے خاصے متاثر ہوئے، عالم عرب کے رسائل سے جہاں آپکو ادبی ذوق کی چاشنی ملی وہیں پوری دنیا کے حالات سے آگہی بھی ہوئی جس کی وجہ سے نظر و فکر میں وسعت پیدا ہوئی اور ہندوستان کی محدود فضا سے نکل کر عالم اسلام اور اسکے مسائل و تحریکات میں دلچسپی کا سامان پیدا ہوا، تب آپ نے سیاسی تحریکات کا مطالعہ بھی شروع کیا، اس سلسلہ میں مولانا آزاد کے الہلال کے ولولہ انگیز مضامین، علامہ اقبال کی حیات بخش شاعری اور مولانا محمد علی جوہر کی پُرجوش تقریروں کو سنا، بالخصوص اسلام کے خلاف مغربی طاقتوں کی صف آرائیوں کو دیکھا تو آپکے ذہن کی ساکن فضا پر ایک تموج پیدا ہوا اور بعض خوابیدہ فطری صلاحیتیں بیدار ہوئیں۔

اردو کی سب سے پہلی باقاعدہ تصنیف:

ان حالات میں جب کہ ملک پر انگریز کا قبضہ تھا اور اسلام کے ایک پہلو (جہاد) کے خلاف جو ایک مخصوص لابی کام کر رہی تھی اسکی ضرورت تھی کہ اسلام کے اس پہلو کو اجاگر کیا جائے چنانچہ آپکی سب سے پہلی تصنیف "سیرت سید احمد شہیدؒ" ۱۹۳۹ھ میں اس وقت منظر عام پر آئی جب کہ آپنے اپنی عمر کی صرف سولہ بہاریں دیکھی تھیں اور اس کتاب میں آپ نے انکی زندگی کے ہر پہلو کا انسانی بساط کے مطابق خوب احاطہ کیا اور انکے جہادی کارناموں کو بڑی بسط و تفصیل کے ساتھ ذکر کیا، اس کم عمری میں یہ کارنامہ دیکھ کر بڑی بڑی عقلیں حیران و ششدر تھیں کیونکہ یہ ایک ایسی کتاب تھی جس نے برصغیر کے ایک بڑے خلا کو پُر کر دیا، بہت سارے غیرت مند اور حساس انسانوں کو بے چین و مضطرب کر دیا، اس سلسلہ میں آپکی خدمت میں جو خطوط آئے انہوں نے آپکو محدود تدریسی ماحول سے نکال کر وسیع دعوتی میدان میں لا کھڑا کیا جس کی وجہ سے اس سال پورے ملک کا دورہ کیا اور کام کرنے والے تمام اکابرین سے ملاقاتیں کیں جن میں مولانا الیاس صاحبؒ (بانی تبلیغی جماعت) اور مولانا عبدالقادرؒ رائے پوری قابل ذکر ہیں۔ حضرت رائے پوریؒ کی حقیقت پسندی، روشن ضمیری، سیاسی فہم و فراست، دینی و دنیوی جامعیت، کریمانہ اخلاق اور بزرگانہ شفقت نے آپ کو خاصا متاثر کیا انہوں نے بھی آپ کی علمی و ادبی صلاحیتوں کو ایک جوہری کی نظر سے دیکھا، پہچانا اور حوصلہ افزائی کی۔

دعوتی سرگرمیاں:

یہیں سے علی میاںؒ کی دعوتی سرگرمیوں کا آغاز ہوا اور یہ بنیادی طور پر تین نکات

besturdubooks.wordpress.com

پر مشتمل ہوا کرتی تھیں۔

(۱)...... عام لوگوں میں ایمان کی مبادیات، عقائد و اعمال، معاملات و اخلاق، تزکیہ نفس اور دعوت الی اللہ کو اس طرح رائج کیا جائے کہ ہر ایک میں اسلام کی حقیقت و حقانیت راسخ ہو جائے لیکن اس میں آپ انتہائی حد تک تدریج کے قائل تھے۔

(۲)...... رجال سازی کا کام: آپ سمجھتے تھے کہ کوئی بھی تحریک، ادارہ یا دعوت اپنی مالی قوت کے استحکام کے باوجود اس وقت تک روبہ ترقی نہیں ہو سکتی جب تک اس کو چلانے والے صحیح معنوں میں اس کے حامل اور وارث نہ ہوں کیونکہ جب پرانے افراد ختم ہو جاتے ہیں تب اگر نئے افراد نہ ہوں تو یہ تحریکیں اور دعوتیں ڈوب جایا کرتی ہیں، اس لئے اس کام کو آگے بڑھانے کے لئے ہر دور میں نئے افراد پیدا کئے جاتے رہنے چاہئیں اور آپ اس پر خوب محنت فرماتے تھے۔

(۳)...... حوصلہ افزائی: اس سلسلہ میں کام کرنے والے افراد کی ہر لحہ حوصلہ افزائی نہ کی جائے تو جذبات کے گل ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے اس لئے حوصلہ افزائی کی جاتی رہنی چاہیے تاکہ بد دلی اور کسر ہمت کا انکے پاس سے گزر ہی نہ ہو۔

آپ کا یہ بہت بڑا امتیاز ہے کہ آپ کو کثیر الاستعمال چار زبانوں (اردو، عربی، فارسی، انگلش) پر مکمل عبور حاصل تھا اس لئے حضرت نے اس خداداد صلاحیت سے اپنی تصنیفی و دعوتی سرگرمیوں میں خوب فائدہ اُٹھایا، اُدھر مولانا کی شخصیت میں ایک آفاقیت، ہمہ گیری و جامعیت کا بھی ایک بڑا امتیاز موجود تھا، اس لئے آپ کی علمی، دعوتی، فکری سرگرمیاں، کثیر خدمات اور متنوع تصانیف وقت کی برکت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

آپکی شخصیت کا ایک اور پہلو:

آپ چونکہ ہمہ گیر شخصیت کے حامل تھے اس لئے آپ کی تصانیف میں جہاں تاریخی حقائق انسان کو خواب غفلت سے بیدار کرتے ہیں وہیں علوم الٰہی کے اسرار بھی انسانی عقلوں پر روشن ہوتے ہیں اسی ہمہ جہتی نے آپ کو چلتی پھرتی دعوت و فکر بنا دیا تھا، آپ کا یہ کردار کئی شعبوں کا پتا دیتا ہے جن کی تفصیل آپ کی تحریر و تقریروں میں جا بجا ملتی ہے ان میں سے چند کا تذکرہ پیش خدمت ہے۔

(۱)...... مسلمانوں میں دینی و مذہبی شعور، ایمانی استقامت اور جذبۂ عمل ابھارنا تاکہ ان کے

besturdubooks.wordpress.com

عقائد واعمال درست ہو جائیں۔

(۲)...... نبی کریم ﷺ سے روحانی، عقلی اور جذباتی تعلق وجذبہ کو اس قدر مستحکم ومضبوط کرنا کہ آپ ﷺ کی ذات ہی عزیز تر ہو جائے۔

(۳)...... اسلام کے مفہوم کو جدید مغربی تصورات یا اقتصادی تعبیرات کی اصطلاحات کے تابع ہونے سے بچانے کی بھرپور کاوش اور اس میں تحریفات کی کوششوں کا مقابلہ کرنا۔

(٤)...... یورپین نظام تعلیم وتربیت (جو کہ آج کل اسلامی ممالک میں ایک وبا کی طرح کثرت سے پھیل رہا ہے) کے تسلط کا خاتمہ کر کے اسلام کا تعلیمی نظام نافذ کرنا۔

(۵)...... تمام ممالک اسلامیہ میں ایک ایسی علمی، عملی اور فکری منظم تحریک پیدا کرنا جس کی وجہ سے نئی تعلیم یافتہ نسل اسلام کے علمی ذخائر سے استفادہ کر سکے۔ اس کے علاوہ دیگر کئی مقاصد بھی ذکر کیے گئے ہیں۔

معاصرین میں آپ کا مقام:

حضرت کو ہم عمر علما ادباء، داعیان اور مصنفین پر اس لحاظ سے بھی برتری حاصل ہے کہ حضرت کی پوری زندگی علم وعمل، تقوی ودیانت اور قول وفعل کی جامعیت کی مثال تھی۔

آپکا تصنیفی مزاج:

آپ کی تصنیفات وخطبات میں ایمانی صلابت اور روحانی بلندی حد درجہ کی نظر آتی ہے لیکن اسکے باوجود حضرت نے اعتدال کا دامن کہیں بھی نہیں چھوڑا اگرچہ عمومی فضا یہی ہوتی ہے کہ جب قلم میں روانی اور سیلانی آتی ہے تو بعض اوقات سیلاب میں طغیانی بھی آجاتی ہے اور جب سیلاب بہہ پڑتے ہیں تو پھر اپنے سامنے آنے والی ہر شے کو خس وخاشاک کی طرح بہا کر لیجاتے ہیں اسی طرح قلم کی طغیانی بھی ہر شے کے بخیے ادھیڑ کر رکھ دیتی ہے لیکن حضرت کا تعلق چونکہ خانوادۂ نبوت سے تھا جسکی فیض رسانیوں نے نقشہ عالم بدل کر دل ودماغ اور سوچوں کو ایک نیا رخ ایک نیا موڑ دیا تھا۔ اس خانوادہ نبوت میں حضرت سید احمد شہیدؒ جیسی شخصیت وجود میں آئی تھی اسی خاندان سے ہی حضرت کا تعلق تھا۔ مشفق ماں نے ان کیلئے بارگاہ الٰہی میں اپنی نیم شبی کی تڑپ میں آنسو بہائے تھے اِس لیے آپکے ہاتھوں سے اعتدال کا دامن کہیں بھی چھوٹنے نہیں پایا۔ ایک طرف غیرت ایمانی یہ تھی کہ عقیدہ میں کسی قسم کی لچک ونرمی حضرت سے برداشت نہ ہوتی تھی، اسلئے قادیانیوں اور شیعوں کے خلاف

besturdubooks.wordpress.com

"صورتان متضادان" اور" القادیانی والقادیانیہ" لکھیں لیکن دوسری طرف اعتدال کا دامن نہ چھوڑا حتی کہ اپنی زبان وقلم سے کسی کے جذبات کو ٹھیس نہیں پہنچائی۔یہی ایک بندہ مومن کا طرۂ امتیاز ہے اور یہی اسکے کمال کی دلیل ہے۔

آپ کی تحریرات کی اساس:

حضرت کی تالیفات وتصانیف کا بنیادی مقصد چونکہ دعوتی فکر ہے اسلئے ۱۹۹۴ء میں حکومت ترکی نے آپ کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے آپ کے اعزاز واکرام میں ایک عالمی کانفرنس منعقد کی جس میں عرب وعجم کے ادباء نے اپنے اپنے مقالے پیش کیے، ڈاکٹر یوسف قرضاوی کا مقالہ" رکائز الفقہ الدعوی عند العلامہ ابی الحسن الندوی" قابل ذکر ہے اسمیں انہوں نے آپ کی دعوتی فکر کو جن ۲۰ ر اساسی وبنیادی نکات پر مبنی قرار دیا ہے، وہ مختصرا آپ کی خدمت میں پیش ہیں۔

(۱)...... مادیت کے مقابلہ میں ایمان راسخ (۲)...... عقل پر وحی کو برتری (۳)...... قرآن کریم سے گہری وابستگی (٤)...... سنت وسیرت رسول ﷺ سے والہانہ تعلق (۵)...... روحانیت کی چنگاریوں کو روشن کرنے کا جذبہ (٦)...... مثبت انداز فکر اور تعمیری کدوکاوش (۷)...... جہاد فی سبیل اللہ کا احیاء (۸)...... اسلامی تاریخ سے سبق آموزی اور عظماء اسلام کے کارناموں سے عبرت وجذبے کا حصول (۹) مغربی فکر اور مادہ پرستانہ تہذیب وتمدن پر تنقید (۱۰)...... جاہلی تعصب اور قوم پرستی کی تردید (۱۱)...... ردقادیانیت اور عقیدہ ختم نبوت ﷺ کا تحفظ (۱۲)...... ذہنی ارتداد کا مقابلہ (۱۳)...... امت مسلمہ کے قائدانہ کردار کا تسلسل اور اس کی بازیابی کی جدوجہد (١٤)...... صحابہ کرام ؓ کی عظمت (۱۵)...... مسئلہ فلسطین اور بیت المقدس کی بازیابی پر توجہ (١٦)...... آزاد اسلامی تعلیم وتربیت کی ضرورت پر زور (۱۷)...... بچوں کی تربیت (۱۸)...... مبلغین اور مخلص کارکنوں کی تیاری کا جذبہ (۱۹)...... اسلامی بیداری اور اسلامی تحریکات کی متوازن رہنمائی اور رفع نزاع باہمی (۲۰)...... بوقت خطاب پوری انسانیت کو مخاطب کرنا۔

ڈاکٹر یوسف قرضاوی اپنے ایک دوسرے مقالہ" فقہ الدعوۃ عند العلامۃ ابی الحسن" میں یوں رقم طراز ہیں، مولانا کی سات خصوصیات قابل رشک ہیں اور وہ یہ ہیں۔

(۱)...... داعی دین کی صفات سے ان کا متصف ہونا (۲)...... مواقع کا حصول واستعمال

besturdubooks.wordpress.com

(۳)...... عقل وحکمت سے سرفرازی (٤)...... وسعت مطالعہ اور کثرت معلومات (٥) ......ادبی صلاحیت اور بصیرت (٦)...... جیتے جاگتے دل کے ساتھ مرد مومن کے اخلاق وکردار (٧)...... صحیح اسلامی عقیدہ سے مزین شخصیت۔

آپ کی ممتاز تصنیفات:

عربی کی سب سے پہلی باضابطہ تصنیف ''ماذا خسر العالم'' ہے اور اردو کی سب سے پہلی تصنیف ''سیرت سید احمد شہید'' ہے، حضرت سے ایک مرتبہ سوال کیا گیا کہ آپ کو اپنی کتابوں میں سب سے زیادہ محبوب کون سی کتاب ہے؟ فرمایا فضیلت تو ''السیرۃ النبویۃ'' کو حاصل ہے ویسے ''ماذا خسر العالم بانحطاط المسلمین'' ہے جس نے عالم عرب میں ہمارا سب سے پہلا تعارف کرایا، عام وخاص تمام حلقوں میں محبوب ہوئی اور ''سیرت سید احمد شہید'' ہے جس سے ہندوستان میں تعارف ہوا، دینی اور دعوتی حلقوں نے پسند کی نظر سے دیکھا حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے تقریظ لکھی اور بہت بلند الفاظ فرمائے، مولانا سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ نے جامع اور طاقتور مقدمہ لکھا جو ان کی تحریروں میں سے ایک شاہکار ہے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہ اپنے مضمون ''توصیف کیا بیان کریں ان کے کمال کی'' میں رقم طراز ہیں ''یوں تو حضرت کی تمام تصانیف ہمارے لئے ادب کا بہترین سرمایہ ہیں لیکن تاریخ دعوت وعزیمت، انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج وزوال کا اثر اور مسلم ممالک میں اسلامیت ومغربیت کی کشمکش، یہ تین کتابیں ایسی ہیں کہ راقم الحروف نے ان سے خاص طور پر بہت ہی استفادہ کیا اور ان کے ذریعہ بہت سی زندگیوں میں فکری اور علمی انقلاب لایا'' مولانا کی ان تصانیف نے ایک دنیا کو متاثر کیا اور انکی قابل فخر تصانیف میں ماذا خسر العالم اپنے مضامین کی جامعیت، نزاکت، اعتدال اور اسلوب بیان کی سحر آفرینی اور اثر اندازی کی وجہ سے اسلامی دنیا میں ایک فکری اور عملی انقلاب کا پیش خیمہ ثابت ہوئی، یہ صرف ایک کتاب نہ تھی ایک نسخۂ شفا تھا جس سے مریضوں نے اپنا مرض پہچان کر بیماری دور کی، ایک مدرسہ اور مکتب فکر کی اساس تھی جس کے زیر سایہ ہزاروں تلامذہ اور متوسلین تیار ہوئے، کتاب کو پڑھیں تو ایسا لگتا ہے کہ ایک آبشار ہے جس کے جھرنے بہہ رہے ہیں اور فطرت سلیمہ کا حامل شخص اس سے خوب استفادہ کر سکتا ہے۔ نگاہ بلند، سخن دل نواز اور جان پرسوز کے جو اوصاف کسی بھی میر کارواں کا زاد راہ اور سرمایہ حیات ہوتے ہیں وہ مولانا کی

besturdubooks.wordpress.com

تصانیف میں خصوصاً ''ماذا خسر العالم'' میں بہت نمایاں طور پر محسوس کئے جا سکتے ہیں۔

کتاب کے صفحہ صفحہ سے مولانا کے دل کا گداز، فکری سلامتی اور پاکیزگی، مطالعہ کی وسعت، عالم اسلام کے حالات کا باریک بینی سے جائزہ، تمام مسائل اور مشاکل کے حل کی بے لوث کوشش، مسلمانوں کو انکی ذمہ داری اور فرائض یاد دلانے کا ذوق نمایاں معلوم ہوتا ہے ''ماذا خسر العالم'' میں ایک مضمون ''محمد رسول اللہ ﷺ روح العالم العربی'' کے عنوان سے ہے یہ کتاب کا سب سے جاندار اور طاقتور حصہ ہے، مولانا اس کو اپنے لئے نجات اور سعادت کا سرمایہ سمجھتے تھے۔ حضرت خود تحریر فرماتے ہیں کہ اگر کسی بدعت اور فتنہ کا اندیشہ نہ ہوتا تو مصنف وصیت کر جاتا کہ کتاب کے یہ صفحات اس کے کفن میں رکھدیئے جائیں کیونکہ وہ ان کو اپنے لئے ذریعہ مغفرت اور وسیلہ شفاعت سمجھتا ہے، یہ مضمون اقبال کے اس بلیغ شعر کی شرح ہے۔

نہیں وجود حدود و ثغور سے اس کا
محمد عربی سے عالم عربی

''ماذا خسر العالم'' کا اردو ترجمہ ''انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر'' بھی اپنی اثر پذیری میں پیچھے نہیں ہے۔

وجہ تصنیف مختارات:

حضرت علی میاںؒ کے دل میں نئے نصاب کی ترتیب کا داعیہ بڑی تیزی سے پیدا ہوا اور اس کام کا آغاز ''مختارات من ادب العرب'' کی ترتیب سے ہوا جو قرن اولی سے لیکر عصر حاضر تک کے نثر و ادب کے اعلی نمونوں پر مشتمل ہونے کے ساتھ ساتھ تُک بندی و تصنع سے آزاد اور صالح مقاصد کی آئینہ دار تھی، یہ کتاب ۱۹۴۰ء میں مکمل ہوئی اور ۱۹۴۲ء میں پہلی مرتبہ زیور طبع سے آراستہ ہوئی، یہ دو جلدوں پر مشتمل ہے، یہ کتاب اتنی مقبول ہوئی کہ دمشق یونیورسٹی کے ''کلیۃ الشریعۃ'' میں ادب عربی کے نصاب میں داخل کی گئی ہے، مشہور ادیب ''علی طنطاوی'' نے اس کتاب کے بارے میں اپنے تاثر یوں ظاہر کئے ''اگر کسی ادیب کے ذوق کی دلیل اس کا انتخاب ہے تو قارئین کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ ہم نے کچھ عرصہ ہوا ادبی منتخبات اور نمونوں کے مجموعوں کو جمع کیا تاکہ ان میں سے کسی کو ثانویات شرعیہ کے طلبہ کے سامنے رکھیں، ہماری کمیٹی کے ممبران نے (جو سب ادباء میں سے تھے) علیحدہ علیحدہ تلاش و جستجو کی اور اس

besturdubooks.wordpress.com

موضوع کی کئی کتابوں کا جائزہ لیا، آخر میں ہم سب متفقہ طور پر اس نتیجہ پر پہنچے کہ درسی منتخبات کے مجموعوں میں سب سے بہترین ابوالحسن علی ندوی کا مرتب کردہ مجموعہ مختارات ہے جو زمانے کے اصناف اور ادیب کے متنوع نمونوں کا سب سے جامع مجموعہ ہے۔

مختارات زیادہ تر جدید حلقوں اور یونیورسٹیوں کے ایم اے عربی کے کورس میں داخل ہوئی جن میں علی گڑھ، الہ آباد، حیدرآباد، مدراس، دہلی اور لکھنؤ کی یونیورسٹیاں نمایاں ہیں، سعودی عرب کی وزارت تعلیم نے بھی اس کو اپنے ہاں کے نصاب میں داخل کیا، لیکن ہمارے قدیم مدارس میں اس کو بڑی مشکل سے باریابی ملی اور ملی بھی تو جلد اس کی چھٹی کرادی گئی کیونکہ ان حلقوں کا ردعمل ''انظر الی ماقال ولا تنظر الی من قال'' کی بجائے ''انظر الی من قال ولاتنظر الی ماقال'' پر ہے لیکن حال ہی میں اس کی پذیرائی ہوئی اور پاکستان کے مدارس دینیہ کے بورڈ وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے اس کو باقاعدہ اپنے ماتحت مدارس میں بطور نصاب کے شامل کیا ہے جو اس کی عنداللہ مقبولیت کی واضح دلیل ہے۔

تصانیف کی خاصیات:

حضرت کی تصانیف میں ادبی اعتبار سے بھی بے پناہ جاذبیت اور سحر ہے اور یہ امتیاز انہی بلند پایہ افراد کو حاصل ہوتا ہے جو فکر صحیح اور مقصد کی آب یاری کی تڑپ اور درد سے مزین ہوتے ہیں، حضرت ان اوصاف سے مزین تھے اور اس کی وجہ حضرت کا قرآن کریم کے ساتھ خاص شغف تھا کیونکہ حضرت کی کوئی تحریر اور تقریر قرآن کریم کے حوالوں سے خالی نہیں ہوتی تھی، بلکہ قرآن کے حوالوں کی وجہ سے اس میں ایسی حلاوت وتاثیر پیدا ہوجاتی تھی جو معاصرین کے ہاں ناپید ہے، ساری تالیفات میں یہی جوش وجذبہ کارفرما ہے اس لئے پڑھنے والا مولانا کے پاکیزہ احساسات، دل کی دردمندی، عقل کی بلندی اور فکر کی سلامتی کا گرویدہ ہوتا چلا جاتا ہے، مشاہیر اہل کمال اور علماء کے تاثرات مولانا کی کتابوں کے سلسلہ میں اتنے زیادہ ہیں کہ وہ خود مستقل کتاب بن سکتے ہیں۔

تراجم اور مترجمین کتب:

حضرت کی کتابوں کو جب عرب وعجم میں پذیرائی ملی تو اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ حضرت کے پیغام کو ساری دنیا میں پہچانے کے لئے ان کتابوں کا دیگر زبانوں میں ترجمہ کرنا بھی ضروری ہے، اسلئے ان کتابوں کا دیگر زبانوں میں ترجمہ کیا گیا، انگریزی ترجمہ

besturdubooks.wordpress.com

کا کافی کام ڈاکٹر محمد آصف قدوائی کا مرہون منت ہے وہ انگریزی کے کہنہ مشق صاحب قلم اور مترجم تھے انہوں نے سب سے پہلے "ماذا خسر العالم" کا ترجمہ کیا جس کے بارہ میں بہت سے انگریزی ماہرین کا خیال ہے کہ کسی غیر انگریزی کتاب کا اب تک انگریزی میں اس سے بہتر ترجمہ نہیں ہوا، اس کے علاوہ ڈاکٹر آصف نے "نقوش اقبال، کاروان مدینہ، ارکان اربعہ" وغیرہ کا ترجمہ کیا، ان دو حضرات کے علاوہ دیگر متعدد انگریزی داں افراد نے بھی مولانا کی کتابوں کا بڑے سلیقہ سے ترجمہ کیا ہے جن میں سید محی الدین سابق سیکشن آفیسر حکومت یو۔ پی سرفہرست ہیں، انگریزی کے علاوہ فرانسیسی، فارسی، بنگالی، ترکی، ملیشین، گجراتی، تامل، ہندی وغیر متعدد عالمی وعلاقائی زبانوں میں ترجمہ ہوا ہے، ترکی ترجمہ کا کام جناب یوسف قراچہ ندوی (ترکی نژاد) نے کیا ہے، اردو عربی مترجمین میں مولانا محمد الحسنی، مولانا سعید الرحمن اعظمی، مولانا نور عظیم ندوی، ڈاکٹر شمس تبریز خان، ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی، مولانا شمس الحق ندوی، مولانا نذر الحفیظ ندوی اور مولانا سید سلمان حسینی ندوی سرفہرست ہیں۔

تصانیف:

آخر میں ہم حضرت کی چند مشہور کتابوں کا تذکرہ کیے چلتے ہیں۔

(۱)...... انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج وزوال کا اثر (۲)...... سیرت سید احمد شہید (۳) ...... کاروان زندگی (۴)...... مذہب وتمدن (۵) ...... پرانے چراغ (٦)...... مسلم ممالک میں اسلامیت اور مغربیت کی کشمکش (۷)...... السیرۃ النبویۃ ﷺ (۸)...... نقوش اقبال (۹) ...... کاروان مدینہ (۱۰)...... قصص النبیین (۱۱)...... تاریخ دعوت وعزیمت (۱۲) ...... زندہ رہنا ہے تو میر کارواں بن کر رہو (۱۳) ...... پاجا سراغ زندگی (۱٤)...... دستور حیات (۱۵)...... اسلامی بیداری کی لہر پر ایک نظر (۱٦) ...... ملک ومعاشرہ کا سب سے خطرناک مرض ظلم وسفاکی (۱۷) ...... دین وعلم کی خدمات اور ایمانی تقاضے کی اہمیت (۱۸)...... لسانی وتہذیبی جاہلیت کا المیہ اور اس سے سبق (۱۹) ...... دریائے کابل سے دریائے یرموک تک (۲۰)...... منصب نبوت اور اسکے عالی مقام حاملین (۲۱)...... پندرہویں صدی ماضی وحال کے آئینہ میں (۲۲)...... عالم عربی کا تازہ المیہ (۲۳)...... شرق اوسط کی ڈائری (۲٤) ...... حیات عبدالحی (۲۵)...... مختارات من ادب العرب۔ اسکے علاوہ بھی حضرت کی کئی تصانیف ہیں جنکو طوالت کی وجہ سے ذکر نہیں کیا جا رہا۔

besturdubooks.wordpress.com

لبیک:

۱۳۳۳ھ بمطابق ۱۹۱۴ء میں آنکھیں کھولنے والے علمی خاندان کے چشم و چراغ، زندگی کے ہر موڑ پر کامیابی سے ہمکنار ہونے والے، علمی وعملی میدان میں امت کے فکرمند پیشوا، میر کارواں، دنیائے ادب کے بے تاج بادشاہ، ہزاروں لاکھوں انسانوں سے خراج عقیدت وتمغہائے حسن کارکردگی پانیوالے علی میاںؒ نے بالآخر اپنی تمام منازل طے کر چکنے کے بعد ۲۲ رمضان ۱۴۲۰ھ بمطابق ۳۱ دسمبر ۱۹۹۹ء کو زندگی کی ۸۵ بہاریں دیکھ کر داعی اجل کو لبیک کہہ دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپکی وفات حسرت آیات پورے عالم اسلام کے لئے ایک بہت بڑا دھچکا تھا اور اس دن ''موت العالم موت العالم'' کا منظر خوب محسوس کیا جا سکتا تھا آپکی وفات کے بعد ہر ایک شخص نے اپنے انداز میں آپکو خراج تحسین پیش کیا اور آپ کی زندگی پر مستقل تصانیف وجود میں آچکی ہیں، اللہ انکو کروٹ کروٹ اپنی رحمت میں رکھیں اور اپنے شایان شان انکی خدمات کا بہترین صلہ عطا فرمائیں اور ہمیں بھی انکے علم وعمل، فکر وتڑپ سے مستفیض ہونے کی بھرپور ہمت اور توفیق عطا فرمائیں۔

آمین یارب العالمین

☆☆☆☆☆☆☆

besturdubooks.wordpress.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مُقَدِّمَةُ مُخْتَارَات مِّنْ أَدَبِ الْعَرَب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِیْنَ، وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ.

أَمَّا بَعْدُ! فَإِنَّ الْأَدَبَ الْعَرَبِيَّ قَدْ أُصِیْبَ بِمِحْنَةٍ أُصِیْبَ بِهَا أَدَبُ كُلِّ أُمَّةٍ، وَهِيَ مِحْنَةٌ تَكَادُ تَكُوْنُ طَبِیْعِیَّةً وَمُطَّرِدَةً فِي الْآدَابِ وَاللُّغَاتِ إِلٰی أَنَّ آجَالَهَا تَخْتَلِفُ، فَقَدْ یَطُوْلُ أَجَلُ هٰذِهِ الْمِحْنَةِ فِيْ أَدَبِ قَوْمٍ وَیَقْصُرُ فِيْ أَدَبِ قَوْمٍ آخَرِیْنَ، وَذٰلِكَ یَرْجِعُ إِلَی الْأَحْوَالِ الْاِجْتِمَاعِیَّةِ وَالْعَوَامِلِ السِّیَاسِیَّةِ وَحَرَكَاتِ الْإِصْلَاحِ وَالتَّجْدِیْدِ، وَالْبَعْثِ الْجَدِیْدِ، فَإِذَا تَوَفَّرَتْ فِيْ أُمَّةٍ قَصُرَ أَجَلُ هٰذِهِ الْمِحْنَةِ، وَإِذَا فُقِدَتْ أَوْ ضَعُفَتْ طَالَ أَمَدُ هٰذِهِ الْمِحْنَةِ وَطَالَ شَقَاءُ الْأَدَبِ وَالْأُمَّةِ بِهَا.

تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے اور ہمارے آقا وسردار محمد ﷺ، آپ کی آل واصحاب اور اس شخص پر کہ جس نے نیکی کے ذریعہ آپ کی پیروی کی، قیامت تک کے لئے درود وسلام ہو۔

امابعد!

عربی ادب اس آزمائش میں مبتلا ہوا ہے جس میں ہر قوم کا ادب مبتلا ہوتا چلا آیا ہے ادب اور لغات کی یہ آزمائش طبعی اور عام ہے مگر اس کی مدت مختلف ہے لہذا اس آزمائش کی مدت کسی قوم کے ادب میں طویل ہوتی ہے اور کسی دوسری قوم کے ادب میں مختصر ہوتی ہے، اس کا سبب اجتماعی احوال، سیاسی عوامل، اصلاح وتجدید کی تحریکیں اور نئی پود ہیں۔ جب کسی قوم میں یہ اسباب اپنی ہمتیں صرف کرنے لگ جائیں تو اس آزمائش کی مدت کم ہو جاتی ہے اور جب ان اسباب کا فقدان ہو یا جب یہ اسباب کمزور اور ضعیف ہو جائیں تو اس آزمائش کی مدت طویل ہو جاتی ہے اور اس کی وجہ سے ادب اور اہل ادب کی بدبختی طویل ہو جاتی ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

مقدمة: دیباچہ، ہر چیز کا شروع، پیشانی [جمع] مقدمات۔ أصیب: صوب (إفعال) إصابۃ مصیبت نازل ہونا، صواب سمجھنا (ن) صَوْبًا مَصابًا اوپر سے اترنا، بہانا (تفعیل) تصویبا تصدیق کرنا، جھکا دینا۔ محنۃ: آزمائش [جمع] مِحَن۔ محن (ف) مَحْنًا آزمانا، مارنا، دینا (افتعال) امتحانا آزمائش کرنا، غور کرنا۔ مطردۃ: کما یقال "حکم مطرد" عام حکم۔ طرد (افتعال) اطرادًا ایک دوسرے کی پیروی کرنا، دور ہونا (ن) طَرْدًا، طَرَادًا دور کرنا، دھتکارنا، جلاوطن کرنا (س) طَرَدًا کھوج لگانا، پیچھا کرنا (مفاعلہ) مطاردۃً ایک دوسرے پر حملہ کرنا (تفعیل) تطریدًا اٹھانا (استفعال) استطرادًا فریب دینے کیلئے شکست ظاہر کرنا، توریہ کرنا (إفعال) إطرادًا جلاوطن کرنے کا حکم دینا (انفعال) انطرادًا جلاوطن ہونا۔ البعث: ہر وہ جماعت جو کہیں بھیجی جائے، فوج [جمع] بُعُوث، بُعُوث۔ بعث (ف) بَعْثًا تنہا بھیجنا، برانگیختہ کرنا (س) بَعْثًا نیند سے بیدار ہونا (تفعّل) تبعثًا کسی چیز کا تیزی سے ظاہر ہونا۔ أمد: [بفتح الھمزۃ] مدت، آخری حد [جمع] آماد۔ أمد (تفعیل) تأمیدًا مدت بیان کرنا (س) أَمَدًا غضبناک ہونا۔ شقاء: شقی (س) شقاءً بد بخت ہونا (إفعال) إشقاءً بد بخت بنانا۔

إِنَّ هٰذِهِ الْمِحْنَةَ هُوَ تَسَلُّطُ أَصْحَابِ الصِّنَاعَةِ وَالتَّكَلُّفِ عَلٰى هٰذَا الْأَدَبِ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَهُ حِرْفَةً وَصِنَاعَةً وَيَحْتَكِرُوْنَهُ احْتِكَارًا وَيَتَنَافَسُوْنَ فِيْ تَنْمِيْقِهِ وَتَحْبِيْرِهِ لِيُثْبِتُوْا بِهِ بَرَاعَتَهُمْ وَتَفَوُّقَهُمْ وَيَصِلُوْا بِهِ إِلٰى أَغْرَاضِهِمْ، وَيَسْتَمِرُّ ذٰلِكَ وَيَسْتَفْحِلُ حَتّٰى يُصْبِحَ الْأَدَبُ مَقْصُوْرًا عَلَيْهِمْ مُخْتَصًّا بِهِمْ، وَيَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَفْهَمُ مِنْ كَلِمَةِ "الْأَدَبِ" إِلَّا مَا أُثِرَ عَنْ هٰذِهِ الطَّبَقَةِ مِنْ كَلَامٍ مَصْنُوْعٍ وَأَدَبٍ تَقْلِيْدِيٍّ لَا قُوَّةَ فِيْهِ وَلَا رُوْحَ، وَلَا جِدَّةَ فِيْهِ وَلَا طَرَافَةَ، وَلَا مُتْعَةَ فِيْهِ وَلَا لَذَّةَ.

یہ آزمائش ان اہل صناعت وتکلف کا اس ادب پر قبضہ واقتدار ہے جو اس ادب کو پیشے اور کاریگری کے طور پر لیتے ہیں اور اسکو بلا شرکت غیرے اپنے لئے خاص کرتے ہیں۔ اس کی ملمع سازی اور عبارت آرائی کرنے میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں تاکہ اس کے ذریعہ اپنا کامل ہونا اور برتر ہونا دکھلائیں اور اپنے مقاصد تک پہنچ جائیں۔ یہ معاملہ اس طرح چلتا رہتا ہے اور سنگین ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ ادب ان ہی لوگوں تک محدود اور خاص ہوتا چلا جاتا ہے، لوگوں پر ایک ایسا دور بھی آجاتا ہے کہ "ادب" کے کلمہ سے وہی کچھ سمجھا جانے لگتا ہے جو اس طبقہ سے منقول ہوتا ہے یعنی بناوٹی کلام اور تقلیدی ادب کہ اس

besturdubooks.wordpress.com

اس میں کوئی جدت ہوتی ہے اور نہ ہی کوئی نیا پن، اس میں کوئی نفع ہوتا ہے اور نہ ہی اس میں کوئی لذت ہوتی ہے۔

احتکارا: حکر (افتعال) احتکارًا مہنگا بیچنے کے لیے روک کر رکھنا (ض) حَکْرًا گھٹانا، ظلم کرنا (س) حَکَرًا اصرار کرنا، خودسر ہونا۔ یتنافسون: نفس (تفاعل) تنافسًا بطریق مقابلہ کے رغبت کرنا، مبالغہ کرنا (س) نَفَسًا، نَفَاسِیَۃً بخل کرنا، حسد کرنا (ن) نَفْسًا نظر بد لگانا (ک) نفاسۃً، نُفُوسًا نفیس و مرغوب ہونا (تفعیل) تنفیسًا غم دور کرنا، ترغیب دینا (مفاعلہ) منافسۃً باہم فخر کرنا (تفعّل) تنفسًا سانس لینا۔ تنمیقہ: نمق (تفعیل) تنمیقًا منقش کرنا، کتاب کو خوبصورت لکھنا (ن) نَمْقًا لکھنا، طمانچہ مارنا۔ تحبیرہ: حبر (تفعیل) تحبیرًا عمدہ بنانا، کما یقال "حبرا لکلام او الخط او الشعر" کلام یا خط یا شعر کو عمدہ بنانا (ن) حَبْرًا زینت دینا، منقش کرنا (س) حَبَرًا خوش ہونا (اِفعال) اِحبارًا خوش و مسرور کرنا (تفعّل) تحبّرًا مزین ہونا، عمدہ ہونا۔ براعتھم: برع (ن، س، ک) بَرَاعَۃً، بُرُوعًا علم یا فضیلت یا جمال میں کامل ہونا (تفعّل) تبرعًا [بالصدقۃ] صدقہ کرنا، تبرع کرنا تفوقھم: فوق (تفعّل) تفوقًا اپنی برتری دکھلانا، ٹھہر ٹھہر کر خرچ کرنا (ن) فُوْقًا، فُوَاقًا بلند ہونا، سبقت لے جانا۔ فُوَاقًا ہچکی آنا (تفعیل) تفویقًا فضیلت دینا (اِفعال) اِفاقۃً صحتیاب ہونا، دو دفعہ دوہنے کے درمیان آرام لینا، ہوش میں آنا (افتعال) افتیاقًا محتاج ہونا، فقیر ہونا (انفعال) انفیاقًا لاغر ہونا، ہلاک ہونا۔ یستفحل: فحل (استفعال) استفحالًا بڑا ہونا (تفعّل) تفحلًا سانڈ کے مشابہ ہونا (ف) فَحْلًا [اِبلہٗ] فَحْلًا [کریمًا] عمدہ سانڈ جفتی کے لیے ڈھونڈنا۔ تقلیدی: قلد (تفعیل) تقلیدًا گلے میں ہار ڈالنا، کام سپرد کرنا (ض) قَلْدًا بٹنا، کسی چیز پر موڑنا (اِفعال) اِقلادًا [البحر] سمندر میں غرق کر دینا (تفاعل) تقالدًا باری باری آنا (افتعال) اقتلادًا [الماء] پانی کا چلو لینا۔ طرافۃ: طرف (ک) طَرَافَۃً نیا مال ہونا (ض) طَرْفًا طمانچہ مارنا، ہٹانا (تفعیل) تطریفًا کنارہ پر کر دینا (اِفعال) اِطرافًا نئی عمدہ چیز لانا۔

وَيَطْغَى هٰذَا الْأَدَبُ الصِّنَاعِيُّ التَّقْلِيْدِيُّ عَلٰى كُلِّ مَا يُؤْثَرُ عَنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَتَحْتَوِيْ عَلَيْهِ مَكْتَبَتُهَا الْغَنِيَّةُ الزَّاخِرَةُ مِنْ أَدَبٍ طَبْعِيٍّ وَ كَلَامٍ مُرْسَلٍ، وَتَعْبِيْرٍ بَلِيْغٍ يُحَرِّكُ النُّفُوْسَ وَيُثِيْرُ الْإِعْجَابَ، وَيُوَسِّعُ آفَاقَ الْفِكْرِ، وَيُغْرِيْ بِالتَّقْلِيْدِ، وَيَبْعَثُ فِي النَّفْسِ الثِّقَةَ، وَلَا عَيْبَ فِيْهِ إِلَّا أَنَّهُ صَدَرَ عَنْ رِجَالٍ لَمْ يَنْقَطِعُوْا إِلَى الْأَدَبِ وَالْإِنْشَاءِ وَلَمْ يَتَّخِذُوْهُ حِرْفَةً وَمَكْسَبًا، وَلَمْ يَشْتَهِرُوْا بِالصِّنَاعَةِ الْأَدَبِيَّةِ،

besturdubooks.wordpress.com

وَلَمْ يَكُنْ لِهٰذَا النِّتَاجِ الْأَدَبِيِّ الْجَمِيلِ الرَّائِعِ عُنْوَانٌ أَدَبِيٌّ، وَلَمْ يَكُنْ فِيْ سِيَاقٍ أَدَبِيٍّ، وَإِنَّمَا جَاءَ فِيْ بَحْثٍ دِيْنِيٍّ، أَوْ كِتَابٍ عِلْمِيٍّ، أَوْ مَوْضُوعٍ فَلْسَفِيٍّ أَوِ اجْتِمَاعِيٍّ، فَبَقِيَ مَغْمُوْرًا مَطْمُوْرًا فِي الْأَدَبِ الدِّيْنِيِّ، أَوِ الْكُتُبِ الْعِلْمِيَّةِ، وَلَمْ يَشَأِ الْأَدَبُ الصِّنَاعِيُّ بِكِبْرِيَائِهِ، أَنْ يَفْسَحَ لَهٗ فِيْ مَجْلِسِهٖ وَلَمْ يَنْتَبِهْ لَهٗ مُؤَرِّخُو الْأَدَبِ بِضِيْقِ تَفْكِيْرِهِمْ وَقُصُوْرِ نَظَرِهِمْ، فَيُنَوِّهُوْا بِهٖ وَيُعْطُوْهُ مَكَانَهُ اللَّائِقَ بِهٖ.

یہ مصنوعی تقلیدی ادب ہر اس چیز سے جو اس امت سے منقول ہوئی ہے حد سے زیادہ بڑھ گیا ہے اور اس کا قیمتی قابل فخر کتب خانہ اس طبعی ادب، مرسل کلام اور اس بلیغ تعبیر پر جو دلوں کو حرکت دیتی، حیرانگی پیدا کرتی، فکر کی دنیا کو وسیع تر کرتی، تقلید کی رغبت دلاتی اور قلب میں اعتماد پیدا کرتی ہے، حاوی ہو گیا، اس (ادب طبعی) میں کوئی عیب کی بات تو نہیں تھی البتہ یہ ایسے لوگوں سے صادر ہوا تھا جو ادب وانشاء سے کبھی الگ نہیں رہے تھے اور انہوں نے اس ادب طبعی کو حرفت وکسب کے طور پر اختیار کیا تھا اور نہ ہی ادبی کارگیری کی وجہ سے مشہور ہوئے تھے۔ اس تعجب خیز، خوبصورت ادبی پیدائش کا کوئی ادبی عنوان تھا اور نہ ہی یہ ادبی پیدائش ادبی سیاق میں ہوتی تھی بلکہ یہ ادبی پیدائش تو دینی بحث یا کسی علمی کتاب یا کسی فلسفی یا اجتماعی موضوع میں ہوتی لہذا یہ ادبی پیدائش دینی ادب یا علمی کتابوں میں گمنام ہو کر رہ گئی۔ مصنوعی ادب نے تکبر کی بدولت یہ بھی نہ چاہا کہ اس کیلئے اپنی مجلس میں وسعت پیدا کرے (ادب طبعی کو بیٹھنے دیا جائے) مؤرخینِ ادب بھی اپنی تنگ فکری اور تنگ نظری کی بدولت اس سے غافل رہے کہ اسکا نام بلند کرتے اور اسکو اسکی شان کے مطابق مناسب مقام عطا کرتے۔

یطغی: طغی (س) طغیًا، طغیانًا ظلم ونافرمانی میں حد سے گزر جانا، کفر میں غلو کرنا (افعال) اطغاءً (تفعیل) تطغیۃً سرکشی پر اکسانا، پلکوں کو بند کرنا۔ **تحتوي**: حوی (افتعال) احتواءً، جمع کرنا (ض) حوایۃً، حیًّا جمع کرنا (تفعیل) تحویۃً قبضہ کرنا (تفعل) تحویًّا سمٹنا۔ **الزاخرۃ**: [مذکر] الزاخر بلند عزت، بھرا ہوا، شادماں۔ [جمع] زواخر۔ زخر (ف) زخرًا، زخورًا خوش کرنا، فخر کرنا، چڑھنا، موجزن ہونا (مفاعلہ) مزاخرۃً فخر میں مقابلہ کرنا (تفعل) تزخرا البحر أو الوادي دریا یا وادی کا چڑھنا اور موج مارنا۔ **یثیر**: ثور (افعال) اثارۃً جوش دلانا (تفعیل) تثویرًا کھود کرید کرنا (ن) ثورًا، ثورانًا جوش میں آنا، حملہ کرنا (مفاعلہ) مثاورۃً ایک دوسرے پر حملہ کرنا۔ **الإعجاب**: [مفرد] العجب حیرانگی، تعجب، رضامندی۔ عجب (افعال) اعجابًا تعجب میں ڈالنا، خوش ہونا (س) عجبًا تعجب کرنا، پسند کرنا۔ **یغري**: غری

besturdubooks.wordpress.com

(إفعال) إغراءً ترغیب دینا، فساد پیدا کرنا (س) غَرًا، غَرَاءً، غَرْوًا (تفعیل) تَغْرِیَةً بہت رغبت رکھنا، سریش سے جوڑنا۔ النِتاج: جانوروں کے بچہ جننے کی حالت۔ نتج (ض) نَتْجًا بچہ جننے میں خبر گیری کرنا، نتیجہ نکالنا (إفعال) إنتاجًا جننا، حاملہ اونٹنی اور بکریوں کا مالک ہونا۔ الرائع: تعجب خیز، خوشگوار، حسن یا بہادری کی وجہ سے تعجب میں ڈالنے والا [جمع] رائعون۔ روع (إفعال) إراعًا (تفعیل) ترویعًا تعجب میں ڈالنا (س) رَوَعًا خوش کن ہونا (ن) رَوْعًا تعجب میں ڈالنا، واپس ہونا۔ مغمورا: گمنام، غیر مشہور، مقہور۔ غمر (ن) غَمْرًا ڈھانکنا (س) غَمَرًا کینہ سے بھر جانا۔ بصلہ [علی] بے ہوشی طاری ہونا (ک) غَمَارَةً بہت ہونا، جاہل ہونا (تفعیل) تغمیرًا پھینکنا (مفاعلہ) مغامرةً مقاتلہ کرنا اور موت کی پرواہ نہ کرنا (إفعال) إغمارًا [السحر] گرمی کم ہوجانے کی وجہ سے سفر پر جرأت دلانا (انفعال) انغمارًا پانی میں ڈوبنا۔ مطمورا: قید۔ طمر (ض) طَمْرًا دفن کرنا، چھپانا۔ طُمُوْرًا، طِمَارًا کودنا، اچھلنا (ن) طُمُوْرًا جانا، سفر کرنا (س) طَمَرًا سوج جانا (تفعیل) تطمیرًا لپیٹنا اور دفن کرنا۔ یفسح: فسح (ف) فُسُوْحًا کشادگی کرنا، فُسْحًا کشادہ قدم رکھنا (ک) فَسَاحَةً (إفعال) إفساحًا وسیع ہونا۔ فیوهوا: نوہ (تفعیل) تنویهًا کسی کا نام بلند کرنا، بلند آواز سے پکارنا (ن) نَوْهًا بلند ہونا، سر اٹھا کے چیخنا (تفعّل) تنوهًا بلند ہونا۔ اللائق: لیق (ض) لَيْقًا، لِيَاقَةً مناسب ہونا، چمٹنا (ض) لَيْقَةً درست کرنا (تفعیل) تلییقًا نرم کرنا (افتعال) التیاقًا دوستی کرنا، چمٹنا (استفعال) استلاقةً چپکانا۔

إِنَّ هٰذَا الْأَدَبَ الطَّبِيْعِيَّ الْجَمِيْلَ الْقَوِيَّ كَثِيْرٌ وَقَدِيْمٌ فِي الْمَكْتَبَةِ الْعَرَبِيَّةِ، بَلْ هُوَ أَكْبَرُ سِنًّا وَأَسْبَقُ زَمَنًا مِنَ الْأَدَبِ الصِّنَاعِيِّ، فَقَدْ دُوِّنَ هٰذَا الْأَدَبُ فِيْ كُتُبِ الْحَدِيْثِ وَالسِّيْرَةِ قَبْلَ أَنْ يُدَوَّنَ الْأَدَبُ الصِّنَاعِيُّ فِيْ كُتُبِ الرَّسَائِلِ وَالْمَقَامَاتِ، وَلٰكِنَّهُ لَمْ يَحْظَ مِنْ دِرَاسَةِ الْأُدَبَاءِ وَالْبَاحِثِيْنَ وَعِنَايَتِهِمْ مَا حَظِيَ بِهِ الْأَدَبُ الصِّنَاعِيُّ، مَعَ أَنَّهُ هُوَ الْأَدَبُ الَّذِيْ تَجَلَّتْ فِيْهِ عَبْقَرِيَّةُ اللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ وَأَسْرَارُهَا وَبَرَاعَةُ أَهْلِ اللُّغَةِ وَلَبَاقَتُهُمْ، وَهُوَ مَدْرَسَةُ الْأَدَبِ الْأَصِيْلَةُ الْأُوْلٰى.

یقیناً یہ مضبوط خوبصورت طبعی ادب عربی مکتبہ میں بکثرت اور قدیم زمانے سے موجود ہے (صرف یہی ہی نہیں) بلکہ یہ طبعی ادب، مصنوعی ادب سے عمر کے حساب سے بھی بڑا ہے اور زمانے کے اعتبار سے بھی قدیم ہے، رسائل و مقامات میں مصنوعی ادب کی تدوین سے قبل حدیث و سیرت کی کتابوں میں اس ادب طبعی کی تدوین ہوچکی تھی، لیکن ادیبوں اور محققین کی دراست و پڑھنے، پڑھانے اور ان کی توجہ و عنایت کا جو حصہ مصنوعی ادب کو علاوہ

besturdubooks.wordpress.com

اس ادب طبعی کو نہ مل سکا، حالانکہ یہی وہ ادب ہے کہ جس میں عربی لغت کی فضیلت (سرداری وبرتری) اوراس کے اسرار روشن ہوئے، اہل لغت کا کمال اوران کی مہارت بہترین انداز میں ظاہر ہوئی اور یہی ادب طبعی، ادب کا پہلا اور حقیقی مدرسہ ہے۔

دون: دون (تفعیل) تدوینًا ترتیب دینا، رجسٹر میں نام لکھنا (ن) دوُنًا گھٹیا ہونا (تفعل) تدوُّنًا پورے طریقے سے مستغنی ہونا۔ لم یحظ: حظ (س) حَظًا (إفعال) إحظاظًا نصیب والا ہونا۔ تجلت: جلی (تفعل) تجلیًا اچھی طرح ظاہر ہونا (س) جَلًی سر کے اگلے حصے کے بالوں کا اڑ جانا۔ جَلواءً کشادہ ہونا (تفعیل) تجلیۃً کسی کی مصیبت کو دور کرنا (مفاعلہ) مجالاۃً دوسرے کے سامنے ظاہر کرنا، کھلم کھلا کرنا (إفعال) إجلآءً نکلنا، نکالنا، خوف کی وجہ سے چھوڑ دینا۔ عبقریۃ: عبقر کی طرف منسوب سردار، ہر چیز پر فائق، چمکدار، عبقر ایک جگہ کا نام ہے جس کے متعلق عرب کا گمان تھا کہ وہاں جنات بہت ہیں۔

وَنَأْخُذُ كُتُبَ الْحَدِيْثِ وَالسِّيْرَةِ ___ كَمِثَالٍ لِهٰذَا الْأَدَبِ الطَّبْعِيِّ ___ أَوَّلًا فَنَقُوْلُ: إِنَّهَا اشْتَمَلَتْ عَلٰى مُعْجِزَاتٍ بَيَانِيَّةٍ وَقِطَعٍ أَدَبِيَّةٍ سَاحِرَةٍ، تَخْلُوْ مِنْهَا مَكْتَبَةُ الْأَدَبِ الْعَرَبِيِّ ___ عَلٰى سِعَتِهَا وَغِنَاهَا ___ وَهُوَ دَلِيْلٌ عَلٰى صِحَّةِ هٰذِهِ اللُّغَةِ وَمُرُوْنَتِهَا، وَاقْتِدَارِهَا عَلَى التَّعْبِيْرِ الدَّقِيْقِ عَنْ خَوَاطِرَ وَمَشَاعِرَ وَوِجْدَانَاتٍ وَ كَيْفِيَّاتٍ نَفْسِيَّةٍ عَمِيْقَةٍ دَقِيْقَةٍ، وَوَصْفٍ بَلِيْغٍ مُصَوِّرٍ لِلْحَوَادِثِ الصَّغِيْرَةِ، وَهِيَ الْكُتُبُ الَّتِيْ حَفِظَتْ لَنَا مَنَاهِجَ كَلَامِ الْعَرَبِ الْأَوَّلِيْنَ وَأَسَالِيْبَ بَيَانِهِمْ، وَلَئِنْ صَحَّ مَا قَالَهُ الرَّقَاشِيُّ: إِنَّ مَا تَكَلَّمَتْ بِهِ الْعَرَبُ مِنْ جَيِّدِ الْمَنْثُوْرِ، أَكْثَرُ مِمَّا تَكَلَّمَتْ بِهِ مِنْ جَيِّدِ الْمَنْظُوْمِ، فَلَمْ يُحْفَظْ مِنَ الْمَنْثُوْرِ عُشْرُهُ، وَلَا ضَاعَ مِنَ الْمَوْزُوْنِ عُشْرُهُ "فَكُتُبُ الْحَدِيْثِ النَّبَوِيِّ تَسُدُّ هٰذَا الْفَرَاغَ الْوَاقِعَ فِيْ تَارِيْخِ الْأَدَبِ الْعَرَبِيِّ تَنْقُلُ إِلَيْنَا هٰذَا الذُّخْرَ الْأَدَبِيَّ الَّذِيْ أُعْتُقِدَ أَنَّهُ قَدْ ضَاعَ وَتَمْتَازُ أَنَّهَا قَدِ اتَّصَلَ سَنَدُهَا وَصَحَّتْ رِوَايَتُهَا فَهِيَ أَوْثَقُ مَصْدَرٍ لِلُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ الْبَلِيْغَةِ الَّتِيْ كَانَتْ سَائِدَةً فِيْ عَهْدِهَا الذَّهَبِيِّ الْأَوَّلِ وَلِلْأَدَبِ الْعَرَبِيِّ الَّذِيْ كَانَ مُنْتَشِرًا فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ.

ہم اس طبعی ادب کے لئے پہلے حدیث اور سیرت کی کتابوں کو بطور مثال لیتے ہیں، ہم کہتے ہیں: یہ حدیث اور سیرت کی کتابیں ایسے واضح معجزات اور ساحرانہ ادبی قطعات پر مشتمل ہیں جن سے عربی ادب کا مکتبہ اپنی وسعت اور مالداری کے باوجود خالی ہے، یہی بات

besturdubooks.wordpress.com

اس لغت کی صحت پر دال ہے اور اس پر بھی دلالت کرتی ہے کہ یہ لغت نفس وشعور، جذبات، گہری ودقیق نفسیاتی کیفیات کی تعبیر پر قدرت رکھتی ہے، نیز ایسے بلیغ وصف پر دلالت کرتی ہے جو چھوٹے چھوٹے حادثات کی تصویر کشی کرتا ہے اور یہی وہ کتب ہیں جنہوں نے ہمارے لئے سابقین عرب کے کلام کے طرق اور ان کے اسلوب بیان کو محفوظ کیا اور رقاشی نے جو یہ کہا ہے کہ ''یقیناً اہل عرب نے جو عمدہ کلام نثر میں کیا ہے وہ بنسبت عمدہ کلام منظوم کے زیادہ وکثیر ہے لیکن پھر بھی کلام نثر کا عشر بھی محفوظ نہیں اور کلام منظوم کا عشر بھی ضائع نہیں ہوا'' اگر اس کو درست مان لیا جائے تو احادیث نبویہ کی کتابیں اس ادبی ذخیرے کو جس کے بارے میں گمان کیا گیا کہ وہ ضائع ہو گیا ہے، ہماری طرف منتقل کر کے عربی ادب کی تاریخ میں واقع اس خلا کو پر کر دیتی ہیں۔ یہ کتب حدیث اس وجہ سے بھی ممتاز ہیں کہ انکی سند متصل اور ان کی روایت صحیح ہے لہذا یہ کتب حدیث اس بلیغ عربی لغت کا قوی ترین مصدر ہیں جو اپنے سنہری دور میں رائج تھی اور اس ادب عربی کا قوی ترین ماخذ ہیں جو جزیرۂ عرب میں پھیلا ہوا تھا۔

مرونتها: مرن (ن) مُرُونۃً، مُرُوْناً تھوڑی سختی کے ساتھ نرم ہونا، عادی ہونا۔ مَرُ ناً نرم کرنا، بھاگنا، بیچ دینا (تفعیل) تمرینا عادی بنانا (تفعّل) تمرّ ناً بتکلف دانا وزیرک بننا، مہربان ہونا۔ خواطر: [مفرد] خاطرۃ امر یا تدبیر جو دل میں گزرے، خیال، کبھی دل و نفس پر بھی مجازاً اطلاق کیا جاتا ہے۔ خطر (ض) خطر اناً، خطیراً ہلنا، فخر وغرور سے ہلانا (ن، ض) خُطورۃ سوجھنا، پیش آنا (ک) خطرا، خطورۃ عالی مرتبہ ہونا (مفاعلہ) مخاطرۃ خطرہ میں ڈالنا، شرط لگانا (اِفعال) اِخطاراً خطرہ میں ہونا، بلند مرتبہ میں ہم مثل ہونا (تفاعل) تخاطراً شرط لگانا۔ أسالیب: [مفرد] اُسلوبٌ طریقہ، راستہ، ناک کی بلندی۔ الذخر: ذخر کا اسم۔ جسکو ذخیرہ بنا کر رکھا جائے [جمع] اَذْخارٌ۔ ذخر (ف) ذُخراً (افتعال) اِذّخاراً وقت ضرورت کیلئے چھپا رکھنا۔ سائدۃ: [مذکر] سائدٌ (صفت) [جمع] سادات۔ سید (ن) سِیادۃً، سُوْدَاً سردار ہونا، شریف ہونا (س) سَوْدَاً کالا ہونا (تفعیل) تسوید ادلیر ہونا، سردار بنانا، کالا کرنا (مفاعلہ) مساودۃً مکروفریب کرنا، رات کی تاریکی میں ملنا، راز کی بات کہنا (تفعّل) تسوّداً نکاح کرنا، کالا کرنا۔

إِنَّ هٰذِهِ الْكُتُبَ تَشْتَمِلُ عَلٰى رِوَايَاتٍ قَصِيْرَةٍ وَطَوِيْلَةٍ وَكُلُّهَا أَمْثِلَةٌ جَمِيْلَةٌ لِلُغَةِ الْعَرَبِ الْعَرْبَاءِ الَّتِيْ كَانُوْا يَتَكَلَّمُوْنَ بِهَا وَيُعَبِّرُوْنَ فِيْهَا عَنْ ضَمَائِرِهِمْ وَخَوَاطِرِهِمْ، وَيَجِدُ دَارِسُ الْأَدَبِ الْعَرَبِيِّ فِيْهَا مِنَ الْبَلَاغَةِ الْعَرَبِيَّةِ، وَالْقُدْرَةِ

besturdubooks.wordpress.com

الْبَيَانِيَّةِ، وَالْوَصْفِ الدَّقِيقِ، وَالتَّعْبِيرِ الرَّقِيقِ، وَعَدَمِ التَّكَلُّفِ وَالصَّنَاعَةِ مَا يَقِفُ أَمَامَهُ خَاشِعًا مُعْتَرِفًا لِلرُّوَاةِ بِالْبَلَاغَةِ وَالتَّحَرِّي فِي صِحَّةِ النَّقْلِ وَالرِّوَايَةِ، وَلِلُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ بِالسَّعَةِ وَالْجَمَالِ أَمَّا الرِّوَايَاتُ الطَّوِيلَةُ فَهِيَ ثَرْوَةٌ أَدَبِيَّةٌ ذَاتُ قِيمَةٍ فَنِّيَّةٍ عَظِيمَةٍ وَهِيَ الَّتِي تَجَلَّتْ فِيهَا بَلَاغَةُ الرَّاوِي الْعَرَبِيِّ وَاقْتِدَارُهُ عَلَى الْوَصْفِ وَالتَّعْبِيرِ وَالتَّصْوِيرِ، وَهِيَ الَّتِي يُطَوِّلُ فِيهَا نَفَسَهُ فَيَحْكِي حِكَايَةً يُعَبِّرُ فِيهَا عَنْ مَعَانٍ كَثِيرَةٍ وَأَحَاسِيسَ دَقِيقَةٍ، وَمَنَاظِرَ مُتَنَوِّعَةٍ، فَلَا يَخْذُلُهُ اللِّسَانُ وَلَا يَخُونُهُ الْبَيَانُ وَلَا يَتَخَلَّفُ عَنْهُ مَدَدُ اللُّغَةِ، وَكَأَنَّهَا لَوْحَةٌ فَنِّيَّةٌ مُنْسَجِمَةٌ مُتَنَاسِقَةٌ قَدْ أَبْدَعَ فِيهَا الْفَنَّانُ، أَوْ صُورَةٌ مُتَنَاسِبَةٌ قَدْ أَحْسَنَ فِيهَا الْمُصَوِّرُ كُلَّ الْإِحْسَانِ.

یقیناً یہ کتابیں مختصر وطویل روایات پر مشتمل ہیں اور یہ سب روایات اصیل عرب کی لغت کی جن کا اہل عرب تکلم کیا کرتے تھے، جن کے ذریعہ اپنا مافی الضمیر بیان کرتے تھے بہترین مثالیں ہیں، عربی ادب پڑھنے والا شخص جب بھی ان کے سامنے انتہائی باادب، راویوں کیلئے بلاغت، صحت نقل وروایت میں جدوجہد اور عربی لغت کیلئے وسعت وجمال کا اعتراف کرتے ہوئے کھڑا ہوگا ان روایات میں بلاغت عربیہ، قدرت بیانیہ، دقیق وصف، باریک تعبیر اور عدم تکلف وبناوٹ پائیگا۔ بہرحال یہ طویل روایتیں عظیم فنی، قیمتی، ادبی سرمایہ ہیں یہی وہ ادبی خزانہ ہے جس میں عرب راوی کی بلاغت، وصف، تعبیر اور تصویر کشی میں اس کی قدرت اچھی طرح ظاہر ہوتی ہے اور یہی وہ روایات ہیں جس میں عربی ادیب اپنے نفس کو بڑا کرتا ہے اور ایسی حکایت بیان کرتا ہے کہ جس میں بہت سے معانی، نازک احساسات اور مختلف مناظر ہوتے ہیں لیکن اس کو زبان رسوا کرتی ہے اور نہ ہی بیان اس کو دھوکہ دیتا ہے اور لغت کی مدد بھی اس سے پیچھے نہیں رہتی، گویا یہ ایک ایسا مرتب اور منظم فنی تختی ہے جس میں ماہروں نے انتہائی عمدگی سے کام کیا ہے یا ایک ایسی متناسب تصویر ہے جس میں مصور نے بہت ہی عمدہ طریقہ سے اپنے فن کا مظاہرہ کیا ہے۔

الـرقيق: پتلا [جمع] أرقاء۔ رق (ض) رقة پتلا ہونا، رحم کرنا، شرم کرنا۔ رقا غلام بننا (إفعال) إرقاقا نرم کرنا، مالک ہونا (تفعیل) ترقیقا نرم کرنا، خوبصورتی سے گفتگو کرنا (تفعّل) ترققا ترس کھانا۔ للـرواة: [مفرد] راو روایت کرنے والا۔ روی (ض) رواية نقل کرنا، بیان کرنا (س) ريًا، رِوًى سیراب ہونا، سرسبز ہونا (تفعیل) ترویة سفر میں پانی ساتھ لیجانا، غور وفکر کرنا، روایت کرنے پر آمادہ کرنا (افتعال) ارتواء مضبوط ہونا، بٹ جانا۔

besturdubooks.wordpress.com

ثروۃ: مال یا قوم کی کثرت۔ ثری (ن) ثراءا (س) ثری بہت مال والا ہونا، زیادہ کرنا (إفعال) إثراءا بہت مال والا ہونا۔ متنوعة: نوع (تفعّل) تنوعا قسموں میں بٹنا مختلف ہونا (ن) نَوْعًا جھکنا، راجح ہونا (تفعیل) تنویعا کسی چیز کو قسموں میں تقسیم کرنا۔ منسجمة: سجم (انفعال) انسجاما [الکلام] کلام کا مرتب ہونا (ف ض) سجما سجوما دیر کرنا، ٹالنا، بہانا۔ متناسقة: نسق (تفاعل) تناسقا منظم ہونا، باترتیب ہونا (ن) نَسْقًا پرونا، کلام کو ترتیب دینا (تفعیل) تنسیقا ترتیب وار رکھنا (انفعال) انساقا مسجع کہنا۔ الفنّان: ماہر، فنکار۔

اِقْرَأْ مَعِي حَدِيْثَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ تَخَلُّفِهِ عَنْ غَزْوَةِ تَبُوْكٍ وَهُوَ مَوْضُوْعٌ دَقِيْقٌ مُحْرِجٌ، يُطْلَبُ مِنْهُ الصَّرَاحَةُ وَالْإِعْتِرَافُ بِالتَّقْصِيْرِ، وَالشَّهَادَةُ عَلَى النَّفْسِ وَيُطْلَبُ مِنْهُ تَصْوِيْرُ ذٰلِكَ الْجَوِّ الْقَاتِمِ الْعَابِسِ الَّذِيْ عَاشَ فِيْهِ خَمْسِيْنَ لَيْلَةً، وَيُطْلَبُ مِنْهُ تَصْوِيْرُ الْخَوَاطِرِ الَّتِيْ كَانَتْ تَجِيْشُ فِيْ صَدْرِهِ وَ تُسَاوِرُ نَفْسَهُ وَهُوَ يَعِيْشُ فِيْ جَفَاءٍ وَعِتَابٍ مِمَّنْ يُحِبُّهُمْ وَتَرْبُطُهُ بِهِمُ الْعَقِيْدَةُ وَالْعَاطِفَةُ، لَا يَجِدُ لَذَّةً فِيْ فِرَاقِهِمْ وَلَا يَرَى فِي الدُّنْيَا عِوَضًا عَنْهُمْ، وَتَصْوِيْرُ تِلْكَ الصِّلَةِ الرُّوْحِيَّةِ وَالْحُبِّ الْعَمِيْقِ الَّذِيْ يَرْبُطُهُ بِالنَّبِيِّ ﷺ رَبْطًا وَثِيْقًا مُحْكَمًا، لَا يَحُلُّهُ الْعِتَابُ وَالْعِقَابُ، وَلَا يُضْعِفُهُ إِقْبَالُ الْمُلُوْكِ عَلَيْهِ وَتَوَدُّدُهُمْ إِلَيْهِ، وَ تَصْوِيْرُ ذٰلِكَ السُّرُوْرِ الَّذِيْ غَمَرَهُ عَلٰى إِثْرِ قُبُوْلِ تَوْبَتِهِ، مَا أَصْعَبَ هٰذَا الْمَوْضُوْعَ وَمَا أَكْثَرَهُ تَعَقُّدًا وَدِقَّةً، وَلٰكِنَّهُ بِبَلَاغَتِهِ الْعَرَبِيَّةِ يَتَغَلَّبُ عَلٰى هٰذِهِ الْمَشَاكِلِ النَّفْسِيَّةِ وَالْأَدَبِيَّةِ، وَيَتْرُكُ لَنَا ثَرْوَةً نَعْتَزُّ بِهَا.

آپ میرے ساتھ غزوہ تبوک سے پیچھے رہ جانے سے متعلق حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا واقعہ پڑھیں، یہ واقعہ ایک ایسا دقیق اور اضطراب پیدا کرنے والا موضوع ہے کہ جس کے پڑھنے سے صراحت، کوتاہی کا اعتراف اور اپنے آپ پر گواہی کا پتہ چلتا ہے، اس سیاہ اور سخت فضا کی تصویر کشی ہوتی نظر آتی ہے جس میں حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے پچاس راتیں کاٹیں، ایسے دلوں کی تصویر نظر آتی ہے جو حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے سینے میں جوش مار رہے تھے اور ان کے نفس پر جب کہ وہ اپنے محبوب لوگوں کی جانب سے سزا و جفا میں جی رہے تھے حملہ کر رہے تھے۔ ان کو ایک جذبہ وعقیدہ نے ان لوگوں کے ساتھ مربوط کیا ہوا تھا کہ جن کی جدائی میں کسی قسم کی لذت نہیں ملتی تھی اور ان کے نزدیک دنیا میں اس کا کوئی بدل نہیں تھا (اسکے کے پڑھنے سے) اس روحانی تعلق اور گہری محبت کی تصویر کا پتہ چلتا ہے کہ جس نے

besturdubooks.wordpress.com

حضرت کعب بن مالک ﷺ کو نبی کریم ﷺ کے ساتھ مضبوطی سے باندھا ہوا تھا اس محبت کو سزا و عتاب نے عہد و میثاق سے آزاد نہیں کر دیا تھا حضرت کعب بن مالک ﷺ کی طرف بادشاہوں کا مائل ہونا اور ان کی حضرت کعب بن مالک ﷺ سے محبت کا اظہار بھی حضرت کعب ﷺ کی محبت کو کمزور نہ کر سکا اور اس واقعہ کے پڑھنے سے اس خوشی و مسرت کی صورت کا پتہ چلتا ہے جس نے توبہ کے قبول ہونے کے بعد ان کو ڈھانپ لیا۔ یہ موضوع کتنا مشکل موضوع ہے؟ کتنا گہرا اور دقیق موضوع ہے؟ لیکن اس کے باوجود یہ موضوع اپنی عربی بلاغت کی وجہ سے ان نفسانی اور ادبی مشاکل پر غالب ہے اور اس نے ہمارے لئے ایسا قیمتی سرمایہ چھوڑا ہے جس پر ہم فخر کرتے ہیں۔

<u>الجو</u>: آسمان و زمین کا درمیانی حصہ، اندورنی حصہ، کشادہ اور نشیبی زمین، فضا [جمع] جِوَاء، أجْوَاء۔ <u>القاتم</u>: قتم (ض) قَتَامَۃً قُتُوْمًا سیاہی مائل ہونا متغیر ہونا (ن) قُتُوْمًا (س) قَتْمًا بلند ہونا۔ <u>العابس</u>: عبس (ض) عَبْسًا، عُبُوْسًا چیں بجبیں ہونا، ترش روئی کرنا (انفعال) انعباسًا میلا ہونا، میل خشک ہونا (تفعّل) تعبسًا ترش رُو ہونا۔ <u>تساور</u>: سور (مفاعلہ) مساورۃ ایک دوسرے پر حملہ کرنا، چکرا دینا (ن) سُوْرًا بھاندنا، چڑھنا (تفعّل) تسوّرًا دیوار پر چڑھنا، کنگن پہننا (تفعیل) تسویرًا اچھالنگنا، پناہ پانا، کنگن پہنانا۔ <u>الروحیۃ</u>: روح، جان، نفس، وحی، امر الٰہی، جبریل۔ [جمع] أرْوَاح۔

اِقْرَأْمَعِي هٰذِهِ الْقِطْعَةَ الصَّغِيْرَةَ الَّتِيْ أَقْتَبِسُهَا مِنْ حَدِيْثِهِ الطَّوِيْلِ، وَهُوَ يَحْكِيْ مَا أَحَاطَ بِهٰذِهِ الْغَزْوَةِ الْعَظِيْمَةِ مِنْ ظُرُوْفٍ وَأَجْوَاءٍ، وَيُصَوِّرُ تِلْكَ الْحَالَةَ النَّفْسِيَّةَ الَّتِيْ تَخَلَّفَ فِيْهَا عَنْ هٰذِهِ الْغَزْوَةِ وَمَا انْتَابَهُ مِنَ التَّرَدُّدِ، وَلَمْ يَكُنِ التَّخَلُّفُ عَنِ الْغَزَوَاتِ مِنْ سِيْرَتِهِ وَعَادَتِهِ، وَتَمَتَّعْ بِمَا احْتَوَتْ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْقِطْعَةُ مِنَ الْقُوَّةِ وَالْجَمَالِ، وَصِدْقِ التَّصْوِيْرِ وَبَرَاعَةِ التَّعْبِيْرِ.

آپ میرے ہمراہ یہ چھوٹا سا ٹکڑا پڑھیں جو میں نے کعب بن مالک ﷺ کے طویل واقعہ سے اخذ کیا ہے، کعب بن مالک ﷺ اس وقت کی حکایت بیان کرتے ہیں جب حالات و فضا نے اس عظیم غزوہ کا ہر طرف سے احاطہ کیا ہوا تھا، اس دلی کیفیت کی منظرکشی کرتے ہیں جس کیفیت و حالت میں وہ اس غزوہ سے پیچھے رہے اور جو تردد انہیں لاحق ہوا، حالانکہ غزوات سے پیچھے رہنا حضرت کعب بن مالک ﷺ کی عادت و طریقہ نہیں تھا، واقعہ کا یہ ٹکڑا قوت، خوبصورتی اور تصویر کی ایسی سچائی اور کامل تعبیر پر مشتمل ہے کہ جس کو پڑھ کر آپ لذت

besturdubooks.wordpress.com

حاصل کریں گے۔

انتاب: نوب (افتعال) اتفاقیا لاحق ہونا، لگا تار آنا (ن) نَوبًا، مَنابًا، نِیابًا قائم مقام ہونا، نَوبۃً پیش آنا (مفاعلہ) مناوبۃً سزا دینا (إفعال) إنابۃً قائم مقام بنانا، توبہ کرنا، باری باری واپس آنا (استفعال) استنابۃً اپنا نائب بنانا۔

وَغَزَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ تِلْکَ الْغَزْوَۃَ حِیْنَ طَابَتِ الثِّمَارُ وَالظِّلَالُ وَتَجَهَّزَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَهٗ، فَطَفِقْتُ أَغْدُوْ لِکَیْ أَتَجَهَّزَ مَعَهُمْ، فَأَرْجِعُ وَلَمْ أَقْضِ شَیْئًا، فَأَقُوْلُ فِیْ نَفْسِیْ: أَنَا قَادِرٌ عَلَیْهِ، فَلَمْ یَزَلْ یَتَمَادٰی بِیْ حَتّٰی اشْتَدَّ بِالنَّاسِ الْجِدُّ فَأَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَهٗ، وَلَمْ أَقْضِ مِنْ جِهَازِیْ شَیْئًا، فَقُلْتُ أَتَجَهَّزُ بَعْدَهٗ بِیَوْمٍ أَوْ یَوْمَیْنِ ثُمَّ أَلْحَقُهُمْ، فَغَدَوْتُ بَعْدَ أَنْ فَصَلُوْا لِأَتَجَهَّزَ، فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَیْئًا، ثُمَّ غَدَوْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَیْئًا، فَلَمْ یَزَلْ بِیْ حَتّٰی أَسْرَعُوْا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ، وَهَمَمْتُ أَنْ أَرْتَحِلَ فَأُدْرِکَهُمْ، وَلَیْتَنِیْ فَعَلْتُ، فَلَمْ یُقَدَّرْ لِیْ ذٰلِکَ، فَکُنْتُ إِذَا خَرَجْتُ فِی النَّاسِ بَعْدَ خُرُوْجِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَطُفْتُ فِیْهِمْ، أَحْزَنَنِیْ أَنِّیْ لَا أَرٰی إِلَّا رَجُلًا مَغْمُوْصًا عَلَیْهِ النِّفَاقُ، أَوْ رَجُلًا مِمَّنْ عَذَرَ اللّٰہُ مِنَ الضُّعَفَاءِ.

"اور یہ غزوہ آپ ﷺ نے اس وقت کیا جبکہ پھل بالکل پکے ہوئے تھے، اور درختوں کے سائے بھی پسندیدہ تھے چنانچہ آپ ﷺ نے اور دوسرے مسلمانوں نے جہاد کی تیاریاں شروع کردیں، میں روزانہ صبح سویرے تیاری کرنا شروع کرتا تا کہ ان کے ساتھ جانے کیلئے سامان تیار کروں لیکن کچھ کیے بغیر لوٹ آتا اور اپنے آپ سے کہتا میں قادر ہوں جب چاہوں گا تیاری کرلوں گا میرے ساتھ یہ قصہ اسی طرح چلتا رہا یہاں تک کہ مسلمانوں نے محنت و مشقت کر کے تیاری کرلی اور آپ ﷺ صبح کے وقت مسلمانوں کولیکر جہاد کے لئے روانہ ہوگئے اور میں نے ابتک کچھ بھی تیاری نہیں کی تھی، اس وقت بھی اپنے آپ سے یہی کہا ایک دو روز میں تیاری کر کے نکل جاؤں گا اور لشکر سے مل جاؤں گا۔ پھر لشکر کے نکل جانے کے بعد اگلی صبح میں نے تیاری کرنی چاہی لیکن بغیر کسی تیاری کے واپس آ گیا، پھر اسی ارادے سے اگلے روز نکلا لیکن پھر ویسے ہی آگیا، میرے ساتھ یہی معاملہ چلتا رہا جبکہ لشکر نے انتہائی تیزی سے سفر کرلیا اور غزوہ مجھ سے فوت ہوگیا، اس وقت بھی مجھے خیال آیا کہ نکل پڑوں اور لشکر سے مل جاؤں کاش! میں ایسا کر لیتا لیکن یہ میرے مقدر میں نہیں تھا۔ چنانچہ آپ ﷺ کے جانے کے

besturdubooks.wordpress.com

بعد جب میں مدینہ میں گھومتا تو مجھے یہ بات غمگین کرتی کہ سوائے ان لوگوں کے جن پر نفاق کی چھاپ لگی ہوئی تھی یا ان لوگوں کے جو اللہ کے ہاں معذور تھے، اور کوئی مدینہ میں نظر نہ آتا۔

ثُمَّ انْظُرْ كَيْفَ يُصَوِّرُ حَالَتَهُ وَقَدْ هَجَرَهُ الْمُسْلِمُوْنَ وَنُهُوْا عَنْ كَلَامِهِ، وَكَيْفَ يُعَبِّرُ عَنْ حَالَةِ الْمُحِبِّ الَّذِيْ هَجَرَهُ الْحَبِيْبُ ــ عُقُوْبَةً وَتَأْدِيْبًا ــ وَهُوَ يَطْمَعُ فِيْ وُدِّهِ وَيَتَسَلّٰى بِنَظَرَاتِهِ وَالَّذِيْ لَمْ يَزِدْهُ هٰذَا الْعِتَابُ إِلَّا رُسُوْخًا فِي الْمَحَبَّةِ وَلَوْعَةً وَجَوًى ، دَعْهُ يَقُصُّ قِصَّتَهُ بِلِسَانِهِ الْبَلِيْغِ :

پھر آپ دیکھیں کہ حضرت کعب بن مالک ﷺ اپنی حالت کی منظر کشی کس انداز میں کر رہے ہیں جب کہ مسلمان انکو چھوڑ چکے تھے اور ان سے بات چیت بند کر دی تھی، کس طرح اس محبت کرنے والے کی حالت بیان کر رہے ہیں جس کو اس کے محبوب نے سزا کے طور پر چھوڑ دیا ہو جبکہ وہ اس محبوب کی محبت کی طمع رکھتا ہو، اس کے دیکھنے سے اپنے آپ کو تسلی دیتا ہو، کس طرح ایسے محبت کرنے والے کی حالت بیان کر رہے ہیں کہ اس سزا نے جس کی محبت میں مزید پختگی اور عشق و محبت کی آگ مزید بھڑکا دی ہو، خیر! ان کو اپنی بلیغ زبان میں قصہ بیان کرنے دیجئے!

وَنَهٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْمُسْلِمِيْنَ عَنْ كَلَامِنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةِ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ، فَاجْتَنَبَنَا النَّاسُ وَتَغَيَّرُوْا لَنَا، حَتّٰى تَنَكَّرَتْ فِيْ نَفْسِي الْأَرْضُ فَمَاهِيَ الَّتِيْ أَعْرِفُ. فَلَبِثْنَا عَلٰى ذٰلِكَ خَمْسِيْنَ لَيْلَةً، فَأَمَّا صَاحِبَايَ فَاسْتَكَانَا وَقَعَدَا فِيْ بُيُوْتِهِمَا يَبْكِيَانِ، وَأَمَّا أَنَا فَكُنْتُ أَشَبَّ الْقَوْمِ وَأَجْلَدَهُمْ، فَكُنْتُ أَخْرُجُ فَأَشْهَدُ الصَّلَاةَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ، وَأَطُوْفُ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يُكَلِّمُنِيْ أَحَدٌ، وَآتِيْ رَسُوْلَ اللهِ (ﷺ) فَأُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِيْ مَجْلِسِهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَأَقُوْلُ فِيْ نَفْسِيْ: هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ عَلَيَّ أَمْ لَا ؟ ثُمَّ أُصَلِّيْ قَرِيْبًا مِنْهُ، فَأُسَارِقُهُ النَّظَرَ، فَإِذَا أَقْبَلْتُ عَلٰى صَلَاتِيْ أَقْبَلَ إِلَيَّ، وَإِذَا الْتَفَتُّ نَحْوَهُ أَعْرَضَ عَنِّيْ حَتّٰى إِذَا طَالَ عَلَيَّ ذٰلِكَ مِنْ جَفْوَةِ النَّاسِ، مَشَيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِيْ قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّيْ وَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَوَاللهِ مَارَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ ، فَقُلْتُ: يَا أَبَاقَتَادَةَ، أَنْشُدُكَ بِاللهِ هَلْ تَعْلَمُنِيْ أُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ؟ فَسَكَتَ، فَعُدْتُ لَهُ فَنَشَدْتُهُ فَسَكَتَ، فَعُدْتُ لَهُ فَنَشَدْتُهُ، فَقَالَ: اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، فَفَاضَتْ عَيْنَايَ وَتَوَلَّيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ.

besturdubooks.wordpress.com

''ادھر رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو ان لوگوں میں سے جو پیچھے رہ گئے تھے ہم تینوں سے بات چیت کرنے سے منع فرمادیا۔ لوگ ہم سے اجتناب کرنے لگے، ہمارے لیے بدل گئے، حتی کہ زمین میرے لیے اجنبی بن گئی اور وہ نہ رہی جسکو میں پہچانتا تھا (جب سب کچھ منہ موڑ گیا تو زمین بھی تنگ ہوگئی) اسی حالت میں ہم نے پچاس راتیں گزاردیں اور میرے دونوں ساتھی (خفیہ طریقے سے لوگوں سے چھپ کر) اپنے گھروں میں ہی بیٹھ گئے، روتے رہے جب کہ میں جوان آدمی تھا اور قوم میں سب سے زیادہ طاقتور اس لئے باہر نکلتا، مسلمانوں کے ساتھ نماز پڑھتا اور بازاروں میں گھومتا پھرتا لیکن مجھ سے کوئی بات نہ کرتا، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا جب کہ آپ ﷺ نماز کے بعد اپنی مجلس میں تشریف فرما ہوتے، سلام کرتا اور اپنے جی میں کہتا (دیکھنا) کہ کیا آپ ﷺ کے لب مبارک میرے سلام کے جواب کے لئے حرکت کرتے ہیں یا نہیں؟ پھر میں آپ کے قریب ہی نماز پڑھتا اور کنکھیوں سے آپ کی طرف دیکھتا۔ تو معلوم ہوتا جب میں نماز میں مشغول ہوجاتا ہوں تو آپ ﷺ میری طرف دیکھتے ہیں لیکن جب میں آپ ﷺ کی طرف دیکھتا ہوں تو آپ نظریں پھیر لیتے ہیں۔ مسلمانوں کی یہ بے رخی جب کافی طویل ہوگئی تو میں اپنے چچازاد بھائی ابوقتادہ ؓ جو کہ لوگوں میں مجھے سب سے زیادہ عزیز تھے، کے باغ کی طرف چلا گیا اور دیوار پھاند کر اندر داخل ہوگیا۔ میں نے انہیں سلام کیا لیکن بخدا! انہوں نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا میں نے ان سے کہا: اے ابوقتادہ ؓ! میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم اللہ اور اس کے رسول سے میری محبت کو نہیں جانتے؟؟؟ لیکن اس پر بھی وہ خاموش رہے، میں نے دوبارہ یہی سوال دہرایا اور انہیں قسم دی لیکن وہ خاموش رہے، پھر تیسری مرتبہ بھی میں نے یہی سوال دہرایا اور انہیں قسم دی تو انہوں نے جواب میں صرف یہ کہا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں (یہ سن کر) میری آنکھیں ڈبڈبانے لگیں اور میں دیوار پھاند کر واپس آگیا۔

وَاقْرَأْ مَعِي كَذٰلِكَ حَدِيْثَ الْإِفْكِ الَّذِيْ ظَهَرَتْ فِيْهِ بَرَاعَةُ السَّيِّدَةِ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا الْأَدَبِيَّةُ وَقُوَّتُهَا الْبَيَانِيَّةُ، وَحُسْنُ تَصْوِيْرِهَا وَوَصْفِهَا لِلْعَوَاطِفِ وَالْمَشَاعِرِ النِّسْوِيَّةِ اللَّطِيْفَةِ الدَّقِيْقَةِ، وَقَدْ تَجَلَّتْ فِيْ هٰذِهِ الْقِطْعَةِ رِقَّةُ عَاطِفَةِ الْمَرْأَةِ الْمُحِبَّةِ لِزَوْجِهَا، مَعَ إِبَاءِ الْحُرَّةِ الْوَاثِقَةِ بِعَفَافِهَا وَطَهَارَتِهَا، الْمُؤْمِنَةِ بِرَبِّهَا. وَقَدْ أَضْفَى هٰذَا الْمَزِيْجُ الْغَرِيْبُ مِنَ الرِّقَّةِ وَالشِّدَّةِ، وَالْعَاطِفَةِ وَالْعَقْلِ. زِدْ إِلٰى ذٰلِكَ بَيَانَ عَائِشَةَ الَّتِيْ تَقَلَّبَتْ فِيْ أَعْطَافِ الْبَلَاغَةِ

besturdubooks.wordpress.com

الْعَرَبِيَّةِ وَانْتَقَلَتْ فِيهَا مِنْ بَيْتٍ إِلَى بَيْتٍ، قَدْ أَضْفَى كُلُّ ذٰلِكَ عَلَى هٰذِهِ الرِّوَايَةِ مِنَ الْجَمَالِ الْفَنِّيِّ مَا يَجْعَلُهَا مِنَ الْقِطَعِ الْأَدَبِيَّةِ الْخَالِدَةِ فِي الْأَدَبِ.

اسی طرح آپ میرے ہمراہ حدیث افک پڑھیں جس میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ادبی فضیلت، قوت بیانیہ اور عمدہ منظر کشی ظاہر ہوتی ہے، ان کی طرف سے جذبات اور انتہائی نازک و گہرے نسوانی احساسات کو خوبصورت پیرائے میں بیان کرنا ظاہر ہوتا ہے۔ اس حدیث کے ٹکڑے میں اپنے شوہر سے محبت کرنے والی عورت کی جذباتی حیا کے ساتھ ساتھ اس شریف عورت کی خودداری بھی ظاہر ہوتی ہے جو اپنی عفت وطہارت میں قابل اعتماد تھیں، اپنے رب پر ایمان لانے والے تھیں، اس نامانوس ملغوبہ نے جو کہ شرم اور مصیبت، شفقت اور دانائی سے مرکب ہے اس واقعہ کو بڑھا دیا۔ اس کے ساتھ آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان بھی ملا لیجئے کہ جنہوں نے عربی بلاغت کے گوشوں میں کروٹیں لیں اور بلاغت عربیہ میں ایک گھر سے دوسرے گھر میں منتقل ہوئیں۔ ان سب باتوں نے اس روایت میں مزید ایسی فنی خوبصورتی بڑھا دی جس نے اس روایت کو عربی ادب کے شہ پاروں میں داخل کر دیا جو ہمیشہ عربی ادب کا حصہ رہیں گے۔

<u>النسویۃ</u>: النسویۃ دراصل النسوۃ سے نسبت کی یا لگائی تو نسویۃ ہو گیا۔ النُّسوۃ، النِّساء، النِّسوان، النُّسون عورتیں یہ تمام الفاظ لفظ مرأۃ کی جمع من غیر لفظہ ہیں۔ <u>أباء</u>: خوددار۔ أبي (إفعال) إيباءً ا الشي] خوددار بنانا، کما یقال [رجل أباء] خوددار مرد (ض، ف) إباءً، إباءۃً ناپسند کرنا۔ <u>أضفى</u>: ضفو (إفعال) إضفاءً، پورا کرنا، بڑھانا (ن) ضفوًا کناروں سے بہنا، پورا ہونا۔ <u>المزيج</u>: ملایا ہوا، کڑوا بادام۔ مزج (ن) مزجًا، مزاجًا ملانا، اکسانا (مفاعلہ) ممازجۃً مل جانا، فخر میں مقابلہ کرنا (تفعیل) تمزیجًا کچھ دینا (تفاعل) تمازجًا ایک دوسرے سے ملنا۔

أُنْظُرْ كَيْفَ تَصِفُ مَاتَقُوْلُهُ النَّاسُ وَتَحَدَّثُوْا بِهِ وَمَاشَعَرَتْ بِهِ مِنْ تَغَيُّرِ شَيْءٍ وَجْهِ الرَّسُوْلِ ﷺ تَذْكُرُ كُلَّ ذٰلِكَ فِي حَيَاءِ الْمَرْأَةِ وَأَدَبِهَا مِنْ غَيْرِ إِبْهَامٍ أَوْعَيٍّ (قَالَتْ عَائِشَةُ: ((فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَاشْتَكَيْتُ حِيْنَ قَدِمْتُ شَهْرًا وَالنَّاسُ يُفِيْضُوْنَ فِي أَصْحَابِ الْإِفْكِ لَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ، وَهُوَ يُرِيْبُنِيْ فِي وَجَعِي أَنِّيْ لَا أَعْرِفُ مِنْ رَّسُوْلِ اللهِ ﷺ اللُّطْفَ الَّذِيْ كُنْتُ أَرَى مِنْهُ حِيْنَ أَشْتَكِيْ. إِنَّمَا يَدْخُلُ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُوْلُ كَيْفَ تِيْكُمْ؟ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَذٰلِكَ يُرِيْبُنِيْ، وَلَا أَشْعُرُ بِالشَّرِّ)) وَتَذْكُرُ تَوَجُّعَهَا مِنَ الْخَبَرِ الْمُشَاعِ فَتَقُوْلُ: ((فَبَكَيْتُ

besturdubooks.wordpress.com

يَوْمِيْ ذٰلِكَ كُلَّهُ، لَايَرْقَأُلِيْ دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، قَالَتْ: وَأَصْبَحَ أَبَوَايَ عِنْدِيْ وَقَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمًا، لَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ وَلَا يَرْقَأُلِيْ دَمْعٌ حَتّٰى أَنِّيْ لَأَظُنُّ أَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِيْ))

آپ دیکھیں تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، لوگوں کی کہی سنی باتوں کو اور اس کی وجہ سے آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر تبدیلی اور تغیر کے احساس کو کس انداز میں بیان کر رہی ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یہ سب کچھ عورت کی حیا اور ادب کے دائرے میں رہ کر بلا کسی ابہام و عجز کے ذکر کر رہی ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب ہم مدینہ آگئے تو میں واپس آنے کے ساتھ ہی ایک ماہ تک بیمار رہی۔ لوگ اصحاب افک کی باتوں میں شریک ہو رہے تھے جبکہ مجھے کسی شے کا علم ہی نہ تھا لیکن مجھے اس بیماری میں یہ بات شک میں ڈالتی تھی کہ میں رسول اللہ ﷺ کا وہ لطف جو پہلے، بیماریوں میں دیکھتی تھی نظر نہ آتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لاتے مجھے سلام کرتے پھر فرماتے تمہارا کیا حال ہے؟ پھر واپس تشریف لے جاتے، یہی بات مجھے شک میں تو ڈال رہی تھی لیکن میں شر سے بے خبر تھی۔ ہر سو پھیلی ہوئی اس خبر سے پہنچنے والی تکلیف کا ذکر کرتے ہوئے فرماتی ہیں" کہ میں سارا دن روتی رہی، میرے آنسو تھمتے تھے اور نہ میں نے نیند کا سرمہ لگایا (سو بھی نہ سکی) فرماتی ہیں ایک صبح میرے والدین میرے پاس تھے اور میں دو راتوں اور ایک دن سے رو رہی تھی نہ میں نے نیند کا سرمہ پہنا اور نہ میرے آنسو تھمے یہاں تک کہ میرا پختہ گمان ہو گیا کہ یہ رونا میرا جگر پاش پاش کر دیگا"۔

<u>یفیضون</u>: فوض (إفعال و مفاعلہ) إفاضۃ و مفاوضۃ بعض کا برابر کا شریک ہونا، کما یقال "شرکۃ مفاوضۃ" ایسی شرکت کہ جس میں تمام شریک مال، تصرف اور دین کے لحاظ سے برابر ہوں اور ہر ایک دوسرے کا وکیل اور کفیل ہو، اس کے مقابلہ میں شرکۃ عنان ہے اس میں شرکاء تصرف میں بھی برابر نہیں ہوتے اور ہر ایک دوسرے کا کفیل بھی نہیں ہوتا (تفعیل) تفویضا اختیار سپرد کرنا، حاکم بنانا۔ <u>اکتحل</u>: کحل (افتعال) اکتحالاً آنکھوں میں سرمہ لگانا، نیند نہ آنا (ف، ن) کحلاً سرمہ لگانا (إفعال) إکحالاً قحط پڑنا۔ <u>یرقأ</u>: رقو (ف) رقاءاً، رُقوءاً [الدمع أو الدم] آنسو کا خشک ہونا یا خون کا رکنا (إفعال) إرقاءاً خشک کرنا۔ <u>کبدي</u>: جگر، کلیجہ (مذکر و مونث) [جمع] أکباد، کُبُودٌ۔

وَتَتَقَدَّمُ فِي الْحِكَايَةِ وَتَذْكُرُ كَيْفَ يَسْأَلُهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَمَّا قِيْلَ عَنْهَا وَيَعْزِمُ عَلَيْهَا الصِّدْقَ، فَلَا تَلْبَثُ أَنْ تَعْتَرِيَهَا حَمِيَّةُ الْمَرْأَةِ الْعَفِيْفَةِ الْفَاضِلَةِ، وَيَقْلِصُ 4

besturdubooks.wordpress.com

دمعُها حتى لا تحسَّ منها بقطرةٍ، وترجُو أباها وأمّها أن يُجيبا عنها رسولَ الله ﷺ فيمتنعان ويفضّلان السُّكوتَ حياءً من رسولِ الله ﷺ واستحياءً من الدِّفاعِ عن قضيةِ بنتِهما وهو الدِّفاعُ عن النّفسِ. فتنبري للكلامِ القويّ الصّريحِ المُبينِ ـ وهي البليغةُ الأديبةُ ـ وتتمثّلُ بقولِ سيّدنا يعقوبَ وتفوّضُ أمرَها إلى اللهِ، وتنزلُ براءتُها من السّماءِ فتطلبُ منها أمُّها أن تشكرَ رسولَ الله ﷺ وتقومَ إليه فتأبى ـ في دلالِ العفائفِ وأنفةِ المؤمنِ ـ أن تحمدَ إلّا اللهَ الّذي أنزلَ براءتَها من فوقِ سبعِ سماواتٍ، وخلّدَ طهارتَها إلى آخرِ يومٍ يُقرأُ فيه القرآنُ ويؤمنُ به

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حکایت بیان کرنے میں مزید آگے بڑھتی ہیں اور ذکر کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے ان سے متعلق لوگوں کی باتوں کے بارے میں کس طرح سوال کیا تھا جبکہ آپ ﷺ ان پر سچائی کا یقین رکھتے تھے لہذا فوراً ان کو فضیلت والی پاکدامن عورت کی غیرت لاحق ہو جاتی ہے، ان کے آنسوؤں کی لڑی تھم جاتی ہے یہاں تک کہ ان کو ایک قطرہ کا بھی احساس نہیں رہتا اور وہ امید کرتی ہیں کہ ان کے والدین ان کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کو جواب دیں گے لیکن اپنی بیٹی کے مسئلہ پر دفاع سے حیا کرتے ہوئے خاموشی کو ترجیح دیتے ہیں کیونکہ وہ اپنا دفاع تھا۔ آخر کار حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بلیغانہ ادیبہ کی حیثیت سے قوی، صریح اور واضح بیان وکلام پیش کرتی ہیں، سیدنا یعقوب علیہ السلام کے قول کو بطور تمثیل کے بیان کرتی ہیں، اپنا معاملہ کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کرتی ہیں، پھر آسمان سے ان کی براءت نازل ہوتی ہے تو ان کی والدہ ان سے مطالبہ کرتی ہیں کہ وہ نبی ﷺ کا شکریہ ادا کریں اور ان کی طرف کھڑی ہوں لیکن وہ پاکدامن عورتوں کے ناز و نخرہ اور مؤمن کی خودداری کی وجہ سے اس بات سے انکار کر دیتی ہیں کہ کسی کی تعریف کریں لیکن اس اللہ کی حمد بیان کرتی ہیں کہ جس نے سات آسمانوں کے اوپر سے ان کی براءت کا اعلان فرمایا اور قرآن کریم کے پڑھے جانے اور اس پر ایمان لائے جانے کے دن تک ان کی پاکیزگی و پاکدامنی ہمیشہ ہمیشہ قائم رکھی۔

فلا تلبث: لبث (س) لَبْثًا، لَبَثًا ٹھہرنا، تاخیر کرنا (تفعیل) تلبیثًا (إفعال) إلباثًا ٹھہرانا، مقیم کرانا (تفعّل) تلبّثًا ٹھہرنا (استفعال) استلباثًا سست پانا، سست سمجھنا۔ یقلص: قلص (ض) قلوصًا ختم ہونا، کودنا، اکٹھا ہو کر چلنا (ض) قلوصًا (س) قلَصًا جی متلانا (تفعیل) تقلیصًا سمیٹنا (تفعّل) تقلّصًا اکٹھا ہونا، سکڑنا۔ فتنبری: بری (انفعال) انبراءً اتراشا جانا بصلہ [لام] پیش آنا (ض) بریًا (افتعال) ابتراءً اتراشنا، کمزور کرنا (إفعال) إبراءً مٹی لگنا

besturdubooks.wordpress.com

(مفاعلہ) مباراۃً آگے بڑھنے کی کوشش کرنا (تفعّل) تبریًا در پے ہونا۔

وَاقْرَأْ كَذٰلِكَ حِكَايَتَهَا لِلْهِجْرَةِ النَّبَوِيَّةِ وَذِكْرَهَا لِتَفَاصِيْلِهَا وَمَا وَقَعَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَصَاحِبِهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الطَّرِيْقِ، وَوُصُوْلِهِمَا الْمَدِيْنَةَ، وَكَيْفَ تَلَقَّاهُمَا الْأَنْصَارُ، وَفَرِحُوْا بِقُدُوْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكُلُّ ذٰلِكَ مِثَالٌ رَائِعٌ لِلْوَصْفِ الدَّقِيْقِ الْبَلِيْغِ، وَالْبَيَانِ الْقَادِرِ الْوَصَّافِ. وَهُنَالِكَ رِوَايَاتٌ أُخْرٰى طَوِيْلَةُ النَّفَسِ، صَافِيَةُ الْبَيَانِ، تَشْتَمِلُ عَلٰى غُرَرِ الْكَلَامِ وَبَدَائِعِهِ الْحِسَانِ وَمَنَاهِجِ الْعَرَبِ الْأَوَّلِيْنَ فِيْ كَلَامِهِمْ، كَحَدِيْثِ صُلْحِ الْحُدَيْبِيَّةِ وَحَدِيْثِ الْإِيْلَاءِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ كَانَتْ تَسْتَحِقُّ أَنْ تَكُوْنَ فِي الْمَكَانَةِ الْأُوْلٰى فِيْ دِرَاسَاتِنَا الْأَدَبِيَّةِ، وَلٰكِنَّهَا أَفْلَتَتْ مِنْ نَظَرِ الْمُؤَلِّفِيْنَ وَالنَّاقِدِيْنَ. لِأَنَّهَا لَمْ تَدْخُلْ فِيْ دَوَاوِيْنِ الْأَدَبِ، وَلِأَنَّ تَصَوُّرَهُمْ لِلْأَدَبِ كَانَ تَصَوُّرًا مَّحْدُوْدًا جَامِدًا لَا يَعْدُو الصِّنَاعَةَ.

اسی طرح آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ہجرت نبویہ سے متعلق بیان کردہ حکایت تفصیل سے پڑھیں، رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھی (حضرت ابو بکر صدیق ؓ) کے ساتھ راستے سے لیکر مدینہ منورہ پہنچنے تک جو کچھ واقعات پیش آئے، کس طرح انصار نے ان کا استقبال کیا اور وہ رسول اللہ ﷺ کے آنے پر کتنے خوش ہوئے۔ (یہ سب آپ پڑھیں) یہ سب گہرے اور بلیغ وصف، قادر بیان وصف شناس کی انوکھی مثالیں ہیں (جہاں یہ واقعات وروایات ہیں) وہاں بڑے بڑے مضمونوں کی فصیح کلام سے بھرپور دوسری روایات بھی ہیں جو منتخب، تحسین کلام کے خوبصورت طرق، اور دور اول (سابقین عرب) کے عربی کلام کے طرق پر مشتمل ہیں۔ مثال کے طور پر جیسے: صلح حدیبیہ کی روایت، ایلاء کی روایت اور اس کے علاوہ دیگر روایات ہیں۔ یہ روایات اس بات کی مستحق تھیں کہ ہمارے ادبی اسباق میں پہلے درجہ ومرتبہ پر ہوتیں لیکن یہ روایات مؤلفین اور ناقدین کی نظر سے چھوٹ گئیں (اس کی ایک وجہ) اسلئے کہ یہ روایات دیوان ادب میں داخل نہیں تھیں اور (دوسری وجہ) ان مؤلفین اور ناقدین کا ادب کے بارے میں جو تصور تھا وہ ایک ایسا جامد اور محدود تھا جو بناوٹ کے قریب تھا

بدائع: [مفرد] بدیع وہ علم جس کے ذریعے تحسین کلام کے طریقے جانے جائیں، بغیر نمونے کے پیدا کرنے والا، بغیر نمونے کے پیدا کیا ہوا۔ بدع (ف) بدعا بغیر نمونے کے کوئی چیز بنانا، ایجاد کرنا (ک) بدعا، بداعۃ انوکھا ہونا، بے مثال ہونا (س) بدعا موٹا ہونا

besturdubooks.wordpress.com

(إفعال) إبداعا کسی کام کو خوش اسلوبی سے کرنا (افتعال) ابتداعا ایجاد کرنا، بدعت نکالنا (استفعال) استبداعا عجیب ونادر سمجھنا۔ مناھج: [مفرد] منہج واضح راستہ۔ نہج (ف) نھجا [الطریق] راستہ پر چلنا، پرانا کرنا، واضح کرنا (ف، ن) نھجا بوسیدہ ہونا (إفعال) إنھاجا واضح ہونا۔ افلتت: فلت (إفعال) إفلاتا (تفعّل) تفلتا (انفعال) انفلاتا چھوٹنا، رہا ہونا جھگڑا کرنا (ض) فلتا رہا کرنا، چھوڑنا (مفاعلہ) فلاتا ومفالتۃ اچانک آنا، پانا (استفعال) استفلاتا چھین لینا (افتعال) افتلاتا بلاتوقف کام کرنا۔ دواوین: [مفرد] الدیوان مجموعہ کتب، اشعار وقصائد کا مجموعہ، کچہری۔

وَيَلِي الْحَدِيْثَ كُتُبُ السِّيْرَةِ، فَقَدْ حَفِظَتْ لَنَا جُزْءًا كَبِيْرًا مِّنْ كَلَامِ الْعَرَبِ الْأَقْحَاحِ، وَمَثَّلَتْ تِلْكَ اللُّغَةَ الْبَلِيْغَةَ الَّتِيْ كَانَتْ فِي الْعُصُوْرِ الْعَرَبِيَّةِ الْأُوْلَى وَهَذَّبَهَا الْإِسْلَامُ وَرَقَّقَهَا، وَاشْتَمَلَتْ عَلَى قِطَعٍ أَدَبِيَّةٍ لَا يُوْجَدُ لَهَا نَظِيْرٌ فِي الْمَكْتَبَةِ الْعَرَبِيَّةِ الْمُتَأَخِّرَةِ. اِقْرَأْ فِيْ سِيْرَةِ ابْنِ هِشَامٍ حَدِيْثَ حَلِيْمَةَ ابْنَةِ أَبِيْ ذُؤَيْبٍ السَّعْدِيَّةِ عَنْ رَضَاعَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَاقْرَأْ فِيْهَا قِصَصَ الْاِضْطِهَادِ وَالتَّعْذِيْبِ، وَاقْرَأْ فِيْهَا مَغَازِيَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَحُرُوْبَهُ، وَاقْرَأْ فِيْ كُتُبِ الْحَدِيْثِ وَالشَّمَائِلِ، وَفِيْ كُتُبِ التَّارِيْخِ وَالسِّيَرِ أَحَادِيْثَ الْوَصْفِ وَالْحِلْيَةِ تَجِدْ مِنَ الْقُدْرَةِ الْفَائِقَةِ عَلَى الْوَصْفِ وَالتَّعْبِيْرِ وَالْبَيَانِ السَّاحِرِ لِدَقَائِقِ الْحَيَاةِ وَخَوَالِجِ النَّفْسِ وَتَرَى مِنَ اللُّغَةِ النَّقِيَّةِ الصَّافِيَةِ وَاللَّفْظِ الْخَفِيْفِ وَالتَّعْبِيْرِ الدَّقِيْقِ الرَّقِيْقِ مَا يُطْرِبُكَ وَيَمْلَؤُكَ سُرُوْرًا وَلَذَّةً وَثِقَةً وَإِيْمَانًا بِعَبْقَرِيَّةِ هٰذِهِ اللُّغَةِ، وَرَغْبَةً فِيْ دِرَاسَتِهَا وَالتَّوَسُّعِ فِيْهَا.

حدیث کے بعد سیرت کی کتابیں ہیں، سیرت کی کتابوں نے خالص عربی کلام کا ایک بڑا حصہ ہمارے لئے محفوظ کیا ہے، ان کتب سیرت نے اس بلیغ زبان کی نظیر پیش کی ہے جو دور اول کے عربی زمانے میں تھی، اسلام نے اس کو مہذب بنایا اور اس میں نرمی پیدا کی۔ سیرت کی یہ کتابیں ایسے ادبی قطعات پر مشتمل ہیں کہ جن کی نظیر جدید عربی لائبریری میں نہیں ملتی، آپ سیرت ابن ہشام میں رسول اللہ ﷺ کی رضاعت سے متعلق حلیمہ بنت ابی ذویب رضی اللہ عنہا کا واقعہ پڑھیں اور اس میں آپ ''قصص الاضطہاد والتعذیب'' (یعنی نبی ﷺ کے پر مشقت اور کٹھن واقعات وحالات) کا مطالعہ کریں اور (سیرت ابن ہشام میں آپ) ''مغازی رسول وحروبہ'' (یعنی آپ ﷺ کے غزوات اور جنگیں کا مطالعہ کریں)

besturdubooks.wordpress.com

حدیث وشمائل (نبی کریم ﷺ کی عادات) تاریخ اور سیرت کی کتابوں میں آپ عمدہ اور خوبصورت واقعات پڑھیں تو آپ زندگی کی باریکیوں، دل کے خلجان کے بیان کرنے کا وصف، اس کی تعبیر اور جادو بیانی پر واضح قدرت پائیں گے۔ صاف ستھری زبان، ہلکے پھلکے الفاظ اور گہری وباریک تعبیر میں آپ ایسی چیزیں دیکھیں گے جو آپ کو طرب میں مبتلا کر دیں گی، آپ کو خوشی، لذت، خود اعتمادی، اس زبان کی برتری پر یقین، اور اس کے پڑھنے پر اور اس میں مزید وسعت پیدا کرنے کی رغبت سے بھر دیں گی۔

یلی: ولی (ض، ح) وَلْیًا متصل ہونا، قریب ہونا [لیکن ضرب سے قلیل الاستعمال ہے] (ح) وِلایۃً والی ہونا، محبت کرنا، متصرف ہونا (اِفعال) اِیلاءً (تفعیل) تولیۃً والی مقرر کرنا، پیٹھ دیکر بھاگنا (تفعّل) تولّیًا ذمہ داری لینا، کسی کے کام کے لئے مستعد ہونا (تفاعل) توالیًا پے درپے ہونا (مفاعلہ) موالاۃً وولاءً دوستی کرنا بصلہ [عن] اعراض کرنا، جدا جدا کرنا الاقحاح: [مفرد] اُقحّ خالص، سخت وبدخو۔ قحّ (ن) قُحُوحۃً، قَحَاحۃً خالص ہونا۔ الاضطهاد: ضہد (افتعال، ف) اضطہاذا، ضَہدًا غلبہ پانا، ظلم کرنا، مجبور کرنا۔ الحلیة: [جمع] حُلِیّ زیور، ظاہری شکل وصورت۔ حلی (ض) حَلْیًا زیور بنانا، آراستہ کرنا، سنوارنا (س) حَلْیًا زیور پہننا (تفعیل) تحلیۃً زیور پہنانا، زیور بنانا۔ خوالج [مفرد] خالجۃ (فاعل) خلجان میں ڈالنے والی۔ خلج (ن، ض) خَلْجًا، کما یقال "خلجته امور الدنیا" دنیا کے بکھیڑوں نے اس کو خلجان میں ڈال دیا یعنی پھنسالیا (س) خَلَجًا بگڑنا (افتعال) اختلاجًا پھڑکنا، خلجان ہونا۔ یطرب: طرب (س) طَرَبًا خوشی یا غم سے جھومنا (تفعیل) تطریبًا گانا، سُر نکالنا، خوشی پر برانگیختہ کرنا۔

وَهٰكَذَا صَانَ اللّٰهُ هٰذِهِ اللُّغَةَ الْكَرِيْمَةَ الْأَمِيْنَةَ لِلْقُرْآنِ مِنَ الضَّيَاعِ وَ انْتَقَلَتْ ثَرْوَتُهَا مِنْ جِيْلٍ إِلٰى جِيْلٍ وَمِنْ كِتَابٍ إِلٰى كِتَابٍ، حَتّٰى جَاءَ دَوْرُ التَّأْلِيْفِ وَالتَّارِيْخِ فِي الْقَرْنِ الثَّالِثِ وَالرَّابِعِ، وَحَفِظَ لَنَا الْمُؤَرِّخُوْنَ أَمْثَالَ الطَّبْرِيِّ وَالْمَسْعُوْدِيِّ، وَالْأُدَبَاءِ، أَمْثَالَ الْجَاحِظِ وَابْنِ قُتَيْبَةَ وَأَبِي الْفَرَجِ الْأَصْبَهَانِيِّ ثَرْوَةً زَاخِرَةً مِّنَ الْأَدَبِ فِيْ كُتُبِهِمْ وَحَفِظُوْا لَنَا تِلْكَ اللُّغَةَ الْعَذْبَةَ الْبَلِيْغَةَ الَّتِيْ كَانَ الْعَرَبُ الصُّرَحَاءُ يَتَكَلَّمُوْنَ بِهَا فِيْ بُيُوْتِهِمْ وَعَلٰى مَوَائِدِهِمْ وَفِيْ مَجَالِسِ انْبِسَاطِهِمْ وَجَاءَ مِنْهَا الشَّيْئُ الْكَثِيْرُ فِيْ كِتَابِ الْبُخَلَاءِ لِلْجَاحِظِ وَكِتَابِ الْإِمَامَةِ وَالسِّيَاسَةِ لِابْنِ قُتَيْبَةَ وَكِتَابِ الْأَغَانِيْ لِأَبِي الْفَرَجِ الْأَصْبَهَانِيْ (عَلٰى ضَآلَةِ قِيْمَةِ الْكِتَابَيْنِ الْأَخِيْرَيْنِ التَّارِيْخِيَّةِ)، وَرَوْضَةِ الْعُقَلَاءِ وَنُزْهَةِ الْفُضَلَاءِ

besturdubooks.wordpress.com

وَكِتَابِ الْأُمْتَاعِ وَالْمُؤَانَسَةِ لِأَبِيْ حَيَّانَ التَّوْحِيْدِيّ، وَهٰذِهٖ كُتُبُ التَّارِيْخِ وَالْأَدَبِ الَّتِيْ تُمَثِّلُ لَنَا الْعَرَبِيَّةَ فِيْ جَمَالِهَا الْأَوَّلِ وَنَقَائِهَا الْأَصِيْلِ وَسَعَتِهَا النَّادِرَةِ

اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے اس معزز زبان کی جو قرآن کریم کی امانت دار ہے ضائع ہونے سے حفاظت فرمائی اور اس کی دولت نسل در نسل اور کتاب در کتاب منتقل ہوئی یہاں تک کہ تیسری اور چوتھی صدی ہجری میں تالیف اور تاریخ کا دور آ گیا۔ طبری اور مسعودی جیسے مؤرخین نے، جاحظ، ابن قتیبہ اور ابوالفرج اصبہانی جیسے ادیبوں نے اپنی کتابوں میں ہمارے لئے ادب سے چھلکنے والی دولت جمع کر دی، ہمارے لئے وہی پر کشش اور بلیغ لغت محفوظ کی جس کا خالص عرب اپنے گھروں اور خوشی وغمی کی مجالس میں تکلم کرتے تھے۔ اس کا وافر حصہ جاحظ کی ''البخلاء'' ابن قتیبہ کی ''الامامۃ والسیاسۃ'' ابوالفرج اصبہانی کی ''الأغانی'' (باوجودیکہ ان دونوں کتابوں کی تاریخی حیثیت کم ہے) اور ابوحیان توحیدی کی ''روضۃ العقلاء'' ''نزھۃ الفضلاء'' اور ''کتاب الامتاع والمؤانسۃ'' جیسی کتابوں میں آگیا ہے۔ یہ تاریخ و ادب کی وہ کتب ہیں جو زبان عربی کو اس کے سابقہ جمال، اچھوتے جوہر اور اس کی بے مثال کشادگی میں (ڈھال کر) ہمارے لئے نقشہ کھینچ دیتی ہیں۔

صان: صون (ن) صَوْنًا، صِیَانًا (افتعال) اصطیانًا حفاظت کرنا (تفعّل) تصوّنًا نفس کی حفاظت کرنا، بچنے کے لئے تکلف کرنا. زاخرۃ: [فاعل] چھلکنے والی، کریم، فیاض. الصرحاء: خالص شئے۔ صرح (ک) صَرَاحۃ، صُرُوحۃ خالص ہونا، صاف ہونا (ف) صَرْحًا (إفعال) إصراحًا ظاہر کرنا (تفعیل) تصریحًا بغیر کنایہ کے کھلم کھلا کہنا۔ موائد: [مفرد] مؤنثہ مصیبتیں۔ وأد (ض) وَأْدًا زندہ درگور کرنا، بوجھل کرنا (تفعّل) توأدًا (افتعال) اتّأدًا مہلت وآہستگی سے کام کرنا. نقائها: [مفرد] نَقَاوۃٌ عمدہ حصہ، خلاصہ۔ نقو (ن) نَقْوًا گودا نکالنا گودا چونکہ اصل ہوتا ہے اس لئے اس سے جوہر کا معنی مراد لیا گیا ہے۔

ثُمَّ جَاءَ دَوْرُ الْمُتَكَلِّفِيْنَ الْمُقَلِّدِيْنَ لِلْعَجَمِ، وَنَبَغَ فِي الْعَوَاصِمِ الْعَرَبِيَّةِ أَمْثَالُ أَبِيْ إِسْحَاقَ الصَّابِيْ وَأَبِي الْفَضْلِ بْنِ الْعَمِيْدِ وَالصَّاحِبِ بْنِ عَبَّادٍ، وَأَبِيْ بَكْرٍ الْخَوَارَزْمِيِّ، وَبَدِيْعِ الزَّمَانِ الْهَمْدَانِيِّ وَأَبِي الْعَلَاءِ الْمَعَرِّيْ، وَاخْتَرَعُوْا أُسْلُوْبًا لِلْكِتَابَةِ وَالْإِنْشَاءِ هُوَ بِالصِّنَاعَةِ الْيَدَوِيَّةِ وَالْوَشْيِ وَالتَّطْرِيْزِ أَشْبَهُ مِنْهُ بِالْبَيَانِ الْعَرَبِيِّ السَّلْسَالِ وَكَلَامِ الْعَرَبِ الْأَوَّلِيْنَ الْمُرْسَلِ الْجَارِيْ مَعَ الطَّبْعِ وَغَلَبَ عَلَيْهِمُ السَّجْعُ وَالْبَدِيْعُ وَغَلَوْا فِيْ ذٰلِكَ غُلُوًّا أَذْهَبَ بَهَاءَ اللُّغَةِ وَرَوْنَقَهَا

besturdubooks.wordpress.com

وَقُيِّدَ الْأَدَبُ بِسَلَاسِلَ وَأَغْلَالٍ أَفْقَدَتْ حُرِّيَّتَهُ وَانْطِلَاقَهُ وَخِفَّةَ رُوْحِهِ وَجَمَالِهِ.

پھر تصنع اور عجمیوں کی پیروی کرنے والوں کا دور آیا اور عربی دار السلطنت میں ابواسحاق صابی، ابوالفضل بن عمید، صاحب بن عباد، ابوبکر خوارزمی، بدیع الزمان ہمدانی اور ابوالعلاء معری جیسے لوگ ظاہر ہوئے، جنہوں نے کتابت اور انشاء کا ایسا اسلوب ایجاد کیا جو خود ساختہ، آراستہ و پیراستہ اس طرح خوشنما بنا دیا گیا تھا کہ وہ خوشگوار عربی اور متقدمین عرب کے آزاد غیر مسجع، رواں کلام کے ساتھ باوجود عیب دار ہونے کے مشابہ ہو گیا لیکن ان لوگوں پر سجاعت (سجع بندی) و بداعت کا غلبہ ہوا اور انہوں نے اسمیں ایسا غلو کیا جو لغت (عربی) کی رونق و خوشنمائی کو ختم کر گیا اور ادب کو ایسی زنجیروں اور بیڑیوں میں جکڑ دیا گیا جنہوں نے اس کی آزادی، روانگی، اس کی روح اور جمال کا خفیف ہونا نظروں سے اوجھل کر دیا۔

نبغ: نبغ (ف،ض،ن) نَبْغًا، نُبُوغًا ظاہر ہونا (إفعال) إنباغًا آنا جانا۔ العواصم: [مفرد] العاصمۃُ دار السلطنت، مدینہ منورہ کا لقب۔ عصم (ض) عصمًا کمائی کرنا، روک لینا (افتعال) اعتصامًا ہاتھ سے پکڑنا، گناہ سے باز رہنا، باندھنا (إفعال) إعصامًا پکڑنا، لازم ہونا۔ الوشي: وشی (ض) وَشْيًا، وَشِيَّۃً (تفعیل) توشیۃً منقش کرنا، جھوٹ بولنا، کپڑا بنانا (ض) وِشَایَۃً چغلخوری کرنا، بکثرت ہونا (إفعال) إیشاءً ابتدائی نباتات ظاہر ہونا، جاننا، تندرست کرنا (تفعل) توشیًا نقش و نگار ہونا، سفیدی کا پھیلنا (افتعال) ایتشاءً ٹوٹی ہوئی شی کا درست ہونا۔ التطریز: طرز (تفعیل) تطریزًا خوش نما بنانا، بیل بوٹے بنانا (س) طَرَزًا بد خلقی کے بعد اچھا اخلاق ہونا، لباس فاخرہ استعمال کرنا (ن) طَرْزًا گھونسہ مار کے ہٹانا۔ السلسال: شیریں، خوشگوار۔ السجع: سجع (ف) سَجْعًا مقفّٰی کلام بولنا، لمبی آواز نکالنا۔ رواء: بضم الراء خوشنمائی، چہرہ کی رونق۔ سلاسل: [مفرد] سِلْسِلَۃٌ زنجیر، کوہان کا لمبا ٹکڑا، سطریں۔ سلسل (فعلل) سلسلۃً ایک کو دوسرے سے جوڑنا (تفعلل) تسلسلًا [الماء] پست زمین میں پانی کا بہنا [الثوب] کپڑے کا پہننے سے پتلا پڑنا۔ أغلال: [مفرد] الغُلّ ہتھکڑی یا طوق۔ غلل (ن) غلًّا داخل ہونا، داخل کرنا، چپکے سے لینا اور اپنے مال میں ملا دینا (ض) غِلًّا، غلیلًا کینہ رکھنا (تفعیل) تغلیلًا ہاتھ میں ہتھکڑی یا گلے میں طوق ڈالنا۔

وَتَزَعَّمَ هٰؤُلَاءِ الْأَدَبَ الْعَرَبِيَّ وَاحْتَكَرُوْهُ وَخَضَعَ لَهُمُ الْعَالَمُ الْعَرَبِيُّ الْإِسْلَامِيُّ لِنُفُوْذِهِمْ وَعُلُوِّ مَكَانَتِهِمْ تَارَةً، وَلِلْانْحِطَاطِ الْفِكْرِيِّ وَالْاِجْتِمَاعِيِّ الَّذِيْ كَانَ يَسُوْدُ عَلَى الْعَالَمِ الْإِسْلَامِيِّ أُخْرَى، وَأَصْبَحَ أُسْلُوْبُهُمْ لِلْكِتَابَةِ هُوَ

besturdubooks.wordpress.com

الْأُسْلُوْبُ الْوَحِيْدُ الَّذِيْ يُحْتَذٰى وَيُقَلَّدُ فِي الْعَالَمِ الْإِسْلَامِيِّ .

ان لوگوں نے عربی ادب گھڑا اور ذخیرہ کیا اور عالم عربی اسلامی یا تو ان کی بالادستی اور بلند مرتبت کی وجہ سے یا پھر اس فکری اور اجتماعی پستی کی وجہ سے جو دوسرے عالم اسلامی کی قیادت کررہی تھی ان کا ماتحت ہوگیا اور ان لوگوں کا اسلوبِ کتابت ہی ایک ایسا یکتا اسلوب ہوگیا جس کی عالم اسلام میں پیروی اور تقلید کی جانے لگی۔

یحتذی : حذو (افتعال) احتذاء اپیروی کرنا، جوتا پہنانا (ن) حَذْوًا، حِذَاءً نمونہ پر کاٹنا (مفاعلۃ) محاذاۃً مقابل میں ہونا۔

وَجَاءَ أَبُو الْقَاسِمِ الْحَرِيْرِيُّ فَأَلَّفَ الْمَقَامَاتِ، وَهُوَ أُسْلُوْبُ الْكِتَابَةِ الْمُسَجَّعَةِ الْمُخْتَمِرُ، وَتَهَيَّأَتْ لِقَبُوْلِهَا النُّفُوْسُ فَعَكَفَ عَلَيْهَا الْعَالَمُ الْإِسْلَامِيُّ دِرَاسَةً وَشَرْحًا وَتَقْلِيْدًا وَحِفْظًا، وَتَغَلْغَلَتْ فِيْ مَدَارِسِ الْفِكْرِ وَالْأَدَبِ، وَبَقِيَتْ مُسَيْطِرَةً عَلَى الْعُقُوْلِ وَالْأَقْلَامِ أَطْوَلَ مُدَّةٍ تَمَتَّعَ بِهَا كِتَابٌ أَدَبِيٌّ، وَمَا ذَاكَ لِفَضْلِ الْكِتَابِ بَلْ لِأَنَّهُ قَدْ وَافَقَ هَوَى النُّفُوْسِ وَصَادَفَ عَصْرَ الْجُمُوْدِ وَالْعُقْمِ الْأَدَبِيِّ فِي الْعَالَمِ الْإِسْلَامِيِّ .

چنانچہ ابوالقاسم حریری آئے اور انہوں نے ''مقامات'' تالیف کی وہ انشاء کا مسجع و مخمور اسلوب تھا لوگ اس کو قبول کرنے کیلئے آمادہ ہوگئے چنانچہ عالم اسلام اس کے پڑھانے شرح کرنے، اتباع کرنے اور یاد کرنے میں منہمک ہوگیا اور یہ کتاب فکروادب کے مدارس میں زبردستی داخل ہوگئی۔ اتنی مدت دراز تک جتنی مدت کی وجہ سے کوئی ادبی کتاب فائدہ حاصل کرسکتی ہے یہ کتاب قلم اور عقلوں میں باقی رہی (اس دوران) ادبی محررین اس سے لطف اندوز ہوتے رہے، یہ (سب کچھ) کتاب کی فضیلت کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ اس وجہ سے تھا کہ یہ ان کی نفسانی خواہشات کے موافق تھی اور کتاب نے زمانہ کا خشک ہونا (اہل ادب سے) اور عالم اسلام میں ادبی بانجھ پن پایا تھا۔

المختمر : خمر (افتعال) اختمارًا شراب بن جانا، اوڑھنی ڈالنا (ن ض) خَمْرًا چھپانا، شراب پلانا (س) خَمَرًا پوشیدہ ہونا، سابقہ حالات سے بدل جانا (تفعیل) تخمیرًا ڈھانپ لینا (مفاعلہ) مخامرۃً بیع میں دھوکہ دینا (إفعال) إخمارًا چھپنا، چھپانا، غافل کرنا۔ تھیأت : ھیئ (تفعّل) تھیّؤًا تیار ہونا، آمادہ ہونا (ض، ک، س) ھَیْئَۃً خوش شکل ہونا (تفعیل) تھیئۃً تھیأ درست کرنا (مفاعلہ) مھایاۃً موافقت کرنا۔ تغلغلت : غلغل (تفعلل) تغلغلاً

besturdubooks.wordpress.com

تختی سے داخل ہونا (فعلل) غلغلاً تختی سے داخل ہونا، جلدی کرنا۔ صادف: صدف (ن، ض) صدفاً، صدوفاً پھر جانا (ض) صدفاً بصلہ [عن] اعراض کرنا، پھیر دینا (س) صدفاً گھوڑے کی رانوں کا قریب ہونا اور کھروں کا دور ہونا (افعال) إصدافاً بصلہ [عن] پھیر دینا، ہٹا دینا (مفاعلہ) مصادفۃً پانا۔

ثُمَّ جَاءَ الْقَاضِي الْفَاضِلُ، مُجَدِّدُ أُسْلُوْبِ الْحَرِيْرِيِّ وَبِالْأَصَحِّ مُقَلِّدُهُ، وَهُوَ وَزِيْرُ أَعْظَمِ دَوْلَةٍ إِسْلَامِيَّةٍ فِيْ عَصْرِهَا، وَكَاتِبُ سِرِّ أَحَبِّ سُلْطَانٍ فِيْ عَهْدِهِ صَلَاحِ الدِّيْنِ الْأَيُّوْبِيِّ قَاهِرِ الصَّلِيْبِيِّيْنَ وَمُعِيْدِ مَجْدِ الْمُسْلِمِيْنَ، فَانْتَشَرَ أُسْلُوْبُهُ فِي الْعَالَمِ الْإِسْلَامِيِّ وَحَرَصَ عَلٰى تَقْلِيْدِهِ الْكُتَّابُ وَالْمُنْشِئُوْنَ فِيْ إِنْحَاءِ الْمَمْلَكَةِ الْإِسْلَامِيَّةِ.

پھر قاضی الفاضل (جن کا مختصر تعارف آگے آرہا ہے) آئے جو کہ علامہ حریری کے اسلوب کی تجدید کرنے والے بلکہ صحیح بات یہ ہے کہ ان کے مقلد تھے، یہ اپنے زمانے کی دولت اسلامیہ کے وزیر اعظم اور اپنے زمانے کے محبوب ترین بادشاہ صلاح الدین ایوبی جو کہ عیسائیوں پر غالب آنے والے اور مسلمانوں کی ناموری واپس لانے والے ہیں کے راز کو لکھنے والے تھے چنانچہ ان کا طرز تحریر عالم اسلام میں شہرت پا گیا اور مملکت اسلامیہ کے اطراف میں محررین اور انشاء پردازان کی پیروی میں حرص کرنے لگے۔

وَهٰكَذَا بَقِيَ أُسْلُوْبٌ وَحِيْدٌ يَتَحَكَّمُ فِي الْعَالَمِ الْإِسْلَامِيِّ وَيُسَيْطِرُ عَلَى الْأَوْسَاطِ الْأَدَبِيَّةِ وَأَصْبَحَ مَا خَلَّفَهُ هٰؤُلَاءِ الْكُتَّابُ الْمُتَصَنِّعُوْنَ مِنْ تُرَاثٍ أَدَبِيٍّ هُوَ الْمَعْنِيُّ بِالْأَدَبِ الْعَرَبِيِّ، وَجَاءَ الْمُؤَرِّخُوْنَ لِلْأَدَبِ فَاعْتَبَرُوْهُمْ أَئِمَّةَ الْبَلَاغَةِ وَأُمَرَاءَ الْبَيَانِ وَأَصْحَابَ الْأَسَالِيْبِ وَقَدَّمُوْا مَا كَتَبُوْهُ وَعَرَضُوْهُ لِلدَّارِسِيْنَ وَالْبَاحِثِيْنَ وَقَلَّدَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَتَنَاقَلُوْهُ، وَأَصْبَحَتْ كُتُبُ التَّارِيْخِ وَالْأَدَبِ نُسْخَةً وَاحِدَةً وَأَصْبَحَتِ الْكِتَابَةُ صُوْرَةً وَاحِدَةً مِنَ الْقَرْنِ التَّاسِعِ إِلَى الْقَرْنِ الثَّالِثَ عَشَرَ، لَا يُسْتَثْنٰى مِنْهَا إِلَّا عَبْقَرِيَّانِ اثْنَانِ، أَوَّلُهُمَا ابْنُ خَلْدُوْنَ، وَثَانِيْهِمَا الْإِمَامُ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الدِّهْلَوِيُّ (م ١١٧٦ھ) وَتَنَاسٰى هٰؤُلَاءِ مَا كَتَبَ غَيْرُهُمْ وَانْصَرَفَ النَّاسُ، حَتَّى الْبَاحِثِيْنَ مِنْهُمْ، عَنْ ذَخَائِرِ الْأَدَبِ الْعَرَبِيِّ الثَّمِيْنَةِ، وَلَمْ يُفَكِّرْ أَحَدٌ فِيْ أَنْ يَبْحَثَ التَّارِيْخَ وَالسِّيَرَ وَالتَّرَاجِمَ وَفِيْ مُؤَلَّفَاتِ الْعُلَمَاءِ عَنْ قِطَعٍ أَدَبِيَّةٍ رَائِعَةٍ تَفُوْقُ، فِيْ قُوَّتِهَا وَحَيَوِيَّتِهَا، وَسَلَاسَتِهَا وَسَلَامَتِهَا وَفِيْ بَلَاغَتِهَا وَجَمَالِ

besturdubooks.wordpress.com

لُغَتِهَا، عَلٰی دَوَاوِیْنَ أَدَبِیَّةٍ وَمَجَامِیْعَ وَرَسَائِلَ أَکَبَّ عَلَیْهَا النَّاسُ وَافْتُتِنُوْا بِهَا.

اسی طرح عالم اسلام میں ادب کے حلقوں کے درمیان یہ نرالا طرزِ تحریر مشہور ہوا اور چھایا رہا، ان تصنع کرنے والے محررین نے جو ادب عربی کی میراث پیچھے چھوڑی وہی ادب عربی کا معنی بن گئی پھر ادب کے مؤرخین آئے انہوں نے (ان مذکورہ لوگوں کو) بلاغت کے امام، بیان کے بادشاہ اور اصحاب الاسالیب اعتبار کیا، انہوں نے جو کچھ لکھا تھا وہ (ان مؤرخین نے) طلبہ اور بحث وتفتیش کرنے والوں کے سامنے لاکر پیش کر دیا، ان میں سے بعض نے بعض کی پیروی کی اور ایک دوسرے سے نقل کیا (اس کے نتیجہ میں) تاریخ وادب کی کتابیں ایک ہی نسخہ بن گئیں اور نویں صدی سے تیرہویں صدی تک ایک ہی طرز کی کتابت ہوگئی اس سے کوئی بھی مستثنیٰ نہیں، سوائے دو غیر معمولی عظیم شخصیتوں کے، ان میں سے پہلے ابن خلدون اور دوسرے امام احمد بن عبدالرحیم دہلوی (متوفی ۱۱۷۶ھ) ہیں ان مؤرخین نے وہ سب کچھ اپنے آپ سے اوجھل کر دیا جو ان کے علاوہ دوسرے لوگوں نے لکھا تھا اور تمام لوگوں سے حتیٰ کہ ادب عربی کے قیمتی ذخائر سے بحث وتفتیش کرنے والوں سے بھی انحراف کیا، ان میں سے کسی نے نہ سوچا کہ وہ تاریخ، سیر، حالات اور علماء کے ان ادبی، خوشنما شہ پاروں کی تالیفات میں بحث کریں جو اپنی قوت، ہیبت، روانی، سلامتی، بلاغت اور لغت کے جمال میں ان ادبی دفاتر، مجموعوں اور رسائل پر فائق ہیں جن پر لوگ اوندھے منہ گرے اور ان کی وجہ سے فتنہ میں پڑ گئے۔

__ویسیطر__: سیطر (فعلل) سیطرۃً نگہبان ہونا، داروغہ ہونا۔ __رائعۃ__: تعجب خیز، خوشگوار، حسن یا بہادری کی وجہ سے تعجب میں ڈالنے والا، خوش کن [جمع] رَوَائِعُ، رُوَّعٌ۔ بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۳۹ پر ہے۔ __سلاستھ__: سلس (س) سَلَاسَۃً، سُلُوْسًا، آسانی سے مطیع ہونا (تفعّل) تسلسا لٹکنا، [التَّسَلُّس] نرمی، تابعداری۔ __اکب__: کبّ (ن) کبًّا اوندھا کر دینا، پچھاڑنا، بھاری ہونا (إفعال) إکبابًا پچھاڑنا، سرنگوں ہونا (تفاعل) تکابًّا بھیڑ کرنا (تفعّل) تکبًّا کپڑے میں لپٹنا (انفعال) انکبابًا لازم ہونا۔

هٰذَا وَقَدْ بَقِیَتْ طَائِفَةٌ مِّنَ الْعُلَمَاءِ، حَتّٰی فِیْ عُصُوْرِ الْاِنْحِطَاطِ الْأَدَبِیِّ، غَیْرَ خَاضِعِیْنَ لِأُسْلُوْبٍ تَقْلِیْدِیٍّ فِیْ عَصْرِهِمْ، مُتَحَرِّزِیْنَ مِنَ السَّجْعِ وَالْبَدِیْعِ وَالصَّنَائِعِ وَالْمُحَسِّنَاتِ اللَّفْظِیَّةِ یَکْتُبُوْنَ وَیُؤَلِّفُوْنَ فِیْ لُغَةٍ عَرَبِیَّةٍ نَقِیَّةٍ وَفِیْ أُسْلُوْبٍ مَطْبُوْعٍ یَتَدَفَّقُ بِالْحَیَاةِ، إِذَا قَرَأَهُ الْإِنْسَانُ مَلَکَهُ الْإِعْجَابُ وَآمَنَ بِفِکْرَتِهِمْ وَ

besturdubooks.wordpress.com

خَضَعَ لِعَقِيْدَتِهِمْ وَلِمَا يُقَرِّرُوْنَهُ، وَهٰذِهِ الْقِطَعُ الَّتِيْ طُوِيَتْ فِيْ أَثْنَاءِ كُتُبٍ عِلْمِيَّةٍ أَوْدِيْنِيَّةٍ فَجَهِلَهَا الْأُدَبَاءُ وَزَهِدَ فِيْهَا تَلَامِيْذُ الْأَدَبِ هِيَ مِنْ بَقَايَا الْأَدَبِ الْعَرَبِيِّ الْأَصِيْلِ، وَهِيَ الَّتِيْ عَاشَتْ بِهَا الْعَرَبِيَّةُ هٰذِهِ السِّنِيْنَ الطِّوَالَ وَهِيَ الَّتِيْ يَفْزَعُ إِلَيْهَا الْمُتَأَدِّبُ الْمُتَذَوِّقُ وَهِيَ رِيَاضٌ خَضْرَاءُ فِيْ صَحْرَاءِ الْعَرَبِيَّةِ الْقَاحِلَةِ الَّتِيْ تَمْتَدُّ مِنْ عَصْرِ ابْنِ الْعَمِيْدِ إِلَى عَصْرِ الْقَاضِي الْفَاضِلِ إِلٰى أَنْ جَاءَ ابْنُ خُلْدُوْنَ.

اس کے ساتھ ساتھ علماء کی ایک ایسی جماعت ادبی پستی کے زمانوں میں بھی باقی رہی جو اپنے زمانہ کے تقلیدی اسلوب کی طرف مائل نہیں ہوئی۔ مسجع بندی، بدیع صنائع اور محسنات لفظیہ سے آزاد، صاف وشفاف عربی اور ایسے ڈھلے ہوئے اسلوب میں لکھتے اور تالیف کرتے جو زندگی میں جوش پیدا کردیتا ہے۔ جب انسان اس کو پڑھتا ہے تو اسکو حیرت کا مالک بنادیتی ہے (حیرت میں ڈوب جاتا ہے) ان کی فکر کو تسلیم کرلیتا ہے، ان کی عقیدت اوران کی ثابت کردہ بات کے لئے فروتنی کا اظہار کرتا ہے۔ یہی وہ قطعے ہیں جو علمی یا دینی کتب میں سموئے گئے اور ادباء ان سے غافل ہوئے طلباء ادب ان سے بے رغبت رہے (حقیقت میں) یہی اصلی ادب عربی کا بقیہ جات ہیں، انہی کی وجہ سے عربی ان کئی سالوں میں باقی رہی، انہی کی طرف ذوق وادب کے طالب فریاد چاہتے ہیں اور یہ عربی کے ان بے رونق بیابانوں میں سرسبز باغ ہیں جو ابن عمید کے زمانے سے قاضی الفاضل کے زمانے تک پھیلے رہے یہاں تک کہ ابن خلدون کا زمانہ آگیا۔

یتدفق: رُفق (تفعل) تدفقاً تیزی سے گرنا، زور سے گرنا (ض، ن) دَفْقاً زور سے گرانا (ن) دَفَقاً، دُفوقاً بھر کر بہنا، گرنا (إفعال) إدفاقاً گرا کر خالی کردینا۔ طویت: طوی (ض) طَيّاً لپیٹنا، بھوکے رہنے کا ارادہ کرنا (س) طَوًى بھوکا ہونا (انفعال) انطواءً جمع ہونا (افتعال) اطواءً لپیٹا جانا۔ القاحلة: قحل (ف) قُحُولاً (س) قَحَلاً خشک ہونا (إفعال) إقحالاً خشک کرنا (مفاعلہ) مقاحلةً کسی چیز سے لازم رہنا (تفعّل) تَقَحُّلاً بڑھاپے کی وجہ سے خشک کھال والا ہونا۔

إِنَّ مَا كَانَ كَتَبَ هٰؤُلَاءِ الْعُلَمَاءُ غَيْرَ مُعْتَقِدِيْنَ أَنَّهُمْ يَكْتُبُوْنَ لِلْأَدَبِ وَلَا زَاعِمِيْنَ أَنَّهُمْ فِيْ مَكَانَةٍ عَالِيَةٍ مِّنَ الْإِنْشَاءِ هُوَ الَّذِيْ يُسْعِدُ الْعَرَبِيَّةَ وَيُشَرِّفُهَا أَكْثَرَ مِمَّا يُسْعِدُهَا وَيُشَرِّفُهَا كِتَابَاتُ الْأُدَبَاءِ وَرَسَائِلُهُمْ وَمَوْضُوْعَاتُهُمُ الْأَدَبِيَّةُ، وَأَخَافُ لَوْ أَنَّهُمْ قَصَدُوا الْأَدَبَ وَتَكَلَّفُوا الْإِنْشَاءَ لَفَسَدَتْ كِتَابَتُهُمْ وَفَقَدَتْ

besturdubooks.wordpress.com

ذٰلِکَ الرَّوْنَقَ وَتِلْکَ الْعُذُوْبَةَ الَّتِیْ تَمْتَازُبِهَا كِتَابَتُهُمْ وَخَسِرْنَا هٰذِهِ الْقِطَعَ الْجَمِيْلَةَ الْمَلِيْئَةَ بِالْحَيَاةِ،فَقَدِالْتَصَقَتْ بِالْأَدَبِ شُرُوْطٌ وَصِفَاتٌ وَتَقَالِيْدُ هِيَ الْمُفْسِدَةُ لَهُ،الطَّامِسَةُ لِنُوْرِهٖ،فَلَا بُدَّ فِيْهِ مِنَ السَّجْعِ وَالصَّنَاعَةِ وَلَا بُدَّ فِيْهِ مِنَ الْبَدِيْعِ وَ الْمُحْسِنَاتِ اللَّفْظِيَّةِ وَلَابُدَّ مِنْ تَقْلِيْدِ مَنْ يُعَدُّ فِي الطَّبَقَةِ الْأُوْلٰى مِنَ الْأُدَبَاءِ، أَمَّاالْكِتَابَاتُ الْعِلْمِيَّةُ التَّارِيْخِيَّةُ أَوِالدِّيْنِيَّةُ فَلَيْسَتْ فِيْهَا هٰذِهِ الْإِلْتِزَامَاتُ وَهٰذِهِ الشُّرُوْطُ الْقَاسِيَةُ فَتَأْتِيْ أَبْلَغَ وَأَجْمَلَ ـ

بلاشبہ ان علماء نے جو کچھ بھی لکھا اس اعتقاد سے نہیں لکھا کہ وہ ادب کے لئے لکھ رہے ہیں اور نہ ہی اس گمان سے کہ وہ انشاء پردازی کے کسی اونچے مقام پر (فائز) ہیں اور یہی چیز عربی کو زیادہ درست اور سیدھا کرتی ہے بنسبت اس درستگی اور سدھائی کے جس کو ادیبوں نے اپنے مضامین، رسائل اور ادبی موضوعات میں کیا ہے، مجھے تو ڈر ہے کہ اگر وہ ادب کا قصد کرتے اور انشاء پردازی کا تکلف کرتے تو ان کی تحریر خراب ہو جاتی اور وہ رونق و چاشنی ختم ہو جاتی جس کی بناء پر ان کی تحریر ممتاز ہوئی اور ہم ان خوبصورت زندگی سے بھرپور شہ پاروں سے محروم ہو جاتے۔ادب کے ساتھ ایسی شرطیں، صفات اور رسوم چپکا دیئے گئے جو اس کو خراب کرنیوالے ہیں اور اس کے نور کو بجھا دینے والے ہیں چنانچہ اس میں سجع اور صناعت ناگزیر ہیں، بداعت اور محسنات لفظیہ ضروری ہیں اور جن ادیبوں کو طبقہ اولیٰ میں شمار کیا گیا ہے ان کی تقلید لازم ہے۔ رہی بات ان علمی، تاریخی یا دینی مضامین کی چونکہ ان میں یہ التزامات اور اندھی شرائط نہیں ہیں لہٰذا وہ انتہائی بلیغ اور خوبصورت طریقہ پر نمودار ہوئے ہیں۔

<u>التصقت</u> :لصق (افتعال) التصاقاً (س) لَصْقًا،لُصُوْقاً چپکنا (إفعال) إلصاقاً چپکانا، زخمی کرنا (مفاعلہ) ملاصقۃً چپکانا۔ <u>الطامسة</u>: [جمع] طامسات،طوامس۔طمس (ن، ض) طَمْسًا،طُمُوْسًا (تفعّل) تطمّسًا (انفعال) انطماسًا بے نور ہونا، مٹنا (ض) طَمْسًا مٹانا، ہلاک کرنا، ڈھانپ لینا (ض) طَمَاسَۃً اندازہ کرنا۔

وَتَرَى الْكَاتِبَ الْوَاحِدَ إِذَاتَنَاوَلَ مَوْضُوْعًاأَدَبِيًّا وَتَكَلَّفَ الْإِنْشَاءَ تَدَلّٰى وَأَسَفَّ وَتَعَسَّفَ وَتَكَلَّفَ وَلَمْ يَأْتِ بِخَيْرٍ،وَإِذَااسْتَرْسَلَ فِي الْكَلَامِ وَكَتَبَ فِيْ مَوْضُوْعٍ عِلْمِيٍّ أَوْ دِيْنِيٍّ أَحْسَنَ وَأَجَادَ،هٰكَذَانَرَى الزَّمَخْشَرِيَّ مُتَكَلِّفًا مُقَلِّدًا فِيْ (أَطْوَاقِ الذَّهَبِ) وَكَاتِبًامُوَفَّقًا بَلِيْغًا فِيْ مُقَدِّمَةِ (الْمُفَصَّلِ) وَفِيْ مَوَاضِعَ مِنْ تَفْسِيْرِهٖ (الْكَشَّافِ) وَنَجِدُ ابْنَ الْجَوْزِيِّ غَيْرَ مُوَفَّقٍ فِيْ كِتَابِهٖ (الْمُدْهِشِ)

besturdubooks.wordpress.com

وَكَاتِبًا مُتَرَسِّلًا بَلِيغًا فِي كِتَابِهِ (صَيْدِ الْخَاطِرِ) وَظَنِّي أَنَّهُمَا كَانَا يَعْتَبِرَانِ أَثَرَيْهِمَا الْأَدَبِيَّيْنِ (أَطْوَاقِ الذَّهَبِ) وَ(الْمُدْهِشِ) مِنْ أَفْضَلِ كِتَابَاتِهِمَا الْأَدَبِيَّةِ الَّتِي يَعْتَمِدَانِ عَلَيْهَا وَيَفْتَخِرَانِ بِهَا وَلَعَلَّ عَصْرَهُمَا صَفَقَ لِهٰذَيْنِ الْكِتَابَيْنِ الْأَطْوَاقِ وَالْمُدْهِشِ أَكْثَرَ مِمَّا صَفَقَ لِكِتَابَاتِهِمُ الْعِلْمِيَّةِ وَالْأَدَبِيَّةِ وَالدِّينِيَّةِ. وَلٰكِنَّ قَاضِيَ الزَّمَانِ وَحَاكِمَ الذَّوْقِ قَدْ حَكَمَا بِالْعَدْلِ، وَلَيْسَ الْيَوْمَ لِلْكِتَابَيْنِ الْأَوَّلَيْنِ قِيمَةٌ كَبِيرَةٌ، أَمَّا صَيْدُ الْخَاطِرِ وَتَلْبِيسُ إِبْلِيسَ وَالْمُفَصَّلُ وَالْكَشَّافُ فَهِيَ جَدِيرَةٌ بِالْبَقَاءِ جَدِيرَةٌ بِكُلِّ اعْتِنَاءٍ.

ہم ایک محرر کو دیکھتے ہیں کہ جب وہ کسی ادبی موضوع کو اختیار کرتا ہے، انشاء میں دشواری اٹھاتا ہے، اوپر سے نیچے آتا ہے، معمولی کاموں میں الجھتا ہے، بے راہ روی اختیار کرتا ہے، تکلف کرتا ہے، کوئی بہتری نہیں لاتا مگر جب گفتگو میں وسعت پیدا کرے اور کسی علمی یا دینی موضوع کے متعلق لکھے تو اچھے اور عمدہ طریقے سے (لکھتا) ہے۔ اسی طرح ہم علامہ زمخشری کو دیکھتے ہیں کہ وہ (اپنی کتاب) ''أطواق الذھب'' میں تکلف کرنے والے مقلد نظر آتے ہیں، ''المفصل'' کے مقدمہ اور تفسیر ''کشاف'' کی کئی جگہوں میں ایک بامراد بلیغ محرر نظر آتے ہیں، ہم ابن جوزی کو اپنی کتاب ''المدھش'' میں ناکام پاتے ہیں اور ''صید الخاطر'' میں ایک رواں بلیغ کاتب پاتے ہیں میرا گمان تو یہ ہے کہ یہ دونوں حضرات اپنے ان دو ادبی اثر (اطواق الذھب، اور المدھش) کو اپنے ان تمام ادبی مضامین سے افضل سمجھتے ہیں جن پر اعتماد اور فخر کرتے ہیں، شاید ان کا زمانہ ان دو کتابوں (اطواق الذھب، المدھش) کو ان کی دوسری علمی، دینی اور ادبی کتابوں سے زیادہ قبول کرتا ہو لیکن زمانہ شناس اور باذوق آدمی انصاف سے فیصلہ کرتے ہیں اور آج ان پہلی دو کتابوں کی کوئی بڑی قیمت نہیں ہے۔ باقی رہی بات صید الخاطر، تلبیس الابلیس، المفصل اور کشاف کی تو یہ باقی رکھنے اور انتہائی اہتمام کے لائق ہیں۔

اسف: أَسِفَ (س) أَسَفًا غمگین ہونا، افسوس کرنا (إفعال) إیسافًا غضبناک کرنا، غمگین کرنا (تفعّل) تأسّفًا افسوس کرنا۔ تعسّف: عسف (تفعّل) تعسّفًا ظلم کرنا، ہٹ جانا (ض) عَسْفًا ظلم کرنا، خدمت لینا (إفعال) إعسافًا رات میں بے راہ چلنا، غلام سے سخت کام لینا (تفعیل) تعسیفًا بغیر علامت نشان کے چلنا (انفعال) انعسافًا بغیر جانے پہچانے راستہ کو چلنا، ظلم کرنا۔ استرسل: رسل (استفعال) بصلہ [فی] استرسالًا وسعت کرنا (س) رَسَلًا، رَسَالَةً نرم چال چلنا، لٹکا ہوا ہونا (تفعیل) ترسیلًا آہستہ آہستہ کسی کام کو کرنا (إفعال) إرسالًا

besturdubooks.wordpress.com

بھیجنا، چھوڑنا (تفعّل) ترسّلاً نرمی کرنا، رسول ہونے کا دعویٰ کرنا۔ جدید: جدر (ک) جدارۃً لائق ہونا (ن) جدرًا لائق و مناسب بنانا، گھیرنا، اوٹ میں ہو جانا (إفعال) إجدارًا [النبت] کونپل نکلنا (تفعیل) تجدیرًا (افتعال) اجتدارًا [الحائط] دیوار بنانا۔ اعتناء: عنی (افتعال) اعتناءً اہتمام کرنا، نازل ہونا (ض) عنیًا نازل ہونا، مفید ہونا۔ عنایۃً، عنیًا مشغول کرنا حفاظت کرنا (س) عنًی مفید ہونا، عناءً تھکنا (إفعال) إعناءً (تفعیل) تعنیۃً تکلیف پہنچانا (مفاعلہ) معاناۃً مشقت برداشت کرنا، حفاظت کرنا، مداراۃ کرنا۔

لَيْسَ السِّرُّ فِيْ فَضْلِ هٰذِهِ الْكِتَابَاتِ الْعِلْمِيَّةِ وَالدِّيْنِيَّةِ وَتَأْثِيْرِهَا وَقُوَّتِهَا وَجَمَالِهَا هُوَ التَّحَرُّزُ مِنَ السَّجْعِ وَالْبَدِيْعِ وَتَرَسُّلِهَا فَحَسْبُ، بَلِ السَّبَبُ الْأَكْبَرُ هُوَ أَنَّ هٰذِهِ الْكِتَابَاتِ قَدْ كُتِبَتْ عَنْ عَقِيْدَةٍ وَعَاطِفَةٍ وَعَنْ فِكْرَةٍ وَاقْتِنَاعٍ وَعَنْ حَمَاسَةٍ وَعَزْمٍ. أَمَّا الْكِتَابَاتُ الْأَدَبِيَّةُ فَقَدْ كَانَ غَالِبُهَا يُكْتَبُ بِالْإِقْتِرَاحِ مِنْ مَلِكٍ أَوْ وَزِيْرٍ أَوْ صَدِيْقٍ أَوْ لِإِرْضَاءِ شَهْوَةِ الْأَدَبِ أَوْ تَحْقِيْقِ رَغْبَةِ الْمُجْتَمَعِ أَوْ حُبًّا لِلظُّهُوْرِ وَالتَّفَوُّقِ، وَهٰذِهِ كُلُّهَا دَوَافِعُ سَطْحِيَّةٌ لَا تَمْنَحُ الْكِتَابَةَ الْقُوَّةَ وَالرُّوْحَ وَلَا تُسْبِغُ عَلَيْهَا لِبَاسَ الْبَقَاءِ وَالْخُلُوْدِ وَلَا تُعْطِيْهَا التَّأْثِيْرَ فِي النُّفُوْسِ وَالْقُلُوْبِ، وَالْفَرْقُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْكِتَابَاتِ الْمُنْبَعِثَةِ مِنَ الْقَلْبِ وَالْعَقِيْدَةِ كَالْفَرْقِ بَيْنَ الصُّوْرَةِ وَالْإِنْسَانِ وَكَالْفَرْقِ بَيْنَ النَّائِحَةِ وَالثَّكْلٰى.

ان علمی اور دینی کتابوں کی فضیلت، تاثیر، قوت اور جمال کا راز صرف ان کا سجع و بداعت اور ترسل کے ساتھ تحریر ہونا ہی نہیں ہے بلکہ سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ یہ کتابیں ایک عقیدے، جذبے، نظریے، اطمینان، غیرت اور عزم کے ساتھ لکھی گئی ہیں، رہی ادبی کتابیں تو وہ عام طور پر کسی بادشاہ، وزیر یا کسی ساتھی کی فرمائش پر یا ادب کی شہوت کو راضی کرنے یا عوام کی چاہت کی تحقیق یا خود ظاہر ہونے اور چھا جانے کی محبت کی وجہ سے لکھی جاتی ہیں، یہ سب سطحی تخیلیں ہیں جو کتاب کو قوت اور روح عطا نہیں کرتیں ہمیشگی اور بقاء کا جامہ نہیں پہناتیں، دلوں اور نفوس میں تاثیر نہیں بخشتیں۔ ان کتابوں میں اور ان کتابوں میں جو دل اور عقیدے سے پروان چڑھتی ہیں ایسا فرق ہے جیسا کہ انسان اور تصویر میں، نوحہ کرنیوالی اور اپنے بچے کی گمشدگی پر رونے والی عورت میں فرق ہے۔

اقتناع: قنع (افتعال) اقتناعًا راضی ہونا، اپنے مقام پر واپس آنا (ف، س) قنعًا اپنے مقام پر واپس آنا، دوپٹہ اوڑھنا (تفعیل) تقنیعًا راضی کرنا (إفعال) إقناعًا بلند کرنا

besturdubooks.wordpress.com

(تفعّل) تقنعًا بتکلف قناعت کرنا۔ **الاقتراح**: قرح (افتعال) اقتراحًا بصلہ [علی] خواہش کرنا (ف) قرحًا (تفعیل) تقریحًا زخمی کرنا (ف) قُرُوحًا، قراحًا (س) قرحًا پانچ سال کا ہونا (ف) قُرُوحًا، قراحًا حمل ظاہر ہونا (تفعّل) تقرحًا تیاری کرنا۔ **دوافع**: جھیلیں، نشیبی مقامات جہاں سیلاب کا پانی جمع ہو جائے۔ **لاتمنح**: منح (ف،ض) منحًا عطا کرنا (مفاعلہ) ممانحۃ لگاتار عطیہ دینا (افتعال) امتناحًا عطیہ لینا (تفعّل) تمنحًا دوسرے کو کھلانا۔ **لاتسبغ**: سبغ (إفعال) إسباغًا پہننا، لمبا و کشادہ کرنا (ن) سُبُوْغًا وسیع و فراخ ہونا، مائل ہونا۔ **النائحة**: نوحہ کرنے والی [جمع] النائحات، نوائح، نُوَّح، نُوُّح۔ نوح (ن) نَوْحًا، نُوَاحًا، نِيَاحًا مردہ پر واویلا کرنا، کوکو کرنا (مفاعلہ) مناوحۃ مقابلہ کرنا (تفعّل) تنوحًا جھولنا (تفاعل) تناوحًا باہم مقابل ہونا، تیز چلنا (استفعال) استناحۃ نوحہ کرنا، رو کر دوسرے کو رلانا۔ **الثكلى**: (مونث) بچہ گم کرنیوالی عورت [جمع] ثَوَاكِل، ثَكَالَى۔ ثكل (س) ثكلًا گم کرنا (إفعال) إثكالًا گم کرا دینا، سامنے مرجانا۔

وَيُذَكِّرُنِيْ هٰذَا قِصَّةً رَوَيْنَا فِي الصِّبَا وَهُوَ أَنَّ كَلْبًا قَالَ لِغَزَالٍ: مَالِيْ لَا أَلْحَقُكَ وَأَنَا مَنْ تَعْرِفُ فِي الْعَدْوِ وَالْقُوَّةِ؟ قَالَ لِأَنَّكَ تَعْدُوْ لِسَيِّدِكَ وَأَنَا أَعْدُوْ لِنَفْسِيْ وَقَدْ كَانَ هٰؤُلَاءِ الْكُتَّابُ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ مَلَكَتْهُمْ فِكْرَةٌ أَوْ عَقِيْدَةٌ أَوْ يَكْتُبُوْنَ لِأَنْفُسِهِمْ يَكْتُبُوْنَ إِجَابَةً لِنِدَاءِ ضَمِيْرِهِمْ وَعَقِيْدَتِهِمْ مُنْدَفِعِيْنَ مُنْبَعِثِيْنَ فَتَشْتَعِلُ مَوَاهِبُهُمْ وَيَفِيْضُ خَاطِرُهُمْ وَيَتَحَرَّقُ قَلْبُهُمْ فَتَنْثَالُ عَلَيْهِمُ الْمَعَانِيْ وَتُطَاوِعُهُمُ الْأَلْفَاظُ وَتُؤَثِّرُ كِتَابَتُهُمْ فِيْ نُفُوْسِ قُرَّائِهَا لِأَنَّهَا خَرَجَتْ مِنْ قَلْبٍ فَلَا تَسْتَقِرُّ إِلَّا فِيْ قَلْبٍ.

بچپن میں سنی ہوئی یہ حکایت بھی مجھے یہی یاد دلاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک کتے نے ہرن سے کہا میں تم تک نہیں پہنچ سکتا حالانکہ تم میری دوڑ اور قوت سے واقف ہو؟ ہرن نے جواب دیا اسلئے کہ تم اپنے آقا کے لئے دوڑتے ہو اور میں اپنے آپ کے لئے دوڑتا ہوں۔ یہ مومنین کاتبین جن پر نظریے یا عقیدے یا اپنے جی کے لئے لکھنے کی بادشاہت تھی جب وہ اپنے ضمیر اور عقیدے کی آواز پر ہمہ تن مصروف ہو کر تیز روی سے لکھتے تو ان کے مواھب مشتعل ہو جاتے، ان کے دل بہہ جاتے اور جل جاتے، معانی کی ان پر آمد ہوتی اور الفاظ ان کے تابع ہو جاتے تھے، ان کا لکھنا انکے قارئین کے دلوں پر اثر کرتا تھا اس لئے کہ جب وہ دل سے نکلتا تھا تو صرف دل ہی میں قرار پکڑتا تھا۔

besturdubooks.wordpress.com

الصبا: صبو (ن) صَبْوًا / صُبُوًّا / صَبَاءً بچپنے کی طرف مائل ہونا، بچوں کی سی خصلت اختیار کرنا (إفعال) إصباءً بچے والا ہونا، شوق میں ڈال دینا (س) صَبَاءً (استفعال) استصباءً بچوں جیسا کام کرنا (تفعّل) تصبّیًا کھیل کود کی طرف مائل ہونا۔ العدو: عدو (ن) عَدْوًا / عَدَوَانًا دوڑنا، تجاوز کرنا (س) عَدًا بغض رکھنا (تفعیل) تعدیۃً بصلہ [عن] چھوڑ دینا (مفاعلہ) معاداۃً جھگڑا کرنا، دور کرنا، دشمن ہونا (إفعال) إعداءً دوڑنے کے لئے اکسانا، مدد کرنا، عادی بنانا (تفعّل) تعدیًا تجاوز کرنا، متعدی ہونا۔ مواهب: [مفرد] موهبۃٌ عطیہ، ھبہ کی ہوئی چیز۔ فتمثال: ثول (انفعال) انثیالًا گرنا، ٹوٹ پڑنا (ن، س) ثَوَلًا دیوانا ہونا، بے وقوف ہونا (تفعّل) تثوّلًا اکٹھا ہونا، برا بھلا کہنے اور مارنے پیٹنے لگنا۔

أَمَّا هٰؤُلَاءِ الْمُتَصَنِّعُوْنَ فَإِنَّهُمْ فِيْ كِتَابَاتِهِمُ الْأَدَبِيَّةِ أَشْبَهُ بِالْمُمَثِّلِيْنَ قَدْ يُمَثِّلُوْنَ الْمُلُوْكَ فَيَتَصَنَّعُوْنَ أُبَّهَةَ الْمُلْكِ وَمَظَاهِرَهُ، وَقَدْ يُمَثِّلُوْنَ الصُّعْلُوْكَ فَيُظَاهِرُوْنَ بِالْفَقْرِ وَقَدْ يُمَثِّلُوْنَ السَّعِيْدَ وَقَدْ يُمَثِّلُوْنَ الشَّقِيَّ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَذُوْقُوْا لَذَّةَ السَّعَادَةِ أَوْ يُكْتَوُوْا بِنَارِ الشَّقَاءِ. وَقَدْ يُعَزُّوْنَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُشَارِكُوا الْمَفْجُوْعَ فِيْ أَحْزَانِهٖ وَقَدْ يُهَنِّئُوْنَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُشَارِكُوا السَّعِيْدَ فِيْ أَفْرَاحِهٖ.

رہے یہ مصنوعی کاتبین تو یہ اپنی ادبی کتابوں میں ممثلین کے مشابہ زیادہ ہوتے ہیں، کبھی بادشاہوں کی مثال دیتے ہیں تو مصنوعی طور پر بادشاہ کا مظہر اور اس کی نخوت (تکبر) ظاہر کرتے ہیں، کبھی فقیروں کی مثال دیتے ہیں تو فقیر بن کر ظاہر ہوتے ہیں اور کبھی خوش بخت اور بد بخت کی مثال دیتے ہیں بغیر اسکے کہ نیک بختی کی لذت کو چکھیں یا بد بختی کی آگ سے داغے جائیں اور کبھی غمگین کے غم میں شریک ہوئے بغیر تعزیت کرتے ہیں اور کبھی نیک بخت کی خوشیوں میں شریک ہوئے بغیر اسکو مبارک باد دیتے ہیں۔

أبهة: نخوت، بڑائی، تکبر۔ أبه (تفعّل) تأبّھًا بصلہ [علی] تکبر کرنا، بڑا بننا (تفعیل) تأبیھًا خبردار کرنا، سمجھانا (ف) أبْھًا تاڑ جانا۔ الصعلوك: فقیر محتاج، کمزور [جمع] صعالیک۔ صعلک (فعلل) صعلکۃً محتاج بنانا، دبلا کرنا (تفعلل) تصعلکًا فقیر و محتاج ہونا۔ يكتووا: کوی (افتعال) اکتواءً داغ لگنا (ض) کَیًّا لوہے وغیرہ سے داغ دینا، ڈنک مارنا (إفعال) إکواءً زبان سے تکلیف پہنچانا (مفاعلہ) مکاواۃً باہم گالی گلوچ دینا۔ المفجوع: فجع (ف) فَجْعًا (تفعیل) تفجیعًا دردمند کرنا، مصیبت زدہ بنانا (إفعال) إفجاعًا مصیبت زدہ کرنا (تفعّل) تفجّعًا دردمند ہونا۔ يهنئون: ھنأ (تفعیل) تھنیئًا تھنئۃً مبارکباد

besturdubooks.wordpress.com

دینا (س) هَنَأَ خوش ہونا، لطف اُٹھانا (تفعّل) تهنؤا (ض، س، ن) هَنَأَ، هُنأ، هَنَأَ خوشگوار ہونا۔ هَنَأَةٌ بغیر رنج ومشقت کے حاصل ہونا (ف) هَنَأَ تیار کرنا (إفعال) إهناء دینا۔

بِالْعَكْسِ مِنْ ذٰلِكَ اِقْرَأْ كِتَابَاتِ الْغَزَالِيِّ فِي (الْإِحْيَاءِ) وَفِي (الْمُنْقِذِ مِنَ الضَّلَالِ) وَاقْرَأْ خُطَبَ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيْلِيِّ ؒ مَا صَحَّ مِنْهَا، وَاقْرَأْ مَا كَتَبَهُ الْقَاضِيْ ابْنُ شَدَّادٍ عَنْ صَلَاحِ الدِّيْنِ، وَاقْرَأْ مَا كَتَبَهُ شَيْخُ الْإِسْلَامِ ابْنُ تَيْمِيَّةَ وَ تِلْمِيْذُهُ الْحَافِظُ ابْنُ قَيِّمِ الْجَوْزِيَّةِ فِيْ كُتُبِهِمَا تَرَ مِثَالًا رَائِعًا لِلْكِتَابَةِ الْأَدَبِيَّةِ الْعَالِيَةِ يَتَدَفَّقُ قُوَّةً وَحَيَاةً وَتَأْثِيْرًا، وَذٰلِكَ هُوَ الْأَدَبُ الْحَيُّ الْخَلِيْقُ بِالْبَقَاءِ وَلَا سَبَبَ لِذٰلِكَ إِلَّا أَنَّهُ كُتِبَ عَنْ عَقِيْدَةٍ وَعَاطِفَةٍ.

اس کے برعکس آپ امام غزالی رحمہ اللہ کی ''الاحیا'' اور ''المنقذ من الضلال''، عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کے صحیح خطبات، قاضی ابن شداد کا دین کی اصلاح کے بارے میں لکھا ہوا، شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ اور ان کے شاگرد رشید حافظ ابن قیم الجوزیؒ نے اپنی کتابوں میں جو کچھ لکھا ہے اس کا مطالعہ کریں تو اونچی ادبی کتابت کی انوکھی مثالیں دیکھیں گے، جس سے قوت، حیات، اور تاثیر پھوٹتی ہے اور یہی زندہ ادب ہے جو کہ باقی رہنے کے قابل ہے اور اس کا سبب صرف وہی ہے کہ یہ عقیدے اور جذبے سے لکھا گیا ہے۔

وَهُنَالِكَ شَيْءٌ آخَرُ وَهُوَ أَنَّ الْإِيْمَانَ وَصَفَاءَ النَّفْسِ وَالْإِشْتِغَالَ بِاللّٰهِ وَالْعُزُوْفَ عَنِ الشَّهَوَاتِ يَمْنَحُ صَاحِبَهُ صَفَاءَ حِسٍّ وَلَطَافَةَ نَفْسٍ وَعُذُوْبَةَ رُوْحٍ وَنُفُوْذًا إِلَى الْمَعَانِي الدَّقِيْقَةِ وَاقْتِدَارًا عَلَى التَّعْبِيْرِ الْبَلِيْغِ فَتَأْتِيْ كِتَابَتُهُ كَأَنَّهَا قِطْعَةٌ مِنْ نَفْسِ صَاحِبِهَا وَصُوْرَةٌ لِرُوْحِهِ خَفِيْفَةً عَلَى النَّفْسِ مُشْرِقَةَ الدِّيْبَاجَةِ لَطِيْفَةَ السَّبْكِ بَارِعَةً فِي التَّصْوِيْرِ لِذٰلِكَ كَانَ مِنَ الْأَدَبِ الصُّوْفِيِّ وَفِيْ كَلَامِ الصَّالِحِيْنَ الْعَارِفِيْنَ قِطَعٌ أَدَبِيَّةٌ خَالِدَةٌ لَمْ تَفْقِدْ جَمَالَهَا وَقُوَّتَهَا عَلٰى مَرِّ الْعُصُوْرِ وَالْأَجْيَالِ، وَتَرٰى مِنْ ذٰلِكَ نَمَاذِجَ فِيْ كَلَامِ السَّادَةِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ وَابْنِ السَّمَّاكِ وَالْفُضَيْلِ بْنِ عِيَاضٍ وَابْنِ عَرَبِيٍّ الطَّائِيِّ تُعَدُّ مِنْ مَحَاسِنِ الْعَرَبِيَّةِ، وَاقْرَأْ عَلٰى سَبِيْلِ الْمِثَالِ الْحِوَارَ الَّذِيْ دَارَ بَيْنَ ابْنِ عَرَبِيٍّ وَنَفْسِهِ وَسَجَّلَهُ فِيْ كِتَابِهِ (رِسَالَةُ رُوْحِ الْقُدُسِ).

یہاں ایک چیز اور ہے وہ یہ کہ ایمان اور خالص نفس، اشتغال باللہ اور شہوات سے
۵ کنارہ کشی اپنے صاحب کو حس کی صفائی، نفس کی لطافت، روح کی مٹھاس، دقیق معانی کی

besturdubooks.wordpress.com

طرف نفوذ اور بلیغ تعبیر پر قدرت بخشتا ہے تو اس سے ایسی کتابت صادر ہوتی ہے گویا کہ وہ لکھنے والے کے نفس کا ٹکڑا ہے اور اس کی روح کی تصویر ہے۔ وہ تحریر نفس پر خفیف، چمکتے چہرے والی، باریک پھیلنے والی اور تصویر میں باکمال ہوتی ہے اسی وجہ سے صوفی ادب میں، عارفین اور صالحین کے کلام میں ایسے ادبی قطعے ہیں جو ہمیشہ رہنے والے ہیں اور انہوں نے زمانوں اور نسلوں کے گزرنے کے باوجود اپنی قوت اور جمال کو گم نہیں کیا، اس کی مثالیں آپ دیکھ سکتے ہیں مثلاً: حسن بصریؒ، ابن سماکؒ، فضیل بن عیاضؒ اور ابن عربی الطائیؒ کے کلام میں جو کہ عربیت کے محاسن میں شمار کیے جاتے ہیں مثال کے طور پر آپ وہ مکالمہ پڑھیں جو کہ ابن عربی نے اپنے نفس سے کیا اور اس کو اپنی کتاب ''رسالۃ روح القدس'' میں لکھا ہے۔

العزوف: عزف (ن،ض) عزفا، عزوفا بے رغبتی کرنا، ملول کرنا، منع کرنا (تفعیل) تعزیفا آواز دینا (إفعال) إعزافا ہوا کی سرسراہٹ سننا (تفاعل) تعازفا ایک دوسرے کی ہجو کرنا، آپس میں فخر کرنا۔ السبک: سبک (ن،ض) سبکا (تفعیل) تسبیکا پگھلا کر سانچہ میں ڈالنا، مہذب بنانا (انفعال) انسباکا پگھلنا، ڈھلنا۔ بارعة: برع (ن،س،ک) براعۃ، بروعا علم یا فضیلت یا جمال میں کامل ہونا، چڑھنا (تفعّل) تبرعا صدقہ کرنا، تبرع کرنا۔ الأجیال: [مفرد] الجیل۔ ایک زمانہ کے لوگ، قوم، صدی، دیگر جمع جیلان بھی آتی ہے۔ الحوار: حور (مفاعلہ) محاورۃ وحوارا گفتگو کرنا، جواب دینا (ن) حورا، محارۃ واپس ہونا، متحیر ہونا (إفعال) إحارۃ جواب دینا (تفاعل) تحاورا ایک دوسرے سے گفتگو کرنا۔ سجل: سجل (تفعیل) تسجیلا ضبط تحریر کرنا، لکھنا (ن) سجلا پھینکنا، گرانا (مفاعلہ) مساجلۃ کسی سے مقابلہ کرنا۔

إِنَّ هٰذِهِ الْقِطَعَ الْأَدَبِيَّةَ الدَّافِقَةَ بِالْحَيَاةِ وَ الْقُوَّةِ وَالْجَمَالِ كَثِيْرَةٌ غَيْرُ قَلِيْلَةٍ فِي الْمَكْتَبَةِ الْعَرَبِيَّةِ إِذَا جُمِعَتْ تَكَوَّنَتْ مِنْهَا مَكْتَبَةٌ لٰكِنَّهَا مَنْثُوْرَةٌ مُبَعْثَرَةٌ فِيْ هٰذِهِ الْمَكْتَبَةِ مَطْوِيَّةٌ مَغْمُوْرَةٌ فِيْ أَوْرَاقِ كُتُبٍ وَمُؤَلَّفَاتٍ لَا تَجِدُ فِيْ رُكْنِ الْأَدَبِ وَالْإِنْشَاءِ فِيْ مَكْتَبَاتِنَا الْعَرَبِيَّةِ وَلَا يَذْكُرُهَا الْمُؤَرِّخُوْنَ لِلْأَدَبِ فِيْ كُتُبِهِمْ هٰذِهِ الْقِطَعُ أَصْدَقُ تَمْثِيْلًا لِّلُغَةِ الْعَرَبِيَّةِ وَأَدَبِهَا الرَّفِيْعِ وَمَحَاسِنِهٖ مِنْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْكُتُبِ الْمُخْتَصَّةِ بِالْأَدَبِ وَمِنْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْمَجَامِيْعِ وَالرَّسَائِلِ وَالْمَقَامَاتِ وَ الْمَقَالَاتِ الْأَدَبِيَّةِ الَّتِيْ تُعْتَبَرُ أَسَاسَ الْأَدَبِ وَزَهْوَ الْعَرَبِيَّةِ وَمَحْصُوْلَ الْعُقُوْلِ .

بلاشبہ یہ ادبی قطعے جو زندگی، قوت اور جمال کو بہاتے ہیں عربی مکتبوں میں کم نہیں

besturdubooks.wordpress.com

ہیں اگر جمع کئے جائیں تو پورا ایک مکتبہ بن جائے لیکن وہ منتشر ہیں اور ان مکتبوں میں بکھرے ہوئے ہیں، کتابوں اور مؤلفات کے اوراق لپیٹے ہوئے اور ڈھانپے ہوئے ہیں جس کو آپ ہمارے عربی مکاتب کے ادب اور انشاء کے رکن میں نہیں پائیں گے اور ادب کے مؤرخین ان کو اپنی کتابوں میں ذکر نہیں کرتے، یہی قطعے عربی لغت، اس کے بلند ادب اور محاسن کی، ادب کی ان کثیر کتابوں کے مقابلے میں جو ادب کے ساتھ مختص سمجھی جاتی ہیں اور ان بہت سارے مجموعوں، خطوط، مقامات اور عربی مقالات کے مقابلے میں جو کہ ادب کی بنیاد، عربی کی بہار اور عقلوں کا محصول سمجھے جاتے ہیں، سچی مثالیں ہیں۔

__مبعثرۃ__: بعثر (فعلل) بعثرۃ بکھیرنا، الٹنا پلٹنا (تفعلل) تبعثر الٹا پلٹا جانا۔
__مغمورۃ__: غمر (ن) غمرا بلند ہو کر ڈھانپ لینا، احسانات کی بارش کرنا (س) غمرا چکناہٹ کی بو آنا، واغدار ہونا (ک) غمارۃ، غمورۃ اردگرد کو ڈھانپ لینا (افعال) إغمار اڈھانپنا (انفعال) انغمار اڈوبنا (مفاعلہ) مغامرۃ اپنے آپکو مصائب میں دھکیلنا۔ __زھو__: تروتازہ، فخر، ظلم۔ زھو (ن) زھوا، زھوا چمکنا، بڑھنا، تکبر کرنا (ن) زھوا حقیر جاننا، لہلہانا (إفعال) إزھاءا تکبر کرنا (تفعیل) تزھیۃ رنگ پکڑنا (افتعال) ازدھاءا مغرور بنانا، حقارت سے دیکھنا۔

وَهٰذِهِ الْقِطَعُ هِيَ الَّتِيْ تَخْدِمُ اللُّغَةَ وَالْأَدَبَ أَكْثَرَ مِمَّا تَخْدِمُهَا كُتُبُ اللُّغَةِ وَالْأَدَبِ، وَهِيَ الَّتِيْ تَفْتِقُ الْقَرِيْحَةَ وَتُنَشِّطُ الذِّهْنَ وَتُقَوِّى الذَّوْقَ السَّلِيْمَ وَتُعَلِّمُ الْكِتَابَةَ الْحَقِيْقِيَّةَ. إِنَّ هٰذِهِ الْقِطَعَ وَالنُّصُوْصَ مَنْثُوْرَةٌ كَمَا قُلْتُ فِيْ كُتُبِ الْحَدِيْثِ وَالسِّيْرَةِ وَالتَّارِيْخِ وَكُتُبِ الطَّبَقَاتِ وَالتَّرَاجِمِ وَالرِّحْلَاتِ وَفِي الْكُتُبِ الَّتِيْ أُلِّفَتْ فِي الْإِصْلَاحِ وَالدِّيْنِ وَالْأَخْلَاقِ وَالْإِجْتِمَاعِ، وَفِيْ بُحُوْثٍ عِلْمِيَّةٍ وَدِيْنِيَّةٍ، وَفِيْ كُتُبِ الْوَعْظِ وَالتَّصَوُّفِ وَفِي الْكُتُبِ الَّتِيْ سَجَّلَ فِيْهَا الْمُؤَلِّفُوْنَ خَوَاطِرَهُمْ وَتَجَارِبَ حَيَاتِهِمْ وَمُلَاحَظَاتِهِمْ وَانْطِبَاعَاتِهِمْ وَرَوَوْا فِيْهَا قِصَّةَ حَيَاتِهِمْ.

یہی وہ قطعات ہیں جو کہ لغت اور ادب کی کتابوں سے زیادہ لغت اور ادب کی خدمت کرتے ہیں، یہی وہ قطعات ہیں جو کہ طبیعت کو کھولتے ہیں، ذھن کو نشاط فراہم کرتے ہیں، ذوق سلیم کو قوت بخشتے ہیں اور حقیقی کتابت سکھلاتے ہیں جیسا کہ میں نے ابھی بتلایا کہ یہ قطعات اور نصوص حدیث، سیرت، تاریخ، طبقات، تراجم، اسفار اور ان کتابوں میں جو اصلاح، دین، اخلاق اور اجتماع علمی اور دینی مباحثوں میں تالیف کی گئیں، وعظ وتصوف اور ان

besturdubooks.wordpress.com

کتب میں جن میں مصنفین نے اپنے خیالات، زندگی کے تجربات، اپنے ملاحظات اور انطباعات قلم بند کیے ہیں اور جن میں اپنی داستان حیات قلم بند کی ہے، بکھرے پڑے ہیں۔

تسفتق: فتق (ن،ض) فتقا (تفعیل) تفتیقا پھاڑنا، ادھیڑنا (س) فتقا سرسبز ہونا (تفعّل) تفتقا (انفعال) انفتاقا پھٹنا، موٹا ہونا۔ القریحة: [جمع] قرائح طبیعت، ہر چیز کا اول، کنویں کا پہلا پانی، ملکہ راسخہ۔ بقیہ تفصیل صفحہ ۶۳ پر ہے۔ انطباعاتھم: طبع (انفعال) انطباعا ڈھلنا، بھر جانا (س) طبعا میلا کچیلا ہونا، عیب دار ہونا (تفعیل) تطبیعا بھر دینا، گندا کرنا (تفعّل) تطبعا بھر جانا، ڈھلنا۔

هٰذِهٖ ثَرْوَةٌ أَدَبِيَّةٌ زَاخِرَةٌ تَكَادُ تَكُوْنُ ضَائِعَةً، وَقَدْ جَنٰى هٰذَا الْإِهْمَالُ عَلَى اللُّغَةِ وَالْأَدَبِ وَعَلَى الْكِتَابَةِ وَالْإِنْشَاءِ وَعَلَى التَّأْلِيْفِ وَالتَّصْنِيْفِ وَعَلَى التَّفْكِيْرِ، فَقَدْ حَرَمَهٗ مَادَّةً غَزِيْرَةً مِنَ التَّعْبِيْرِ وَبَاعِثًا قَوِيًّا لِلتَّفْكِيْرِ.

یہ چھلکنے والی ادبی ثروت قریب تھا کہ ضائع ہو جاتی اور اس سستی نے لغت، ادب، کتابت، انشاء، تالیف، تصنیف اور تفکیر پر جرم کا ارتکاب کیا اور اس کو تعبیر کے قوی مادے سے اور تفکیر کے قوی باعث سے محروم کر دیا۔

الإهمال: ھمل (إفعال) إھمالا، قصدا یا بھولے سے چھوڑ دینا [امرہ] کام کو غیر محکم چھوڑ دینا، یہ سستی کی وجہ سے ہوتا ہے اسلئے یہاں پر لازمی معنی مراد لیا گیا ہے (ن، ض) ھملا، ھمولا بہانا، برسانا، آزاد پھرنا۔ غزیرة: ہر چیز کا بہت سارا حصہ [جمع] غزار۔ غزر (ک) غزرا، غزارۃ شے کا کثیر ہونا (تفعّل) تغزّز زیادہ گوشت والا اور موٹا ہونا۔

مُخْطِئٌ مَنْ يَظُنُّ أَنَّ الْمَكْتَبَةَ الْعَرَبِيَّةَ قَدِ اسْتُنْفِدَتْ وَعُصِرَتْ إِلٰى آخِرِ قَطَرَاتِهَا، إِنَّهَا لَا تَزَالُ مَجْهُوْلَةً تَحْتَاجُ إِلَى اكْتِشَافَاتٍ وَمُغَامَرَاتٍ، إِنَّهَا لَا تَزَالُ بِكْرًا جَدِيْدَةً تُعْطِي الْجَدِيْدَ وَتُفْجَأُ بِالْغَرِيْبِ الْمَجْهُوْلِ، إِنَّهَا لَا تَزَالُ فِيْهَا ثَرْوَةٌ دَفِيْنَةٌ تَنْتَظِرُ مَنْ يَحْفِرُهَا وَيُثِيْرُهَا.

بلاشبہ وہ شخص غلط فہمی میں ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ مکتبہ عربیہ ختم ہو گئی اور اپنے آخری قطرے تک نچوڑ لی گئی کیونکہ وہ تو بلاشبہ ابھی تک مجہول ہے، کھولنے اور جان کی بازی لگانے کی طرف محتاج ہے، وہ ابھی تک نئی اور باکرہ ہے، نئی چیزیں دیتی ہے اور اچانک اجنبی اور مجہول چیز لاتی ہے اس میں ابھی تک ثروت مدفون ہے اور اسکی منتظر ہے جو اس کو کھودے اور پھیلائے۔

استنفدت: نفد (استفعال) استنفادا (افتعال) انتفادا نیست و نابود کرنا، پورا

besturdubooks.wordpress.com

بدلہ لینا (س) نَفِدَ ، نَفَاذًا نیست ونابود ہونا (ن) نَفَذَ آگے بڑھ جانا (اِفعال) اِنفاذًا بے مال وبے توشہ ہونا، نیست ونابود کرنا۔ تَفجَأ: فَجَأَ (ف،س) فَجْأً، فَجْأَةً (مفاعلہ) مفاجأۃً (افتعال) افتجاءً اچانک آجانا، جلدی کرنا۔

إِنَّ مَكْتَبَةَ الْأَدَبِ الْعَرَبِيِّ فِيْ حَاجَةٍ شَدِيْدَةٍ إِلَى اسْتِعْرَاضٍ جَدِيْدٍ وَإِلَى دِرَاسَةٍ جَدِيْدَةٍ وَإِلَى عَرْضٍ جَدِيْدٍ. وَلٰكِنَّ هٰذِهِ الدِّرَاسَةَ وَهٰذَا الْاِسْتِعْرَاضَ يَحْتَاجَانِ إِلَى شَيْئٍ كَبِيْرٍ مِّنَ الشَّجَاعَةِ وَإِلَى شَيْئٍ كَبِيْرٍ مِنَ الصَّبْرِ وَالْاِحْتِمَالِ وَإِلَى شَيْئٍ كَبِيْرٍ مِنْ رَحَابَةِ الصَّدْرِ وَسَعَةِ النَّظَرِ فَالَّذِيْ يَخُوْضُ فِيْهَا لِيَخْرُجَ عَلَى الْعَالَمِ بِتُحَفٍ أَدَبِيَّةٍ جَدِيْدَةٍ وَذَخَائِرَ عَرَبِيَّةٍ جَدِيْدَةٍ، يَنْبَغِيْ أَنْ لَّا يَكُوْنَ ضَيِّقَ التَّفْكِيْرِ، جَامِدًا مُتَعَصِّبًا فِيْ فَهْمِهِ لِلْأَدَبِ، مُتَعَصِّبًا لِبَلَدٍ أَوْ لِطَبَقَةٍ أَوْ لِعَصْرٍ تَهُوْلُهُ ضَخَامَةُ الْعَمَلِ، وَاتِّسَاعُ الْمَكْتَبَةِ الْعَرَبِيَّةِ، أَوْ يُوْحِشُهُ عُنْوَانٌ دِيْنِيٌّ أَوْ يَمْنَعُهُ، مِنَ الْاِخْتِيَارِ وَالدِّرَاسَةِ، اِسْمٌ قَدِيْمٌ لَا صِلَةَ لَهُ بِالْأَدَبِ وَالْأُدَبَاءِ، يَجِبُ أَنْ يَّكُوْنَ حُرَّ التَّفْكِيْرِ، وَاسِعَ الْأُفُقِ بَعِيْدَ النَّظَرِ مُتَطَلِّعًا إِلَى الدِّرَاسَةِ وَالتَّجْرِبَةِ وَاسِعَ الْاِطِّلَاعِ عَلَى الْكُنُوْزِ الْقَدِيْمَةِ يَفْهَمُ الْأَدَبَ فِيْ أَوْسَعِ مَعَانِيْهِ وَيَعْتَقِدُ أَنَّهُ تَعْبِيْرٌ عَنِ الْحَيَاةِ وَعَنِ الشُّعُوْرِ وَالْوِجْدَانِ فِيْ أُسْلُوْبٍ مُفْهِمٍ مُؤَثِّرٍ لَا غَيْرُ.

بلاشبہ ادب عربی کا مکتبہ جدید نظر ثانی، نئے طرز پر پڑھانے اور نئی پیش کش کا شدید محتاج ہے لیکن یہ پڑھانا اور نظر ثانی کرنا بہت بڑی شجاعت، بہت بڑے صبر و برداشت اور سینے کی بہت بڑی کشادگی اور نظر کی بہت بڑی وسعت کا محتاج ہے لہٰذا جو شخص اس میں گھسنا چاہتا ہے تاکہ دنیا کے لئے نئے ادبی تحفے اور نئے عربی ذخیرے نکالے تو اس کیلئے ضروری ہے کہ اس میں تنگ فکری اور جمود نہ ہو، ادب کے سمجھنے میں متعصب نہ ہو، کسی شہر، کسی طبقے یا کسی زمانے کے اعتبار سے متعصب نہ ہو، کام کی بڑائی اور عربی مکتبے کی وسعت اسے پریشان نہ کردے، یا کوئی دینی عنوان اسکو وحشت میں نہ ڈالے یا کوئی قدیم نام جس کا ادب اور ادباء سے ادنیٰ سا بھی تعلق نہ ہو اس کو اختیار کرنے اور پڑھانے سے نہ روکے بلکہ ضروری ہے کہ وہ آزادانہ سوچ، وسیع افق والا، دور اندیش ہو، پڑھانے اور تجربے میں نکلا ہوا ہو (تجربہ کار ہو) پرانے خزانوں کے بارے میں وسیع مطالعہ رکھنے والا ہو، ادب کو اس کے وسیع معنی کے ساتھ سمجھنے والا ہو اور یہ اعتقاد رکھنے والا ہو کہ صرف سمجھانے والے کے موثر انداز میں ہی یہ زندگی، شعور اور وجدان سے تعبیر ہے، اسکے علاوہ سے نہیں۔

رحابة: رحب (ک) رَحَابَۃً، رُحْبًا (س) رَحْبًا کشادہ ہونا (تفعیل) ترحیبًا کشادہ کرنا، بہتر طریقہ سے استقبال کرنا (اِفعال) اِرحابًا کشادہ ہونا۔ بتحف: [مفرد] تحفۃ ہدیہ، نفیس قیمتی چیز، ہر وہ چیز جو کسی کے سامنے لطف ومہربانی کے طور پر پیش کی جائے۔ تحف (اِفعال) اِتحافًا ھدیہ کرنا، تحفہ دینا۔ تھولہ: ھول (ن) ھَوْلًا خوفزدہ ہونا، مرعوب ہونا، گھبراہٹ میں ڈالنا (تفعیل) تھویلًا گھبراہٹ میں ڈالنا، براد کھانا، مزین ہونا (افتعال) اھتیالًا گھبرانا۔ یوحشہ: وحش (اِفعال) اِیحاشًا وحشت محسوس کرنا، ویران ہونا (ض) وَحْشًا خوف کی وجہ سے کسی شئے کو پھینک دینا (تفعّل) توحشًا وحشی کی مانند ہونا، بھوک کی وجہ سے پیٹ خالی ہونا (استفعال) استیحاشًا وحشت محسوس کرنا۔

إِنِّيْ لَا أَزْدَرِيْ كُتُبَ الْأَدَبِ الْقَدِيْمَةَ، مِنْ رَسَائِلَ وَمَقَامَاتٍ وَغَيْرِهَا، وَلَا أُقَلِّلُ قِيْمَتَهَا اللُّغَوِيَّةَ وَالْفَنِّيَّةَ وَأَعْتَقِدُ أَنَّهَا مَرْحَلَةٌ طَبْعِيَّةٌ فِيْ حَيَاةِ اللُّغَاتِ وَالْآدَابِ، وَلٰكِنِّيْ أَعْتَقِدُ أَنَّهَا لَيْسَتِ الْأَدَبَ كُلَّهُ وَأَنَّهَا لَا تُحْسِنُ تَمْثِيْلَ أَدَبِنَا الْعَالِي الَّذِيْ هُوَ مِنْ أَجْمَلِ آدَابِ الْعَالَمِ وَأَوْسَعِهَا، وَأَنَّهَا جَنَتْ عَلَى الْقَرَائِحِ وَالْمَلَكَاتِ الْكِتَابِيَّةِ، وَالْمَوَاهِبِ وَالطَّاقَاتِ وَعَلٰى صَلَاحِيَّةِ اللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ وَمَنَعَتْ مِنَ التَّوَسُّعِ وَالْاِنْطِلَاقِ فِيْ آفَاقِ الْفِكْرِ وَالتَّعْبِيْرِ وَالتَّحْلِيْقِ فِيْ أَجْوَاءِ الْحَقِيْقَةِ وَالْخَيَالِ، وَتَخَلَّفَتْ بِهٰذِهِ الْأُمَّةِ الْعَظِيْمَةِ ذَاتِ اللُّغَةِ الْعَبْقَرِيَّةِ وَالْأَدَبِ الْغَنِيِّ فَتْرَةً غَيْرَ قَصِيْرَةٍ فَخَيْرٌ لَنَا أَنْ نُعْطِيَهَا حَظَّهَا مِنَ الْعِنَايَةِ وَالدِّرَاسَةِ وَنَضَعَهَا فِيْ مَكَانِهَا الطَّبْعِيِّ فِيْ تَارِيْخِ الْأَدَبِ وَطَبَقَاتِ الْأُدَبَاءِ، وَأَنْ نَنْقُبَ فِي الْمَكْتَبَةِ الْعَرَبِيَّةِ مِنْ جَدِيْدٍ وَنَعْرِضَ عَلٰى نَاشِئَتِنَا وَعَلَى الْجِيْلِ الْجَدِيْدِ نَمَاذِجَ جَدِيْدَةً مِنَ الْكُتُبِ الْقَدِيْمَةِ لِلْأَدَبِ الْعَرَبِيِّ حَتّٰى يَتَذَوَّقَ جَمَالَ هٰذِهِ اللُّغَةِ وَيَنْشَأَ عَلَى الْإِبَانَةِ وَالتَّعْبِيْرِ الْبَلِيْغِ، وَيَتَعَرَّفَ بِهٰذِهِ الْمَكْتَبَةِ الْوَاسِعَةِ وَيَسْتَطِيْعَ أَنْ يُفِيْدَ مِنْهَا

یقینا میں ادب کی پرانی کتابوں میں سے رسائل اور مقامات وغیرہ کی تحقیر نہیں کرتا اور نہ ہی میں انکی لغوی اور فنی قیمت کو گھٹا تا ہوں بلکہ میں عقیدہ رکھتا ہوں کہ یہ لغات اور آداب کی زندگی میں ایک طبعی مرحلہ ہے لیکن میں یہ عقیدہ رکھتا ہوں کہ یہ کتابیں بے شک پورا ادب نہیں ہیں اور ان سے ہمارے اس اونچے ادب کی جو کہ دنیا کے آداب میں سے جمیل تر اور وسیع تر ہے، مثال دینا اچھا نہیں ہے اور ان پرانی کتابوں نے طبائع، کتابی ملکوں، مواھب، طاقتوں اور عربی لغت کی صلاحیت پر جنایت کی ہے، انہوں نے فکر کے آفاق میں توسع اور

besturdubooks.wordpress.com

چلنے سے منع کیا، حقیقت اور خیال کی فضاؤں میں منڈلانے اور تعبیر کرنے سے روکا اور اس کی وجہ سے عظیم امت جو کہ عبقری لغت اور غنی ادب کی حامل تھی ایک طویل زمانے کے لئے پیچھے رہ گئی، ہمیں یہ اختیار دیا گیا کہ ان کو عنایت اور وراست میں سے ان کا حصہ دیں، ادب کی تاریخ اور طبقات ادباء میں سے ان کو ان کے مکان طبعی پر رکھیں اور نئے سرے سے مکتبہ عربیہ میں نقب زنی کریں۔ اپنی نئی پیداوار اور نئی نسل پر عربی ادب کی قدیم کتابوں کی نئی مثالیں پیش کریں تا کہ وہ اس لغت کے جمال وخوبصورتی کو چکھ لے اور بیان کرنے اور بلیغ تعبیر پر نشو ونما پائے، اس وسیع مکتبہ کو پہنچانے اور اس سے فائدہ حاصل کرنے پر قادر ہو۔

لا ازدری: زری (افتعال) ازدراءً حقیر سمجھنا (ض) زُرِیًا، مَزْرِیَۃً (تفعل) تزریۃً عیب لگانا، عتاب کرنا، بدگوئی کرنا۔ جنت: جنی (ض) جِنایۃً گناہ کرنا۔ جَنْیًا، جنی درخت سے توڑنا (مفاعلہ) مجاناۃً نا کردہ گناہ کی نسبت کرنا، چننا۔ التحلیق: حلق (تفعیل) تحلیقًا اڑنے میں چکر لگانا، حلقہ کی مانند بنانا (ض) حَلْقًا مونڈنا (ن) حَلْقًا حلق پر مارنا (س) حَلَقًا حلق کے درد والا ہونا (تفعّل) تحلقًا حلقہ بنا کر بیٹھنا (إفعال) إحلاقًا بھرنا۔ ننقب: نقب (ن) نَقْبًا کھود کرید کرنا، پیوند لگانا (س) نَقَبًا سیر کرنا (ن) نِقابۃً (س) نَقَبًا (ک) نَقابۃً سردار ہونا (تفعیل) تنقیبًا خوب اچھی طرح کھود کرید کرنا (مفاعلہ) مناقبۃً مناقب پر فخر کرنا (تفعّل) تنقبًا تفتیش میں مبالغہ کرنا، نقاب ڈالنا۔ ناشئتنا: نشأ (ف، ک) نشأ، نُشوءًا، نَشاءۃً پرورش کرنا، جوانی کو پہنچنا (إفعال) إنشاءًا پرورش کرنا، نو پید کرنا (تفعیل) تنشئۃً پرورش کرنا (تفعّل) تنشأً جانا (استفعال) استنشاءً حقیقت دریافت کرنا۔

عَلٰی هٰذَا الْأَسَاسِ وَعَلٰی هٰذِهِ الْفِكْرَةِ أَلَّفْنَا كِتَابَنَا (مُخْتَارَاتٌ مِّنْ أَدَبِ الْعَرَبِ) وَهَا هُوَ الْجُزْءُ الْأَوَّلُ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ يَجْمَعُ بَيْنَ الطَّبْعِيِّ وَالْفَنِّيِّ، وَلِكُلٍّ قِيمَةٌ أَدَبِيَّةٌ، وَيَجْمَعُ بَيْنَ الْقَدِيمِ وَالْحَدِيثِ، نَرْجُوْ أَنْ يَقَعَ مِنَ الْأُدَبَاءِ وَالْمُعَلِّمِيْنَ مَوْقِعَ الْإِسْتِحْسَانِ وَالْقُبُوْلِ.

اسی بنیاد اور اسی نظریے پر ہم نے اپنی کتاب "مختارات من ادب العرب" کو تالیف کیا اور یہ اس کتاب کا پہلا حصہ ہے جو طبعی اور فنی کو جمع کرتا ہے، ان دونوں میں سے ہر ایک کی اپنی قیمت ہے، قدیم اور جدید کو جمع کرتا ہے ہمیں امید ہے کہ ادباء اور معلمین اس کو استحسان اور قبول کی جگہ بخشیں گے۔

وَقَدْ عُنِيْتُ بِتَرْجَمَةِ أَصْحَابِ النُّصُوْصِ وَأَشَرْتُ إِلٰی مَكَانَتِهِمْ

besturdubooks.wordpress.com

الْأَدَبِيَّةِ وَمَاتَمْتَازُ بِهِ الْقِطْعَةُ الَّتِي اقْتَبَسْتُ مِنْ كِتَابَاتِهِمُ الْكَثِيرَةِ، وَأَدَبِهِمُ الْجَمِّ، لِيَسْتَعِينَ بِهِ الْمُعَلِّمُونَ فِي تَرْبِيَةِ الذَّوْقِ الْأَدَبِيِّ، وَمَعْرِفَةِ الْفَضْلِ لِأَصْحَابِهِ.

میں نے اصحاب نصوص کے تراجم کا اہتمام کیا ہے، ان کی ادبی منزلت کی طرف اوران چیزوں کی طرف جن کی وجہ سے، یہ ادبی قطعے جن کا میں نے ان کی بہت ساری کتابوں اوران کے بہت سارے ادب سے اقتباس کیا ہے دوسروں سے ممتاز ہوتے ہیں اشارہ کیا ہے تاکہ ادبی ذوق کی تربیت اوران اصحاب اقتباس کے فضائل کی معرفت میں، پڑھانے والے اس سے مدد حاصل کریں۔

<u>الجم:</u> بڑی تعداد۔ جَمَّ (ن،ض) جُمُومًا کثرت سے جمع ہونا، قریب ہونا، آرام پانا (تفعیل) تَجْمِیمًا گنجان ہونا، چوٹی تک بھرنا (إفعال) إِجمامًا قریب ہونا، وقت آنا، جمع ہونے دینا (استفعال) استجماما بکثرت جمع ہونا، بہلانا، اگنا۔

وَشُكْرِي وَاعْتِرَافِي لِأُسْتَاذِنَا الْعَلَّامَةِ السَّيِّدِ سُلَيْمَانَ النَّدْوِيِّ مُعْتَمَدِ دَارِ الْعُلُومِ نَدْوَةِ الْعُلَمَاءِ وَالدُّكْتُورِ السَّيِّدِ عَبْدِ الْعَلِيِّ الْحَسَنِيِّ مُدِيرِ نَدْوَةِ الْعُلَمَاءِ وَالْأُسْتَاذِ مُحَمَّدِ عِمْرَانَ خَانَ النَّدْوِيِّ الْأَزْهَرِيِّ عَمِيدِ دَارِ الْعُلُومِ سَابِقًا الَّذِينَ كَانَ لِتَشْجِيعِهِمْ وَإِتَاحَتِهِمْ لِلْفُرَصِ فَضْلٌ كَبِيرٌ فِي تَالِيفِ هٰذَا الْكِتَابِ، عَامَ ١٣٥٩ھ، وَتَقْرِيرِهِ لِلدِّرَاسَةِ فِي دَارِ الْعُلُومِ نَدْوَةِ الْعُلَمَاءِ، كَمَا كَانَ لِحَضَرَاتِ الْأَسَاتِذَةِ الشَّيْخِ مُحَمَّدٍ حَلِيمِ عَطَا مُدَرِّسِ الْحَدِيثِ الشَّرِيفِ فِي دَارِ الْعُلُومِ، وَالْأُسْتَاذِ الْكَبِيرِ السَّيِّدِ طَلْحَةَ الْحَسَنِيِّ مُعَلِّمِ الْكُلِّيَّةِ الشَّرْقِيَّةِ فِي لَاهُور سَابِقًا، وَالْأُسْتَاذِ مُحَمَّدٍ نَاظِمِ النَّدْوِيِّ أُسْتَاذِ آدَابِ اللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ فِي دَارِ الْعُلُومِ سَابِقًا، وَالْأُسْتَاذِ عَبْدِ السَّلَامِ الْقُدْوَائِيِّ النَّدْوِيِّ أُسْتَاذِ التَّارِيخِ وَالسِّيَاسَةِ فِي دَارِ الْعُلُومِ سَابِقًا، تَوْجِيهَاتٌ وَآرَاءٌ سَدِيدَةٌ وَمُسَاعَدَاتٌ غَالِيَةٌ وَشُكْرِي وَتَقْدِيرِي لِلْأُسْتَاذِ عَبْدِ الْحَفِيظِ الْبَلْيَاوِيِّ، الَّذِي سَاعَدَ الْمُؤَلِّفَ وَتَنَاوَلَ الْكِتَابَ بِشَرْحِ الْغَرِيبِ وَإِيضَاحِ الْغَامِضِ، تُوُفِّيَ إِلَى رَحْمَةِ اللهِ فِي ١٧ مِنْ جُمَادَى الْآخِرَةِ سَنَةَ ١٣٩١ھ الْمُصَادِفِ ١٠ أَغُسْطُسَ ١٩٧١ء وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ أَوَّلًا وَآخِرًا وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ وَخَاتَمِ رُسُلِهِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ.

ابو الحسن علی الحسنی الندوی

میں اعتراف کرتا ہوں اور شکریہ ادا کرتا ہوں اپنے استاذ علامہ سید سلیمان ندوی

besturdubooks.wordpress.com

نگران دارالعلوم ندوۃ العلماء، ڈاکٹر سید ابوالعلی الحسنی مدیر ندوۃ العلماء، استاذ محمد عمران خان ندوی الازھری سابق مدیر دارالعلوم، یہ وہ حضرات ہیں جنکا ۱۳۵۹ھ میں اس کتاب (کو لکھنے) پر جرأت دلانے اور فرصت نکالنے پر تیار کرنے میں اور ندوۃ العلماء میں پڑھانے کیلئے مقرر کرنے میں بڑا حصہ ہے جیسا کہ حضرات اساتذہ یعنی الشیخ محمد حلیم عطا استاذ حدیث شریف دارالعلوم، بڑے استاذ السید طلحہ الحسنی سابق استاذ شرقی کالج لاہور، استاذ محمد ناظم ندوی صاحب سابق استاد ادب عربی دارالعلوم، اسی طرح استاذ عبدالسلام قدوائی ندوی سابق استاذ تاریخ وسیاست دارالعلوم کی، اس کتاب کی تالیف میں توجہات، مضبوط آراء اور ہمگی کوششیں ہیں۔ میں قدر کرتا ہوں اور شکریہ ادا کرتا ہوں استاذ عبدالحفیظ بلیاوی صاحب کا جنہوں نے غریب الفاظ کی شرح اور غامض الفاظ کی توضیح کے معاملہ میں اس کتاب کولیکر مؤلف کی مدد کی جو کہ جوار رحمت کی طرف ۱۷ جمادی الثانی ۱۳۹۱ھ بمطابق ۱۰ اگست ۱۹۷۱ء میں انتقال فرما گئے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ أَوَّلاً وَآخِرًا، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ وَخَاتَمِ رُسُلِهِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ. (آمين)

ابو الحسن علی الحسنی الندوی

۱۰/ ربیع الاول ۱۳۹۱ھ

۶/ مئی ۱۹۷۱ء

☆☆☆☆☆☆☆

besturdubooks.wordpress.com

عِبَادُ الرَّحْمٰن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱)

تَبَارَكَ الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا وَقَمَرًا مُنِيرًا. وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَذَّكَّرَ أَوْ أَرَادَ شُكُورًا. وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا. وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا. وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا. إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا. وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا. وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا. يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا.

وہ ذات بہت عالی شان ہے جس نے آسمان میں برج بنائے اور اس میں چراغ (یعنی سورج) اور چاند اجالا کرنے والا رکھا۔ اور وہ ذات ایسی ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے والا بنایا (اور یہ سب کچھ دلائل ونعم جو مذکور ہوئے) اس شخص کے (سمجھنے کے) لئے ہیں جو سمجھنا چاہے یا شکر کرنا چاہے۔ اور (حضرت) رحمان کے (خاص) بندے وہ ہیں جو زمین پر عاجزی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب ان سے جہالت

(۱) وجہ انتخاب قرآن کریم کے اس حصہ میں اللہ رب العزت نے مومن کی بارہ صفات کا ذکر کیا ہے اور اس حصہ کو مفسرین عباد الرحمٰن سے تعبیر کرتے ہیں مرتب اپنی کتاب کے شروع میں اس کو لا کر اس بات کی طرف توجہ دلا رہے ہیں کہ مومن کے اندر کون کون سی صفات ہونی چاہئیں تاکہ ہم بھی ان انعامات خداوندی کے مستحق ہو جائیں جو اللہ نے ان لوگوں کے لئے رکھے ہیں وہ بارہ صفات درج ذیل ہیں (۱) یمشون علی الأرض ھونا (۲) إذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلاما (۳) یبیتون لربھم سجدا وقیاما (۴) یقولون ربنا اصرف عنا عذاب جھنم (۵) إذا أنفقوا لم یسرفوا ولم یقتروا (۶) لا یدعون مع اللہ إلھا آخر (۷) لا یقتلون النفس التی حرم اللہ إلا بالحق (۸) ولا یزنون (۹) لا یشھدون الزور (۱۰) إذا مروا باللغو مروا کراما (۱۱) إذا ذکروا بآیات ربھم لم یخروا علیھا صما وعمیانا (۱۲) ربنا ھب لنا من أزواجنا وذریاتنا قرۃ أعین واجعلنا للمتقین إماما۔ ان صفات کے حاملین کے لئے آخر میں انعام خداوندی کا اعلان أولئک یجزون الغرفۃ بما صبروا ویلقون فیھا تحیۃ وسلاما خالدین فیھا حسنت مستقرا ومقاما سے کیا گیا ہے۔ ان صفات کی مزید تشریح وتفسیر کے لئے کسی بھی معتبر تفسیر قرآن کا مطالعہ کرنا کافی ہوگا تاکہ ان صفات کو صحیح معنوں میں اپنی زندگی میں رائج کر سکیں۔

besturdubooks.wordpress.com

والے لوگ (جہالت کی) بات (چیت) کرتے ہیں تو وہ رفع شر کی بات کرتے ہیں (یعنی نرم و ملائم بات، انکی جہالت کے بارے میں کہہ کر الگ ہو جاتے ہیں)۔اور (حضرت رحمان کے خاص بندے) وہ ہیں جو راتوں کو اپنے رب کے لئے سجدے اور قیام میں کاٹ دیتے ہیں۔اور (حضرت رحمٰن کے خاص بندے) وہ ہیں جو دعائیں مانگتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار جہنم کے عذاب کو ہم سے دور رکھیے، کیونکہ اس کا عذاب پوری تباہی ہے۔ بے شک وہ جہنم (تو) برا ٹھکانہ اور برا مقام ہے۔(یہ حالت تو ان کی طاعات بدنیہ میں ہے اور طاعات مالیہ میں ان کا کیا طریقہ ہے آگے اس کا بیان ہے)اور جب وہ خرچ کرنے لگتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ ہی تنگی کرتے ہیں اور ان کا خرچ کرنا اس (افراط وتفریط) کے درمیان اعتدال پر ہوتا ہے۔اور (حضرت رحمان کے خاص بندے) وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور معبود کی پرستش نہیں کرتے اور جس شخص کے قتل کرنے کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا ہے اس کو قتل نہیں کرتے مگر جہاں، اسلام کے تقاضے کی وجہ سے (یعنی قصاص، حدزنا وغیرہ) چاہیے اور وہ زنا نہیں کرتے، اور جو شخص ایسے کام کریگا تو سزا سے اس کو واسطہ پڑیگا۔(کہ) قیامت کے دن اس کا عذاب بڑھتا چلا جائیگا اور وہ اس (عذاب) میں ہمیشہ ہمیشہ ذلیل (وخوار) ہو کر رہیگا

تبارک: برک (تفاعل) تبارکا مقدس ہونا، نیک شگون لینا (تفعیل) تبریکا برکت کی دعا کرنا (إفعال) إبراکا اونٹ کو بٹھانا (ن) بُروکا بیٹھنا۔بروجا: [مفرد] برج۔ آسمان کے برجوں میں سے ایک [آسمان کے بارہ برج ہیں، جن کے نام حسب ذیل ہیں: (۱) حمل (۲) ثور (۳) جوزاء (۴) سرطان (۵) اسد (۶) سنبلہ (۷) میزان (۸) عقرب (۹) قوس (۱۰) جدی (۱۱) دلو (۱۲) حوت] قلعہ، ستون، محل، مینار، گنبد۔برج (تفعیل) تبریجا برج بنانا۔خلفۃ: خلف (ن) خِلَفۃً، خَلَفاً ایک دوسرے کے قائم مقام ہونا۔خِلافۃً جانشین ہونا، خُلوفاً بیوقوف ہونا (س) خَلَفاً بائیں ہتھا ہونا، بھینگا ہونا (تفعیل) تخلیفاً پیچھے چھوڑنا (إفعال) إخلافاً وعدہ خلاف پانا۔غراما: ہلاکت، عذاب۔غرم (س) غُرماً، غَرامۃً نقصان اٹھانا، ادا کرنا (إفعال) إغراماً ادائیگی کو لازم کرنا (تفعل) تغرّماً تاوان برداشت کرنا۔ساءت: سوء (ن) سَوءاً، سَواءۃً مکروہ سلوک کرنا، غمگین کرنا۔سُوءاً قبیح ہونا (تفعیل) تسویۃً بگاڑنا، سرزنش کرنا۔لم یقتروا: قتر (ن، ض) قَتراً، قُتوراً النفقۃ میں تنگی کرنا۔قتر التخمینہ کرنا (تفعیل) تقتیراً النفقۃ میں تنگی کرنا، ایک دوسرے کے قریب ہونا

besturdubooks.wordpress.com

(إفعال) إقتارًا مال کم ہونا، روزی تنگ کرنا (تفعّل) تحنّزًا غضبناک ہوکر آمادہ جنگ ہونا، فریب دینے کا ارادہ کرنا۔ قواما: اعتدال، قدو قامت۔ قوم (ن) قوما، قیاما اعتدال پر ہونا، مداومت کرنا، نگہبانی کرنا (تفعیل) تقویما سیدھا کرنا (إفعال) إقامةً کھڑا کرنا، اقامت کرنا، وطن بنالینا۔ یضعف: ضعف (مفاعلہ) مضاعفةً دوچند کرنا (ف) ضعفا زیادہ کرنا (ن) ضُعفا (ک) ضعافةً کمزور ہونا (تفعیل) تضعیفا دوچند کرنا، کمزور کرنا۔

إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا. وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَابًا. وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا. وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوا عَلَيْهَا صُمًّا وَعُمْيَانًا. وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا. أُولَٰئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلَامًا. خَالِدِينَ فِيهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا. قُلْ مَا يَعْبَأُ بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا.

مگر جس نے (شرک ومعاصی سے) توبہ کرلی اور ایمان لائے اور نیک کام کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے گزشتہ گناہوں کی جگہ نیکیاں عطا کرے گا، اللہ تعالیٰ غفور ہے رحیم ہے اور جو شخص (جس معصیت سے) توبہ کرتا ہے اور نیک کام کرتا ہے تو (وہ بھی عذاب سے بچا رہے گا کیونکہ) وہ اللہ تعالیٰ کی طرف خاص طور پر رجوع کررہا ہے اور (حضرت رحمٰن کے خاص بندے) وہ ہیں جو بے ہودہ باتوں میں شامل نہیں ہوتے اور اگر (اتفاقاً) بے ہودہ مشغلوں کے پاس سے ہوکر گزریں تو سنجیدگی کے ساتھ گزر جاتے ہیں اور (حضرت رحمٰن کے خاص بندے) تو ایسے ہیں کہ جس وقت ان کو اللہ کے احکام کے ذریعہ سے نصیحت کی جاتی ہے تو ان احکام پر اندھے ہوکر نہیں گرتے اور (حضرت رحمٰن کے خاص بندے) تو ایسے ہیں کہ وہ دعا کرتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہم کو ہماری بیویوں اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک (رحمت) عطا فرما، ہمیں متقیوں کا امام بنادے ایسے لوگوں کو (بہشت میں رہنے کے لئے) بالا خانے ملیں گے بوجہ (ان کے دین وطاعت پر) ثابت قدم رہنے کے اور ان کو اس (بہشت) میں (فرشتوں کی جانب سے) بقا کی دعا اور سلام ملے گا (اور) وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے وہ کیسا اچھا ٹھکانہ اور اچھا مقام ہے آپ (عام طور پر لوگوں سے) کہہ دیجئے میرا رب تمہاری ذرہ بھی پرواہ نہ کرے گا اگر تم عبادت نہ کروگے سو

besturdubooks.wordpress.com

تم تو (احکام الٰہیہ کو) جھوٹا سمجھتے ہو عنقریب جھوٹا سمجھنا تمہارے لئے وبال (جان) ہوگا۔

الزور: باطل، اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، عقل، جھوٹ۔ زور (تفعیل) تزویرًا باطل ٹھہرانا (تفعّل) تزوّرًا جھوٹ بولنا۔ لم یخرّوا: خرر (ن،ض) خَرًّا، خُرورًا اوپر سے نیچے گرنا، مرنا (اِفعال) اِخرارًا گرانا۔ صمًّا: [مفرد] أصمّ۔ صمم (س) صَمَمًا، صَمًّا بہرا ہونا (ن) صَمًّا بند کرنا، مارنا (تفعیل) تصمیمًا بہرا کردینا (اِفعال) اِصماما بہرا ہونا۔ عمیانًا: [مفرد] أعمٰی اندھا [دیگر جمع] أعماء اور عُماۃ آتی ہیں۔ عمی (س) عَمًی اندھا ہونا، عمایۃ گمراہ ہونا، اصرار کرنا (تفعیل) تعمیۃ پوشیدہ رکھنا (اِفعال) اِعماءً اندھا کرنا۔ قرّۃ: قرر (س، ض) قُرّۃً خوشی کی وجہ سے ٹھنڈا ہونا (ن، ض، س) قَرًّا ٹھنڈا ہونا (س، ض) قرارًا قرار پکڑنا، ٹھہرنا (تفعیل) تقریرًا اقرار کرنا (مفاعلہ) مقارّۃ موافقت کرنا (تفعّل) تقرّرًا ثابت ہونا۔ إمامًا: جس کی اقتداء کی جائے (پیشوا، پیش امام، خلیفہ، امیر لشکر)۔ امم (ن) إمامۃ امام بننا (تفعّل) تامّمًا ماں بنانا، (افتعال) ائتمامًا اقتداء کرنا۔ یجزون: جزی (ض) جزاءً بدلہ دینا، حق ادا کرنا (تفاعل) تجازیًا تقاضہ کرنا (افتعال) اجتزاءً بدلہ مانگنا۔ الغرفۃ: بالاخانہ، کوٹھری [جمع] غُرَف، غُرُفات۔ تحیۃ: حیی (تفعّل) تحیۃ سلام کرنا، حیاک اللہ کہنا (س) حَیاۃ زندہ رہنا (اِفعال) اِحیاءً زندہ کرنا (مفاعلہ) محایاۃ شرم دلانا (استفعال) استحیاءً شرم کرنا، منقبض ہونا۔ یعبؤ: عبأ (ف) عَبْأً (تفعیل) تعبیۃ پرواکرنا، قصد کرنا (افتعال) اعتباءً سب کچھ لے لینا۔ لزامًا: لزم (س) لزامًا (مفاعلہ) لزامًا چمٹے رہنا اور جدا نہ ہونا (س) لزومًا لازم رہنا (اِفعال) اِلزامًا لازم کرنا (افتعال) التزامًا گردن پکڑنا۔

☆☆☆☆☆☆☆

besturdubooks.wordpress.com

سَيِّدُنَا مُوْسٰى عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

بسم اللہ الرحمن الرحیم (۱)

طٰسٓمٓ. تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ. نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَ فِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ. اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ. وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ. وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ.

طٰسٓمٓ: یہ (مضامین جو آپ پر وحی کیے جاتے ہیں) کتاب واضح (یعنی قرآن) کی آیتیں ہیں۔ ہم آپ کو موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا کچھ حصہ ٹھیک ٹھیک پڑھ کر (یعنی نازل کر کے) ان لوگوں کے (نفع کے) لئے جو کہ ایمان رکھتے ہیں (کیونکہ مقاصد قصص عبرت و استدلال علی النبوۃ وغیرہما ہیں اور وہ مومنین ہی کے لئے نافع ہیں خواہ حقیقۃً مومن ہوں یا حکماً) سناتے ہیں۔ فرعون سرزمین (مصر) میں بہت بڑھ چڑھ گیا تھا اور اس نے وہاں کے

(۱) وجہ انتخاب: اس قصہ کو اپنی کتاب کا جزء بنانے کی حقیقی وجہ تو مولف ہی جانتے ہونگے لیکن ایک تاریخی واقعہ دیکھ کر یوں لگتا ہے کہ شاید اس وجہ سے ان آیات کا چناؤ کتاب کے لئے کیا ہو وہ واقعہ تاریخ کی کتب میں یوں مذکور ہے" جب پورے عرب میں قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت کا چرچا ہو گیا تو دور دور سے کئی شعراء نے قرآن مجید سے مقابلہ کرنے کا ارادہ کیا اسی غرض سے ایک شاعر اپنے گھر سے نکلا راستے میں ایک چھوٹی سی بچی ملی اس بچی نے پوچھا "إلى أين يا عم" چچا جان کہاں کا ارادہ ہے؟ اس نے جواب دیا محمد ﷺ کی طرف قرآن مجید کا مقابلہ کرنے جا رہا ہوں، وہ لڑکی کہنے لگی: چچا جان! حضور ﷺ کے پاس بعد میں جانا پہلے میں آپ کو قرآن مجید کی ایک چھوٹی سی آیت سناتی ہوں آپ مجھے اسکا جواب دیدیں، وہ کہنے لگا: سنائیے تو اس لڑکی نے قرآن مجید کی یہ آیت سنائی" وأوحينا إلى أم موسى أن أرضعيه فإذا خفت عليه فألقيه في اليم ولا تخافي ولا تحزني إنا رادوه إليك وجاعلوه من المرسلين" اور کہا چچا جان! دیکھیں اس چھوٹی سی آیت میں چھ چیزیں ہیں، دو امر (أرضعيه، فألقيه) دو نہی (لا تخافي، لا تحزني) دو وعدے (إنا رادوه إليك وجاعلوه من المرسلين) کیا آپ اپنا کوئی اس طرح کا مختصر کلام سنا سکتے ہیں؟ جس میں یہ تینوں چیزیں تکرار کے ساتھ آجائیں اور کلام کی فصاحت و بلاغت میں بھی کوئی فرق نہ آنے" وہ شاعر کچھ دیر سوچتا رہا، پھر ٹھنڈا سانس لیا اور زور زور سے کہنے لگا" أشهد أن هذا الكلام ليس من كلام العباد" یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ کلام کسی انسان کا نہیں ہو سکتا۔

besturdubooks.wordpress.com

باشندوں کی مختلف قسمیں کر رکھی تھیں (اس طرح کہ قبطیوں کو معزز اور اسرائیلوں کو پست و خوار کر رکھا تھا) کہ ان (باشندوں) میں سے ایک جماعت (یعنی بنی اسرائیل) کا زور گھٹا رکھا تھا (اسطرح سے) کہ ان کے بیٹوں کو ذبح کراتا تھا اور ان کی عورتوں (لڑکیوں) کو زندہ رہنے دیتا تھا واقعی وہ بڑا مفسد تھا (غرض فرعون تو اس خیال میں تھا) اور ہم کو یہ منظور تھا کہ جن لوگوں کا زمین (مصر) میں زور گھٹایا جا رہا تھا ہم ان پر (دنیوی و دینی) احسان کریں اور (وہ احسان یہ کہ) ان کو دینی پیشوا بنا دیں۔ اور (دنیا میں) ان کو (ملک کا) مالک بنائیں اور (مالک ہونے کے ساتھ) ان کو زمین میں حکومت دیں اور فرعون اور ہامان اور ان کے تابعین کو ان (بنی اسرائیل) کی جانب سے وہ (ناگوار واقعات) دکھلائیں جن سے وہ بچاؤ کر رہے تھے (مراد اس سے زوال سلطنت و ہلاکت ہے کہ اسی سے بچاؤ کرنے کے لیے بنی اسرائیل کے بیٹوں کو فرعون ایک خواب کی بناء پر وہ جو فرعون نے دیکھا تھا اور نجومیوں نے تعبیر بتلائی تھی قتل کر رہا تھا پس ہمارے قضاء و قدر کے سامنے ان لوگوں کی تدبیر کچھ کام نہ آئی)

علا: علو (ن) عُلُوًّا (ف) عَلاءً بلند ہونا، غالب ہونا، بصلہ [فی] تکبر کرنا (تفعیل) تعلیۃً چڑھنا، عالی مرتبہ بنانا (تفعل) تعلیاً آہستہ آہستہ چڑھنا شیعًا: گروہ [واحد تثنیہ، جمع، مذکر، مونث تمام کے لئے برابر ہے] اس لفظ کا غلبۂ استعمال موجودہ زمانے میں ان لوگوں کے لیے ہے جو اپنے آپ کو حضرت علیؓ کے طرفدار سمجھتے ہیں۔ شیع (تفعل) تشیعًا شیعہ ہونے کا دعوی کرنا، بکھرنا۔ یستحیی: حیی (استفعال) استحیاءً زندہ چھوڑنا، شرم کرنا (س) حیاۃً زندہ رہنا، حیاءً منقبض ہونا (تفعیل) تحیۃً حیاک اللہ کہنا، سلام کرنا (افعال) إحیاءً زندہ کرنا، بیدار رہنا۔ نمن: منن (ن) منًّا، منۃً احسان جتلانا، بھلائی کرنا (تفعل) تمنناً کمزور کرنا، کاٹنا (تفعیل) تمنیناً لاغر کرنا (استفعال) استمناناً طالب احسان ہونا۔ یحذرون: حذر (س) حذراً بچنا، چوکنا رہنا (تفعیل) تحذیراً خوف دلانا، متنبہ کرنا (افتعال) احتذاراً بچتے رہنا

وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ أُمِّ مُوسَىٰ أَنْ أَرْضِعِيهِ فَإِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَأَلْقِيهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِي وَلَا تَحْزَنِي إِنَّا رَادُّوهُ إِلَيْكِ وَجَاعِلُوهُ مِنَ الْمُرْسَلِينَ. فَالْتَقَطَهُ آلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُونَ لَهُمْ عَدُوًّا وَحَزَنًا، إِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا كَانُوا خَاطِئِينَ. وَقَالَتِ امْرَأَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّي وَلَكَ لَا تَقْتُلُوهُ عَسَىٰ أَنْ يَنْفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ.

اور (جب موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو) ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو الہام کیا کہ

besturdubooks.wordpress.com

تم انکو دودھ پلاؤ پھر جب تم کو ان کی نسبت (جاسوسوں کے مطلع ہونیکا) اندیشہ ہو تو (بے خوف وخطر) ان کو دریا (نیل) میں ڈال دینا (1) اور نہ تو (غرق) سے اندیشہ کرنا اور نہ (مفارقت پر) غم کرنا (کیونکہ) ہم ضرور ان کو پھر تمہارے ہی پاس واپس پہنچادیں گے اور پھر اپنے وقت پر) ان کو پیغمبر بنادیں گے (غرض وہ اسی طرح ان کو دودھ پلاتی رہیں پھر جب افشاء راز کا خوف ہوا تو صندوق میں بند کرکے اللہ کے نام پر نیل میں چھوڑ دیا غرض وہ صندوق کنارے پر لگا) تو فرعون کے لوگوں نے موسیٰ علیہ السلام کو (یعنی مع صندوق کے) اٹھالیا تاکہ وہ ان لوگوں کے لئے دشمن اور غم کا باعث بنیں، بلاشبہ فرعون اور ہامان اور ان کے تابعین (اس بارے میں) بہت چوکے (کہ اپنے دشمن کو اپنی بغل میں پالا) اور فرعون کی بی بی (حضرت آسیہ (۲)) نے (فرعون سے) کہا کہ یہ (بچہ) میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے (یعنی اس کو دیکھ کر جی خوش ہوا کریگا) اس کو قتل مت کرو عجب نہیں کہ (بڑا ہوکر) ہم کو کچھ فائدہ پہنچادے

(۱) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خاندان یعنی بنو اسرائیل کا اصل وطن شام تھا، آپکی ولادت ۱۵۲۰ قبل مسیح ہوئی ان نسب نامہ تورات میں والد کی طرف سے موسیٰ بن عمرام بن قہات بن لاوی بن یعقوب اور والدہ کی طرف سے موسیٰ بن لوخانیت بائنہ بن لاوی بن یعقوب لکھا ہے، فرعون کے خوف سے انکی والدہ نے ان کو دریائے نیل میں ڈال دیا تھا یہ دریا جھیل وکٹوریہ سے نکل کر بنو اسرائیل کے محلات سے ہوتا ہوا فرعون کے شاہی محلات کے عین قریب سے گزر کر بحر احمر میں جا گرتا ہے، یہ دریا اب بھی دنیا کا سب سے بڑا دریا ہے، حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ خلافت میں آپ کے خاندان کے کل بارہ نفوس شام سے ہجرت کرکے مصر آگئے تھے اور یہیں آباد رہے لیکن تقریباً ساڑھے چار سو سال بعد فرعون کے مظالم سے تنگ آکر جب واپس شام گئے تو اسوقت تورات کی روایت کے مطابق ان کے لڑنے والے قابل جنگ افراد کی تعداد چھ لاکھ تین ہزار پانچ سو پچاس تھی (انجیل، گنتی ۱: ۴۶) اتنی بڑی تعداد نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قیادت میں دریا قلزم کو عبور کیا اور یہ دریا مصر کے مشرق میں واقع ہے اور مصر سے شام جاتے ہوئے راستہ میں پڑتا ہے اور اسی دریا میں فرعون غرق ہوا، یہ واقعہ بڑی تفصیل سے کتب تاریخ وتفسیر میں موجود ہے، یہاں اتنی بات ذہن میں رہے کہ دریا کا خشک ہوکر موسیٰ علیہ السلام کے لشکر کو راستہ دیدینا اور پھر یکایک اپنی پہلی حالت پر جاری وساری ہوکر فرعون اور اسکے لشکر کو غرق کردینا بعید از قیاس نہیں ہے، کیونکہ سمندری زلزلہ کیوقت اس طرح کی صورتیں پیش آجاتی ہیں، جیسے آج سے تقریباً پون صدی قبل ہندوستان کی ریاست بہار میں دریا گنگا میں ایسا واقعہ پیش آچکا ہے جسکی تفصیل انگریزی روزنامہ "پانیر" لکھنؤ کی ۲۰ جنوری ۱۹۳۴ء کی اشاعت میں مذکور ہے اور یہ واقعہ ایک خلق کثیر نے دیکھا تھا جسکی اجمالی تفصیل اس طرح ہے کہ جنوری ۱۹۳۳ء بمطابق رمضان ۱۳۵۲ھ کو دریا گنگا میں ایک بہت بڑا سمندری زلزلہ آیا جس سے دریا گنگا کا پانی یکدم ختم ہوگیا جونہی زلزلہ ختم ہوا دریا پھر یکایک اپنی پہلی حالت پر بہنا شروع ہوگیا، عجیب بات یہ ہے کہ یہ زلزلہ صرف سیکنڈوں کیلئے نہیں بلکہ پورے پانچ منٹ تک رہا۔

(۲) فرعون کی اس بیوی کا نام آسیہ ہے جس نے بچپن میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کفالت کی تھی ان کا نسب نامہ تفسیر ابو السعود میں یوں لکھا ہے "آسیہ بنت مزاحم بن عبید بن الریان بن الولید، یہی ولید وہ شخص ہے جو حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں مصر کا بادشاہ تھا، جس کی گھر والی نے حضرت یوسف کو پھسلانا چاہا تھا جسکا قصہ تفصیل سے قرآن مجید کی سورۃ یوسف میں موجود ہے حضرت آسیہ نے صندوق میں روتے ہوئے بچے کو دیکھا تو انکے دل میں اس بچے کی محبت نے گھر کرلیا، مولانا عبد الماجد دریابادی فرماتے ہیں "نبی سے یہ محبت ہی آسیہ کے ایمان لانے کا سبب بن گئی"

besturdubooks.wordpress.com

ہم اس کو (اپنا) بیٹا ہی بنالیں اور ان لوگوں کو (انجام کی) خبر نہ تھی (کہ یہی وہ بچہ ہے جس کے ہاتھوں فرعون کی حکومت غارت ہوگی)

الیم: [مصدر] سمندر، سانپ۔ یم (ن) یَمًّا سمندر میں پھینکا جانا (تفعیل) تیمیما تیمم کرانا (تفعل) تیمما قصد کرنا، تیمم کرنا۔ رادوہ: ردد (مفاعلہ) مرادۃ، بردادًا واپس کر دینا، بحث کرنا (ن) ردًّا، مَردًّا پھیرنا (افعال) اِرداداً جوش میں آنا (تفعل) تردّدا شک وشبہ میں پڑ جانا (افتعال) ارتدادًا دین سے پھر جانا۔ التقطہ: لقط (افتعال) التقاطًا زمین سے اٹھانا، بغیر ارادہ اور طلب کے مطلع ہونا (ن) لَقطًا زمین سے اٹھانا، حاصل کرنا۔ اللُّقطة: وہ چیز جو راستہ میں پڑی ہوئی ملے یا وہ شے متروک جس کا مالک معلوم نہ ہو اور اسکو اٹھالیا جائے۔

وَأَصْبَحَ فُؤَادُ أُمِّ مُوسٰى فٰرِغًا إِنْ كَادَتْ لَتُبْدِي بِهِ لَوْلَا أَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا لِتَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ. وَقَالَتْ لِأُخْتِهِ قُصِّيهِ فَبَصُرَتْ بِهِ عَنْ جُنُبٍ وَّهُمْ لَا يَشْعُرُونَ. وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلٰى أَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُونَهُ لَكُمْ وَهُمْ لَهُ نٰصِحُونَ. فَرَدَدْنٰهُ إِلٰى أُمِّهِ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ أَنَّ وَعْدَ اللهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ.

اور (ادھر یہ قصہ ہوا کہ) موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا دل (خیالات مختلفہ کے ہجوم سے) بیقرار ہوگیا قریب تھا کہ موسیٰ علیہ السلام کا حال (سب پر) ظاہر کر دیتیں اگر ہم انکے دل کو اس غرض سے مضبوط نہ کئے رہتے کہ یہ (ہمارے وعدے پر) یقین کئے (بیٹھی) رہیں انہوں نے موسیٰ علیہ السلام کی بہن (یعنی اپنی بیٹی جس کا نام کلثوم ہے) سے کہا، ذرا موسیٰ علیہ السلام کا سراغ تو لگا سو انہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو دور سے دیکھا اور ان لوگوں کو (یہ) خبر نہ تھی (کہ یہ ان کی بہن ہیں اور اسی فکر میں آئی ہیں) اور ہم نے پہلے ہی سے موسیٰ علیہ السلام پر دودھ پلانے والیوں کی بندش کر رکھی تھی سو وہ (اس موقع کو دیکھ کر) کہنے لگیں کیا میں تم لوگوں کو کسی اپنے گھرانے کا پتہ بتاؤں جو تمہارے لئے اس بچہ کی پرورش کریں اور وہ (دل سے) اس کی خیر خواہی کریں۔ غرض ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو ان کی والدہ کے پاس (اپنے وعدہ کے مطابق) واپس پہنچا دیا تا کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور تا کہ (فراق کے) غم میں نہ رہیں اور تا کہ اس بات کو جان لیں کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہوتا ہے لیکن (افسوس کی بات ہے کہ) اکثر لوگ (اس کا) یقین نہیں رکھتے۔

besturdubooks.wordpress.com

فؤاد: دل، بسا اوقات عقل کو بھی کہا جاتا ہے [جمع] اَفْئِدَة۔ **فرغا**: فَرِغَ (ک) فَرَاغَۃً رنجیدہ ہونا، گھبرانا (س،ف،ن) فَرَاغًا، فروغا خالی ہونا، ارادہ کرنا۔ فَرْغًا گرانا (س) فَرَاغًا گرنا۔ **ربطنا**: [جمع] رُبُطٌ۔ ربط (ن،ض) رَبْطًا قوی کرنا، صبر دینا، باندھنا۔ رَبَاطَۃً مضبوط دل ہونا (مفاعلۃ) مرابطۃ، رباطا دشمن کی سرحد کے پاس ہمیشہ قیام رکھنا (افتعال) ارتباطا سرحد کی حفاظت کیلئے تیار کرنا۔ **قصیہ**: قصص (ن) قَصًّا آہستہ آہستہ پیروی کرنا، کاٹنا۔ قصصا بیان کرنا (مفاعلہ) مقاصۃ قصاص لینا (افتعال) اقتصاصا قصاص لینا، تابعداری کرنا۔ **جنب**: دور، غیر فرمانبردار، اجنبی، ناپاک (واحد، تثنیہ، جمع، مذکر و مونث سب کے لئے استعمال ہوتا ہے) جنب (ن) جَنْبًا دور کرنا، ہانکنا (س) جَنَبًا مائل ہونا (ن،س،ض) جنابۃ ناپاک ہونا۔

وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَاسْتَوٰى اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ. وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ أَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِيْ مِنْ عَدُوِّهٖ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ إِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ.

اور جب (پرورش پاکر) اپنی بھری جوانی (کی عمر) کو پہنچے اور (قوت جسمانیہ عقلیہ سے) با درست ہوگئے تو ہم نے ان کو حکمت اور علم عطا کیا (یعنی نبوت سے پہلے ہی فہم سلیم و عقل مستقیم جس سے حسن و قبح میں امتیاز کرسکیں عنایت فرمائی) اور ہم نیکوکاروں کو یونہی صلہ دیا کرتے ہیں (یعنی عمل صالح سے فیضان علم میں ترقی ہوتی ہے اسمیں اشارہ ہے کہ فرعون کے مشرب کو موسیٰ علیہ السلام نے کبھی اختیار نہ کیا تھا بلکہ اس سے دور رہے) اور موسیٰ علیہ السلام شہر (مصر) میں (کہیں باہر سے) ایسے وقت پہنچے کہ وہاں کے (اکثر) باشندے بے خبر (پڑے سورہے) تھے تو انہوں نے وہاں دو آدمیوں کو لڑتے دیکھا ایک تو ان کی برادری میں سے تھا اور دوسرے مخالفین میں سے تھا (اس کا نام قلیون تھا اور یہ فرعون کے مطبخ کا باورچی تھا) سو وہ جو ان کی برادری میں سے تھا اس نے موسیٰ علیہ السلام سے اس کے مقابلہ میں جو ان کے مخالفین میں سے تھا مدد چاہی تو موسیٰ علیہ السلام نے اس کو (ایک) گھونسا مارا اور اسکا کام ہی تمام کردیا (یعنی وہ مر ہی گیا) موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے یہ تو شیطانی حرکت ہوگئی بیشک شیطان (بھی آدمی کا) کھلا دشمن ہے (غلطی میں ڈال دیتا ہے)

استوی: سوی (استفعال) استواء پوری جوانی کو پہنچنا، غالب ہونا (س) سوی [الرجل] درست کام والا ہونا (مفاعلۃ) مساواۃ برابر کرنا (افعال) اسواء ارسوا ہونا، ہموار کرنا

besturdubooks.wordpress.com

وکزہ: وکز (ض) وکزاً مکا مارنا، ہٹانا، گاڑنا (تفعل) توکزاً آمادہ ہونا، ٹیک لگانا، شکم سیر ہونا۔

قَالَ رَبِّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَغَفَرَلَهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ . قَالَ رَبِّ بِمَآ أَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ أَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ . فَأَصْبَحَ فِي الْمَدِيْنَةِ خَائِفًا يَّتَرَقَّبُ فَإِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهُ بِالْأَمْسِ يَسْتَصْرِخُهُ قَالَ لَهُ مُوْسٰى إِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِيْنٌ . فَلَمَّآ أَنْ أَرَادَ أَنْ يَّبْطِشَ بِالَّذِيْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا قَالَ يٰمُوْسٰى أَتُرِيْدُ أَنْ تَقْتُلَنِيْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْأَمْسِ إِنْ تُرِيْدُ إِلَّآ أَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِي الْأَرْضِ وَمَا تُرِيْدُ أَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ.

عرض کیا کہ اے میرے پروردگار! مجھ سے قصور ہوگیا آپ معاف کردیجئے سو اللہ عزوجل نے معاف فرمادیا بلاشبہ وہ بڑا غفور ہے رحیم ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے (یہ بھی) عرض کیا کہ اے میرے پروردگار! چونکہ آپ نے مجھ پر (بڑے بڑے) انعامات فرمائے ہیں سو کبھی میں مجرموں کی مدد نہ کروں گا (یہاں مجرمین سے مراد وہ ہیں جو دوسروں سے گناہ کا کام کرانا چاہیں کیونکہ کسی سے گناہ کرانا بھی ایک جرم ہے پس اس میں شیطان بھی داخل ہوگیا کہ وہ گناہ کراتا ہے اور گناہ کرنے والا اسکی مدد کرتا ہے خواہ عمداً یا خطاً مطلب یہ ہوا کہ میں شیطان کا کہا کبھی نہ مانوں گا یعنی موقع محتملۂ خطا میں احتیاط و تیقظ سے کام لوں گا اور اصل مقصود اتنا ہی ہے مگر شمول حکم کے لئے مجرمین جمع کا صیغہ لایا گیا کہ اوروں کو بھی عام ہو جائے)۔ پس موسیٰ علیہ السلام کو شہر میں خوف و وحشت کی حالت میں صبح ہوئی کہ اچانک (دیکھتے کیا ہیں کہ) وہی شخص جس نے کل گزشتہ ان سے مدد چاہی تھی وہ پھر ان کو (مدد کے لئے) پکار رہا ہے موسیٰ علیہ السلام اس سے فرمانے لگے کہ بے شک تو صریح بدراہ (آدمی) ہے۔ سو جب موسیٰ علیہ السلام نے اس پر ہاتھ بڑھایا جو ان دونوں کا مخالف تھا تو وہ اسرائیلی کہنے لگا کہ اے موسیٰ! کیا (آج) مجھکو قتل کرنا چاہتے ہو جیسا کہ کل ایک (آدمی) قتل کر چکے ہو (معلوم ہوتا ہے کہ) بس تم دنیا میں اپنا زور بٹھلانا چاہتے ہو اور صلح (اور ملاپ) کروانا نہیں چاہتے۔

ظہیراً: مددگار، مضبوط پیٹھ والا۔ ظہر (ن) ظہارۃً مضبوط پیٹھ والا ہونا۔ یترقب: رقب (تفعل) ترقباً، انتظار کرنا، چڑھنا، (ن) رقوباً نگہبانی کرنا، ڈرانا (إفعال) إرقاباً بشرط رقبیٰ زندگی بھر کے لئے دینا، کما یقال [أرقبہ الدار] کسی کو گھر زندگی بھر کے لئے اس شرط پر دینا کہ جو پہلے مرگیا دوسرا اس گھر کا مالک ہوگا (مفاعلۃ) مراقبۃً نگہبانی کرنا۔

یستصرخہ: صرخ (استفعال) استصراخاً مدد طلب کرنا، (ن) صراخاً، صرخاً زور سے

besturdubooks.wordpress.com

چیخنا، فریاد کرنا (اِفعال) اِصراخا مدد کرنا۔ **غوی**: گمراہ، خواہشات کا غلام۔ غوی (ض) غَیًّا (س) غَوایۃً گمراہ ہونا، محروم ہونا (اِفعال) اِغواءً گمراہ کرنا (انفعال) انغواءً گرنا، جھکنا۔ **یبطش**: بطش (ض،ن) بطشًا سختی سے پکڑنا، حملہ کرنا۔ **جبارًا**: سرکش، قاہر، مغرور، اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے اسماء حسنیٰ میں سے ایک اسم ہے۔

وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِیْنَةِ یَسْعٰی قَالَ یٰمُوْسٰی اِنَّ الْمَلَاَ یَاْتَمِرُوْنَ بِکَ لِیَقْتُلُوْکَ فَاخْرُجْ اِنِّیْ لَکَ مِنَ النّٰصِحِیْنَ. فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا یَّتَرَقَّبُ قَالَ رَبِّ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ.

اور (اس مجمع میں) ایک شخص (جس کا نام حزقیل تھا اور یہ فرعون کا چچازاد بھائی تھا) شہر کے (اس) کنارہ سے (جہاں یہ مشورہ ہو رہا تھا) دوڑتے ہوئے آیا اور کہنے لگا کہ اے موسیٰ علیہ السلام اہل دربار آپ کے متعلق مشورہ کر رہے ہیں کہ آپ کو قتل کر دیں سو آپ (یہاں سے) چل دیجئے میں آپ کی خیر خواہی کر رہا ہوں۔ پس یہ (سن کر) موسیٰ علیہ السلام وہاں سے (کسی طرف کو) خوف اور وحشت کی حالت میں نکل گئے (اور چونکہ راستہ معلوم نہ تھا دعا کے طور پر) کہنے لگے کہ اے میرے پروردگار! مجھکو ان ظالم لوگوں سے بچا لیجئے۔

اقصا: [اسم تفضیل] زیادہ دور، قصو (ن) قصوًا، قُصُوًّا (س) قصًا دور ہونا۔ **الملاء**: اشراف قوم جن سے دلوں پر ہیبت طاری ہو۔ ملأ (ف) مَلأً، مِلأۃً بھرنا، لبالب کرنا (ک) مَلأً توانگر ہونا (مفاعلہ) ممالأۃً مدد کرنا، موافقت کرنا (تفعل) تملأً پُر ہونا۔

وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْیَنَ قَالَ عَسٰی رَبِّیْۤ اَنْ یَّهْدِیَنِیْ سَوَآءَ السَّبِیْلِ. وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْیَنَ وَجَدَ عَلَیْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ یَسْقُوْنَ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَیْنِ تَذُوْدٰنِ قَالَ مَا خَطْبُکُمَا قَالَتَا لَا نَسْقِیْ حَتّٰی یُصْدِرَ الرِّعَآءُ وَاَبُوْنَا شَیْخٌ کَبِیْرٌ. فَسَقٰی لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰۤی اِلَی الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّیْ لِمَاۤ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ. فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِیْ عَلَی اسْتِحْیَآءٍ قَالَتْ اِنَّ اَبِیْ یَدْعُوْکَ لِیَجْزِیَکَ اَجْرَ مَا سَقَیْتَ لَنَا فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَیْهِ الْقَصَصَ قَالَ لَا تَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ.

اور جب موسیٰ علیہ السلام مدین کی طرف ہو لیے کہنے لگے کہ امید ہے کہ میرا رب مجھ کو (کسی مقام امن کا) سیدھا راستہ چلا دیگا (چنانچہ ایسا ہی ہوا اور مدین (۱) جا پہنچے) اور

(۱) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ایک زوجہ محترمہ "قطورہ" کے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام (بقیہ اگلے صفحہ پر)

besturdubooks.wordpress.com

جب مدین کے پانی (یعنی کنویں) پر پہنچے تو اس پر (مختلف) آدمیوں کا ایک مجمع دیکھا جو پانی پلا رہے تھے اور ان لوگوں سے ایک طرف (الگ) کو دو عورتیں دیکھیں کہ وہ (اپنی بکریاں) روکے کھڑی ہیں، موسیٰ علیہ السلام نے (ان سے) پوچھا تمہارا کیا مطلب ہے؟ وہ دونوں بولیں (ہمارا معمول یہ ہے) کہ ہم (اپنے جانوروں کو) اس وقت تک پانی نہیں پلاتیں جب تک کہ یہ چرواہے پانی پلا کر (جانوروں کو) ہٹا کر نہ لے جائیں اور ہمارے باپ بہت بوڑھے ہیں۔ پس (یہ سن کر) موسیٰ علیہ السلام نے ان کے لئے پانی (کھینچ کر ان کے جانوروں کو) پلایا پھر (وہاں سے) ہٹ کر سایہ میں جا بیٹھے پھر (جناب باری میں) دعا کی کہ اے میرے پروردگار (اس وقت) جو (نعمت) بھی آپ مجھ کو بھیج دیں میں اسکا (سخت) حاجتمند ہوں۔ سو موسیٰ علیہ السلام کے پاس (مذکورہ لڑکیوں میں سے) ایک لڑکی آئی کہ شرماتی ہوئی چلتی تھی (اور آکر) کہنے لگی کہ میرے والد تم کو بلاتے ہیں (یہ بزرگ حضرت شعیب علیہ السلام تھے) تاکہ تم کو اس کا صلہ دیں جو تم نے ہماری خاطر (ہمارے جانوروں کو) پانی پلا دیا تھا (موسیٰ علیہ السلام ساتھ ہو لئے گو مقصود موسیٰ علیہ السلام کا بالیقین حصول عوض نہ تھا لیکن مقام امن اور کسی رفیق شفیق کے ضرور باقتضائے وقت جویاں تھے اور اگر بھوک کی شدت بھی اس جانے کا ایک جزو علت ہو تو مضائقہ نہیں اور اس کو اجرت سے کچھ تعلق نہیں اور ضیافت کی تو استدعا بھی بالخصوص حاجت کے وقت اور پھر بالخصوص کریم سے کچھ ذلت نہیں چہ جائیکہ دوسرے کی استدعا پر ضیافت کا قبول کر لینا) سو جب ان کے پاس پہنچے اور ان سے تمام حال بیان کیا تو انہوں نے (تسلی دی اور) کہا کہ (اب) اندیشہ نہ کرو تم ظالم لوگوں سے بچ آئے۔

تلقاء: لقاء کا [اسم] ہے ملاقات کی جگہ، مقابل۔ **خطبکما**: (مصدر) حالت [جمع] خطوب۔ **یصدر**: صدر (إفعال) إصدارًا واپس کرنا، ظاہر کرنا (ن، ض) صَدْرًا واپس ہونا، متوجہ ہونا۔ صُدُورًا پیدا ہونا (تفعیل) تصدیرًا واپس کرنا (مفاعلة) مصادرةً اصرار کیساتھ مطالبہ کرنا۔ **الرعاء**: [مفرد] الراعی چرواہا، نگہبان، دیگر جمع رُعاۃ، رُعیان، رُعاۃ

''مدین'' رکھا گیا، قرآن مجید اور دیگر کتب میں مذکور مدین نامی شہر انہی کی طرف منسوب ہے یہ شہر محل وقوع کے اعتبار سے بحر احمر کے ساحل عرب پر کوہ طور سے جنوب مشرق میں شمالا جنوبا عرض البلد ۲۹، ۲۹ درجے اور ۳۹، ۲۷ درجے کے درمیان واقع ہے یہ شہر اب بھی ملک شام میں موجود ہے، اسی شہر میں اللہ کے پیارے پیغمبر حضرت شعیب بن میکیل بن یشجر بن مدین بن ابراہیم لوگوں کی اصلاح کیلئے بھیجے گئے تھے، حضرت شعیب علیہ السلام کا نام تورات میں ''یترو'' اور ''حوباب'' لکھا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی جو اللہ کے مشہور اور پیارے پیغمبر ہیں اسی شہر کی طرف ہجرت کی تھی اور ہجرت کرتے وقت مصر سے شام جانے کے لئے جو راستہ اختیار کیا تھا اسی راستے پر آج کل اسرائیل آباد ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

بھی آتی ہیں۔ رعی (ف) رَعْیًا گھاس چرنا (مفاعلہ) مراعاۃً حفاظت کرنا، انجام پر غور کرنا (اِفعال) اِرعاءً چرانا بصلہ [علی] شفقت کرنا۔ سقی: سقی (ض) سَقْیًا پلانا، عیب لگانا (اِفعال) اِسقاءً پانی پینے کے لئے دینا (مفاعلۃ) مساقاۃً کسی کو زمین کی دیکھ بھال کے لیے اس شرط پر مقرر کرنا کہ زمین کا کچھ غلہ ملے گا۔ یجزی: جزی (ض) جزاءً بدلہ دینا، ادا کرنا،

بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۷۷ پر ہے۔ نجوت: نجو (ن) نَجاۃً نَجاءً نجات پانا۔ نَجاءً، تیز چل کر آگے بڑھنا (تفعیل) تنجیۃً رہائی دلانا (تفاعل) تناجیًا (افتعال) انتجاءً سرگوشی کرنا، راز دار بنانا۔

قَالَتْ اِحْدٰهُمَا يٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ. قَالَ اِنِّيْۤ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَيَّ هٰتَيْنِ عَلٰۤى اَنْ تَاْجُرَنِيْ ثَمٰنِيَ حِجَجٍ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ وَمَاۤ اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ سَتَجِدُنِيْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ. قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ.

(پھر) ایک لڑکی نے کہا ابا جان! آپ ان کو نوکر رکھ لیجئے کیونکہ اچھا نوکر وہ شخص ہے جو مضبوط (ہو اور) امانت دار (بھی) ہو۔ وہ (بزرگ موسیٰ علیہ السلام سے) کہنے لگے کہ میں چاہتا ہوں کہ ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک (1) کو تمہارے ساتھ بیاہ دوں اس شرط پر کہ تم آٹھ سال تک میری نوکری کرو (حاصل یہ کہ آٹھ سال کی خدمت اس نکاح کا مہر ہے) پھر اگر تم دس سال پورے کردو تو پھر یہ تمہاری طرف سے (احسان ہے) اور میں (اس معاملہ میں) تم پر کوئی مشقت ڈالنا نہیں چاہتا تم مجھکو انشاء اللہ تعالیٰ خوش معاملہ پاؤ گے (یعنی کام لینے اور کام کی پابندی وغیرہ تمام امور میں آسانی برتوں گا)۔ (موسیٰ علیہ السلام رضامند ہو گئے اور) کہنے لگے کہ (بس تو) یہ بات میرے اور آپ کے درمیان (پکی) ہو چکی ہے اور ان دونوں مدتوں میں سے جس (مدت) کو بھی پورا کردوں مجھ پر کوئی جبر نہ ہوگا اور ہم جو (معاملہ) کی بات چیت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ اس کا گواہ (کافی) ہے (اس کو حاضر و ناظر سمجھ کر عہد کو پورا کرنا چاہئے)

استاجرہ: اجر (استفعال) استیجارًا مزدور رکھنا (ن ض) اَجْرًا، اُجارۃً مزدوری دینا (افتعال) ائتجارًا صدقہ کرنا، مزدوری طلب کرنا (اِفعال) اِیجارًا کرائے پر دینا۔ حجج:

(1) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شادی حضرت شعیب علیہ السلام کی بیٹی صفورہ سے اس وقت ہوئی جب آپ کی عمر تیس سال تھی، چالیس سال کی عمر میں انکے ہاں ایک صاحبزادہ "جیر سوم" نامی (جسکا معنی میں اب مسافر ہوں ہے۔ پیدا ہوا (تورات)) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک سو بیس سال کی عمر پا کر وادی تیہ میں وفات پائی (انا للہ وانا الیہ راجعون)

besturdubooks.wordpress.com

[مفرد] شُقَّۃٌ سال۔ أَشِق شُقق (ن) شقًا، مَشَقَّۃٌ مشقت میں ڈالنا، دشوار ہونا۔ شقًا پھاڑنا (مفاعلۃ) مشاقۃً مخالفت کرنا، دشمنی کرنا (افتعال) اشتقاقاً آدھا لینا (انفعال) انشقاقاً شگاف پڑنا۔

☆☆☆☆☆☆☆

جَوَامِعُ الْكَلِم

أَمَّا بَعْدُ ! لسیدنا و مولانا محمد رسول اللہ (۱)

فَإِنَّ أَصْدَقَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللهِ، وَأَوْثَقَ الْعُرَى كَلِمَةُ التَّقْوٰى، وَخَيْرَ الْمِلَلِ مِلَّةُ إِبْرَاهِيمَ، وَخَيْرَ السُّنَنِ سُنَّةُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَأَشْرَفَ الْحَدِيثِ ذِكْرُ اللهِ وَأَحْسَنَ الْقَصَصِ هٰذَا الْقُرْآنُ، وَخَيْرَ الْأُمُورِ عَوَازِمُهَا، وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا، وَأَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ الْأَنْبِيَاءِ، وَأَشْرَفَ الْمَوْتِ قَتْلُ الشُّهَدَاءِ.

یقیناً سب سے زیادہ سچی (بات) اللہ تعالیٰ کی کتاب (میں) ہے۔ اور پکڑنے کے لئے سب سے زیادہ مضبوط چیز تقویٰ ہے۔ اور سب سے بہترین ملت، ملتِ ابراہیمیہ ہے۔ اور سب سے بہترین سنت نبی کریم ﷺ کی سنت ہے۔ اور سب سے بلند رتبہ والی بات اللہ کا ذکر ہے۔ اور سب سے بہترین قصہ یہ قرآن کریم ہے۔ اور سب سے بہترین کام پختہ ارادے والے ہیں۔ اور سب سے بدترین کام دین میں (من گھڑت) شے ہے (جس کا ثبوت اصولِ دین میں نہ ہو) اور سب سے بہترین سیرت انبیاء علیہم السلام کی سیرت ہے اور سب سے بلند مرتبت موت شہدا کی موت ہے۔

العُرىٰ: [مفرد] العروۃ چھاگل یا لوٹے کا دستہ، دراصل ہر پکڑنے کی شئے کو عروہ کہا جاتا ہے۔ مِلَل: [مفرد] مِلَّۃ مذہب، شریعت۔ قَصَص: [مفرد] قِصَّۃ بات، واقعہ، حالت۔ قصص (ن) قصصاً بیان کرنا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۸۲ پر ہے۔ محدثات: [مفرد] مُحْدَثۃ، کتاب و سنت و اجماع کے خلاف دین میں نئی بات پیدا کر لینا (من گھڑت باتیں)

(۱) آپ ﷺ کی زبان مبارک سارے جہانوں میں سب سے زیادہ فصیح اور آپ کا بیان سب سے زیادہ بلیغ ہوتا تھا آپ ﷺ میں صفات جلیلہ، ماحول و مزاج کے مطابق بیان کا سلیقہ، عمدہ ذوق، پاکیزہ حس، زبان پر قدرت اور ادب و موہبت کی میراث اس طرح جمع ہوگئی تھیں کہ آپ سے قبل کسی دوسرے میں اس طرح جمع نہیں ہوئی تھیں اور نہ ہی آپ کے بعد کسی اور میں جمع ہوگی ان تمام خصوصیات کے ساتھ ساتھ آپ کی زبان مبارک وحی کے جاری ہونے کی جگہ تھی اس لئے آپ سیلاب کے بعد چراگاہ تھے اور آپ کے سبزہ اور نباتات سے حدیث بیان کی جاتی ہے لفظ آپ کے اطاعت گزار تھے، زبان کے پکے، دل کے سخی، عمدہ مذہب والے، آسان الفاظ کو استعمال کرنے والے، امام، مجتہد، صاحب معجزات اور لسان عرب میں نشانیوں والے تھے۔

besturdubooks.wordpress.com

مُحدَثۃٌ، کتاب وسنت واجماع کے خلاف دین میں نئی بات پیدا کر لینا (من گھڑت باتیں)
حدث (ن) حدوثا واقع ہونا، نو پید ہونا (تفعیل) تحدیثا روایت کرنا (افعال) إحداثا
ایجاد کرنا، پاخانہ کرنا۔ الھدیٰ: طریقہ، سیرت، رہنمائی، بیان۔ ھدیٰ (ض) ھُدیٰ رہنمائی
کرنا، بیان کرنا۔ ھِدآءً بھیجنا، آگے ہونا (تفعیل) تھدیۃً جدا جدا کرنا، تحفہ دینا (تفعّل)
تھدیًا (افتعال) اھتداءً ہدایت پانا۔

وَأَعْمَى الْعَمَى الضَّلَالَةُ بَعْدَ الْهُدَى. وَخَيْرُ الْعِلْمِ مَا نَفَعَ، وَخَيْرُ الْهُدَى مَا اتُّبِعَ، وَشَرُّ الْعَمَى عَمَى الْقَلْبِ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلَى، وَمَا قَلَّ وَكَفَى خَيْرٌ مِّمَّا كَثُرَ وَأَلْهَى، وَشَرُّ الْمَعْذِرَةِ حِينَ يَحْضُرُ الْمَوْتُ وَشَرُّ النَّدَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمِنَ النَّاسِ مَنْ لَا يَأْتِي الصَّلَاةَ إِلَّا دُبُرًا، وَمِنْهُمْ مَّنْ لَا يَذْكُرُ اللهَ إِلَّا هَجْرًا، وَأَعْظَمُ الْخَطَايَا اللِّسَانُ الْكَذُوبُ، وَخَيْرُ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ، وَخَيْرُ الزَّادِ التَّقْوَى، وَرَأْسُ الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللهِ، وَخَيْرُ مَا وُقِرَ فِي الْقُلُوبِ الْيَقِينُ، وَالْاِرْتِيَابُ مِنَ الْكُفْرِ، وَالنِّيَاحَةُ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ، وَالْغُلُولُ مِنْ جُثَاءِ جَهَنَّمَ، وَالْكَنْزُ كَيٌّ مِّنَ النَّارِ، وَالشِّعْرُ مِنْ مَزَامِيرِ إِبْلِيسَ، وَالْخَمْرُ جُمَّاعُ الْإِثْمِ، وَالنِّسَاءُ حِبَالَةُ الشَّيْطَانِ، وَالشَّبَابُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْجُنُونِ

اور سب سے بڑی گمراہی ہدایت کے بعد گمراہ ہونا ہے۔ اور بہترین علم وہ ہے جس نے فائدہ دیا۔ اور سب سے بہترین سیرت وہ ہے کہ جس کی پیروی کی گئی۔ اور سب سے بدترین گمراہی دل کی گمراہی ہے۔ اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اور جو تھوڑا ہو اور کافی ہو وہ بہتر ہے اس سے جو زیادہ ہو اور غافل کر دے۔ اور سب سے بدترین معذرت وہ ہے جو موت کے حاضر ہونے کے وقت کی جائے۔ اور سب سے بدترین شرمندگی قیامت کے دن کی ہوگی۔ اور بعض لوگ وہ ہیں جو نماز کی طرف پشت موڑ کر آتے ہیں۔ (یعنی جلدی جلدی ٹھونگے مار کر واپس جانے کی کرتے ہیں تو گویا کہ وہ آتے ہی پشت موڑ کر ہیں) اور ان میں سے بعض وہ ہیں جو اللہ کا ذکر نہیں کرتے مگر بے دلی کیساتھ۔ اور سب سے بڑی غلطی جھوٹی زبان ہے۔ اور سب سے بہترین غنا نفس کا غنا ہے۔ اور بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے۔ اور (اصل) حکمت کی جڑ تو اللہ تعالیٰ کا خوف ہے۔ اور دل میں جم جانے والی اشیاء میں سے سب سے بہترین شے یقین ہے۔ اور شک وشبہ (میں مبتلا ہونا تو) کفر (میں سے) ہے۔ اور نوحہ کرنا جاہلیت کے عمل میں سے ہے۔ اور خیانت کرنا (مال غنیمت میں) جہنم کا شعلہ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

اور خزانۂ جہنم کی آگ سے داغ ہے۔ (جس مال پر زکوٰۃ نہ دیجائے اس کو جہنم میں گرم کر کے مالک کو داغا جائے گا جس کی وجہ سے مالک کے جسم میں داغ پڑ جائیں گے) اور شعر گوئی شیطان کی بانسریوں میں سے ہے۔ اور شراب تمام گناہوں کا مجموعہ ہے۔ اور عورتیں شیطان کی رسیاں ہیں۔ اور جوانی جنون کے شعبوں میں سے ایک شعبہ ہے۔

دبرًا: پچھلا حصہ، آخر۔ دبر (ن) دَبْرًا، دُبُورًا، گزر جانا، نقل کرانا [جمع] اَدْبَارٌ (س) دَبَرًا کجاوہ وغیرہ سے زخمی پیٹھ والا ہونا (تفعیل) تدبیرًا غور کرنا، انجام سوچنا۔ الهجر: هجر (ن) هَجْرًا، هِجْرَانًا اعراض کرنا، قطع تعلق کرنا (تفعیل) تهجیرًا دوپہر میں چلنا، سخت گرم ہونا (مفاعلہ) مهاجرةً ہجرت کرنا (إفعال) إهجارًا بکواس کرنا، دوپہر میں چلنا۔ وقر: وقر (ض) وَقْرًا پھاڑنا، پھٹنا (ک) وَقَارَةً، وَقَارًا سنجیدہ وصاحب وقار ہونا، ثابت رہنا (ض) وُقُرًا، وُقُورَةً وقار کے ساتھ بیٹھنا (إفعال) إيقارًا بوجھ لادنا (تفعیل) توقيرًا تعظیم کرنا، زخمی کرنا۔ النياحة: نوح (ن) نَوْحًا، نِيَاحَةً مردہ پر واویلا کرنا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۶۳ پر ہے۔ الغلول: غلل (ن) غُلُولًا خیانت کرنا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۵۵ پر ہے۔ الجثاء: [مفرد] الجُثْوَةُ شعلہ، ڈھیر، قبر۔ جثو (ن) جُثُوًّا (ض) جُثِيًّا زانو پر بیٹھنا یا انگلیوں کے بل کھڑا ہونا (إفعال) إجثاءً زانو کے بل بٹھانا۔ كيّ: كوى (ض) كيًّا لوہے وغیرہ سے داغ دینا، ڈنک مارنا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۶۲ پر ہے۔ المزامير: [مفرد] المِزْمَارُ بانسری پھر گیت کو کہا جانے لگا۔ زمر (ض، ن) زَمْرًا، زَمِيرًا بانسری بجانا، اکسانا (ض) زَمَرَانًا بھاگنا، بدکنا (تفعیل) تزميرًا بانسری بجانا، مشک بھرنا۔ حبالة: پھندا [جمع] حبائل۔ حبل (ن) حَبْلًا رسی سے باندھنا، پھندے سے پکڑنا (س) حَبَلًا حاملہ ہونا (تفعیل) تحبيلًا حاملہ کرنا۔

وَشَرُّ الْمَكَاسِبِ كَسْبُ الرِّبَا، وَشَرُّ الْمَآكِلِ مَالُ الْيَتِيمِ، وَالسَّعِيدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهِ، وَالشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ، وَإِنَّمَا يَصِيرُ أَحَدُكُمْ إِلَى مَوْضِعِ أَرْبَعِ أَذْرُعٍ، وَالْأَمْرُ بِآخِرِهِ، وَمَلَاكُ الْعَمَلِ خَوَاتِيمُهُ، وَشَرُّ الرَّوَايَا رَوَايَا الْكَذِبِ، وَكُلُّ مَا هُوَ آتٍ قَرِيبٌ، وَسِبَابُ الْمُؤْمِنِ فُسُوقٌ وَقِتَالُ الْمُؤْمِنِ كُفْرٌ، وَأَكْلُ لَحْمِهِ مِنْ مَعْصِيَةِ اللهِ، وَحُرْمَةُ مَالِهِ كَحُرْمَةِ دَمِهِ، وَمَنْ يَتَأَلَّ عَلَى اللهِ يُكَذِّبْهُ، وَمَنْ يَغْفِرْ يَغْفِرِ اللهُ لَهُ وَمَنْ يَعْفُ يَعْفُ اللهُ عَنْهُ، وَمَنْ يَكْظِمِ الْغَيْظَ يَأْجُرْهُ اللهُ، وَمَنْ يَصْبِرْ عَلَى الرَّزِيَّةِ يُعَوِّضْهُ اللهُ، وَمَنْ يَتَّبِعِ السُّمْعَةَ يُسَمِّعِ اللهُ بِهِ، وَمَنْ يَصْبِرْ يُضَعِّفِ اللهُ لَهُ وَمَنْ يَعْصِ اللهَ يُعَذِّبْهُ اللهُ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِأُمَّتِي

besturdubooks.wordpress.com

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِاُمَّتِیْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِاُمَّتِیْ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِیْ وَلَكُمْ۔

اور بدترین کمائی سود کی کمائی ہے۔اور بدترین کھانا یتیم کا مال کھانا ہے۔اور خوش بخت وہ ہے جو دوسرے سے نصیحت حاصل کرے۔اور بد بخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ سے بد بخت پیدا ہوا۔اور یقیناً تم میں سے ہر ایک چار گز کی جگہ جائیگا۔اور معاملہ اپنے اختتام کے ساتھ ہے۔(اختتام پر معاملہ کا دارو مدار ہوتا ہے۔) اور عمل کا سرمایہ اس کے انجام میں ہے۔اور بدترین روایات جھوٹی روایات ہیں۔اور ہر آنے والی چیز قریب ہے۔اور مومن کو گالی دینا فسق ہے اور مومن سے قتال کرنا کفر ہے۔اور اس کا گوشت کھانا (غیبت کرنا) اللہ تعالیٰ کی معصیت و نافرمانی ہے۔اور اس کے مال کی حرمت اس کے خون کی حرمت کی مانند ہے اور جو اللہ پر قسم کھائے وہ اس کی تکذیب کرتا ہے۔اور جو بخش دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرماتے ہیں اور جو معاف کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرما دیتے ہیں۔اور جو غصہ کو ضبط کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو اجر عطا فرماتے ہیں۔اور جو مصیبت پر صبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو اس کا بدلہ عطا فرماتے ہیں۔اور جو کسی کی بات غور سے سنتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی بات (غور سے) سنتے ہیں۔اور جو صبر کرتا ہے اللہ اس کو دوہرا اجر دیتے ہیں اور جو اللہ کی نافرمانی کرتا ہے اللہ اس کو عذاب دیتے ہیں۔اے اللہ! میری اور میری امت کی مغفرت فرما، اے اللہ! میری اور میری امت کی مغفرت فرما، اے اللہ! میری اور میری امت کی مغفرت فرما، میں اللہ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

الرّوایا: [مفرد] راویۃ تا مبالغہ کی ہے، حدیث یا اشعار کو نقل کرنے والا، روی (ض) رِوَایۃً نقل کرنا، بیان کرنا بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۳۲ پر ہے۔یتالی: (تفعّل) تالیًا (إفعال) إیلاءً (افتعال) ابتلاءً قسم کھانا۔الرَّزِیۃ: [جمع] الرَّزایا بڑی مصیبت۔رزء (ف) رُزْءًا حاصل کرنا، کم کرنا، مصیبت میں ڈالنا (افتعال) ارتزاءً کم کرنا، بھلائی حاصل کرنا۔

☆☆☆☆☆☆☆

besturdubooks.wordpress.com

الْخَطَابَةُ الْمُعْجِزَةُ (۱)

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيْ قَالَ لَمَّا أَعْطَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَا أَعْطَى مِنْ تِلْكَ الْعَطَايَا الْكِبَارِ فِيْ قُرَيْشٍ وَفِيْ قَبَائِلِ الْعَرَبِ وَلَمْ يَكُنْ فِي الْأَنْصَارِ مِنْهَا شَيْئٌ وَجَدَ هٰذَا الْحَيُّ مِنَ الْأَنْصَارِ فِيْ أَنْفُسِهِمْ حَتّٰى كَثُرَتْ فِيْهِمُ الْقَالَةُ حَتّٰى قَالَ قَائِلُهُمْ لَقِيَ وَاللهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَوْمَهُ فَدَخَلَ عَلَيْهِ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّ هٰذَا الْحَيَّ مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ وَجَدُوْا عَلَيْكَ فِيْ أَنْفُسِهِمْ لِمَا صَنَعْتَ فِيْ هٰذَا الْفَيْئِ الَّذِيْ أَصَبْتَ قَسَمْتَ فِيْ قَوْمِكَ وَأَعْطَيْتَ عَطَايَا عِظَامًا فِيْ قَبَائِلِ الْعَرَبِ وَلَمْ يَكُنْ فِيْ هٰذَا الْحَيِّ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْهَا شَيْئٌ، قَالَ فَأَيْنَ أَنْتَ مِنْ ذٰلِكَ يَا سَعْدُ؟ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا أَنَا إِلَّا مِنْ قَوْمِيْ!

حضرت ابوسعید (سعد بن مالک الانصاری متوفی ۷۴ھ بعمر ۸۴ سال) خدری ﷺ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب آپ ﷺ نے قریش اور قبائلِ عرب کو بڑے بڑے تحفے عطا فرمائے مگر انصار صحابہ ﷺ کو اس میں سے تھوڑا سا بھی حصہ نہیں دیا تو انصار کے اس قبیلے نے اس کو اپنے دل میں برا سمجھا (یعنی ان کو یہ کام پسند نہیں آیا) جس کی وجہ سے ان میں الٹی سیدھی باتیں ہونے لگیں حتیٰ کہ ان میں سے ایک کہنے والے نے یہاں تک کہہ دیا:

''خدا کی قسم! رسول اللہ ﷺ تو اپنی قوم سے جا ملے ہیں''

تو آپ ﷺ کی خدمت میں حضرت سعد بن عبادہ ﷺ حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول (ﷺ)! انصار کا یہ قبیلہ آپ سے کچھ ناراض ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ آپ نے جو مالِ فئی حاصل کیا ہے اپنی قوم میں تقسیم کر دیا ہے، قبائل عرب کو بڑے بڑے تحفے عطا فرمائے لیکن

(1) ''الخطابۃ المعجزۃ'' کا پس منظر ۔ ۶ شوال ۸ھ کو مسلمانوں کی طرف سے بارہ ہزار کا لشکر بنو ثقیف اور ہوازن پر حملہ کے لئے مدینہ سے نکلا، بنو ثقیف طائف پر حکمران تھے جبکہ ہوازن کی آبادی طائف اور مکہ کے درمیان پھیلی ہوئی تھی، راستے بڑے لشکر کو دیکھ کر مسلمانوں کے دل میں یہ خیال آیا کہ آج تو ہم میدان ضرور مار لیں گے ایسی اللہ کی طرف سے توجہ کا ہٹنا پایا جاتا ہے اور یہ چیز اللہ کو پسند نہ آئی، اس لئے جب مسلمانوں کا لشکر وادی حنین میں پہنچا تو دشمن جس کی قیادت بنو ثقیف کا تیس سالہ نوجوان مالک بن عوف کر رہا تھا اور اس کو جوش دلانے کے لئے عرب کا مشہور شاعر و دانشور سو سالہ بوڑھا درید بن صمہ بھی شریک تھا، نے اچانک حملہ کر دیا جس کی وجہ سے ابتداء میں مسلمانوں کو مشکل پیش آئی لیکن بعد میں اللہ کی مدد اور نصرت کے شامل حال ہونے کی بناء پر شاندار فتح نصیب ہوئی ۔ جنگ کے اختتام پر مسلمانوں کو چوبیس ہزار اونٹ، چالیس ہزار بھیڑ بکریاں، چودہ ہزار اوقیہ چاندی اور چھ ہزار قیدی بطور مال غنیمت حاصل ہوئے اور آپ ﷺ نے ایک ایک قریشی کو سو درہم یا اس سے زائد مال بطور ''مؤلفۃ قلوب'' عطا فرمایا اور انصار کو کچھ بھی نہیں دیا جس کی وجہ سے یہ مذکورہ بالا واقعہ پیش آیا۔

besturdubooks.wordpress.com

آپ نے انصار کے اس قبیلہ کے لئے اس میں سے تھوڑا سا حصہ بھی نہیں رکھا (اسی وجہ سے انصار کا قبیلہ آپ پر ناراضگی کا اظہار کر رہا ہے) آپ ﷺ نے فرمایا کہ: اے سعد! کیا تم بھی ان میں سے ہو؟ تو سعد ؓ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول (ﷺ) میں اپنی قوم میں سے ہوں!

الحي: چھوٹا قبیلہ، محلہ، زندہ [جمع] اُحیاءٌ۔ حَیَّ (س) حَیاۃً زندہ رہنا، حَیاءً اظاہر ہونا۔ بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۷۷ پر ہے۔ المقالة: لوگوں کے درمیان پھیلی ہوئی اچھی یا بری بات، دوپہر کا قیلولہ۔ قول (ن) قَولاً کہنا، حکم کرنا، اشارہ کرنا وغیرہ، یہ ایک کثیر المعنیٰ لفظ ہے۔ الفيئ: اس سے مراد مالِ فیٔ ہے، فی ہر وہ مال کہلاتا ہے جو مجاہدین کو کسی علاقے سے بغیر جنگ کیے حاصل ہو، اس کے مقابلہ میں مالِ غنیمت ہوتا ہے اور وہ، وہ مال ہے جو جنگ کر کے حاصل کیا جاتا ہے۔ فَيئ (ض) فَیئًا حاصل کرنا۔ (تفعیل) تفییۃً سایہ دار ہونا (اِفعال) اِفاءۃً مالِ غنیمت حاصل کرا دینا۔

قَالَ فَاجْمَعْ لِيْ قَوْمَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَظِيْرَةِ قَالَ فَجَاءَ رِجَالٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَتَرَكَهُمْ فَدَخَلُوْا وَجَاءَ آخَرُوْنَ فَرَدَّهُمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوْا أَتٰى سَعْدٌ فَقَالَ قَدِ اجْتَمَعَ لَكَ هٰذَا الْحَيُّ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَتَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ.

تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی قوم کو میرے پاس اس باڑہ میں جمع کرو۔ راوی کہتے ہیں مہاجرین صحابہ ؓ آئے آپ نے ان کو جانے دیا وہ اندر داخل ہو گئے اور دوسرے لوگ آئے تو آپ نے ان کو لوٹا دیا (واپس کر دیا) جب وہ سب جمع ہو گئے تو حضرت سعد ؓ آئے اور عرض کیا کہ انصار کا یہ قبیلہ جمع ہو گیا ہے، آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور اللہ کی حمد وثنا ان کلمات کے ذریعہ سے بیان کی جن کا وہ اہل ہے۔

الحظيرة: باڑہ، ہر وہ شے جو آپ کے اور دوسرے کے درمیان حائل ہو۔ حظر (ض) حَظْرًا باڑہ میں بند کرنا، روکنا۔

ثُمَّ قَالَ "يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ مَا قَالَةٌ بَلَغَتْنِيْ عَنْكُمْ وَجِدَةٌ وَجَدْتُمُوْهَا فِيْ أَنْفُسِكُمْ؟ أَلَمْ آتِكُمْ ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللّٰهُ بِيْ، وَعَالَةً فَأَغْنَاكُمُ اللّٰهُ بِيْ، وَأَعْدَاءً فَأَلَّفَ اللّٰهُ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ؟ قَالُوْا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَنُّ وَأَفْضَلُ! ثُمَّ قَالَ أَلَا تُجِيْبُوْنِيْ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ؟ قَالُوْا بِمَاذَا نُجِيْبُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ الْمَنُّ وَالْفَضْلُ

besturdubooks.wordpress.com

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے انصار! وہ کونسی مشہور بات ہے جو مجھے تمہاری طرف سے پہنچی ہے؟ اور تم نے اپنے جی میں کونسی بات پال لی ہے؟ کیا میں تمہارے پاس اس حالت میں نہیں آیا کہ تم گمراہ تھے پھر میرے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ہدایت عطا فرمائی؟ تم فقیر تھے پھر اللہ نے میرے ذریعہ تم لوگوں کو غنی کردیا؟ تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن تھے پھر اللہ نے تمہارے دلوں میں محبت ڈال دی؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ احسان و فضل والے ہیں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے انصار! تم مجھے جواب کیوں نہیں دیتے؟ تو انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم کیا جواب دیں، اللہ اور اس کے رسول ہی کے لئے احسان و فضل ہے۔

المنّ: [مصدر] احسان، انعام، شبنم کی ایک ایسی قسم جو پتھروں اور درختوں پر شہد کی مانند جم کر خشک ہو جاتی ہے، وہ شے جو بنی اسرائیل پر نازل ہوتی تھی۔ منّ (ن) مَنًّا، مِنّۃً احسان جتانا، بھلائی کرنا۔ (ن) مَنًّا (إفعال) إمْنَانًا کمزور کرنا، کاٹنا۔ (مفاعلہ) مُمَانَّۃً کسی کی حاجت روائی کے لئے آنا جانا۔

قَالَ: وَاللهِ لَوْ شِئْتُمْ لَقُلْتُمْ فَلَصَدَقْتُمْ وَلَصُدِّقْتُمْ أَتَيْتَنَا مُكَذَّبًا فَصَدَّقْنَاكَ وَمَخْذُولًا فَنَصَرْنَاكَ، وَطَرِيدًا فَآوَيْنَاكَ، وَعَائِلًا فَوَاسَيْنَاكَ، أَوَجَدْتُمْ عَلَيَّ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ فِي أَنْفُسِكُمْ فِي لُعَاعَةٍ مِنَ الدُّنْيَا تَأَلَّفْتُ بِهَا قَوْمًا لِيُسْلِمُوا وَوَكَلْتُكُمْ إِلَى إِسْلَامِكُمْ.

تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سنو! خدا کی قسم! اگر تم چاہتے تو کہہ ڈالتے اور تم سچے ہوتے اور میں بھی تمہاری تصدیق کرتا کہ "آپ ہمارے پاس اس حال میں آئے کہ آپ کی تکذیب کی گئی تھی ہم نے آپ کی تصدیق کی، آپ کی قوم نے آپ کو بے یار و مددگار چھوڑ دیا تھا، ہم نے آپ کی مدد و نصرت کی، آپ دھتکار دیئے گئے تھے ہم نے آپ کو پناہ دی، آپ ہمارے پاس مفلس ہو کر آئے تھے ہم نے آپ کے ساتھ ہمدردی کی۔ اے انصار! کیا تم دنیا کے معمولی تنکے پر میرے اوپر غضبناک ہو کہ اس کے ذریعہ میں کسی قوم کے ساتھ الفت و محبت سے پیش آیا تا کہ وہ اسلام لے آئیں (اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو مؤلفۃ قلوبھم میں داخل تھے آپ ﷺ نے انکو مال دیا تا کہ وہ اسلام پر جمے رہیں) اور تمہیں تمہارے اسلام کے سپرد کردیا۔

مخذولا: [جمع] مخاذیل۔ خذل (ن) خذلا، خِذلانا مدد چھوڑنا۔ (تفعیل) تخذیلا مدد چھوڑنے پر اکسانا۔ (مفاعلہ) مخاذلۃ مدد چھوڑنا۔ طریدا: دھتکارا ہوا، جو دشمن

besturdubooks.wordpress.com

تمہارے بعد پیدا ہوگا وہ طرید کہلائے گا۔ بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۲۳۶ پر ہے۔ **واسیناک**: (س) (مفاعلہ) مواساۃ مدد دینا (ض) وَسْیًا (اِفعال) اِیساءً اسونڈنا، کاٹنا، اسی سے موسیٰ (اُسترا) ہے۔ **لُعَاعَة**: دنیا، ایک گھونٹ، ارزانی [جمع] لُعَاعٌ۔

أَلا تَرْضَوْنَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاءِ وَالْبَعِيرِ وَ تَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ إِلٰى رِحَالِكُمْ فَوَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَمَا تَنْقَلِبُوْنَ بِهٖ خَيْرٌ مِّمَّا يَنْقَلِبُوْنَ بِهٖ وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ اِمْرَأً مِّنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْسَلَكَ النَّاسُ شِعْبًا وَوَادِيًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبًا وَوَادِيًا لَسَلَكْتُ شِعْبَ الْأَنْصَارِ وَوَادِيَهَا الْأَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ أَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْأَنْصَارَ وَأَبْنَاءَ الْأَنْصَارِ وَأَبْنَاءَ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ قَالَ فَبَكَى الْقَوْمُ حَتّٰى أَخْضَلُوْا لِحَاهُمْ وَقَالُوْا رَضِيْنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قِسْمًا وَحَظًّا.

اے انصار! کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ لوگ بکریوں اور اونٹوں کو لیجائیں اور تم اللہ اور اسکے رسول کے ساتھ اپنی قیام گاہ کی طرف پلٹو؟ قسم اس ذات کی جسکے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! جس کو لیکر تم واپس جاؤ گے وہ اس سے زیادہ بہتر ہے جس کو لیکر وہ واپس جائیں گے۔ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار ہی میں سے ایک شخص ہوتا، اگر لوگ ایک پہاڑی راستے اور وادی پر چلتے اور انصار دوسرے پہاڑی راستے اور وادی پر چلتے تو میں انصار کے راستے اور وادی پر چلتا (اور اسی کو اختیار کرتا) انصار تو شعار ہیں (یعنی مجھ سے ان کا اتصال بہت ہی قوی اور مستحکم ہے) اور دیگر لوگ دثار ہیں (یعنی ان کا اتصال مجھ سے اتنا مستحکم نہیں ہے)۔ اے اللہ! انصار، ان کی اولاد، اور ان کی اولاد کی اولاد پر رحم فرما۔ راوی فرماتے ہیں کہ قوم اتنا روئی کہ انکی داڑھیاں آنسوؤں سے تر ہو گئیں اور انہوں نے کہا: ہم اللہ کے رسول ﷺ پر تقسیم اور حصہ کے اعتبار سے راضی ہیں۔

الشاء: [مفرد] شاۃ بکری، بکرا، جنگلی گائے۔ **رحالکم**: [مفرد] رَحْلٌ قیام گاہ، منزل، کجاوہ۔ رحل (ف) رَحْلًا، رَحِیْلًا ترک وطن کرنا (تفعیل) ترحیلًا کوچ کرانا، نقش ونگار کرنا۔ (اِفعال) اِرحالًا سواری دینا۔ **شعبا**: پہاڑی راستہ، بڑا قبیلہ [جمع] شِعَابٌ یہ اضداد کے قبیل میں سے ہے۔ شعب (ف) شَعْبًا جمع کرنا، متفرق کرنا، درست کرنا، بگاڑنا (تفعیل) تشعیبًا ہمیشہ کے لئے جدا ہونا (مفاعلہ) مشاعبۃً مرنا، دور ہونا۔ **شعار**: [مفرد] شَعَارَۃٌ بدن کے بالوں سے متصل لباس، یہ خاص لوگوں سے کنایہ ہے **دثار**: بدن سے ملے ہوئے کپڑے

besturdubooks.wordpress.com

کے اوپر کا گرم کپڑا، سونے والا جس کپڑے کو اوڑھ کر لیٹے۔ أخضلوا: خضل (س) خضلا تر ہونا (إفعال) إخضالا (تفعیل) تخضیلا تر کرنا، تر ہونا۔ حظا: حصہ خیر و فضل، نصیب، کبھی حصہ شر کے لئے بھی بولا جاتا ہے۔ حظظ (س) حظا (إفعال) إحظاظا نصیب والا ہونا۔

☆☆☆☆☆☆☆

فی بنی سعد

كَانَتْ حَلِيمَةُ بِنْتُ أَبِي ذُؤَيْبٍ السَّعْدِيَّةُ أُمُّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ الَّتِي أَرْضَعَتْهُ تُحَدِّثُ أَنَّهَا خَرَجَتْ مِنْ بَلَدِهَا مَعَ زَوْجِهَا وَابْنٍ لَهَا صَغِيرٍ تُرْضِعُهُ فِي نِسْوَةٍ مِّنْ بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ تَلْتَمِسُ الرُّضَعَاءَ قَالَتْ وَذٰلِكَ فِي سَنَةٍ شَهْبَاءَ لَمْ تُبْقِ لَنَا شَيْئًا، قَالَتْ فَخَرَجْتُ عَلٰى أَتَانٍ لِّي قَمْرَاءَ مَعَنَا شَارِفٌ لَنَا وَاللهِ مَا تَبِضُّ بِقَطْرَةٍ وَمَا نَنَامُ لَيْلَنَا أَجْمَعَ مِنْ صَبِيِّنَا الَّذِي مَعَنَا، مِنْ بُكَائِهِ مِنَ الْجُوْعِ، مَا فِي ثَدْيَيَّ مَا يُغْنِيهِ وَمَا فِي شَارِفِنَا مَا يُغَذِّيهِ (قَالَ ابْنُ هِشَامٍ) وَيُقَالُ يُغَذِّيهِ.

حلیمہ بنت ابی ذؤیب سعدیہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی رضاعی والدہ ہیں، بیان کرتی ہیں کہ وہ اپنے شوہر اور دودھ پیتے بچے کے ساتھ (جس کا نام عبد اللہ بن حارث ہے) اپنے علاقے (طائف) سے بنو سعد بن بکر کی عورتوں کے ہمراہ دودھ پینے والے بچوں کی تلاش میں نکلیں۔ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اس سال ایسا قحط تھا جس نے ہمارے لئے کچھ بھی نہیں چھوڑا تھا۔ میں اپنی سفید دراز گوش پر سوار ہو کر نکلی، ہماری اونٹنی بھی ہمارے ساتھ تھی خدا کی قسم! اس سے ایک قطرہ دودھ بھی نہیں نکلتا تھا، بچے کے بھوکے ہونے کی بناء پر اس کے رونے کی وجہ سے ہم ساری رات سو نہ سکے۔ (فقر و فاقہ کی وجہ سے) مجھ میں اتنا دودھ تھا جو اس کو کافی ہو سکے اور نہ اونٹنی میں اتنا دودھ تھا جو اس کو پلا سکیں۔

الرضعاء: [مفرد] الرضیع دودھ پیتا بچہ، کمینہ۔ شهباء: [مذکر] أشهب، ایسی خشک سالی کہ جس میں بارش ہو نہ سبزہ۔ شهب (ف) شهبا جھلس دینا (س) شهبا سیاہی مائل سفید رنگ والا ہونا (إفعال) إشهابا برباد کر دینا، ناپید کر دینا (افتعال) اشتهابا اس طرح خشک اور زرد ہونا کہ درمیان میں کچھ سبزہ باقی ہو، سیاہی مائل سفید رنگت والا ہونا۔ قمراء: [مذکر] الأقمر سبزی مائل سفید رنگ والا، چاندنی۔ قمر (س) قمرا بہت سفید ہونا، چاندنی رات میں بے خواب ہونا (ن) قمرا چھین لینا (مفاعلہ) مقامرۃ باہم جوا کھیلنا (إفعال)

besturdubooks.wordpress.com

إقمارًا چاندنی کا کھیت کرنا، چاند کے نکلنے کا انتظار کرنا (تفعل) تقمرًا چاندنی رات میں شکار کے لئے نکلنا، جوئے میں غالب آنا (افعلال) اقمرارًا سفید ہونا، چاند کے رنگ کا ہونا۔

شارف: بوڑھی اونٹنی، عنقریب شرف حاصل کرنے والا [جمع] شُرُف، شُرَّف۔ شرف (ک) شَرُوفًا بوڑھا ہونا۔ شرافةً دین یا دنیا میں بلند مرتبہ ہونا، صاحب عزت ہونا (ن) شَرْفًا کسی سے عزت ومرتبہ میں غالب ہونا (س) شَرَفًا بلند ہونا (مفاعلہ) مشارفةً شرافت پر فخر کرنے میں مقابلہ کرنا، جھانکنا (تفعیل) تشریفًا عزت وتعظیم کرنا، کنگرہ بنانا (إفعال) إشرافًا سیدھا کھڑا ہونا (استفعال) استشرافًا ہاتھ کی آڑ کرکے نظر اٹھا کر دیکھنا، سیدھا کھڑا ہونا۔

تبض: بضض (ض) بضًّا بضوضًا تھوڑا تھوڑا بہنا (ض، س) بضاضةً موٹاپے کے ساتھ پتلے اور نرم چمڑے والا ہونا (إفعال) إبضاضًا تھوڑی سی چیز دینا (تفعیل) تبضیضًا ناز ونعمت کی زندگی بسر کرنا (افتعال) ابتضاضًا تباہ کردینا (تفعل) تبضضًا تھوڑا تھوڑا کرکے وصول کرنا۔

یغدیه: غدی (تفعیل) تغدیةً دن کے ابتدائی حصہ میں کھلانا۔ (س) غدًا صبح کا کھانا کھانا (ن) غُدُوًّا صبح کے وقت جانا، سویرے آنا (مفاعلہ) مغاداةً صبح کے وقت آنا۔

وَلٰكِنَّا كُنَّا نَرْجُو الْغَيْثَ وَالْفَرَجَ فَخَرَجْتُ عَلٰى أَتَانِيْ تِلْكَ فَلَقَدْ أَدَمْتُ بِالرَّكْبِ حَتّٰى شَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ ضُعْفًا وَعَجَفًا حَتّٰى قَدِمْنَا مَكَّةَ نَلْتَمِسُ الرُّضَعَاءَ، فَمَا مِنَّا امْرَأَةٌ إِلَّا قَدْ عُرِضَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَتَأْبَاهُ إِذَا قِيْلَ لَهَا إِنَّهُ يَتِيْمٌ، وَذٰلِكَ أَنَّا إِنَّمَا كُنَّا نَرْجُو الْمَعْرُوْفَ مِنْ أَبِي الصَّبِيِّ فَكُنَّا نَقُوْلُ يَتِيْمٌ وَمَا عَسٰى أَنْ تَصْنَعَ أُمُّهُ وَجَدُّهُ، فَكُنَّا نَكْرَهُهُ لِذٰلِكَ، فَمَا بَقِيَتِ امْرَأَةٌ قَدِمَتْ مَعِيَ إِلَّا أَخَذَتْ رَضِيْعًا غَيْرِيْ.

لیکن ہم سب سیرابی اور خوشحالی کی تمنا وامید لئے ہوئے تھے اس لئے میں اپنی اس دراز گوش پر سوار ہوکر نکلی اور مسلسل سواری کرتی رہی لیکن وہ اتنی سست تھی کہ میری ہمراہی عورتیں بھی اس کی کمزوری اور لاغری سے تنگ آگئیں یہاں تک کہ (سفر کرتے کرتے) ہم دودھ پیتے بچوں کی تلاش میں مکہ پہنچ گئے ہم میں سے کوئی عورت بھی ایسی نہ تھی کہ جس پر آپ ﷺ کو پیش نہ کیا گیا ہو لیکن جب اسے بتلایا جاتا کہ یہ یتیم ہے تو وہ انکار کردیتی اس کی وجہ یہ تھی کہ ہم بچہ کے والدین سے انعام واکرام کی امید میں ہوتے تھے، ہم کہتے کہ یہ تو یتیم ہے اس کی ماں اور دادا تو کچھ بھی نہیں کرسکتے اسی وجہ سے ہم نے (بچہ کو لینا) ناپسند کیا تھا، میرے ساتھ جو بھی عورت آئی تھی ہر ایک نے سوائے میرے، بچہ لے لیا (مجھے کوئی بچہ نہیں ملا تھا)۔

besturdubooks.wordpress.com

الغیث: بارش، یہاں سیرابی مراد ہے۔ غیث (ض) غیثاً برسانا، برسنا (تفعّل) تغیثاً موٹا ہونا۔ **عجفاء**: [صفت] مؤنث کے لئے استعمال ہوتا ہے اور عُجف بھی مؤنث کے لئے استعمال ہوتا ہے البتہ مذکر کیلئے اَعْجَف، عُجف استعمال ہوتا ہے۔ عجف (ن، ض) عَجْفاً (اِفعال) اِعجافاً کمزور کرنا، دور ہونا (س، ک) عَجَفاً کمزور ہونا (تفعیل) تعجیفاً آسودگی سے کم کھانا، کھانا چھوڑ دینا۔

فَلَمَّا أَجْمَعْنَا الْاِنْطِلَاقَ قُلْتُ لِصَاحِبِيْ وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَكْرَهُ أَنْ أَرْجِعَ مِنْ بَيْنِ صَوَاحِبِيْ وَلَمْ آخُذْ رَضِيْعًا، وَاللّٰهِ لَأَذْهَبَنَّ إِلٰى ذٰلِكَ الْيَتِيْمِ فَلَآخُذَنَّهُ، قَالَ لَا عَلَيْكِ أَنْ تَفْعَلِيْ عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَّجْعَلَ لَنَا فِيْهِ بَرَكَةً، قَالَتْ فَذَهَبْتُ إِلَيْهِ فَأَخَذْتُهُ وَمَا حَمَلَنِيْ عَلٰى أَخْذِهٖ إِلَّا أَنِّيْ لَمْ أَجِدْ غَيْرَهُ.

جب ہم سب واپس چلنے کے لئے جمع ہو گئے تو میں نے اپنے شوہر سے کہا کہ میں اس بات کو ناپسند کرتی ہوں کہ اپنی سہیلیوں کے ہمراہ بچہ لئے بغیر واپس جاؤں، خدا کی قسم! میں تو ضرور بالضرور اس یتیم کے پاس جاؤں گی اور اسی کو لے کر چلوں گی، شوہر نے کہا ایسا کرنے میں تم پر کوئی حرج نہیں (تم ایسا کر سکتی ہو) ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ اس میں ہمارے لئے برکت پیدا فرما دیں۔ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اس کے پاس گئی اور اس کو لے لیا، اس یتیم بچہ کو لینے پر مجھے کسی نے مجبور نہیں کیا تھا مگر یہ کہ مجھے اس کے علاوہ کوئی دوسرا بچہ نہیں ملا تھا۔

صواحبی: [مفرد] صاحبۃ دیگر جمع صاحبات بھی آتی ہے۔ صحب (س) صُحْبۃً، صَحَابۃً ساتھی ہونا (اِفعال) اِصحاباً ساتھی والا ہونا، محفوظ رکھنا (افتعال) اِصطحاباً حفاظت کرنا۔

قَالَتْ فَلَمَّا أَخَذْتُهُ رَجَعْتُ بِهٖ إِلٰى رَحْلِيْ فَلَمَّا وَضَعْتُهُ فِيْ حِجْرِيْ أَقْبَلَ عَلَيْهِ ثَدْيَايَ بِمَا شَاءَ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَ حَتّٰى رَوِيَ وَشَرِبَ مَعَهُ أَخُوْهُ حَتّٰى رَوِيَ، ثُمَّ نَامَا وَمَا كُنَّا نَنَامُ مَعَهُ قَبْلَ ذٰلِكَ، وَقَامَ زَوْجِيْ إِلٰى شَارِفِنَا تِلْكَ فَإِذَا إِنَّهَا لَحَافِلٌ فَحَلَبَ مِنْهَا مَا شَرِبَ وَشَرِبْتُ مَعَهُ حَتَّى انْتَهَيْنَا رِيًّا وَشِبَعًا فَبِتْنَا بِخَيْرِ لَيْلَةٍ قَالَتْ يَقُوْلُ صَاحِبِيْ حِيْنَ أَصْبَحْنَا تَعْلَمِيْ وَاللّٰهِ يَا حَلِيْمَةُ؟ لَقَدْ أَخَذْتِ نَسَمَةً مُبَارَكَةً، قَالَتْ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَرْجُوْ ذٰلِكَ.

وہ فرماتی ہیں جب میں نے وہ بچہ لے لیا تو میں اسے لیکر اپنی قیام گاہ واپس آ گئی جب میں نے اسے اپنی گود میں لٹایا تو میری چھاتی اس پر دودھ سے لبریز ہو کر جھک گئی اس

besturdubooks.wordpress.com

نے جتنا دودھ چاہا خوب سیر ہو کر پیا، اس کے ساتھ اس کے بھائی نے بھی خوب سیر ہو کر پیا، پھر وہ دونوں سو گئے جب کہ اس سے پہلے ہم اس کے ساتھ سو نہیں سکتے تھے۔ میرے شوہر اس اونٹنی کے قریب گئے تو وہ دودھ سے لبریز تھی، انہوں نے اس کا اتنا دودھ دوہا جسکو انہوں نے اور میں نے اتنا پیا کہ ہم دونوں شکم سیر ہو گئے اور وہ رات ہم نے انتہائی عافیت کے ساتھ گزاری۔ وہ فرماتی ہیں جب صبح ہوئی تو میرے شوہر نے کہا: خدا کی قسم! اے حلیمہ! جان لو تم تو انتہائی مبارک بچہ لائی ہو، میں نے کہا خدا کی قسم! مجھے بھی یہی توقع ہے کہ یہ بچہ مبارک ہے۔

حجری: گود[جمع]حُجُور۔ حجر (ن) حُجرا، حُجر انا روکنا، محروم کرنا (اِفعال) اِحجارًا چھپانا (افتعال) احتجارا اپنی گود لینا۔ روي: روی (س) رِیًّا، رَیًّا سیراب ہونا، سرسبز ہونا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۴۲ پر ہے۔ حافل: [جمع]حُفَّل، حوافل۔ حفل (ض) حَفلا، حُفُولا، حَفِيلا کثرت سے جمع ہونا، لبالب بھرنا، صیقل کرنا (تفعیل) تحفیلا اچھی طرح جمع کرنا، زینت دینا (افتعال) احتفالا جمع ہونا، بھرنا، مبالغہ کرنا۔ نسمة: ہر جاندار انسان ہو یا حیوان [جمع]نَسَم، نَسَمَات۔

قَالَتْ ثُمَّ خَرَجْنَا وَرَكِبْتُ أَتَانِي وَحَمَلْتُهُ عَلَيْهَا مَعِي فَوَاللهِ لَقَطَعَتْ بِالرَّكْبِ مَا يَقْدِرُ عَلَيْهَا شَيْئٌ مِّنْ حُمُرِهِمْ حَتّٰى أَنَّ صَوَاحِبِيْ لَيَقُلْنَ لِيْ يَا ابْنَةَ أَبِيْ ذُؤَيْبٍ اِرْبَعِيْ عَلَيْنَا أَلَيْسَتْ هٰذِهٖ أَتَانَكِ الَّتِيْ كُنْتِ خَرَجْتِ عَلَيْهَا؟ فَأَقُوْلُ لَهُنَّ بَلٰى وَاللهِ إِنَّهَا لَهِيَ هِيَ، فَيَقُلْنَ وَاللهِ إِنَّ لَهَا لَشَأْنًا۔

حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر ہم (مکہ مکرمہ سے) نکلے، میں اپنی دراز گوش پر سوار ہوئی اور اس بچہ کو بھی اپنے ساتھ اس پر اٹھا لیا، خدا کی قسم! وہ دراز گوش اس تیزی سے سفر طے کرنے لگی کہ ان کے خچروں کے لئے یہ ممکن نہیں تھا حتی کہ میری ہمراہی عورتیں تعجب سے کہنے لگیں: اے بنت ابی ذویب! تمہارا ناس ہو ہم پر آسانی کر (یعنی ہمارا بھی دھیان کر) کیا یہ تمہاری وہی دراز گوش نہیں ہے جس پر تم سوار ہو کر نکلی تھیں؟ میں نے ان سے کہا (ہاں! ہاں) خدا کی قسم! یہ تو وہی دراز گوش ہے، وہ کہنے لگیں کہ بے شک اس کی تو عجیب شان ہو گئی ہے۔

اربعي: ربع (ف) رَبعًا ٹھہرنا، انتظار کرنا، مہربانی کرنا (ف، ن) رَبعًا [الحَبل] چار بل کی رسی بٹنا، چوتھائی مال لینا (تفعیل) تربیعًا چوکور بنانا۔

قَالَتْ ثُمَّ قَدِمْنَا مَنَازِلَنَا مِنْ بِلَادِ بَنِيْ سَعْدٍ وَمَا أَعْلَمُ أَرْضًا مِّنْ أَرْضِ اللهِ أَجْدَبَ مِنْهَا فَكَانَتْ غَنَمِيْ تَرُوْحُ عَلَيَّ، حِيْنَ قَدِمْنَا بِهٖ مَعَنَا شِبَاعًا لُبَّنًا فَنَحْلِبُ

besturdubooks.wordpress.com

وَنَشْرَبُ، وَمَا يَحْلِبُ إِنْسَانٌ قَطْرَةَ لَبَنٍ وَلَا يَجِدُهَا فِي ضَرْعٍ حَتّٰى كَانَ الْحَاضِرُوْنَ مِنْ قَوْمِنَا يَقُوْلُوْنَ لِرُعْيَانِهِمْ وَيْلَكُمْ اِسْرَحُوْا حَيْثُ يَسْرَحُ رَاعِيْ بِنْتِ أَبِيْ ذُوَيْبٍ فَتَرُوْحُ أَغْنَامُهُمْ جِيَاعًا مَا تَبِضُّ بِقَطْرَةِ لَبَنٍ وَتَرُوْحُ غَنَمِيْ شِبَاعًا لُبَّنًا فَلَمْ نَزَلْ نَتَعَرَّفُ مِنَ اللّٰهِ الزِّيَادَةَ وَالْخَيْرَ حَتّٰى مَضَتْ سَنَتَاهُ وَفَصَلْتُهُ

فرماتی ہیں کہ پھر ہم بنوسعد میں اپنے گھر آگئے اور میں اللہ کی زمین میں سے کوئی زمین بنوسعد کی زمین سے زیادہ قحط سالی میں مبتلا نہیں جانتی (لیکن) جب ہم اس بچہ کو لے کر آگئے تو میری بکریاں شام کو شکم سیر اور دودھ سے بھری ہوئی لوٹتیں، ہم ان کا دودھ نکالتے اور پیتے جبکہ کوئی شخص دودھ کا ایک قطرہ دوہتا تھا اور نہ ہی اپنے جانوروں میں پاتا تھا یہاں تک کہ ہماری قوم کے لوگ اپنے چرواہوں کو کہنے لگے کہ تمہارا برا ہو! تم بھی اپنے جانوروں کو وہاں چراؤ جہاں بنتِ ابی ذویب کا چرواہا چراتا ہے۔ (لیکن پھر بھی ان کے جانور) شام کو بھوکے اور دودھ سے خالی لوٹتے اور میری بکریاں شکم سیر اور دودھ سے لبریز لوٹتیں۔ ہم مسلسل اللہ تعالیٰ کی اس خیر و برکت کا مشاہدہ کرتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے دو سال پورے ہوگئے اور میں نے آپ ﷺ کا دودھ چھڑوا دیا۔

اجدب: وہ زمین جس میں بارش نہ ہونے کی وجہ سے پیداوار نہ ہو، قحط زدہ۔ [جمع] أَجَادِبُ۔ جدب (ن ض) جَدْبًا (ک) جُدُوْبَةً (تفعل) تجدبا بارش نہ ہونے کی وجہ سے خشک ہونا، عیب لگانا (إفعال) إجدابا قحط زدہ ہونا، بارش نہ ہونیکی وجہ سے خشک ہونا (تفعیل) تجدیبا کمزور کرنا

وَكَانَ يَشِبُّ شَبَابًا لَا يُشْبِهُهُ الْغِلْمَانُ. فَلَمْ يَبْلُغْ سَنَتَيْهِ حَتّٰى كَانَ غُلَامًا جَفْرًا قَالَتْ فَقَدِمْنَا بِهِ عَلٰى أُمِّهِ وَنَحْنُ أَحْرَصُ شَيْءٍ عَلٰى مَكْثِهِ فِيْنَا، لِمَا كُنَّا نَرٰى مِنْ بَرَكَتِهِ، فَكَلَّمْنَا أُمَّهُ، وَقُلْتُ لَهَا لَوْ تَرَكْتِ بُنَيَّ عِنْدِيْ حَتّٰى يَغْلُظَ فَإِنِّيْ أَخْشٰى عَلَيْهِ وَبَاءَ مَكَّةَ، قَالَتْ فَلَمْ نَزَلْ بِهَا حَتّٰى رَدَّتْهُ مَعَنَا، قَالَتْ فَرَجَعْنَا بِهِ.

اور آپ ﷺ ایسے جوان تھے کہ آپ دوسرے بچوں کے مشابہ نہیں تھے اور ابھی دو سال ہی کے تھے کہ اچھے بھلے بڑے معلوم ہونے لگے۔ فرماتی ہیں کہ ہم آپ کو لیکر آپ کی والدہ کے پاس پہنچے جبکہ ہم ان کو ان برکات کی وجہ سے جن کا ہم مشاہدہ کرتے آرہے تھے کچھ مدت مزید اپنے پاس ٹھہرانے کے حریص تھے لہٰذا ہم نے ان کی والدہ سے بات کی اور میں نے ان سے کہا: اگر آپ اپنے بیٹے کو جوان ہونے تک میرے پاس چھوڑ دیں تو بہت

besturdubooks.wordpress.com

اچھا ہوگا کیوں کہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں مکہ کی وبا (جو ان دنوں مکہ میں پھیلی ہوئی تھی) ان کو کوئی نقصان نہ پہنچائے۔ فرماتی ہیں کہ ہم مسلسل یہ اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ آپ کی والدہ نے آپ کو ہمارے حوالہ کردیا چنانچہ ہم آپ کو لیکر لوٹے۔

جفر: بڑا اور موٹا بچہ [جمع] أجفار، جفار، جفرۃ۔ جفر (ن) جفرا بڑا ہونا، بڑے پیٹ والا ہونا، جفتی یا جماع نہ کرنا (تفعل) تجفر ا بکری کے بچہ کا موٹا اور پرگوشت ہونا۔

فَوَاللهِ إِنَّهُ بَعْدَ مَقْدِمِنَا بِهِ بِأَشْهُرٍ مَعَ أَخِيْهِ لَفِيْ بَهْمٍ لَنَا خَلْفَ بُيُوْتِنَا إِذْ أَتَانَا أَخُوْهُ يَشْتَدُّ فَقَالَ لِيْ وَلِأَبِيْهِ، ذَاكَ أَخِي الْقُرَشِيُّ قَدْ أَخَذَهُ رَجُلَانِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيْضٌ فَأَضْجَعَاهُ فَشَقَّا بَطْنَهُ فَهُمَا يَسُوْطَانِهِ. قَالَتْ فَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبُوْهُ نَحْوَهُ فَوَجَدْنَاهُ قَائِمًا مُنْتَقِعًا وَجْهُهُ، قَالَتْ فَالْتَزَمْتُهُ وَالْتَزَمَهُ أَبُوْهُ، فَقُلْنَا لَهُ مَا لَكَ يَا بُنَيَّ؟ قَالَ جَاءَنِيْ رَجُلَانِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيْضٌ فَأَضْجَعَانِيْ وَشَقَّا بَطْنِيْ فَالْتَمَسَا فِيْهِ شَيْئًا لَا أَدْرِيْ مَا هُوَ، قَالَتْ فَرَجَعْنَا بِهِ إِلَىٰ خِبَائِنَا.

خدا کی قسم! ہمارے آنے کے چند ماہ بعد آپ (ﷺ) ہمارے گھر کے پچھواڑے میں اپنے بھائی کے ساتھ بھیڑ بکریوں کے ریوڑ میں تھے کہ ان کا بھائی دوڑتا ہوا آیا اور ہمیں بتلانے لگا: وہ جو ہمارا قریشی بھائی ہے نا! اس کو سفید پوش دو آدمیوں نے پکڑ کر لٹایا، اس کا سینہ چاک کر ڈالا پھر اس کو سی رہے ہیں۔ فرماتی ہیں کہ ہم فوراً ان کی طرف لپکے تو ان کو اس حالت میں کھڑے ہوئے پایا کہ ان کے چہرے کا رنگ بدلا ہوا تھا۔ میں نے اور ان کے (رضاعی) والد نے ان کو اپنے ساتھ لپٹا لیا اور ان سے پوچھا: کیا ہوا ہے میرے بیٹے؟ انہوں نے جواب دیا سفید پوش دو شخص میرے پاس آئے تھے، ان دونوں نے مجھے پکڑ کر لٹایا میرے سینے کو چاک کیا پھر اس میں سے انہوں نے کچھ ڈھونڈ کر نکالا مجھے معلوم نہیں کہ وہ کیا تھا۔ ہم ان کو لے کر اپنے خیمہ (قیام گاہ) واپس آگئے۔

بَهم: بفتح الباء و بالسکون [واحد] بَهمۃٌ گائے بھیڑ، بکری کے بچے۔ یسوطان: سوط (ن) سَوطا مخلوط کرنا، کوڑے سے مارنا، تہہ و بالا کرنا (تفعیل) تسویطاً گڈمڈ کرنا، گندنا کی شاخیں نکلنا (افتعال) استواطاً مخلوط ہونا۔ منتقعا: نقع (افتعال) انتقاعاً غم یا گھبراہٹ کی وجہ سے چہرے کا رنگ بدل جانا۔ (ف) نقعاً آواز بلند کرنا، چاک کرنا، جمع کرنا۔ نُقوعاً بلند ہونا، چلانا (انفعال) اِنقاعاً متغیر ہوکر زرد رنگ ہونا، سیراب کرنا۔ خبائنا: اون یا بالوں کا خیمہ [جمع] أخبیۃ۔ خبأ (ف) خبأ چھپانا (افتعال) اختباءً چھپنا، چھپانا۔

besturdubooks.wordpress.com

قَالَتْ وَقَالَ لِي أَبُوهُ يَاحَلِيمَةُ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ هٰذَا الْغُلَامُ قَدْ أُصِيبَ فَأَلْحِقِيهِ بِأَهْلِهِ قَبْلَ أَنْ يَظْهَرَ ذٰلِكَ بِهِ، قَالَتْ فَاحْتَمَلْنَاهُ فَقَدِمْنَابِهِ عَلٰى أُمِّهِ فَقَالَتْ مَاأَقْدَمَكِ بِهِ يَاظِئْرُ؟ وَقَدْكُنْتِ حَرِيصَةً عَلَيْهِ وَعَلٰى مُكْثِهِ عِنْدَكِ قَالَتْ فَقُلْتُ قَدْ بَلَغَ اللّٰهُ بِابْنِي وَقَضَيْتُ الَّذِي عَلَيَّ وَتَخَوَّفْتُ الْأَحْدَاثَ عَلَيْهِ فَأَدَّيْتُهُ عَلَيْكِ كَمَاتُحِبِّينَ، قَالَتْ مَا هٰذَا شَأْنُكِ فَاصْدُقِينِي خَبَرَكِ

فرماتی ہیں کہ ان کے (رضائی) والد نے مجھ سے کہا: اے حلیمہ! مجھے ڈر ہے کہ کہیں اس لڑکے کو کوئی مصیبت نہ پہنچ جائے، اس سے پہلے کہ وہ مصیبت ان پر ظاہر ہو تم ان کو ان کے گھر لوٹادو۔ حلیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر ہم نے اسے اٹھایا اور انکو لیکر ان کی والدہ کے پاس پہنچے تو انہوں نے کہا: اے دایا! کس وجہ سے تم اس کو لائی ہو؟ جب کہ تم تو اس پر حریص تھیں اور چاہتی تھیں کہ وہ تمہارے پاس مزید کچھ دن رہے میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹے کو بڑا کر دیا ہے اور میرے اوپر جو ذمہ داری تھی میں نے پوری کر دی ہے، میں اس پر حوادث و مصائب سے خوفزدہ ہوں لہٰذا میں اس کو لوٹا رہی ہوں جیسا کہ تم پسند کرتی ہو، تو انہوں نے کہا اصل معاملہ کیا ہے؟ اپنی بات مجھے سچ سچ بتاؤ۔

ظئر: غیر کے بچے کو دودھ پلانے والی، غیر کے بچے پر مہربانی کرنے والی ہونا، دایہ مقرر کرنا [جمع] أظؤر، ظؤار۔

قَالَتْ فَلَمْ تَدَعْنِي حَتّٰى أَخْبَرْتُهَا قَالَتْ أَفَتَخَوَّفْتِ عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ، قَالَتْ قُلْتُ نَعَمْ كَلَّا وَاللّٰهِ مَا لِلشَّيْطَانِ عَلَيْهِ مِنْ سَبِيلٍ وَإِنَّ لِبُنَيَّ لَشَأْنًا أَفَلَا أُخْبِرُكِ خَبَرَهُ، قَالَتْ قُلْتُ بَلٰى، قَالَتْ رَأَيْتُ حِينَ حَمَلْتُ بِهِ أَنَّهُ خَرَجَ مِنِّي نُورٌ أَضَاءَ لِي قُصُورَ بُصْرٰى مِنْ أَرْضِ الشَّامِ ثُمَّ حَمَلْتُ بِهِ فَوَاللّٰهِ مَارَأَيْتُ مِنْ حَمْلٍ قَطُّ كَانَ أَخَفَّ عَلَيَّ وَلَا أَيْسَرَ مِنْهُ وَوَقَعَ حِينَ وَلَدْتُهُ وَأَنَّهُ لَوَاضِعٌ يَدَيْهِ بِالْأَرْضِ رَافِعٌ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ دَعِيهِ عَنْكِ وَانْطَلِقِي رَاشِدَةً.

حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ان کے صرار کرنے کے بعد مجھے تمام واقعہ بتانا پڑا۔ یہ تمام واقعہ سن کر انہوں نے کہا کہ کیا تم اس پر شیطان سے خوفزدہ ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں تو انہوں نے کہا شیطان کا ان پر کوئی زور نہیں ہے، اور یقیناً میرے بیٹے کی ایک خاص شان ہے کیا میں تمہیں اس بات سے آگاہ نہ کروں؟ میں نے کہا: جی بالکل بتایئے! بتلانے لگیں حمل کے وقت میں نے اپنے اندر سے ایک نور کو نکلتے دیکھا جس نے ملک شام

besturdubooks.wordpress.com

کے شہر بصرہ کے محلات میرے لئے روشن کردیئے پھر مجھے حمل رہا، خدا کی قسم! میں نے کوئی حمل اس سے زیادہ آسان اور ہلکا نہیں دیکھا اور جس وقت وہ پیدا ہوا تو اس نے دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھا ہوا تھا اور آسمان کی جانب اپنا سر اٹھایا ہوا تھا۔ آپ ان کو اپنی طرف سے چھوڑ جائیں اور بلا کسی پریشانی کے چلی چلیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

كَيْفَ هَاجَرَ النَّبِيُّ ﷺ

إِنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا(١) زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ قَطُّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّيْنَ وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِيْنَا فِيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ طَرَفَي النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً فَلَمَّا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُوْنَ خَرَجَ أَبُوْبَكْرٍ مُهَاجِرًا نَحْوَ أَرْضِ الْحَبْشَةِ حَتّٰى بَلَغَ بَرْكَ الْغِمَادِ لَقِيَهُ ابْنُ الدُّغْنَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ فَقَالَ أَيْنَ تُرِيْدُ يَا أَبَا بَكْرٍ؟ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ أَخْرَجَنِيْ قَوْمِيْ فَأُرِيْدُ أَنْ أَسِيْحَ فِي الْأَرْضِ وَأَعْبُدَ رَبِّيْ فَقَالَ ابْنُ الدُّغْنَةِ فَإِنَّ مِثْلَكَ يَا أَبَابَكْرٍ لَا يَخْرُجُ وَلَا يُخْرَجُ إِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَأَنَا لَكَ جَارٌ اِرْجِعْ وَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبَلَدِكَ.

آپ ﷺ کا سفر ہجرت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جو آپ ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں فرماتی ہیں کہ جب سے میں نے ہوش سنبھالا اپنے والدین کو دین کا متبع پایا اور کوئی دن ایسا نہیں گزرتا تھا جس میں آپ ﷺ صبح و شام دونوں وقت ہمارے پاس تشریف نہ لاتے ہوں، جب (مکہ میں) مسلمانوں کو ستایا گیا تو حضرت ابوبکر صدیق ﷛ حبشہ کی طرف ہجرت کی نیت سے نکلے جب (مقام) برک الغماد پر پہنچے تو قبیلہ قارہ کے سردار ابن الدغنہ سے آپ کی ملاقات ہوئی، ابن الدغنہ نے پوچھا اے ابوبکر! کہاں کا ارادہ ہے، حضرت ابوبکر صدیق ﷛ نے جواب دیا میری قوم نے مجھے نکال دیا ہے اب میں یہ چاہتا ہوں کہ خدا کی زمین میں سیاحت کروں اور (آزادی کے ساتھ) اپنے رب کی عبادت کروں، ابن الدغنہ نے کہا اے ابوبکر! تم جیسے

(1) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی چہیتی اہلیہ مطہرہ اور صدیق اکبر کی صاحبزادی ہیں، آپ کا شمار ممتاز جلیل القدر فقیہ صحابہ کرام میں ہوتا ہے، آپ نے پینسٹھ سال کی عمر پائی آٹھ سال پانچ ماہ آنحضرت کی رفاقت میں گزارے، ۵۷ھ میں امیر معاویہ کے دور خلافت میں رحلت فرمائی۔

besturdubooks.wordpress.com

آدمی کو خود نکلنا چاہیے اور نہ اسے نکالا جانا چاہیے، تم ناداروں کے لئے سامان مہیا کرتے ہو، صلہ رحمی کرتے ہو، بے کس لوگوں کے بوجھ (قرضہ وتاوان) اٹھاتے ہو، مہمان نوازی کرتے ہو، حق (پر قائم رہنے کی وجہ سے کسی پر آنے والی مصیبتوں میں اس) کے معین اور مددگار رہو، میں تمہیں اپنی پناہ میں دیتا ہوں تم واپس چلو اور اپنے رب کی عبادت اپنے شہر ہی میں کرو۔

المعدم: عدم (افعال) إعدامًا محتاج ہونا، محروم کردینا (س) عَدَمًا، عُدْمًا گم کرنا، کم کرنا، تجاوز کرنا (ک) عَدَامَۃً بیوقوف ہونا الکل: کمزور، وہ شخص جس کا والد اور اولاد نہ ہو، یتیم [یہ ایک کثیر المعنی لفظ ہے] کَلَّ (ض) کَلًّا، کَلَالَۃً تھکنا، بے اولاد اور بے والد ہونا، کند ہونا (تفعیل) تکلیلًا کند ہونا، تاج پہنانا، کوشش کرنا (إفعال) إکلالًا مدھم کردینا، تھکا دینا (افتعال) اکتلالًا کوندنا۔ تقری: قری (ض) قِرًی، قَرَاءً امیزبانی کرنا، جمع کرنا (استفعال) استقراءًا تلاش کرنا، چکر لگانا (إفعال) إقراءًا گاؤں میں رہنا، مہمانی طلب کرنا۔ نوائب: [مفرد] نائبۃ مصیبت، حادثہ، شاہی ٹیکس۔ بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۳۵ پر ہے۔ جار: پناہ دینے والا، لینے والا، پڑوسی [جمع جیران، جوار۔ جور (ن) جَوْرًا ظلم کرنا، بصلہ [علی] ہٹ جانا (تفعیل) تجویزًا ظلم کی طرف منسوب کرنا، پچھاڑنا (مفاعلہ) مجاورۃً پڑوس میں رہنا، اعتکاف کرنا (تفاعل) تجاورًا (افتعال) اجتوازًا ایک دوسرے کے پڑوس میں رہنا۔

فَرَجَعَ وَارْتَحَلَ مَعَهُ ابْنُ الدُّغُنَةِ فَطَافَ ابْنُ الدُّغُنَةِ عَشِيَّةً فِيْ أَشْرَافِ قُرَيْشٍ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّ أَبَابَكْرٍ لَايَخْرُجُ مِثْلُهُ وَلَا يُخْرَجُ أَتُخْرِجُوْنَ رَجُلًا يَكْسِبُ الْمُعْدَمَ وَيَصِلُ الرَّحِمَ وَيَحْمِلُ الْكَلَّ وَيَقْرِي الضَّيْفَ وَيُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَلَمْ تُكَذِّبْ قُرَيْشٌ بِجَوَارِ ابْنِ الدُّغُنَةِ وَقَالُوْا لِابْنِ الدُّغُنَةِ مُرْ أَبَابَكْرٍ فَلْيَعْبُدْ رَبَّهُ فِيْ دَارِهٖ فَلْيُصَلِّ فِيْهَا وَلْيَقْرَأْ مَاشَاءَ وَلَا يُؤْذِيْنَا بِذٰلِكَ وَلَا يَسْتَعْلِنْ بِهٖ فَإِنَّا نَخْشٰى أَنْ يُفْتِنَ نِسَاءَنَا وَأَبْنَاءَنَا فَقَالَ ذٰلِكَ ابْنُ الدُّغُنَةِ لِأَبِيْ بَكْرٍ فَلَبِثَ أَبُوْبَكْرٍ بِذٰلِكَ يَعْبُدُ رَبَّهُ فِيْ دَارِهٖ وَلَا يَسْتَعْلِنُ بِصَلَاتِهٖ وَلَا يَقْرَأُ فِيْ غَيْرِ دَارِهٖ.

چنانچہ وہ واپس آگئے اور ابن الدغنہ بھی انکے ساتھ واپس آیا، اس نے شام کو سرداران قریش کے پاس چکر لگایا اور تمام سے مخاطب ہوکر کہا: ابوبکرؓ جیسے آدمی کو خود نکلنا چاہئے اور نہ ہی نکالا جانا چاہئے، کیا تم ایک ایسے شخص کو نکالتے ہو جو ناداروں کیلئے سامان مہیا کرتا ہے، صلہ رحمی کرتا ہے، بے کس لوگوں کے بوجھ اٹھاتا ہے، مہمان نوازی کرتا ہے، حق (پر قائم رہنے کی وجہ سے کسی پر مصیبت یا حادثہ آجائے تو اس) کا معین اور مددگار رہے، قریش

besturdubooks.wordpress.com

نے ابن الدغنہ کی امان سے انکار نہیں کیا البتہ ساتھ ہی یہ کہا کہ آپ ابوبکرؓ سے یہ کہہ دیں کہ اپنے رب کی عبادت اپنے گھر میں کریں وہیں نمازیں پڑھیں اور جو کچھ پڑھنا چاہیں وہیں پڑھیں اور ہمیں اپنی عبادات (نماز اور تلاوت) سے تکلیف نہ پہنچائیں اور یہ سب کچھ اعلانیہ نہ کریں (یعنی نماز اور تلاوت اعلانیہ نہ ہو) کیونکہ ہمیں ڈر ہے کہ وہ ہماری عورتوں اور بچوں کو فتنہ میں مبتلا کردیں گے، ابن الدغنہ نے یہ سب کچھ ابوبکر صدیقؓ سے کہہ دیا، ابوبکر صدیقؓ کچھ دنوں تک تو اس پر قائم رہے اور اپنے گھر کے اندر ہی اپنے رب کی عبادت کرنے لگے، برسرعام نماز پڑھتے تھے اور نہ ہی اپنے گھر کے سوا کسی اور جگہ تلاوت کرتے تھے۔

لایستعلن: علن (استفعال) استعلانًا ظاہر کرنے کے درپے ہونا (ن،ض،ک، س) علنًا، علانیۃ، علوًّا (افتعال) اعتلانًا ظاہر ہونا (مفاعلہ) معالنۃً کھلم کھلا دشمنی کرنا۔

ثُمَّ بَدَا لِأَبِي بَكْرٍ فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهٖ وَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَتَقَذَّفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِيْنَ وَأَبْنَاءُ هُمْ وَهُمْ يَعْجَبُونَ مِنْهُ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ رَجُلًا بَكَّاءً لَايَمْلِكُ عَيْنَيْهِ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ فَأَفْزَعَ ذٰلِكَ أَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَأَرْسَلُوْا إِلَى ابْنِ الدُّغْنَةِ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا إِنَّا كُنَّا أَجَرْنَا أَبَابَكْرٍ بِجِوَارِكَ عَلَى أَنْ يَّعْبُدَ رَبَّهٗ فِيْ دَارِهٖ فَقَدْ جَاوَزَ ذٰلِكَ فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهٖ فَأَعْلَنَ بِالصَّلَاةِ وَالْقِرَاءَةِ فِيْهِ وَإِنَّا قَدْ خَشِيْنَا أَنْ يُّفْتِنَ نِسَائَنَا وَأَبْنَائَنَا فَانْهَهُ فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يَّقْتَصِرَ عَلٰى أَنْ يَّعْبُدَ رَبَّهٗ فِيْ دَارِهٖ فَعَلَ وَإِنْ أَبٰى إِلَّا أَنْ يُّعْلِنَ بِذٰلِكَ فَسَلْهُ أَنْ يَّرُدَّ إِلَيْكَ ذِمَّتَكَ فَإِنَّا قَدْ كَرِهْنَا أَنْ نُّخْفِرَكَ وَلَسْنَا مُقِرِّيْنَ لِأَبِيْ بَكْرٍ الْإِسْتِعْلَانَ.

پھر ابوبکرؓ کو کوئی بات سوجھی (جس کی وجہ سے انہوں نے یہ کام شروع کیا کہ) اپنے گھر کے صحن میں ایک مسجد بنالی جہاں آپ نماز پڑھتے تھے اور قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے (نتیجہ یہ ہوا کہ) قریش کی عورتیں اور ان کے بچے ان پر ٹوٹ پڑے وہ سب حیرت اور پسندیدگی کے ساتھ ٹکٹکی باندھ کر ان کو دیکھتے رہتے تھے، حضرت ابوبکر صدیقؓ (خدا کے خوف سے) بہت رونے والے آدمی تھے (باجود مرد ہونے کے) تلاوت قرآن کے وقت اپنی آنکھوں کے مالک نہیں رہتے تھے (ہزار کوشش بھی کریں تو اپنی آنکھوں کو ڈبڈبانے سے نہیں روک سکتے تھے) مشرکین سرداران قریش اس صورتحال سے گھبرا گئے اور (فوراً ہی) ابن الدغنہ کی طرف قاصد بھیجا ابن الدغنہ بلانے پر حاضر ہوا تو اس سے شکایت کی کہ ہم نے

besturdubooks.wordpress.com

ابوبکر ﷺ کیلئے آپکی پناہ آپ کے کہنے سے اس شرط پر قبول کی تھی کہ وہ اپنے گھر میں ہی اپنے رب کی عبادات اور بندگی کریں گے لیکن انہوں نے (شرط کی خلاف ورزی کرنا شروع کر دی ہے) اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنا کر برسر عام نماز اور تلاوت کرنا شروع کر رکھی ہے جس کی وجہ سے ہمیں یہ ڈر ہے کہ ہمارے بچے اور عورتیں فتنہ میں مبتلا ہو جائیں گے آپ اسے روکیں اگر وہ اس بات پر راضی ہو جائیں کہ اپنے گھر میں ہی اپنے رب کی عبادت کریں گے تو ٹھیک ہے، وگرنہ اگر وہ برسر عام عبادت کرنے پر بضد ہیں تو اس سے کہہ دیں کہ آپ کی پناہ کو واپس کر دیں کیونکہ ہمیں یہ پسند نہیں کہ آپکی پناہ کو توڑیں لیکن ہم ابوبکر کو بھی اس اعلانیہ عبادت پر باقی نہیں رکھ سکتے۔

فابتنی: بنی (افتعال) ابتناءً، گھر بنانا، پہلی رات میں بیوی کے پاس جانا، احسان وسلوک کرنا (ض) بَنْیًا، بناءً، تعمیر کرنا، آباد کرنا، پہلی رات میں بیوی کے پاس جانا، بہتر سلوک کرنا۔ فینقذف: قذف (تفعل) تقذفاً ایک دوسرے کو ادھر ادھر دھکیلنا، بصلہ [علی] ٹوٹ پڑنا، ایک دوسرے پر دھکیلنا (ض) قذفاً پھینکنا، تہمت لگانا، قے کرنا (مفاعلہ) مقاذفۃً ایک دوسرے پر تہمت لگانا۔ لایملک: ملک (ض) مُلْکًا مالک ہونا، نکاح کرنا۔ أفزع: فزع (ف) فَزْعًا خوف کرنا (إفعال) إفزاعًا خوف دلانا، گھبراہٹ دور کرنا، فریاد رسی کرنا (س) فَزَعًا دہشت زدہ ہونا، فریاد چاہنا (تفعیل) تفزیعًا خوف دلانا، گھبراہٹ دور کرنا۔ نخفر: خفر (ن، ض) خفرًا، خُفُوْرًا متعدی بلا واسطہ حرف جار خُفُوْرًا عہد توڑنا، بیوفائی کرنا، بواسطہ حرف جار [ب] یا [علی] متعدی ہو تو خفرًا پناہ دینا، حفاظت کرنا (س) خفرًا بہت شرمیلا ہونا۔

قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَتٰى ابْنُ الدُّغُنَةِ إِلٰى أَبِیْ بَكْرٍ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتَ الَّذِیْ عَاقَدْتُ لَكَ عَلَيْهِ فَإِمَّا أَنْ تَقْتَصِرَ عَلٰى ذٰلِكَ وَإِمَّا أَنْ تَرْجِعَ إِلَیَّ ذِمَّتِیْ فَإِنِّیْ لَا أُحِبُّ أَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ أَنِّیْ أُخْفِرْتُ فِیْ رَجُلٍ عَقَدْتُ لَهٗ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ فَإِنِّیْ أَرُدُّ إِلَيْكَ جِوَارَكَ وَأَرْضٰى بِجِوَارِ اللهِ وَالنَّبِیُّ ﷺ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ لِلْمُسْلِمِيْنَ إِنِّیْ أُرِيْتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ وَهُمَا الْحَرَّتَانِ فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِيْنَةِ وَرَجَعَ عَامَّةُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ إِلَى الْمَدِيْنَةِ وَتَجَهَّزَ أَبُوْبَكْرٍ قِبَلَ الْمَدِيْنَةِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ابن الدغنہ حضرت ابوبکر صدیق ﷺ کے پاس آیا اور کہا آپ اس بات سے بخوبی آگاہ ہیں جس کا معاہدہ میں نے آپ کے

besturdubooks.wordpress.com

لئے کیا تھا اب یا تو آپ اس کی پابندی کریں یا میری امان اور پناہ کو واپس کر دیں کیونکہ یہ مجھے گوارہ نہیں کہ عرب کے کانوں تک یہ بات پہنچے کہ میں نے ایک شخص کو پناہ دی تھی لیکن اس میں مَیں دخل انداز کیا گیا (قریش کی طرف سے اسمیں دخل اندازی کی گئی) اس پر حضرت ابوبکر صدیق ﷛ نے فرمایا میں تمہاری پناہ تمہیں واپس کرتا ہوں اور صرف اللہ کی امان اور پناہ پر راضی ہوں۔ آپ ﷺ اس وقت مکہ مکرمہ میں تشریف فرما تھے آپ ﷺ نے مسلمانوں سے فرمایا مجھے تمہاری ہجرت کی جگہ (خواب میں) دکھلائی گئی ہے وہ کھجوروں کے باغات اور دو پتھریلے میدانوں کے درمیان واقع ہے چنانچہ (یہ سن کر) جس نے ہجرت کرنی تھی اس نے مدینہ کی طرف ہجرت کرلی اور جن لوگوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی ان میں سے اکثر مدینہ کی طرف چلے آئے (۱) اور حضرت ابوبکر صدیق ﷛ مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کی تیاری کرنے لگے۔

لابتین: [مفرد] لابۃ سنگلاخ، سوختہ، بنجر سیاہ پتھروالی زمین۔ لوب (ن) لَوْبًا، لُوَابًا پیاسا ہونا، پانی کے اردگرد بغیر اس تک پہنچے ہوئے گھومنا (اِفعال) اِلابۃً پیاسے اونٹوں والا ہونا

فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى رِسْلِكَ فَإِنِّيْ أَرْجُوْ أَنْ يُّؤْذَنَ لِيْ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ وَهَلْ تَرْجُوْ ذٰلِكَ بِأَبِيْ أَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَحَبَسَ أَبُوْبَكْرٍ نَفْسَهُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِيَصْحَبَهُ وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ السَّمُرِ وَهُوَ الْخَبَطُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ.

آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق ﷛ سے فرمایا کہ کچھ دنوں کے لئے توقف کرو کیونکہ مجھے توقع ہے کہ مجھے بھی اجازت مل جائیگی، حضرت ابوبکر صدیق ﷛ نے عرض کیا یا رسول اللہ! (ﷺ) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کیا آپ کو بھی اس کی توقع ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! حضرت ابوبکر صدیق ﷛ نے آنحضرت ﷺ کی رفاقت کے خیال سے اپنا ارادہ ملتوی کر دیا اور اپنی دو اونٹنیوں کو جو کہ آپ کے پاس تھیں چار مہینے تک ببول کے پتے کھلاتے رہے۔

رسلک: آہستگی و باوقار، کما یقال" علی رسلک یا رجل" اے شخص!

(۱) سب سے پہلے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے والے حضرت مصعب بن عمیر ﷛ اور حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم ﷛ ہیں اور سب سے آخر میں ہجرت کرنے والے نابینا صحابی ابو محمد عبداللہ بن جحش ﷛ ہیں ان کے ساتھ انکی اہلیہ فارعہ بنت ابی سفیان بھی تھیں۔

besturdubooks.wordpress.com

آہستہ و باوقار رہ، آسودگی، نرمی [جمع] رِسَالٌ۔ بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۱۶ پر ہے۔ **علف**: علف (ض) عَلَفًا (تفعیل) تعلیفًا چارہ دینا، بہت پینا (تفعّل) تعلفًا، چارہ ڈھونڈھنا (افتعال) اعتلافًا چارہ کھانا۔ **ورق**: [جمع] وَرَقَاتٌ، اَوْرَاقٌ پتے۔ ورق (ض) وَرْقًا (تفعیل) توریقًا پتے دار ہونا، پتے لینا (تفعّل) تورّقًا پتے کھانا۔ **السمر**: [جمع] أَسْمَارٌ رات کی تاریکی، رات کی گفتگو، چاند کا سایہ، کبھی سمر قمر کے مقابلہ میں بھی آتا ہے، جہاں سایہ ہو اس کو سمر اور جہاں چاندنی ہو اس کو قمر کہتے ہیں، یہاں سایہ کے معنی میں ہے، سایہ کے پتے جھاڑ کر ان کو کھلاتے تھے یعنی پتے ایسی جگہ سے توڑ کر لاتے تھے جہاں سایہ ہوتا تھا۔ **السخبط**: درخت کے پتے جو ڈنڈے مار کر گرائے جائیں۔ خبط (ض) خبطًا پتے جھاڑنا، زور سے مارنا (تفعّل) تخبّطًا زور سے مارنا، روندنا [ورق السمر وھو الخبط] مراد یہ ہے کہ وہ درخت کے پتوں کو چاند کی روشنی میں بھی اندھیرے والی جگہ سے جھاڑ کر لاتے تھے مقصد اخفاء تھا، کہ لوگوں کو علم نہ ہو جائے کہ ابوبکر نے گھر میں اونٹنیاں رکھی ہوئی ہیں ورنہ وہ ٹوہ میں لگ جائیں گے۔

قَالَ ابنُ شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَبَيْنَمَا نَحْنُ يَوْمًا جُلُوْسٌ فِيْ بَيْتِ أَبِيْ بَكْرٍ فِيْ نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ قَالَ قَائِلٌ لِأَبِيْ بَكْرٍ هٰذَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مُتَقَنِّعًا فِيْ سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِيْنَا فِيْهَا فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ فِدَاءٌ لَهُ أَبِيْ وَأُمِّيْ وَاللهِ مَاجَاءَ بِهِ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا أَمْرٌ قَالَتْ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنَ لَهُ فَدَخَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَبِيْ بَكْرٍ أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ إِنَّمَا هُمْ أَهْلُكَ بِأَبِيْ أَنْتَ يَارَسُوْلَ اللهِ قَالَ فَإِنِّيْ قَدْ أُذِنَ لِيْ فِي الْخُرُوْجِ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ الصَّحَابَةَ بِأَبِيْ أَنْتَ يَارَسُوْلَ اللهِ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ نَعَمْ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ فَخُذْ بِأَبِيْ أَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِحْدٰى رَاحِلَتَيَّ هَاتَيْنِ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالثَّمَنِ.

ابن شہاب کہتے ہیں مجھے عروہ نے بتلایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں، ایک دن ہم لوگ بھری دوپہر میں حضرت ابوبکر صدیق ﷛ کے گھر بیٹھے ہوئے تھے کسی نے حضرت ابوبکر ﷛ سے ایسے وقت میں کہ جس وقت میں آپ ﷺ کا ہمارے پاس تشریف لانے کا معمول نہیں تھا کہا کہ رسول اللہ ﷺ سر ڈھانپے تشریف لا رہے ہیں، حضرت ابوبکر ﷛ بولے کہ میرے ماں باپ ان ﷺ پر قربان ہوں، خدا کی قسم! ان ﷺ کو اس وقت یہاں کوئی عظیم الشان واقعہ ہی لایا ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ

besturdubooks.wordpress.com

تشریف لائے، اندر آنے کی اجازت چاہی آپ ﷺ کو اجازت دی گئی تو آپ ﷺ اندر تشریف لے آئے ابوبکر صدیق ؓ سے فرمایا جو کوئی تمہارے پاس بیٹھا ہوا ہے اسے باہر بھیج دو، حضرت ابوبکر ؓ نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپکے اہل ہی ہیں (یہاں اہل کی نسبت آپ ﷺ کی طرف تغلیباً ہے کہ یہاں جو افراد موجود ہیں اگر چہ میرے گھر والے ہی ہیں مگر یہ ایسے ہی ہیں جیسے آپ کے اپنے گھر والے یا حقیقتاً ہے کہ اشارہ ہے کہ میرے پاس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ کوئی اور نہیں ہے) آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے، حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے فوراً عرض کیا یارسول اللہ میرے والد آپ پر فدا ہوں مجھے رفاقت سفر کا شرف حاصل ہوگا؟ آپ ﷺ نے منظور فرمالیا۔ حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرے والد آپ پر قربان ہوں آپ میری ان دو اونٹنیوں میں سے ایک قبول فرمالیں تو آپ ﷺ نے فرمایا (قبول ہے) لیکن قیمت سے (1)۔

__الظہیرۃ__: [مذکر] ظہر دن کے آدھے ہونے کی حد، عین نصف النہار۔ ظہر (تفعیل) تظہیراً دوپہر میں چلنا، دوپہر میں داخل ہونا۔ __متقنعا__: قنع (تفعّل) تقنعاً کپڑے میں لپٹنا، بتکلف قناعت کرنا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۹۲ پر ہے۔

قَالَتْ عَائِشَةُ فَجَهَّزْنَاهُمَا أَحَثَّ الْجِهَازِ وَصَنَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِي جِرَابٍ فَقَطَعَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قِطْعَةً مِّنْ نِّطَاقِهَا فَرَبَطَتْ بِهِ عَلَى فَمِ الْجِرَابِ فَبِذٰلِكَ سُمِّيَتْ ذَاتَ النِّطَاقِ قَالَتْ ثُمَّ لَحِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَبُوْبَكْرٍ بِغَارٍ فِيْ جَبَلِ ثَوْرٍ فَكَمَنَا فِيْهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يَبِيْتُ عِنْدَهُمَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ ثَقِفٌ لَقِنٌ فَيُدْلِجُ مِنْ عِنْدِهِمَا بِسَحَرٍ فَيُصْبِحُ مَعَ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ فَلَا يَسْمَعُ أَمْرًا يُكْتَادَانِ بِهِ إِلَّا وَعَاهُ حَتّٰى يَأْتِيَهُمَا بِخَبَرِ ذٰلِكَ حِيْنَ يَخْتَلِطُ الظَّلَامُ وَيَرْعٰى عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ مَوْلٰى أَبِيْ بَكْرٍ مِنْحَةً مِّنْ غَنَمٍ فَيُرِيْحُهَا عَلَيْهِمَا حِيْنَ تَذْهَبُ سَاعَةٌ مِّنَ الْعِشَاءِ فَيَبِيْتَانِ فِيْ رِسْلٍ وَهُوَ لَبَنُ مِنْحَتِهِمَا وَرَضِيْفِهِمَا حَتّٰى يَنْعِقَ بِهَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ بِغَلَسٍ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْ تِلْكَ اللَّيَالِي الثَّلَاثِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نے ان دونوں کے لئے جلدی جلدی

(1) انہی میں سے ایک جدعا یا قصویٰ نامی اونٹنی ہے جو حضور ﷺ نے حضرت صدیق اکبر ؓ سے ۴۰۰ درہم میں خریدی تھی۔

besturdubooks.wordpress.com

سامان سفر تیار کیا اور زاد راہ توشہ دان میں رکھا، حضرت اسماء بنت صدیق اکبر رضی اللہ عنہما نے اپنا پٹکا پھاڑ کر توشہ دان کا منہ باندھا اسی وجہ سے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا ذات النطاق کے نام سے موسوم ہوئیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر آپ ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ غار ثور میں پہنچے اور وہاں تین راتوں تک پوشیدہ رہے ان دونوں کے پاس عبداللہ بن ابو بکر رضی اللہ عنہما رات گزارتے تھے اور وہ نوجوان، عقلمند اور ذکی تھے، سحری کے وقت ان کے ہاں سے روانہ ہو جاتے اور صبح اتنے سویرے مکہ پہنچ جاتے جیسے انہوں نے رات یہیں مکہ میں گزاری ہے۔ اور عبداللہ بن ابو بکر رضی اللہ عنہما جو بات بھی اہل مکہ سے (ان دونوں کے متعلق) سازش اور مکر کی سنتے اسے یاد کر لیتے اور رات کے وقت دونوں کو مطلع کر دیتے تھے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ ان کیلئے صبح وشام دودھ دینے والی بکری چرایا کرتے تھے جب رات کا کچھ حصہ گزر جاتا تو وہ اس بکری کو انکے پاس لیکر آتے تھے اور وہ دونوں اسی کے دودھ پر جو کہ تر وتازہ اور گرم دودھ ہوتا تھا آسودہ حال ہو کر رات گزارتے تھے، صبح منہ اندھیرے ہی عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ اس بکری کو ہانک کر واپس لے جاتے تھے ان تین راتوں میں ان کا یہی دستور رہا۔

احث: حث (ن) حثا (إفعال) إحثاثا برانگیختہ کرنا، اکسانا (تفعیل) تحثیث اکسانا، سونا (افتعال) احتثاثا برانگیختہ ہونا۔ سفرة: زاد سفر، مسافر کا کھانا، دسترخوان [جمع] سُفَر۔ جراب: چمڑے کا برتن، تلوار کی میان [جمع] جُرُب، اَجْرِبَۃ۔ نطاق: [جمع] نُطُق پٹکا، کپڑے کا ایک ٹکڑا جس کو عورتیں کمر پر باندھتی ہیں جس کا بالائی حصہ نچلے حصہ پر اور نچلا حصہ زمین تک لٹکتا رہتا ہے۔ پیٹی، کمر بند۔ نطق (تفعّل) تنطّقا (افتعال) انتطاقا کمر میں پٹکا باندھنا (تفعیل) تنطیقا کسی کو پٹکا باندھنا۔ فربطت: ربط (ن،ض) ربطا باندھنا، مضبوط کرنا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۸۲ پر ہے۔ فکمنا: کمن (ن،س) کمونا چھپنا، سمجھ میں نہ آنے والے کام میں دخل دینا (إفعال) إکمانا چھپانا (تفعّل) تکمنا چھپنا، پوشیدہ ہونا۔ ثقف: ثقف (س،ک) ثقفا، ثقافۃ ذہین ہونا، ہوشیار ہونا (س) ثقفا کامیاب ہونا (ن) ثقفا دانائی میں غالب ہونا (تفعیل) تثقیفا سیدھا کرنا، مہذب بنانا (مفاعلہ) مثاقفۃ دانائی میں غالب ہونیکی کوشش کرنا، جھگڑا کرنا۔ لقن: لقن (ک) لقانۃ تیز فہم وذکی ہونا (س) لقنا، لقانۃ بالمشافہ حاصل کرنا اور سمجھنا (إفعال) إلقانا جلدی سے یاد کرنا۔ فیدلج: دلج (إفعال) إدلاجا (افتعال) ادّلاجا پوری رات یا آخری حصہ میں چلنا (ض) دُلُوجا کنویں سے پانی

besturdubooks.wordpress.com

نکال کرحوض میں ڈالنا۔ **یکتاد:** کید (افتعال) اکتیادًا مکروفریب کرنا، حیلہ کرنا (ض) کَیدًا مکروفریب کرنا، مکر سکھلانا، قے کرنا۔ **وعا:** وعی (ض) وَعْیًا یاد کرنا، غور کرنا، جمع کرنا، سننا (اِفعال) اِیعاءً برتن میں رکھنا، یاد کرنا، بخل کرنا (استفعال) استیعاءً سارا لینا **المنحة:** وہ بکری جو صبح وشام دودھ دے [جمع] مِنَح، مَنائح بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۲۳ پر ہے۔ **یریح:** روح (اِفعال) اِراحۃً باڑہ کی طرف (جانوروں کو) واپس لانا، بو محسوس کرنا، ہوا میں داخل ہونا، آرام پہنچانا (ن) رَوَاحًا شام کے وقت آنا یا جانا یا کام کرنا (ض) رَیْحًا بو محسوس کرنا (ف) رِیحًا ہوادار ہونا (س) رَوَاحًا کشادہ ہونا (تفعیل) ترویحًا [بالجماعۃ] تراویح کی نماز پڑھانا، بیدار کرنا، خوشبودار ہونا (استفعال) استرواحًا سونگھنا۔ **رضیف:** گرم پتھر ڈال کر گرم کیا ہوا دودھ، بھنا ہوا گوشت ﴿اس کا پس منظر یہ ہے کہ اہل عرب سفر میں اپنے ساتھ ایک دھلا ہوا اوجھ رکھتے تھے دورانِ سفر ہانڈی میسر نہ ہونے کی صورت میں گوشت کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے اس اوجھ میں ڈال دیتے تھے پھر پتھروں کو گرم کرکے اس میں ڈالتے تھے تاکہ اس کی حرارت سے گوشت بھن جائے اس گوشت کو رضیف کہتے ہیں﴾ پھر گرما گرم دودھ جو جانور کے بطن کی حرارت سے گرم ہوتا ہے اس کو بھی رضیف کہا جانے لگا کیونکہ وہ بھی اوجھ ہی کی وجہ سے گرم ہوتا ہے۔ رضف (ض) رَضْفًا، دودھ کو گرم پتھر پر گرم کرنا، داغ لگانا، گرم پتھر پر گوشت کو بھوننا (تفعیل) ترضیفًا سخت غضبناک کردینا۔ **ینعق:** نعق (ف، ض) نَعْقًا، نَعِیقًا چرواہے کا بکریوں کو آواز دینا اور ڈانٹنا، مؤذن کا بلند آواز سے اذان دینا، کوے کا کائیں کائیں کرنا۔ **غلس:** [جمع] اَغلاس، آخر رات کی تاریکی۔ غلس (اِفعال) اِغلاسًا آخر رات کی تاریکی میں چلنا (تفعیل) تغلیسًا آخر رات کی تاریکی میں کام کرنا۔

وَاسْتَأْجَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَأَبُوْبَکْرٍ رَجُلًا مِّنْ بَنِی الدُّئِلِ وَھُوَمِنْ بَنِیْ عَبْدِ بْنِ عَدِیٍّ ھَادِیًا خِرِّیْتًا (وَالْخِرِّیْتُ الْمَاھِرُ بِالْھِدَایَۃِ) قَدْ غَمَسَ حِلْفًا فِیْ آلِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلِ السَّھْمِیِّ وَھُوَعَلٰی دِیْنِ کُفَّارِ قُرَیْشٍ فَأَمِنَاہُ فَدَفَعَا إِلَیْہِ رَاحِلَتَیْھِمَا وَوَعَدَاہُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلَاثِ لَیَالٍ بِرَاحِلَتَیْھِمَا صُبْحَ ثَلَاثٍ وَانْطَلَقَ مَعَھُمَا عَامِرُ بْنُ فُھَیْرَۃَ وَالدَّلِیْلُ فَأَخَذَ بِھِمْ طَرِیْقَ السَّوَاحِلِ.

رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بنو الدئل جو کہ بنو عبد بن عدی کی ایک شاخ تھی، کے ایک شخص (عبداللہ بن اریقط) کو بطور رہبر اجرت پر لیا اور وہ آل عاص بن وائل سہمی کا حلیف تھا وہ اگرچہ کفار قریش کے مذہب پر تھا لیکن رسول اللہ ﷺ اور حضرت

besturdubooks.wordpress.com

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس پر اعتماد اور بھروسہ کیا اور اپنی اونٹنیاں اس کے سپرد کیں اور اس بات کا وعدہ لیا کہ دونوں کو تین راتیں گزار کر جبل ثور پر لیکر حاضر ہو (چنانچہ تیسری رات کی صبح وہ اونٹنیاں لیکر آگیا) تو وہ غار ثور سے چلے انکے ساتھ عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ اور رہبر بھی تھا اور وہ آپ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ساحل کے راستے سے لیکر چلا۔

<u>خرِّیتا</u> : وہ ماہر وہوشیار رہبر جو بیابان کے پوشیدہ راستوں سے بھی پوری واقفیت رکھتا ہو [جمع] خواریت، خرارات۔ خرت (ن) خرتا راستوں سے واقف ہونا (س) خرتا ہوشیار رہبر ہونا۔ <u>غمس</u>: غمس (ض) غمسا داخل کرنا، ڈبونا (تفعیل) تغمیسا زور سے ڈبونا (مفاعلہ) مغامسۃ اپنی جان کو لڑائی یا خطرے میں ڈالنا، جلد بازی کرنا، ایک دوسرے کو پانی میں غوطے دینا۔

قَالَ ابنُ شِهَابٍ وَأَخبَرَنِي عَبدُ الرَّحمٰنِ بنُ مَالِكٍ المُدلِجِيُّ وَهُوَ ابنُ أَخِي سُرَاقَةَ بنِ مَالِكِ بنِ جُعشُمٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سُرَاقَةَ بنَ جُعشُمٍ يَقُولُ جَاءَنَا رُسُلُ كُفَّارِ قُرَيشٍ يَجعَلُونَ فِي رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَبِي بَكرٍ دِيَةَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنهُمَا لِمَن قَتَلَهُ أَو أَسَرَهُ فَبَينَمَا أَنَا جَالِسٌ فِي مَجلِسٍ مِن مَجَالِسِ قَومِي بَنِي مُدلِجٍ أَقبَلَ رَجُلٌ مِنهُم حَتّٰى قَامَ عَلَينَا وَنَحنُ جُلُوسٌ فَقَالَ يَا سُرَاقَةُ إِنِّي قَد رَأَيتُ آنِفًا أَسوِدَةً بِالسَّاحِلِ أُرَاهَا مُحَمَّدًا وَأَصحَابَهُ قَالَ سُرَاقَةُ فَعَرَفتُ أَنَّهُم هُم فَقُلتُ لَهُ إِنَّهُم لَيسُوا بِهِم وَلٰكِنَّكَ رَأَيتَ فُلَانًا وَفُلَانًا انطَلَقُوا بِأَعيُنِنَا ثُمَّ لَبِثتُ فِي المَجلِسِ سَاعَةً ثُمَّ قُمتُ فَدَخَلتُ فَأَمَرتُ جَارِيَتِي أَن تَخرُجَ بِفَرَسِي وَهِيَ مِن وَرَاءِ أَكَمَةٍ فَتَحبِسَهَا عَلَيَّ وَأَخَذتُ رُمحِي فَخَرَجتُ بِهِ مِن ظَهرِ البَيتِ فَخَطَطتُ بِزُجِّهِ الأَرضَ وَخَفَضتُ عَالِيَهُ حَتّٰى أَتَيتُ فَرَسِي فَرَكِبتُهَا فَرَفَعتُهَا تُقَرِّبُ بِي حَتّٰى دَنَوتُ مِنهُم فَعَثَرَت بِي فَرَسِي فَخَرَرتُ عَنهَا فَقُمتُ فَأَهوَيتُ بِيَدِي إِلٰى كِنَانَتِي فَاستَخرَجتُ مِنهَا الأَزلَامَ فَاستَقسَمتُ بِهَا أَضُرُّهُم أَم لَا فَخَرَجَ الَّذِي أَكرَهُ فَرَكِبتُ فَرَسِي وَعَصَيتُ الأَزلَامَ تُقَرِّبُ بِي حَتّٰى إِذَا سَمِعتُ قِرَاءَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ لَا يَلتَفِتُ وَأَبُوبَكرٍ يُكثِرُ الِالتِفَاتَ سَاخَت يَدَا فَرَسِي فِي الأَرضِ حَتّٰى بَلَغَتَا الرُّكبَتَينِ فَخَرَرتُ عَنهَا ثُمَّ زَجَرتُهَا فَنَهَضَت فَلَم تَكَد تُخرِجُ يَدَيهَا فَلَمَّا استَوَت قَائِمَةً إِذَا لِأَثَرِ يَدَيهَا غُبَارٌ سَاطِعٌ فِي السَّمَاءِ مِثلَ الدُّخَانِ.

besturdubooks.wordpress.com

ابن شہاب کہتے ہیں کہ مجھے عبدالرحمن بن مالک المدلجی جو کہ سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ کے بھتیجے ہیں نے خبر دی کہ ان کے والد نے انکو بتلایا کہ میں نے سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہمارے پاس کفار قریش کے قاصد آئے اور یہ پیش کش کی کہ اگر کوئی حضور (ﷺ) اور (حضرت) ابوبکر (صدیق رضی اللہ عنہ) کو قتل کرے یا گرفتار کرے (نعوذ باللہ) تو ہر ایک کے بدلہ میں ایک مکمل دیت (سو اونٹ انعام) دی جائی گی، میں اس وقت اپنی قوم بنومدلج کی ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ یکایک ایک آدمی سامنے آیا ہمارے قریب آ کر کھڑا ہو گیا، ہم ابھی بیٹھے ہوئے تھے کہ اس نے کہا اے سراقہ! میں نے ابھی ابھی ساحل کی طرف چند سائے دیکھے ہیں میرا گمان ہے کہ وہ محمد ﷺ اور ان کے ساتھی رضی اللہ عنہ ہیں۔ سراقہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں سمجھ گیا تھا کہ (اس کا گمان صحیح ہے اور وہ) بے شک وہی ہیں لیکن اسکو (ٹالنے کیلئے یہ) کہا یہ (محمد ﷺ اور ان کے رفقاء رضی اللہ عنہم) نہیں ہیں، بلکہ تم نے فلاں اور فلاں کو دیکھا ہے جو ہمارے سامنے ہی اسی طرف گئے تھے اس کے بعد میں مجلس میں تھوڑی دیر بیٹھا رہا پھر اٹھتے ہی اپنے گھر گیا اور اپنی باندی کو حکم دیا کہ میرے گھوڑے کو ٹیلے کے پیچھے لے جا کر کھڑا کر دے اور وہیں اس کو میرے لئے روکے رکھے۔ اس کے بعد میں نے اپنا نیزہ اٹھایا اور گھر کے پچھواڑے سے اس طرح نکلا کہ میں اپنے نیزے کی نوک سے زمین پر لکیر کھینچ رہا تھا اور اس کے اوپر کے حصے کو چھپایا ہوا تھا (1) میں گھوڑے کے پاس آ کر اس پر سوار ہوا اور اسکو سرپٹ دوڑایا تا کہ مجھے جلدی پہنچا دے، یہاں تک کہ جب میں ان کے قریب پہنچ گیا تو اس وقت گھوڑے نے مجھے لیتے ہوئے ٹھوکر کھائی اور میں زمین پر گر گیا لیکن میں جلدی سے اٹھا اور اپنا ہاتھ ترکش کی طرف بڑھایا اور اس سے تیر نکالے تا کہ ان کے ذریعہ فال نکالوں کہ میں انہیں نقصان پہنچا سکتا ہوں یا نہیں (جب فال کھینچی تو) وہ نکلی جسکو میں ناپسند کرتا تھا (یعنی میں ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکوں گا) مگر میں نے (اپنی فال) کے خلاف عمل کیا اور

---

(1) خفیہ طریقے سے یہ سب کاروائی اس لئے کی جارہی تھی کہ کسی کو یہ علم نہ ہو جائے کہ آنحضرت ﷺ اور آپ کے رفقاء کا تعاقب کیا جارہا ہے اور آنحضرت ﷺ واقعی ساحل کی طرف گئے ہیں، دراصل حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ جو کہ ابھی تک دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہوئے تھے ایک ماہر کھوجی تھے حالات پر کڑی نظر رکھتے تھے اور کھوجی کیلئے ہلکا سا اشارہ بھی کافی ہوتا ہے جیسے ہی اس شخص نے مجلس میں آ کر بات کی فوراً سمجھ گئے، کہ وہی ہو سکتے ہیں کیونکہ اس طرح کے حالات میں صرف وہی ایک راستہ محفوظ ہے اسلئے سراقہ رضی اللہ عنہ خفیہ طریقے سے وہاں سے نکلے کیونکہ جیسے ہی کسی کو بھنک پڑ جاتی کہ سراقہ رضی اللہ عنہ جیسے کھوجی کو فلاں سمت جاتے دیکھا گیا ہے وہ فوراً اس طرف لپکتا کہ ہو نہ ہو انکو کوئی سراغ مل چکا ہے۔ رہا نیزہ تو اسکو اتنا نیچے اسلئے کیا ہوا تھا کہ کہیں سورج کی شعاؤں کی وجہ سے اسکے لوہے کی چمک کسی کی آنکھوں میں نہ پڑ جائے اور وہ سمجھ جائے کہ سراقہ جانے کی تیاریاں کر رہا ہے، یہ ساری تگ و دو اس انعام کو اکیلے حاصل کرنے کیلئے کی جارہی ہے جسمیں کسی کی شرکت انکو گوارہ نہیں تھی۔

besturdubooks.wordpress.com

اپنے گھوڑے پر دوبارہ سوار ہوا تاکہ وہ مجھے ان کے قریب پہنچادے، میں نے رسول اللہ ﷺ کی قراءۃ کی آواز سنی آپ ﷺ نے میری طرف کوئی التفات نہیں کیا لیکن ابوبکر ؓ بار بار مڑ کر دیکھ رہے تھے پھر میرے گھوڑے کے اگلے دونوں پاؤں زمین میں دھنس گئے یہاں تک کہ ہم دونوں گھٹنوں تک دھنس گئے، میں اس سے نیچے گر پڑا پھر میں نے اس کو اٹھنے کیلئے ڈانٹا اور اسکو کھڑا کرنے کی کوشش کی، وہ اٹھ تو گیا لیکن اپنے پاؤں زمین سے نہ نکال سکا (جب بڑی مشکل سے) سیدھا کھڑا ہو گیا تو اس کی اگلی ٹانگوں کے دھنسنے کی جگہ سے منتشر سا غبار اٹھ کر دھوئیں کی طرح آسمان کی طرف بلند ہوا۔

انفا: یہ ظرف ہونے کی وجہ سے ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔ اکمۃ: ٹیلہ [جمع] اَکَم، اَکَمات [جج] آکام، اُکُم، اِکام۔ رمحی: نیزہ، شر وفساد، فقر وفاقہ۔ رمح (ف) رَمْحًا، نیزہ مارنا، چمکنا (تفاعل) ترامحا ایک دوسرے کو نیزہ مارنا خططت: خطّ (ن) خَطًّا لکیر کھینچنا، لکھنا (تفعیل) تخطیطًا لکیریں کھینچنا، نقش کرنا، حدود مقرر کرنا۔ بزجۃ: نیزے کا نچلا لوہا، تیر کا پھل، کہنی کی نوک [جمع] زِجاج، اَزِجّۃ، زِجَجَۃ اور نیزے کے اوپر والے لوہے کو سنان کہتے ہیں۔ زجّ (ن) زَجًّا کسی کو نیزے کے پچھلے سرے کے لوہے سے مارنا، دوڑنا (افعال) اِزجاجًا [الرمح] نیزے کا نچلا حصہ لگانا۔ عثرت: عثر (ن، ض، س، ک) عَثْرًا، عِثارًا پھسلنا، گرنا (ن) عُثُورًا مطلع ہونا (تفعیل) تعثیرًا پھسلانا، عیب لگانا۔ اھویت: ھوی (افعال) اِھواءً بصلہ [الیٰ] بڑھانا، بصلہ [لام] بڑھنا، گرنا (ض) ھَوِیًّا اوپر سے نیچے گرنا، سنسنانا، ھُوِیًّا بلند ہونا (س) ھَوًی محبت کرنا، خواہش کرنا (استفعال) استھواءً مدہوش کر دینا۔ کنانتی: ترکش، تیردان [جمع] کنائن، کنانات۔ الأزلام: [مفرد] الزلم، فال نکالنے کا تیر، بے پر کا تیر یعنی ایسا تیر جس کے پیچھے عام تیروں کی طرح پر نہ ہوں۔ استقسمت: قسم (استفعال) استقساما فکر کرنا، تقسیم کرنے کو کہنا۔ ساخت: سوخ (ن) سَوْخًا (تفعّل) تسوّخا دھنس جانا، تہ نشین ہونا۔ سَیْوخًا نگل لینا۔ نہضت: نھض (ف) نَھْضًا، نُھُوضًا کھڑا ہونا، مستعد ہونا (مفاعلہ) مناھضۃ مقابلہ کرنا (افعال) اِنھاضًا اٹھانا، ٹیک لگا کر اٹھنا (افتعال) انتھاضًا کھڑا ہونا، مستعد کرنا (تفاعل) تناھضًا جنگ میں ایک دوسرے پر حملہ کرنا۔ ساطع: سطع (ف) سَطْعًا، سُطُوعًا بلند ہونا، پھیلنا (س) سَطَعًا دراز گردن ہونا (تفعیل) تسطیعًا بلند کرنا، پھیلانا۔

فَاسْتَقْسَمْتُ بِالْأَزْلَامِ فَخَرَجَ الَّذِی أَكْرَهُ فَنَادَيْتُهُمْ بِالْأَمَانِ فَوَقَفُوا ۸

besturdubooks.wordpress.com

فَرَكِبْتُ فَرَسِيْ حَتّٰى جِئْتُهُمْ وَوَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ حِيْنَ لَقِيْتُ مَالَقِيْتُ مِنَ الْحَبْسِ عَنْهُمْ أَنْ سَيَظْهَرُ أَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ قَوْمَكَ قَدْ جَعَلُوْا فِيْكَ الدِّيَةَ وَ أَخْبَرْتُهُمْ أَخْبَارَ مَايُرِيْدُ النَّاسُ بِهِمْ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الزَّادَ وَالْمَتَاعَ فَلَمْ يَرْزَأَنِيْ وَلَمْ يَسْأَلَانِيْ إِلَّا أَنْ قَالَ أَخْفِ عَنَّا فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَكْتُبَ لِيْ كِتَابَ أَمْنٍ فَأَمَرَ عَامِرَ بْنَ فُهَيْرَةَ فَكَتَبَ فِيْ رُقْعَةٍ مِنْ أَدَمٍ ثُمَّ مَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

میں نے تیروں سے دوبارہ فال نکالی جب پھر بھی وہی فال نکلی جو مجھے ناپسند تھی تو اس وقت میں نے انکو امان دینے کیلئے درخواست کی، میری آواز پر وہ ٹھہر گئے اور میں اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر انکے پاس پہنچ گیا۔ ان تک برے ارادے کے ساتھ نہ پہنچنے سے جس طرح مجھے روک دیا گیا تھا اب جب کہ میں ان تک پہنچ گیا تھا تو اس سے مجھے یہ یقین ہوگیا کہ آپ ﷺ کا کام اور دین عنقریب غالب آجائیگا تو میں نے آپ ﷺ سے کہا کہ آپ کی قوم نے آپ (کو پکڑنے یا اطلاع دینے والے) کیلئے دیت (سو اونٹ انعام) کا اعلان کیا ہے۔ پھر میں نے انہیں وہ باتیں بھی بتائیں جو قریش ان کے بارے میں چاہتے تھے اور میں نے ان کے لئے زادِ راہ اور سامان پیش کیا لیکن انہوں نے نہ تو قبول کیا اور نہ ہی مجھ سے کسی شے کا مطالبہ کیا، صرف اتنا کہا کہ میں انکے بارے میں خبر کو پوشیدہ رکھوں۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ آپ مجھے ایک امان نامہ لکھ دیں تو آنحضرت ﷺ نے عامر بن فہیرہ کو حکم دیا چنانچہ انہوں نے چمڑے کے ایک ٹکڑے پر امان نامہ لکھ کر دے دیا پھر آپ ﷺ روانہ ہوگئے (۱)۔

لم یرزأنی: رزأ (ف) رُزْءً حاصل کرنا، کم کرنا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۹۰ پر ہے۔

أدم: چمڑے کا اندرونی یا ظاہری حصہ۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَقِيَ الزُّبَيْرَ فِيْ رَكْبٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ كَانُوْا تُجَّارًا قَافِلِيْنَ مِنَ الشَّامِ فَكَسَا الزُّبَيْرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

(۱) سراقہ بن مالک بن جعشم کی طرح بریدہ اسلمی بھی جو آپ ﷺ کو نہیں جانتا تھا، ستر جوانوں کے ہمراہ انعام حاصل کرنے کی غرض سے آپکے تعاقب میں نکلا، جب یہ آپ ﷺ کے قریب پہنچا تو آپ ﷺ نے اس سے پوچھا آپ کا نام کیا ہے؟ اس نے بتایا میرا نام بریدہ ہے تو آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر ؓ کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا: برد امرنا وصلح یعنی ہمارا معاملہ ٹھنڈا اور درست ہوگیا پھر آپ ﷺ نے پوچھا کس قبیلے سے ہو؟ بریدہ نے جواب دیا: من أسلم تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہم سلامت رہے، پھر آپ ﷺ نے پوچھا: بنو اسلم کی کس شاخ سے ہو اس نے جواب دیا: من بنی سھم یعنی بنو سہم سے، تو حضور ﷺ نے فرمایا: خرج سھمک یعنی تیرا حصہ نکل آیا۔ یہ باتیں سنکر بریدہ نے پوچھا آپ کون ہیں؟ تو حضور ﷺ نے بلا جھجک فرمایا "انا محمد بن عبداللہ رسول اللہ" میں اللہ کا رسول محمد بن عبداللہ ہوں، یہ سنتے ہی بریدہ اور ان کے تمام ساتھی ایمان لے آئے

besturdubooks.wordpress.com

ﷺ وأبا بكر ثياب بياض وسمع المسلمون بالمدينة بمخرج رسول الله ﷺ من مكة فكانوا يغدون كل غداة إلى الحرة فينتظرونه حتى يردهم حر الظهيرة فانقلبوا يوما بعد ما أطالوا انتظارهم فلما أووا إلى بيوتهم أوفى رجل من يهود على أطم من آطامهم لأمر ينظر إليه فبصر برسول الله ﷺ وأصحابه مبيضين يزول بهم السراب فلم يملك اليهودي أن قال بأعلى صوته يا معشر العرب هذا جدكم الذي تنتظرون.

ابن شہاب کہتے ہیں کہ مجھے عروہ بن زبیر رحمہ اللہ نے بتایا کہ حضور اکرم ﷺ کی حضرت زبیر ؓ جو مسلمانوں کے ایک تجارتی قافلے کے ساتھ شام سے واپس آرہے تھے، سے ملاقات ہوئی تو حضرت زبیر ؓ نے آپ ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق ؓ کی خدمت میں سفید پوشاک پیش کی، ادھر مدینہ میں بھی مسلمانوں نے آپ ﷺ کی مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کے بارے میں سن لیا تھا وہ روزانہ صبح کو مقام حرہ پر آپ ﷺ کا استقبال کرنے آتے اور آپ ﷺ کا انتظار کرتے رہتے لیکن دوپہر کی گرمی انہیں واپس جانے پر مجبور کردیتی، ایک دن وہ طویل انتظار کے بعد واپس چلے گئے جب وہ اپنے گھروں میں پہنچ گئے تو یہودیوں میں سے ایک یہودی اپنے کسی کام کے لئے قلعے پر چڑھا تو اس نے آپ ﷺ اور ان کے صحابہ کو سفید کپڑوں میں دیکھا تو ان کے بارے میں سراب ہونے کا امکان ختم ہوا (یعنی یقین ہوگیا کہ وہی ہیں) تو وہ یہودی اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکا اور بے اختیار ہو کر اونچی آواز میں چلایا اے عرب کے رہنے والو! یہ تمہارے بزرگ آگئے ہیں جن کے تم منتظر تھے

قافلین: قفل (ن ض) قفلا وقفولا سفر سے لوٹنا، لوٹانا، اندازہ کرنا۔ الحرۃ: [جمع] حرات، حرار، حرون، أحرون۔ سیاہ پتھروں والی زمین، مدینہ کے قریب واقع ایک جگہ کا نام جس کی نسبت سے مقام حرہ کا ایک تاریخی واقعہ بھی مشہور ہے۔ اطم: قلعہ [جمع] آطام۔ اطم (تفعیل) تاطیما قلعوں کو بلند کرنا۔ مبیضین: بیض (تفعیل) تبییضا سفید کرنا، قلعی کرنا (ض) بیضا، سفیدی میں غالب ہونا، انڈے دینا (افعال) إبیاضا [المرأۃ] سفید بچے جننا (افتعال) ابتیاضا خود پہننا، فنا کردینا، قوم کے میدان میں داخل ہونا۔ السراب: وہ ریگستانی ریت جو دوپہر کے وقت دھوپ کی تیزی کی وجہ سے پانی جیسی نظر آتی ہے اور اس میں درختوں اور مکانوں کا سایہ عکس کی طرح معلوم ہوتا ہے، جھوٹ اور مکر وفریب کے لئے اسکی مثال دی جاتی ہے۔ سرب (ن) سروبا جاری ہونا، گھستے چلے جانا۔ سرب باسینا (س)

besturdubooks.wordpress.com

سَرَّ بَا ٹپکنا (تفعیل) تسریبا گروہ گروہ بھیجنا (إفعال) إسرابا بہانا (انفعال) انسرابا سوراخ میں داخل ہونا، بہنا۔ جد: بزرگی، نصیب، دادا، نانا [جمع] أجداد، جُدُودٌ۔

فَثَارَ الْمُسْلِمُوْنَ إِلَى السِّلَاحِ فَتَلَقَّوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِظَهْرِ الْحَرَّةِ فَعَدَلَ بِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ حَتّٰى نَزَلَ بِهِمْ فِيْ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَذٰلِكَ يَوْمُ الْإِثْنَيْنِ مِنْ شَهْرِ رَبِيْعِ الْأَوَّلِ فَقَامَ أَبُوْبَكْرٍ لِلنَّاسِ وَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَامِتًا فَطَفِقَ مَنْ جَآءَ مِنَ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ لَمْ يَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُحَيِّيْ أَبَابَكْرٍ حَتّٰى أَصَابَتِ الشَّمْسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَأَقْبَلَ أَبُوْبَكْرٍ حَتّٰى ظَلَّلَ عَلَيْهِ بِرِدَائِهٖ فَعَرَفَ النَّاسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَبِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً وَأُسِّسَ الْمَسْجِدُ الَّذِيْ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى وَصَلّٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهٗ فَسَارَ يَمْشِيْ مَعَهُ النَّاسُ حَتّٰى بَرَكَتْ عِنْدَ مَسْجِدِ الرَّسُوْلِ ﷺ بِالْمَدِيْنَةِ وَهُوَ يُصَلِّيْ فِيْهِ يَوْمَئِذٍ رِجَالٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَكَانَ مِرْبَدًا لِلتَّمْرِ لِسُهَيْلٍ وَسَهْلٍ غُلَامَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِيْ حِجْرِ أَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ بَرَكَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ هٰذَا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ الْمَنْزِلُ۔

مسلمانوں نے اپنا اسلحہ اٹھایا اور حضور اکرم ﷺ کا گرمی کی شدت میں بھی استقبال کیا، آپ ﷺ نے ان کے ہمراہ دائیں جانب کا راستہ اختیار کیا یہاں تک کہ بنو عمرو بن عوف میں (1) اترے اور یہ ماہ ربیع الاول پیر کا دن تھا، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ لوگوں کے سامنے کھڑے ہو گئے اور آپ ﷺ خاموش انداز میں تشریف فرما تھے۔ انصار رضی اللہ عنہم میں سے وہ لوگ جنہوں نے آپ ﷺ کو پہلے نہیں دیکھا تھا وہ تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ (کو رسول اللہ ﷺ گمان کر کے ان) کے پاس حاضر ہونا شروع ہو گئے لیکن جب حضور اکرم ﷺ کو سورج کی گرمی کی تپش پہنچنے لگی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور اپنی چادر لیکر آپ ﷺ پر سایہ کر دیا تب لوگوں

(1) اس کے بعد آپ ﷺ نے مقام قباء (جو مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلے پر ہے) میں بنو عمرو بن عوف کے سردار کلثوم بن ہدم کے مکان میں قیام فرمایا جبکہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خبیب بن اساف کے مکان میں رہے، ٹھیک تین روز بعد حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ اسی مقام پر آپ ﷺ سے آملے، قباء میں باختلاف روایات چودہ روز قیام کرنے کے بعد جب آنحضرت ﷺ یہاں سے چلے تو حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی چادر مبارک سے بنائے گئے پرچم کو تھام کر آگے آگے چل رہے تھے، بڑی آب و تاب سے چلنے والا یہ قافلہ جب یثرب (مدینہ) میں داخل ہوا تو اہل یثرب کے چھوٹے بڑے نے یہ ترانہ پڑھ کر آپ ﷺ کا استقبال کیا" طلع البدر علينا ..... من ثنيات الوداع ..... وجب الشكر علينا ..... مادعا لله داع ..... ايها المبعوث فينا ..... جئت بالامر المطاع " اور بنو النجار کی بچیاں یہ شعر گا رہی تھیں" نحن جوار من بني النجار ..... ياحبذا محمد من جار " اور چھوٹے بڑے کی زبان پر یہ لفظ تھے" جاء نبي الله، جاء نبي الله"۔

besturdubooks.wordpress.com

نے پہچانا کہ رسول اللہ ﷺ یہ ہیں، آپ ﷺ بنو عمرو میں دس سے کچھ اوپر راتیں ٹھہرے اور اس مسجد (قبا) کی بنیاد رکھی جس کی بنیاد تقویٰ پر قائم ہے اور اس میں آپ ﷺ نے نماز پڑھی پھر آپ ﷺ اپنی سواری پر سوار ہوئے اس کے بعد آپ ﷺ روانہ ہوئے صحابہ ﷺ بھی آپ ﷺ کے ساتھ چل رہے تھے آخر کار آپ ﷺ کی سواری وہاں جا کر ٹھہری جہاں آج مدینہ میں مسجد نبوی ﷺ ہے اور اس وقت بھی چند مسلمان وہاں پر نماز ادا کیا کرتے تھے لیکن وہ کھجوریں خشک کرنے کا میدان تھا اور سہیل اور سہل رضی اللہ عنہما دو یتیم بچے جو کہ اسعد بن زرارہ ﷺ کی زیر پرورش تھے، کی ملکیت تھا جب اونٹنی وہاں بیٹھ گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہی انشاء اللہ ہمارے قیام کی جگہ ہے (1)

ثار: ثور (ن) ثُوْرًا، ثَوَرَانًا جوش میں آنا، حملہ کرنا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۳۸ پر ہے۔ بِضع: رات کا کچھ حصہ، تین سے نو تک کی تعداد۔ بضع (ف) بُضُوْعًا سمجھنا، واضح ہونا (إفعال) إبضاعًا واضح طور سے بیان کرنا، سرمایہ بنانا، سیراب کرنا۔ برکت: برک (ن) بُرُوْكًا (تفعیل) تبریکًا بیٹھنا، اقامت کرنا (مفاعلہ) مبارکۃً برکت کی دعا کرنا، راضی ہونا (إفعال) إبراكًا اونٹ بٹھانا (تفعّل) تبرکًا برکت حاصل کرنا۔ مربد: [ظرف] کھجور خشک کرنے کی جگہ، اونٹ وغیرہ کا باڑہ، گھروں کے پیچھے کا میدان جو کام آئے۔ ربد (ن) رَبْدًا باڑہ میں باندھنا، روکنا۔ رُبُوْدًا اقامت کرنا (تفعّل) تربدًا ابر آلود ہونا، تیوری چڑھانا

ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْغُلَامَيْنِ فَسَاوَمَهُمَا بِالْمِرْبَدِ لِيَتَّخِذَهُ مَسْجِدًا فَقَالَا بَلْ نَهَبُهُ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَأَبَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ يَقْبَلَهُ مِنْهُمَا هِبَةً حَتّٰى

(1) آپ ﷺ نے مدینہ میں حضرت ابو ایوب انصاری ﷺ کے اس مکان میں قیام فرمایا جو شاہ یمن "تبع" نے اسوقت بنوایا تھا جب چار سو علماءِ تورات نے اسکو کہا کہ ہمیں یہاں یثرب میں رہنے دیں کیونکہ یہ شہر بڑی فضیلت والا ہے اس لئے کہ یہ شہر نبی آخر الزماں کا دار الہجرت بنے گا تو اس بادشاہ نے ان سب علماء کیلئے مکان بنوائے اور ایک خاص مکان نبی آخر الزماں ﷺ کیلئے بنوایا۔ اس نے ایک خط آپ ﷺ کے نام لکھ کر ایک عالم کو دیا کہ اگر آپ کے رہتے ہوئے نبی آخر الزماں تشریف لائیں تو انکو یہ خط دے دینا ورنہ اپنی اولاد کو اس کی وصیت کر کے جانا حضرت ابو ایوب انصاری ﷺ اسی عالم کی اولاد میں سے ہیں، بقیہ انصار ان چار سو علماء کی اولاد میں سے ہیں، حضرت ابو ایوب انصاری ﷺ نے یہ عریضہ آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کیا جس کا مضمون یہ تھا "شهدت على أن أحمد أنه ..... رسول من الله بادئ النسم ..... فلو مد عمري إلى عمره ..... لكنت و زيرا له و ابن عم ..... و جاهدت بالسيف أعداؤه ..... و فرجت عن صدره كل غم ....."

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ احمد ﷺ اللہ کے برحق نبی ہیں اگر میں اسوقت تک زندہ رہا تو ان کا مددگار بنوں گا، میں ان کے دشمنوں سے تلوار کے ذریعے جہاد کرونگا اور ان کے دل سے ہر غم کو دور کرونگا" اور اس پر شاہ تبع کی مہر بھی ثبت تھی۔ علامہ واقدی کی روایت کے مطابق آپ ﷺ اس مکان میں سات ماہ تک رہے، پھر جب مسجد نبوی کے قریب حجرات تعمیر ہو گئے تو آپ ﷺ وہاں تشریف لے گئے۔

besturdubooks.wordpress.com

ابْتَاعَهُ مِنْهُمَا ثُمَّ بَنَاهُ مَسْجِدًا وَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَنْقُلُ مَعَهُمُ اللَّبِنَ فِیْ بُنْیَانِهٖ وَیَقُوْلُ وَھُوَ یَنْقُلُ اللَّبِنَ :

ھٰذَا الْحِمَالُ لَاحِمَالَ خَیْبَر ھٰذَا أَبَرُّ رَبَّنَا وَ أَطْھَرُ

وَیَقُوْلُ :

اَللّٰھُمَّ إِنَّ الْأَجْرَ أَجْرُ الْآخِرَهْ فَارْحَمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُھَاجِرَهْ

فَتَمَثَّلَ بِشِعْرِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ لَمْ یُسَمَّ لِیْ قَالَ ابْنُ شِھَابٍ وَلَمْ یَبْلُغْنَا فِی الْأَحَادِیْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ تَمَثَّلَ بِبَیْتِ شِعْرٍ تَامٍّ غَیْرَ ھٰذَا الْبَیْتِ .

پھر آپ ﷺ نے ان دونوں یتیم بچوں کو بلایا اور ان سے میدان کی قیمت کے بارے میں بھاؤ تاؤ کرنے لگے تاکہ وہاں مسجد تعمیر کریں تو ان دونوں لڑکوں نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ! قیمت پر نہیں بلکہ یہ جگہ ہم آپ کو ہبہ کردیتے ہیں لیکن آپ ﷺ نے ہبہ کے طور پر قبول کرنے سے انکار فرمادیا بلکہ ان سے وہ جگہ قیمتاً خریدی اور وہاں پر مسجد تعمیر کی، آپ ﷺ خود صحابہ ﷺ کے ساتھ مل کر مسجد نبوی کی تعمیر کیلئے اینٹیں اٹھاتے اور کہتے جاتے کہ ''یہ بوجھ خیبر کے بوجھ کی طرح نہیں ہیں (۱) یہ ہمارے رب کا بدلہ ہے اور بہت زیادہ طہارت اور پاکی والا ہے'' اور آنحضرت (ﷺ) فرماتے تھے ''یا اللہ! اجر تو آخرت کا ہی اجر ہے، مہاجرین و انصار پر اپنی رحمت نازل فرمائیے'' اس طرح آپ ﷺ نے مسلمانوں میں سے ایک شاعر کے شعر سے تمثل کیا جن کا نام مجھے بتلایا نہیں گیا۔ ابن شہابؒ کہتے ہیں کہ احادیث سے ہمیں معلوم نہیں ہوا کہ آپ ﷺ نے اس شعر کے علاوہ کسی بھی پورے شعر سے تمثل کیا ہو۔

<u>فساومھا</u>: سوم (مفاعلہ) مساومۃً بھاؤ تاؤ کرنا (ن) سَوْمًا، سَوَامًا فروخت کرنے کیلئے پیش کرنا اور قیمت بتلانا (تفعیل) تسویمًا چھوڑنا (تفعّل) تسوّمًا علامت لگانا۔ <u>اللبن</u>: [مفرد] لَبِنَۃٌ کچی اینٹیں۔ لبن (تفعیل) تلبینۃً اینٹ بنانا، فیصلے کرنے کیلئے مجلس بنانا، چوکور بنانا

(۱) یہ اس پس منظر میں فرمایا کہ خیبر، مدینہ میں اپنی کھجور وغیرہ کی پیداوار کے اعتبار سے کافی مشہور تھا وہاں کے باغات کے مالک، پھل واناج وہاں سے اٹھا کر یہاں لاتے تھے تاکہ دنیا کمائیں، آپ فرمارہے ہیں کہ ہمارے آج کے بوجھ ان کے بوجھوں سے کہیں زیادہ بہتر ہیں اور پاک ہیں کیونکہ اس کی قیمت اور اس کا بدلہ اللہ ہمیں دیگا جو ہمیشہ باقی رہنے والا ہے جبکہ خیبر کے مالکان اپنے مال کی قیمت دنیا سے وصول کرلیتے ہیں جو کہ اس دنیا میں ہی ختم ہو جاتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

besturdubooks.wordpress.com

ابتلاءُ کَعبِ بنِ مَالِکٍ ﷺ

قَالَ کَعبٌ لَم أَتَخلَّف عَن رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ فِی غَزوَۃٍ غَزاھَا إِلَّا فِی غَزوَۃِ تَبُوکَ، غَیرَ أَنِّی کُنتُ تَخَلَّفتُ فِی غَزوَۃِ بَدرٍ، وَلَم یُعَاتَب أَحَدٌ تَخَلَّفَ عَنھَا، إِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ یُرِیدُ عِیرَ قُرَیشٍ، حَتّٰی جَمَعَ اللّٰہُ بَینَھُم وَبَینَ عَدُوِّھِم عَلٰی غَیرِ مِیعَادٍ، وَلَقَد شَھِدتُّ مَعَ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ لَیلَۃَ العَقَبَۃِ، حِینَ تَوَاثَقنَا عَلَی الإِسلَامِ، وَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِی بِھَا مَشھَدَ بَدرٍ، وَإِن کَانَت بَدرٌ أَذکَرَ فِی النَّاسِ مِنھَا.

حضرت کعب ؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے جتنے بھی غزوات کیے ہیں، میں سوائے غزوہ تبوک کے کسی سے بھی پیچھے نہیں رہا (یعنی بقیہ سب میں شریک رہا تھا) البتہ غزوہ بدر میں بھی پیچھے رہ گیا تھا (چونکہ وہ اچانک ہوا تھا) مگر اس میں شریک نہ ہونے والوں میں سے کسی پر عتاب بھی نہ ہوا تھا کیونکہ نبی کریم ﷺ (جنگ کی نیت سے نہیں بلکہ) قریش کے قافلہ پر حملہ کی نیت سے نکلے تھے مگر وہاں اللہ نے ان کو اور ان کے دشمنوں کو جمع کر دیا لیکن یہ جمع مقرر شدہ نہ تھا (یعنی پہلے سے یہ کوئی طے شدہ جنگ نہیں تھی) میں لیلۃ العقبہ میں بھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا، جب ہم نے اسلام کی (حمایت اور حفاظت) پر بیعت کی تھی، میں یہ پسند نہیں کروں گا کہ مجھے لیلۃ العقبہ کے بدلے میں بدر کی حاضری مل جائے، اگرچہ غزوہ بدر لیلۃ العقبہ کی بنسبت لوگوں میں زیادہ مشہور ہے۔(۱)

<u>لم یعاتب</u>: عتب (مفاعلہ) معاتبۃً ملامت کرنا، ناز سے خطاب کرنا (ن، ض) عَتبًا کسی فعل پر سرزنش کرنا، عِتابًا ملامت کرنا (إفعال) إعتابًا رضامند کرنا (افتعال) اعتتابًا میانہ روی اختیار کرنا۔ <u>عیر</u>: قبیلہ حمیر کا قافلہ، پھر سارے قافلوں پر بولا جانے لگا [جمع] عِیرَات۔ <u>تواثقنا</u>: وثق (تفاعل) تواثقًا باہم عہد و پیمان کرنا۔ <u>مشھد</u>: اللہ کی راہ میں مقتول ہونے کی جگہ، لوگوں کے حاضر ہونے کی جگہ [جمع] مَشَاھِد۔ شھد (س) شُھُودًا حاضر ہونا، معائنہ کرنا، گواہی دینا۔ شَھَادَۃً قسم کھانا، گواہی دینا (إفعال) إشھادًا حاضر کرنا۔

کَانَ مِن خَبَرِی: أَنِّی لَم أَکُن قَطُّ أَقوٰی وَلَا أَیسَرَ حِینَ تَخَلَّفتُ عَنہُ

---

(۱) حقیقت میں بھی اگرچہ اس کی وقعت زیادہ ہے مگر چونکہ ان کو لیلۃ العقبہ کی قدر زیادہ تھی کہ اس میں جو بیعت ہوئی تھی اس کی وجہ سے ہجرت ہوئی تھی پھر تمام غزوات ہوئے، اس لئے یہ فرما رہے ہیں اگرچہ لوگوں کے ہاں غزوہ بدر کی قدر زیادہ ہے مگر مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ لیلۃ العقبہ کی فضیلت کے بدلے غزوہ بدر کی فضیلت پالوں۔

besturdubooks.wordpress.com

فِيْ تِلْكَ الْغَزَاةِ، وَاللّٰهِ مَا اجْتَمَعَتْ عِنْدِيْ قَبْلَهٗ رَاحِلَتَانِ قَطُّ، حَتّٰى جَمَعْتُهُمَا فِيْ تِلْكَ الْغَزْوَةِ، وَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُرِيْدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرّٰى بِغَيْرِهَا، حَتّٰى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ، غَزَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَرٍّ شَدِيْدٍ، وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيْدًا، وَمَفَازًا وَعَدُوًّا كَثِيْرًا، فَجَلّٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوْا أُهْبَةَ غَزْوِهِمْ، فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِيْ يُرِيْدُ.

میرے حالات یہ تھے کہ میں اس سے پہلے اتنا قوی اور اتنی آسانی میں نہ تھا (یعنی اس غزوہ میں غیر حاضری سے پہلے) اور بخدا میرے پاس اس سے پہلے کبھی دو سواریاں جمع نہیں ہوئی تھیں، جبکہ اس غزوہ کے وقت دو سواریاں میرے پاس تھیں۔ اور آپ ﷺ جب کسی غزوے پر جانے کا ارادہ فرماتے تو اس کے غیر کے ساتھ توریہ فرماتے تھے (یعنی اصل بات کے علاوہ کچھ اور ظاہر فرماتے تھے تاکہ مخبری نہ ہو جائے (۱) اور یہ غزوہ تبوک کا واقعہ اس وقت پیش آیا جبکہ سخت گرمی تھی، بہت لمبا اور بے آب و گیاہ صحرائی سفر تھا، دشمن کی تعداد بہت زیادہ تھی تو آپ ﷺ نے اس سفر کا اظہار فرما دیا تاکہ مسلمان جہاد کی تیاری کیلئے جس سامان کی ضرورت ہوتی ہے تیار کر سکیں، اور آپ نے سمت بھی بتلا دی جدھر آپ جانا چاہتے تھے۔

ورّی: وری (تفعیل) تَوْرِيَةً اصل بات چھپا کر دوسری بات ظاہر کرنا، پوشیدہ

---

(۱) دراصل نبی کریم ﷺ کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ جس قوم پر حملہ کرنا ہوتا تھا، جس رخ پر وہ قوم رہتی ہوتی تھی آپ اس سے مخالف رخ کا پوچھتے اور پھر اسی طرف مدینہ طیبہ سے نکلتے تھے تو یہ اختیار فرمایا کرتے تھے کیونکہ منافقین کی وجہ سے ڈر لگا رہتا تھا کہ جا کر مخبری نہ کر دیں پھر آگے جا کر اپنا رخ صحیح کر لیتے تھے مگر غزوہ تبوک کے موقع پر کوئی توریہ نہیں فرمایا بلکہ صاف صاف بتلا دیا کہ ہم شام جا رہے ہیں مد مقابل قیصر ہے (جنگ کے حالات کتب تاریخ سے دیکھے جا سکتے ہیں) آپ نے کئی وجوہات کی بناء پر اپنے جان نثار ساتھیوں (صحابہ کرام ؓ) کو یہ اطلاع دی: ۱) ..... ہر ایک شرح صدر کے ساتھ تیار ہو، کہ ہمارا مقابل کون ہے، اس کے مطابق جتنی تیاری کر سکتا ہو کرے۔ ۲) ..... دور کا سفر تھا۔ ۳) کھجوریں تیار تھیں۔ ۴) ..... سخت گرمی تھی۔

﴿استاذی المکرم شیخ الاسلام حضرت مفتی محمد تقی العثمانی دام اقبالہ فرماتے ہیں کہ واقعہ یہ ہے کہ آج بھی اس سفر کا تصور کریں تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں یہ سعدیہ گرمیوں میں جب عرب میں آتا ہے تو اس وقت سورج برج سنبلہ میں ہوتا ہے اور اہل عرب کے ہاں ایک مقولہ مشہور ہے "السنبلة سم وبلاء" سنبلہ زہر اور مصیبت ہے، جب (A-C) گاڑیاں نہ تھیں تو حکومت کی طرف سے بعد از ظہر، عصر کے ایک گھنٹہ بعد تک سفر ممنوع تھا کہ کہیں گرمی کی شدت سے موت ہی نہ واقع ہو جائے، حضرت شیخ فرماتے ہیں ایک مرتبہ ہم نے یہ کام کر ڈالا، کر تو ڈالا مگر بعد میں احساس ہوا کہ غلطی کی ہے، فرماتے ہیں کہ ہم دوران سفر تھے اور یہ چاہ رہے تھے کہ تبوک سے سفر کریں اور مغرب مدینہ جا کر پڑھیں، ٹیکسی کرائے پر لی، ٹیکسی والا اول تو راضی نہ ہوا کہ مجھے پکڑ لیں گے مگر منتوں سماجتوں کے بعد بالآخر روانہ ہو گیا چل تو پڑے مگر پھر احساس ہوا کہ غلطی کر بیٹھے ہیں، پوری گاڑی انگارہ بنی ہوئی تھی، جسم تپ رہا تھا، پسینہ جسم سے بہہ بہہ کر خشک ہوتا جا رہا تھا، تب سوچا کہ یہ تو گاڑیوں کا سفر ہے وہ پیدل سفر کس طرح ہوگا (مگر دین کے پروانے، اپنی دھن کے ستانے، اپنی شمع پر جلنے والے تھے اس لئے نکل کھڑے ہوئے اور تبوک پر بھی جا کر جھنڈے گاڑ دیئے۔﴾

besturdubooks.wordpress.com

کرنا (مفاعلہ) مواراۃً چھپانا (تفعّل) توریًا چھپنا (ض) وَرْیًا پھیپھڑے پر مارنا۔ **مفازًا:** وہ بیابان جس میں پانی نہ ہو، نجات، کامیابی، ہلاکت [جمع] مَفازات، مَفاوِزُ۔ فوز (ن) فَوْزًا کامیاب ہونا (تفعیل) تفویزًا گزرنا، ظاہر ہونا (اِفعال) اِفازۃً کامیاب کرانا۔ **فجلی:** جلی (تفعیل) تجلیۃً ظاہر کرنا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۴۰ پر ہے۔ **لیتأھبوا:** أھب (تفعّل) تأھبًا تیار وآمادہ ہونا (الأُھبۃ) سامان، کما یقال "أخذ للسفرِ الأُھبۃ" اس نے سامان سفر لیا۔

وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ كَثِيْرٌ، وَلَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابٌ حَافِظٌ، يُرِيْدُ الدِّيْوَانَ، قَالَ كَعْبٌ: فَمَا رَجُلٌ يُرِيْدُ أَنْ يَتَغَيَّبَ إِلَّا ظَنَّ أَنْ سَيَخْفِي لَهُ، مَالَمْ يَنْزِلْ فِيْهِ وَحْيُ اللهِ، وَغَزَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِيْنَ طَابَتِ الثِّمَارُ وَالظِّلَالُ.

اور اس جہاد میں مسلمانوں کی تعداد بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بہت زیادہ تھی کسی کتاب (رجسٹر) نے ان کو جمع نہیں کیا (کوئی رجسٹر ایسا نہ تھا جس میں ان کے ناموں کی فہرست درج کی جا سکے) حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (کثرتِ تعداد کی وجہ سے جو کہ ایک روایت کے مطابق دس ہزار (۱۰۰۰۰) اور بعض کے مطابق تیس ہزار (۳۰۰۰۰) سے زائد تھی، دس والی روایت کی توجیہ یہ کی جائیگی کہ وہ سارے گھڑسوار تھے کیونکہ تمام روایات کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کل تعداد تیس سے چالیس ہزار کے درمیان تھی) اگر کوئی شخص جہاد سے غائب رہنا چاہتا تو اسکو یہی خیال رہتا کہ اسکا معاملہ مخفی رہیگا الا یہ کہ وحی کے ذریعے بتا دیا جائے اور یہ غزوہ آپ ﷺ نے اس وقت کیا جبکہ پھل بالکل پکے ہوئے تھے اور درختوں کے سائے بھی پسندیدہ تھے۔ (۱)

طابت: طیب (ض) طِیبًا حلا میٹھا ہونا، لذیذ ہونا، خوش ہونا (تفعیل) تطییبًا اچھا پانا، خوشبو لگانا (اِفعال) اِطابۃً خوش کلام کرنا، اچھا کرنا (مفاعلہ) مطایبۃً ہنسی مذاق کرنا۔

وَتَجَهَّزَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَهُ، فَطَفِقْتُ أَغْدُوْ لِكَيْ أَتَجَهَّزَ مَعَهُمْ، فَأَرْجِعُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا، فَأَقُوْلُ فِيْ نَفْسِيْ: أَنَا قَادِرٌ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَزَلْ يَتَمَادَى بِيْ حَتَّى اشْتَدَّ بِالنَّاسِ الْجِدُّ فَأَصْبَحَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَهُ، وَلَمْ أَقْضِ

(۱) آج ان مہینوں میں عرب میں کیا عالم ہوتا ہے آیئے! حضرت کی زبانی سنتے ہیں: حضرت فرماتے ہیں کہ میں نے سنبلہ کا ایک مہینہ مدینہ طیبہ میں گزارا ہے، مسجد نبوی ﷺ میں تہجد کی نماز پڑھنے کیلئے جاتا تو اس وقت بھی مسجد کی حالت یہ ہوتی تھی کہ پاؤں رکھنا مشکل ہوتا تھا، فجر کی نماز پڑھکر قبا چلا جاتا اور جانے کے لئے بجائے روڈ کا راستہ اختیار کرنے کے نخلستانوں سے گزر کر جاتا تھا، جیسے ہی نخلستانوں میں داخل ہوتا تو ان کا اتنا ٹھنڈا پاتا ایسے لگتا کہ میں (A-C) میں آ گیا ہوں، کہاں اتنی گرمی کہ تہجد میں مسجد کا فرش تپ رہا ہے اور کہاں اتنی ٹھنڈک، تو سائے لذیذ لگتے تھے۔

besturdubooks.wordpress.com

مِنْ جَهَازِيْ شَيْئًا، فَقُلْتُ أَتَجَهَّزُ بَعْدَهُ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ ثُمَّ أَلْحَقُهُمْ، فَغَدَوْتُ بَعْدَ أَنْ فَصَلُوْا لِأَتَجَهَّزَ، فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا، ثُمَّ غَدَوْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا، فَلَمْ يَزَلْ بِيْ حَتّٰى أَسْرَعُوْا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ، وَهَمَمْتُ أَنْ أَرْتَحِلَ فَأُدْرِكَهُمْ، وَلَيْتَنِيْ فَعَلْتُ، فَلَمْ يُقَدَّرْ لِيْ ذٰلِكَ، فَكُنْتُ إِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوْجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَطُفْتُ فِيْهِمْ، أَحْزَنَنِيْ أَنِّيْ لَا أَرٰى إِلَّا رَجُلًا مَغْمُوْصًا عَلَيْهِ النِّفَاقُ، أَوْ رَجُلًا مِمَّنْ عَذَرَ اللّٰهُ مِنَ الضُّعَفَاءِ.

چنانچہ آپ ﷺ نے اور دوسرے مسلمانوں نے جہاد کی تیاریاں شروع کر دیں، میں روزانہ صبح سویرے تیاری کرنا شروع کرتا تاکہ ان کے ساتھ جانے کیلئے سامان تیار کروں لیکن کچھ کیے بغیر لوٹ آتا اور اپنے آپ سے کہتا میں قادر ہوں جب چاہوں گا تیاری کر لوں گا، میرے ساتھ یہ قصہ اسی طرح چلتا رہا یہاں تک کہ مسلمانوں نے محنت ومشقت کر کے تیاری کر لی اور آپ ﷺ صبح کے وقت مسلمانوں کو لیکر جہاد کے لئے روانہ ہو گئے اور میں نے ابتک کچھ بھی تیاری نہیں کی تھی، اس وقت بھی اپنے آپ سے یہی کہا ایک دو روز میں تیاری کر کے نکل جاؤں گا اور لشکر سے مل جاؤں گا۔ پھر لشکر کے نکل جانے کے بعد اگلی صبح میں نے تیاری کرنی چاہی لیکن بغیر کسی تیاری کے واپس آ گیا، پھر اسی ارادے سے اگلے روز نکلا لیکن پھر ویسے ہی آ گیا، میرے ساتھ یہی معاملہ چلتا رہا جبکہ لشکر نے انتہائی تیزی سے سفر کر لیا اور غزوہ مجھ سے فوت ہو گیا۔ اس وقت بھی مجھے خیال آیا کہ نکل پڑوں اور لشکر سے مل جاؤں، کاش! کہ میں ایسا کر لیتا لیکن یہ میرے مقدر میں نہیں تھا۔ چنانچہ آپ ﷺ کے جانے کے بعد جب میں مدینہ میں گھومتا تو مجھے یہ بات غمگین کرتی کہ سوائے ان لوگوں کے جن پر نفاق کی چھاپ لگی ہوئی تھی یا ان لوگوں کے جو اللہ کے ہاں معذور تھے، اور کوئی مدینہ میں نظر نہ آتا۔

<u>یتمادی</u>: مدی (تفاعل) تمادیا باہم مل کر کھینچنا (تفعّل) تمدیا انگڑائی لینا، کھینچنا۔ <u>اشتد</u>: شدد (افتعال) اشتدادا تیز ہونا، قوی ہونا۔ <u>تفارط</u>: فرط (تفاعل) تفارطا آگے بڑھنا، وقت کا جاتے رہنا (انفعال) انفراطا کھلنا (ن) فُرُوطا آگے بڑھنا، جلدی کرنا (تفعیل) تفریطا متفرق کرنا، ضائع کرنا (إفعال) إفراطا حد سے بڑھ جانا۔ <u>مغموصا</u>: بصلہ [علی] جس کے حسب یا دین میں عیب لگایا جائے۔ غمص (ض، س) غمصا حقارت کرنا، عیب لگانا (س) غمصا آنکھ کا کیچڑ والی ہونا (افتعال) اغتماصا حقیر جاننا۔

وَلَمْ يَذْكُرْنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى بَلَغَ تَبُوْكًا، فَقَالَ — وَهُوَ

besturdubooks.wordpress.com

جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوْكَ -مَافَعَلَ كَعْبٌ ؟فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ سَلِمَةَ :يَارَسُوْلَ اللهِ!حَبَسَهُ بُرْدَاهُ،وَنَظْرُهُ فِيْ عِطْفَيْهِ .فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ :بِئْسَ مَاقُلْتَ ،وَاللهِ يَارَسُوْلَ اللهِ مَاعَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا ،فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ .

اور تمام راستے آپ ﷺ نے میرا تذکرہ تک نہ کیا، حتی کہ آپ ﷺ تبوک پہنچ گئے، آپ ﷺ لشکر کے درمیان تبوک میں بیٹھے ہوئے تھے کہ میرا (خیال آیا اور) پوچھا کہ کعب کو کیا ہوا؟ (1) تو بنو سلمہ کے ایک شخص (عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ) نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ ان کو ان کی دو چادروں نے اور اپنے دونوں کندھوں کی طرف دیکھنے نے (ان پر نظر ڈالنے نے) روک دیا ہے (2) تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا تم نے یہ بری بات کہی ہے، بخدا! اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم نے ان میں سوائے خیر کے اور کچھ نہیں پایا (ان کے رکنے کی کوئی خاص وجہ ہوئی ہوگی وہ ایسے رکنے والے نہیں ہیں) یہ سن کر آپ ﷺ خاموش ہو گئے

عطفیہ: کما یقال" عطفا الرجل "مرد کے دونوں پہلو، مراد متکبر ہونا ہے۔ [مفرد] عِطْفٌ بغل، کنارہ، گوشہ۔

قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ : فَلَمَّابَلَغَنِيْ أَنَّهُ تَوَجَّهَ قَافِلًا حَضَرَنِيْ هَمِّيْ وَطَفِقْتُ أَتَذَكَّرُ الْكَذِبَ وَأَقُوْلُ :بِمَاذَا أَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ غَدًا،وَاسْتَعَنْتُ عَلٰى ذٰلِكَ بِكُلِّ ذِيْ رَأْيٍ مِّنْ أَهْلِيْ .

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب مجھے یہ خبر پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ واپس تشریف لا رہے ہیں تو مجھے تشویش ہونے لگی، میں جھوٹا بہانہ سوچنے لگا اور میں اپنے دل میں کہتا تھا: کونسی شے مجھے کل ان کی ناراضگی سے بچائیگی (مطلب یہ ہے کہ کون سا ایسا بہانہ تراشوں کہ جان چھوٹ جائے) اور اپنے اس معاملے میں اپنے اہل میں ذو رائے لوگوں سے بھی مدد حاصل کی۔

سخطہ: سخط (س) سخطًا غضبناک ہونا، ناپسند کرنا (تفعل) تسخطًا کم سمجھنا، ناراض ہو کر غضبناک ہونا اور ناپسند کرنا۔

فَلَمَّاقِيْلَ :إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَدْأَظَلَّ قَادِمًا زَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ، وَعَرَفْتُ

---

(1) اندازہ کریں اتنی کثیر تعداد کا لشکر، کوئی لسٹ بھی نہیں مگر ہر شخص پر آنحضرت ﷺ کی نظر ہے کہ ایک بندہ نظر نہیں آیا تو اس کے بارے میں بھی پوچھا جا رہا ہے۔ امیر کی بالغ نظری کی اس سے بڑھ کر اور کیا مثال ہو سکتی ہے۔

(2) مطلب یہ تھا کہ ان کے پاس تو آجکل عمدہ پوشاکیں ہیں جس کی وجہ سے وہ چلت مست میں آ گئے ہیں اور ان کو پہن کر وہ دائیں بائیں دیکھتے ہیں، صرف اسی بات نے انکو جہاد میں آنے سے روک دیا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

أَنِّي لَنْ أَخْرُجَ مِنْهُ أَبَدًا بِشَيْءٍ فِيهِ كَذِبٌ ،فَأَجْمَعْتُ صِدْقَهُ ،وَأَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَادِمًا ،وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ ،فَيَرْكَعُ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ،ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ ،فَلَمَّا فَعَلَ ذٰلِكَ جَاءَهُ الْمُخَلَّفُونَ ، فَطَفِقُوا يَعْتَذِرُونَ إِلَيْهِ وَيَحْلِفُونَ لَهُ،وَكَانُوا بِضْعَةً وَثَمَانِينَ رَجُلًا ،فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَانِيَتَهُمْ ،وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ ،وَوَكَلَ سَرَائِرَهُمْ إِلَى اللهِ ،فَجِئْتُهُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ،ثُمَّ قَالَ: تَعَالَ! فَجِئْتُ أَمْشِي حَتّٰى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَقَالَ لِي : مَا خَلَّفَكَ ؟أَلَمْ تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ فَقُلْتُ :بَلٰى إِنِّي – وَاللهِ – لَوْجَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ،لَرَأَيْتُ أَنْ سَأَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ بِعُذْرٍ ،وَلَقَدْ أُعْطِيتُ جَدَلًا ،وَلٰكِنِّي وَاللهِ ،لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ تَرْضٰى بِهِ عَنِّي ، لَيُوشِكَنَّ اللهُ أَنْ يُسْخِطَكَ عَلَيَّ ، وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيهِ ،إِنِّي لَأَرْجُو فِيهِ عَفْوَ اللهِ ،

جب مجھے پتا چلا کہ رسول اللہ ﷺ سایہ فگن ہوگئے ہیں،تو مجھ سے وہ تمام کذب اور گھڑی ہوئی باتیں زائل ہوگئیں اور میں نے سمجھ لیا کہ میں کسی بھی ایسی بات سے ہرگز چھٹکارا نہیں پا سکتا جس میں جھوٹ ہوتو میں نے ارادہ کرلیا کہ میں آپ ﷺ سے بالکل صاف سچ بیان کروں گا۔ جب آپ ﷺ صبح کے وقت تشریف لے آئے اور آپ ﷺ کی عادتِ شریفہ تھی کہ جب بھی سفر سے واپسی ہوتی پہلے مسجد میں آتے اور دو رکعت نماز پڑھتے پھر لوگوں سے ملاقات کے لئے بیٹھ جاتے (جب آپ ﷺ نے نماز پڑھ لی) تو مسجد میں بیٹھ گئے۔ متخلفین آپ ﷺ کے پاس آنا شروع ہوئے اور قسمیں کھا کھا کر عذر بیان کرنے لگے ،یہ لوگ ۸۰ر سے کچھ زیادہ تھے،آپ ﷺ نے ان کے ظاہری اعذار قبول کر لئے ،ان کو بیعت کرلیا،ان کیلئے اللہ رب العزت سے استغفار کیا اور ان کے باطنی امور کو اللہ کے سپرد کردیا۔ اسی اثناء میں ،میں بھی آپ ﷺ کے پاس آیا میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا تو آپ ﷺ نے غصہ کے عالم والا تبسم فرمایا پھر آپ ﷺ نے مجھے اپنے قریب بلایا ،میں چلتا ہوا آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا (بالکل قریب ہوگیا)اور آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا،آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا تمہیں کس چیز نے جہاد سے روکا تھا؟ کیا تم نے سواری نہیں خریدلی تھی؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں (جی ہاں! خرید لی تھی) ساتھ ہی میں نے کہا ،بخدا!! اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر میں آپ کے علاوہ کسی دنیادار آدمی کے سامنے ہوتا تو کوئی عذر گھڑ کر اس کی

besturdubooks.wordpress.com

ناراضگی سے بچ جاتا کیونکہ مجھے باتیں بنانے میں کافی مہارت حاصل ہے (یعنی مجھے اللہ نے یہ سلیقہ بخشا ہے کہ جس کسی سے بحث ومباحثہ شروع کردوں تو پھراپنی بات منوا بھی لیتا ہوں) لیکن بخدا! میں جانتا ہوں کہ اگر میں آج آپ ﷺ کو کوئی جھوٹی بات گھڑ کر بتادوں اور آپ مجھ سے راضی ہو جائیں تو بہت ممکن ہے کہ اللہ رب العزت آپ ﷺ کو (وحی کے ذریعے حقیقت بتلا کر) مجھ سے ناراض کردیں اور اگر میں سچی بات بتادوں تو وقتی طور پر تو آپ ﷺ مجھ سے ناراض ہوں گے، لیکن مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے معاف فرمادیں گے۔

﴿تمہیدی جملے ختم ہوگئے ہیں اوراب آگے اصل بات شروع کررہے ہیں﴾

زاح: زوح (ن) زَوْحًا زائل ہونا، پراگندہ ہونا (اِفعال) اِزاحًا انجام کو پہنچانا (انفعال) انزیاحًا زائل ہونا۔ فاجمعت: جمع (اِفعال) اِجماعًا پختہ ارادہ کرنا، اتفاق کرنا۔ سرائرهم: [مفرد] اَلسَّرِیْرَۃُ بھید، راز، وہ امر جس کو پوشیدہ رکھا جائے، نیت۔ جدلا: جدل (س) جَدَلًا سخت جھگڑالو ہونا (ن،ض) جَدْلًا بٹنا (ن) جَدْلًا سخت ہونا (تفعیل) تجدیلًا زمین پر پٹخ دینا۔

لَا وَاللّٰہِ، مَا کَانَ لِیْ مِنْ عُذْرٍ، وَاللّٰہِ مَا کُنْتُ قَطُّ أَقْوٰی وَلَا أَیْسَرَ مِنِّیْ حِیْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْکَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: أَمَّا ھٰذَا فَقَدْ صَدَقَ، فَقُمْ حَتّٰی یَقْضِیَ اللّٰہُ فِیْکَ. فَقُمْتُ، وَسَارَ رِجَالٌ مِنْ بَنِیْ سَلِمَۃَ فَاتَّبَعُوْنِیْ، فَقَالُوْا لِیْ: وَاللّٰہِ مَا عَلِمْنَاکَ کُنْتَ أَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ ھٰذَا، وَلَقَدْ عَجَزْتَ أَنْ لَّا تَکُوْنَ اعْتَذَرْتَ إِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ بِمَا اعْتَذَرَ إِلَیْہِ الْمُخَلَّفُوْنَ، قَدْ کَانَ کَافِیَکَ ذَنْبَکَ اسْتِغْفَارُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ لَکَ.

(اور حقیقت حال یہ ہے کہ) نہیں، اللہ کی قسم جہاد میں غائب رہنے سے مجھے کوئی عذر نہیں تھا اور نہ ہی اس سے پہلے مالی وجسمانی طور پر اتنا قوی تھا جتنا کہ اس پیچھے رہ جانے والے موقعہ پر تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا بیشک! جہاں تک اس شخص کا معاملہ ہے، اس نے تو سچ بولا ہے، تم جاؤ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہارے بارے میں کوئی فیصلہ فرمادیں۔ میں وہاں سے چلا اور بنوسلمہ کے چند آدمی میرے ساتھ ہولئے اور مجھے کہنے لگے بخدا ہم تو نہیں جانتے کہ تم نے اس سے پہلے کوئی گناہ کیا ہو۔ کیا تم اس بات سے عاجز آگئے تھے کہ جس طرح متخلفین نے عذر بیان کئے تھے تم بھی بیان کردیتے، رسول اللہ ﷺ تمہارے لئے استغفار کرتے تو یہ تمہارے گناہ کے کفارہ کے لئے کافی ہوجاتا تم نے ایسا کیوں نہیں کیا۔

besturdubooks.wordpress.com

فَوَاللهِ مَازَالُوا يُؤَنِّبُونَنِيْ حَتّٰى أَرَدْتُّ أَنْ أَرْجِعَ فَأُكَذِّبَ نَفْسِيْ، ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ: هَلْ لَقِيَ هٰذَا مَعِيَ أَحَدٌ قَالُوْا نَعَمْ رَجُلَانِ قَالَا مِثْلَ مَاقُلْتَ فَقِيْلَ لَهُمَا مِثْلَ مَا قِيْلَ لَكَ فَقُلْتُ مَنْ هُمَا؟ قَالُوْا: مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيْعِ الْعَمْرِيُّ وَهِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ. فَذَكَرُوْا لِيْ رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ، قَدْ شَهِدَا بَدْرًا، فِيْهِمَا أُسْوَةٌ. فَمَضَيْتُ حِيْنَ ذَكَرُوْهُمَا لِيْ.

واللہ! وہ مجھے ملامت کرتے رہے حتی کہ میرے دل میں آیا کہ میں آپ ﷺ کے پاس جا کر اپنے آپ کو جھٹلا دوں (اور جا کر کہہ دوں کہ یہ جو میں نے کہا ہے کہ میرے پاس کوئی عذر نہیں ہے یہ غلط تھا بلکہ میرے پاس عذر تھا) پھر میں نے ان سے پوچھا کہ کیا میرے علاوہ کوئی اور بھی ہے کہ جس کے ساتھ یہ معاملہ ہوا ہو (یعنی انہوں نے میری طرح کہا ہو کہ ہم سے غلطی ہوئی ہے اور آپ نے فرمایا ہو کہ جاؤ جا کر فیصلہ کا انتظار کرو) وہ کہنے لگے، ہاں! دو شخص اور ہیں، انہوں نے بھی تمہاری طرح اپنے جرم کا اقرار کیا ہے اور ان کو بھی تمہاری طرح کہا گیا ہے (یعنی معاملہ اللہ کے سپرد کیا گیا ہے) میں نے ان سے پوچھا کہ وہ دونوں حضرات کون ہیں؟ تو انہوں نے بتلایا ایک "مرارۃ بن الربیع العمروی" اور دوسرے "ہلال بن امیۃ الواقفی" (رضی اللہ عنہما) ہیں۔ انہوں نے مجھ سے ایسے دو نیک صالح بزرگوں کا تذکرہ کیا جو کہ بدر میں بھی حاضر ہوئے تھے میں نے انکے نام سن کر کہا میرے لئے ان دونوں میں اسوہ ہے (جو یہ کریں گے میں وہی کروں گا)۔ ان دونوں حضرات کا سن کر (خیالات فاسدہ کو جو کہ ذہن میں تکذیب نفس کے آ رہے تھے ایک طرف پھینک کر) میں اپنے گھر چلا آیا۔

یؤنبوننی: أنّب (تفعیل) تانیبًا ملامت کرنا، جھڑکنا (افتعال) ائتنابًا کھانے کی خواہش نہ ہونا۔ أسوۃ: نمونہ، اقتداء، وہ چیز جس سے تسلی حاصل ہو [جمع] أُسًی، إسًی۔

وَنَهٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْمُسْلِمِيْنَ عَنْ كَلَامِنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ، فَاجْتَنَبَنَا النَّاسُ وَتَغَيَّرُوْا لَنَا، حَتّٰى تَنَكَّرَتْ فِيْ نَفْسِيَ الْأَرْضُ فَمَا هِيَ الَّتِيْ أَعْرِفُ.

ادھر رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو ان لوگوں میں سے جو پیچھے رہ گئے تھے ہم تینوں سے بات چیت کرنے سے منع فرما دیا۔ لوگ ہم سے اجتناب کرنے لگے، ہمارے لیے بدل گئے حتی کہ زمین میرے لئے اجنبی بن گئی اور وہ نہ رہی جسکو میں پہچانتا تھا (جب

besturdubooks.wordpress.com

سب کچھ منہ موڑ گیا تو زمین بھی تنگ ہوگئی)۔

فَلَبِثْنَا عَلٰی ذٰلِکَ خَمْسِیْنَ لَیْلَۃً ،فَأَمَّا صَاحِبَایَ فَاسْتَکَانَا وَقَعَدَا فِیْ بُیُوْتِھِمَا یَبْکِیَانِ ،وَأَمَّا أَنَا فَکُنْتُ أَشَبَّ الْقَوْمِ وَأَجْلَدَھُمْ، فَکُنْتُ أَخْرُجُ فَأَشْھَدُ الصَّلَاۃَ مَعَ الْمُسْلِمِیْنَ ،وَأَطُوْفُ فِی الْأَسْوَاقِ وَلَایُکَلِّمُنِیْ أَحَدٌ وَآتِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ(ﷺ) فَأُسَلِّمُ عَلَیْہِ وَھُوَ فِیْ مَجْلِسِہٖ بَعْدَ الصَّلَاۃِ ،فَأَقُوْلُ فِیْ نَفْسِیْ : ھَلْ حَرَّکَ شَفَتَیْہِ بِرَدِّ السَّلَامِ عَلَیَّ أَمْ لَا ؟ ثُمَّ أُصَلِّیْ قَرِیْبًا مِّنْہُ،فَأُسَارِقُہُ النَّظَرَ،فَإِذَا أَقْبَلْتُ عَلٰی صَلَاتِیْ أَقْبَلَ إِلَیَّ ،وَإِذَا الْتَفَتُّ نَحْوَہٗ أَعْرَضَ عَنِّیْ.

اسی حالت میں ہم نے پچاس راتیں گزار دیں اور میرے دونوں ساتھی (خفیہ طریقے سے لوگوں سے چھپ کر) اپنے گھروں میں ہی بیٹھ گئے ،روتے رہے جب کہ میں جوان اور قوم میں سب سے زیادہ طاقتور آدمی تھا اس لئے باہر نکلتا ،مسلمانوں کے ساتھ نماز پڑھتا اور بازاروں میں گھومتا پھرتا لیکن مجھ سے کوئی بات نہ کرتا۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا جب کہ آپ ﷺ نماز کے بعد اپنی مجلس میں تشریف فرما ہوتے ،سلام کرتا اور اپنے جی میں کہتا (دیکھتا) کیا آپ ﷺ کے لب مبارک میرے سلام کے جواب کیلئے حرکت کرتے ہیں یا نہیں؟ پھر میں آپ کے قریب ہی نماز پڑھتا اور کنکھیوں سے آپ کی طرف دیکھتا۔تو معلوم ہوتا جب میں نماز میں مشغول ہو جاتا ہوں تو آپ ﷺ میری طرف دیکھتے ہیں لیکن جب میں آپ ﷺ کی طرف دیکھتا ہوں تو آپ نظریں پھیر لیتے ہیں۔

فاستکانا :کون (استفعال) استکانۃً عاجزی ظاہر کرنا ،فروتنی کرنا (افتعال) اکتیانًا ضامن ہونا (تفعّل) تکوّنًا پیدا ہونا ،متحرک ہونا (ن) کونًا ،کیانًا نو پید ہونا ،ضامن ہونا۔ اجلدھم: جلد (ک) جَلَادۃً صبر واستقلال وقوت دکھلانا (ض) جَلْدًا کوڑے مارنا ، پچھاڑنا (إفعال) إجلادًا محتاج بنانا ،ٹیڑھی آنکھ سے یا کن اکھیوں سے دیکھنا (تفعّل) تجلّدًا اظہار صبر کرنا۔ فاسارقہ: سرق (مفاعلہ) مسارقۃً ایک دوسرے کو دزدیدہ نگاہ سے اس طرح دیکھنا کہ کسی اور کو علم نہ ہو (ض) سَرَقًا ،سَرِقَۃً چرانا (س) سَرَقًا پوشیدہ ہونا۔

حَتّٰی إِذَا طَالَ عَلَیَّ ذٰلِکَ مِنْ جَفْوَۃِ النَّاسِ ، مَشَیْتُ حَتّٰی تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِیْ قَتَادَۃَ وَھُوَ ابْنُ عَمِّیْ وَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَیَّ ،فَسَلَّمْتُ عَلَیْہِ،فَوَاللّٰہِ مَا رَدَّ عَلَیَّ السَّلَامَ ،فَقُلْتُ: یَاأَبَاقَتَادَۃَ ، أَنْشُدُکَ بِاللّٰہِ ھَلْ تَعْلَمُنِیْ أُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ؟ فَسَکَتَ،فَعُدْتُّ لَہٗ فَنَشَدْتُّہٗ فَسَکَتَ،فَعُدْتُّ لَہٗ فَنَشَدْتُّہٗ ،فَقَالَ: اَللّٰہُ

besturdubooks.wordpress.com

وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، فَفَاضَتْ عَيْنَايَ وَتَوَلَّيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ. قَالَ: فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِيْ بِسُوْقِ الْمَدِيْنَةِ، إِذَا نَبَطِيٌّ مِنْ أَنْبَاطِ أَهْلِ الشَّامِ، مِمَّنْ قَدِمَ بِالطَّعَامِ يَبِيْعُهُ بِالْمَدِيْنَةِ، يَقُوْلُ: مَنْ يَدُلُّ عَلٰى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيْرُوْنَ لَهُ، حَتّٰى إِذَا جَاءَنِيْ دَفَعَ إِلَيَّ كِتَابًا مِّنْ مَّلِكِ غَسَّانَ، فَإِذَا فِيْهِ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِيْ أَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ، وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللّٰهُ بِدَارِ هَوَانٍ وَلَا مَضْيَعَةٍ، فَالْحَقْ بِنَا نُوَاسِكَ.

مسلمانوں کی یہ بے رخی جب کافی طویل ہوگئی تو میں اپنے چچازاد بھائی ابوقتادہ ﷺ جو کہ لوگوں میں مجھے سب سے زیادہ عزیز تھے، کے باغ کی طرف چلا گیا اور دیوار پھاند کر اندر داخل ہوگیا۔ میں نے انہیں سلام کیا لیکن بخدا! انہوں نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا، میں نے ان سے کہا: اے ابوقتادہ ﷺ! میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم اللہ اور اس کے رسول سے میری محبت کو نہیں جانتے ؟؟؟ لیکن اس پر بھی وہ خاموش رہے، میں نے دوبارہ یہی سوال دہرایا اور انہیں قسم دی لیکن وہ خاموش رہے، پھر تیسری مرتبہ بھی میں نے یہی سوال دہرایا اور انہیں قسم دی تو انہوں نے جواب میں صرف یہ کہا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ (یہ سن کر) میری آنکھیں ڈبڈبانے لگیں اور میں دیوار پھاند کر واپس آگیا۔ اسی دوران میں ایک روز مدینہ کے بازار میں جارہا تھا کہ ملکِ شام کے کسانوں میں سے ایک کسان جو کہ غلہ کی تجارت کے لئے مدینہ آیا ہوا تھا، لوگوں سے پوچھ رہا تھا کہ کیا کوئی ہے جو مجھے کعب بن مالک کے بارے میں بتلائے، مجھے دیکھ کر لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا، وہ میرے پاس آیا اور مجھے شاہِ غسان کا ایک خط دیا، جس میں لکھا تھا:

> اما بعد! مجھے یہ خبر ملی ہے کہ آپ کے صاحب (نبی ﷺ) نے آپ سے جفا کی ہے، اللہ تعالیٰ آپ کو ذلت اور ہلاکت کی جگہ میں نہ رکھے (یعنی تم ایسے آدمی نہیں ہو کہ تمہیں ذلیل کیا جائے) تم ہمارے پاس آجاؤ، ہم تمہاری مدد کریں گے۔

جفوۃ: بدسلوکی، اجڈپن۔ جفو (ن) جفوا بدسلوکی سے پیش آنا۔ جفاءۃ گراں ہونا (تفعیل) تجفیفا بداخلاق بنا دینا (تفاعل) تجافیا علیحدہ ہونا (استفعال) استجفاءا بدسلوک سمجھنا۔ تسورت: سور (تفعّل) تسوّرا اچھلانگنا، دیوار پر چڑھنا، کنگن پہننا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۴۴ پر ہے۔ انشدک: نشد (ن، ض) نشدا، نشدانا [باللہ] قسم دینا، گم شدہ کو ڈھونڈھنا

besturdubooks.wordpress.com

(إفعال) إنشادًا گم شدہ کے بارے میں پوچھ تاچھ کرنا، جواب دینا (مفاعلہ) مناشدۃً قسم کھلانا، متوجہ کرنا۔ نبطی: ایک عجمی قوم جو عراقین کے درمیان آباد رہتی تھی پھر اس لفظ کا استعمال عوام الناس کے لئے ہونے لگا [جمع] أنباط، نبیط۔ غسان: قبیلہ کا نام ہے، عرب کا جو حصہ شام کے متصل تھا اور اس پر قیصر روم نے اپنا نمائندہ مقرر کر رکھا تھا۔ نواسک: وسا (مفاعلہ) مواساۃً ایک لغت ھمزہ سے بھی ہے مؤاساۃ مدد دینا۔

فَقُلْتُ لَمَّا قَرَأْتُهَا: وَهٰذَا أَيْضًا مِنَ الْبَلَاءِ، فَتَيَمَّمْتُ بِهَا التَّنُّوْرَ فَسَجَرْتُهُ بِهَا، حَتّٰى إِذَا مَضَتْ أَرْبَعُوْنَ لَيْلَةً مِّنَ الْخَمْسِيْنَ، إِذَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَأْتِيْنِيْ فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزِلَ امْرَأَتَكَ، فَقُلْتُ: أُطَلِّقُهَا أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ؟ قَالَ: لَا، بَلِ اعْتَزِلْهَا وَلَا تَقْرَبْهَا، وَأَرْسَلَ إِلٰى صَاحِبَيَّ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَقُلْتُ لِامْرَأَتِيْ: اِلْحَقِيْ بِأَهْلِكِ، فَتَكُوْنِيْ عِنْدَهُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللهُ فِيْ هٰذَا الْأَمْرِ۔

اس خط کو پڑھنے کے بعد میں نے کہا کہ یہ بھی ایک ابتلاء ہے اور یہ خط لے کر میں تندور کی طرف بڑھا اور تندور کو اس سے روشن کر دیا (یعنی اس کو تندور میں جھونک دیا)۔ ابھی حالات میں پچاس میں سے چالیس راتیں گزر گئی تھیں تو آپ ﷺ کا قاصد میرے پاس آیا اور کہا اللہ کے رسول ﷺ تمہیں حکم دیتے ہیں کہ تم اپنی بیوی سے علیحدگی اختیار کر لو، میں نے ان سے پوچھا آیا طلاق دے دوں؟ یا کیا کروں؟ (صرف علیحدگی؟) تو انہوں نے کہا نہیں، صرف علیحدگی اختیار کرو اور ان سے قربت نہ کرو، میرے دونوں ساتھیوں کے پاس بھی اسی طرح کا پیغام بھیجا، میں نے اپنی بیوی سے کہا تم اپنے میکے چلی جاؤ اور وہیں رہو یہانتک کہ اللہ تعالیٰ اس معاملہ میں کوئی فیصلہ فرما دیں۔

التنور: [جمع] تنانیر تندور۔ فسجرته: سجر (ن) سَجْرًا ایندھن ڈال کر گرم کرنا، بھرنا (تفعیل) تسجیرًا جاری کرنا، ایندھن ڈال کر گرم کرنا (انفعال) انسجارًا بھر جانا۔

قَالَ كَعْبٌ: فَجَاءَتِ امْرَأَةُ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ شَيْخٌ ضَائِعٌ لَيْسَ لَهٗ خَادِمٌ، فَهَلْ تَكْرَهُ أَنْ أَخْدِمَهٗ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ لَا يَقْرَبْكِ قَالَتْ: إِنَّهٗ وَاللهِ مَا بِهٖ حَرَكَةٌ إِلٰى شَيْءٍ وَاللهِ مَا زَالَ يَبْكِيْ مُنْذُ كَانَ مِنْ أَمْرِهٖ مَا كَانَ إِلٰى يَوْمِهٖ هٰذَا، فَقَالَ لِيْ بَعْضُ أَهْلِيْ: لَوِ اسْتَأْذَنْتَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فِي امْرَأَتِكَ، كَمَا أَذِنَ لِامْرَأَةِ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ أَنْ تَخْدِمَهٗ؟ فَقُلْتُ: وَاللهِ لَا أَسْتَأْذِنُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، وَمَا يُدْرِيْنِيْ مَا يَقُوْلُ رَسُوْلُ 9

besturdubooks.wordpress.com

اللهِ ﷺ إِذَا اسْتَأْذَنْتُهُ فِيهَا، وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ ؟ فَلَبِثْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ، حَتّٰى كَمُلَتْ لَنَا خَمْسُونَ لَيْلَةً مِنْ حِيْنَ نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ كَلَامِنَا.

حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی زوجہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا! یا رسول اللہ ﷺ! ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ یقیناً ایک بوڑھے اور کمزور شخص ہیں ان کا کوئی خادم بھی نہیں ہے، تو کیا آپ ﷺ اس بات کو ناپسند فرماتے ہیں کہ میں ان کی خدمت کرلیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں، بلکہ وہ تمہیں قریب نہ کریں، وہ کہنے لگیں، بخدا! ان میں تو کسی شے کی طرف حرکت ہی نہیں ہے (یعنی ان کو کسی شے کی طرف رغبت ہی نہیں ہے) اور واللہ! جب سے یہ معاملہ ہوا ہے اس دن سے لیکر آج تک وہ مسلسل رو ہی رہے ہیں، (اس اجازت کو دیکھ کر) میرے بعض عزیزوں نے مجھے مشورہ دیا اگر آپ بھی رسول اللہ ﷺ سے اپنی اہلیہ کے متعلق اجازت لے لیں، جیسا کہ ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ رضی اللہ عنہا کو ان کی خدمت کے لئے اجازت دی ہے (تو بہتر ہوگا)۔ میں نے کہا واللہ! میں اپنی اہلیہ کے متعلق آپ ﷺ سے اجازت نہ لوں گا، معلوم نہیں میرے اجازت مانگنے پر آپ کیا جواب دیں (دوسری بات یہ کہ) میں نوجوان آدمی ہوں (مجھے خدمت کی ضرورت بھی نہیں ہے یا ہوسکتا ہے زوجہ کے قریب رہنے کی وجہ سے جوانی کی بناء پر قربت کر بیٹھوں اور مزید ناراضگی مول لوں (۱)) چنانچہ اس حالت میں، میں نے دس راتیں اور گزار دیں یہاں تک کہ جب سے آپ ﷺ نے ہم سے بات کرنے سے منع فرمایا تھا اس وقت سے لیکر آج تک پچاس راتیں مکمل ہوگئیں۔

فَلَمَّا صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ صُبْحَ خَمْسِيْنَ لَيْلَةً، وَأَنَا عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِنَا، فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الَّتِيْ ذَكَرَ اللهُ، قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ نَفْسِيْ، وَضَاقَتْ عَلَيَّ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ، سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ، أَوْفٰى عَلٰى جَبَلِ سَلْعٍ، بِأَعْلٰى صَوْتِهِ :

(۱) ممکن ہے کہ قارئین کے ذہن میں خدشہ پیدا ہو کہ جب آنحضرت ﷺ نے ان سے بولنے کی ممانعت کررکھی تھی تو پھر گھر والے ان سے کیوں بولے؟ **جواب اول:** یہاں "قال" بمعنی "اشار" کے ہے کہ گھر والوں نے اشارہ سے کہا تھا کہ تم بھی اجازت لے لو۔ **جواب ثانی:** بعض اوقات کوئی واقعہ ایسا ہو جاتا ہے کہ انسان کے منہ سے بے ساختہ جملہ نکل جاتا ہے، یہاں بھی ایسا ہی ہے جب انہوں نے سنا کہ ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی بیوی رضی اللہ عنہا نے اجازت مانگی، ان کو مل گئی تو ان کے گھر والوں نے بے ساختہ کہا کہ تم بھی اجازت لے لو، یہ قول غیر اختیاری ہوگا اور ممانعت قول اختیاری کی تھی نہ کہ غیر اختیاری کی ہو واللہ اعلم بالصواب۔

besturdubooks.wordpress.com

جب میں نے پچاسویں رات کے بعد اگلی صبح فجر کی نماز اپنے گھر کی چھت پر اس طرح پڑھی کہ میری حالت ایسی تھی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا کہ مجھ پر میری جان اور زمین اپنی تمام تر وسعتوں کے باوجود تنگ ہوگئی تھی۔ اچانک میں نے ایک پکارنے والے کی پکار سنی جو کہ سلع پہاڑ کی چوٹی سے تیز آواز میں چیخ کر کہہ رہا تھا۔

أوفى: وفى (إفعال) إيفاءً اوپر سے جھانکنا، پورا کرنا۔

يَا كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ أَبْشِرْ، قَالَ: فَخَرَرْتُ سَاجِدًا، وَعَرَفْتُ أَنْ قَدْ جَاءَ فَرَجٌ، وَآذَنَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِتَوْبَةِ اللهِ عَلَيْنَا حِيْنَ صَلَّى صَلَاةَ الْفَجْرِ، فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُوْنَنَا، وَذَهَبَ قِبَلَ صَاحِبَيَّ مُبَشِّرُوْنَ، وَرَكَضَ إِلَيَّ رَجُلٌ فَرَسًا، وَسَعٰى سَاعٍ مِنْ أَسْلَمَ، فَأَوْفٰى عَلَى الْجَبَلِ، وَكَانَ الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ، فَلَمَّا جَاءَنِي الَّذِيْ سَمِعْتُ صَوْتَهٗ يُبَشِّرُنِيْ نَزَعْتُ لَهٗ ثَوْبَيَّ، فَكَسَوْتُهٗ إِيَّاهُمَا بِبُشْرَاهُ، وَاللهِ مَا أَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ، وَاسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا۔

اے کعب بن مالک ﷺ! بشارت ہو، فرماتے ہیں یہ آواز سن کر میں سجدے میں گر پڑا اور سمجھ گیا کہ اب کشادگی آ گئی۔ آپ ﷺ نے ہماری توبہ کی بشارت کا نماز فجر کے بعد اعلان فرمایا تھا لوگ یہ بشارت سن کر ہمیں خوشخبری دینے کے لئے دوڑے اور میرے دونوں ساتھیوں کے پاس بھی دوڑے، اور ایک شخص (حضرت زبیر بن عوام ﷺ) گھوڑے پر سوار ہو کر میری طرف دوڑا اور قبیلہ اسلم کے ایک جوان (حمزہ بن عمرو اسلمی ﷺ) نے کوشش کی اور وہ پہاڑ پر چڑھ گیا اور آواز گھوڑے سے زیادہ تیز تھی (یعنی پہاڑ سے آواز دینے والے کی آواز میرے پاس سب سے پہلے پہنچی)۔ جب خوشخبری دینے والا شخص میرے پاس پہنچا جس کی آواز میں نے سنی تھی تو میں نے اپنے دونوں کپڑے سب سے پہلے خوشخبری دینے کی وجہ سے ان کو دیدیئے اور بخدا! میں ان دو کپڑوں کے علاوہ اس دن کسی چیز کا مالک نہ تھا، پھر میں نے کپڑے مستعار لے کر پہنے۔

رکض: رکض (ن) رَکْضًا دوڑنا، گھوڑے کو ایڑ لگانا (مفاعلہ) مراکضۃ گھوڑا دوڑانے میں مقابلہ کرنا (افتعال) ارتکاضًا دوڑانا، مضطرب ہونا۔

وَانْطَلَقْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَيَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا يُهَنِّئُوْنَنِيْ بِالتَّوْبَةِ يَقُوْلُوْنَ: لِتَهْنِكَ تَوْبَةُ اللهِ عَلَيْكَ، قَالَ كَعْبٌ: حَتّٰى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ جَالِسٌ حَوْلَهُ النَّاسُ، فَقَامَ إِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ يُهَرْوِلُ حَتّٰى

besturdubooks.wordpress.com

صَافَحَنِیْ وَهَنَّأَنِیْ وَاللهِ مَاقَامَ إِلَیَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِیْنَ غَیْرُهٗ، وَلَا أَنْسَاهَا لِطَلْحَةَ

جب میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضری دینے کیلئے نکلا تو لوگ مجھے جوق در جوق ملتے تھے، توبہ کے قبول ہونے پر مبارکباد دیتے تھے اور کہہ رہے تھے، مبارک ہو! کہ اللہ تعالیٰ نے آپکی توبہ قبول کر لی۔ حضرت کعب ؓ فرماتے ہیں کہ جب میں مسجد میں داخل ہوا تو میں اچانک دیکھتا ہوں کہ آپ ﷺ تشریف فرما ہیں اور لوگ آپکے اردگرد بیٹھے ہوئے ہیں (مجھے دیکھ کر) حضرت طلحہ بن عبید اللہ ؓ تیزی سے میری طرف لپکے مجھ سے مصافحہ کیا اور مجھے مبارکباد دی۔ واللہ! مہاجرین میں سے سوائے حضرت طلحہ ؓ کے اور کوئی نہ کھڑا ہوا، حضرت طلحہ ؓ کا یہ احسان میں کبھی نہیں بھول سکتا۔

یهنئونی: هنأ (تفعیل) تهنئةً مبارکباد دینا۔ یهرول: (فعللۃ) هرولةً دوڑنا، تیز چلنا۔

قَالَ کَعْبٌ: فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، وَهُوَ یَبْرُقُ وَجْهُهٗ مِنَ السُّرُوْرِ: أَبْشِرْ بِخَیْرِ یَوْمٍ مَرَّ عَلَیْکَ مُنْذُ وَلَدَتْکَ أُمُّکَ قَالَ: قُلْتُ: أَمِنْ عِنْدِکَ یَارَسُوْلَ اللهِ، أَمْ مِنْ عِنْدِ اللهِ؟ قَالَ: لَا، بَلْ مِنْ عِنْدِ اللهِ۔

حضرت کعب ؓ فرماتے ہیں جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا تو آپ ﷺ نے جبکہ آپکا رخ زیبا مسرت سے چمک رہا تھا، فرمایا بشارت ہو ایسے مبارک دن کی جو تمہاری زندگی کا جب سے پیدا ہوئے ہو سب سے بہترین دن ہے۔ میں نے عرض کیا! یا رسول اللہ ﷺ یہ (بشارت) آپ کی جانب سے ہے یا اللہ تعالیٰ کی جانب سے، فرمایا نہیں! بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے۔

وَکَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهٗ حَتّٰی کَأَنَّهٗ قِطْعَةُ قَمَرٍ، وَکُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِکَ مِنْهُ، فَلَمَّا جَلَسْتُ بَیْنَ یَدَیْهِ قُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ مِنْ تَوْبَتِیْ أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِیْ صَدَقَةً إِلَی اللهِ وَإِلٰی رَسُوْلِ اللهِ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَمْسِکْ عَلَیْکَ بَعْضَ مَالِکَ فَهُوَ خَیْرٌ لَکَ. قُلْتُ: فَإِنِّیْ أُمْسِکُ سَهْمِیَ الَّذِیْ بِخَیْبَرَ فَقُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ اللهَ إِنَّمَا نَجَّانِیْ بِالصِّدْقِ، وَإِنَّ مِنْ تَوْبَتِیْ أَنْ لَا أُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا مَا بَقِیْتُ، فَوَاللهِ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ أَبْلَاهُ اللهُ فِیْ صِدْقِ الْحَدِیْثِ مُنْذُ ذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِلٰی یَوْمِیْ هٰذَا أَحْسَنَ مِمَّا أَبْلَانِیْ وَمَا تَعَمَّدْتُ مُنْذُ ذَکَرْتُ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِلٰی یَوْمِیْ هٰذَا کَذِبًا، وَإِنِّیْ لَأَرْجُوْ أَنْ

besturdubooks.wordpress.com

يَحْفَظَنِيَ اللهُ فِيمَا بَقِيتُ.

آپ ﷺ جب خوش ہوتے تھے تو آپ کا ﷺ چہرہ انور ایسے چمکتا تھا جیسے چاند کا ٹکڑا ہو اور ہمیں یہ بات پہلے سے معلوم تھی۔ جب میں آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا تو میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! میری توبہ آج قبول ہوئی ہے اس کا تقاضہ یہ ہے کہ میں اپنا تمام مال اللہ اور اللہ کے رسول کیلئے صدقہ کر دوں، آپ ﷺ نے فرمایا کچھ مال اپنے پاس رکھ لو، اس میں تمہارے لئے خیر ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میں اپنے لئے وہ حصہ جو خیبر کے مال میں سے ملا تھا، رکھتا ہوں (باقی سب صدقہ کرتا ہوں)۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ تعالیٰ نے مجھے سچائی کی وجہ سے نجات دی ہے تو میری توبہ کا تقاضہ یہ ہے کہ میں تا حیات سچ ہی بولونگا۔ واللہ! جب سے میں نے اس بات کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے ذکر کیا اس دن سے لیکر آج تک میں نے کوئی شخص ایسا نہیں دیکھا جس کو اللہ نے مجھ سے زیادہ سچی بات کہنے کی وجہ سے نوازا ہو۔ اور جب سے میں نے آپ ﷺ کے ساتھ سچ بولنے کا عہد کیا تھا اس کے بعد سے آج تک کوئی جھوٹ نہیں بولا اور میں اللہ رب العزت سے امید رکھتا ہوں کہ جب تک میری زندگی ہے مجھے جھوٹ سے محفوظ رکھیں گے۔

انخلع: خلع (انفعال) انخلاعا زائل ہو جانا (ف) خلعا معزول کر دینا، آزاد کر دینا۔ خُلْعًا عاق کرنا، زمانہ جاہلیت میں ایسا کرتے تھے جس کی وجہ سے بیٹا باپ کے جرم میں ماخوذ نہیں ہوتا تھا، یا باپ بیٹے کے جرم میں ماخوذ نہیں ہوتا۔ مال کے عوض میں طلاق دینا (ک) خلاعۃً بے حیا ہونا (تفاعل) تخالعا باہم عہد کو توڑنا۔

وَأَنْزَلَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ: لَقَدْ تَابَ اللهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ إِلَى قَوْلِهِ، وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ، فَوَاللهِ مَا أَنْعَمَ اللهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ قَطُّ، بَعْدَ أَنْ هَدَانِي لِلْإِسْلَامِ، أَعْظَمَ فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِي لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، أَنْ لَا أَكُونَ كَذَبْتُهُ فَأَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَبُوا، فَإِنَّ اللهَ قَالَ لِلَّذِينَ كَذَبُوا، حِينَ أَنْزَلَ الْوَحْيَ، شَرَّ مَا قَالَ لِأَحَدٍ، فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: "سَيَحْلِفُونَ بِاللهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ إِلَى قَوْلِهِ، فَإِنَّ اللهَ لَا يَرْضَى عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ"

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ پر یہ آیات نازل فرمائیں "لَقَدْ تَابَ اللهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ ○ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ

besturdubooks.wordpress.com

الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتّٰى إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَنْ لَا مَلْجَأَ مِنَ اللّٰهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا إِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُونُوا مَعَ الصّٰدِقِينَ ۝" (ترجمہ) البتہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ اور مہاجرین اوران انصار رضی اللہ عنہم پر توجہ فرمائی جنہوں نے ایسی تنگی کے وقت میں حضور ﷺ کا ساتھ دیا بعداس کے کہ ان میں سے ایک گروہ کے دل میں تزلزل ہو چلا تھا، پھر اللہ نے اس (گروہ) پر توجہ فرمائی بلا شبہ اللہ ان سب پر بہت ہی شفیق مہربان ہے ۝ اوران تین شخصوں کے حال پر بھی توجہ فرمائی جن کا معاملہ ملتوی چھوڑ دیا گیا تھا، یہاں تک کہ جب (ان کی پریشانی کی یہ نوبت پہنچی کہ) زمین باوجود اپنی فراخی کے ان پر تنگ ہونے لگی اوروہ خود بھی اپنی جانوں سے تنگ آ گئے اورانہوں نے سمجھ لیا کہ خدا (کی گرفت) سے کہیں پناہ نہیں مل سکتی بجز اس کے کہ اس کی طرف رجوع کیا جائے (اس وقت وہ خاص توجہ کے قابل ہوئے) پھران کے حال پر بھی (خاص) توجہ فرمائی تا کہ وہ آئندہ بھی اللہ کی طرف رجوع کرتے رہا کریں بے شک اللہ تعالیٰ بہت توجہ فرمانے والے بڑے رحم کرنے والے ہیں ۝ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرواور اعمال میں سچوں کے ساتھ رہو ۝ بخدا! اسلام کے بعداس سے بڑی نعمت مجھے نہیں ملی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سچ بولا، جھوٹ سے پرہیز کیا (کیونکہ اگر میں جھوٹ بولتا تو) اسی طرح ہلاکت میں پڑجاتا جس طرح دوسرے جھوٹ بولنے والے ہلاکت میں پڑے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے جب وحی اتاری توان جھوٹ بولنے والوں کے بارے میں ایسی بری بات فرمائی جوکسی ایک کے بارے میں کہی جاسکتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "سيحلفون بالله لكم إذا انقلبتم إليهم لتعرضوا عنهم فأعرضوا عنهم إنهم رجس ومأوٰهم جهنم جزاء بما كانوا يكسبون ۝ يحلفون لكم لترضوا عنهم فإن ترضوا عنهم فإن الله لا يرضى عن القوم الفسقين. ۝ (ترجمہ) ہاں اب وہ تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھا جائیں گے (کہ ہم معذور تھے) جب تم ان کے پاس واپس جاؤ گے تا کہ تم ان کو ان کی حالت پر چھوڑ دو وہ لوگ بالکل گندے ہیں اور (آخرت میں) ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے، ان کاموں کا بدلہ ہے جو کچھ وہ (نفاق وخلاف) کیا کرتے ہیں ۝ نیز یہ اس لئے قسمیں کھائیں گے کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ، سو اگر (بالفرض) تم ان سے راضی ہو بھی جاؤ تو ان کو کیا نفع ملے گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ تو ایسے شریر لوگوں سے راضی نہیں ہوتا ۝۔

besturdubooks.wordpress.com

فوائد عامہ:

﴿یہ چونکہ بخاری شریف کی حدیث ہے اس لئے جب سبق میں گزری تو حضرت شیخ الاسلام مدظلہ نے اس پر کئی فوائد ارشاد فرمائے، بندہ کو مناسب معلوم ہوا کہ ان کو حضرت کے الفاظ ہی میں قلمبند کر دیا جائے۔وہ فوائد ملاحظہ کیجئے﴾:

(۱) صحابہ کرام ﷺ کے فضائل پڑھ کر بعض اوقات انسان کے دل میں خیال آتا ہے کہ کاش ہم بھی اس زمانے میں پیدا ہوتے ہمیں بھی فضیلت مل جاتی، حضرت شیخ مدظلہ کا فرمانا یہ ہے کہ یہ ایک احمقانہ خواہش ہے کیونکہ اس زمانے میں صرف فضائل ہی نہیں آزمائشیں بھی ہیں، ان آزمائشوں کو پڑھ کر ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اگر ہم پر بیت جاتیں تو نا معلوم ہمارا کیا بنتا؟ وہ صحابہ ﷺ تھے نبی کریم ﷺ کی نبوت کے لئے اول انتخاب تھے خدا نے انکا انتخاب چن کر کیا تھا۔وہ لوگ اس زمانے میں پیدا ہوئے جس میں ظرف وسیع تھا، اسلئے اس زمانے میں پیدا ہونے کی خواہش کرنا احمقانہ خیال ہے۔اس واقعہ تبوک کو دیکھ لیں تو اس میں تین قسم کے گروہ نظر آتے ہیں: (۱)......ساتھ گئے تھے۔(۲)......اپنی خواہش سے پیچھے رہ گئے تھے۔(۳)......کسی عذر یا سستی کی وجہ سے پیچھے رہ گئے تھے۔

حالات پر بنظر غائر غور کریں تو ظاہری حالات یوں لگ رہے ہیں کہ اگر یہ سفر اختیار کیا جائے تو معیشت تباہ ہو جائے گی کیونکہ کھجور کی فصل ختم ہو جائے گی اور معیشت کا سارا انحصار اسی فصل پر ہوتا تھا۔اگر اس کو نہ سنبھالیں تو سارا سال تنگی، اوپر سے اتنی گرمی، اب سفر کیسے کریں لیکن آپ کا حکم تھا اسلئے (اول گروہ) جونکل کھڑے ہوئے انہوں نے تو اجر کما لیا، مخلفین (دوسرا گروہ) نے جھوٹ موٹ سے عذر کر کے جان چھڑالی، اب باقی (تیسرا گروہ) یہ تین رہ گئے ان پر اتنا کڑا امتحان کہ بول چال بند، سوشل بائیکاٹ، بیوی سے علیحدگی، انسان سوچتا ہے کہ مجھ سے گناہ ہوا میں نے توبہ کرلی، پھر یہ بائیکاٹ کیوں؟

یہ ایک امتحان بیوی سے علیحدگی، دوسرا امتحان نصرانیوں کی پیشکش، تیسرا امتحان۔لیکن پھر بھی ہر ایک امتحان سے سرخرو ہو کر نکلے، آج ذرا ہم سوچیں کہ ہم سے یہ کام ہو سکتے ہیں، دو دن کا بائیکاٹ ہو جائے ہمارا کلیجہ منہ کو آیا ہوا ہوتا ہے، یہاں ایک دن نہیں پورے پچاس دن کا بائیکاٹ لیکن پھر بھی رب کی مشیت پر راضی ہیں ہمارا پیدا ہونا اس زمانے میں ہی مناسب تھا اگر اس زمانے میں پیدا ہو جاتے اور امتحان پاس نہ کر سکتے تو خود سوچ لیں کہ کن لوگوں کی صفوں میں ہمارا شمار ہوتا؟ اس لئے اس احمقانہ خواہش کو دل میں جگہ ہی نہیں دینی چاہیے۔

(۲) مؤمن کا کام یہ ہے کہ جب اس کو شریعت کا کوئی حکم مل جائے تو بس اس کی اطاعت کرے، اس کی وجوہات نہ ڈھونڈتا پھرے کہ یہ حکم کیوں دیا ہے؟ اس کے کرنے سے کیا فوائد ہوں گے اور نہ کرنے سے کیا نقصان؟ یہ اس طرح معلوم ہوا ہے کہ دیکھیں اتنا لمبا سفر اختیار کیا گیا اتنی بڑی تعداد اس میں شریک ہوئی لیکن لڑائی نہ ہوئی، جب واپس آگئے، تو ان تینوں کو بوجہ عدم شرکت سزا دی کہ تم لوگ شریک کیوں نہیں ہوئے؟ اب کوئی کہہ سکتا تھا کہ اول تو لڑائی ہوئی ہی نہیں اس لئے سزا کیوں؟ ہاں اگر لڑائی ہوتی ہم شریک نہ ہوتے پھر ہمیں سزا ملتی تو بات سمجھ میں آتی تھی، مگر لڑائی ہی نہیں ہوئی تو سزا کیوں؟ پھر کوئی یوں بھی کہہ سکتا تھا کہ اگر لڑائی ہو بھی جاتی، اگر فتح

besturdubooks.wordpress.com

ہوتی تو پھر بھی انکی عدم شرکت سے کوئی نقصان نہیں اگر شکست ہو جاتی تو اگر اتنی کثیر تعداد کا لشکر شکست کو نہ روک سکا تو پھر یہ تین کیا روک لیتے؟ اسلئے ہر حال میں سزا کی ضرورت نہیں اب ان کو سزا کیوں؟ لیکن جواب حاضر ہے صحابہ ﷺ نے کوئی سوال نہیں کیا، بس شریعت کا حکم سنا اور بے چوں وچراں عمل کر ڈالا اسلئے ہر مومن کیلئے یہی عقیدہ رکھنا لازم ہے کہ شریعت کا حکم آ جائے، اس کے فوائد ونقصان ذہن میں آئیں یا نہ آئیں بس پورا کرنا ہے۔

(۳) بعض ناحقیقت شناس لوگ اس واقعہ سے یہ استدلال کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ جہاد میں، تبلیغ میں، ہر حال میں نکلنا واجب ہے خواہ گھر والوں کے حقوق پامال ہی کیوں نہ ہو رہے ہوں کیونکہ آپ ﷺ نے نہ صرف یہ کہ نکلنے کا حکم دیا، بلکہ نہ نکلنے پر عتاب فرمایا، سزا دی تو معلوم ہوا کہ جہاد میں، تبلیغ میں گھر والوں کے حقوق کی کوئی پرواہ نہ ہوگی۔

خوب سمجھ لیجئے کہ جہاد جائز ہے نہ صرف جائز بلکہ افضل ترین عبادتوں میں سے ہے مگر اسی واقعہ سے یہ استدلال صحیح نہیں ہے کہ ہر حال میں نکلو اور نہ نکلنے پر وعید وعتاب ہے کیونکہ جہاد کی جب پکار ہوتی ہے تو اسکی دو قسمیں ہوتی ہیں:

(۱)...... **نفیر عام** : جب امیر المؤمنین کی طرف سے یہ اعلان ہو جائے کہ ہر بالغ مرد جہاد کیلئے نکلے تو اس وقت نکلنا فرض عین ہے، پھر یہ حکم ہے "تخریج المراۃ بغیر اذن زوجها والغلام بغیر اذن ربها" اس صورت میں اگر امیر کسی کو مستثنیٰ کر دے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے، مثلاً والدین کی خدمت کرنے والا کوئی نہیں، امیر نے اس شخص کو اجازت دیدی کہ تم جا کر انکی خدمت کرو تو اس شخص کیلئے والدین کی خدمت کرنا جائز ہو جائیگا اس واقعہ میں بھی نفیر عام کی صورت تھی، امیر کی طرف سے اعلان عام ہوا تھا کہ ہر شخص نکلے، جب نفیر عام ہوا تو فرض عین ہوا اور فرض عین کے تارک پر وعید وعتاب نازل ہوا ہے۔

(۲)...... **نفیر عام نہ ہو** : پکار تو لگی مگر اختیار دیا گیا اس وقت والدین، اہل وعیال کے حقوق پامال کرنے کی اجازت کسی بھی حال میں نہیں ہے، بشرطیکہ انکے حقوق کا تقاضہ ہو کہ نہ نکلا جائے کہ ان کی دیکھ بھال کرنے والا کوئی اور نہیں ہے۔ اس وقت شریعت بھی خروج کا تقاضا نہیں کرتی لیکن یاد رکھیے کہ ان حقوق کی بھی کوئی حد ہے، یہ نہیں کہ والدین نے کہا نہ جاؤ تو بس بیٹھ گئے یا بیوی نے مطالبہ کر دیا کہ ابھی نہ جاؤ تو گھر بیٹھ گئے یہ بھی غلط ہے، اس وقت تک رکنا صحیح نہ ہوگا جب تک کہ رکنا واجب نہ ہو، اب اگر یہ یقین ہو کہ والدین یا بیوی کو علم ہو جائے گا کہ یہ دینی جا رہا ہے، کما کر لائے گا وہ فوراً ہی بھیجنے پر تیار ہو جائیں تو سمجھ لیجئے، اب انکا روکنا بلا جواز ہے اور اس عذر کی بناء پر آپ کا رکنا بلا جواز ہے اس لئے عذر کی تحقیق کریں کہ حقیقی عذر ہے یا تفاعلی عذر، پھر اس کے مطابق فیصلہ کیا جائیگا۔

غزوہ تبوک:

مدینہ منورہ سے دمشق کی جانب سات سو کلو میٹر کے فاصلے پر تبوک واقع ہے۔ حضور اقدس ﷺ کو اطلاع ملی کہ ہرقل نے تبوک میں لشکر جرار جمع کر دیا ہے اور مدینے پر حملے کے ارادے سے اس کا مقدمہ الجیش بلقاء تک آ گیا ہے۔ اطلاع ملتے ہی آپ ﷺ نے پیش قدمی کر کے مقابلہ کیلئے جانے کا اعلان کیا۔ موسم گرمی کا تھا، زمانہ فصلوں کی کٹائی کا تھا۔ قحط وفاقہ عام تھا، سفر دور کا تھا اور مقابلہ وقت کی سب سے بڑی سلطنت روم سے تھا۔ (جاری ہے)

besturdubooks.wordpress.com

مَقْتَلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ

قَالَ عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنٍ إِنِّيْ لَقَائِمٌ مَا بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ. يَعْنِيْ عُمَرَ. إِلَّا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا غَدَاةَ أُصِيْبَ وَكَانَ إِذَا مَرَّ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ قَالَ اسْتَوُوْا حَتّٰى إِذَا لَمْ يَرَ فِيْهِنَّ خَلَلًا تَقَدَّمَ فَكَبَّرَ وَرُبَّمَا قَرَأَ بِسُوْرَةِ يُوْسُفَ أَوِ النَّحْلِ أَوْ نَحْوِ ذٰلِكَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى حَتّٰى يَجْتَمِعَ النَّاسُ فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ كَبَّرَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: .... قَتَلَنِيْ أَوْ أَكَلَنِيْ الْكَلْبُ. حِيْنَ طَعَنَهُ فَطَارَ الْعِلْجُ بِسِكِّيْنٍ ذَاتِ طَرَفَيْنِ، لَا يَمُرُّ عَلٰى أَحَدٍ يَمِيْنًا وَلَا شِمَالًا إِلَّا طَعَنَهُ حَتّٰى طَعَنَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا مَاتَ مِنْهُمْ سَبْعَةٌ. فَلَمَّا رَأٰى ذٰلِكَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ طَرَحَ عَلَيْهِ بُرْنُسًا، فَلَمَّا ظَنَّ الْعِلْجُ أَنَّهُ مَأْخُوْذٌ نَحَرَ نَفْسَهُ.

عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ (جس صبح کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید کیے گئے) میں (فجر کی نماز کے انتظار میں صف کے اندر) کھڑا تھا، میرے اور آپ کے (یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے) درمیان حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی اور نہ تھا، آپ کی عادت تھی

زمانہ فصلوں کی کٹائی کا تھا۔ قحط وفاقہ عام تھا، سفر دور کا تھا اور مقابلہ وقت کی سب سے بڑی سلطنت روم سے تھا۔ لیکن اللہ نے اپنے نبی ﷺ کی صحبت کیلئے ان ہی سعادتمند جانبازوں کا...... کیا جو اس صحبت کی قدر جانتے تھے۔ ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر مال حاضر کیا۔ بہت سے مخلصین جانے کیلئے بے تاب تھے لیکن زاد سفر پاس نہ تھا۔ سرور دو عالم ﷺ کے پاس آئے۔ آپ ﷺ کہاں سے لاتے؟ واپس ہوتے ہوئے روئے اور اس درد سے روئے کہ آپ ﷺ کا دل بھر بھر آیا۔ ﴿تولوا واعينهم تفيض من الدمع حزنا الا يجدوا ما ينفقون﴾ (التوبہ/۹۲) رجب ۹ھ (نومبر ۶۳۵ء) بروز جمعرات حضور اکرم ﷺ تیس، چالیس یا ستر ہزار فوج لے کر نکلے۔ لشکر میں دس ہزار گھوڑے، بارہ ہزار اونٹ تھے۔ ۱۵ دن سفر کرکے اسلامی لشکر تبوک پہنچا۔ مقابلے پر کوئی نہیں آیا۔ تبوک میں قیام کے دوران آس پاس کی ریاستوں میں مہمیں روانہ کی گئیں جو کامیاب لوٹیں۔ دومۃ الجندل، ایلہ، جرباء، اذرح کے سرداروں نے جزیہ دینا منظور کیا۔ اس میں اختلاف ہے کہ تبوک میں قیام کی مدت کتنی رہی۔ واقدی نے دو ماہ، ابن سعد نے بیس دن، ابن اثیر نے انیس دن، طبری نے بارہ دن اور ابن ہشام نے دس دن لکھے ہیں۔ مدینہ کے قریب پہنچے تو آفتاب اسلام کے استقبال کے لیے ذرہ ذرہ عالم شوق میں چشم براہ تھا۔ یثرب کی بچیوں کی زبان پر آج بھی وہی ترانہ تھا جو آج سے نو سال پہلے تھا۔ طلع البدر علینا۔ من ثنیات الوداع۔ وجب الشکر علینا۔ ما دعیٰ للہ داع۔ لیکن اس فرق کے ساتھ کہ اُس وقت دو غریب الدیار مظلوم مہاجروں کا استقبال تھا، آج آغوش شفقت و نبوت میں ستر ہزار لشکر لینے والے سید المجاہدین کا استقبال تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

besturdubooks.wordpress.com

کہ جب دوصفوں کے درمیان سے گزرتے تو فرماتے جاتے صفیں سیدھی کرلو اور جب دیکھتے کہ صفوں میں کوئی خالی جگہ باقی نہیں رہی تب آگے (مصلے پر) بڑھتے اور تکبیر کہتے، آپ (فجر کی نماز کی) پہلی رکعت میں عموماً سورہ یوسف، سورہ نحل یا اتنی ہی طویل کوئی سورت پڑھتے، یہاں تک کہ لوگ جمع ہو جاتے، اپنی شہادت والے دن ابھی آپ نے تکبیر ہی کہی تھی کہ میں نے سنا، آپ ﷺ فرمارہے تھے (جسوقت ابولؤلؤ نے آپ کو زخمی کردیا تھا) مجھے قتل کردیا یا کتے نے کاٹ لیا ہے۔ اسکے بعد وہ (بدبخت اپنا) دودھاری ہتھیار لئے دوڑنے لگا اور دائیں بائیں جدھر بھی پھرتا لوگوں کو زخمی کرتا جاتا اس طرح اس نے تیرہ آدمیوں کو زخمی کردیا جن میں سات حضرات نے شہادت پائی، مسلمانوں میں سے ایک صاحب نے جب یہ صورت حال دیکھی تو انہوں نے اپنا ٹوپی والا لمبا کوٹ اس پر ڈال دیا، بدبخت کو جب یقین ہوگیا کہ اب پکڑ لیا جاؤنگا تو خود اس نے اپنا گلا بھی کاٹ دیا (خودکشی کرلی)۔

طعنہ: طعن (ف،ن) طعنًا، نیزہ مارنا اور چبھونا۔ طعنانا عیب لگانا (تفاعل) تطاعنًا ایک دوسرے کو نیزہ مارنا۔ العلج: دراصل وہ غیر مسلم کہلاتا ہے جو عرب سے باہر کا ہو، موٹا توی عجمی کافر، گدھا، جنگلی گدھا [جمع] علوج، أعلاج، علجۃ۔ علج (س) علجًا مضبوط ہونا (ن) علجًا معالجہ میں غالب آنا (مفاعلہ) معالجۃً مشق کرنا، بیمار کا علاج کرنا (استفعال) استعلاجًا موٹا ہونا۔ برنسا: وہ لمبی ٹوپی جو عرب میں پہنی جاتی ہے۔ وہ لباس جس کا کچھ حصہ ٹوپی کی جگہ کا کام دے یعنی وہ کوٹ جس میں ٹوپی ساتھ لگی ہوئی ہوتی ہے۔

وَتَنَاوَلَ عُمَرُ ﷺ يَدَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ﷺ فَقَدَّمَهُ (أَيْ لِلْإِمَامَةِ) فَمَنْ يَلِيْ عُمَرَ فَقَدْ رَأَى الَّذِيْ أَرىٰ وَأَمَّا نَوَاحِي الْمَسْجِدِ فَإِنَّهُمْ لَايَدْرُوْنَ غَيْرَ أَنَّهُمْ قَدْ فَقَدُوْا صَوْتَ عُمَرَ، وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَصَلّٰى بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ صَلَاةً خَفِيْفَةً فَلَمَّا انْصَرَفُوْا قَالَ عُمَرُ: يَاابْنَ عَبَّاسٍ! اُنْظُرْ مَنْ قَتَلَنِيْ؟ قَالَ فَجَالَ (ابْنُ عباس) سَاعَةً ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: غُلَامُ الْمُغِيْرَةِ قَالَ الصَّنَعُ؟ قَالَ نَعَمْ. قَالَ قَاتَلَهُ اللّٰهُ لَقَدْ أَمَرْتُ بِهِ مَعْرُوْفًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَجْعَلْ مَنِيَّتِيْ بِيَدِ رَجُلٍ يَدَّعِي الْإِسْلَامَ، قَدْ كُنْتَ أَنْتَ وَأَبُوْكَ تُحِبَّانِ أَنْ تُكْثِرَ الْعُلُوْجَ بِالْمَدِيْنَةِ. وَكَانَ الْعَبَّاسُ أَكْثَرَهُمْ رَقِيْقًا.

حضرت عمر ﷺ نے عبدالرحمٰن بن عوف ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر (نماز پڑھانے کیلئے) انہیں آگے بڑھادیا (عمرو بن میمون نے بیان کیا کہ) جو لوگ حضرت عمر ﷺ کے قریب تھے

besturdubooks.wordpress.com

انہوں نے وہ صورت حال دیکھی جو میں دیکھ رہا تھا لیکن جو لوگ مسجد کے کنارے پر تھے (پیچھے کی صفوں میں) تو انہیں کچھ معلوم نہ ہو سکا، سوائے اسکے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز (نماز میں) انہوں نے گم پائی (نہیں سنی) تو وہ (حیرت وتعجب کی وجہ سے) کہنے لگے سبحان اللہ، سبحان اللہ! آخر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو بہت ہلکی نماز پڑھائی پھر جب لوگ (نماز سے فارغ ہوکر) واپس ہونے لگے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا ابن عباس! دیکھو مجھے کس نے زخمی کیا؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے تھوڑی دیر گھوم پھر کر دیکھا اور واپس آکر جواب دیا مغیرہ رضی اللہ عنہ کے غلام (ابولولو (۱)) نے آپ کو زخمی کیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا، وہی جو کاریگر ہے؟ جواب دیا جی ہاں! اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا خدا اسے برباد کرے میں نے تو اسے اچھی بات کہی تھی (یعنی اسکو چکی بنانے کا کہا تھا تا کہ اس کو آمدنی ہو اسکا اس نے یہ بدلہ دیا) تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے میری موت کسی ایسے شخص کے ہاتھوں نہیں مقدر کی جو اسلام کا مدعی ہو تم اور تمہارے والد (عباس رضی اللہ عنہ) اس کے بہت خواہشمند تھے کہ عجمی غلام مدینے میں زیادہ سے زیادہ لائے جائیں، اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس غلام بہت تھے۔

<u>أري</u>: رأی (ف) رَأْيًا، رُؤيةً بصارت یا بصیرت کے ساتھ دیکھنا۔ رأیًا پھیپھڑے پر مارنا، آگ نکالنا (تفعیل) ترِيَةً خلاف حقیقت دکھانا (إفعال) إراءً دکھانا (استفعال) استرایا دیدار کی خواہش کرنا۔ <u>الصنيع</u>: ماہر۔ صنع (ف) صُنعًا بنانا، صَنيعًا برائی کرنا (تفعیل) تصنيعًا کاریگری سے خوبصورت بنانا (إفعال) إصناعًا سیکھنا، دوسرے کو مدد دینا (افتعال) اصطناعًا تیار کرنے کا حکم دینا۔

فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِنْ شِئْتَ فَعَلْتُ (أَيْ إِنْ شِئْتَ قَتَلْنَا) قَالَ كَذَبْتَ بَعْدَ مَا تَكَلَّمُوا بِلِسَانِكُمْ وَصَلُّوا قِبْلَتَكُمْ وَحَجُّوا حَجَّكُمْ

(۱) یہ رومی نصرانی غلام تھا جو مختلف چیزیں بنانے کا کاریگر تھا اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے آقا (حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ) کی شکایت کی کہ وہ مجھ سے بہت زیادہ خراج وصول کرتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مقدار پوچھی تو اس نے بتلا دی، اس سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم کاریگر آدمی ہو تمہارے ہاتھ میں اللہ نے ہنر رکھا ہے، ہنر کے مقابلہ میں یہ خراج زیادہ نہیں ہے (خراج اس رقم کو کہتے ہیں جو مولی اپنے غلام پر مقرر کردے کہ روزانہ محنت مزدوری کر کے شام کو اتنی رقم مجھے دیا کرو) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بات سن کر وہ خاموش ہو گیا اگلی ایک مرتبہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ مجھے ایک چکی بنا کر دو اس نے کہا کہ ایسی چکی بنا کر دوں گا کہ مشرق ومغرب اس کو یاد رکھے گا، یہ آپ کے قتل کی طرف اشارہ تھا، ایسا کام کروں گا کہ مشرق ومغرب اس کو یاد رکھے گا، پھر یہ شخص قتل کرنے میں کامیاب بھی ہو گیا۔

besturdubooks.wordpress.com

فَاحْتُمِلَ إِلٰى بَيْتِهٖ ﷺ فَانْطَلَقْنَا مَعَهٗ، قَالَ: . وَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ تُصِبْهُمْ مُصِيبَةٌ قَبْلَ يَوْمَئِذٍ فَقَائِلٌ يَقُولُ: لَابَأْسَ . وَقَائِلٌ يَقُولُ: أَخَافُ عَلَيْهِ. فَأُتِيَ بِنَبِيذٍ فَشَرِبَهٗ فَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهٖ ثُمَّ أُتِيَ بِلَبَنٍ فَشَرِبَ فَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهٖ فَعَرَفُوْا أَنَّهٗ مَيِّتٌ. فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَجَاءَ النَّاسُ فَجَعَلُوْا يُثْنُوْنَ عَلَيْهِ، وَجَاءَ رَجُلٌ شَابٌّ فَقَالَ: . . . أَبْشِرْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! بِبُشْرَى اللّٰهِ، لَكَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقِدَمٍ فِي الْإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ، ثُمَّ وُلِّيْتَ فَعَدَلْتَ ثُمَّ شَهَادَةٌ.

اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کیا اگر آپ فرمائیں تو ہم یہ بھی کر گزریں، مقصد یہ تھا کہ اگر آپ چاہیں تو ہم (مدینہ میں مقیم عجمی غلاموں کو) قتل کرڈالیں، حضرت عمر ﷺ نے فرمایا یہ انتہائی غلط فکر ہے خصوصاً جبکہ تمہاری زبان میں گفتگو کرتے ہیں تمہارے قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے ہیں اور تمہاری طرح حج ادا کرتے ہیں (یعنی جب وہ مسلمان ہوگئے ہیں پھر ان کا قتل کس طرح جائز ہوسکتا ہے؟) پھر حضرت عمر ﷺ کو اٹھا کر ان کے گھر لایا گیا اور ہم بھی آپکے ساتھ ساتھ آئے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے لوگوں پر کبھی اس سے پہلے اتنی بڑی مصیبت آئی ہی نہیں تھی (حضرت عمر ﷺ کے زندہ بچ جانے کے متعلق لوگوں کی رائے بھی مختلف تھی) بعض تو یہ کہتے رہے کہ کچھ نہیں ہوگا (اچھے ہو جائیں گے) بعض یہ کہتے رہے کہ آپ کی زندگی خطرہ میں ہے اس کے بعد کھجور کا پانی لایا گیا آپ نے اسے نوش فرمایا تو وہ آپکے پیٹ سے باہر نکل آیا پھر دودھ لایا گیا اسے بھی جونہی آپ نے پیا زخم کے راستے وہ بھی باہر نکل آیا، اب لوگوں کو یقین ہوگیا کہ آپ کی شہادت یقینی ہے پھر ہم اندر گئے اور لوگ آپکی تعریف وتوصیف کرنے لگے اتنے میں ایک نوجوان اندر آیا اور کہنے لگا: اے امیر المومنین! آپکو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری ہو کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت اٹھائی، ابتداء میں اسلام لانے کا شرف حاصل کیا جو آپ کو معلوم ہے پھر آپ والی بنائے گئے اور عدل وانصاف سے حکومت کی اور پھر شہادت پائی۔

قَالَ وَدِدْتُ أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ كَفَافًا لَا عَلَيَّ وَلَا لِيَ، فَلَمَّا أَدْبَرَ إِذَا إِزَارُهٗ يَمَسُّ الْأَرْضَ فَقَالَ: رُدُّوْا عَلَيَّ الْغُلَامَ. فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي! إِرْفَعْ ثَوْبَكَ فَإِنَّهٗ أَنْقٰى لِثَوْبِكَ، وَأَتْقٰى لِرَبِّكَ . . . يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ! أُنْظُرْ مَا عَلَيَّ مِنَ الدَّيْنِ؟ فَحَسَبُوْهُ فَوَجَدُوْهُ سِتَّةً وَثَمَانِيْنَ أَلْفًا أَوْ نَحْوَهٗ، قَالَ إِنْ وَفٰى لَهٗ مَالُ آلِ عُمَرَ فَأَدِّهٖ مِنْ أَمْوَالِهِمْ، وَإِلَّا فَسَلْ فِي بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ فَإِنْ لَمْ تَفِ

besturdubooks.wordpress.com

أَمْوَالِهِمْ فَسَلْ فِيْ قُرَيْشٍ، وَلَا تَعْدُهُمْ إِلَى غَيْرِهِمْ فَأَدِّ عَنِّيْ هٰذَا الْمَالَ. اِنْطَلِقْ إِلَى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْ يَقْرَأُ عَلَيْكِ عُمَرُ السَّلَامَ، وَلَا تَقُلْ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فَإِنِّيْ لَسْتُ الْيَوْمَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ أَمِيْرًا وَقُلْ يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ.

حضرت عمرؓ نے فرمایا میں تو اس پر بھی خوش تھا کہ ان باتوں کی وجہ سے برابر سرابر معاملہ ختم ہو جاتا نہ عقاب ہوتا اور نہ ثواب (یہ وہ فاروقؓ تمنا کر رہے ہیں جو اپنے کانوں سے عمر فی الجنۃ سن چکے ہیں، عشرہ مبشرہؓ میں سے ایک، جنت میں محل کی خوشخبری بھی سن چکے ہیں) جب وہ نوجوان جانے لگا تو اس کا تہبند (ازار) زمین کو چھو رہا تھا (لٹک رہا تھا) حضرت عمرؓ نے فرمایا اس نوجوان کو میرے پاس واپس بلا لاؤ (جب وہ آئے تو) آپؓ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! یہ اپنا کپڑا (زمین سے) اٹھائے رکھو اس سے تمہارا کپڑا زیادہ دنوں تک بھی چلے گا اور تمہارے رب سے تقویٰ کا باعث بھی ہے۔ اے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دیکھو مجھ پر کتنا قرض ہے؟ جب لوگوں نے آپ پر قرض شمار کیا تو تقریباً چھیاسی ہزار نکلا، حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر یہ قرض آل عمر کے مال سے ادا ہو سکے تو انکے مال سے اس کی ادائیگی کرنا ورنہ پھر بنی عدی بن کعب سے کہنا اگر ان کے مال سے ادائیگی نہ ہو سکے تو قریش سے کہنا، ان کے سوا اور کسی سے امداد طلب نہ کرنا اور میری طرف سے اس قرض کی ادائیگی کر دینا (اچھا اب) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں جاؤ اور ان سے عرض کرو کہ عمر نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے (میرے نام کے ساتھ) امیر المومنین نہ کہنا کیونکہ اب میں مسلمانوں کا امیر نہیں رہا ہوں اور ان سے عرض کرنا کہ عمر بن خطاب نے آپ سے اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن ہونے کی اجازت چاہی ہے۔

کفافا: کمی و زیادتی کے بغیر بقدر حاجت، گزارہ کے لائق اور لوگوں سے مستغنی کرنے والی روزی۔ کفف (ن) کفًا بہت بھرنا، سوال کرنے سے رکنا (تفعل) تکففا مانگنے کیلئے ہاتھ پھیلانا۔ **لا تعدهم**: عدو (تفعیل) تعدیۃ بصلہ [إلی] کسی چیز کو کہیں تک لے جانا، چھوڑنا، (س) عدا بغض رکھنا، ظلم کرنا چھوڑ دینا (إفعال) إعداء امداد کرنا۔

قَالَ فَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهَا فَوَجَدَهَا قَاعِدَةً تَبْكِيْ فَقَالَ: يَقْرَأُ عَلَيْكِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ السَّلَامَ، وَيَسْتَأْذِنُ أَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ فَقَالَتْ

besturdubooks.wordpress.com

كُنْتُ أُرِيْدُهُ لِنَفْسِيْ وَلَأُوثِرَنَّ بِهِ الْيَوْمَ عَلَى نَفْسِيْ. فَلَمَّا أَقْبَلَ قِيْلَ هٰذَا عَبْدُاللهِ بْنُ عُمَرَ قَدْ جَاءَ. فَقَالَ: اِرْفَعُوْنِيْ فَأَسْنَدَهُ رَجُلٌ إِلَيْهِ. فَقَالَ: مَالَدَيْكَ؟ قَالَ الَّذِيْ تُحِبُّ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، قَدْ أُذِنَتْ. فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، مَاكَانَ شَيْءٌ أَهَمَّ إِلَيَّ مِنْ ذٰلِكَ، فَإِذَا أَنَا قُبِضْتُ فَاحْمِلُوْنِيْ ثُمَّ سَلِّمْ فَقُلْ: يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ فَإِنْ أَذِنَتْ لِيْ فَأَدْخِلُوْنِيْ، وَإِنْ رَدَّتْنِيْ فَرُدُّوْنِيْ إِلَى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِيْنَ وَجَاءَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ حَفْصَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَالنِّسَاءُ تَسِيْرُ مَعَهَا، فَلَمَّا رَأَيْنَاهَا قُمْنَا فَوَلَجَتْ عَلَيْهِ، فَبَكَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً وَاسْتَأْذَنَ الرِّجَالُ فَوَلَجَتْ دَاخِلًا لَهُمْ فَسَمِعْنَا بُكَاءَ هَا مِنَ الدَّاخِلِ، فَقَالُوْا:... أَوْصِ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِسْتَخْلِفْ.

راوی کہتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوکر) سلام کہا اور اجازت لیکر اندر داخل ہوئے، دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہا رو رہی ہیں عرض کیا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آپ کو سلام کہا ہے اور اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن ہونے کی اجازت چاہی ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے اس جگہ کو اپنے لئے منتخب کر رکھا تھا لیکن آج میں انہیں اپنے آپ پر ترجیح دوں گی۔ جب ابن عمر رضی اللہ عنہ واپس آئے تو لوگوں نے بتایا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما آگئے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے اٹھاؤ ایک صاحب نے سہارا دیکر آپ کو اٹھایا، آپ نے دریافت فرمایا کیا خبر لائے ہو؟ عرض کیا اے امیر المومنین! جو آپکی تمنا تھی، آپکو اجازت مل گئی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا الحمد للہ، اس سے اہم چیز اب میرے لئے کوئی نہیں رہ گئی تھی۔ جب میری وفات ہو چکے اور مجھے اٹھا کر (دفن کیلئے) لے چلو تو پھر (دوبارہ) میرا سلام ان (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) سے کہنا اور عرض کرنا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آپ سے اجازت چاہی ہے اگر وہ میرے لئے اجازت دے دیں تب تو مجھے وہاں دفن کرنا اور اگر اجازت نہ دیں تو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا۔ ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا آئیں انکے ساتھ کچھ دوسری خواتین بھی تھیں جب ہم نے انہیں دیکھا تو ہم اٹھ گئے، آپ رضی اللہ عنہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قریب آئیں اور وہاں تھوڑی دیر تک آنسو بہاتی رہیں پھر جب مردوں نے اندر آنے کی اجازت چاہی تو انکے اندر آنے کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہا مکان کے اندرونی حصہ میں چلی گئیں اور ہم نے اندر سے انکے رونے کی آواز سنی پھر لوگوں نے عرض کیا امیر المومنین رضی اللہ عنہ خلافت کے متعلق کوئی وصیت کر دیجئے۔

besturdubooks.wordpress.com

لاُوثِرن: اَثَرَ (اِفعال) اِیثَارًا فضیلت دینا، چننا (ن،ض) اَثْرًا نقل کرنا، اکرام و تعظیم کرنا (س) اَثَرًا پورے انہماک سے مشغول ہونا، پکا ارادہ کرنا (تفعیل) تاثیرًا اثر انداز ہونا۔

قَالَ مَا أَجِدُ أَحَقَّ بِهٰذَا الْأَمْرِ مِنْ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ أَوِ الرَّهْطِ الَّذِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ. فَسَمّٰى عَلِيًّا وَعُثْمَانَ وَ الزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَسَعْدًا وَعَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ ؓ وَقَالَ: . يَشْهَدُكُمْ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، وَلَيْسَ لَهُ مِنَ الْأَمْرِ شَيْئٌ (كَهَيْئَةِ التَّعْزِيَةِ لَهُ) فَإِنْ أَصَابَتِ الْإِمْرَةُ سَعْدًا فَهُوَ ذَاكَ، وَإِلَّا فَلْيَسْتَعِنْ بِهِ أَيُّكُمْ مَا أُمِّرَ، فَإِنِّيْ لَمْ أَعْزِلْهُ مِنْ عَجْزٍ وَلَا خِيَانَةٍ. وَقَالَ أُوْصِي الْخَلِيْفَةَ مِنْ بَعْدِيْ بِالْمُهَاجِرِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ أَنْ يَّعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ وَيَحْفَظَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ وَأُوْصِيْهِ بِالْأَنْصَارِ خَيْرًا. اَلَّذِيْنَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ. أَنْ يُّقْبَلَ مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَأَنْ يُّعْفٰى عَنْ مُّسِيْئِهِمْ وَأُوْصِيْهِ بِأَهْلِ الْأَمْصَارِ خَيْرًا فَإِنَّهُمْ رِدْءُ الْإِسْلَامِ وَجِبَاةُ الْمَالِ وَغَيْظُ الْعَدُوِّ، وَأَنْ لَا يُؤْخَذَ مِنْهُمْ إِلَّا فَضْلُهُمْ عَنْ رِضَاهُمْ، وَأُوْصِيْهِ بِالْأَعْرَابِ خَيْرًا فَإِنَّهُمْ أَصْلُ الْعَرَبِ وَمَادَّةُ الْإِسْلَامِ أَنْ يُؤْخَذَ مِنْ حَوَاشِيْ أَمْوَالِهِمْ وَتُرَدَّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ، وَأُوْصِيْهِ بِذِمَّةِ اللهِ وَذِمَّةِ رَسُوْلِهِ ﷺ أَنْ يُّوْفٰى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَأَنْ يُّقَاتَلَ مِنْ وَّرَائِهِمْ وَلَا يُكَلَّفُوْا إِلَّا طَاقَتَهُمْ

فرمایا: خلافت کا میں ان حضرات سے زیادہ اور کسی کو مستحق نہیں سمجھتا جن سے آپ ﷺ اپنی وفات تک راضی اور خوش تھے، پھر آپ نے علی، عثمان، زبیر، طلحہ، سعد اور عبد الرحمن بن عوف ؓ کا نام لیا اور یہ بھی فرمایا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی تمہارے پاس موجود رہیں گے لیکن خلافت سے انہیں کوئی سروکار نہیں ہوگا (جیسے آپ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی تسکین کیلئے یہ فرمایا ہو، اس لئے ایسا فرمایا ہو سکتا ہے ان کو تکلیف ہو کہ میرے والد خلیفہ تھے لیکن بعد میں خلافت کے معاملات میں مجھ سے پوچھا تک نہیں گیا) پھر اگر خلافت سعد ؓ کو مل جائے تو وہ اس کے اہل ہیں اور اگر وہ امیر نہ ہو سکیں تو جو شخص بھی خلیفہ بنایا جائے وہ اپنے زمانہ خلافت میں ان کا تعاون حاصل کرتا رہے کیونکہ میں نے انہیں (کوفہ کی گورنری سے) نا اہلی یا کسی خیانت کی وجہ سے معزول نہیں کیا تھا۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا میں اپنے بعد ہونے والے خلیفہ کو مہاجرین اولین کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ وہ انکے حقوق کو پہچانے اور ان کے احترام و عزت کو ملحوظ رکھے، میں خلیفہ کو مزید وصیت کرتا ہوں کہ وہ انصار کے ساتھ جو دار الہجرت اور دار الایمان (مدینہ منورہ) میں (رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری

besturdubooks.wordpress.com

سے پہلے سے) مقیم ہیں بہتر معاملہ کرے (خلیفہ کو چاہئے) کہ وہ ان کے نیکوں کو نوازے اور ان کے بروں کو معاف کر دیا کرے۔ میں خلیفہ کو مزید وصیت کرتا ہوں کہ شہری آبادی کے ساتھ بھی اچھا معاملہ کرے کہ یہ لوگ اسلام کی مدد، مال جمع کرنے کا ذریعہ اور (اسلام کے) دشمنوں کیلئے ایک مصیبت ہیں اور یہ کہ ان سے وہی وصول کیا جائے جو ان کے پاس فاضل ہو اور انکی خوشی سے لیا جائے اور میں ہونے والے خلیفہ کو دیہاتیوں کے ساتھ بھی اچھا معاملہ کرنے کی وصیت کرتا ہوں کہ وہ اصل عرب ہیں اور اسلام کی جڑ ہیں مزید یہ کہ ان سے ان کا بچا کھچا مال وصول کیا جائے اور انہی کے محتاجوں میں تقسیم کر دیا جائے اور میں ہونے والے خلیفہ کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے عہد کی نگہداشت کی (جو اسلامی حکومت کے تحت غیر مسلموں سے کیا ہے) وصیت کرتا ہوں کہ ان سے کئے گئے عہد کو پورا کیا جائے انکی حفاظت کے لئے جنگ کی جائے اور ان کی حیثیت سے زیادہ ان پر بوجھ نہ ڈالا جائے۔

الرھط : [اسم جمع] آدمی کی قوم اور قبیلہ، تین سے دس تک کا گروہ جس میں کوئی عورت نہ ہو [جمع] أرھط، أرھاط [جج] أراھیط ۔ تبوء وا : بوأ (تفعل) تبوّءاً اقامت کرنا (ن) بَوْءاً البوثاً، اقرار کرنا (إفعال) إباءً ابھاگنا، اقامت کرنا (تفعیل) تبوئۃً اترنا۔ ردأ : (بکسر الراء) مددگار، مدد [جمع] أرداء ۔ ردء (ف) رَدْءاً مدد کرنا، ٹیک لگانا۔ (ک) رداءۃً ردی ہونا (إفعال) إرداءً برا کام کرنا۔ جباۃ : جبی (ن) جبا (ض) جبایۃً جمع کرنا (افتعال) اجتباءً پسند کرنا، چن لینا (تفعیل) تجبیۃً سجدہ کے وقت ہاتھوں کو گھٹنے یا زمین پر رکھنا۔

فَلَمَّا قُبِضَ خَرَجْنَا بِهِ فَانْطَلَقْنَا نَمْشِيْ فَسَلَّمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ : قَالَ يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، قَالَتْ (أَيْ عَائِشَةُ) أَدْخِلُوْهُ فَأُدْخِلَ . فَوُضِعَ هُنَالِكَ مَعَ صَاحِبَيْهِ ، فَلَمَّا فُرِغَ مِنْ دَفْنِهِ اجْتَمَعَ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطُ ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ : اِجْعَلُوْا أَمْرَكُمْ إِلٰى ثَلَاثَةٍ مِّنْكُمْ . قَالَ الزُّبَيْرُ : قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِيْ إِلٰى عَلِيٍّ وَقَالَ طَلْحَةُ : قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِيْ إِلٰى عُثْمَانَ . وَقَالَ سَعْدٌ قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِيْ إِلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ . فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ : أَيُّكُمَا تَبَرَّأَ مِنْ هٰذَا الْأَمْرِ فَنَجْعَلُهُ إِلَيْهِ . وَاللّٰهُ عَلَيْهِ وَالْإِسْلَامُ لَيَنْظُرَنَّ أَفْضَلَهُمْ فِيْ نَفْسِهِ . فَأُسْكِتَ الشَّيْخَانِ ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ : أَفَتَجْعَلُوْنَهُ إِلَيَّ ؟ وَاللّٰهُ عَلَيَّ أَنْ لَا آلُوَ عَنْ أَفْضَلِكُمْ . قَالَا : نَعَمْ . فَأَخَذَ بِيَدِ أَحَدِهِمَا فَقَالَ : لَكَ قَرَابَةٌ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَالْقَدَمُ فِي الْإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ فَاللّٰهُ عَلَيْكَ لَئِنْ أَمَّرْتُكَ لَتَعْدِلَنَّ وَلَئِنْ أَمَّرْتُ عُثْمَانَ

besturdubooks.wordpress.com

لَتَسْمَعَنَّ وَلَتُطِيعَنَّ ثُمَّ خَلَا بِالْآخَرِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا أَخَذَ الْمِيثَاقَ قَالَ: اِرْفَعْ يَدَكَ يَا عُثْمَانُ! فَبَايَعَهُ فَبَايَعَ لَهُ عَلِيٌّ ﷺ وَوَلَجَ أَهْلُ الدَّارِ فَبَايَعُوهُ.

جب حضرت عمر ﷺ کی وفات ہوگئی تو ہم وہاں سے (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کی طرف دفن کیلئے) آئے، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو) سلام کیا اور عرض کیا کہ حضرت عمر بن خطاب ﷺ نے اجازت چاہی ہے، ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ان کو داخل کردیں (یہیں دفن کیا جائے) چنانچہ وہیں داخل کیے گئے (دفن ہوئے) اور (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہی حجرہ میں) اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ آرام فرما ہیں۔ پھر جب تمام حضرات دفن سے فارغ ہو چکے تو وہ جماعت (جن میں سے کسی ایک کو خلیفہ منتخب ہونا تھا) جمع ہوئی، حضرت عبدالرحمٰن ﷺ نے فرمایا تمہیں اپنا معاملہ اپنے ہی میں سے تین آدمیوں کے سپرد کردینا چاہئے اس پر حضرت زبیر ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنا معاملہ حضرت علی ﷺ کے سپرد کیا، طلحہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنا معاملہ حضرت عثمان ﷺ کے سپرد کردیا، اور حضرت سعد ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنا معاملہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ﷺ کے سپرد کردیا اس کے بعد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ﷺ نے (حضرت عثمان ﷺ اور حضرت علی ﷺ کو مخاطب کرکے) فرمایا کہ آپ حضرات میں سے جو بھی خلافت سے اپنی برأت ظاہر کریگا ہم یہ معاملہ اسی کے سپرد کردیں گے۔ اللہ اور اسلام اس کے نگران ونگہبان ہونگے (اس لئے) ہر شخص کو غور کرنا چاہئے کہ اس کے خیال میں کون افضل ہے؟ اس پر حضرات شیخین ﷺ خاموش ہوگئے تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ﷺ نے فرمایا کیا آپ حضرات ﷺ انتخاب کی ذمہ داری مجھ پر ڈالتے ہیں؟ خدا گواہ ہے کہ میں آپ حضرات میں سے اسی کو منتخب کروں گا جو سب سے افضل ہوگا، ان حضرات نے فرمایا: جی ہاں (اور معاملہ ان کے سپرد کردیا) پھر آپ نے ان حضرات (عثمان ﷺ وعلی ﷺ) میں سے ایک کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ آپ کی آپ ﷺ سے قرابت بھی ہے اور ابتداً میں اسلام لانے کا شرف بھی، جیسا کہ آپ کو معلوم ہے۔ اللہ آپ کا نگران ہے کہ اگر میں آپ کو خلیفہ بنادوں تو کیا آپ عدل وانصاف سے کام لیں گے؟ اور اگر عثمان ﷺ کو بنادوں تو کیا ان کے احکام کو سنیں گے اور ان کی اطاعت کریں گے؟ اس کے بعد دوسرے صاحب کو تنہائی میں لے گئے اور ان سے بھی یہی کہا اور جب ان سے وعدہ لے لیا تو فرمایا اے عثمان! آپ اپنا ہاتھ بڑھایئے! چنانچہ آپ نے ان سے بیعت کی اور علی ﷺ نے بھی ان سے بیعت کی پھر اہل

besturdubooks.wordpress.com

مدینہ آئے اور سب نے بیعت کی۔

آلـو : اَلو(ن) اَلْوًا، اُلُوًّا (افتعال) ائتلاءً کوتاہی کرنا، سستی دکھلانا (اِفعال) اِیلاءً (تفعّل) تألّیًا قسم کھانا۔ فبایعوہ: بیع (مفاعلہ) مبایعۃ بیعت کرنا، باہم معاہدہ کرنا (ض) بَیْعًا بیچنا خریدنا (انفعال) انبیاعًا رائج ہونا۔

☆☆☆☆☆☆☆

أَخْلَاقُ الْمُؤْمِن (للحسن البصری(1))

هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ أَهْلَكَ النَّاسَ الْأَمَانِيُّ، قَوْلٌ بِلَا عَمَلٍ، وَمَعْرِفَةٌ بِغَيْرِ صَبْرٍ، وَإِيْمَانٌ بِلَا يَقِيْنٍ، مَالِيْ أَرٰى رِجَالًا وَلَا عُقُوْلًا، وَأَسْمَعُ حَسِيْسًا وَلَا أَرٰى أَنِيْسًا، دَخَلَ الْقَوْمُ وَاللهِ ثُمَّ خَرَجُوْا، وَعَرَفُوْا ثُمَّ أَنْكَرُوْا، وَحَرَّمُوْا ثُمَّ اسْتَحَلُّوْا، إِنَّمَا دِيْنُ أَحَدِكُمْ لَعْقَةٌ عَلٰى لِسَانِهٖ، إِذَا سُئِلَ أَمُؤْمِنٌ أَنْتَ بِيَوْمِ الْحِسَابِ؟ قَالَ: نَعَمْ!

(اچھے اخلاق) بہت ہی بعید اور بہت ہی بعید ہو گئے، آرزوؤں نے لوگوں کو ہلاک کر ڈالا، قول بغیر عمل کے، معرفت بغیر صبر کے، ایمان بغیر یقین کے ہے، مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں لوگوں تو دیکھتا ہوں لیکن عقلوں کو نہیں دیکھتا؟ (لوگ تو نظر آتے ہیں لیکن عقلیں نظر نہیں آتی) اور میں ہلکی آواز تو سنتا ہوں لیکن کوئی اُنس کرنے والا نظر نہیں آتا۔ خدا کی قسم! قوم داخل ہوئی پھر نکل گئی، پہچاننے کے بعد انکار کر دیا اور حرام کرنے کے بعد حلال جانا، یقیناً تم میں سے ہر ایک شخص کا دین اس کی زبان پر چاٹی جانے والی چیز کی مانند ہے، جب کسی سے پوچھا جاتا ہے کیا تو قیامت پر ایمان رکھتا ہے؟ تو جواب میں کہے گا: جی ہاں۔

ھیھات: [اسم فعل] دور ہوا اس میں چند لغات اور ہیں أَیْھَات، أَیْھَان، ھَیْھَان حرف آخر پر تینوں حرکتیں ہیں، یہ معرب بھی ہے اور مبنی بھی۔ الأمانی: [مفرد] الأُمْنِیَّة

(1) ابو سعید الحسن ابن ابی الحسن یسار البصری، انکا شمار تابعین کے سردار اور مشائخ میں سے ہے، علم، زہد، تقوی اور عبادت کے جامع تھے۔ آپکے والد، زید بن ثابت انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کے غلام تھے آپکی والدہ خیرہ نبی کریم ﷺ کی اہلیہ محترمہ ام المؤمنین حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی باندی تھیں۔ بعض اوقات ایسا ہو جاتا تھا کہ آپکی والدہ محترمہ گھر کے کام کاج کی وجہ سے باہر چلی جاتیں آپ شیر خوار تھے آپکے رونے پر ام المؤمنین رضی اللہ عنہا ان کو اپنا پستان دیدیتیں جب آپکی والدہ واپس آجاتیں تو آپ کو ان کے حوالہ کر دیتیں اور پھر وہ آپ کو اپنا دودھ پلاتیں، عین ممکن ہے کہ پروردگار نے انہیں اسی کی برکت کی وجہ سے علم و حکمت، ذکاوت و ذہانت، فصاحت و بلاغت سے نوازا ہو۔ کیونکہ ابو عمر بن علاء کہتے ہیں: میں نے حسن بصریؒ اور حجاج بن یوسف سے زیادہ فصیح کسی کو نہیں دیکھا اس پر ان سے کسی نے سوال کیا کہ ان میں سے زیادہ فصیح کون ہے؟ ابن علاءؒ نے فرمایا: حسنؒ۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی شہادت سے دو سال قبل دوران خلافت مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے، بعض حضرات کا کہنا یہ ہے کہ رق میں پیدا ہوئے اور بصرہ میں رجب ۱۱۰ھ میں وفات پائی۔

besturdubooks.wordpress.com

آرزو، مطلوب۔ منی (ض) مَنْیًا مقدر کرنا، آزمائش کرنا (تفعیل) تمنیۃً آرزو دلانا، (اِفعال) اِمناءً بہانا، منی گرانا (افتعال) امتناءً جھوٹ گھڑنا۔ حسیسا: آہستہ آواز، حرکت۔ حسس (ض، س) حِسًّا نرم دل ہونا، یقین کرنا (ن) حسًّا قتل کرنا، جلانا (ض) حسًّا (اِفعال) اِحساسًا معلوم کرنا۔ لعقۃ: چاٹنے کے قابل اشیاء میں سے تھوڑا سا چمچہ یا انگلی میں جتنا آئے۔ لعق (س) لَعْقًا، لَعْقَۃً، زبان یا انگلی سے چاٹنا (اِفعال) اِلعاقًا (تفعیل) تلعیقًا چٹانا۔

كَذَبَ وَمَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ، إِنَّ مِنْ أَخْلَاقِ الْمُؤْمِنِ قُوَّةً فِيْ دِيْنٍ، وَحَزْمًا فِيْ لِيْنٍ، وَإِيْمَانًا فِيْ يَقِيْنٍ، وَعِلْمًا فِيْ حِلْمٍ، وَحِلْمًا بِعِلْمٍ، وَكَيْسًا فِيْ رِفْقٍ، وَتَجَمُّلًا فِيْ فَاقَةٍ، وَقَصْدًا فِيْ غِنًى، وَشَفَقَةً فِيْ نَفَقَةٍ، وَرَحْمَةً لِمَجْهُوْدٍ، وَعَطَاءً فِي الْحُقُوْقِ، وَإِنْصَافًا فِي اسْتِقَامَةٍ،

میں قیامت کے دن کے مالک کی قسم کھا کر کہتا ہوں اس نے جھوٹ بولا یقیناً دین کے اندر قوت، نرمی کے اندر ہوشیاری و دور اندیشی سے کام لینا، یقین میں ایمان، بردباری میں علم، علم میں بردباری، نرمی میں سمجھداری، مصیبت میں صبر کرنا، مالداری اور غنی میں ارادہ کرنا (صدقہ وغیرہ کرنا) خرچ کرنے میں مہربان ہونا، تھکے ہارے پر ترس کھانا، حقوق کی ادائیگی کرنا اور معتدل ہونے میں انصاف سے کام لینا (یہ سب) مومن کے اخلاق میں سے ہے۔

لین: نرم [جمع] لَیِّنُوْن، اَلْیِنَاء۔ لین (ض) لِیْنًا، لِیْنَۃً نرم ہونا (اِفعال) اِلانۃً نرم کرنا۔ کیسا: سمجھدار، دانا [جمع] اَکْیَاس۔ کیس (ض) کَیْسًا، کِیَاسۃً ذہین ہونا، زیرک ہونا (تفعیل) تکییسًا زیرک و ذہین بنانا۔

لَا يَحِيْفُ عَلٰى مَنْ يُّبْغِضُ، وَلَا يَأْثَمُ فِيْ مُسَاعَدَةِ مَنْ يُحِبُّ، وَلَا يَهْمِزُ، وَلَا يَغْمِزُ، وَلَا يَلْمِزُ، وَلَا يَلْغُوْ، وَلَا يَلْهُوْ، وَلَا يَلْعَبُ، وَلَا يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ، وَلَا يَتَّبِعُ مَا لَيْسَ لَهُ، وَلَا يَجْحَدُ الْحَقَّ الَّذِيْ عَلَيْهِ، وَلَا يَتَجَاوَزُ فِي الْعُذْرِ، وَلَا يَشْمُتُ بِالْفَجِيْعَةِ إِنْ حَلَّتْ بِغَيْرِهٖ، وَلَا يُسَرُّ بِالْمَعْصِيَةِ إِذَا نَزَلَتْ بِسِوَاهُ.

مومن بغض رکھنے والے پر ظلم نہیں کرتا، محبت کرنے والے کی مدد میں گناہ کا کام نہیں کرتا، پیٹھ پیچھے کسی کی غیبت نہیں کرتا، کسی پر طعن تشنیع نہیں کرتا، کسی پر عیب نہیں لگاتا، فضول کام نہیں کرتا، لہو ولعب میں مشغول نہیں ہوتا، چغل خوری نہیں کرتا، غیر متعلق کاموں کے پیچھے نہیں پڑتا، اپنے اوپر کسی کے حق کا انکار نہیں کرتا، عذر میں حد سے تجاوز نہیں کرتا، اگر کسی دوسرے پر مصیبت آجائے تو اس سے خوش نہیں ہوتا اور اگر کسی سے کوئی مصیبت وگناہ

besturdubooks.wordpress.com

سرزد ہو جائے تو مسرور نہیں ہوتا۔

لا یحیف: حیف (ض) حَیفًا ظلم کرنا (تفعل) تحیفًا کم کرنا۔ لا یھمز: ھمز (ن، ض) ھمزًا پیٹھ پیچھے غیبت کرنا، دبانا، نچوڑنا۔ لا یغمز: غمز (ض) غمزًا طعنہ دینا، ٹٹولنا، اشارہ کرنا (اِفعال) اِغماز اشان گھٹانا، عیب لگانا (تفاعل) تغامزًا آنکھوں سے ایک دوسرے کو اشارہ کرنا۔ لا یلمز: لمز (ض، ن) لمزًا عیب لگانا، آنکھ سے اشارہ کرنا (مفاعلہ) ملامزۃً اشارہ کنایہ سے گفتگو کرنا (تفعل) تلمزًا ڈھونڈنا۔ النمیمۃ: چغلخوری، حرکت، لکھنے کی آواز [جمع] نمائم۔ نم (ن، ض) نمًا چغلخوری کرنا، ظاہر ہونا، بھڑکانا۔ لا یجحد: جحد (ف) جَحدًا، جُحودًا باوجود علم کے انکار کرنا، جھٹلانا (س) جَحدًا کم ہونا، کما یقال [عام جحد] کم بارش والا سال۔ لا یشمت: شمت (س) شماتًا، شماتۃً کسی کی مصیبت پر خوش ہونا (تفعیل) تشمیتًا یرحمک اللہ کہہ کر دعا کرنا (اِفعال) اِشماتًا خوش کرنا۔ الفجیعۃ: [جمع] فجائع مصیبت۔ فجع (ف) فُجعًا دردمند کرنا، مصیبت زدہ بنانا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۶۴ پر ہے۔

اَلْمُؤْمِنُ فِي الصَّلَاةِ خَاشِعٌ ، وَإِلَى الرُّكُوعِ مُسَارِعٌ ، قَوْلُهُ شِفَاءٌ ، وَصَبْرُهُ تُقًى ، وَسُكُوتُهُ فِكْرَةٌ ، وَنَظَرُهُ عِبْرَةٌ ، يُخَالِطُ الْعُلَمَاءَ لِيَعْلَمَ ، وَيَسْكُتُ بَيْنَهُمْ لِيَسْلَمَ ، وَيَتَكَلَّمُ لِيَغْنَمَ ، إِنْ أَحْسَنَ اِسْتَبْشَرَ ، وَإِنْ أَسَاءَ اِسْتَغْفَرَ ، وَإِنْ عَتَبَ اِسْتَعْتَبَ ، وَإِنْ سُفِهَ عَلَيْهِ حَلُمَ ، وَإِنْ ظُلِمَ صَبَرَ ، وَإِنْ جِيرَ عَلَيْهِ عَدَلَ ، لَا يَتَعَوَّذُ بِغَيْرِ اللهِ ، وَلَا يَسْتَعِينُ إِلَّا بِاللهِ ، وَقُورٌ فِي الْمَلَإِ شَكُورٌ فِي الْخَلَاءِ ، قَانِعٌ بِالرِّزْقِ ، حَامِدٌ عَلَى الرَّخَاءِ ، صَابِرٌ عَلَى الْبَلَاءِ ، إِنْ جَلَسَ مَعَ الْغَافِلِينَ كُتِبَ مِنَ الذَّاكِرِينَ وَإِنْ جَلَسَ مَعَ الذَّاكِرِينَ كُتِبَ مِنَ الْمُسْتَغْفِرِينَ .

مومن نماز میں ڈرنے والا ہوتا ہے، رکوع میں جانے کے لیے سبقت کرتا ہے، اس کا قول شفا ہے، اس کا صبر پرہیز کرنا ہے، اس کا خاموش ہونا غور وفکر کرنا ہے، اس کا بھلائی کرنا سبق آموز ہے (یعنی اس کی بھلائی والی باتوں میں بہت بڑے سبق ہوتے ہیں) علماء کرام کے ساتھ ملنا جلنا رکھتا ہے تاکہ علم سیکھے اور ان کے درمیان خاموش رہتا ہے تاکہ ان کی بات تسلیم کرے، ان کے درمیان بولتا ہے تاکہ غنیمت حاصل کرے، اگر نیکی کرے تو خوش ہوتا ہے، اگر گناہ سرزد ہو جائے تو استغفار کرتا ہے، اگر (کسی فعل کی وجہ سے) کسی پر سرزنش کرتا ہے تو پھر اس کو رضامند کر دیتا ہے (اس کو خوش کر دیتا ہے)۔ کوئی شخص اس کو بیوقوفی پر برانگیختہ کرتا ہے تو بردباری اختیار کرتا ہے، اگر اس پر ظلم کیا جائے تو صبر کرتا ہے، اگر

besturdubooks.wordpress.com

کوئی اس کے ساتھ ناانصافی کرتا ہے تو وہ انصاف کرتا ہے، اللہ کے سوا کسی سے پناہ طلب نہیں کرتا اور اللہ کے سوا کسی سے مدد کا خواہاں نہیں ہوتا، قوم (کی جماعت) میں صاحب وقار ہوتا ہے، تنہائی میں (خلوت میں) اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے والا ہوتا ہے، اپنے رزق پر قناعت پسند ہوتا ہے، بھائی چارہ کی تعریف کرتا ہے، مصیبتوں میں صبر کرنے والا ہے، اگر غافل لوگوں کے ساتھ بیٹھے تو ذاکر لوگوں میں لکھا جائے اور اگر ذکر کرنے والوں کے ساتھ بیٹھے تو مغفرت چاہنے والوں میں لکھا جائے۔

عبرۃ: نصیحت، اصل، جو نظائر کا مرجع ہو۔ عبر (س) عَبَرًا عبرت حاصل کرنا، آنسو بہانا (ن) عُبُورًا طے کرنا (تفعیل) تعبیرًا خواب کی تعبیر بیان کرنا۔ استعتب: عتب (استفعال) استعتابًا رضامندی مانگنا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۱۱۹ پر ہے۔

هٰكَذَا كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ اَلْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ، حَتّٰى لَحِقُوْا بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَهٰكَذَا كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ سَلَفِكُمُ الصَّالِحِ، وَإِنَّمَا غُيِّرَ بِكُمْ لَمَّا غَيَّرْتُمْ ثُمَّ تَلَا، إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِأَنْفُسِهِمْ، وَإِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ.

آپ ﷺ کے صحابہ کرام ﷺ کی کیفیت بالکل اسی طرح تھی۔ جو پہلے تھے وہ پہلے تھے یہاں تک کہ وہ اللہ رب العزت سے جا ملے، اور اسی طرح آپ کے سلف صالحین رحمہم اللہ کی کیفیت و حالت تھی اور یہ جو حالت کی تبدیلی تمہارے ساتھ ہوئی ہے یہ اس وقت ہوتی ہے جب تم خود تبدیل ہو گئے ہو۔ پھر (حضرت حسن بصریؒ نے) یہ آیت تلاوت فرمائی: إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِأَنْفُسِهِمْ، وَإِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ (ترجمہ) واقعی اللہ تعالیٰ کسی قوم کی (اچھی) حالت میں تغیر نہیں کرتا جب تک کہ وہ لوگ خود اپنی حالت نہیں بدل دیتے اور جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر مصیبت ڈالنا تجویز کر لیتا ہے تو پھر اس کے ہٹنے کی کوئی صورت ہی نہیں (یعنی وہ واقع ہو ہی جاتی ہے) اور کوئی خدا کے سوا ان کا مددگار نہیں رہتا (حتیٰ کہ فرشتے بھی ان کی حفاظت نہیں کرتے)

☆☆☆☆☆☆☆

besturdubooks.wordpress.com

إِخْوَانُ الصَّفَاءِ (لابن المقفع(1))

فَبَيْنَمَا الْغُرَابُ فِيْ كَلَامِهٖ إِذْ أَقْبَلَ نَحْوَهُمْ ظَبْيٌ يَسْعٰى فَذُعِرَتْ مِنْهُ السُّلَحْفَاةُ فَغَاصَتْ فِي الْمَاءِ وَخَرَجَ الْجُرَذُ إِلٰى جُحْرِهٖ وَطَارَ الْغُرَابُ فَوَقَعَ عَلٰى شَجَرَةٍ . ثُمَّ إِنَّ الْغُرَابَ حَلَّقَ فِي السَّمَاءِ لِيَنْظُرَ هَلْ لِلظَّبْيِ طَالِبٌ ؟ فَنَظَرَ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا فَنَادَى الْجُرَذَ وَالسُّلَحْفَاةَ ، وَخَرَجَا فَقَالَتِ السُّلَحْفَاةُ لِلظَّبْيِ : حِيْنَ رَأَتْهُ يَنْظُرُ إِلَى الْمَاءِ اِشْرَبْ إِنْ كَانَ بِكَ عَطَشٌ، وَلَا تَخَفْ فَإِنَّهُ لَا خَوْفَ عَلَيْكَ . فَدَنَا الظَّبْيُ فَرَحَّبَتْ بِهِ السُّلَحْفَاةُ وَحَيَّتْهُ ، وَقَالَتْ لَهُ مِنْ أَيْنَ أَقْبَلْتَ قَالَ كُنْتُ أَسْنَحُ بِهٰذِهِ الصَّحَارٰى فَلَمْ تَزَلِ الْأَسَاوِرَةُ تَطْرُدُنِيْ مِنْ مَكَانٍ إِلٰى مَكَانٍ ، حَتّٰى رَأَيْتُ الْيَوْمَ شَبَحًا ، فَخِفْتُ أَنْ يَكُوْنَ قَانِصًا . قَالَتْ : لَا تَخَفْ فَإِنَّا لَمْ نَرَ هٰهُنَا قَانِصًا قَطُّ ، وَنَحْنُ نَبْذُلُ وُدَّنَا وَمَكَانَنَا ، وَالسَّمَاءُ وَالْمَرْعٰى كَثِيْرَانِ عِنْدَنَا فَارْغَبْ فِيْ صُحْبَتِنَا فَأَقَامَ الظَّبْيُ مَعَهُمْ وَكَانَ لَهُمْ عَرِيْشٌ يَجْتَمِعُوْنَ فِيْهِ، وَيَتَذَاكَرُوْنَ الْأَحَادِيْثَ وَالْأَخْبَارَ .

مخلص بھائی

کوے کے کلام کے دوران اچانک ایک ہرن ان کی طرف دوڑتا ہوا آیا کچھوا دہشت زدہ ہوکر پانی میں کود گیا، چوہا اپنے بل کی طرف نکل گیا اور کوا اڑ کر درخت پر بیٹھ گیا، پھر کوے نے فضا میں ایک گول چکر لگایا تاکہ دیکھے کہ کیا ہرن کو چاہنے والا (پکڑنے والا) کوئی ہے کہ نہیں؟ اس نے دیکھا تو اس کو کوئی چیز نظر نہ آئی۔ اس نے چوہے اور کچھوے کو پکارا تو وہ دونوں نکل آئے۔ کچھوے نے جب ہرن کو دیکھا کہ وہ پانی کی طرف دیکھ رہا ہے تو اس سے کہا اگر پیاس لگی ہے تو پی لیجئے اور ڈرو نہیں کیونکہ یہاں تم پر کوئی ڈر نہیں چنانچہ

(1) انکا پورا نام عبداللہ بن مقفع ہے یہ اصلاً فارسی ہیں مگر انکی پرورش عربی ماحول میں ہوئی اسلئے دونوں لغتوں میں کتابت کے ماہر تھے، بنو عباس کے زمانے میں اسلام لائے، بنوامیہ کے زمانے میں انکو منشی مقرر کیا گیا اور خلیفہ منصور کے زمانے میں ۱۴۲ھ میں انکو قتل کیا گیا۔ آپ ادب وانشاء میں اصول کی حیثیت رکھتے تھے تصنیف کا ایسا طرز اختیار کرتے تھے جو انہی کا خاصہ تھا اور اس میں انکی پیروی بھی کی جاتی تھی، یہ طرز آسان، طبیعت کے ساتھ چلنے والا، معانی سے بھرپور، بلکے الفاظ والا ہے، دل اور طبیعت کا اسمیں حصہ کم ہے سوائے ان مضامین کے جو انکے وجدان کی تعبیر اور انکے اخلاق کی تمثیل ہیں جیسے صداقت اور مروت۔ یہ شخص تخیلاتی دنیا میں باتیں گھڑنے کا ایسا ماہر تھا کہ انکی گھڑی ہوئی باتوں میں اتنی صداقت لگتی تھی کہ آپ اس پر انگلی بھی نہ رکھ سکیں گے اور نہ ہی یہ خیال آئیگا کہ یہ نقل ہے اور نہ آپ اسکو اصل سے علیحدہ کر سکیں گے، لیکن تخیلاتی ہونے کے ساتھ ساتھ غیر مضر اور ایسی سبق آموز ہوتی تھیں جس کی زندہ جاوید مثال آپ اخوان الصفا میں دیکھ رہے ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

ہرن قریب آیا کچھوے نے اسے سلام کیا اور خوش آمدید کہا اور اس سے پوچھا کہ آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں؟ ہرن نے کہا میں انہی صحراؤں (جنگلوں) میں چرتا تھا اور تیر مارنے والے مجھے ایک جگہ سے دوسری جگہ بھگاتے تھے یہانتک کہ آج بھی میں نے ایک شخص کو دیکھا تو میں ڈر گیا کہ یہ کوئی شکاری نہ ہو۔ کچھوے نے کہا بالکل خوفزدہ نہ ہوں کیونکہ ہم نے یہاں کبھی بھی کوئی شکاری نہیں دیکھا۔ اور ہم اپنی محبت اور مرتبے کو خرچ کریں گے (یعنی اپنے دل وگھر میں جگہ دیں گے) اور آسمان اور چراگاہ ہمارے پاس دونوں وسیع ہیں اس لئے ہمارے ساتھ دوستی میں رغبت کیجئے۔ چنانچہ ہرن انکے ساتھ رہنے لگا اور ان کے پاس ایک سائبان تھا جس میں سب اکٹھے ہوتے، باتیں کرتے اور ایک دوسرے سے خبریں سنتے، سناتے تھے۔

إخوان: (جمع)[مفرد] أَخٌ۔ دیگر جمع إِخْوَۃٌ، أُخْوَۃٌ، أُخْوان، آخاء آتی ہیں، بقول بعض کے الإخوان اس اخ کی جمع ہے جو دوستی کے لحاظ سے بھائی کے معنی میں ہے اور الإخوۃ اس أخ کی جمع ہے جو نسبی بھائی کے معنی میں ہے۔ فذعرت: ذعر (س) ذَعَراً دہشت زدہ ہونا (ف) ذَعْراً ڈرانا (تفعّل) تذعّر الانفعال انذعاراً ڈرنا، گھبرانا۔ السُّلحفاۃ: [السُّلَحْفَاۃُ، السُّلْحَفَاءُ، السُّلَحْفَی، السُّلَحْفِیَۃ] تمام مفردہ مونثہ ہیں۔ [جمع] سلاحف کچھوا، مذکر کو غَیْلَم کہا جاتا ہے۔ الجرذ: ایک قسم کا چوہا، [جمع] جِرْذان۔ جحر: سوراخ، بل [جمع] أجحار، جِحَرَۃٌ، أجْحِرَۃٌ۔ جحر (ف) جَحْراً سوراخ میں داخل ہونا (إفعال) إجحاراً سوراخ میں داخل ہونے پر مجبور کرنا۔ حلق: حلّق (تفعیل) تحلیقاً اڑنے میں چکر لگانا، حلقہ کی مانند بنانا (ن) حلقاً حلق پر مارنا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۱۷ پر ہے۔ أسنح: سنح (ف) سُنُوحاً کسی جانور کا بائیں سے دائیں طرف گزرنا، سُنْحاً، سُنُحاً ظاہر ہونا (تفعّل) تسنّحاً پشت پھیرنا۔ سانح [فاعل] بائیں طرف سے آنیوالا، اس کے مقابلہ میں بارح ہے دائیں جانب سے آنے والا، اہل عرب سانح سے نیک شگون اور بارح سے بدشگون مراد لیا کرتے ہیں کما یقال "من لی بالسانح بعد المبارح" میرے لئے منحوس کے بعد مبارک کا ضامن کون ہوگا؟ اسی کو مکروہ کے بعد محبوب کی توقع کے موقعہ پر بھی بولتے ہیں۔ الصحاری: [مفرد] صحراءُ، بیابان جس میں نباتات درخت وغیرہ نہ ہوں، دیگر جمع صحاریٰ، صحراوات بھی آتی ہیں۔ الأساورۃ: [مفرد] الأُسوار تیرانداز، گھوڑے کی پیٹھ پر جم کر بیٹھنے والا، اگر مفرد سِوار ہو کنگن۔ سور (ن) سَوْراً، چڑھنا، پھاندنا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۴۴ پر ہے۔ شبحا: [جمع] شُبُوحٌ، أشباحٌ وہ جسم جو نظر آئے۔ شبح (ف) شَبْحاً پھاڑنا، چیرنا (ک) شَباحۃً لمبے چوڑے بازوؤں والا ہونا (تفعیل) تشبیحاً بڑھاپے

besturdubooks.wordpress.com

کی وجہ سے ایک چیز کو دور دیکھنا، چھیلنا۔ قانصا: شکاری [جمع] أقناص۔ قنص (ض) قنصا (تفعّل) تقنصا (افتعال) اقتناصا شکار کرنا، القنّاص شکاری لوگ۔ عریش: وہ مکان جس میں سایہ لیا جائے، جانوروں کو سردی سے بچانے کا باڑہ، جھونپڑی [جمع] عُرُش۔ عرش (ض) عُرُشا اقامت کرنا (س) عَرَشا متحیر ہونا (افتعال) اعتراشا سایہ لینے کے لئے چھولداری بنانا۔

فَبَيْنَمَا الْغُرَابُ وَالْجُرَذُ وَالسُّلَحْفَاةُ ذَاتَ يَوْمٍ فِي الْعَرِيْشِ، غَابَ الظَّبْيُ فَتَوَقَّعُوْهُ سَاعَةً، فَلَمْ يَأْتِ. فَلَمَّا أَبْطَأَ أَشْفَقُوْا أَنْ يَكُوْنَ قَدْ أَصَابَهُ عَنَتٌ فَقَالَ الْجُرَذُ وَالسُّلَحْفَاةُ لِلْغُرَابِ: أُنْظُرْ هَلْ تَرَى مِمَّا يَلِيْنَا شَيْئًا؟ فَحَلَّقَ الْغُرَابُ فِي السَّمَاءِ، فَنَظَرَ، فَإِذَا الظَّبْيُ فِي الْحَبَائِلِ مُقْتَنَصًا، فَانْقَضَّ مُسْرِعًا فَأَخْبَرَهُمَا بِذٰلِكَ فَقَالَتِ السُّلَحْفَاةُ وَالْغُرَابُ لِلْجُرَذِ: هٰذَا أَمْرٌ لَا يُرْجٰى فِيْهِ غَيْرُكَ فَأَغِثْ أَخَاكَ.

ایک دن جب کوا، چوہا اور کچھوا سائبان میں تھے، ہرن غائب تھا انہوں نے ایک گھڑی انتظار کیا مگر نہ آیا۔ جب ہرن کو بہت دیر ہوگئی تو انہیں خوف ہوا کہ اسکو کوئی مصیبت نہ لاحق ہوگئی ہو (کسی مصیبت میں نہ پھنس گیا ہو) چوہے اور کچھوے نے کوے سے کہا دیکھو کیا ہمارے قریب کوئی چیز دکھائی دیتی ہے؟ کوے نے آسمان پر ایک گول چکر لگایا تو اچانک اس نے دیکھا کہ ہرن رسیوں میں جکڑا شکار ہوا پڑا ہے چنانچہ وہ جلدی سے واپس پلٹا اور ان دونوں کو اس واقعہ کی اطلاع دی۔ کچھوے اور کوے نے چوہے سے کہا یہ تو ایسا معاملہ ہے کہ تیرے علاوہ کسی اور سے اس کے حل کی امید نہیں کی جاسکتی چنانچہ اپنے بھائی کی مدد کرو۔

عنت: عنت (س) عنتا دشواری میں پڑنا (تفعیل) تعنیتا تختی کرنا، ایسی چیز کو لازم کرنا جس کا ادا کرنا دشوار ہو (تفعّل) تعنتا تکلیف پہنچانا، کسی کی لغزش کو تلاش کرنا۔

فَسَعَى الْجُرَذُ مُسْرِعًا فَأَتَى الظَّبْيَ فَقَالَ لَهُ: كَيْفَ وَقَعْتَ فِي هٰذِهِ الْوَرْطَةِ وَأَنْتَ مِنَ الْأَكْيَاسِ؟ قَالَ الظَّبْيُ، هَلْ يُغْنِي الْكَيْسُ مَعَ الْمَقَادِيْرِ شَيْئًا؟ فَبَيْنَمَا هُمَا فِي الْحَدِيْثِ إِذْ وَافَتْهُمَا السُّلَحْفَاةُ، فَقَالَ لَهُ الظَّبْيُ: مَا أَصَبْتِ بِمَجِيْئِكِ إِلَيْنَا: فَإِنَّ الْقَانِصَ لَوِ انْتَهٰى إِلَيْنَا وَقَدْ قَطَعَ الْجُرَذُ الْحَبَائِلَ اِسْتَبَقْتُهُ عَدْوًا، وَلِلْجُرَذِ أَحْجَارٌ كَثِيْرَةٌ، وَالْغُرَابُ يَطِيْرُ وَأَنْتِ ثَقِيْلَةٌ لَا سَعْيَ لَكِ وَلَا حَرَكَةَ، وَأَخَافُ عَلَيْكِ الْقَانِصَ، قَالَتْ: لَا عَيْشَ مَعَ فِرَاقِ الْأَحِبَّةِ وَإِذَا فَارَقَ الْأَلِيْفُ أَلِيْفَهُ فَقَدْ سُلِبَ فُؤَادُهُ، وَحُرِمَ سُرُوْرُهُ، وَغُشِيَ بَصَرُهُ، فَلَمْ يَنْتَهِ

besturdubooks.wordpress.com

كَلَامُهُمَا حَتّٰى وَافَى الْقَانِصُ، وَوَافَقَ ذٰلِكَ فَرَاغَ الْجُرَذِ مِنْ قَطْعِ الشَّرَكِ، فَنَجَا الظَّبْيُ بِنَفْسِهٖ، وَطَارَ الْغُرَابُ مُحَلِّقًا وَدَخَلَ الْجُرَذُ لِبَعْضِ الْأَحْجَارِ وَلَمْ يَبْقَ غَيْرُ السُّلَحْفَاةِ.

چوہا جلدی سے دوڑ کر ہرن کے پاس آیا اور اسے کہا: اس ہلاکت میں کیسے پڑ گئے حالانکہ آپ تو عقلمندوں میں سے ہیں؟ ہرن نے کہا کہ کیا عقلمندی تقدیر کے مقابلہ میں کوئی فائدہ دیتی ہے؟ وہ دونوں محو گفتگو تھے کہ کچھوا بھی ان کے پاس پہنچ گیا، ہرن نے اسے کہا: تم نے ہمارے پاس آکر اچھا نہیں کیا، کیونکہ اگر شکاری ہمارے پاس اس حال میں پہنچا کہ چوہے نے جال کی رسیاں کاٹ دی ہوئیں تو میں دوڑ کر اپنے آپ کو بچالوں گی، چوہے کے لئے پتھر پے انتہا ہیں، کوا اڑ جائیگا، آپ بھاری بھرکم ہو، دوڑ سکتے ہو نہ حرکت کر سکتے ہو، میں تمہارے بارے میں شکاری سے ڈرتا ہوں، کچھوے نے کہا: دوستوں سے جدائی میں کوئی زندگی نہیں، جب محبوب، محبوب سے جدا ہو جائے تو اس کا دل مسلوب ہو جاتا ہے، اس کی خوشی حرام ہو جاتی ہے اور اس کی بصارت پر پردہ پڑ جاتا ہے۔ ابھی وہ اپنے کلام سے فارغ نہیں ہوا تھا کہ شکاری پہنچ گیا اور یہ بعینہ اسی وقت ہوا جس وقت چوہا تسمے کاٹنے سے فارغ ہو چکا تھا چنانچہ ہرن نے تو خود کو چھڑا لیا، کوا گول دائرے میں چکر لگاتا ہوا اڑ گیا، چوہا پتھروں میں گھس گیا اور کچھوے کے علاوہ کوئی باقی نہ رہا۔

<u>الورطة</u>: ہلاکت، ہر مشکل کام جس سے رہائی دشوار ہو، سخت کیچڑ جس میں بکری پھنس جائے تو نکل نہ سکے [جمع] وَرَطات، وِراط۔ ورط (تفعیل) توریطًا (إفعال) إيراطًا ہلاکت میں ڈالنا۔

وَدَنَا الصَّيَّادُ فَوَجَدَ حِبَالَتَهٗ مُقَطَّعَةً، فَنَظَرَ يَمِيْنًا وَشِمَالًا فَلَمْ يَجِدْ غَيْرَ السُّلَحْفَاةِ تَدِبُّ، فَأَخَذَهَا وَرَبَطَهَا فَلَمْ يَلْبَثِ الْغُرَابُ وَالْجُرَذُ وَالظَّبْيُ أَنِ اجْتَمَعُوْا فَنَظَرُوْا الْقَانِصَ قَدْ رَبَطَ السُّلَحْفَاةَ فَاشْتَدَّ حُزْنُهُمْ، وَقَالَ الْجُرَذُ: مَا أَرَانَا نُجَاوِزُ عَقَبَةً مِّنَ الْبَلَاءِ إِلَّا صِرْنَا فِيْ أَشَدَّ مِنْهَا وَلَقَدْ صَدَقَ الَّذِيْ قَالَ: لَا يَزَالُ الْإِنْسَانُ مُسْتَمِرًّا فِيْ إِقْبَالِهٖ مَا لَمْ يَعْثُرْ، فَإِذَا عَثَرَ لَجَّ بِهِ الْعِثَارُ، وَإِنْ مَشٰى فِيْ جَدَدِ الْأَرْضِ.

جب شکاری نے قریب آکر اپنے جال کی رسی کو کٹا ہوا پایا تو دائیں بائیں دیکھنے لگا، اس کو رینگتے ہوئے کچھوے کے علاوہ کچھ نظر نہ آیا تو اسی کو پکڑ کر باندھ لیا، تھوڑی دیر نہیں

besturdubooks.wordpress.com

گزری تھی کہ کوے، چوہے اور ہرن نے جمع ہو کر دیکھا تو شکاری نے کچھوے کو باندھ لیا تھا۔ اس پر انکا غم بڑھ گیا (وہ نہایت غمگین ہوئے) چنانچہ چوہا بولا: ہم نہیں سمجھتے کہ ہم نے مصیبت کی ایک گھاٹی کو عبور کیا مگر یہ کہ اس سے سخت میں چلے گئے اور بلاشبہ کسی کہنے والے نے سچ کہا ہے کہ! انسان سے جب تک لغزش نہ ہو جائے وہ ہمیشہ ترقی میں ہی رہتا ہے اور جب ایک لغزش ہو جائے پھر ہمیشہ اس پر لغزشیں آتی رہتی ہیں اگر چہ وہ ہموار سخت راستے پر چلے۔

تدب: دب (ض) دبًّا، دبیبًا رینگنا (افعال) إدبابًا، ہاتھوں پیروں پر چلانا اسی سے [الدبّاب] تیز رینگنے والا [الدّبّابة] ایک آلہ جس کو محاصرہ میں استعمال کیا کرتے تھے اور اس کے اندر داخل ہو کر قلعہ کی دیوار کی جڑ میں پہنچ جاتے تھے اور اندر رہتے ہوئے نقب لگاتے تھے (جیسے آجکل ٹینک ہے) عقبة: [جمع] عِقاب، عَقَبات، دشوار گزار گھاٹی۔ لم یعثر: عثر (ض، ن، س، ک) عَثْرًا، عِثَارًا، عُثُورًا گرنا، پھسلنا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۱۱۳ پر ہے۔ لجج: لجّ (ض، س) لَجَاجًا، لجاجًا، دشمنی میں مداومت کرنا، سخت جھگڑا کرنا (افعال) إلجاجًا (تفعیل) تلجیجًا پانی کے گہرے حصہ میں داخل ہونا (تفعّل) کسی کے سامان پر دعوی کرنا۔ جدد: [جمع] أجداد، ہموار مگر سخت زمین۔

وَحَذَرِیْ عَلَی السُّلَحْفَاةِ خَیْرِ الْأَصْدِقَاءِ الَّتِیْ خِلَّتُهَا لَیْسَتْ لِلْمُجَازَاةِ وَلَا لِالْتِمَاسِ مُكَافَأَةٍ، وَلٰكِنَّهَا خِلَّةُ الْكَرَمِ وَالشَّرَفِ خِلَّةٌ هِیَ أَفْضَلُ مِنْ خِلَّةِ الْوَالِدِ لِوَلَدِهٖ خِلَّةٌ لَا یُزِیْلُهَا إِلَّا الْمَوْتُ، وَیْحٌ لِهٰذَا الْجَسَدِ الْمُوَكَّلِ بِهِ الْبَلَاءُ الَّذِیْ لَا یَزَالُ فِیْ تَصَرُّفٍ وَتَقَلُّبٍ، وَلَا یَدُوْمُ لَهٗ شَیْءٌ وَلَا یَلْبَثُ مَعَهٗ أَمْرٌ كَمَا لَا یَدُوْمُ لِلطَّالِعِ مِنَ النُّجُوْمِ طُلُوْعٌ، وَلَا لِلْآفِلِ مِنْهَا أُفُوْلٌ لٰكِنْ لَا یَزَالُ الطَّالِعُ مِنْهَا آفِلًا وَالْآفِلُ مِنْهَا طَالِعًا وَكَمَا تَكُوْنُ آلَامُ الْكُلُوْمِ وَانْتِقَاضُ الْجِرَاحَاتِ، كَذٰلِكَ مَنْ قَرِحَتْ كُلُوْمُهٗ بِفَقْدِ إِخْوَانِهٖ بَعْدَ اجْتِمَاعِهٖ بِهِمْ. فَقَالَ الظَّبْیُ وَالْغُرَابُ لِلْجُرَذِ: إِنَّ حَذَرَنَا وَحَذَرَكَ وَكَلَامَكَ وَإِنْ كَانَ بَلِیْغًا كُلٌّ مِنْهَا لَا یُغْنِیْ عَنِ السُّلَحْفَاةِ شَیْئًا.

کچھوے کے بارے میں میرا ڈرنا ایسے بہترین دوستوں کا ڈرنا ہے جن کی دوستی درگزر کرنے یا بدلہ دینے کی درخواست کے لئے نہیں بلکہ کرم اور شرافت کی دوستی ہوتی ہے۔ یہ ایسی دوستی ہوتی ہے جو باپ کی اپنے بیٹے کی دوستی سے افضل ہوتی ہے، ایسی دوستی کہ صرف موت ہی اسے ختم کر سکتی ہے۔ ہلاکت ہو ایسے بدن کیلئے جس کے ساتھ مصیبتوں کو وکیل بنایا

besturdubooks.wordpress.com

گیا ہو جو ہمیشہ پھرتا اور تبدیل ہوتا رہتا ہو اس کیلئے کوئی چیز دائی نہیں، کوئی معاملہ اس کے ساتھ ٹھہرتا نہیں جیسا کہ طلوع ہونے والے ستاروں کا طلوع ہونا دائمی نہیں ہوتا اور غائب ہونے والے ستاروں کا غائب ہونا ہمیشہ نہیں رہتا، بلکہ ہمیشہ یہ ہوتا ہے کہ طلوع ہونے والا غائب ہو جاتا ہے اور غائب ہو جانے والا طلوع ہوتا ہے اور جس طرح زخموں کے لئے تکلیف اور دوبارہ زخموں کا تازہ ہونا ہوتا ہے بالکل اسی طرح وہ شخص ہے جس کے زخم دوستوں کے ساتھ وصال کے بعد ان کے جدا اور گم ہو جانے کی وجہ سے تازہ ہو جاتے ہیں۔ اس تقریر کو سن کر ہرن اور کوے نے چوہے سے کہا کہ بیشک ہمارا، تمہارا ڈرنا اور تمہاری فصیح و بلیغ گفتگو کچھوے کو کوئی فائدہ نہیں دیتی (بلکہ اس کیلئے تو کسی تدبیر کی ضرورت ہے اس کی طرف دھیان دو)

خلة: بکسر الخاء، دوستی، بھائی چارگی۔ خلل (مفاعلہ) مخالّة وخلالاً دوستی کرنا (ن، ض) خلًا، خلولاً و بلا ہونا، سراخ کرنا (تفعیل) تخلیلاً کھٹا ہونا، سرکہ بننا (افعال) اخلالاً محتاج ہونا، کوتاہی کرنا (افتعال) اختلالاً کمزور و فاسد ہونا۔ مکافاة: کفأ (مفاعلہ) مکافاةً برابری کرنا، انتظار کرنا (ف) کفاءً ا پھرنا، شکست کھانا۔ افول: [مفرد] آفل، غائب ہونے والا، دیگر جمع افل آتی ہے۔ أفل (ض، ن، س) اُفولاً غائب ہونا، غروب ہونا (س) أفلاً شادمان ہونا (تفعل) تأفلاً تکبر کرنا۔ قرحت: قرح (س) قرحاً زخمی ہونا، پھوڑوں والا ہونا (ف) قرحاً (تفعیل) تقریحاً زخمی کرنا، کھودنا، قروحاً حمل ظاہر ہونا (إفعال) إقراحاً پھوڑے نکالنا (افتعال) اقتراحاً ایجاد کرنا، چننا۔

وَإِنَّهُ كَمَا يُقَالُ: إِنَّمَا يُخْتَبَرُ النَّاسُ عِنْدَ الْبَلَاءِ، وَذُو الْأَمَانَةِ عِنْدَ الْأَخْذِ وَالْعَطَاءِ، وَالْأَهْلُ وَالْوَلَدُ عِنْدَ الْفَاقَةِ كَذَلِكَ يُخْتَبَرُ النَّاسُ عِنْدَ النَّوَائِبِ قَالَ الْجُرَذُ أَرَى مِنَ الْحِيلَةِ أَنْ تَذْهَبَ أَيُّهَا الظَّبْيُ! فَتَقَعَ بِمَنْظَرٍ مِنَ الْقَانِصِ كَأَنَّكَ جَرِيحٌ وَيَقَعُ الْغُرَابُ عَلَيْكَ كَأَنَّهُ يَأْكُلُ مِنْكَ وَأَسْعَى أَنَا فَأَكُونُ قَرِيبًا مِنَ الْقَانِصِ مُرَاقِبًا لَهُ لَعَلَّهُ أَنْ يَرْمِيَ مَا مَعَهُ مِنَ الْآلَةِ وَيَضَعَ السُّلَحْفَاةَ وَيَقْصِدَكَ طَامِعًا فِيكَ رَاجِيًا تَحْصِيلَكَ، فَإِذَا دَنَا مِنْكَ فَفِرَّ عَنْهُ رُوَيْدًا بِحَيْثُ لَا يَنْقَطِعُ طَمَعُهُ مِنْكَ وَمَكِّنْهُ مِنْ أَخْذِكَ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ حَتَّى يَبْعُدَ عَنَّا وَانْحُ مِنْهُ هَذَا النَّحْوَ مَا اسْتَطَعْتَ فَإِنِّي أَرْجُو أَلَّا يَنْصَرِفَ إِلَّا وَقَدْ قَطَعْتُ الْحَبَائِلَ عَنِ السُّلَحْفَاةِ وَأَنْجَيْتُهَا، فَفَعَلَ الْغُرَابُ وَالظَّبْيُ مَا أَمَرَهُمَا بِهِ الْجُرَذُ.

یہ یقیناً ایسا ہی ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے "لوگ مصیبت کے وقت، امانت دار لینے

besturdubooks.wordpress.com

اور دینے کے وقت، بیوی اور بچے فاقے کے وقت جانچے جاتے ہیں' اسی طرح لوگ بھی مصیبتوں کے وقت جانچے اور آزمائے جاتے ہیں۔ چوہے نے کہا مجھے ایک حیلہ نظر آتا ہے وہ یہ ہے کہ: اے ہرن! آپ جائیں اور شکاری کے سامنے اس طرح گرجائیں گویا کہ آپ زخمی ہیں، کوا آپ پراس طرح آپڑے گا جیسے وہ آپ کا گوشت کھا رہا ہے اور میں شکاری کے قریب رہ کر اس کی نگرانی کی کوشش کروں گا، شاید وہ اپنے اسلحے کو چھوڑ کر کچھوے کو رکھ کر آپ میں حرص کرتے ہوئے آپ کو حاصل کرنے کی امید میں آپ کی طرف آئے، جب وہ آپ کے قریب آئے تو آپ تھوڑا سا اس طرح دور بھاگ جائیں کہ آپ سے اس کی امید ختم نہ ہو اور اس کو اسی طرح بار بار اپنے آپ کو پکڑنے کی قدرت دیا کرنا یہاں تک کہ وہ ہم سے دور ہوجائے اور اسی تدبیر کے ساتھ جتنا ہوسکے اس کو ہم سے دور کرتے جانا اور مجھے یقینی امید ہے کہ جب تک وہ واپس آئے گا اتنی دیر میں میں نے رسیاں کاٹ کر کچھوے کا بچالیا ہوگا چنانچہ ہرن اور کوے نے وہی کیا جس کا چوہے نے حکم دیا۔

مراقبا: [مفرد] مَرْقَب، نگرانی کرنیکی اونچی جگہ۔ رقب (ن) رُقوبًا نگہبانی کرنا، انتظار کرنا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۸۳ پر ہے۔ رویدا: اِفعال کا مصدر مصغر ہے۔ رود (اِفعال) اِرواذًا، مُرْوِدًا، مُرْوَدًا، آہستگی سے چلنا، مہلت دینا (ن) رَوْدًا، رِیاذًا طلب کرنا۔ رَوَدانًا کسی چیز کی تلاش میں گھومنا اور آنا جانا (افتعال) ارتیاذًا طلب کرنا (مفاعلہ) مراودۃً چاہنا، پھسلانا (تفعیل) ترویدًا طلب وجستجو پر اکسانا۔

وَتَبِعَهُمَا الْقَانِصُ فَاسْتَجَرَّهُ الظَّبْيُ حَتَّى أَبْعَدَهُ عَنِ الْجُرَذِ وَالسُّلَحْفَاةِ وَالْجُرَذُ مُقْبِلٌ عَلَى قَطْعِ الْحَبَائِلِ حَتَّى قَطَعَهَا وَنَجَا بِالسُّلَحْفَاةِ، وَعَادَ الْقَانِصُ مَجْهُودًا لَاغِبًا فَوَجَدَ حِبَالَتَهُ مُقَطَّعَةً فَفَكَّرَ فِي أَمْرِهِ مَعَ الظَّبْيِ الْمُتَظَالِعِ فَظَنَّ أَنَّهُ خُولِطَ فِي عَقْلِهِ، وَفَكَّرَ فِي أَمْرِ الظَّبْيِ وَالْغُرَابِ الَّذِي كَأَنَّهُ يَأْكُلُ مِنْهُ، وَقَرْضِ حِبَالَتِهِ، فَاسْتَوْحَشَ مِنَ الْأَرْضِ وَقَالَ: هٰذِهِ أَرْضُ جِنٍّ أَوْ سَحَرَةٍ، فَرَجَعَ مُوَلِّيًا لَا يَلْتَمِسُ شَيْئًا وَلَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهِ، وَاجْتَمَعَ الْغُرَابُ وَالظَّبْيُ وَالْجُرَذُ وَالسُّلَحْفَاةُ إِلَى عَرِيْشِهِمْ سَالِمِيْنَ آمِنِيْنَ كَأَحْسَنِ مَا كَانُوْا عَلَيْهِ.

شکاری اس کے پیچھے لگا رہا اور ہرن اس کو کھینچتا رہا یہاں تک کہ اس کو چوہے اور کچھوے سے بہت دور لے گیا جبکہ چوہا رسیوں کے کاٹنے میں لگا رہا یہاں تک کہ رسیاں کاٹ کر کچھوے کو چھڑالیا، جب شکاری تھکاماندہ واپس لوٹا تو اس نے اپنی رسیوں کو کٹا ہوا پایا

besturdubooks.wordpress.com

تب وہ لنگڑے ہرن کے ساتھ اپنے معاملے کو سوچنے لگا۔ اسے گمان ہوا کہ اسکے دماغ میں خرابی ہوگئی ہے چنانچہ وہ ہرن اور کوے کے معاملے میں جب کہ کوا اسکا گوشت کھا رہا تھا اور اپنے رسیوں کے کاٹنے کے معاملے میں سوچنے لگا چنانچہ اس کو زمین سے وحشت ہونے لگی اور کہنے لگا "یہ جنات کی زمین ہے یا جادوگروں کی" چنانچہ وہ پیٹھ پھیر کر واپس آ گیا اسے کسی چیز کی ضرورت تھی اور نہ اس نے اس کی طرف توجہ کی۔ کوا، ہرن، چوہا اور کچھوا اپنے سائبان میں امن اور سلامتی کے ساتھ اکٹھے ہوگئے جیسے وہ پہلے اچھے طریقے سے اس میں رہتے تھے۔

لاغبا : تھکا ہوا، کمزور [جمع] لُغَبٌ۔ لغب (ف، ن، ک) لُغْبًا لغوبًا (س) لَغَبًا بہت تھکنا (ف) لَغْبًا جھوٹی بات کہنا (إفعال) إلغابًا (تفعيل) تلغيبًا (تفعّل) تلغّبًا بہت تھکا دینا، دور بھگا دینا۔ المتظلع : بتکلف لنگڑا، ظَلَع (ف) ظَلْعًا چلنے میں لنگڑانا، تنگ ہونا۔

فإذا كان هذا الخلقُ مَعَ صِغرِه وَضُعفِه قَدْ قَدَرَ عَلَى التَّخَلُّصِ مِنْ مَرَابِطِ الْهَلَكَةِ مَرَّةً بَعْدَ أُخرى بِمَوَدَّتِهِ وَخُلُوصِهَا وَثَبَاتِ قَلْبِهِ عَلَيْهَا وَاسْتِمْتَاعِهِ مَعَ أَصْحَابِهِ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ، فَالْإِنْسَانُ الَّذِي قَدْ أُعْطِيَ الْعَقْلَ وَالْفَهْمَ، وَأُلْهِمَ الْخَيْرَ وَالشَّرَّ، وَمُنِحَ التَّمْيِيزَ وَالْمَعْرِفَةَ أَوْلَى وَأَحْرَى بِالتَّوَاصُلِ وَالتَّعَاضُدِ. فَهٰذَا مَثَلُ إِخْوَانِ الصَّفَاءِ وَائْتِلَافِهِمْ فِي الصُّحْبَةِ.

جب یہ مخلوق باوجود اپنے چھوٹے اور کمزور ہونے کے اپنی محبت وخلوص اور دل کو اس پر ثابت رکھنے اور ساتھیوں کے ایک دوسرے سے نفع حاصل کرنے کے ذریعہ سے بار بار ہلاکت کی بندشوں سے آزادی اور چھٹکارا پانے پر قادر ہے تو انسان جس کو عقل وفہم دیا گیا ہے اور جنہیں خیر اور شر کا الہام کیا گیا ہے اور جسے تمیز اور معرفت کی صلاحیت سے نوازا گیا ہے وہ اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر رہے اور ایکدوسرے کی مدد حاصل کرے۔ یہی ایک دوسرے سے مانوس ہونے والے مخلص بھائیوں اور ان کی دوستی کی مثال ہے:۔

أحری : زیادہ لائق، زیادہ مناسب۔ حری (ض) حریًا گھٹنا (إفعال) إحراءًا گھٹانا (تفعّل) تحرّیًا دو چیزوں میں سے اولیٰ یا قابلِ استعمال کو طلب کرنا۔ التعاضد : عضد (تفاعل) تعاضدًا، ایک دوسرے کی مدد کرنا (ن، ض) عَضْدًا مدد کرنا، اونٹوں کے لئے پتے جھاڑنا (س) عَضَدًا بازو میں درد ہونا (إفعال) إعضادًا تیر کا دائیں بائیں نکل جانا۔

☆☆☆☆☆☆☆

besturdubooks.wordpress.com

وَصْفُ الزَّاهِد (لابن سماک(۱))

قَالَ ابْنُ السَّمَّاكِ حِيْنَ مَاتَ دَاوٗدُ الطَّائِيُّ(۲) يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ أَهْلَ الدُّنْيَا تَعَجَّلُوْا غُمُوْمَ الْقَلْبِ وَهُمُوْمَ النَّفْسِ وَتَعَبَ الْأَبْدَانِ مَعَ شِدَّةِ الْحِسَابِ فَالرَّغْبَةُ مُتْعِبَةٌ لِأَهْلِهَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَالزَّهَادَةُ رَاحَةٌ لِأَهْلِهَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

زاہد کے اوصاف

حضرت داؤد الطائی کی وفات کے موقع پر علامہ ابن السماک رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! دنیادار شدتِ حساب کے باوجود، دل کے غموں، نفس کے ارادوں اور جسمانی تھکاوٹ میں جلدی کر گئے ہیں (معلوم ہوا) کہ (دنیا میں) شوق ورغبت اپنے ساتھی کے لئے دنیا وآخرت میں باعثِ تکان ہے اور دنیا سے بے رغبتی واستغنا اپنے ساتھی کے لئے دنیا وآخرت میں باعثِ راحت وتسکین ہے۔

__تعب:__ تعب (س) تعبًا تھکنا، مشقت میں پڑنا (إفعال) إتعابًا تھکانا، بھرنا۔

__الزهادة:__ زهد (س، ف، ک) زهادةً، زُهْدًا بے رغبتی کرکے چھوڑ دینا، منہ موڑ لینا (ف) زَهْدًا، پھلوں کا اندازہ لگانا (افتعال) ازدهادًا کم سمجھنا (تفعل) تزهدًا عبادت کے لئے دنیا کو چھوڑ دینا۔

وَإِنَّ دَاوٗدَ الطَّائِيَّ نَظَرَ بِقَلْبِهِ إِلٰى مَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَغْشٰى بَصَرُ قَلْبِهِ بَصَرَ

---

(۱) یہ کوفہ کے رہنے والے بہت بڑے زاہد، عابد، شیریں گفتار اور واعظ تھے، اتنی بلند پایہ شخصیت ہیں کہ ان سے امام احمد بن حنبلؒ اور ان جیسے دوسرے حضرات روایت بیان کرتے ہیں، ہارون الرشید کے زمانے میں بغداد آگئے تھے کچھ عرصہ وہاں قیام کرنے کے بعد واپس چلے گئے اور ۱۸۳ھ میں کوفہ میں ہی وفات پائی۔

(۲) انکا پورا نام داؤد بن نصیر الطائی ہے وہ گنے چنے زاہدوں میں سے تھے، اپنے آپکو علم میں مشغول رکھا، فقہ پڑھی پھر تنہائی اور گوشہ نشینی اختیار کرکے عبادت میں لگ گئے، بادشاہوں کے عطیات قبول کرنے سے خوب اجتناب کرتے تھے، کہا جاتا ہے کہ انہوں نے چالیس سال تک اس طرح روزے رکھے کہ گھر والوں کو بھی پتہ نہیں چلا۔ ایک مرتبہ ہارون الرشید کوفہ میں آئے تو انہوں نے قراء میں سے کچھ حضرات کے نام اپنے پاس لکھ لئے جن میں داؤد طائی کا نام بھی شامل تھا اور ہر ایک کیلئے دو سو درہم دینے کا فرمان جاری کیا، دیتے وقت جب داؤد کا نام پکارا گیا تو وہ نہ آئے خلیفہ کو بتلایا گیا کہ انکو تو علم ہی نہیں ہے، اس نے حکم دیا انکے پاس ہی بھیج دیے جائیں چنانچہ ابن سماک اور حماد بن ابو حنیفہ نے کہا ہم لے جائیں گے، راستے میں ابن سماک نے حماد سے کہا "دولت کی ایک کشش ہوتی ہے اس لئے ان دراہم کو انکے سامنے پھیلا دینا تاکہ ہم دیکھیں کہ جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو وہ دو سو درہم کس طرح واپس کرتا ہے؟ چنانچہ جب وہ انکے پاس پہنچ گئے تو دراہم انکے سامنے پھیلا دیے، یہ دیکھ کر انہوں نے فرمایا اسطرح تو بچوں کے ساتھ کیا جاتا ہے اور ان دراہم کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ محارب ابن دثار فرماتے ہیں اگر داؤد پچھلی امتوں میں سے ہوتے تو اللہ تعالیٰ ان کے قصے کو اپنی کتاب (قرآن) میں بیان فرماتے ۱۶۰ھ یا ۱۶۵ھ میں انتقال فرمایا۔

besturdubooks.wordpress.com

الْعُيُوْنَ فَكَأَنَّهُ لَمْ يُبْصِرْ مَا إِلَيْهِ تَنْظُرُوْنَ وَكَأَنَّكُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ مَا إِلَيْهِ يَنْظُرُ. فَأَنْتُمْ مِنْهُ تَعْجَبُوْنَ وَهُوَ مِنْكُمْ يَتَعَجَّبُ، فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْكُمْ رَاغِبِيْنَ مَغْرُوْرِيْنَ قَدْ ذَهَبَتْ عَلَى الدُّنْيَا عُقُوْلُكُمْ، وَمَاتَتْ مِنْ حُبِّهَا قُلُوْبُكُمْ، وَعَشِقَتْهَا أَنْفُسُكُمْ وَامْتَدَّتْ إِلَيْهَا أَبْصَارُكُمْ اسْتَوْحَشَ الزَّاهِدُ مِنْكُمْ لِأَنَّهُ كَانَ حَيًّا وَسْطَ مَوْتٰى.

یہ بات بھی شک وشبہ سے بالاتر ہے کہ حضرت داؤد الطائی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے سامنے پیش آنے والے واقعات وحالات کا دل کی آنکھوں سے مشاہدہ فرمایا چنانچہ ان کی قلبی بصارت، آنکھوں کی بصارت پر چھا گئی، گویا کہ انہوں نے اس حقیقت کی بابت سوچا بھی نہیں جس کی طرف تم دیکھ رہے تھے اور جو حقیقت ان کے پیش نظر تھی وہ تمہارے خواب وخیال میں بھی نہیں ہے (لہٰذا اس صورتحال میں) حضرت داؤد الطائی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات تمہارے لئے باعث تعجب تھی اور تم لوگ ان کے لئے باعث حیرت تھے، چنانچہ جب انہوں نے تمہیں اس حال میں دیکھا کہ تم رنگین مزاج اور مغرور شخصیت کے مالک ہو، تمہاری عقلیں دنیا پر فریفتہ ہوگئی ہیں، دنیا کی محبت میں تمہارے دل مر گئے ہیں، تم دنیا کے عاشق ہو گئے ہو اور تمہاری آنکھیں دنیا کی طرف چار چار ہیں تو اس زاہد (داؤد الطائی رحمۃ اللہ علیہ) کو تم لوگوں سے وحشت ہوگئی کیونکہ وہ مردہ ہستیوں کے درمیان ایک زندہ جاوید شخصیت تھیں۔

يَا دَاوُدُ! مَا أَعْجَبَ شَأْنَكَ أَلْزَمْتَ نَفْسَكَ الصَّمْتَ حَتّٰى قَوَّمْتَهَا عَلَى الْعَدْلِ، أَهَنْتَهَا وَإِنَّمَا تُرِيْدُ كَرَامَتَهَا، وَأَذْلَلْتَهَا وَإِنَّمَا تُرِيْدُ إِعْزَازَهَا، وَوَضَعْتَهَا وَإِنَّمَا تُرِيْدُ تَشْرِيْفَهَا، وَأَتْعَبْتَهَا وَإِنَّمَا تُرِيْدُ رَاحَتَهَا، وَأَجَعْتَهَا وَإِنَّمَا تُرِيْدُ شِبَعَهَا، وَأَظْمَأْتَهَا وَإِنَّمَا تُرِيْدُ رِيَّهَا. وَخَشَّنْتَ الْمَلْبَسَ وَإِنَّمَا تُرِيْدُ لِيْنَهُ. وَجَشَّبْتَ الْمَطْعَمَ وَإِنَّمَا تُرِيْدُ طِيْبَهُ. وَأَمَتَّ نَفْسَكَ قَبْلَ أَنْ تَمُوْتَ، وَقَبَرْتَهَا قَبْلَ أَنْ تُقْبَرَ، وَعَذَّبْتَهَا قَبْلَ أَنْ تُعَذَّبَ، وَغَيَّبْتَهَا عَنِ النَّاسِ كَيْ لَا تُذْكَرَ، وَغِبْتَ بِنَفْسِكَ عَنِ الدُّنْيَا إِلَى الْآخِرَةِ.

اے داؤد! کیا ہی عجیب شان ہے آپکی کہ آپ نے اپنے نفس پر خاموشی کو لازم کر دیا یہاں تک کہ اس کو عدل وانصاف پر لا کھڑا کیا، اپنے نفس کی توہین کی مگر در پردہ آپ اس کی تکریم چاہتے تھے، اس کو ذلیل وخوار کیا مگر درحقیقت آپ اس کی عزت چاہتے تھے، اس کو گرادیا مگر حقیقت میں آپکو اس کی تشریف وتکریم مطلوب تھی، اس کو تھکا دیا مگر درحقیقت آپ اس کی راحت چاہتے تھے، اس کو بھوکا چھوڑ دیا مگر درحقیقت آپ اس کی سیری چاہتے

besturdubooks.wordpress.com

تھے، اسکو پیاسا چھوڑ دیا مگر حقیقت میں آپ اس کی سیرابی چاہتے تھے، آپ نے موٹا و کھردرا لباس اختیار کیا مگر حقیقت میں اس کی نرمی مطلوب تھی، آپ نے کھانے میں موٹے جھوٹے کو اختیار کیا لیکن آپکو اسی کھانے کی لذت مطلوب تھی، آپ نے اپنے نفس کو اپنے مرنے سے پہلے مار دیا اور قبر میں جانے سے پہلے اس کو قبر کی راہ دکھلا دی، خود مصائب و تکالیف میں مبتلا ہونے سے پہلے اسی کو ان مصائب میں جھونک دیا اور آپ نے اپنے نفس کو لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ رکھا تاکہ اس کا تذکرہ بھی نہ کیا جائے، یہاں تک کہ آپ اسی نفس کے ساتھ دنیا سے آخرت کی طرف کوچ کر گئے۔

خشنت: خشن (ک) خُشُونَۃً، خَشَانۃً سخت و کھردرا ہونا (تفعیل) تخشیناً سخت و کھردرا بنانا۔ [صدرہ] غصہ دلا کر بھڑکانا جشبت: جشب (ف،س) جُشْباً (ک) جَشَابۃً موٹا اور بدمزا ہونا، بدغذا ہونا۔

فَمَا أَظُنُّکَ إِلَّا قَدْ ظَفِرْتَ بِمَا طَلَبْتَ، کَانَ سِیْمَاکَ فِیْ عَمَلِکَ وَسِرِّکَ، وَلَمْ یَکُنْ سِیْمَاکَ فِیْ وَجْهِکَ، فَفَقُهْتَ فِیْ دِیْنِکَ ثُمَّ تَرَکْتَ النَّاسَ یُفْتُوْنَ، وَسَمِعْتَ الْأَحَادِیْثَ ثُمَّ تَرَکْتَ النَّاسَ یُحَدِّثُوْنَ وَیَرْوُوْنَ، وَخَرِسْتَ عَنِ الْقَوْلِ وَتَرَکْتَ النَّاسَ یَنْطِقُوْنَ، لَاتَحْسُدُ الْأَخْیَارَ، وَلَا تَعِیْبُ الْأَشْرَارَ، وَلَا تَقْبَلُ مِنَ السُّلْطَانِ عَطِیَّةً، وَلَا مِنَ الْاِخْوَانِ هَدِیَّةً. آنَسُ مَا تَکُوْنُ إِذَا کُنْتَ بِاللّٰهِ خَالِیًا وَأَوْحَشُ مَا تَکُوْنُ إِذَا کُنْتَ مَعَ النَّاسِ جَالِسًا، فَأَوْحَشُ مَا تَکُوْنُ آنَسُ مَا یَکُوْنُ النَّاسُ، وَآنَسُ مَا تَکُوْنُ أَوْحَشُ مَا یَکُوْنُ النَّاسُ.

چنانچہ آپکے بارے میں میرا خیال تو یہی ہے کہ آپ نے کامیابی و کامرانی کے ساتھ ان تمام مقاصد کو حاصل کر لیا ہے جن کے آپ طلبگار تھے، آپکی خوبصورتی و رعنائی آپ کے چہرے میں نہیں بلکہ یہ تو آپکے عمل اور رازہائے بستہ میں جھلکتی تھی۔ آپ نے دین میں فقاہت حاصل کی اور پھر لوگوں کو فتوی دینے کے لئے چھوڑ دیا آپنے احادیثیں سنیں اور پھر لوگوں کو احادیث بیان کرنے اور ان کی روایت کے لئے چھوڑ دیا، آپ نے گفتگو سے منہ پھیر لیا اور لوگوں کو گفتگو کیلئے آزاد چھوڑ دیا، نیک و باکردار حضرات آپ کیلئے باعث حسد تھے اور نہ ہی برے (بدبخت) لوگوں کیلئے آپ عیب جو تھے، آپ نے کبھی کسی بادشاہ کا عطیہ گوارہ کیا اور نہ ہی کسی بھائی سے کوئی ہدیہ قبول کیا۔ اللہ جل شانہٗ کے ساتھ تنہائی و خلوت آپ کیلئے شدید انسیت کا باعث تھی جبکہ لوگوں کے ساتھ مجالست آپ کیلئے نہایت ہی وحشت و

besturdubooks.wordpress.com

ہیجان کا باعث تھی۔ جو حالت آپ کیلئے شدید وحشت کا باعث تھی وہی حالت لوگوں کیلئے شدید انسیت کا سرچشمہ تھی، اسکے برعکس جو حالت آپ کے لئے تسلی وسکون سے عبارت تھی وہ عام لوگوں کے لئے باعثِ وحشت وکلفت تھی۔

خرست: خرس (س) خرسا بصلہ [عن] اعراض کرنا کما یقال" خرست عن القول" تو نے گفتگو کرنے سے اعراض کیا، گونگا ہونا۔ خرسا مٹکے سے پینا (إفعال) إخراسا گونگا بنانا، ناقابل ہونا۔

جَاوَزْتَ حَدَّ الْمُسَافِرِيْنَ فِيْ أَسْفَارِهِمْ ، وَجَاوَزْتَ حَدَّ الْمَسْجُوْنِيْنَ فِيْ سُجُوْنِهِمْ ، فَأَمَّا الْمُسَافِرُوْنَ فَيَحْمِلُوْنَ مِنَ الطَّعَامِ وَالْحَلَاوَةِ مَا يَأْكُلُوْنَ فَأَمَّا أَنْتَ فَإِنَّمَا هِيَ خُبْزَتُكَ أَوْخُبْزَتَانِ فِيْ شَهْرِكَ تَرْمِيْ بِهَا فِيْ دَنٍّ عِنْدَكَ فَإِذَا أَفْطَرْتَ أَخَذْتَ مِنْهُ حَاجَتَكَ فَجَعَلْتَهُ فِيْ مِطْهَرَتِكَ ثُمَّ صَبَبْتَ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ مَا يَكْفِيْكَ ثُمَّ اصْطَبَغْتَ بِهِ مِلْحًا فَهٰذَا إِدَامُكَ وَحَلْوَاكَ.

آپ مسافروں کی اس حالت سے جو سفر میں انکی حالت ہوتی ہے تجاوز کر گئے اور قیدیوں کی اس حالت سے جو جیلوں میں انکی حالت ہوتی ہے سے بھی تجاوز کر گئے چنانچہ مسافرین تو اپنے سفروں میں کھانوں اور لذت آمیز اشیاء سے آراستہ ہوتے ہیں جن کو وہ تناول کرتے ہیں مگر آپکے پاس تو ایک یا دو روٹیاں ہوتی تھیں جنکو آپ مہینہ بھر کیلئے اپنے پاس رکھے ایک بڑے مٹکے میں ڈال دیتے تھے چنانچہ جب آپ افطار کرتے تھے تو اس سے بقدر حاجت لے لیتے تھے۔ اس کو اپنے ڈول میں ڈال کر اس میں بقدر ضرورت پانی ڈال دیتے اور پھر اس میں تھوڑا سا نمک ڈال دیتے تھے، یہی آپکا سالن ہوتا تھا اور یہی آپکا حلوہ۔

دن: بڑا مٹکا جو بغیر زمین کھودے نہ رکے [جمع] دِنان۔ اصطبغت: صبغ (افتعال) اصطباغا سالن بنانا، سالن لگانا (ن،ض،ف) صبغا رنگنا، ڈبونا (ن) صبوغا بھر جانا

فَمَنْ سَمِعَ بِمِثْلِكَ صَبَرَ صَبْرَكَ أَوْعَزَمَ عَزْمَكَ وَمَا أَظُنُّكَ إِلَّا قَدْ لَحِقْتَ بِالْمَاضِيْنَ، وَمَا أَظُنُّكَ إِلَّا قَدْ فُضِّلْتَ الْآخِرِيْنَ، وَلَا أَحْسِبُكَ إِلَّا قَدْ أَتْعَبْتَ الْعَابِدِيْنَ ، وَأَمَّا الْمَسْجُوْنُ فَيَكُوْنُ مَعَ النَّاسِ مَحْبُوْسًا فَيَأْنَسُ بِهِمْ وَأَنْتَ فَسَجَنْتَ نَفْسَكَ فِيْ بَيْتِكَ وَحْدَكَ فَلَا مُحَدِّثٌ وَجَلِيْسٌ مَعَكَ.

چنانچہ جس نے بھی آپ جیسوں کے بارے میں سنا اس نے آپکے صبر جیسا صبر 11 اختیار کیا اور آپکے ارادوں سے اپنے ارادے ملائے اور میں آپکو گذشتہ لوگوں کے ساتھ ہی

besturdubooks.wordpress.com

پیوستہ سمجھتا ہوں اور دوسروں پر فاضل سمجھتا ہوں۔ آپکے بارے میں میرا گمان یہی ہے کہ آپ نے عابدوں کو بھی تھکا دیا ہے۔ رہے قیدی! تو وہ دیگر لوگوں کے ساتھ قید ہوتے ہیں جن سے وہ انسیت حاصل کرتے ہیں، مگر آپ! آپ نے تو اپنے نفس کو اپنے گھر میں تنہائی قید کر رکھا تھا، وہاں پر آپکے ساتھ کوئی باتیں کرنے والا تھا اور نہ کوئی ساتھ بیٹھنے والا۔

وَلَا أَدْرِيْ أَيُّ الْأُمُوْرِ أَشَدُّ عَلَيْكَ اَلْخَلْوَةُ فِيْ بَيْتِكَ تَمُرُّ بِكَ الشُّهُوْرُ وَالسُّنُوْنَ أَمْ تَرْكُكَ الْمَطَاعِمَ وَالْمَشَارِبَ، لَا سِتْرَ عَلٰى بَابِكَ وَلَا فِرَاشَ تَحْتَكَ، وَلَا قُلَّةَ يَبْرُدُ فِيْهَا مَاؤُكَ، وَلَا قَصْعَةَ يَكُوْنُ فِيْهَا غَدَاؤُكَ وَعَشَاؤُكَ، مِطْهَرَتُكَ قُلَّتُكَ وَقَصْعَتُكَ تَوْرُكَ.

مجھے معلوم نہیں کہ کونسی چیز آپ پر زیادہ شاق ہے؟ آیا گھر میں وہ خلوت وتنہائی جو آپ پر مہینوں اور سالوں سے گزر رہی ہے یا آپ کا کھانے پینے سے دستبرداری اختیار کرنا، آپ کے دروازہ پر کوئی پردہ ہے اور نہ آپ کے نیچے کوئی بستر، آپ کے پاس کوئی کوزہ ہے جس میں آپ کا پانی ٹھنڈا ہو سکے اور نہ کوئی پیالہ جس میں آپ کے لئے دن رات کا کھانا ہو، آپکا لوٹا ہی آپکا مٹکا ہے اور آپکا پیالہ ہی آپکا چھوٹا برتن ہے۔

قلة : چھوٹا کوزہ، لوگوں کی جماعت، بڑا گھڑا، سر، پہاڑ یا ہر چیز کا بالائی حصہ [جمع] قُلَل، قِلال۔ قلل (ض) قُلًّا، قِلَّةً کم ہونا، دبلا اور چھوٹا ہونا۔ قصعة: پیالہ [جمع] قِصَع، قِصَاعٌ، قَصَعَاتٌ۔ قصع (ف) قصعًا پانی کے گھونٹ نگلنا، پینا (س) قصعًا (ک) قَصَاعَةً جوان ہونے میں تاخیر کرنا۔ (تفعیل) تقصیعًا بجھانا، بھرنا۔

وَكُلُّ أَمْرِكَ يَا دَاوُدُ عَجَبٌ، أَمَا كُنْتَ تَشْتَهِيْ مِنَ الْمَاءِ بَارِدَهٗ وَلَا مِنَ الطَّعَامِ طَيِّبَهٗ وَلَا مِنَ اللِّبَاسِ لَيِّنَهٗ بَلٰى وَلٰكِنَّكَ زَهِدْتَ فِيْهِ لِمَا بَيْنَ يَدَيْكَ فَمَا أَصْغَرَ مَا بَذَلْتَ وَمَا أَحْقَرَ مَا تَرَكْتَ وَمَا أَيْسَرَ مَا فَعَلْتَ فِيْ جَنْبِ مَا أَمَّلْتَ، أَمَّا أَنْتَ فَقَدْ ظَفِرْتَ بِرُوْحِ الْعَاجِلِ وَسَعِدْتَ وَاللّٰهِ فِي الْآجِلِ، عَزَلْتَ الشُّهْرَةَ عَنْكَ فِيْ حَيَاتِكَ لِكَيْ لَا يَدْخُلَكَ عُجْبُهَا، وَلَا يَلْحَقَكَ فِتْنَتُهَا، فَلَمَّا مُتَّ شَهَّرَكَ رَبُّكَ بِمَوْتِكَ وَأَلْبَسَكَ رِدَاءَ عَمَلِكَ فَلَوْ رَأَيْتَ الْيَوْمَ كَثْرَةَ تَبَعِكَ عَرَفْتَ أَنَّ رَبَّكَ قَدْ أَكْرَمَكَ.

اے داؤد! آپکا تو ہر کام ہی نرالا اور عجیب ہے، کیا آپکا دل ٹھنڈے پانی کو نہ چاہتا تھا؟ کیا آپکو پاکیزہ اور اچھے کھانے کی خواہش نہیں تھی؟ کیا آپکو نرم اور آرام دہ کپڑوں کی

besturdubooks.wordpress.com

آرزو نہ تھی؟ (یقیناً آپکو بھی ان سب چیزوں کی خواہش وآرزو تھی) لیکن (اسکے باوجود) آپ نے اپنی ان تمام خواہشات کو کچلتے ہوئے ان سے لاپرواہی اختیار کی، کتنا ہی کم تھا وہ جسکو آپ نے خرچ کیا، کتنی ہی حقیر تھی وہ چیز جس کو آپ نے چھوڑ دیا اور کتنے ہی سہل وآسان تھے وہ سب کام جنہیں آپ نے اپنے خوابوں کی تعمیر کے لئے اختیار کیا۔ بہرحال آپ واقعی دنیا کی شادمانی میں بھی کامیاب ہوگئے اور خدا کی قسم! آخرت میں بھی سعادت اور نیک بختی سے سرفراز ہوگئے۔ آپ نے اپنی زندگی میں شہرت کو اپنی ذات سے جدا کئے رکھا تاکہ کہیں اس کا عُجب آپ میں سرایت نہ کرجائے اور اس کے فتنے آپ کو نہ لگ جائیں۔ اب جبکہ آپ وفات پاچکے ہیں اللہ نے آپکی موت کی وجہ سے آپکو شہرت بخشی ہے اور آپکو عمل کے پیراہن سے آراستہ وپیراستہ کردیا۔ اگر آج آپ اپنے پیروکاروں کی کثرت دیکھتے تو سمجھ لیتے کہ آپ کے رب نے آپ کا اکرام کیا ہے۔

أملت: أمل (ن) أملا (تفعیل) تأمیلا امید کرنا (تفعّل) تأملا غور کرنا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

بَيْنَ السَّيِّدَةِ زُبَيْدَةَ وَالْمَامُوْنِ

مِنَ السَّيِّدَةِ زُبَيْدَةَ:(۱)

كُلُّ ذَنْبٍ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! وَإِنْ عَظُمَ صَغِيْرٌ فِيْ جَنْبِ عَفْوِكَ، وَكُلُّ زَلَلٍ وَإِنْ جَلَّ حَقِيْرٌ عِنْدَ صَفْحِكَ وَذٰلِكَ الَّذِيْ عَوَّدَكَ اللّٰهُ فَأَطَالَ مُدَّتَكَ، وَتَمَّمَ نِعْمَتَكَ، وَأَدَامَ بِكَ الْخَيْرَ، وَرَفَعَ بِكَ الشَّرَّ.

ملکہ زبیدہ کا خط:

اے امیر المؤمنین! ہر گناہ اگرچہ وہ بڑا ہی ہو، آپکی معافی کے پہلو میں چھوٹا ہے اور ہر لغزش اگرچہ وہ بڑی ہو، آپکے درگزر کرنے کے وقت وہ حقیر ہے۔ یہی وہ خصلت ہے جس کا اللہ نے آپکو عادی بنایا ہے، اللہ آپکی عمر لمبی کرے اور آپکی نعمت (بادشاہت) کو پورا

(۱) زبیدہ موصل میں اس وقت پیدا ہوئی جب اس کے والد جعفر بن منصور موصل کے حاکم تھے، زبیدہ کا اصل نام امۃ العزیز ہے اور کنیت ام جعفر ہے، پورا نام ام جعفر امۃ العزیز زبیدہ بنت جعفر بن ابی جعفر المنصور العباسی ہے، وہ تین برس کی عمر میں ہی یتیم ہوگئی تھیں، پھر انکی پرورش انکے دادا منصور (جسکا تعارف انشاء اللہ آگے آرہا ہے) نے کی جو اسے زبیدہ زبیدہ کہہ کر پکارتے تھے، بعد میں اسی نام سے انکی شہرت ہوئی، چودہ یا پندرہ برس کی عمر میں ہارون الرشید سے ان کی شادی ہوئی جو بعد میں مشہور خلیفہ ہوئے، امین الرشید نامی عباسی خلیفہ انہی کے بطن سے ہیں۔ آپ عالمہ، فاضلہ اور عزت وشہرت کے اعلیٰ درجہ پر فائز تھیں، مسلمانوں پر آپ کے کئی احسانات اور ہیں نہر زبیدہ انہیں کی طرف منسوب ہے، ۲۱۶ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔

besturdubooks.wordpress.com

کرے اور خیر کو آپکے ساتھ ہمیشہ رکھے اور آپکی وجہ سے شر کو اٹھادے (دور کر دے)۔

جنب: پہلو، جہت [جمع] أجناب، کوب۔ جنب (ن) جنبًا پہلو پر مارنا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۸۲ پر ہے۔ صفحک: صفح (ن) صفحًا گناہ معاف کرنا، رُو گردانی کرنا (تفعیل) تصفیحًا لمبا چوڑا کرنا (إفعال) إصفاحًا محروم واپس کر دینا، الٹنا پلٹنا (تفعّل) تصفّحًا تامل کرنا۔

هٰذِهٖ رُقْعَةُ الْوَالِهِ الَّتِيْ تَرْجُوْكَ فِي الْحَيَاةِ لِنَوَائِبِ الدَّهْرِ، وَفِي الْمَمَاتِ لِجَمِيْلِ الذِّكْرِ، فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ تَرْحَمَ ضُعْفِيْ وَاسْتِكَانَتِيْ وَقِلَّةَ حِيْلَتِيْ وَأَنْ تَصِلَ رَحِمِيْ وَتَحْتَسِبَ فِيْمَا جَعَلَكَ اللّٰهُ لَهٗ طَالِبًا وَفِيْهِ رَاغِبًا فَافْعَلْ، وَتَذَكَّرْ مَنْ لَوْ كَانَ حَيًّا لَكَانَ شَفِيْعِيْ إِلَيْكَ۔

یہ ایک پر آشوب پیغام ہے جو آپ سے زندگی میں زمانے کی مصیبتوں کے وقت اور موت میں اچھے ذکر کے وقت امید کرتا ہے۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو میری بے بسی و لاچارگی اور حیلوں کے کم ہونے پر ترس کھائیں اور صلہ رحمی کریں اور اس معاملہ میں جس کا اللہ نے آپ کو طالب اور اس میں رغبت کرنے والا بنایا ہے ثواب کی امید رکھیں (اگر ایسا ہی ہے جیسا کہ میرا گمان ہے تو) پھر یہ سب کر گزریے اور اس شخص کو یاد کیجئے اگر وہ زندہ ہوتا تو آپکے پاس میرا سفارشی ہوتا۔

الواله: [صیغہ صفت] ولہ (ض، ح، س) ولھًا زیادتی غم سے عقل زائل ہونے کے قریب پہنچنا، شدت غم سے متحیر سا ہو جانا (تفعیل) تولیھًا شدت غم میں ڈالنا [المرأة] عورت اور اس کے بچے میں جدائی ڈالنا (استفعال) استیلاھًا بدحواس ہونا۔ نوائب: [مفرد] النائبۃ [مذکر] النائب مصیبتیں، حوادث۔

مِنَ الْمَأْمُوْنِ:

وَصَلَتْ رُقْعَتُكِ يَا أُمَّاهُ! أَحَاطَكِ اللّٰهُ وَتَوَلَّاكِ بِالرِّعَايَةِ وَوَقَفْتُ عَلَيْهَا، وَسَاءَنِيْ، شَهِدَ اللّٰهُ، جَمِيْعُ مَا أَوْضَحْتِ فِيْهَا لٰكِنَّ الْأَقْدَارَ نَافِذَةٌ، وَالْأَحْكَامَ جَارِيَةٌ، وَالْأُمُوْرَ مُتَصَرِّفَةٌ، وَالْمَخْلُوْقُوْنَ فِيْ قَبْضَتِهَا لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى دِفَاعِهَا، وَالدُّنْيَا كُلُّهَا إِلٰى شَتَاتٍ، وَكُلُّ حَيٍّ إِلٰى مَمَاتٍ، وَالْغَدْرُ وَالْبَغْيُ حَتْفُ الْإِنْسَانِ، وَالْمَكْرُ رَاجِعٌ إِلٰى صَاحِبِهٖ، وَقَدْ أَمَرْتُ بِرَدِّ جَمِيْعِ مَا أُخِذَ لَكِ، وَلَمْ تَفْقِدِيْ مِمَّنْ مَضٰى إِلٰى رَحْمَةِ اللّٰهِ إِلَّا وَجْهَهٗ وَأَنَا بَعْدَ ذٰلِكَ لَكِ عَلٰى أَكْثَرِ مِمَّا تَخْتَارِيْنَ، وَالسَّلَامُ!

besturdubooks.wordpress.com

مامون کا جواب:(1)

اے میری پیاری امی آپ کا خط مجھے ملا، اللہ آپ کی حفاظت فرمائے اور آپ کو رعایا پر ولایت عطا فرمائے۔ میں آپ کی تکلیف پر مطلع ہو گیا ہوں اور اللہ گواہ ہے مجھے ان تمام معاملات نے جن کو آپ نے واضح کیا ہے غمگین کر دیا ہے لیکن تقدیر (قسمت) پوری

(1) ہارون کے دوسرے بیٹے مامون الرشید کی ولادت ربیع الاول ۱۷۰ھ میں ہوئی اور لطیفہ مشہور ہے کہ ایک ہی رات میں ایک خلیفہ (مہدی) نے وفات پائی، دوسرے خلیفہ (ہارون الرشید) نے تخت سنبھالا اور اسی رات تیسرے خلیفہ (مامون) کی ولادت ہوئی۔ مامون کی ماں ایک کنیز تھی، بادغیس جو افغانستان کے مشہور صوبہ ہرات کا ایک شہر ہے، میں پیدا ہوئی خراسان کے اس وقت کے گورنر علی بن عیسی نے ان کو ہارون الرشید کے دربار میں بطور ہدیہ بھیجا تھا اس کنیز کی وفات مامون کی ولادت کے صرف چار روز بعد ہوئی۔ آپ کی کنیت ابو العباس اور پورا نام عبداللہ المامون بن ہارون الرشید ہے، آپ دوراندیشی، عزم وہمت، حلم وبردباری، علمی حمایت اور بکھرے فضائل کے جامع ہونے کی وجہ سے بنو عباس کی قابل فخر شخصیات میں سے تھے لیکن اس کے ساتھ ساتھ آپ میں احکام کے بدلنے میں جلد بازی، ان کے نافذ کرنے میں تخلی اور اس وقت کے فلاسفہ معتزلہ کی طرف میلان پایا جاتا تھا، آپ کی وفات ۲۱۸ھ میں ہوئی۔

خط کا پس منظر:

خلافت عباسیہ (جس کے بانی سفاح بن محمد ہیں) کے پانچویں خلیفہ ہارون الرشید کے بارہ بیٹوں میں سے چار بیٹے مامون، امین، موتمن اور معتصم اپنے باپ کے ولی عہد بننے کے بالکل قابل تھے، ہارون الرشید نے ۱۸۶ھ میں حج کے موقع پر اپنے دو بیٹوں (امین اور مامون) کو اپنے ملک کے علیحدہ علیحدہ علاقے کے لئے ولی عہد مقرر کر دیا۔ روضۃ الصفا کی روایت کے مطابق مامون کو بغداد سے شمالی علاقے کا اور امین کو جنوبی علاقے کا ولی عہد مقرر کیا لیکن امین کی حکومت انتہائی محدود رقبے پر تھی، اس ولی عہدی اور تقسیم ملک کی دستاویز پر ایک بہت بڑی جماعت کی موجودگی میں دونوں بھائیوں نے دستخط کئے۔ ۳ جمادی الثانی ۱۹۳ھ میں ہارون کے انتقال کے ساتھ ہی دونوں بھائیوں کے درمیان اقتدار کی رسہ کشی شروع ہو گئی حتی کہ ایک موقع پر امین الرشید نے عبداللہ بن حازم کو کہا" چپ رہ! عبدالملک تجھ سے زیادہ عاقل تھا اس کا قول ہے جنگل میں دو شیر نہیں رہ سکتے" چنانچہ امین اور مامون کی فوجوں کے درمیان پہلی باضابطہ جنگ "رے" کے مقام پر امین کی طرف سے علی بن عیسی کی قیادت میں پچاس ہزار کی فوج اور مامون کی طرف سے طاہر بن حسین کی قیادت میں چار ہزار فوج کے درمیان لڑی گئی۔ زبیدہ چونکہ امین کی والدہ تھیں اس لئے علی بن عیسی جب مامون کی فوج کے مقابلے کے لئے بغداد سے نکلنے لگے تو زبیدہ نے اس کو ایک چاندی کی زنجیر دی اور کہا" اگر مامون گرفتار ہو تو اس میں باندھ کر لانا" اور ساتھ ہی نصیحت بھی کی" امین اگرچہ میرا لخت جگر ہے تاہم مامون کا بھی مجھ پر بہت کچھ حق ہے، تم جانتے ہو وہ کس کا بیٹا اور کس کا بھائی ہے" اس لڑائی میں مامون کی فوج نے کامیابی حاصل کی اور امین کی فوج کا سپہ سالار علی بن عیسی قتل ہوا اور طاہر بن حسین فتح کے ساتھ ہی بغداد کی طرف بڑھتا چلا آیا اور ذوالحجہ ۱۹۶ھ کو باب الانبار پہنچ کر ایک باغ میں قیام کیا اور بغداد کو محاصرہ میں لے لیا، کافی دنوں تک یہ محاصرہ اور جنگ جاری رہی۔ وہ بغداد جس کی بنیاد ابو جعفر منصور نے ۱۳۵ھ میں" ان الارض للہ یورثہا من یشاء من عبادہ" پڑھ کر رکھی تھی، جب اجڑ گیا تو امین الرشید نے تھک کر ہرثمہ ہاشمی سے امان طلب کی، معاملہ یہ طے پایا کہ ہرثمہ دجلہ کے کنارے کشتی لے کر آئے جس میں سوار ہو کر شام کی طرف بھاگ جائیں گے، اسی ارادہ سے ہفتہ کی شب محرم ۱۹۸ھ کو آٹھ بجے امین الرشید نے اپنی کرسی پر بیٹھ کر آخری دربار اس حالت میں لگایا کہ چند خدام اس کے سرہانے گرز لئے کھڑے تھے، اس نے اپنے دونوں بیٹوں کو بلایا سینہ سے لپٹا کر پیار کیا، پیشانی اور رخساروں پر بوسے دیئے، گلے سے لگا کر خوب رویا اور نہایت حسرت کے ساتھ یہ کہہ کر رخصت کیا" جاؤ! خدا کو سونپا" اس کے بعد امین جب دجلہ پر پہنچا تو ہرثمہ کشتی لے کر انتظار کر رہا تھا اس میں

besturdubooks.wordpress.com

ہونے والی ہے، فیصلے جاری ہیں، کاموں میں تصرف کیا جاچکا ہے اور تمام مخلوق ایسی ذات کے قبضے میں ہے کہ جس سے دفاع کی طاقت بھی نہیں رکھتی۔ پوری دنیا متفرق ہے، ہر زندہ نے مرجانا ہے دھوکہ اور جھوٹ انسان کی موت ہے اور مکر اپنے مکر کرنے والے کی طرف واپس پلٹتا ہے آپ سے جو کچھ بھی لیا گیا ہے میں نے اس کے واپس کرنے کا حکم جاری کردیا ہے، جو اللہ کی رحمت کی طرف چلا گیا آپ نے اس کو گم نہیں کیا مگر صرف اسکے چہرے کو (یعنی

سوار ہوئے، ابھی کشتی چلی ہی تھی کہ طاہر بن حسین کی فوج نے ہر طرف سے گھیر لیا اور اس قدر پتھر برسائے کہ کشتی کے تمام تختے ٹوٹ گئے، امین اپنے جسم پر لدے وزنی کپڑے پھاڑ کر ہلکا ہوا اور ڈوبتا تیرتا کنارے آپہنچا۔ احمد بن سلام کا کہنا ہے کشتی میں امین کے ساتھ ہونے کی وجہ سے مجھے بھی قید خانہ میں ڈالا گیا، ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ امین کو وہاں لایا گیا اور اس کی حالت یہ تھی ننگے بدن پر صرف ایک پائجامہ، سر پر ایک عمامہ اور کندھے پر ایک بوسیدہ چادر تھی، آدھی رات گزری تھی کہ چند اہل عجم ننگی تلواریں لے کر آگئے، امین بھی مرنے کے لئے تیار ہوا لیکن نہتا تھا اس لئے اس نے چاہا کہ حریف کی تلوار چھین کر ہاشمی جرأت کے جوہر مردانہ دکھلائے، کیونکہ اسے ایک ایسی موت منظور تھی جو ایک عباسی شہزادہ کے شایان شان ہو، مگر دفعتاً سارا گروہ اس پر ٹوٹ پڑا اور زبیدہ کا یہ چشم و چراغ جس نے چار برس سات ماہ اٹھارہ دن سریر خلافت کو جلا بخشی، اٹھائیس برس کی عمر میں عین جوانی میں ہمیشہ کے لئے گل کردیا گیا۔ زبیدہ جو اپنے بیٹے کے محل میں تھی جب اسکو یہ خبر پہنچی تو نہایت غمگین حالت میں ایک خط لکھا جو زبیدہ کی طرف سے مامون کو پہلا خط تھا جسکا کچھ مضمون متن میں موجود ہے، یہ خط زبیدہ کی طرف سے جہاں گھرے غم و اندوہ کا غماز ہے وہیں منصب خلافت کے احترام اور آداب شاہی کی باریکیوں کی معرفت پر بھی مشتمل ہے اور اس جیسے نازک موقف اور اندورنی چپقلش کے بارے میں انشاء و تعبیر کی ایک عمدہ مثال ہے اور مامون کا جواب غم خواری و طاعت کا ایسا مجموعہ ہے جو شاہانہ شان و شوکت اور پدری فرمانبرداری کو جامع ہے، اس میں اظہار تعزیت کی شیرینی بھی ہے اور اظہار ناراضگی کی کچھ تلخی بھی۔ اس کا بقیہ حصہ جو کتب تاریخ میں موجود ہے ذیل میں ہم اسکو نقل کررہے ہیں۔ الی الوارث علم الاولین وفہم ...... والملک المامون من ام جعفر۔ کتبت وعینی مستھل دموعھا ...... الیک ابن عمی من جفون ومحجر ...... وقد مسنی ذل وضر کآبۃ ...... وارق عینی یا بن عمی تفکر۔ اتی طاہر لا طہر اللہ طاہرا ...... فما طہر فیما اتی بمطہر ...... فاخرجنی مکشوفۃ الوجہ حاسر ...... وانہب اموالی واخرب اودری ...... یعز علی ہارون ما قد لقیتہ ...... وما مر بی من ناقص الخلق اعور ...... فان کان ما ابدی بامر امرتہ ...... صبرت لا من من قدیر۔ ترجمہ: خلیفہ مامون جو اگلوں کے علم وفہم کا مدار ہے کے نام ام جعفر کی طرف سے خط ہے، اے ابن عم! میں تجھ کو خط لکھ رہی ہوں جبکہ میری آنکھیں پلکوں سے خون برسا رہی ہیں مجھکو ذلت اور اذیت وہ رنج پہنچا ہے اور فکر نے میری آنکھوں کو لاجواب کردیا ہے، طاہر آیا اللہ طاہر کو طاہر نہ کرے جو کچھ اس نے کیا اس سے پاک نہیں ہوسکتا، اس نے مجھ کو برہنہ اور بے پردہ گھر سے نکالا، میرا مال لوٹ لیا اور مکانات برباد کردیئے، اس ناقص الخلقت کانے کے ہاتھ سے جو مجھ پر گزرا اگر ہارون ہوتا تو اس پر گراں گزرتا۔ طاہر نے جو کچھ کیا اگر تیرے حکم سے کیا ہے تو میں خدا کے سپرد کرتی ہوں۔ جب یہ خط مامون کو ملا تو پڑھ کر اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے، بہر حال ۲۶ محرم بروز ہفتہ ۱۹۸ھ اہل بغداد نے مامون کیلئے عمومی بیعت کی، مامون رجب ۲۰۲ھ میں مرو سے روانہ ہوا اور صفر ۲۰۴ھ کو بغداد پہنچا، روم کے گمنام اور قسطنطین کے زمانہ سے معطل فلسفہ کو جان تازہ بخشنے اور دیگر کارہائے نمایاں سرانجام دینے کے بعد آخر کار اس شہزادے نے بھی اپنا نائب اپنے بھائی ابواسحاق معتصم باللہ کو بنا کر سترہ سوگوار بیٹوں کی موجودگی میں ۱۸ رجب ۲۱۸ھ کو یہ کہہ کر "اے وہ! جس کی سلطنت کبھی زائل نہ ہوگی اس پر رحم فرما جس کی سلطنت زائل ہورہی ہے" جان جان آفریں کے سپرد کردی اور حدود روم کے ایک شہر طرطوس میں ہارون الرشید کے خادم خاص خاقان کے مکان میں مدفون ہوا۔

besturdubooks.wordpress.com

صرف وہی شخص گیا ہے بقیہ معاملات تو وہی ہیں اب میں اگلی جگہ پر ہوں تو جو کچھ وہ آپ کو دیتے تھے اب میں دوں گا) اور اس کے بعد آپ جو کچھ بھی اختیار کریں گی (چاہیں گی) میں اس سے زیادہ پر ہوں گا (آپکی خواہش سے بڑھکر آپ کو دونگا)۔ والسلام

الأقدار: [مفرد] القدر تقدیر الٰہی، طاقت وقوت، چیز کی انتہاء۔ قدر (ض) قدرًا تدبیر کرنا، اندازہ کرنا۔ قدارۃ تیار کرنا، وقت متعین کرنا (ن ض) قدرًا تعظیم کرنا، غور وفکر کرنا (تفعیل) تقدیرًا قادر بنانا، فیصلہ کرنا۔ **شتات**: [مفرد] الشتّ متفرق، پراگندگی۔ شتت (ض) شتًّا، شتاتًا متفرق ہونا، پراگندہ کرنا (تفعل) تشتتًا متفرق ہونا۔ **حتف**: موت [جمع] حُتُوف کما یقال "مات حتف أنفه او حتف فيه" وہ اپنی طبعی موت مرا۔

☆☆☆☆☆☆☆

بَيْنَ قَاضٍ وَذُبَابٍ جَسُوْرٍ (للجاحظ(1))

كَانَ لَنَا بِالْبَصْرَةِ قَاضٍ يُقَالُ لَهُ عَبْدُاللهِ بْنُ سَوَارٍ، لَمْ يَرَ النَّاسُ حَاكِمًا زَمِيْتًا رَكِيْنًا وَلَا وَقُوْرًا حَلِيْمًا، ضَبَطَ مِنْ نَفْسِهِ وَمَلَكَ مِنْ حَرَكَتِهِ مِثْلَ الَّذِي ضَبَطَ وَمَلَكَ. كَانَ يُصَلِّي الْغَدَاةَ فِي مَنْزِلِهِ وَهُوَ قَرِيْبُ الدَّارِ مِنْ مَسْجِدِهِ، فَيَأْتِيْ مَجْلِسَهُ فَيَحْتَبِيْ وَلَا يَتَّكِئُ، فَلَا يَزَالُ مُنْتَصِبًا لَا يَتَحَرَّكُ لَهُ عُضْوٌ، وَلَا يَلْتَفِتُ وَلَا يَحُلُّ حَبْوَتَهُ. وَلَا يُحَوِّلُ رِجْلًا عَلَى أُخْرَى، وَلَا يَعْتَمِدُ عَلَى أَحَدِ شِقَّيْهِ، حَتَّى كَأَنَّهُ بِنَاءٌ مَبْنِيٌّ، أَوْ صَخْرَةٌ مَنْصُوْبَةٌ.

پروقار قاضی اور بہادر مکھی کے درمیان کشمکش

بصرہ میں ہمارا ایک قاضی تھا، جس کو عبداللہ بن سوار کہا جاتا تھا، لوگوں نے کوئی ایسا

(1) ابوعثمان عمرو بن بحر الجاحظ بصرہ میں پیدا ہوئے وہیں پرورش پائی اور رائج الوقت تمام فنون میں حظ وافر حاصل کر کے سند فراغت حاصل کی، اس کے بعد تصنیف وتالیف کی خاطر کتب کو جمع کیا اور پھر مضمون نگاری اور انشاپردازی کی۔ آپ بدشکل، نازک اندام، تیز خاطر، ظریفانہ حاضر جواب اور معتزلی عقیدہ والے تھے، تصنیف میں عرب کے نابغہ روزگار اور ماہر باکمال علم وفن کے امام اور ایک خاص اسلوب کے موجد بھی اور شاید آخری بھی وہی ہوں شمار ہوتے ہیں، ان کی تصنیف آسان مگر طویل عبارت، بہت سارے مقفی فقرات میں جملوں کی تقطیع یا ترسیل، الفاظ وجملوں میں عمدہ جڑاؤ اور ایک جملے سے دوسرے جملے کو نکالنے، سنجیدگی ومزاح کے امتزاج، عقل ومنطق کی تحکیم، درمیان میں جملہ اوعیہ کو لانے کے باعث اور ساتھ ساتھ ان ساری چیزوں کا نقشہ جن میں مصنف زندگی گزارتا ہے اور اہل زمانہ کے اخلاق وعادات کو بیان کرنے کی وجہ سے دیگر حضرات کی تصنیفات سے ممتاز حیثیت رکھتی ہیں ان کی مشہور کتب میں "البیان والتبیین، کتاب البخلاء، الحیوان اور دیوان الرسائل ہیں" ان کی وفات ۲۵۵ھ میں ہوئی۔

besturdubooks.wordpress.com

سنجیدہ اور ثابت قدم حاکم، کوئی ایسا صاحبِ وقار اور بردبار حاکم جو اپنے آپ پر اور اپنی حرکات پر ایسی قدرت رکھتا ہو جیسے وہ اپنے نفس اور اپنی حرکات پر قدرت رکھتا تھا نہیں دیکھا، وہ فجر کی نماز اپنے گھر میں پڑھتا تھا حالانکہ اس کا گھر مسجد کے قریب واقع تھا پھر مجلس میں آتا اور حبوہ باندھ کر بیٹھ جاتا، تکیہ نہیں لگاتا تھا وہ اسی طرح بیٹھا رہتا تھا، اس کا کوئی عضو بھی حرکت نہیں کرتا تھا وہ ادھر ادھر دیکھتا اور نہ ہی اپنا حبوہ کھولتا، اپنی ٹانگ کو دوسری ٹانگ پر رکھتا اور نہ ہی ایک پہلو پر ٹیک لگاتا، ایسے معلوم ہوتا تھا گویا کہ وہ ایک بنی بنائی عمارت ہے یا گاڑا ہوا پتھر ہے۔

جسور: دلیر [جمع] جُسُر، جُسْر۔ جسر (ن) جَسارۃً، جُسوراً اقدام کرنا (ن) جَسْراً پل بنانا (تفاعل) تجاسراً فخر کرنا، جری ہونا (افتعال) اجتساراً عبور کرنا۔ زمیتا: زمت (ک) زمانۃً (تفعّل) تزمتا سنجیدہ و صاحبِ وقار ہونا (س) زمتا گلا گھونٹنا۔ رکینا: رکن (ک) رکانۃً، رکونۃً صاحبِ وقار و سنجیدہ ہونا، ثابت قدم بنانا (ن، س) رکوناً مائل ہونا، اعتماد و بھروسہ کرنا۔ فیحتبی: حبو (افتعال) احتباءً پیٹھ اور پنڈلیوں کو کپڑے سے باندھ لینا، کپڑے میں لپٹ جانا (ن) حبواً قریب ہونا، چوتڑوں کے بل گھسٹنا (تفعیل) تحبیۃ حفاظت کرنا، منع کرنا۔ الحبوۃ: وہ کپڑا جس سے پیٹھ اور پنڈلیوں کو ملا کر باندھ لیا جائے [جمع] حُبی۔ صخرۃ: ٹھوس بڑا پتھر، چٹان [جمع] صخر، صخور۔ صخر (افعال) إصخاراً پتھریلا ہونا۔

فَلَايَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى يَقُوْمَ إِلٰى صَلَاةِ الظُّهْرِ، ثُمَّ يَعُوْدُ إِلٰى مَجْلِسِهٖ فَلَايَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى يَقُوْمَ إِلٰى صَلَاةِ الْعَصْرِ، ثُمَّ يَرْجِعُ لِمَجْلِسِهٖ فَلَايَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى يَقُوْمَ لِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ، ثُمَّ رُبَمَا عَادَ إِلٰى مَجْلِسِهٖ، بَلْ كَثِيْرًا مَّا كَانَ يَكُوْنُ ذٰلِكَ إِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِّنْ قِرَاءَةِ الْعُهُوْدِ وَالشُّرُوْطِ وَالْوَثَائِقِ، ثُمَّ يُصَلِّي الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ وَيَنْصَرِفُ، فَالْحَقُّ يُقَالُ لَمْ يَقُمْ فِيْ طُوْلِ تِلْكَ الْمُدَّةِ وَالْوِلَايَةِ مَرَّةً وَّاحِدَةً إِلَى الْوُضُوْءِ وَلَا احْتَاجَ إِلَيْهِ، وَلَا شَرِبَ مَاءً وَّلَا غَيْرَهٗ مِنَ الشَّرَابِ.

وہ اسی حالت میں رہتا حتی کہ ظہر کی نماز کیلئے اٹھ جاتا پھر اپنی مجلس میں واپس آجاتا اور اسی حالت میں رہتا حتی کہ عصر کی نماز کیلئے اٹھ جاتا پھر واپس مجلس میں آجاتا اور اسی حالت میں رہتا حتی کہ مغرب کی نماز کیلئے اٹھ جاتا پھر بسا اوقات اپنی مجلس میں واپس آتا بلکہ اکثر اوقات ہی ایسا ہوتا خصوصاً جبکہ اس پر کچھ ذمہ داریوں، شرطوں اور معاہدوں کا دیکھنا باقی رہتا پھر عشاء کی نماز پڑھتا اور چلا جاتا۔ اگر یہ بات کی جائے کہ وہ اپنی پوری مدت ولایت میں

besturdubooks.wordpress.com

ایک مرتبہ بھی وضو کیلئے اٹھا اور نہ ہی اس کو وضو کی حاجت ہوئی، پانی پینے کیلئے اور نہ ہی پانی کے علاوہ کوئی دوسرا مشروب پینے کے لئے اٹھا تو یقیناً صحیح ہوگی۔

كَذٰلِكَ كَانَ شَأْنُهُ فِيْ طِوَالِ الْأَيَّامِ وَفِيْ قِصَارِهَا ، وَفِيْ صَيْفِهَا وَفِيْ شِتَائِهَا ، وَكَانَ مَعَ ذٰلِكَ لَا يُحَرِّكُ يَدًا وَلَا عُضْوًا وَلَا يُشِيْرُ بِرَأْسِهِ ، وَلَيْسَ إِلَّا أَنْ يَتَكَلَّمَ ثُمَّ يُوْجِزَ وَيَبْلُغَ بِالْيَسِيْرِ مِنَ الْكَلَامِ إِلَى الْمَعَانِي الْكَبِيْرَةِ ۔

دن لمبے ہوں یا چھوٹے اس کی شان یہی تھی اسی طرح موسم گرما اور سرما میں بھی یہی اس کی حالت تھی، ان تمام کے ساتھ ساتھ وہ اپنے ہاتھ کو حرکت دیتا اور نہ کسی دوسرے عضو کو، اور نہ اپنے سر سے اشارہ کرتا (بلکہ) وہ زبان سے بولتا (اور جب بولتا تو) پھر مختصر کلام کرتا اور تھوڑی بات میں بڑے بڑے معانی ادا کر جاتا۔

یوجز: وجز (ض) وجزاً مختصر کلام کرنا (ک) وجازۃ، وجوزاً کلام کا مختصر و بلیغ ہونا (إفعال) إیجازاً مختصر ہونا مختصر کرنا (تفعل) توجزاً حاجت پوری کرنے کا کہنا (استفعال) استیجازاً زوائد کو حذف کر دینا۔

فَبَيْنَا هُوَ كَذٰلِكَ ذَاتَ يَوْمٍ وَأَصْحَابُهُ حَوَالَيْهِ ، وَفِي السِّمَاطَيْنِ بَيْنَ يَدَيْهِ سَقَطَ عَلٰى أَنْفِهِ ذُبَابٌ فَأَطَالَ الْمُكْثَ ، ثُمَّ تَحَوَّلَ إِلٰى مُوْقِ عَيْنَيْهِ ، فَرَامَ الصَّبْرَ عَلٰى سُقُوْطِهِ عَلَى الْمُوْقِ ، وَصَبَرَ عَلٰى عَضِّهِ وَنَفَاذِ خُرْطُوْمِهِ ، كَمَا رَامَ الصَّبْرَ عَلٰى سُقُوْطِهِ عَلٰى أَنْفِهِ ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يُحَرِّكَ أَرْنَبَتَهُ أَوْ يُغْضِنَ وَجْهَهُ ، أَوْ يَذُبَّ بِأُصْبَعِهِ ۔

انہی حالات میں ایک دن وہ جبکہ اس کے اصحاب اس کے گرد دو صفوں میں اس کے سامنے جمع تھے، بیٹھا تھا کہ ایک مکھی اس کی ناک پر بیٹھ گئی، وہ کافی دیر تک بیٹھی رہی پھر وہ اس کے گوشۂ چشم کی طرف منتقل ہوگئی قاضی نے مکھی کے گوشۂ چشم پر بیٹھنے پر صبر کا ارادہ کیا۔ اس نے مکھی کے کاٹنے اور سونڈ کو اندر داخل کرنے پر صبر کیا جیسے اس نے ناک پر بیٹھنے پر صبر کیا تھا، اس نے اپنی ناک کو ایک جانب حرکت دی اور نہ اپنے چہرہ پر شکن ڈالی، اور نہ ہی اس کو اپنی انگلی سے دور کیا۔

موق: [مصدر] گوشہ چشم، بیوقوفی، غبار [جمع] أمواق۔ موق (ن) مُوْقاً، مواقۃً بے وقوف ہونا، ہلاک ہونا (تفاعل) تماوقاً حماقت ظاہر کرنا۔ رام: روم (ن) رَوْماً، مراماً ارادہ کرنا (تفعیل) ترویماً ٹھہرنا، خواہش دلانا (تفعّل) ترومًا ٹھٹھا کرنا۔ عضته: عضض

besturdubooks.wordpress.com

(س) عضًّا، عضیضًا کاٹنا، دانت سے پکڑنا (تفعیل) تعضیضًا بہت کاٹنا (إفعال) إعضاضًا دانت سے کٹوانا۔ خرطوم: سونڈ، جلدی نشہ لانے والی شراب، سردار [جمع] خراطیم۔ خرط (ن، ض) خرطًا ہاتھ مار کر پتے جھاڑنا، ہموار کرنا (استفعال) استخراطًا پھوٹ پھوٹ کر رونا۔ یغضن: غضن (تفعیل) تغضینًا شکن ڈالنا، موڑنا (ن، ض) غضنًا منع کرنا (مفاعلہ) مغاضنۃً آنکھ کا جھپکانا۔ یذب: ذبّ (ن) ذبًّا دفع کرنا، حمایت کرنا (ض) ذبًّا، ذُبًّا گرمی یا پیاس سے خشک ہونا، مرجھانا۔

فَلَمَّا طَالَ ذٰلِکَ عَلَیْهِ مِنَ الذُّبَابِ، وَشَغَلَهٗ وَأَوْجَعَهٗ وَأَحْرَقَهٗ، وَقَصَدَ إِلٰی مَکَانٍ لَا یَحْتَمِلُ التَّغَافُلَ أَطْبَقَ جَفْنَهُ الْأَعْلٰی عَلٰی جَفْنِهِ الْأَسْفَلِ فَلَمْ یَنْهَضْ فَدَعَاهُ ذٰلِکَ إِلٰی أَنْ یُّوَالِیَ بَیْنَ الطِّبَاقِ وَالْفَتْحِ، فَتَنَحّٰی رَیْثَمَا سَکَنَ جَفْنُهٗ، ثُمَّ عَادَ إِلٰی مُوْقِهٖ بِأَشَدَّ مِنْ مَرَّتِهِ الْأُوْلٰی.

جب مکھی کافی دیر تک وہاں بیٹھی رہی اور قاضی کو اس نے مصروف رکھا، اسے درد اور سخت تکلیف پہنچائی اور اس نے ایسی جگہ کا ارادہ کیا جس سے غفلت برتنے کا احتمال تک نہیں ہوسکتا تو اس نے اپنی اوپر کی پلکوں کو نیچے کی پلکوں کے ساتھ ملا دیا لیکن اس طرح بھی وہ نہیں اٹھی، اس وجہ سے وہ پے در پے پلکوں کو ملاتا رہا اور کھولتا رہا، اتنی مدت کیلئے (جتنی میں وہ پلکوں کو حرکت دیتا رہتا تھا) تو مکھی وہاں (گوشۂ چشم) سے ایک جانب ہوجاتی لیکن جتنی مدت میں وہ اپنی پلکوں کی حرکت بند کرتا وہ پھر دوبارہ پہلی مرتبہ کے مقابلے میں بہت زیادہ سختی کے ساتھ گوشۂ چشم کی طرف لوٹ آتی تھی۔

جفنۃ: [مصدر] اوپر نیچے کا پپوٹہ، نیام [جمع] أجفان، جفون۔ جفن (ن) جفنًا ذبح کر کے بڑے پیالہ میں کھلانا، برائیوں سے روکنا، جڑ پکڑنا۔ لم ینہض: نہض (ف) نہضًا، اٹھنا، مستعد ہونا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۱۱۳ پر ہے۔ ریثما: مقدارِ مہلت، الریث اکثر [ما] کے ساتھ استعمال ہوتا ہے کبھی بغیر [ما] کے بھی استعمال ہوتا ہے۔ ریث (ض) ریثًا تاخیر کرنا (تفعیل) تریثًا تھکنا، نرم کرنا (إفعال) إراثۃً دیر کرانا۔

فَغَمَسَ خُرْطُوْمَهٗ فِیْ مَکَانٍ کَانَ قَدْ آذَاهُ فِیْهِ قَبْلَ ذٰلِکَ فَکَانَ احْتِمَالُهٗ أَقَلَّ، وَعَجْزُهٗ عَنِ الصَّبْرِ عَلَیْهِ فِی الثَّانِیَةِ أَقْوٰی، فَحَرَّکَ أَجْفَانَهٗ، وَزَادَ فِیْ شِدَّةِ الْحَرَکَةِ، وَأَلَحَّ فِیْ فَتْحِ الْعَیْنِ، وَفِیْ تَتَابُعِ الْفَتْحِ وَالْإِطْبَاقِ، فَتَنَحّٰی عَنْهُ بِقَدْرِ مَا سَکَنَتْ حَرَکَتُهٗ، ثُمَّ عَادَ إِلٰی مَوْضِعِهٖ، فَمَا زَالَ یُلِحُّ عَلَیْهِ حَتّٰی

besturdubooks.wordpress.com

اسْتَفْرَغَ صَبْرَهُ وَبَلَغَ مَجْهُودَهُ ،فَلَمْ يَجِدْ بُدًّامِنْ أَنْ يَذُبَّ عَنْ عَيْنِهِ بِيَدِهِ فَفَعَلَ وَعُيُونُ الْقَوْمِ تَرْمُقُهُ، وَكَأَنَّهُمْ لَايَرَوْنَهُ فَتَنَحّٰى عَنْهُ بِقَدْرِ مَارَدَّ يَدَهُ وَسَكَنَتْ حَرَكَتُهُ،ثُمَّ عَادَ إِلٰى مَوْضِعِهِ، ثُمَّ أَلْجَأَهُ إِلٰى أَنْ ذَبَّ عَنْ وَجْهِهِ،بِطَرَفِ كُمِّهِ، ثُمَّ أَلْجَأَهُ إِلٰى أَنْ تَابَعَ ذٰلِكَ،وَعَلِمَ أَنَّ فِعْلَهُ كُلَّهُ بِعَيْنِ مَنْ حَضَرَهُ مِنْ أُمَنَائِهِ وَجُلَسَائِهِ.

مکھی نے اپنی سونڈ اس جگہ پر جہاں اس نے پہلے اس کو تکلیف دی تھی گاڑ دی جبکہ اب صبر کا احتمال کم تھا اور دوسری مرتبہ اس تکلیف پر صبر کرنے سے عاجز آنا زیادہ قوی تھا، اس نے اپنی پلکوں کو حرکت دی اور تیزی سے حرکت دیتا رہا، اپنی آنکھوں کو پے در پے کھولنے اور بند کرنے پر اصرار کیا تو مکھی اتنی دیر ایک جانب ہو جاتی جتنی دیر میں اس کی حرکت بند ہوجاتی وہ پھر اپنی جگہ واپس آجاتی اور اس طرز پر اصرار کرتی رہی (یعنی اس نے یہی طریقہ اختیار کرلیا) یہاں تک کہ وہ صبر اور اپنی کوشش کے آخری درجہ تک پہنچ گیا، اس نے اس کے علاوہ کوئی اور چارہ نہیں پایا کہ وہ اس کو اپنی آنکھ سے ہاتھ کے ذریعہ دور کرے چنانچہ اس نے ایسا کیا تو قوم کی آنکھیں اس کو اس طرح تکنے لگیں گویا کہ وہ اس کو نہیں دیکھ رہے ہیں۔ مکھی پھر اتنی مدت کیلئے اس سے ایک جانب ہوگئی جتنی مدت میں اس نے اپنا ہاتھ واپس کرلیا، جب اس کی حرکت ختم ہوگئی، وہ پھر دوبارہ اپنی جگہ کی طرف واپس آگئی۔ پھر اس کو مجبور کیا کہ وہ اس کو اپنی آستین کے ایک کونے کے ذریعے اپنے چہرے سے دور کرے اور اس کو اس پر مجبور کیا کہ وہ یہ فعل پے در پے کرے جبکہ وہ جانتا تھا کہ یہ کام اپنے ہم مجلسوں کے سامنے اور ان کی حاضری کی حالت میں کر رہا ہے۔

یلح علیہ: لح (افعال) الحاحًا اصرار کرنا، لگاتار برسنا، تھک کر سست ہونا (ن، ض) لحًّا دیر تک ہونا (س) لحًا لححًا [العین] کیچڑ سے پلکوں کا چپکنا۔ ترمقہ: رمق (ن) رمقًا دیر تک دیکھنا، چھچھلتی ہوئی نگاہ ڈالنا (تفعیل) ترمیقًا دیر تک دیکھنا، گھورنا (مفاعلہ) مرامقۃً اچھی طرح نہ کرنا۔

فَلَمَّا نَظَرُوْا إِلَيْهِ قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ الذُّبَابَ أَلَحُّ مِنَ الْخُنْفُسَاءِ وَأَزْهٰى مِنَ الْغُرَابِ ،قَالَ: وَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فَمَا أَكْثَرَ مَنْ أَعْجَبَتْهُ نَفْسُهُ فَأَرَادَاللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُعَرِّفَهُ مِنْ ضُعْفِهِ مَاكَانَ عَنْهُ مَسْتُوْرًاوَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي عِنْدَ نَفْسِي وَعِنْدَ النَّاسِ مِنْ أَرْزَنِ النَّاسِ ،فَقَدْ غَلَبَنِي وَفَضَحَنِي أَضْعَفُ خَلْقِهِ،ثُمَّ تَلَاقَوْلَهُ تَعَالٰى:

besturdubooks.wordpress.com

(وَإِنْ يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَا يَسْتَنْقِذُوهُ مِنْهُ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ) وَكَانَ بَيِّنَ اللِّسَانِ، قَلِيلَ فُضُولِ الْكَلَامِ، وَكَانَ مَهِيبًا فِي أَصْحَابِهِ، وَكَانَ أَحَدَ مَنْ لَمْ يُطْعَنْ عَلَيْهِ فِي نَفْسِهِ، وَلَا فِي تَعْرِيضِ أَصْحَابِهِ لِلْمُنَالَةِ،

جب انہوں نے اس کی طرف دیکھا تو اس نے کہا: "میں گواہی دیتا ہوں کہ مکھی گبریلا سے بھی زیادہ دشمنی میں مداومت کرنے والی، اور کوے سے بھی زیادہ حرکت کرنے والی ہے" اور کہا: میں اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہوں، کتنے زیادہ لوگ ہیں جن کو ان کا نفس پسند آجائے اور اللہ تعالیٰ ارادہ فرماتے ہیں کہ اس کی چھپی ہوئی کمزوری کو اس کے سامنے ظاہر فرمادیں اور یقیناً تم جانتے ہو کہ میں اپنے نزدیک اور لوگوں کے نزدیک سب سے زیادہ سنجیدہ ہوں۔ لیکن مجھ پر اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے سب سے کمزور مخلوق غالب آگئی اور مجھے ذلیل کردیا۔ پھر اس نے یہ آیت تلاوت کی "وَإِنْ يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَا يَسْتَنْقِذُوهُ مِنْهُ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ. ترجمہ: اور اگر ان سے چھین لے مکھی کوئی چیز تو وہ اس مکھی سے چھڑا بھی نہیں سکتے، طالب بھی کمزور ہے اور مطلوب بھی کمزور ہے"۔ وہ صاف گو، فضول گوئی کم کرنے والا، اپنے ساتھیوں کے درمیان بارعب تھا، وہ ان لوگوں میں سے ایک تھا کہ جن پر کسی نے بھی کوئی طعن وتشنیع نہیں کی تھی۔

الخنفساء: گبریلا [جمع] خنافس، یہ دراصل سیاہ اور بدشکل بھونرے سے چھوٹا ایک حشرات الارض ہے جس کی بدبو بہت سخت ہوتی ہے۔ ازھی: زھو (إفعال) إزھاءًا تکبر کرنا، لمبا ہونا (تفعیل) تزھیۃً حرکت میں لانا، رنگ اختیار کرنا (ن) زَھْوًا، زُھُوًّا پکنا۔ زَھْوًا خود پسند بنانا، روشن کرنا (افتعال) ازدھاءًا مغرور بنانا، حقارت سے دیکھنا، مجبور کرنا۔ ارزن: رزن (ک) رَزَانۃً سنجیدہ ہونا۔ بوجھل ہونا (ن) رَزْنًا ہاتھ سے اٹھا کر وزن کا اندازہ کرنا (مفاعلہ) مرازنۃً دوست ہونا، ساتھ اترنا۔ مھیبا: ھیب (ف) ھَیْبًا، ھَیْبَۃً، چوکنا رہنا، خوف کھانا (تفعیل) تھییبًا ہیبت دار بنانا (إفعال) إھابۃً چلانا، ڈانٹنا (افتعال) اھتیابًا ڈرنا، خوف کھانا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

besturdubooks.wordpress.com

اَلْقَمِيْصُ الْأَحْمَرُ

(ابن عبد ربہ(۱))

بَيْنَمَا الْمَنْصُوْرُ (۲) فِيْ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ لَيْلًا إِذْ سَمِعَ قَائِلًا يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ! إِنِّيْ أَشْكُوْ إِلَيْكَ ظُهُوْرَ الْبَغْيِ وَالْفَسَادِ فِي الْأَرْضِ، وَمَا يَحُوْلُ بَيْنَ الْحَقِّ وَأَهْلِهِ مِنَ الطَّمَعِ، فَجَزِعَ الْمَنْصُوْرُ فَجَلَسَ بِنَاحِيَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ وَأَرْسَلَ إِلَى الرَّجُلِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ وَأَقْبَلَ مَعَ الرَّسُوْلِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ بِالْخِلَافَةِ فَقَالَ الْمَنْصُوْرُ: مَا الَّذِيْ سَمِعْتُكَ تَذْكُرُ مِنْ ظُهُوْرِ الْفَسَادِ وَالْبَغْيِ فِي الْأَرْضِ؟ وَمَا الَّذِيْ يَحُوْلُ بَيْنَ الْحَقِّ وَأَهْلِهِ مِنَ الطَّمَعِ؟ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ حَشَوْتَ مَسَامِعِيْ مَا أَمْرَضَنِيْ. فَقَالَ: إِنْ أَمَّنْتَنِيْ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! أَعْلَمْتُكَ بِالْأُمُوْرِ مِنْ أُصُوْلِهَا وَإِلَّا احْتَجَزْتُ مِنْكَ وَاقْتَصَرْتُ عَلٰى نَفْسِيْ فَلِيْ فِيْهَا

---

(۱) ابوعمر احمد بن محمد بن عبد ربہ، سلسلہ نسب اموی خاندان سے جا ملتا ہے، ان کا شمار اندلس کے کبار کاتبین اور عرب کے مشہور مؤلفین میں ہوتا ہے، مشہور تصانیف میں "العقد الفرید" جس سے "القمیص الاحمر" ماخوذ ہے اور "الجلیلة المتقدة" ہے جس میں بہت سارے علوم جمع کیے گئے ہیں، آپ کی پیدائش ۲۴۶ھ میں اور وفات ۳۲۸ھ میں ہوئی۔

(۲) ام سلامہ نامی بربریہ کنیز کے بطن سے پیدا ہونے والا سفاح کا بھائی ابوجعفر منصور عبد اللہ بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس ذی الحجہ ۹۵ھ میں پیدا ہوا، اس نے اچھی خاصی دینی تعلیم حاصل کرنے اور آداب شاہی سیکھنے کے بعد سفاح اپنے بھائی کا ولی عہد بن کر ۱۳۷ھ کے شروع میں اپنی خلافت کا آغاز ابو مسلم خراسانی جیسی عظیم شخصیت کے قتل سے کیا، امویوں سے حد درجہ دشمنی کے باوجود اسی کے زمانہ خلافت (۱۳۸ھ) میں عبد الرحمن بن معاویہ بن ہشام بن عبد الملک بن مروان اموی (ان کی والدہ بھی بربریہ تھیں) نے اندلس میں امارت حاصل کر کے منصور کے مرتے دم تک ایک مثالی حکومت قائم کیے رکھی، عبد الرحمن بن زیاد بن انعم افریقی جو انگوٹھی پر "اتق اللہ" کے نشان والے منصور کے طالبعلمی کے زمانہ کے ساتھی تھے، انہوں نے ایک دن منصور سے کہا "آپکی حکومت میں جو ظلم پایا جاتا ہے یہ پہلے خلفاء میں سے کسی کے دور میں ہرگز نہیں تھا" (جس کی ایک مثال متن میں موجود ہے) اسی ابوجعفر منصور کے عہدہ قضاء کے حکم کو امام اعظم ابوحنیفہ نے بڑے احسن انداز میں ٹھکرا دیا تھا لیکن منصور کے دل میں جوش انتقام کی آگ بھڑکتی رہی، یہاں تک کہ منصور نے جب ۱۴۰ھ میں بغداد شہر کی بنیاد رکھی اور اس کی تعمیر کیلئے اس نے بہت سے لوگوں سے کئی کام لئے تو امام اعظم جیسی عظیم شخصیت کو "خشت شماری" (اینٹیں گننے) جیسے کام میں جھونک دیا اور لائق صد تحسین امام صاحب کا تقوی ہے کہ انہوں نے اس طرح کے کام کو تو خندہ پیشانی سے قبول کر لیا لیکن قضاء جیسی پرخطر وادی کی طرف قدم تو در کنار رخ تک بھی نہ کیا۔ منصور کے ہاتھوں ۱۴۵ھ میں جب عبد اللہ بن حسن کے دو شہزادوں محمد اور ابراہیم اور دیگر بہت سے لوگوں کا قتل عام ہوا تو اکثر علماء نے اسکے خلاف بغاوت کے جواز کا فتوی دیدیا، جس کی پاداش میں اس نے بہت سے علماء خصوصاً امام اعظم ابوحنیفہ جیسے محدث کو قید خانہ میں ڈال دیا اور وہیں سے ان کا جنازہ اٹھا، انا للہ وانا الیہ راجعون، ۱۵۸ھ میں جب اسنے حج کا ارادہ کیا تو لوگ یہ سمجھ رہے تھے کہ یہ مکہ پہنچتے ہی سفیان ثوری اور عباد بن کثیر (جن کو مکہ میں گرفتار کرنے کا حکم منصور یہاں سے روانہ ہوتے ہی دے چکا تھا) کو قتل کرا دے گا لیکن آسمان کو چیر کر رکھ دینے والی مظلوم کی آہ کی تاثیر لوگوں نے آنکھوں سے دیکھ لی اور کانوں سے سن لی کہ منصور جحون تک پہنچا ہی تھا کہ سواری سے گرا اور قضاء نے یہ کہہ کر استقبال کیا کہ "لوگوں پر حکمرانی کرنے والا اب ہماری حکمرانی میں آتا ہے" ۶ ذوالحجہ ۱۵۸ھ کو وفات پانے والے "مشہور منصور" کو جحون کے قریب ایک گمنام جگہ میں یہ کہہ کر منوں مٹی تلے دبا دیا گیا "جا تو رب را تھا"

besturdubooks.wordpress.com

شَاغِلٌ. قَالَ: فَأَنْتَ آمِنٌ عَلٰى نَفْسِكَ فَقُلْ. فَقَالَ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! إِنَّ الَّذِيْ دَخَلَهُ الطَّمَعُ، وَ حَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَا ظَهَرَ فِي الْأَرْضِ مِنَ الْفَسَادِ وَالْبَغْيِ لَأَنْتَ. فَقَالَ: فَكَيْفَ ذٰلِكَ؟ وَيْحَكَ يَدْخُلُنِي الطَّمَعُ، وَالصَّفْرَاءُ وَالْبَيْضَاءُ فِيْ قَبْضَتِيْ وَالْحُلْوُ وَالْحَامِضُ عِنْدِيْ؟

سرخ قمیض

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ خلیفہ منصور نے ایک رات بیت اللہ شریف کا طواف کرتے ہوئے ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنا: اے میرے خدا! بیشک میں آپ سے شکایت کرتا ہوں کہ زمین میں ظلم وفساد ظاہر ہو چکا ہے اور میں آپ سے شکایت کرتا ہوں کہ حق اور اہلِ حق کے درمیان طمع حائل ہوگئی ہے (وہ اللہ سے شکایت کر رہا تھا کہ یہ سارے کام ہو رہے ہیں لیکن حکمران کچھ نہیں کرتے) منصور (اس کی شکایت سن کر) پریشان ہو گیا اور مسجد کے ایک کونے میں (جاکر) بیٹھ گیا، اس آدمی کی طرف قاصد بھیجا (اس کو بلوایا) اس نے دو رکعت نماز پڑھی، حجرِ اسود کا بوسہ لیا اور قاصد کے ساتھ حاضر ہو گیا۔ منصور کو خلافت والا سلام کیا (یعنی سلام کے بعد یوں کہا اللہ آپ کی خلافت کو سالم رکھے) منصور نے اس سے پوچھا: زمین میں ظلم وفساد سے جو میں نے تم سے سنی ہے کون سی شے مراد ہے جس کا تم ذکر کر رہے تھے اور طمع سے مراد کیا ہے جو حق اور اہلِ حق کے درمیان حائل ہوگئی ہے؟ اللہ کی قسم! تم نے میرے کانوں کو ایک ایسی خبر سے بھر دیا ہے جس نے مجھے مریض بنا دیا ہے اس نے جواباً عرض کیا: اے امیر المؤمنین! اگر جان کی امان دیں تو میں تمام امور کے بارے میں آپ کو بتا دیتا ہوں ورنہ آپ سے باز رہتا ہوں (یعنی نہیں بتلاتا) اور اپنے نفس پر اکتفا کرتا ہوں (یعنی اپنے دل میں رکھونگا) میرے لئے یہ بھی ایک مشغولیت ہے۔ تو منصور نے کہا: تم محفوظ ہو جو کہنا چاہتے ہو کہہ ڈالو تو اس نے کہا: اے امیر المؤمنین! جس کے اندر طمع داخل ہو چکی ہے اور جو زمین میں حق اور ظلم وفساد کے ظاہر ہونے کے درمیان حائل ہو چکا ہے وہ آپ ہیں۔ یہ سن کر منصور نے پوچھا: یہ کیسے؟ تیرا ستیاناس ہو، میرے اندر لالچ کیسے داخل ہو سکتی ہے جبکہ سونا چاندی میرے قبضے میں ہیں، کھٹا میٹھا میرے پاس ہے؟

<u>جزع</u>: جزع (س) جزعاً، جزوعاً ڈرنا، بے صبری کرنا (ف) جزعاً پار کرنا (تفعیل) تجزیعاً تسلی دینا، بے صبری زائل کرنا (إفعال) إجزاعاً گھبرا ڈالنا (افتعال) اجتزاعاً کاٹنا، توڑنا۔ <u>بناحیة</u>: جانب، جہت۔ [جمع] ناحیات، نواحٍ۔ <u>استلم</u>: سلم (استفعال) استلاماً

besturdubooks.wordpress.com

[الحجر] حجراسود چھونا، بوسہ دینا۔ حشوت: حشو (ن) حَشْوًا بھرنا (مفاعلہ) محاشاۃً تھوڑی چیز دینا (افتعال) احتشاءً ابھر جانا، آسودہ ہونا۔ امننی: أمن (تفعیل) تامیناً امن و اطمینان میں کرنا، آمین کہنا (س) أمنًا مطمئن ہونا، محفوظ رہنا (ک) أمانۃً امانت دار ہونا، معتمد علیہ ہونا۔ اصول: [مفرد] أصل جڑ یا جو فرع کے مقابل ہو، وہ قوانین جن پر کسی علم یا فن کی بنیاد ہوتی ہے۔ أصل (ک) إصالۃً جڑ پکڑنا (س) أصلاً متغیر ہونا، بودار ہونا (تفعیل) تاصیلاً اصل بیان کرنا، شرافت بیان کرنا۔ احتجزت: حجز (افتعال) احتجازًا باز رہنا، حجاز میں آنا (ن، ض) حَجْزًا منع کرنا (إفعال) إحجازًا ملک حجاز میں آنا (مفاعلہ) محاجزۃً ایک دوسرے کو منع کرنا۔ الصفر آء: [مذکر] أصفر سونا، پتا، ٹڈی جو انڈے دے چکی ہو، زرد رنگ [جمع] صُفْرٌ یہاں مراد سونا چاندی دونوں ہیں۔

قَالَ : وَهَلْ دَخَلَ أَحَدًا مِّنَ الطَّمَعِ مَادَخَلَكَ ، إِنَّ اللّٰهَ اسْتَرْعَاكَ أَمْرَ عِبَادِهِ وَأَمْوَالِهِمْ فَأَغْفَلْتَ أُمُوْرَهُمْ ، وَاهْتَمَمْتَ بِجَمْعِ أَمْوَالِهِمْ ، وَجَعَلْتَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُمْ حِجَابًا مِّنَ الْجِصِّ وَالْآجُرِّ وَأَبْوَابًا مِّنَ الْحَدِيْدِ، وَحُرَّاسًا مَّعَهُمُ السِّلَاحُ، ثُمَّ سَجَنْتَ نَفْسَكَ عَنْهُمْ فِيْهَا، وَبَعَثْتَ عُمَّالَكَ فِيْ جِبَايَاتِ الْأَمْوَالِ وَجَمْعِهَا ، وَأَمَرْتَ أَنْ لَّايَدْخُلَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِّنَ الرِّجَالِ إِلَّا فُلَانٌ وَفُلَانٌ نَفَرًا سَمَّيْتَهُمْ، وَلَمْ تَأْمُرْ بِإِيْصَالِ الْمَظْلُوْمِ ، وَلَا الْمَلْهُوْفِ وَلَا الْجَائِعِ الْعَارِيْ إِلَيْكَ، وَلَا أَحَدٌ إِلَّا وَلَهُ فِيْ هٰذَا الْمَالِ حَقٌّ .

اس نے کہا جو لالچ آپکے اندر داخل ہو چکی ہے وہ کسی دوسرے کے اندر داخل نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے معاملات اور اموال کی نگہبانی آپ کو سونپ دی ہے مگر آپ انکے معاملات سے صرف غافل ہی نہیں ہوئے بلکہ انکے اموال کو اکٹھا کرنے کا بڑا اہتمام کیا پھر آپ نے (ایک طرف یہ کیا کہ) اپنے اور انکے درمیان چونے اور اینٹوں کا پردہ، لوہے کے گیٹ اور مسلح چوکیدار حائل کردیے ہیں (اور ادھر آپکی حالت یہ ہے کہ) خود بھی ان سے اعراض کرتے ہو اور پھر نوکروں کو بھیجتے ہو کہ جا کر انکے اموال جمع کر کے لے آئیں (ایک طرف یہ کیا کہ) آپنے یہ بھی حکم دیا کہ چند مخصوص لوگ جن کے نام آپنے متعین کردیے ہیں انکے علاوہ کوئی بھی آپ کے پاس نہ آئے (دوسری طرف یہ کیا کہ) کسی مظلوم، پریشان حال بھوکے اور ننگے آدمی کو اپنے تک پہنچنے کی اجازت نہیں دی حالانکہ اس مال میں تو اس کا بھی حق ہے

استرعاک: رعی (استفعال) استرعاءً رکھوالی کے لئے کہنا، چرانے کے لئے

besturdubooks.wordpress.com

کہنا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۸۵ پر ہے۔ **الجص**: چونہ، گچ۔ جصص (تفعیل) تجصیصاً گچ کرنا، آنکھیں کھولنا (افتعال) اجتصاصاً قریب قریب اکٹھا ہونا۔ **الآجر**: [مفرد] الآجرۃ اینٹ۔ **حراساً**: [مفرد] حارس چوکیدار، محافظ۔ حرس (ن،ض) حرساً (إفعال) إحراساً حفاظت کرنا (تفعل) تحرساً محفوظ رہنا، بچ کر رہنا۔ **السلاح**: ہتھیار [جمع] أسلحۃ، سلح، سلحان۔ **سحنت**: سحن (ف) سحناً توڑنا، رگڑ کر نرم و چمکدار بنانا (مفاعلہ) مساحنۃ ملاقات کرنا، بہتر میل ملاپ سے رہنا۔ **جبایات**: [مفرد] جبایۃ جمع کرنا۔ بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۱۴۴ پر ہے۔ **الملهوف**: لہف (س) لہفاً غمگین ہونا، افسوس کرنا (إفعال) إلہافاً حریص ہونا، نہایت خواہش مند ہونا (افتعال) التہافاً بھڑکنا۔ **الجائع**: بھوکا [جمع] جیاع، جوع۔ جوع (ن) جوعاً بھوکا ہونا، بصلہ [إلی] مشتاق ہونا (تفعیل) تجویعاً بھوکا رکھنا، خوراک روکنا (استفعال) استجاعۃ کسی چیز کو کھانا اور سیر نہ ہونا۔

فَلَمَّا رَآکَ هٰؤُلَاءِ النَّفَرُ الَّذِيْنَ اسْتَخْلَصْتَهُمْ لِنَفْسِکَ، وَآثَرْتَهُمْ عَلٰى رَعِيَّتِکَ، وَأَمَرْتَ أَنْ لَّا يُحْجَبُوْا دُوْنَکَ تَجْبِي الْأَمْوَالَ وَتَجْمَعُهَا، قَالُوْا هٰذَا قَدْ خَانَ اللهَ فَمَا لَنَا لَا نَخُوْنُهُ فَائْتَمَرُوْا أَنْ لَّا يَصِلَ إِلَيْکَ مِنْ عِلْمِ أَخْبَارِ النَّاسِ شَيْءٌ إِلَّا مَا أَرَادُوْا، وَلَا يَخْرُجَ لَکَ عَامِلٌ إِلَّا خَوَّنُوْهُ عِنْدَکَ وَنَفَوْهُ حَتّٰى تَسْقُطَ مَنْزِلَتُهُ عِنْدَکَ.

جب ان لوگوں نے جن کو آپ نے اپنے لئے چنا تھا اور اپنی رعایا پر ترجیح دی تھی اور ان کے بارے میں حکم دیا تھا کہ وہ آپ سے پوشیدہ نہ ہوں، آپ کو دیکھا کہ آپ مال پر اوندھے منہ گرتے ہیں اور اسکو جمع کرتے ہیں تو انہوں نے کہا: اس نے اللہ کیساتھ خیانت کی ہے تو ہم اسکے ساتھ کیوں خیانت نہیں کر سکتے؟ چنانچہ ان لوگوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ آپکے پاس لوگوں کی خبروں میں سے صرف وہی بات پہنچے گی جو وہ چاہیں گے اور اسکا مشورہ کیا کہ آپ کیلئے کوئی عامل نہ نکلے مگر یہ کہ وہ لوگ اس عامل کو تمہارے نزدیک خائن بنادیں گے اور اس کو ہٹادیں گے تاکہ اس کا مرتبہ و منزلت تمہارے نزدیک گر جائے۔

فائتمروا: أمر (افتعال) ائتماراً مشورہ کرنا، فرمانبرداری کرنا۔

فَلَمَّا انْتَشَرَ ذٰلِکَ عَنْکَ وَعَنْهُمْ أَعْظَمَهُمُ النَّاسُ، وَهَابُوْهُمْ وَصَانَعُوْهُمْ. فَکَانَ أَوَّلَ مَنْ صَانَعَهُمْ عُمَّالُکَ بِالْهَدَايَا وَالْأَمْوَالِ لِيَقْوَوْا بِهَا عَلٰى ظُلْمِ رَعِيَّتِکَ، ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِکَ ذُو الْمَقْدِرَةِ الثَّرْوَةِ مِنْ رَعِيَّتِکَ لِيَنَالُوْا

besturdubooks.wordpress.com

ظُلْمَ مَنْ دُوْنَهُمْ .فَامْتَلأَتْ بِلادُاللهِ بِالطَّمَعِ ظُلْمًا وَبَغْيًا وَفَسَادًا ، وَصَارَ هٰؤُلاءِ الْقَوْمُ شُرَكَاءَ كَ فِيْ سُلْطَانِكَ وَأَنْتَ غَافِلٌ . فَإِنْ جَاءَ مُتَظَلِّمٌ حِيْلَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ فَإِنْ أَرَادَ رَفْعَ قِصَّتِهِ إِلَيْكَ عِنْدَ ظُهُوْرِكَ وَجَدَكَ قَدْ نَهَيْتَ عَنْ ذٰلِكَ وَأَوْقَفْتَ لِلنَّاسِ رَجُلًا يَنْظُرُ فِيْ مَظَالِمِهِمْ .

جب یہ معاملہ آپکی طرف سے اوران کی طرف سے پھیل گیا تو لوگ انکو بڑا سمجھنے، ان سے ڈرنے اوران کو رشوت دینے لگے، چنانچہ اموال اور ہدایا کے ذریعہ رشوت دینے والوں میں سب سے پہلے رشوت دینے والے آپکے عمال ہیں تاکہ ان (اموال وہدایا) کے ذریعے آپکی رعیت پر ظلم کرنے میں قوت حاصل کریں۔ پھر (رشوت والا کام) آپکی رعایا میں سے دولتمندوں نے کیا تاکہ وہ اپنے سے کم درجے کے لوگوں پر ظلم کریں۔ چنانچہ اللہ کی زمین لالچ کی بناپر ظلم، دشمنی اور فساد سے بھرگئی اور آپ کی غفلت سے فائدہ اٹھاکر یہ سارے لوگ آپکی بادشاہی میں شریک ہوگئے، اگر کوئی مظلوم (ظلم کی شکایت لیکر) آپکے پاس آنا چاہتا ہے تو آپ کے اوراس کے درمیان رکاوٹیں پیدا کیجاتی ہیں اور اگر کوئی شخص اپنا معاملہ آپکے باہر نکلنے کے وقت آپکے پاس پہنچانا چاہتا ہے تو اس کو معلوم ہے کہ آپ نے ملنے سے روکا ہوا ہے اورایک ایسے آدمی کو لوگوں کیلئے مقرر کیا ہے جو انکے مظالم پہلے سے دیکھتا چلا آرہا ہے۔

هابوهم: ھیب (ف) ھَیبًا، ھَیبۃً خوف کرنا، چوکنا رہنا (تفعیل) تھییبًا ہیبت دار بنانا (تفعل) تھیبًا گھبراہٹ میں ڈالنا، خوف دلانا (افتعال) اھتیابًا ڈرنا، خوف کرنا۔
صانعوهم: صنع (مفاعلہ) مصانعۃً رشوت دینا، نرمی کرنا۔ **المقدرة**: قدر (ن ض س) قَدْرًا، قُدْرۃً توانا ہونا، قوی ہونا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۱۴۷ پر ہے۔ **الثروة**: مال یا قوم کی کثرت، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۴۳ پر ہے۔

فَإِنْ جَاءَ ذٰلِكَ الْمُتَظَلِّمَ فَبَلَغَ بِطَانَتَكَ خَبَرُهُ، سَأَلُوْا صَاحِبَ الْمَظَالِمِ أَنْ لَّا يَرْفَعَ مَظْلِمَتَهُ إِلَيْكَ ،فَلا يَزَالُ الْمَظْلُوْمُ يَخْتَلِفُ إِلَيْهِ وَيَلُوْذُ بِهِ، وَيَشْكُوْ وَيَسْتَغِيْثُ ، وَهُوَ يَدْفَعُهُ . فَإِذَا أُجْهِدَ وَأُخْرِجَ ثُمَّ ظَهَرْتَ صَرَخَ بَيْنَ يَدَيْكَ فَيُضْرَبُ ضَرْبًا مُبَرِّحًا يَكُوْنُ نَكَالًا لِغَيْرِهِ وَأَنْتَ تَنْظُرُ فَمَا تُنْكِرُ، فَمَا بَقَاءُ الْإِسْلَامِ ؟

اور اگر وہ مظلوم آجائے اوراس کی خبر آپ کے خاص لوگوں کو ہوجائے تو وہ مظلوم سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ اپنے اوپر ہونے والے ظلم کا معاملہ آپ تک نہ پہنچائے، وہ مظلوم

besturdubooks.wordpress.com

آتا جاتا رہتا ہے، پناہ مانگتا رہتا ہے، شکایت کرتا رہتا ہے، مدد مانگتا رہتا ہے، ان تمام حالات میں (تمہارا مقرر کردہ شخص) اس مظلوم کو دھتکارتا رہتا ہے۔ جب وہ بڑی کوشش کرتا ہے، پھر دھتکارا جاتا ہے پھر آتا ہے اور آپ کے سامنے چیختا ہے تو اس کو آپ کے سامنے ایسی سخت مار ماری جاتی ہے جو دوسروں کے لئے عبرت بن جاتی ہے، آپ یہ سب کچھ دیکھتے ہیں مگر اس کو برا نہیں سمجھتے، تو اسلام کی بقا کہاں ہے؟

بطانتک: خاص لوگ، رازدار، اہل وعیال، بھید [جمع] بطائن۔ **یلوذ**: لوذ (ن) لَوذًا، لِواذًا چھپنا (مفاعلہ) ملاوذۃً پناہ میں آنا، فریب دینا، مخالفت کرنا (اِفعال) اِلاذۃً احاطہ کرنا، متصل ہونا۔ **مبرحا**: برح (تفعیل) تبریحًا، سخت تکلیف دینا، تھکا دینا (س) بَرَحًا، بَرَاحًا ہٹنا، زائل ہونا (ن) بَرْحًا غضبناک ہونا **نکالا**: عبرتناک سزا، عقوبت۔ نکل (ن) نُکُلًا عبرتناک سزا دینا (س) نَکَلًا سزا قبول کرنا (تفعیل) تنکیلًا عبرتناک سزا دینا، باز رکھنا (اِفعال) اِنکالًا ہٹانا، دفع کرنا۔

وَقَدْ كُنْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! أُسَافِرُ إِلَى الصِّينِ فَقَدِمْتُهَا مَرَّةً وَقَدْ أُصِيبَ مَلِكُهُمْ بِسَمْعِهِ فَبَكَى يَوْمًا بُكَاءً شَدِيدًا فَحَثَّهُ جُلَسَاؤُهُ عَلَى الصَّبْرِ فَقَالَ: أَمَا إِنِّيْ لَسْتُ أَبْكِي لِلْبَلِيَّةِ النَّازِلَةِ وَلٰكِنِّي أَبْكِي لِمَظْلُومٍ يَصْرُخُ بِالْبَابِ فَلَا أَسْمَعُ صَوْتَهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَا إِذَا قَدْ ذَهَبَ سَمْعِي فَإِنَّ بَصَرِي لَمْ يَذْهَبْ، نَادُوا فِي النَّاسِ أَنْ لَا يَلْبَسَ ثَوْبًا أَحْمَرَ إِلَّا مُتَظَلِّمٌ، ثُمَّ كَانَ يَرْكَبُ الْفِيلَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَيَنْظُرُ هَلْ يَرٰى مَظْلُومًا.

اے امیر المؤمنین! میں چین (۱) کا سفر کر رہا تھا، ایک دفعہ میں وہاں اس وقت پہنچا جب وہاں کے بادشاہ کے کان کو کوئی بیماری لگ چکی تھی (وہ بہرا ہو چکا تھا) ایک دن شدت سے رونے لگا، ساتھ بیٹھے ہوئے ہم محفل لوگوں نے اس کو صبر کی ترغیب دی تو اس نے کہا: میں اس مصیبت کی بنا پر نہیں رو رہا جو مجھ پر نازل ہو چکی ہے بلکہ اس مظلوم کی خاطر رو

(۱) چین رقبے کے لحاظ سے سوویت یونین اور کینیڈا کے بعد دنیا کا تیسرا بڑا ملک ہے جس کا مجموعی رقبہ ۹۶ لاکھ مربع کلو میٹر ہے اور آبادی کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے جس کی آبادی ایک ارب سے زائد نفوس پر مشتمل ہے۔ اسکی سرحدیں مغرب میں پاکستان، افغانستان اور بھارت سے جنوب میں برما، لاؤس اور ویت نام سے مشرق میں کوریا سے شمال میں منگولیا اور سوویت یونین سے ملتی ہیں۔ ۲۲۸ قبل مسیح میں اس وقت کے بادشاہ "چین شہوانگ تی" کے حکم سے تعمیر کی گئی ۱۳ فٹ چوڑی ۲۰ تا ۳۰ فٹ اونچی اور ایک ہزار پانچ سو میل لمبی "دیوار چین" دنیا کے عجائبات میں سے مشہور عجوبہ ہے۔ "منگ خاندان" کے بادشاہوں کی ایک طویل مدت تک شہنشاہی چین کی تاریخ کا ایک اہم ترین حصہ ہے، متن میں مذکور بادشاہ (جاری ہے)

besturdubooks.wordpress.com

رہا ہوں جو میرے دروازے پر فریاد کرے گا اور میں اس کی فریاد کو سن نہ سکوں گا (اس نے ایک تدبیر اختیار کی) اور کہا اگر چہ میں بہرا ہو گیا ہوں لیکن میری بینائی تو نہیں گئی اس لئے لوگوں میں منادی کرادو کہ سرخ کپڑا مظلوم کے علاوہ کوئی اور نہ پہنے، وہ صبح وشام ہاتھی پر سوار ہو کر نکلتا اور دیکھتا کہ کیا کوئی مظلوم تو نہیں؟ (اگر ہوتا تو پھر اس کی دادرسی کرتا)۔

فَهٰذَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! مُشْرِكٌ بِاللهِ بَلَغَتْ رَأْفَتُهٗ بِالْمُشْرِكِيْنَ هٰذَا الْمَبْلَغَ وَأَنْتَ مُؤْمِنٌ بِاللهِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّهٖ لَاتَغْلِبُكَ رَأْفَتُكَ بِالْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى شُحِّ نَفْسِكَ، فَإِنْ كُنْتَ إِنَّمَا تَجْمَعُ الْمَالَ لِوَلَدِكَ فَقَدْ أَرَاكَ اللهُ عِبَرًا فِي الطِّفْلِ يَسْقُطُ مِنْ بَطْنِ أُمِّهٖ مَالَهٗ عَلَى الْأَرْضِ مَالٌ. وَمَا مِنْ مَّالٍ إِلَّا وَدُوْنَهٗ يَدٌ شَحِيْحَةٌ تَحْوِيْهِ فَمَا يَزَالُ اللهُ يَلْطُفُ بِذٰلِكَ الطِّفْلِ حَتّٰى تَعْظُمَ رَغْبَةُ النَّاسِ لَهٗ وَلَسْتَ الَّذِيْ تُعْطِيْ بَلِ اللهُ تَعَالٰى يُعْطِيْ مَنْ يَّشَاءُ مَا يَشَاءُ.

اے امیر المومنین! یہ ایک مشرک ہے اس کی مہربانی لوگوں کے ساتھ اس درجہ تک پہنچی ہوئی ہے اور آپ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں، اہلِ بیت میں سے ہیں لیکن آپکا نفس بخیل ہو چکا ہے اور اس کے بخل پر مسلمانوں کے ساتھ شفقت و مہربانی غالب نہیں آتی (ذرا بتلاؤ! یہ مال (کہ جس کو خرچ نہیں کرتے) کس لئے جمع کر رہے ہیں؟ اگر آپ یہ کہتے ہیں

بھی غالباً اسی خاندان کے چشم و چراغ تھے، بیجنگ میں اسی خاندان کی طرف منسوب بارہ بادشاہوں کے "منگ مقبرے" آج تک دیدہ عبرت ہیں۔ چین میں عرب نسل کا وجود آنحضرت ﷺ کی بعثت سے قبل ملتا ہے، "شمر یرعش" نامی تبع شہنشاہ یمن جسکی کل مدت شہنشاہی ۲۸۰ء سے ۳۱۵ء تک ہے اپنی خود ست فوج کو لیکر ترکستان سمرقند اور چین جیسے دشوار گزار اور کٹھن علاقوں کو چیرتا ہوا تبت میں آپہنچا اور یہاں اپنی بقیہ فوج کو چھوڑ کر وطن واپس ہوا اس طرح عرب نسل کا دائرہ جزیرہ عرب سے چین تک وسیع ہو گیا "سمرقند" کو اسی بادشاہ کے نام کے پہلے جزو (شمر) کی وجہ سے "سمرقند" کہا جاتا ہے، کیونکہ پرانی ترکستانی زبان میں "قند" شہر کو کہتے ہیں، "سمرقند" یعنی "شمر" (شمر یرعش) کا شہر، بقول سید سلیمان ندوی، ابن حوقل بغدادی (مشہور سیاح) کا بیان ہے کہ اس کے زمانہ ورود سمرقند تک شہر کے دروازہ پر "شمر یرعش" کا حمیری کتبہ ایک لوہے کی تختی پر کندہ موجود تھا لیکن افسوس کہ یہ نادر (کتبہ) شہر میں آگ لگ جانے کی وجہ سے جل کر بے نشان ہو گیا اور شہر تبت جسکو عربی لوگ تُبّت پڑھتے ہیں، یہ بھی اسی بادشاہ کے شاہی لقب تبع کی طرف منسوب ہے۔ اسلام کی ضیا پاش کرنیں چین میں پہلی صدی ہجری میں ہی طلوع ہو گئی تھیں، بقول شیخ الاسلام استاذی المکرم حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ" کہا جاتا ہے کہ حضرت عثمان غنی ؓ کے عہد خلافت میں بعض مبلغ (اور تاجر) چین کے مشرقی ساحل تک پہنچ چکے تھے، بلکہ چین کے ایک مشرقی شہر "کوانچو" میں صاحب مزار کا نام "حضرت ابو وقاص" بتایا جاتا ہے اور اس علاقے کے مسلمانوں میں یہ مشہور ہے کہ یہ صحابی تھے، واللہ اعلم۔ مسلمانوں کی طرف سے چین پر پہلی لشکر کشی ولید بن الملک کے زمانہ (۹۳ھ) میں قتیبہ بن مسلم باہلی کی سرکردگی میں ہوئی وہ چین کے جنوب مغرب میں کچھ حصے تک پہنچے تھے کہ انہیں واپس بلا لیا گیا۔ اس وقت چین میں مسلمانوں کی کل آبادی تقریباً پانچ کروڑ سے زائد ہے۔ انکا سارا سہرا مسلمان تاجروں اور مبلغوں خصوصاً بیجنگ کی "نیوجے مسجد" کے احاطہ میں ابدی نیند سونے والے شیخ محمد بن علی النمر سائی القزوینی المتوفی ۶۷۹ھ اور شیخ علی بن القاضی عماد الدین البخاری المتوفی ۶۸۲ھ کے سر ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

کر اپنی اولاد کے لئے جمع کر رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ آپکو اس بچے میں عبرت دکھلا چکے ہیں کہ جب وہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے تو اس کیلئے زمین میں کوئی مال نہیں ہوتا اور جہاں میں کوئی مال ایسا نہیں ہے کہ جس کو کسی بخیل ہاتھ نے گھیرا ہوا نہ ہو، مگر اللہ ہر وقت اس بچے پر مہربانی کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ لوگوں کی رغبت اس کی جانب بڑھ جاتی ہے اور آپ کچھ بھی نہیں دینا چاہتے مگر اللہ تعالیٰ جس کو جو کچھ دینا چاہتے ہیں دے دیتے ہیں۔

رأفتک: رأف (ف) رَأْفَةً (ک) رَأْفَةً (س) رَأْفًا بہت مہربانی کرنا (تفاعل) ترائفًا آپس میں مہربانی کرنا (تفعیل) ترئیفًا مہربان بنانا۔ شح: شح (ن، ض، س) شُحًّا بخل کرنا، حرص کرنا (مفاعلہ) مشاحۃ آپس میں بخل کرنا، کسی سے جھگڑا کرنا۔ عبرا: عبر (س) عَبَرًا عبرت حاصل کرنا، آنسو بہانا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۱۴۹ پر ہے۔

فَإِنْ قُلْتَ: إِنَّمَا تَجْمَعُ الْمَالَ لِشَدِّ يَدِ السُّلْطَانِ فَقَدْ أَرَاكَ اللهُ عِبَرًا فِي بَنِيْ أُمَيَّةَ مَا أَغْنَى عَنْهُمْ جَمْعُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَمَا أَعَدُّوا مِنَ الرِّجَالِ وَالسِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ حِيْنَ أَرَادَ اللهُ بِهِمْ مَا أَرَادَ. وَإِنْ قُلْتَ: إِنَّمَا تَجْمَعُ الْمَالَ لِطَلَبِ غَايَةٍ هِيَ أَجْسَمُ مِنَ الْغَايَةِ الَّتِيْ أَنْتَ فِيْهَا فَوَاللهِ مَا فَوْقَ مَا أَنْتَ فِيْهِ إِلَّا مَنْزِلَةٌ لَا تُدْرَكُ إِلَّا بِخِلَافِ مَا أَنْتَ عَلَيْهِ. يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! هَلْ يُعَاقَبُ مَنْ عَصَاكَ بِأَشَدَّ مِنَ الْقَتْلِ؟ فَقَالَ الْمَنْصُوْرُ: لَا. فَقَالَ: فَكَيْفَ تَصْنَعُ بِالْمَلِكِ الَّذِيْ خَوَّلَكَ مُلْكَ الدُّنْيَا وَهُوَ لَا يُعَاقِبُ مَنْ عَصَاهُ بِالْقَتْلِ وَلٰكِنْ بِالْخُلُوْدِ فِي الْعَذَابِ الْأَلِيْمِ. قَدْ رَأَى مَا عَقَدَ عَلَيْهِ قَلْبُكَ. وَعَمِلَتْهُ جَوَارِحُكَ، وَنَظَرَ إِلَيْهِ بَصَرُكَ، وَاجْتَرَحَتْهُ يَدَاكَ، وَمَشَتْ إِلَيْهِ رِجْلَاكَ، هَلْ يُغْنِيْ عَنْكَ مَا شَحَحْتَ عَلَيْهِ مِنْ مُلْكِ الدُّنْيَا إِذَا انْتَزَعَهُ مِنْ يَدِكَ، وَدَعَاكَ إِلَى الْحِسَابِ.

اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ: یہ مال اپنی بادشاہت مضبوط کرنے کے لئے جمع کر رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ بنو امیہ کو عبرت بنا کر آپکو دکھلا چکے ہیں کہ جب اللہ نے ان کے ساتھ جو کچھ کرنا چاہا تو ان کا سونا، لوگ، ہتھیار اور سواریاں جن کو انہوں نے تیار کیا تھا، کام نہ آیا اور اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ: یہ مال ایک ایسے مقصد (مرتبہ) کے حصول کے لئے جمع کر رہا ہوں جو اس مرتبہ سے بڑھ کر ہے جو آپکو حاصل ہے تو اللہ کی قسم! جس مرتبے پر آپ ہیں اس سے اوپر کوئی اور مرتبہ نہیں مگر وہ مرتبہ ہے کہ جس کو آپ کے معاملے کے عکس کے ذریعے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اے امیر المؤمنین! کیا آپکے نافرمان کو قتل سے زیادہ سخت سزا دی جا سکتی ہے؟

besturdubooks.wordpress.com

منصور نے کہا: نہیں، تب اس نے پوچھا: آپ اس بادشاہ کے ساتھ کیا کر سکتے ہیں جس نے دنیا کی بادشاہی آپکو دی ہے؟ اور وہ اپنے نافرمان کو قتل کر کے سزا نہیں دیتا بلکہ دردناک عذاب میں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ڈال کر سزا دیتا ہے یقیناً وہ منصوبہ، جس کو آپکے دل نے بنایا، وہ اعمال جن کو آپکے اعضاء نے کیا وہ چیز، جس کی طرف آپکی نظروں نے دیکھا، وہ اموال جس کو آپکے ہاتھوں نے کمایا، اور وہ کام جس کی طرف آپکے پاؤں چلے (ان سب کو) وہ دیکھ چکے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ دنیا کی بادشاہت آپ سے چھین لے اور آپکو حساب کی طرف بلائے تو جس کو جمع کر کے (آپ خرچ کرنے میں) بخل کر رہے ہیں وہ آپکے کسی کام آئیگی؟

الکراع: گھوڑے، خچر، گدھے، ہر شے کا کنارہ، گائے بکری کے پائے، پنڈلی [جمع] أکرع، أکارع۔ خولک: خول (تفعیل) تخویلاً عطا کرنا، مالک بنانا (ن) خولاً، خیالاً نگہبانی کرنا، تدبیر امور کرنا (إفعال) إخالۃً ماموں والا ہونا (استفعال) استخالۃً خادم بنانا۔ جوارحک: [مفرد] الجارحۃ عضو انسانی خصوصاً ہاتھ، شکاری درندہ یا پرندہ یا کتا، چھری۔ اجترحتہ: جرح (افتعال) اجتراحاً کمانا، ارتکاب کرنا (ف) جرحاً زخمی کرنا، مرتبہ گھٹانا (س) جرحاً زخمی ہونا (تفعیل) تجریحاً زخمی کرنا، رد کرنا (استفعال) استجراحاً فاسد ہونا۔

قَالَ: فَبَكَى الْمَنْصُوْرُ ثُمَّ قَالَ: لَيْتَنِيْ لَمْ أُخْلَقْ وَيْحَكَ كَيْفَ أَحْتَالُ لِنَفْسِيْ؟ فَقَالَ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! إِنَّ لِلنَّاسِ أَعْلَامًا يَفْزَعُوْنَ إِلَيْهِمْ فِيْ دِيْنِهِمْ وَ يَرْضَوْنَ بِهِمْ فِيْ دُنْيَاهُمْ فَاجْعَلْهُمْ بِطَانَتَكَ يُرْشِدُوْكَ. وَشَاوِرْهُمْ فِيْ أَمْرِكَ يُسَدِّدُوْكَ. قَالَ: قَدْ بَعَثْتُ إِلَيْهِمْ فَهَرَبُوْا مِنِّيْ. قَالَ: خَافُوْكَ أَنْ تَحْمِلَهُمْ عَلٰى طَرِيْقَتِكَ وَلٰكِنِ افْتَحْ بَابَكَ. وَسَهِّلْ حِجَابَكَ، وَانْصُرِ الْمَظْلُوْمَ، وَاقْمَعِ الظَّالِمَ، وَخُذِ الْفَيْئَ وَالصَّدَقَاتِ عَلٰى حِلِّهَا، وَاقْسِمْهَا بِالْحَقِّ وَالْعَدْلِ عَلٰى أَهْلِهَا وَأَنَا ضَامِنٌ عَنْهُمْ أَنْ يَأْتُوْكَ وَيُسَاعِدُوْكَ عَلٰى صَلَاحِ الْأُمَّةِ وَجَاءَ الْمُؤَذِّنُوْنَ فَآذَنُوْهُ بِالصَّلَاةِ فَصَلّٰى وَعَادَ إِلٰى مَجْلِسِهٖ وَطَلَبَ الرَّجُلَ فَلَمْ يُوْجَدْ.

راوی کہتے ہیں: منصور یہ سب سن کر رو پڑا، پھر اس نے کہا: کاش کہ میں پیدا ہی نہ ہوتا، تیرا ناس ہو، میں اپنے بچاؤ کے لئے کیا تدبیر اختیار کروں؟ اس آدمی نے کہا: اے امیر المؤمنین! لوگوں کے کچھ سردار ہوتے ہیں جنکی طرف لوگ اپنے دین کے معاملے میں رجوع کرتے ہیں اور اپنی دنیا کے معاملے میں ان (کے فیصلہ) سے راضی ہو جاتے ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

لہٰذا آپ ایسے لوگوں کو اپنے خاص آدمی (رازدار) بنائیں وہ آپکی رہنمائی کریں گے، ان سے اپنے کاموں میں مشورہ کریں وہ آپکی درست کام کی طرف رہنمائی کریں گے۔ منصور نے کہا: میں نے تو ان کی طرف پیغام بھیجا تھا مگر وہ مجھ سے دور ہٹ گئے، اس نے کہا: وہ ڈر چکے ہیں کہ آپ ان پر ایسی ذمہ داری ڈالیں گے (یعنی ان سے ایسے کام لیں گے) جیسے آپ خود کرتے ہیں اب یہ کام کریں کہ اپنا دروازہ کھول دیں، پس پردہ رہنے میں کمی کریں، مظلوم کی مدد اور ظالم کو ذلیل کریں، مالِ غنیمت اور صدقات صحیح طور پر لیں اور ان کو انصاف کے ساتھ ان کے اہل پر خرچ کریں، تو میں انکی طرف سے اس کا ضامن ہوں کہ وہ آپکے پاس آئیں گے اور امت کی اصلاح میں آپکے دستِ راست بنیں گے۔ (ابھی یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ) مؤذن آگئے اور انہوں نے اذان دی، منصور نماز پڑھ کر جب اپنی مجلس کی طرف واپس آیا تو اس نے اس آدمی کو پھر بلوایا مگر وہ ان کو نہ ملا (وہ جاچکا تھا)

__یفزعون__: فزع (اِفعال) اِفزاعًا فریادرسی کرنا، گھبراہٹ دور کرنا، بیدار کرنا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۱۰۵ پر ہے۔ __یسددونک__: سدد (تفعیل) تسدیدًا راہِ راست کی طرف راہنمائی کرنا، سیدھا کرنا (ن) سدًّا بند کرنا، درست کرنا (س، ض) سَدَدًا درست ہونا، سیدھا ہونا (اِفعال) اِسدادًا سیدھا ہونا، راہِ راست کو پہنچنا یا طلب کرنا۔ __أقمع__: قمع (اِفعال) اِقماعًا ذلیل وخوار کرنا (ف) قمعًا ارادہ سے ہٹا دینا، ذلیل وخوار کرنا (تفعل) تقمعًا متحیر و مدہوش ہونا (انفعال) انقماعًا پوشیدہ مکان میں داخل ہونا۔

☆☆☆☆☆☆☆

كَيْفَ كَانَ مُعَاوِيَةُ رضي الله عنه يَقْضِي يَوْمَهُ (للمسعودی) (۱)

كَانَ مِنْ أَخْلَاقِ مُعَاوِيَةَ (۲) أَنَّهُ كَانَ يَأْذَنُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ خَمْسَ مَرَّاتٍ كَانَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ جَلَسَ لِلْقَاصِّ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ قَصَصِهِ. ثُمَّ يَدْخُلُ

(۱) ابو الحسن علی بن الحسین بن علی المسعودی آپ بہت مشہور مؤرخ گزرے ہیں، بغداد میں پیدا ہوئے، سیر وسیاحت کا بہت شوق تھا جس کی وجہ سے ہند، چین اور بحر عاسکر کی سیر کی، ۳۴۵ھ یا ۳۴۶ھ میں وفات پائی۔

(۲) یہ ابو سفیان رضی اللہ عنہ کے بیٹے نبی کریم ﷺ کے جلیل القدر صحابی اور کتابِ وحی میں سے ہیں، دولتِ امویہ کے مؤسس اور فنِ سیاست میں ان کامل ماہرین میں سے ہیں جو جزیرہ عرب کی سرزمین پر پیدا ہوئے، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آپ کو دیکھ کر فرمایا کرتے تھے یہ عرب کے کسریٰ ہیں، آپ انتہائی سخی اور باوقار انسان تھے، اپنے دورِ خلافت میں جس کی کل مدت بیس سال ہے دنیا کے بڑے بادشاہوں میں سے ایک شمار ہوتے تھے، ۶۰ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

besturdubooks.wordpress.com

فَيُؤْتِي بِمُصْحَفِهِ فَيَقْرَأُ جُزْأَهُ. ثُمَّ يَدْخُلُ إِلَى مَنْزِلِهِ فَيَأْمُرُ وَيَنْهِي ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يَخْرُجُ إِلَى مَجْلِسِهِ فَيَأْذَنُ لِخَاصَّةِ الْخَاصَّةِ فَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُونَهُ، وَيَدْخُلُ عَلَيْهِ وُزَرَاؤُهُ فَيُكَلِّمُونَهُ فِيمَا يُرِيدُونَ مِنْ يَوْمِهِمْ إِلَى الْعَشِيِّ.

حضرت معاویہ ﷛ کی یومیہ مصروفیات

حضرت معاویہ ﷛ کے اخلاق وعادات میں یہ بات شامل تھی کہ وہ دن اور رات میں پانچ دفعہ (اپنے پاس آنے کی) اجازت مرحمت فرمایا کرتے تھے، جب وہ فجر کی نماز پڑھ لیتے تو وہ وعظ کرنے والے کے پاس تشریف فرما ہوتے یہاں تک کہ وہ اپنے وعظ سے فارغ ہوجاتا پھر آپ گھر تشریف لیجاتے قرآن کریم لیکر آتے اور اس میں سے ایک پارہ تلاوت فرماتے، پھر دوبارہ اپنے گھر تشریف لیجاتے (گھر والوں کو) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر فرماتے اور اس کے بعد چار رکعت نماز پڑھتے پھر اپنی مجلس کی طرف آتے اور خاص خاص لوگوں کو آنے کی اجازت دیتے، آپ ان سے اور وہ آپ سے باتیں کرتے، پھر آپ کے وزراء آپ کے پاس حاضر ہوتے، جس معاملے میں چاہتے چاشت کے وقت تک آپ سے باتیں کرتے۔

ثُمَّ يُؤْتَى بِالْغَدَاءِ الْأَصْغَرِ وَهُوَ فَضْلَةُ عَشَائِهِ مِنْ جَدْيٍ بَارِدٍ أَوْ فَرْخٍ وَمَا يُشْبِهُهُ ثُمَّ يَتَحَدَّثُ طَوِيلًا. ثُمَّ يَدْخُلُ مَنْزِلَهُ لِمَا أَرَادَ ثُمَّ يَخْرُجُ فَيَقُولُ: يَا غُلَامُ! أَخْرِجِ الْكُرْسِيَّ فَيَخْرُجُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيُوضَعُ فَيُسْنِدُ ظَهْرَهُ إِلَى الْمَقْصُورَةِ وَيَجْلِسُ عَلَى الْكُرْسِيِّ وَيَقُومُ الْأَحْدَاثُ فَيَتَقَدَّمُ إِلَيْهِ الضَّعِيفُ وَالْأَعْرَابِيُّ وَالصَّبِيُّ وَالْمَرْأَةُ وَمَنْ لَا أَحَدَ لَهُ فَيَقُولُ: أَعِزُّوهُ وَيَقُولُ: عُدِيَ عَلَيَّ فَيَقُولُ: ابْعَثُوا مَعَهُ وَيَقُولُ: صُنِعَ بِي فَيَقُولُ: انْظُرُوا فِي أَمْرِهِ، حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ أَحَدٌ دَخَلَ فَجَلَسَ عَلَى السَّرِيرِ. ثُمَّ يَقُولُ: ائْذَنُوا لِلنَّاسِ عَلَى قَدْرِ مَنَازِلِهِمْ وَلَا يُشْغِلْنِي أَحَدٌ عَنْ رَدِّ السَّلَامِ. فَيُقَالُ: كَيْفَ أَصْبَحَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَطَالَ اللّٰهُ بَقَاءَهُ؟ فَيَقُولُ: بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ. فَإِذَا اسْتَوَوْا جُلُوسًا قَالَ: يَا هٰؤُلَاءِ إِنَّمَا سُمِّيتُمْ أَشْرَافًا لِأَنَّكُمْ شُرِّفْتُمْ مَّنْ دُونَكُمْ بِهٰذَا الْمَجْلِسِ، ارْفَعُوا إِلَيْنَا حَوَائِجَ مَنْ لَا يَصِلُ إِلَيْنَا. فَيَقُومُ الرَّجُلُ فَيَقُولُ: اُسْتُشْهِدَ فُلَانٌ فَيَقُولُ: افْرِضُوا لِوَلَدِهِ، وَيَقُولُ آخَرُ: غَابَ فُلَانٌ عَنْ أَهْلِهِ. فَيَقُولُ: تَعَاهَدُوهُمْ، أَعْطُوهُمْ، اقْضُوا حَوَائِجَهُمْ، اخْدِمُوهُمْ.

پھر اس کے بعد غداء اصغر (ناشتہ) لایا جاتا جو کہ رات کے کھانے میں سے بکری

besturdubooks.wordpress.com

کے ٹھنڈے گوشت کا یا چوزے اور اس جیسی چیزوں کا باقی ماندہ ہوتا، پھر آپ کافی دیر تک گفتگو فرماتے رہتے اس کے بعد جب آپ ﷺ اپنے گھر تشریف لے جاتے پھر باہر تشریف لاتے اور اپنے غلام سے فرماتے: کرسی باہر نکالو، تو کرسی نکال کر مسجد میں لائی جاتی اور اسے اس انداز میں رکھا جاتا کہ اس کی پشت کا رخ محراب کی طرف ہوتا تھا پھر آپ اس کرسی پر تشریف فرما ہوتے اور شکایتیں کرنے والے کھڑے ہو جاتے۔ آپ کو کمزور، دیہاتی، بچے اور عورتیں اور جس کا کوئی بھی نہ ہو درخواست پیش کرتا، آپ فرماتے اس کی عزت وتکریم کرو وہ کہتا مجھ پر ظلم کیا گیا ہے، آپ فرماتے اس کے ساتھ کسی کو بھیجو۔ وہ کہتا میرے ساتھ یہ معاملہ ہو چکا ہے، آپ فرماتے اس کے کام میں غور کرو (اس طرح ہر کسی کے معاملات نبٹاتے جاتے) یہاں تک کہ جب کوئی بھی باقی نہ بچتا تو آپ تخت پر جلوہ افروز ہو جاتے اور حکم دیتے کہ لوگوں کو انکے درجوں کے مطابق اجازت دیدو اور مجھے سلام کا جواب دینے سے کوئی نہ روکے (یعنی ان سے باتیں کرنے دیجائیں) پھر ان سے کہا جاتا کہ امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ آپ کی عمر دراز کرے! آپ نے صبح کس حال میں فرمائی؟ آپ جواب دیتے: اللہ تعالیٰ کی نعمت کے ساتھ، جب وہ تمام سید ھے ہو کر بیٹھ جاتے تو آپ فرماتے اے لوگو! بیشک تمہیں شرفاء کا نام دیا گیا ہے کیونکہ تمہیں دوسروں پر اس مجلس کی وجہ سے فضیلت ملی، اس لئے آپ لوگ ان افراد کی ضروریات اور مسائل کو پیش کرو جو یہاں نہیں پہنچ سکتے، ایک شخص کھڑے ہو کر عرض کرتا کہ فلاں شخص شہید ہو گیا ہے آپ فرماتے کہ اس کے بیٹے کیلئے کچھ مقرر کر دو (وظیفہ وغیرہ) پھر دوسرا شخص عرض کرتا کہ فلاں شخص اپنے گھر والوں سے غائب ہو گیا ہے (یعنی لاپتہ ہو گیا ہے) آپ فرماتے کہ ان کا خیال رکھو، ان کو کچھ عطیہ دو، ان کی ضروریات کو پورا کرو اور ان کی خدمت کرو۔

<u>جدي</u>: پہلے سال کا بکری کا بچہ۔[جمع] أجد، جداء [الجدایہ] ہرن کا بچہ۔ <u>فرخ</u>: پرندہ کا بچہ، چھوٹا پودا یا چھوٹا حیوان [جمع] فراخ، أفرخ، فُروخ۔ فرخ (س) فَرَخا، چمٹنا (تفعیل) تفریخاً [الطائرۃ] پرندوں کا بچوں والا ہونا۔ <u>المقصورۃ</u>: محراب، خاص کمرہ جہاں امام کھڑا ہو، کمرہ، حویلی، دلہن کا مزین کمرہ [جمع] مقاصیر۔ <u>اعزوہ</u>: عزز (إفعال) إعزازاً عزیز بنانا (ن) عَزاً قوی کرنا (ض) عِزاً عزیز ہونا، قوی ہونا (تفعیل) تعزیزاً تعظیم کرنا، مدد کرنا۔ <u>افرضوا</u>: فرض (ض) فَرضاً تنخواہ مقرر کرنا، عطیہ دینا (ک، ض) فراضۃً، فُروضاً عمر رسیدہ ہونا (ک) فَراضۃً علم الفرائض کے جاننے والا ہونا۔ <u>تعاهدوهم</u>: عهد (تفاعل)

besturdubooks.wordpress.com

تعاھدًا (تفعّل) تعھُّدا دیکھ بھال کرنا، عہد کی تجدید کرنا (س) عھداً پہچاننا، حفاظت کرنا (إفعال) إعھاذ امین بنانا، کفالت کرنا۔

ثُمَّ يُؤْتَى بِالْغَدَآءِ وَيَحْضُرُ الْكَاتِبُ فَيَقُوْمُ عِنْدَ رَأْسِهِ وَيَقْدَمُ الرَّجُلَ فَيَقُوْلُ لَهُ: اِجْلِسْ عَلَى الْمَائِدَةِ، فَيَجْلِسُ فَيَمُدُّ يَدَهُ فَيَأْكُلُ لُقْمَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا. وَالْكَاتِبُ يَقْرَأُ كِتَابَهُ فَيَأْمُرُ فِيْهِ بِأَمْرٍ فَيُقَالُ: يَا عَبْدَ اللهِ اعْقُبْ فَيَقُوْمُ وَيَتَقَدَّمُ آخَرُ حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى أَصْحَابِ الْحَوَائِجِ كُلِّهِمْ، وَرُبَّمَا قَدِمَ عَلَيْهِ مِنْ أَصْحَابِ الْحَوَائِجِ أَرْبَعُوْنَ أَوْ نَحْوُهُمْ عَلَى قَدْرِ الْغَدَآءِ ثُمَّ يُرْفَعُ الْغَدَآءُ وَيُقَالُ لِلنَّاسِ: أَجِيْزُوْا فَيَنْصَرِفُوْنَ فَيَدْخُلُ مَنْزِلَهُ فَلَا يَطْمَعُ فِيْهِ طَامِعٌ.

پھر ان کے پاس دوپہر کا کھانا لایا جاتا اور کاتب حاضرِ خدمت ہوتا وہ آپ ﷺ کے سرہانے آکر کھڑا ہو جاتا اور ایک آدمی آگے بڑھتا تو آپ اسے دسترخوان پر بیٹھنے کو فرماتے، وہ بیٹھ جاتا اور اپنے ہاتھ کو آگے بڑھا کر دو تین لقمے کھاتا اور کاتب اپنا لکھا ہوا سناتا تو آپ اسے اس کے بارے میں کچھ ہدایت دیتے، پھر اس آدمی کو کہا جاتا: اللہ کے بندے! کسی دوسرے کو بھیج دو، وہ کھڑا ہوتا (اور چلا جاتا) اور دوسرا آجاتا یہاں تک کہ آپ تمام ضرورتمند لوگوں سے مل لیتے، دوپہر کے کھانے کے وقت میں کبھی کبھار آپ کے پاس چالیس یا اتنی تعداد کے قریب قریب اصحاب ضرورت بھی آجاتے تھے۔ اس کے بعد کھانا (دسترخوان) اٹھا لیا جاتا اور لوگوں سے کہا جاتا "چلے جاؤ" تو وہ لوگ چلے جاتے اور آپ اپنے گھر تشریف لیجاتے اور اسمیں کوئی طمع کرنے والا طمع نہ کرتا۔

اعقب: عقب (ض، ن) عَقْبًا پیچھے آنا، جانشین ہونا۔

حَتَّى يُنَادِيَ بِالظُّهْرِ فَيَخْرُجُ فَيُصَلِّيْ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّيْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيَأْذَنُ لِخَاصَّةِ الْخَاصَّةِ فَإِنْ كَانَ الْوَقْتُ وَقْتَ شِتَاءٍ أَتَاهُمْ بِزَادِ الْحَاجِّ مِنَ الْأَخْبِصَةِ الْيَابِسَةِ وَالْخُشْكُنَانِجِ وَالْأَقْرَاصِ الْمَعْجُوْنَةِ بِاللَّبَنِ وَالسُّكَّرِ مِنْ دَقِيْقِ السَّمِيْدِ وَالْكَعْكِ الْمُنَضَّدِ وَالْفَوَاكِهِ الْيَابِسَةِ. وَإِنْ كَانَ وَقْتَ صَيْفٍ أَتَاهُمْ بِالْفَوَاكِهِ الرُّطَبَةِ. وَيَدْخُلُ إِلَيْهِ وُزَرَاؤُهُ فَيُؤَامِرُوْنَهُ فِيْمَا احْتَاجُوْا إِلَيْهِ بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ وَيَجْلِسُ إِلَى الْعَصْرِ ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَدْخُلُ مَنْزِلَهُ فَلَا يَطْمَعُ فِيْهِ طَامِعٌ، حَتَّى إِذَا كَانَ فِيْ آخِرِ أَوْقَاتِ الْعَصْرِ خَرَجَ فَجَلَسَ عَلَى سَرِيْرِهِ وَيُؤْذَنُ لِلنَّاسِ عَلَى مَنَازِلِهِمْ فَيُؤْتَى بِالْعَشَاءِ فَيَفْرُغُ مِنْهُ

besturdubooks.wordpress.com

مِقْدَارَ مَا يُنَادِي بِالْمَغْرِبِ وَلَايُنَادِي لَهُ بِأَصْحَابِ الْحَوَائِجِ .ثُمَّ يُرْفَعُ الْعَشَاءُ

جب ظہر کی اذان ہو جاتی آپ باہر تشریف لاتے نماز پڑھ کر پھر گھر تشریف لے جاتے اور وہاں چار رکعت پڑھتے ، پھر مجلس میں بیٹھ جاتے اور خاص خاص لوگوں کو اجازت دیتے۔ اگر سردیوں کا موسم ہوتا تو آپ کے سامنے (کھانے کیلئے) خشک حلوہ، خشک نان، دودھ چینی اور سفید آٹے (میدہ) کے بنے ہوئے پیڑے، آٹے، دودھ اور چینی کے بنے ہوئے کیک اور خشک پھل پیش کیے جاتے اور اگر گرمیوں کا موسم ہوتا تو تر پھل پیش کیے جاتے۔ آپ کے وزراء حاضر خدمت ہوتے اور آپ سے اپنے بقیہ دن کے معاملات کے لئے احکام لیتے۔ آپ وہاں عصر تک بیٹھے رہتے، پھر باہر نکلتے اور عصر کی نماز ادا کرتے پھر اپنے گھر تشریف لیجاتے اور اسمیں کوئی طمع کرنے والا طمع نہ کرتا یہاں تک کہ عصر کے آخری اوقات میں آپ باہر تشریف لاتے، تخت پر جلوہ افروز ہوتے اور لوگوں کو اپنے گھر جانے کی اجازت دی جاتی۔ اس کے بعد آپ کے سامنے شام کا کھانا چنا جاتا، آپ اس سے مغرب کی اذان میں صرف ہونے والے وقت کی مقدار کے برابر وقت میں فارغ ہو جاتے اور اس کھانے کے وقت میں ضرورتمندوں کو نہیں بلایا جاتا تھا، اس کے بعد کھانا (دسترخوان) اٹھالیا جاتا تھا۔

الأخبصة: [مفرد] خَبِيصٌ کھجور اور گھی کا حلوا۔ خبص (تفعیل) تخبیصا کھجور گھی کا حلوا بنانا، کھجور گھی کا حلوا کھانا **الخشكنانج**: خشک نان سے معرب ہے، خشک نان، ڈبل روٹی۔ **الأقراص**: [مفرد] القُرْصُ روٹی کی ٹکیا، پیڑا۔ **السميد**: [بفتح السین وکسر المیم] سفید آٹا **الكعك**: کیک [جمع] كَعْكَاتٌ۔ **المنضد**: نضد (تفعیل) تنضیدًا (ض) نضدًا ایک دوسرے پر چننا، ایک دوسرے پر ڈھیر لگانا (انفعال) انتضادًا ایک جگہ اکٹھا ہونا۔

فَيُنَادِي بِالْمَغْرِبِ فَيَخْرُجُ فَيُصَلِّيهَا. ثُمَّ يُصَلِّي بَعْدَهَا أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ وَيَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ خَمْسِينَ آيَةً . يَجْهَرُ تَارَةً وَيُخَافِتُ أُخْرَى، ثُمَّ يَدْخُلُ مَنْزِلَهُ فَلَا يَطْمَعُ فِيهِ طَامِعٌ حَتَّى يُنَادِي بِالْعِشَاءِ الْآخِرَةِ، فَيَخْرُجُ فَيُصَلِّي ثُمَّ يُؤْذَنُ لِلْخَاصَّةِ وَخَاصَّةِ الْخَاصَّةِ وَالْوُزَرَاءِ وَالْحَاشِيَةِ فَيُؤَامِرُهُ الْوُزَرَاءُ فِيمَا أَرَادَ وَأَصْدَرَ مِنْ لَيْلَتِهِمْ وَيَسْتَمِرُّ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ فِي أَخْبَارِ الْعَرَبِ وَأَيَّامِهَا وَالْعَجَمِ وَمُلُوكِهَا وَسِيَاسَتِهَا لِرَعِيَّتِهَا وَسَائِرِ مُلُوكِ الْأُمَمِ وَحُرُوبِهَا وَمَكَائِدِهَا وَسِيَاسَتِهَا لِرَعِيَّتِهَا وَغَيْرِ ذَلِكَ مِنْ أَخْبَارِ الْأُمَمِ السَّالِفَةِ ثُمَّ تَأْتِيهِ

besturdubooks.wordpress.com

الطُّرُفُ الْغَرِيْبَةُ مِنْ عِنْدِ نِسَائِهِ مِنَ الْحَلْوٰى وَغَيْرِهَا مِنَ الْمَآكِلِ اللَّطِيْفَةِ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيَنَامُ ثُلُثَ اللَّيْلِ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَقْعُدُ فَيُحْضَرُ الدَّفَاتِرُ فِيْهَا سِيَرُ الْمُلُوْكِ وَأَخْبَارُهَا وَالْحُرُوْبُ وَالْمَكَائِدُ، فَيَقْرَأُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ غِلْمَانٌ لَهُ مُرَتَّبُوْنَ، وَقَدْ وُكِّلُوْا بِحِفْظِهَا وَقِرَاءَتِهَا فَتَمُرُّ بِسَمْعِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جُمَلٌ مِنَ الْأَخْبَارِ وَالسِّيَرِ وَالْآثَارِ وَأَنْوَاعِ السِّيَاسَاتِ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي الصُّبْحَ ثُمَّ يَعُوْدُ فَيَفْعَلُ مَا وَصَفْنَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ.

پھر مغرب کی اذان ہوتی اور آپ باہر تشریف لے آتے، نماز ادا کرتے اور اس کے بعد چار رکعت پڑھتے اور ہر رکعت میں پچاس آیتیں تلاوت فرماتے، کبھی بلند آواز سے اور کبھی آہستہ آواز سے پڑھتے تھے۔ فراغت کے بعد اپنے گھر تشریف لیجاتے اور اسمیں کوئی طمع کرنے والا طمع نہ کرتا یہاں تک کہ عشاء کی اذان ہو جاتی، آپ باہر تشریف لاتے، نماز ادا کرتے اور پھر خاص خاص لوگوں، وزیروں اور درباریوں کو حاضر ہونے کی اجازت دی جاتی اور وزراء ان سے اس رات کے اندر جو کچھ وہ کرنا چاہتے تھے مشورہ کرتے۔ یہ مجلس تہائی رات تک جاری رہتی، اس میں عرب کے حالات اور ان کی تاریخ، عجم کے حالات، شاہانِ عجم اور ان کی اپنی رعایا کے لئے سیاست اور پوری دنیا کے بادشاہوں کے حالات، ان کی جنگوں، جنگی چالبازیوں اور ان کی اپنی رعایا کے لئے سیاست، اس کے علاوہ گزشتہ زمانے کی قوموں کی خبروں کے بارے میں بات چیت چلتی رہتی، پھر آپ کے سامنے آپ کے گھر والوں کی طرف سے نئی نئی قسم کے عمدہ اور میٹھے کھانے بھیجے جاتے، پھر آپ اپنی خواب گاہ میں تشریف لے جاتے اور ایک تہائی رات کے بقدر آرام فرماتے، پھر اٹھ کر بیٹھ جاتے اور آپ کے سامنے کاپیاں حاضر کی جاتیں، جن میں بادشاہوں کی سیرت، ان کی خبریں، ان کی جنگیں اور ان کے جنگی حیلے لکھے ہوئے ہوتے اور ان رجسٹروں کو وہ غلام آپکے سامنے پڑھتے تھے جو انکے مرتب ہوتے تھے، ان کو یاد کرنے اور پڑھنے کی ذمہ داری بھی انہی کو سونپی گئی تھی، ان جملہ خبروں، سیر و آثار اور سیاسیات کی انواع کو سنتے سنتے ساری رات گزر جایا کرتی تھی۔ پھر آپ باہر تشریف لاتے اور فجر کی نماز ادا کرتے، پھر ہر روز وہی کرتے جو ہم نے بیان کیا۔

مکائد: [مفرد] مکیدۃ مکر، دھوکہ، خباثت، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۱۰ پر ہے۔
سیاستھا: ملکی تدبیر و انتظام۔ سوس (ن) سیاسۃً دیکھ بھال رکھنا، سدھانا، امور کا انتظام و

besturdubooks.wordpress.com

تدبیر کرنا (س) سُوسًا گھن پڑنا (إفعال) إساسۃً رئیس وسردار بنالینا۔ **السالفۃ**: گزری ہوئی، گردن کا وہ حصہ جو بال لٹکنے کی جگہ ہے [جمع] سوالف۔ سلف (ن) سَلَفًا، سُلُوفًا گزرنا، آگے ہونا (تفعیل) تسلیفًا پیشگی دینا، ہر وہ چیز جس کو غذا سے پہلے وقت گزاری کے لئے کھایا جاتا ہے کو کھانا۔ **الطرف**: [مفرد] الطُرفۃ نئی عمدہ چیز، یہاں مراد نئے نئے عمدہ قسم کے کھانے۔ طرف (ک) طرافۃً نیا مال ہونا (إفعال) إطرافًا نئی عمدہ چیز لانا، تحفہ دینا۔

☆☆☆☆☆☆☆

إِسْتِقَامَةُ الْإِمَامِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَكَرَمُهُ (۱)

حَكَى ابْنُ حَبَّانَ الْبُسْتِيُّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَحْمَدَ الْقَطَّانِ الْبَغْدَادِيِّ بِتُسْتُرٍ. قَالَ: كَانَ لَنَا جَارٌ بِبَغْدَادَ كُنَّا نُسَمِّيهِ طَبِيبَ الْقُرَّاءِ. كَانَ يَتَفَقَّدُ الصَّالِحِينَ وَيَتَعَاهَدُهُمْ، فَقَالَ لِي: دَخَلْتُ يَوْمًا عَلَى أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فَإِذَا هُوَ مَغْمُومٌ مَكْرُوبٌ فَقُلْتُ: مَالَكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ؟ قَالَ: خَيْرٌ! قُلْتُ: وَمَا الْخَيْرُ؟ قَالَ: أُمْتُحِنْتُ بِتِلْكَ الْمِحْنَةِ حَتَّى ضُرِبْتُ ثُمَّ عَالَجُونِي وَبَرَأْتُ، إِلَّا أَنَّهُ بَقِيَ فِي صُلْبِي مَوْضِعٌ

(۱) آپ کا پورا نام امام ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال شیبانی ذہلی ہے، آپ مسلمانوں کے مشہور چار ائمہ میں سے ایک امام، اہل دین اور ان کے شعار سے محبت کرنے والے اور دین کا دفاع کرنے والوں میں سے شمار کیے جاتے ہیں، ربیع الاول ۱۶۴ھ میں بغداد میں پیدا ہوئے، آپ شروع سے ہی قانع اور صابر تھے، بچپن میں حفظ قرآن مکمل کر کے حدیث کی طرف توجہ فرمائی اور اس کیلئے بہت سارے ممالک کا سفر کیا، حجاز کے ایک سفر میں امام شافعی رحمہم اللہ سے ملاقات ہوئی جن سے فقہ اور اصول فقہ میں کسب کیا، اس کے بعد بغداد میں ان سے دوسری ملاقات ہوئی۔ آپ کو ہزاروں احادیث یاد تھیں حدیث اور علم روایت میں بڑا اونچا مقام پایا یہاں تک کہ امامت اور اجتہاد کے رتبہ پر فائز ہوئے، پھر آپ نے تدریس اور فتویٰ کا کام شروع کیا تو لوگ ان کی مجالس میں جوق در جوق آنے لگے یہاں تک کہ ان سے عظیم ہستیوں نے جن میں امام بخاری رحمہ اللہ، امام مسلم رحمہ اللہ، امام ترمذی رحمہ اللہ اور امام ابوداؤد رحمہ اللہ قابل ذکر ہیں، شرف تلمذ حاصل کیا، زہد وتوکل اور تقویٰ وتواضع میں، سلاطین کے اموال سے اعراض کرنے میں اور مکارم اخلاق میں تو قدرت کی نشانیوں میں سے تھے، معتصم باللہ کے دور میں فتنہ اعتزال جب برپا ہوا تو سنت اور صحیح عقیدہ کا دفاع کرتے ہوئے آزمائش میں مبتلا کر دیئے گئے اور آپ کو ایسی تکالیف دی گئیں کہ بہت کم افراد کو ایسی تکالیف دی گئیں، آپ نے اس میں پہلوانوں کی طرح صبر کیا اور پہاڑ کی طرح ثابت قدم رہے، پھر متوکل کے دور میں جب عطایا و ہدایا اور اجلال وتکریم کے ذریعہ امتحان میں مبتلا ہوئے تو اس میں بھی ربانیین، متوکلین اور زاہدین کی طرح استقامت دکھلائی، آپ نے ہر جگہ سنت کی پیروی کی اور اسلام کا دفاع کیا یہاں تک کہ زمانے کے بڑے امام حدیث علی المدینی نے فرمایا "بلاشبہ اللہ نے ایام ردت میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ذریعہ اور ایام فتنہ میں امام احمد بن حنبل کے ذریعہ اسلام کو عزت بخشی" امام قتیبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں "جب تم ایسے شخص کو دیکھو جو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے محبت کرتا ہے تو سمجھ لو کہ وہ متبع سنت ہے" ۲۴۱ھ میں انتقال فرمایا، آپ کے جنازہ میں بہت بڑے مجمع نے شرکت کی یہاں تک کہ عبدالوھاب الوثاق کا کہنا ہے: جاہلیت اور اسلام کے دور میں ہمیں اتنے بڑے مجمع کی خبر نہیں پہنچی، آپ کی مشہور کتابوں میں سے "مسند امام احمد بن حنبل" ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

يُوْجِعُنِيْ هُوَ أَشَدُّ عَلَيَّ مِنْ ذٰلِكَ الضَّرْبِ،

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی استقامت اوران کا کرم

ابن حبان البستی (۱) نے اسحاق بن احمد القطان البغدادی سے بمقام تستر میں حکایت کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ بغداد میں ہمارا ایک پڑوسی تھا، ہم اسے طبیب القراء کے نام سے پکارتے تھے۔ وہ نیک لوگوں کی تلاش میں رہتا تھا اوران کی دیکھ بھال کرتا تھا۔ اس نے مجھے بتلایا: میں ایک دن امام احمد بن حنبلؒ کے ہاں حاضر ہوا جبکہ وہ بہت ہی مغموم اور دردمند تھے، میں نے ان سے پوچھا: اے ابوعبداللہ! تمہیں کیا ہوگیا ہے؟ انہوں نے کہا: خیر ہے۔ میں نے کہا: خیر کیسے ہے؟ فرمایا کہ اس امتحان کے ذریعے مجھے آزمائش میں ڈالا گیا یہاں تک کہ مجھے مارا گیا پھر انہوں نے میرا اتنا علاج کیا کہ میں صحیح وتندرست تو ہوگیا مگر میری پشت میں ایک جگہ رہ گئی ہے جو مجھے تکلیف پہنچاتی ہے اور وہ مجھ پر اس مار سے بھی زیادہ شدید ہے۔

<u>مکروب</u>: کرب (ن) کرُبًا دشوار ہونا، سخت غم ہونا (اِفعال) اِکرابًا قریب ہونا، دوڑنا (مفاعلۃ) مکاربۃً قریب ہونا (افتعال) اکترابًا سخت غمگین ہونا۔ <u>یوجعنی</u>: وجع (اِفعال) اِیجاعًا درد پہنچانا، خونریزی کرنا (س) وجعًا مریض اور دردمند ہونا۔

قَالَ: قُلْتُ اِكْشِفْ لِيْ عَنْ صُلْبِكَ، فَكَشَفَ لِيْ فَلَمْ أَرَ فِيْهِ إِلَّا أَثَرَ الضَّرْبِ فَقَطْ، فَقُلْتُ: لَيْسَ لِيْ بِذِيْ مَعْرِفَةٍ، وَلٰكِنْ سَأَسْتَخْبِرُ عَنْ هٰذَا، قَالَ: فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ حَتّٰى أَتَيْتُ صَاحِبَ الْحَبْسِ، وَكَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ فَضْلُ مَعْرِفَةٍ فَقُلْتُ لَهُ: أَدْخُلُ الْحَبْسَ فِيْ حَاجَةٍ قَالَ: اُدْخُلْ. فَدَخَلْتُ وَجَمَعْتُ فِتْيَانَهُمْ، وَكَانَ مَعِيْ دُرَيْهِمَاتٌ فَرَّقْتُهَا عَلَيْهِمْ وَجَعَلْتُ أُحَدِّثُهُمْ حَتّٰى أَنِسُوْا بِيْ، ثُمَّ قُلْتُ: مَنْ مِنْكُمْ ضُرِبَ أَكْثَرَ؟ قَالَ: فَأَخَذُوْا يَتَفَاخَرُوْنَ حَتَّى اتَّفَقُوْا عَلٰى وَاحِدٍ مِنْهُمْ أَنَّهُ أَكْثَرُهُمْ ضَرْبًا وَأَشَدُّهُمْ صَبْرًا، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: أَسْأَلُكَ عَنْ شَيْئٍ، قَالَ: هَاتِ فَقُلْتُ:

---

(۱) ابوحاتم محمد بن حبان البستی نسلاً خالص عرب ہیں، بست جو کہ سجستان، غزنی اور ہرات (افغانستان کے مشہور شہر ہیں) کے درمیان ایک شہر ہے وہاں پرورش پائی، حدیث کیلئے بہت سارے شیوخ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہزاروں اساتذہ سے حدیثیں لکھیں، ثمرقند کے قاضی بنائے گئے پھر نسا کے قاضی بنائے گئے لیکن کسی تہمت کی وجہ سے خلیفہ وقت نے ان کو اسی سال کی عمر میں قتل کردیا، ایک قول یہ بھی ہے کہ ۳۵۴ھ میں اپنی موت آپ مرے۔ متون اور اسانید کے عالم تھے، وعظ، حدیث، فقہ اور لغت میں علم کا سمندر تھے، طب، نجوم اور کلام خوب جانتے تھے، ان کی کتابوں میں سے "روضۃ العقلاء ونزہۃ الفضلاء" چھپ چکی ہے اور یہ تحریر اسی سے ماخوذ ہے، یہ قصہ جس طرح امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی استقامت، صبر، اچھے اخلاق اور حب رسول پر دلالت کرتا ہے اس کے ساتھ ساتھ یہ ادب عربی اور اس لغت کی تعبیر بلیغ کا جو تیسری صدی ہجری میں جب کہ یہ عجمیت اور تکلف سے پاک تھی اور بغداد کے اطراف میں پھیلی ہوئی تھی، کا عمدہ نمونہ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

شَيْخٌ ضَعِيفٌ لَيْسَ صَنَاعَتُهُ كَصَنَاعَتِكُمْ ،وَضُرِبَ عَلَى الْجُوْعِ لِلْقَتْلِ سِيَاطًا يَسِيرَةً، إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَمُتْ ،وَعَالَجُوْهُ وَبَرَأَ، إِلَّا أَنَّ مَوْضِعًا فِي صُلْبِهِ يُوْجِعُهُ وَجَعًا لَيْسَ لَهُ عَلَيْهِ صَبْرٌ، قَالَ: فَضَحِكَ.

وہ فرماتے ہیں: میں نے کہا مجھے اپنی پشت دکھائیں تو انہوں نے مجھے اپنی پشت دکھلادی، مجھے وہاں سوائے مار کے اثر کے اور کچھ بھی نظر نہیں آیا (گویا کہ تکلیف کا سبب مخفی تھا) تو میں نے کہا مجھے اس کی پہچان نہیں ہے لیکن میں عنقریب ہی اس کے بارے میں معلومات حاصل کروں گا۔ میں ان کے پاس سے نکلا (اٹھا) اور قید خانے کے انچارج کے پاس آ گیا میرے اور اس کے درمیان اچھی خاصی جان پہچان تھی، میں نے اس سے کہا: میں جیل میں ایک ضرورت کی وجہ سے جانا چاہتا ہوں اس نے کہا چلے جاؤ، میں اندر داخل ہوا اور جیل کے نوجوانوں کو جمع کرلیا میرے پاس چند دراہم تھے وہ میں نے ان کے درمیان تقسیم کردیے اور ان سے باتیں کرنا شروع کردیں اتنی دیر تک (باتیں کیں) کہ وہ مجھ سے بے تکلف ہوگئے (جب بے تکلفی ہوگئی) تو میں نے ان سے پوچھا ذرا یہ بتلاؤ تم میں سے زیادہ زور سے کون مارتا ہے؟ وہ آپس میں بڑھ چڑھ کر فخر کرنے لگے یہاں تک کہ ایک پر سب متفق ہوگئے کہ یہ سب سے زیادہ سخت ضرب مارنے والا ہے اور سب سے زیادہ ضربیں ڈالنے والا ہے، میں نے اس سے کہا میں تجھ سے ایک چیز کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں تو اس نے کہا، ہاں ہاں پوچھو! میں نے پوچھا: ایک کمزور بوڑھا جس کی کاری گری تمہاری کاریگری کی طرح نہیں ہے اسے بھوک کی حالت میں قتل کرنے کے لئے چند کوڑے مارے گئے مگر یہ کہ وہ نہیں مرا، اس کا علاج کیا گیا، وہ صحتمند ہوگیا مگر اس کی پشت میں ایک جگہ ایسی رہ گئی ہے جو درد کر رہی ہے اور وہ اس درد کو برداشت نہیں کر پا رہا۔ اس بات کو سن کر وہ زور سے ہنسا۔

فتیان: [مفرد] الفتیٰ نوجوان، سخی، غلام۔ سیاطا: [مفرد] سوط کوڑا، دیگر جمع أسواط بھی آتی ہے۔ سوط (ن) سوطاً کوڑے مارنا، مخلوط کرنا، تہہ وبالا کرنا۔

فَقُلْتُ: مَا لَكَ؟ قَالَ الَّذِي عَالَجَهُ كَانَ حَائِكًا . قُلْتُ :أَيْشَ الْخَبَرُ؟ قَالَ: تَرَكَ فِي صُلْبِهِ قِطْعَةَ لَحْمٍ مَيِّتَةٍ لَمْ يَقْلَعْهَا، قُلْتُ :فَمَا الْحِيلَةُ؟ قَالَ :يُبَطُّ صُلْبُهُ وَتُؤْخَذُ تِلْكَ الْقِطْعَةُ وَيُرْمَى بِهَا .وَإِنْ تُرِكَتْ بَلَغَتْ إِلَى فُؤَادِهِ فَقَتَلَتْهُ قَالَ: فَخَرَجْتُ مِنَ الْحَبْسِ فَدَخَلْتُ عَلَى أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فَوَجَدْتُهُ عَلَى حَالَتِهِ، فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ، قَالَ: وَمَنْ يَبُطُّهُ؟ قُلْتُ أَنَا ،قَالَ: أَوَتَفْعَلُ؟ قُلْتُ : نَعَمْ،

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ فَقَامَ وَدَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ خَرَجَ وَبِيَدِهِ مِخَدَّتَانِ وَعَلَى كَتِفِهِ فُوْطَةٌ، فَوَضَعَ إِحْدَاهُمَا لِيْ وَ الْأُخْرَى لَهُ ثُمَّ قَعَدَ عَلَيْهَا وَقَالَ: اِسْتَخِرِ اللّٰهَ فَكَشَفْتُ الْفُوْطَةَ عَنْ صُلْبِهِ وَقُلْتُ: أَرِنِيْ مَوْضِعَ الْوَجَعِ.

میں نے اسے کہا: تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ تو اس نے بتلایا: جس نے اس کا علاج کیا تھا وہ ایک جولاہا تھا، میں نے کہا: یہ کیا خبر دے رہے ہو؟ (یعنی ہوش میں تو ہو! کیسی بات کر رہے ہو؟) اس نے کہا دراصل بات یہ ہے کہ اس کی پشت میں اس حائک نے مردہ گوشت کا ایک ٹکڑا چھوڑ دیا تھا جسے اس نے اکھیڑا نہیں تھا، یہ سن کر میں نے اس سے پوچھا کہ اب (اس کو نکالنے کا) کیا طریقہ ہو سکتا ہے؟ اس نے بتلایا: اس کی پشت کو چیرا جائے اور مردہ گوشت کے اس ٹکڑے کو نکال کر پھینک دیا جائے۔ (یاد رکھو) اگر وہ ٹکڑا چھوڑ دیا گیا تو وہ اس کے دل تک پہنچ جائے گا اور اسے قتل کر دے گا۔ (یہ سب سن کر) میں جیل سے نکلا اور احمد بن حنبلؒ کے پاس حاضر ہوا تو ان کو اسی حالت پر پایا، میں نے ان سے سارا ماجرا کہہ سنایا، یہ سن کر وہ کہنے لگے: میری پشت کا آپریشن کون کرے گا؟ میں نے کہا کہ میں۔ انہوں نے پوچھا کیا تم یہ کام کر لو گے؟ میں نے کہا: جی ہاں، چنانچہ وہ کھڑے ہوئے اور گھر میں داخل ہوئے جب باہر نکلے تو ان کے ہاتھ میں دو تکیے اور کندھے پر ایک رومال تھا، ان میں سے ایک میرے لئے رکھا اور ایک اپنے لئے۔ پھر اس پر بیٹھ گئے اور کہنے لگے: اللہ سے خیر طلب کرو، میں نے ان کی پیٹھ سے کپڑا ہٹایا اور کہا: مجھے درد والی جگہ دکھائیں۔

حائکا: [جمع] حَاكَةٌ، حَوَكَةٌ۔ حوک (ن) حَوْكًا، حِيَاكًا، حِيَاكَةً بننا۔ أيش: اى شئ کا مرکب ہے۔ لم يقلعها: قلع (ن) قلعا (تفعیل) تقليعا جڑ سے اکھیڑنا (س) قلعا، قلعة زین پر جم کر نہ بیٹھنا، کند ذہنی کی وجہ سے کلام کو نہ سمجھنا (إفعال) إقلاعا باز رہنا (افتعال) اقتلاعا چھیننا۔ يبط: بطط (ن) بطًّا چیرنا (تفعیل) تبطيطا تھکنا، عاجز ہونا۔ مخدتان: [مفرد] مِخَدَّةٌ چھوٹا تکیہ جس پر سوتے ہوئے رخسار رکھتے ہیں۔ فوطة: ازار جس کو خدام استعمال کرتے ہیں [جمع] فُوَط، اور عوام کے نزدیک رومال کو کہتے ہیں۔ فوط (تفعیل) تفويطا ازار، چٹی پہنانا

قَالَ: ضَعْ إِصْبَعَكَ عَلَيْهِ فَإِنِّيْ أُخْبِرُكَ بِهِ فَوَضَعْتُ إِصْبَعِيْ وَقُلْتُ هٰهُنَا مَوْضِعُ الْوَجَعِ؟ قَالَ: هٰهُنَا أَحْمَدُ اللّٰهَ عَلَى الْعَافِيَةِ، فَقُلْتُ هٰهُنَا قَالَ: هٰهُنَا أَحْمَدُ اللّٰهَ عَلَى الْعَافِيَةِ، فَقُلْتُ هٰهُنَا قَالَ: هٰهُنَا أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ قَالَ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ مَوْضِعُ الْوَجَعِ قَالَ فَوَضَعْتُ الْمِبْضَعَ عَلَيْهِ فَلَمَّا أَحَسَّ بِحَرَارَةِ الْمِبْضَعِ وَضَعَ

besturdubooks.wordpress.com

يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ وَجَعَلَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُعْتَصِمِ، حَتّٰى بَطَطْتُهُ، فَأَخَذْتُ الْقِطْعَةَ الْمَيِّتَةَ وَرَمَيْتُ بِهَا وَشَدَدْتُ الْعِصَابَةَ عَلَيْهِ وَهُوَ لَا يَزِيْدُ عَلٰى قَوْلِهِ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُعْتَصِمِ، قَالَ: ثُمَّ هَدَأَ وَسَكَنَ ثُمَّ قَالَ: كَأَنِّيْ كُنْتُ مُعَلَّقًا فَأُحْدِرْتُ قُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ إِنَّ النَّاسَ إِذَا امْتُحِنُوْا مِحْنَةً دَعَوْا عَلٰى مَنْ ظَلَمَهُمْ وَرَأَيْتُكَ تَدْعُوْ لِلْمُعْتَصِمِ، قَالَ إِنِّيْ فَكَّرْتُ فِيْمَا تَقُوْلُ، وَهُوَ ابْنُ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَكَرِهْتُ آتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَبَيْنِيْ وَبَيْنَ أَحَدٍ مِّنْ قَرَابَتِهٖ خُصُوْمَةٌ، وَهُوَ مِنِّيْ فِيْ حِلٍّ.

انہوں نے فرمایا: اپنی انگلی رکھتے چلے جائیں میں درد والی جگہ آپ کو بتلادوں گا، میں نے اپنی انگلی ان کی پیٹھ پر رکھی اور ان سے پوچھا (کیا) یہ درد والی جگہ ہے؟ جواب دیا: میں یہاں عافیت پر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہوں (یہاں سلامتی ہے اور درد والی جگہ یہ نہیں ہے) میں نے (ایک اور جگہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے) پوچھا: کیا یہاں درد ہے؟ جواباً کہا: میں یہاں عافیت پر اللہ کی تعریف کرتا ہوں (یہاں سلامتی ہے اور درد والی جگہ یہ نہیں ہے) میں نے کہا: کیا یہاں درد ہے؟ تو انہوں نے کہا میں اللہ تعالیٰ سے اس جگہ کیلئے عافیت کا سوال کرتا ہوں، میں جان گیا کہ یہی درد کا مقام ہے، میں نے آلہ جراح (آپریشن کے اوزار میں سے ایک) اس جگہ پر رکھ دیا (اور کام میں مصروف ہوگیا) جب انہوں نے آلہ جراح کی حرارت محسوس کی تو اپنے ہاتھ کو سر پر رکھ دیا اور کہنے لگے: اے اللہ معتصم کی مغفرت فرما! (میں آپریشن میں مصروف رہا) یہاں تک کہ میں نے اس جگہ کا آپریشن کرلیا، اس مردہ گوشت کو باہر نکال کر پھینک دیا اور اس پر پٹی باندھ دی ان کی حالت یہ تھی کہ وہ اس جملے اے اللہ معتصم کی مغفرت فرما! سے زیادہ کچھ بھی منہ سے نہیں نکال رہے تھے بالآخر وہ پرسکون ہوگئے (آپریشن کی وجہ سے انکی تکلیف ختم ہوگئی) پھر فرمایا گویا کہ میں پہلے لٹکا ہوا تھا اور اب اتار دیا گیا ہوں (درد کی وجہ سے ایسے لگ رہا تھا کہ میں سولی پر لٹکا ہوا ہوں اب آرام کی وجہ سے ایسا سکون ہے یوں لگتا ہے کہ سولی سے اتار دیا گیا ہوں) میں نے ان سے پوچھا: ابو عبد اللہ! (یہ کیا ماجرا ہے) جب لوگوں کو کسی آزمائش اور ابتلاء میں ڈالا جاتا ہے تو وہ آزمائش میں ڈالنے والے کے لئے بددعا کرتے ہیں (جبکہ میں آپکو دیکھ رہا ہوں کہ) آپ معتصم کے لئے دعا کررہے ہیں؟ وہ جواب میں فرمانے لگے: جو آپ کہہ رہے ہیں میں نے بھی اس بارے میں غور کیا تھا لیکن وہ اللہ کے رسول ﷺ کے چچا کا بیٹا ہے اس وجہ سے میں نے یہ بات ناپسند کی کہ میں قیامت کے دن اس حالت میں لایا جاؤں کہ میرے اور رسول اللہ ﷺ کے رشتہ دار کے درمیان لڑائی

besturdubooks.wordpress.com

اور جھگڑا ہوا اس لئے وہ میری طرف سے بالکل امن میں ہے (یہی آپکا کرم ہے)

<u>المبضع</u>: (اسم آلہ) نشتر [جمع] مَبَاضِعُ۔ بَضع (ف) بَضعًا (تفعیل) تبضیعًا چیرنا، نشتر لگانا (ف) بُضوعًا سمجھنا، واضح ہونا، اکتا جانا (إفعال) إبضاعًا واضح طور پر بیان کرنا، سرمایہ بنانا، سیراب کرنا (مفاعلة) مباضعةً جماع کرنا۔ <u>العصابة</u>: پٹی، عمامہ، مردوں کی جماعت [جمع] عَصَائِب۔ عصب (س) عَصَبًا احاطہ کرنا (ض) عَصْبًا لپیٹنا، قبضہ کرنا (تفعیل) تعصیبًا پٹی باندھنا، بھوکا رہنا (إفعال) إعصابًا تیز چلنا (انفعال) انعصابًا سخت ہونا۔ <u>هدأ</u>: هدأ (ف) هَدْأً، هُدُوْءً سکون ہونا، مرنا، تھپکی دینا (س) هَدَأً کبڑا ہونا (تفعیل) تهديئۃ (إفعال) إهداءً تسکین دینا۔ <u>احدرت</u>: حدر (افعال) احدارًا (ن، ض) حدرًا، حُدُورًا نیچے اترنا، نیچے اتارنا (تفعل) تحدرًا اترنا۔

☆☆☆☆☆☆☆

أَشْعَبُ وَالْبَخِيْلُ (لابی الفرج الأصبهانی (۱))

حَدَّثَ أَشْعَبُ (۲) قَالَ: وُلِّيَ الْمَدِيْنَةَ رَجُلٌ مِنْ وُلْدِ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ أَبْخَلَ النَّاسِ وَأَنْكَدَهُمْ. وَأَغْرَاهُ اللّٰهُ بِيْ يَطْلُبُنِيْ فِيْ لَيْلِهِ وَنَهَارِهِ. فَإِنْ هَرَبْتُ مِنْهُ هَجَمَ عَلٰى مَنْزِلِيْ بِالشُّرَطِ وَإِنْ كُنْتُ فِيْ مَوْضِعٍ بَعَثَ إِلٰى مَنْ أَكُوْنُ مَعَهُ أَوْ عِنْدَهُ يَطْلُبُنِيْ مِنْهُ فَيُطَالِبُنِيْ بِأَنْ أُحَدِّثَهُ وَأُضْحِكَهُ ثُمَّ لَا أَسْكُتُ وَلَا أَنَامُ وَلَا يُطْعِمُنِيْ وَلَا يُعْطِيْنِيْ شَيْئًا فَلَقِيْتُ مِنْهُ جُهْدًا عَظِيْمًا وَبَلَاءً شَدِيْدًا

---

(۱) آپکا نام ابو الفرج علی بن الحسین الاموی الشیعی ہے آپ بیک وقت علامہ، قلمکار، تاریخ دان، علم الانساب کے ماہر اور شاعر جیسی کئی صفات کے حامل ہونے کے ساتھ ساتھ "کتاب الاغانی" کے مصنف بھی ہیں، یہ کتاب ادب عربی کے ذخائر میں سے ایک اہم ذخیرہ کی حیثیت رکھتی ہے، اگر یہ کتاب نہ ہوتی تو یقینا ادب عربی کا ایک کثیر حصہ ضائع ہو جاتا اور عربی زبان کے کشادہ اطراف اپنے ہی حال پر لپیٹے رہ جاتے (یعنی زبان عربی میں کوئی ترقی نہ ہوتی) اور ہم اس جیسی زبان سے محروم ہو جاتے جسکو اہل زبان اپنے گھروں میں اور خوشی وغمی کے مواقع پر بولتے ہیں اور یہ کتاب اپنے ادبی منافع بلغوی دولت (جو اسکے اندر موجود ہے) کے ساتھ ساتھ خیر القرون کے اسلامی معاشرہ کی ایک تاریک وسیاہ تصویر ہے۔ گویا یہ کتاب لہو ولعب، بیہودگی اور زندگی سے نفع اندوز ہونے پر مشتمل ہے، (یہ ایک ادبی ثروت تو ہے لیکن اس نے امت کو کچھ نہیں دیا) اسی لیے یہ کتاب اپنے مصنف کی حسن نیت اور درستگی عقیدہ کے بارے میں شک پیدا کرتی ہے، آپ بغداد میں ۳۵۶ھ میں فوت ہوئے۔

(۲) ابو العلا، شعیب بن زبیر ۹ھ میں پیدا ہوئے اور مدینہ میں پرورش پائی۔ آپ خوب رو شکل وصورت اور حسن آواز کے مالک قاری تھے۔ آپ کئی عجیب وغریب صفات کے حامل تھے (چنانچہ) آپکی شدت طمع اور کثرت طلب کی مثالیں دی جاتی ہیں۔ آپکی عجیب وغریب حکایات (مشہور) ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

اشعب اور ایک بخیل کا واقعہ

اشعب نے بتلایا کہ عامر بن لوی کے خاندان میں سے ایک شخص کو مدینہ منورہ کا والی بنایا گیا جو کہ بڑا بخیل اور تنگدست تھا، اللہ نے اس کو مجھ پر فریفتہ کر دیا تھا، ہر وقت مجھے بلاتا تھا اگر میں کسی وقت بھاگ جاتا تو پولیس لیکر میرے گھر پہنچ جاتا اور اگر میں کسی اور جگہ ہوتا تو جس کے ساتھ یا جس کے پاس ہوتا وہاں کسی کو بھیج دیتا جو اس سے میرا مطالبہ کرتا، پھر والیٔ مدینہ مجھ سے کہتا کہ میں اسکے ساتھ گپ شپ اور ہنسی مذاق کروں، پھر میں سکون کر سکتا ہوں اور نہ ہی سو سکتا ہوں اور (ادھر یہ حال تھا کہ) وہ مجھے کچھ کھلاتا پلاتا اور نہ ہی کچھ انعام دیتا، اس لئے میں بڑی سخت اور شدید مصیبت میں مبتلا ہو گیا۔

انکدھم: نکد (س) نکداً تنگ گزران والا ہونا (ن) نکداً المحروم کر دینا (مفاعلہ) مناکدۃً سختی برتنا اغرا: غری (إفعال) إغراءً بصلہ [با] فریفتہ ہونا برانگیختہ کرنا، دشمنی ڈالنا (س) غراءً، غرئی بہت خواہش مند ہونا، چمٹنا، غضبناک ہونا (تفعیل) تغریۃً سریش سے جوڑنا۔ ھجم: ھجم (ن) ھجوماً غفلت کی حالت میں اچانک آنا یا بغیر اجازت کے آنا۔ ھجماً دھتکارنا، پسینہ بہانا (تفعیل) تھجیماً اچانک لانا۔ الشرط: [مفرد] شُرطی والی علاقہ کے مددگار لوگ، آجکل جیسے پولیس والے۔ بلاء: آزمائش خواہ خیر سے ہو یا شر سے، وہ غم جو جسم کو گھلا دے۔ بلو (ن) بلواً، بلاءً امتحان لینا۔

وَحَضَرَ الْحَجُّ فَقَالَ لِيْ : يَا أَشْعَبُ كُنْ مَعِيَ فَقُلْتُ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ أَنَا عَلِيْلٌ وَلَيْسَتْ لِيْ نِيَّةٌ فِي الْحَجِّ. فَقَالَ: عَلَيْهِ وَعَلَيْهِ: وَقَالَ: إِنَّ الْكَعْبَةَ بَيْتُ النَّارِ لَئِنْ لَمْ تَخْرُجْ مَعِيَ لَأُوْدِعَنَّكَ الْحَبْسَ حَتّٰى أَقْدَمَ. فَخَرَجْتُ مَعَهُ مُكْرَهًا فَلَمَّا نَزَلْنَا مَنْزِلًا أَظْهَرَ أَنَّهُ صَائِمٌ وَنَامَ حَتّٰى تَشَاغَلْتُ. ثُمَّ أَكَلَ مَافِيْ سُفْرَتِهِ وَأَمَرَ غُلَامَهُ أَنْ يُطْعِمَنِيْ رَغِيْفَيْنِ بِمِلْحٍ.

حج کا زمانہ آ گیا (اس نے بھی حج پر جانے کی تیاری کی) مجھے بھی اپنے ساتھ چلنے کا کہا لیکن میں نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں میں تو بیمار ہوں اس لئے میرا حج کا ارادہ نہیں ہے۔ اس نے کہا نہیں نہیں! تجھے ضرور چلنا پڑے گا ورنہ کعبہ تیرے لئے آگ کا گھر بن جائے گا اگر تم میرے ساتھ نہ چلے تو جیل بھجوا دوں گا اور میرے آنے تک وہیں پڑے رہو گے، میں مجبور ہو کر اس کے ساتھ چل پڑا۔ جب ہم راستے میں کسی جگہ ٹھہرتے تو وہ ایسے ظاہر کرتا جیسے وہ روزہ دار ہے ساتھ ہی سو جاتا یہاں تک کہ میں کسی کام

besturdubooks.wordpress.com

میں مشغول ہو جاتا، پھر وہ زادِ راہ سے کھانا نکال کر کھالیتا اور غلام کو حکم دیتا کہ مجھے دو روٹیاں نمک کے ساتھ کھلا دے۔

فَجِئْتُ وَعِنْدِيْ أَنَّهُ صَائِمٌ وَلَمْ أَزَلْ أَنْتَظِرُ الْمَغْرِبَ أَتَوَقَّعُ إِفْطَارَهُ. فَلَمَّا صَلَّيْتُ الْمَغْرِبَ قُلْتُ لِغُلَامِهِ: مَا يَنْتَظِرُ بِالْأَكْلِ؟ قَالَ قَدْ أَكَلَ مُنْذُ زَمَانٍ. قُلْتُ: أَوَلَمْ يَكُنْ صَائِمًا؟ قَالَ: لَا. قُلْتُ: أَفَأَطْوِيْ أَنَا؟ قَالَ: قَدْ أُعِدَّ لَكَ كَمَا تَأْكُلُهُ فَكُلْ. وَأَخْرَجَ إِلَيَّ الرَّغِيْفَيْنِ وَالْمِلْحَ. فَأَكَلْتُهُمَا وَبِتُّ مُتَجَوِّعًا.

جب میں (اپنی مشغولیت سے واپس) آیا، میرے گمان کے مطابق تو وہ روزہ دار تھا اس لئے مغرب ہونے کا انتظار اور اس کے افطار کی توقع کرتا رہا، جب مغرب کی نماز پڑھ لی تو غلام سے پوچھا: اب کھانے کے لئے کس کا انتظار ہے؟ اس نے جواباً کہا والی نے تو کھانا کب کا کھالیا، میں نے اس سے پوچھا: کیا وہ روزہ دار نہیں تھا؟ اس نے کہا: نہیں، میں نے کہا: کیا میں بھوکا رہوں؟ اس نے کہا (اگر آپ کھانا چاہتے ہیں تو) آپ کیلئے کھانا تیار کر دیا ہے، آپ جیسے کھانا چاہیں کھا لیجئے۔ چنانچہ اس نے نمک کے ساتھ دو روٹیاں نکالیں پھر میں نے ان کو کھایا اور اسی مجبوری اور بھوک کی حالت میں رات گزار دی۔

اطوی: طوی (س) طَوًى (إفعال) إطواءً بھوکا ہونا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۵۹ پر ہے۔ رغیفین: [مفرد] رغیف روٹی، چپاتی، گندھے ہوئے آٹے کا پیڑا وغیرہ [جمع] أرغفة، رُغف بھی آتی ہیں۔ رغف (ف) رَغفاً آٹے کا پیڑا بنانا (إفعال) إرغافاً چلنے میں جلدی کرنا، تیز نظر سے دیکھنا۔

وَأَصْبَحْتُ فَسِرْنَا حَتّٰى نَزَلْنَا الْمَنْزِلَ فَقَالَ لِغُلَامِهِ: إِبْتَعْ لَنَا لَحْمًا بِدِرْهَمٍ. فَابْتَاعَهُ فَقَالَ: كَبِّبْ لِيْ قِطَعًا. فَفَعَلَ. فَأَكَلَهُ وَنُصِبَ الْقِدْرُ. فَلَمَّا نَغَرَتْ قَالَ: اِغْرِفْ لِيْ مِنْهَا قِطَعًا. فَفَعَلَ. فَأَكَلَهَا ثُمَّ قَالَ: اِطْرَحْ فِيْهَا دُقَّةً وَأَطْعِمْنِيْ مِنْهَا فَفَعَلَ. ثُمَّ قَالَ: أَلْقِ تَوَابِلَهَا وَأَطْعِمْنِيْ مِنْهَا. فَفَعَلَ.

اگلے دن صبح ہی ہم نے سفر شروع کیا اور چلتے چلتے ایک مقام پر ٹھہرے وہاں والی نے غلام سے کہا کہ ہمارے لئے ایک درہم کا گوشت خرید لاؤ، وہ خرید لایا پھر اس سے کہا کہ اس میں سے تھوڑے سے گوشت کے کباب بنا لاؤ، چنانچہ وہ بنا لایا، والی نے ان کو کھالیا، اس کے بعد دیگچی کو چولہے پر رکھا گیا جب ہانڈی جوش مارنے لگی تو کہا: تھوڑا سا اور کاٹ لو (نکال لو) اس نے نکال لیا، حضرت اس کو بھی چٹ کر گئے، اس کے بعد غلام سے کہا: اچھا اب گرم

besturdubooks.wordpress.com

مصالحہ پیس کر سالن میں ڈالو اور (تیار کر کے) مجھے کھلاؤ، غلام نے (پکا کر اسکے سامنے پیش کیا)
کبب: کبب (تفعیل) تکمیا کباب بنانا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۵۸ پر ہے۔ القدر: ہانڈی [جمع] قدور۔ نغوت: نغر (ف ض س) نغیراً انغراناً ابلنا (ض س) نغراً غضبناک ہونا، کینہ رکھنا (تفعیل) تنغیراً گدگدی کرنا، بلانا (انفعال) انغرازاً گندا ہونا۔ اغرف: غرف (ض) غرفاً کاٹنا، بال کترنا (افتعال) اغترافاً چلو لینا (تفعل) تغرفاً کسی چیز کے ساتھ جتنی چیزیں ہوں سب لے لینا۔ دقۃ: مصالحہ نمک، دھنیا، خوبصورتی۔ توابلھا: [مفرد] تابل مصالحہ۔ تبل (ن) تبلاً (افعال) اِتبالاً بیمار کرنا، عقل کو ضائع کر دینا (تفعیل) تتبیلاً (مفاعلہ) متابلۃ مصالحہ ڈالنا۔

وَأَنَا جَالِسٌ أَنْظُرُ إِلَيْهِ لَا يَدْعُوْنِيْ. فَلَمَّا اسْتَوْفَى اللَّحْمَ كُلَّهُ قَالَ: يَا غُلَامُ أَطْعِمْ أَشْعَبَ. وَرَمَى إِلَيَّ بِرَغِيْفَيْنِ فَجِئْتُ إِلَى الْقِدْرِ وَإِذَا لَيْسَ فِيْهَا إِلَّا مَرَقٌ وَعِظَامٌ. فَأَكَلْتُ الرَّغِيْفَيْنِ. وَأَخْرَجَ لَهُ جِرَابًا فِيْهِ فَاكِهَةٌ يَابِسَةٌ فَأَخَذَ مِنْهَا حُفْنَةً فَأَكَلَهَا وَبَقِيَ فِيْ كَفِّهِ كَفٌّ لَوْزٍ بِقِشْرِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ فِيْهِ حِيْلَةٌ. فَرَمَى بِهِ إِلَيَّ وَقَالَ كُلْ هٰذَا يَا أَشْعَبُ. فَذَهَبْتُ أَكْسِرُ وَاحِدَةً مِنْهَا فَإِذَا بِضِرْسِيْ قَدِ انْكَسَرَتْ مِنْهُ قِطْعَةٌ فَسَقَطَتْ بَيْنَ يَدَيَّ. وَتَبَاعَدْتُ أَطْلُبُ حَجَرًا أَكْسِرُ بِهِ فَوَجَدْتُهُ فَضَرَبْتُ بِهِ لَوْزَةً فَطَفَرَتْ يَعْلَمُ اللهُ مِقْدَارَ رَمْيَةِ حَجَرٍ. وَعَدَوْتُ فِيْ طَلَبِهَا

اشعب کہتے ہیں کہ میں بھی وہاں بیٹھا اس کی طرف دیکھ رہا تھا (کہ شاید مجھے بھی کھلائیگا مگر) مجھے نہیں بلایا، لیکن جب اس نے گوشت پورا کھالیا تو غلام سے کہا کہ اشعب کو بھی کھلاؤ، چنانچہ غلام نے مجھے دو روٹیاں دیں، جن کو لیکر میں دیگچی کی طرف آیا تو دیگچی میں شوربے اور ہڈیوں کے سوا کچھ بھی باقی نہ تھا، میں نے اس کے ساتھ دونوں روٹیاں کھالیں۔ اسکے بعد غلام نے اسکا چمڑے کا تھیلا جس میں خشک میوے تھے، نکالا اس نے ان میں سے ایک لپ بھر کے نکالی اور اسے کھانے لگا جب اس کے ہاتھ میں بادام کے چھلکوں کے سوا کچھ بھی باقی نہ رہا اور ان کو پھینکنے کے سوا کوئی چارہ بھی نہ تھا تو میری طرف پھینکتے ہوئے کہا، اے اشعب انکو کھالو۔ میں نے وہ لے لئے اور ان میں سے ایک توڑنے لگا تو میری داڑھ کا ہی ایک ٹکڑا ٹوٹ گیا اور میرے سامنے گر کر دور جا پڑا، میں تھوڑا سا دور جا کر اسکو توڑنے کیلئے پتھر تلاش کرنے لگا، مل جانے پر اس کے ذریعے بادام توڑنے لگا جونہی پتھر مارا اللہ جانتا ہے (اللہ گواہ ہے) بادام اچھل کر پتھر پھینکنے کی مقدار دور جا گرا، میں اس کی تلاش میں لگ گیا۔

besturdubooks.wordpress.com

مرق: شوربہ۔ مرق (ن،ض) مَرْقاً شوربہ زیادہ کرنا، کھال سے اون اکھیڑنا (ن) مُرُوْقاً پار کرنا (س) مَرَقاً گندا ہونا (تفعیل) تمریقاً شوربہ زیادہ کرنا۔ حُفنة: لپ بھر، گڑھا [جمع] حُفَن۔ حفن (ن) حَفْناً لپ بھر لینا، لپ بھر دینا (افتعال) احتفاناً جڑ سے اکھیڑنا، بہت لینا۔ لـــوز: [مفرد] لوزۃ بادام۔ لوز (تفعیل) تلویزاً [التمر] چھوارے میں بادام بھرنا۔ بقشرۃ: چھال یا کھال۔ قشر (ن،ض) قَشْراً (تفعیل) تقشیراً کھال یا چھال اتارنا، بدشگونی لانا (س) قَشَراً موٹی کھال والا ہونا۔ طفرت: طفر (ض) طَفْراً، طُفُوْراً اونچائی میں کودنا (تفعیل) تطفیراً [اللبن] بالائی والا ہونا (اِفعال) اِطفاراً کودانا۔

فَبَيْنَـا أَنَـا فِيْ ذٰلِكَ إِذْ أَقْبَلَ بَنُوْ مُصْعَبٍ (يَعْنِي ابْنَ ثَابِتٍ وَإِخْوَتَهُ) يُلَبُّوْنَ بِتِلْكَ الْحَلُوْقِ الْجَهْوَرِيَّةِ فَصِحْتُ بِهِمْ. اَلْغَوْثَ الْغَوْثَ اَلْعِيَاذُ بِاللّٰهِ وَبِكُمْ يَا آلَ الزُّبَيْرِ الْحَقُوْنِيْ أَدْرِكُوْنِيْ. فَرَكَضُوْا إِلَيَّ فَلَمَّا رَأَوْنِيْ قَالُوْا: أَشْعَبُ مَـالَكَ وَيْلَكَ؟ قُلْتُ: خُذُوْنِيْ مَعَكُمْ تُخَلِّصُوْنِيْ مِنَ الْمَوْتِ. فَحَمَلُوْنِيْ مَعَهُمْ فَجَعَلْتُ أُرَفْرِفُ بِيَدَيَّ كَمَا يَفْعَلُ الْفَرْخُ إِذَا طَلَبَ الزَّقَّ مِنْ أَبَوَيْهِ. فَقَالُوْا: مَـا لَكَ وَيْلَكَ؟ قُلْتُ: لَيْسَ هٰذَا وَقْتُ الْحَدِيْثِ زَقُّوْنِيْ مِمَّا مَعَكُمْ قَدِمْتُ ضُرًّا وَجُوْعًا مُنْذُ ثَلَاثٍ.

ابھی میں یہی کام کر رہا تھا کہ اچانک بنو مصعب (یعنی ابن ثابت اور اس کے بھائی وغیرہ) جو کہ اونچی آواز میں تلبیہ پڑھتے ہوئے جارہے تھے سامنے آگئے میں نے انہیں آواز دیکر پکارا اے آلِ زبیر! ادھر آؤ، میری مدد کرو، میری مدد کرو، اللہ کی پناہ، تم نے مجھے پالیا ہے اپنے ساتھ لے لو تو وہ میری طرف آئے جب مجھے دیکھا تو کہنے لگے ''ارے کم بخت اشعب'' کیا ہوا؟ میں نے کہا کہ مجھے اپنے ساتھ لے چلو اور موت سے بچاؤ، چنانچہ انہوں نے مجھے اپنے ساتھ سوار کرلیا۔ اب میں خوشی میں اپنے دونوں ہاتھوں کو ایسے حرکت دینے لگا جیسے پرندے کا بچہ اپنے والدین سے چوگا لیتے وقت حرکت دیتا ہے۔ پھر انہوں نے دوبارہ مجھ سے پوچھا کہ تجھے کیا ہوگیا تھا؟ میں نے کہا: یہ وقت باتیں کرنے کا نہیں ہے، اگر آپ کے پاس کچھ ہو تو مجھے کھلاؤ میں تین دن سے بھوک اور سختی میں مبتلا ہوں۔

الحلوق الجهورية: [مفرد] حلق، گلا، تالیاں۔ الجہوریہ، بلند آواز کی صفت۔ اُرفــرف: رفرف (فعلل) رفرفۃ پھڑپھڑانا، آواز کرنا۔ الـزق: زق (ن) زَقّاً چوگا دینا، بیٹ کرنا، کھال اتارنا، بال کاٹنا۔

besturdubooks.wordpress.com

(قَالَ) فَأَطْعَمُوْنِیْ حَتّٰی تَرَاجَعَتْ نَفْسِیْ وَحَمَلُوْنِیْ مَعَهُمْ فِیْ مَحْمِلٍ ثُمَّ قَالُوْا : أَخْبِرْنَا بِقِصَّتِکَ .فَحَدَّثْتُهُمْ وَأَرَیْتُهُمْ ضِرْسِیَ الْمَکْسُوْرَةَ فَجَعَلُوْا یَضْحَکُوْنَ وَیُصَفِّقُوْنَ وَقَالُوْا: وَیْلَکَ مِنْ أَیْنَ وَقَعْتَ عَلٰی هٰذَا؟ هٰذَا مِنْ أَبْخَلِ خَلْقِ اللّٰهِ وَأَدْنَئِهِمْ نَفْسًا .فَحَلَفْتُ بِالطَّلَاقِ أَنِّیْ لَا أَدْخُلُ الْمَدِیْنَةَ مَادَامَ لَهٗ بِهَا سُلْطَانٌ فَلَمْ أَدْخُلْهَا حَتّٰی عُزِلَ .

اشعب کہتے ہیں کہ انہوں نے مجھے کھلایا یہاں تک کہ میری جان میں جان آئی اور مجھے اپنے ساتھ سواری میں سوار کیا۔ پھر انہوں نے مجھ سے کہا اپنا واقعہ بتاؤ میں نے ان کو اپنی آپ بیتی سنائی اور اپنی ٹوٹی ہوئی داڑھ بھی دکھائی تو وہ (دیکھ کر) ہنسنے لگے، تالیاں پیٹنے لگے اور کہنے لگے کہ تیرا ستیاناس! تو اسکے ہتھے کیسے چڑھ گیا تھا؟ یہ تو دنیا جہاں میں سب سے زیادہ بخیل اور حقیر آدمی ہے۔ میں نے قسم اٹھالی کہ جب تک مدینہ کا والی یہ شخص ہوگا اس وقت تک میں مدینہ میں داخل نہیں ہوں گا اگر ہوا تو میری بیوی کو طلاق ہے۔ پھر میں شہر میں اسوقت تک داخل نہیں ہوا یہاں تک کہ وہ معزول ہوگیا۔

<u>یصفقون</u> :صفق (ن،ض) صفقا تالی بجانا، پھڑ پھڑانا (ک) صفاقۃ بے حیا ہونا (إفعال) إصفاقا بار کھنا، جمع کرنا (تفعل) تصفقا تردد کرنا، در پے ہونا (انفعال) انصفاقا واپس ہونا۔ <u>ادنئھم</u>: دنأ (ف،ک) دُنوءۃً، دَناءۃً خسیس ہونا، کمینہ و ذلیل ہونا (س) دنأً کبڑا ہونا (إفعال) إدناءً ادنیٰ سواری پر سوار ہونا۔

☆☆☆☆☆☆☆

رسالۃ عتاب (لابی بکر الخوارزمی)(1)

کِتَابِیْ وَقَدْ خَرَجْتُ مِنَ الْبَلَاءِ خُرُوْجَ السَّیْفِ مِنَ الْجَلَاءِ، وَبُرُوْزَ الْبَدْرِ مِنَ الظَّلْمَاءِ، وَقَدْ فَارَقَتْنِی الْمِحْنَةُ وَهِیَ مُفَارِقٌ لَا یُشْتَاقُ إِلَیْهِ وَوَدَّعَتْنِیْ وَهِیَ مُوَدِّعٌ لَا یُبْکٰی عَلَیْهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَعَالٰی عَلٰی مِحْنَةٍ یُجَلِّیْهَا، وَنِعْمَةٍ یُنِیْلُهَا وَیُوَلِّیْهَا .

(1) یہ وہ ابو بکر محمد بن عباس خوارزمی ہیں جو اصلا طبرستانی ہیں، خوارزم میں ۳۲۳ھ میں پیدا ہوئے اور وہیں پرورش پائی۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے ادب کو کمائی کا ذریعہ بنایا اور اس کے لیے ہجرتیں اور مجاہدے کئے۔ سیف الدولۃ، صاحب بن عباد اور عضد الدولۃ کے پاس گئے۔ ادب کے سمندر تھے، عرب کے اشعار، اخبار اور تاریخ کے راوی، کلام عرب کے طرق اور لغت کی تراکیب کے خاصہ پر حاوی تھے۔ لیکن یہ ادباء کی اس جماعت سے تعلق رکھتے تھے جو جبراییان کے پیشانی کے مالک

besturdubooks.wordpress.com

ملامت کا خط

یہ میرا خط ہے اور میں مصیبت سے ایسے نکلا ہوں جیسے تلوار زنگ سے واضح اور کھلم کھلا اور چودھویں رات کا چاند اندھیروں سے نکل آتا ہے۔ آزمائش نے مجھے داغ مفارقت دیدیا ہے اور یہ ایسی علیحدہ ہونے والی چیز ہے جس کی طرف اشتیاق نہیں ہوتا، مجھے آزمائش نے الوداع کہا ہے اور یہ ایسی الوداع کہنے والی ہے جس پر رویا نہیں جاتا۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں ایسی آزمائش پر کہ جس کو اللہ نے ظاہر کردیا اور ایسی نعمت پر کہ جو اس نے عطا کی اور اس کا والی مقرر کردیا۔

__الجلاء__: جلو(ن) جلاءً [السیف او الفضۃ او المرآۃ] تلوار یا چاندی یا آئینہ سے زنگ دور کرنا، چمکانا۔ جُلاءً، جلوًا خوف یا قحط کی وجہ سے جلاوطن ہونا، کوئی بات ظاہر کرنا۔ جلاءً واضح ہونا۔ __ینیلھا__: نول (افعال) اِنالۃً (تفعیل) تنویلاً (ن) نَولاً دینا۔ __یولیھا__: ولی (افعال) اِیلاءً والی مقرر کرنا (ح) ولایۃً والی ہونا، متصرف ہونا (تفعل) تولیاً ذمہ داری لینا، کسی کے کام کے لئے مستعد ہونا (استفعال) استیلاءً غالب ہونا۔

كُنْتُ أَتَوَقَّعُ أَمْسِ كِتَابَ سَيِّدِيْ بِالتَّسْلِيَةِ، وَالْيَوْمَ بِالتَّهْنِئَةِ، فَلَمْ يُكَاتِبْنِيْ فِيْ أَيَّامِ الْبُرَحَاءِ بِأَنَّهَا غَمَّتْهُ، وَلَا فِيْ أَيَّامِ الرُّخَاءِ بِأَنَّهَا سَرَّتْهُ، وَقَدِ اعْتَذَرْتُ عَنْهُ إِلٰى نَفْسِيْ وَجَادَلْتُ عَنْهُ قَلْبِيْ.

گذشتہ کل (ایام آزمائش میں) اپنے آقا کی طرف سے تسلی کے خط کے آنے کی توقع کررہا تھا اور آج (بعد از آزمائش نکلنے کے) میں اپنے آقا کی طرف سے مبارکبادی کے خط کے انتظار میں ہوں۔ لیکن اس نے مجھے سختی کے دنوں میں کوئی خط لکھا کیونکہ ان دنوں نے اس کو غمناک کردیا تھا (جبکہ اس کو تسلی بھرا خط لکھنا چاہئے تھا) اور نہ ہی اس نے مجھے آسائش کے دنوں میں خط لکھا کہ ان ایام آسائش نے اس کو راحت وسرور میں مبتلا کردیا تھا (جبکہ ان دنوں میں اس کو مبارکباد کے لئے خط لکھنا چاہیے، اس کی یہ حالت اور میری یہ حالت کہ) میں نے اسکی طرف سے اپنے نفس کو عذر پیش کیا اور اسکی جانب سے اپنے دل سے جھگڑا کیا۔

بنے (قادر الکلام بنے ورگرنہ انکو بیان کا سلیقہ نہیں آتا تھا) کثرت حفظ اور طویل تجربات سے کلام کے تمام اقسام پر قادر تو ہوگئے لیکن انکے پاس بہتا ہوا قلم تھا اور نہ ہی چلتی ہوئی زبان، طبیعت کی سیلانی تھی اور نہ ہی ذوق کی رقت اور اس پر انکے خطوط شاہد ہیں اور اسی وجہ سے بدیع الزمان ہمدانی جو کہ طبعی ادیب ہیں کی مساجلات میں بری طرح ناکام ہوئے اور یہی ان کی موت کا سبب تھا، ان کا شعر ان کی نثر سے بھی زیادہ اچھا تھا مگر وہ صرف انہی مشہور اور شہرہ آفاق رسائل کی وجہ سے مشہور تھے، ان کی وفات ۳۸۳ھ میں ہوئی۔

besturdubooks.wordpress.com

بالتسلیۃ: سلی (تفعیل) تسلیًا بتکلف تسلی ظاہر کرنا، تسلی پانا (انفعال) انسلاءً غم زائل ہونا۔ سلو (ن) سلوًا (س) سلیًا تسلی پانا، بے غم ہونا (افعال) اسلاءً امامون ہونا۔ بالتھنئۃ: ھنأ (تفعیل) تھنئۃً مبارکباد دینا۔ بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۶۴ پر ہے۔ البرحاء: سختی، تکلیف، برائی، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۱۷۸ پر ہے۔ الرخاء: فراخی زندگی۔ رخی (س) رخی، رخوۃ (ک) رخاوۃ آسودہ زندگی والا ہونا، نرم ہونا (ف، س، ک) رخاءً آسودہ ہونا۔

فَقُلْتُ: أَمَّا إِخْلَالُهُ بِالْأُولٰى فَلِأَنَّهُ شَغَلَهُ الْاِهْتِمَامُ بِهَا عَنِ الْكَلَامِ فِيهَا، وَأَمَّا تَغَافُلُهُ عَنِ الْأُخْرٰى فَلِأَنَّهُ أَحَبَّ أَنْ يُوَفِّرَ عَلَيَّ مَرْتَبَةَ السَّابِقِ إِلَى الْاِبْتِدَاءِ، وَيَقْتَصِرَ بِنَفْسِهِ عَلٰى مَحَلِّ الْاِقْتِدَاءِ لِتَكُوْنَ نِعَمُ اللّٰهِ تَعَالٰى مَوْقُوْفَةً مِنْ كُلِّ جِهَةٍ عَلَيَّ، وَمَحْفُوْظَةً مِنْ كُلِّ رُتْبَةٍ بِي.

میں نے کہا: سختی کے دنوں میں تسلی دینے کے لیے خط لکھنے میں کوتاہی کرنا شاید اس وجہ سے ہو کہ غم نے ان سختی کے دنوں میں کلام کرنے سے اسے غافل کر دیا ہو اور راحت و آسائش کے دنوں میں اس کے خط لکھنے سے غفلت کی وجہ شاید یہ ہو کہ اس نے اس کو پسند کیا ہو کہ میرا مرتبہ زیادہ کر دے جو کہ ابتداء کی طرف بڑھ رہا تھا (یعنی کم ہو رہا تھا) اور اپنے لئے محلِ اقتداء پر اکتفاء کر لیا۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہر طرف سے مجھ ہی پر آ کر ٹھہریں اور یہ نعمتیں ہر سختی و پریشانی سے میرے گرد احاطہ کیے ہوئے ہوں۔

إخلاله: خلل (افعال) إخلالاً کوتاہی کرنا محتاج ہونا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۱۵۵ پر ہے۔ یوفر: وفر (تفعیل) توفیرًا زیادہ کرنا، حفاظت کرنا (تفعل) توفرًا ہمت صرف کرنا (ض) وفرًا زیادہ کرنا، پیدا کرنا۔ محفوفۃ: حفف (ن) حفًا گھیرنا (ض) حفیفًا سرسراہٹ ہونا۔ حفوفًا خشک ہونا، پراگندہ ہونا (تفعیل) تحفیفًا احاطہ کرنا (استفعال) استحفافًا سارا لے لینا

فَإِنْ كُنْتُ أَحْسَنْتُ الْاِعْتِذَارَ عَنْ سَيِّدِي فَلْيَعْرِفْ لِي حَقَّ الْإِحْسَانِ، وَلْيَكْتُبْ لِي بِالْاِسْتِحْسَانِ، وَإِنْ كُنْتُ أَسَأْتُ فَلْيُخْبِرْنِي بِعُذْرِهِ فَإِنَّهُ أَعْرَفُ مِنِّي بِسِرِّهِ، وَلْيَرْضَ مِنِّي بِأَنِّي حَارَبْتُ عَنْهُ قَلْبِي وَاعْتَذَرْتُ عَنْ ذَنْبِهِ حَتّٰى كَأَنَّهُ ذَنْبِي وَقُلْتُ: يَا نَفْسُ! اِعْذِرِي أَخَاكِ وَخُذِي مِنْهُ مَا أَعْطَاكِ فَمَعَ الْيَوْمِ غَدٌ وَالْعَوْدُ أَحْمَدُ.

چنانچہ اگر میں نے اپنے آقا کی طرف سے احسن طریقہ سے عذر خواہی کی ہے تو میرے آقا کو چاہیے کہ میرے لئے حق احسان پہچانے اور اسے چاہیے کہ وہ مجھے استحسانا خط

besturdubooks.wordpress.com

لکھے اور اگر میں نے عذر خواہی برے طریقہ سے کی ہے تو پھر اسے چاہیے کہ وہ مجھے اپنے عذر کے متعلق آگاہ کرے، کیونکہ اپنے پوشیدہ معاملہ کو وہ مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے۔ مجھ سے اس پر راضی ہو جائے کہ میں نے اس کی جانب سے اپنے دل سے جنگ کی ہے اور اس کی فروگزاشت پر اپنے دل کو ایسا عذر پیش کیا ہے جیسے وہ میرا ہی گناہ ہو اور میں نے کہا: اے نفس! اپنے بھائی کا عذر قبول کرلے اور اس سے وہ چیز ہی لے لے جو اس نے تمہیں دی ہے، پس آج کے ساتھ کل آئندہ ہے [والعود أحمد] اور دوبارہ کرنا زیادہ قابلِ تعریف ہے۔ (یعنی اچھا کام کرنا محمود ہے تو اس کو دوبارہ کرنا زیادہ محمود ہے)

☆☆☆☆☆☆☆

حَدِيثُ النَّفْسِ

(لأبي حيان التوحيدي)(1)

حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنَ الصُّوفِيَّةِ فِي هٰذِهِ الْأَيَّامِ قَالَ: كُنْتُ بِنَيْسَابُوْرَ سَنَةَ سَبْعِيْنَ وَثَلاثِمِائَةٍ، وَقَدِ اشْتَعَلَتْ خُرَاسَانُ بِالْفِتْنَةِ وَتَبَلْبَلَتْ دَوْلَةُ آلِ سَامَانَ بِالْجَوْرِ وَطُوْلِ الْمُدَّةِ فَلَجَأَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ صَاحِبُ الْجَيْشِ إِلٰى قَايِيْنَ وَهِيَ حِصْنُهُ وَمَعْقِلُهُ وَوَرَدَ أَبُو الْعَبَّاسِ صَاحِبُ جَيْشِ آلِ سَامَانَ نَيْسَابُوْرَ بِعِدَّةٍ عَظِيْمَةٍ وَعُدَّةٍ عَمِيْمَةٍ وَزِيْنَةٍ فَاخِرَةٍ وَهَيْئَةٍ بَاهِرَةٍ وَغَلَا السِّعْرُ وَأُخِيْفَتِ السُّبُلُ وَكَثُرَ الْإِرْجَافُ وَسَاءَتِ الظُّنُوْنُ وَضَجَّتِ الْعَامَّةُ وَالْتَبَسَ الرَّأْيُ وَانْقَطَعَ الْأَمَلُ

(1) علی بن محمد العباس توحیدی غالباً قرن رابع کے دوسرے عقد کے آواخر میں پیدا ہوئے، بغداد میں پرورش ہوئی۔ نحو، لغت، شعر، ادب، فقہ اور معتزلہ کی رائے کے کلام کے علوم میں ماہرِ فن ہو کر ابھرے، رزق کی تنگی کی وجہ سے بغداد میں کتابیں لکھ کر اور بیچ کر مدت طویلہ تنگ زندگی گزاری اور ہمیشہ اپنے معاصرین سے تنگی اور جفا میں رہے حتی کہ اپنی آخری عمر میں محض اس گمان کی وجہ سے کہ لوگ ناقدرے ہیں میرے مرنے کے بعد کتابوں کی قدر نہ کریں گے اپنی تمام مکتوبہ کتابوں کو جلا ڈالا۔ استاد کرد علی نے فرمایا" ابوحیان نے سوالات و جوابات لکھے، روایات و مساجلات لکھے، محاضرات اور ہم مجلس لوگوں کے حالات لکھے، تقریظ و تقریظ لکھیں، نقد و طنز کیا، وعظ و ارشاد کیے اور ان کی کتابوں کا ہر صفحہ ان کے علمی مقام اور فہم کی بلندی پر دلالت کرتا ہے۔ ان کتب نے ان کو بڑے بڑے منشیین اور مؤلفین تک پہنچا دیا، ان میں انہوں نے اپنے ایام کے اعتبار سے علم و ادب کی اچھی تصویر کشی کی تھی لیکن اس کو ایسے طبقے نے بلیغ ادبی عبارت میں پیش کیا جو لکھے ہوئے پر عمل نہیں کرتا تھا اور ان کو خوبصورتی، آراستگی، چمکانے اور تر و تازہ کرنے سے کوئی غرض نہ تھی (ابوحیان اتنے جلیل القدر ہیں کہ) وہ اسلوب جو جاحظ کی موت کی وجہ سے مرنے والا تھا اس کو انہیں ہاتھ سے تھام لیا اور جو کچھ کمی ابوعثمان کے بعد باتوں کے فن اور ضرب الامثال کی اقسام میں رہ گئی تھی اس کو پورا کر دیا۔ جاحظ (جس کی کنیت ابوعثمان ہے، کا تعارف اور علمی ثروت اور قابلیت پر کلام گزر چکا ہے) نے گویا کہ اسکی کمی اور ادھوری خواہش کو پورا کر دیا، ان کی مشہور کتابوں میں سے "کتاب الصداقت والصدیق، کتاب المقابسات، کتاب الامتاع والموانسۃ، کتاب البصائر والذخائر و مثالب الوزیرین ہیں" ۴۱۴ھ میں شیراز میں ان کا انتقال ہوا۔

besturdubooks.wordpress.com

وَنَبَحَ كُلُّ كَلْبٍ مِنْ كُلِّ زَاوِيَةٍ وَزَأَرَ كُلُّ أَسَدٍ مِنْ كُلِّ أَجَمَةٍ وَضَبَحَ كُلُّ ثَعْلَبٍ مِنْ كُلِّ تَلْعَةٍ.

لوگوں کی بات

ان دنوں صوفیاء کے ایک شیخ نے مجھے بتلایا کہ: میں ۳۷۰ھ میں نیشاپور میں تھا، خراسان فتنے کی لپیٹوں میں تھا اور آل سامان کی حکومت ظلم اور طویل مدت کی بناء پر منتشر ہو چکی تھی۔ لشکر کے سردار محمد بن ابراہیم نے مقام قاہین کی طرف جو انکا ایک قلعہ اور جائے پناہ تھی، پناہ لی اور آل سامان کے لشکر کا سردار ابو العباس ایک بڑی جماعت، عام تیاری، پر فخر آرائش، بھرپور زیب وزینت اور زبردست حالت کے ساتھ نیشاپور میں وارد ہوا۔ (جس کی وجہ سے اشیاء کی) قیمتیں بڑھ گئیں، راستے خوفناک ہو گئے (راستوں میں ڈرایا جانے لگا) افواہیں پھیل گئیں، گمان فاسد ہو گئے، عامی لوگ اودھم مچانے لگے (لوگوں کی) آراء خلط ملط ہو گئیں، امیدیں دم توڑ گئیں، ہر کونے سے ایک کتا بھونکنے، ہر کچھار سے شیر دھاڑنے اور ہر بلند جگہ سے لومڑی چیخنے لگی۔

تبلبلت: بلبل (تفعلل) تبلبلا منتشر ہونا، بکھرنا، پریشان وبے چین ہونا۔ لجأ: لجأ (ف) لجأ، لجوءا (س) لجأ (افتعال) التجاء پناہ لینا (تفعیل) تلجئۃ بعض ورثاء کیلئے خاص کر دینا (افعال) إلجاء مضطر کرنا، سپرد کرنا۔ باهرة: بهر (ف) بهرا غالب ہونا، فضیلت میں بڑھ جانا، ہانپنا (انفعال) انبهارا سخت دوڑنے سے ہانپنا (إفعال) إبهارا عجیب کام کرنا، فقیری کے بعد مالدار ہونا۔ الأرجاف: رجف (إفعال) إرجافا لوگوں کو بھڑکانے کے لئے بری خبروں کو پھیلانا، گھسنا (ن) رجفا، رجفانا، رجیفا تیز ہلانا، ہلنا (تفعل) ترجفا (افتعال) ارتجافا بہت زیادہ کانپنا۔ ضجت: ضج (ض) ضجا ضجیجا، ضجاجا (إفعال) إضجاجا شور مچانا، چیخنا (تفعیل) تضجیجا جانا اور مائل ہونا۔ نبح: نبح (ف، ض) نبحا، نبوحا، نبیحا بھونکنا، یہ کتے پر استعمال ہوتا ہے مگر مجازاً ہرن اور بکری وغیرہ کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے (ف) نباحا زیادہ عمر ہونے کی وجہ سے موٹی آواز والا ہونا۔ زأر: زأر (ف، ض، س) زئیرا، زأرا (إفعال) إزءارا چنگھاڑنا، آواز کو گڑ گڑانا۔ أجمة: شیر کے رہنے کی جگہ یعنی کچھار [جمع] أُجُم، (ج ج) آجام۔ ضبح: ضبح (ف) ضبحا آواز نکالنا (تفاعل) تضابحا ایک دوسرے کا مقابلہ کرنا۔ تلعة: بلند زمین، پشت زمین [جمع] تلعات، تلاع۔ تلع (ن) تلعا نکلنا چڑھنا (س) تلعا بھر جانا، تلاعۃ لمبا ہونا۔

besturdubooks.wordpress.com

قَالَ وَكُنَّا جَمَاعَةً غُرَبَاءَ نَأْوِيْ إِلَى دُوَيْرَةِ الصُّوْفِيَّةِ لَانَبْرَحُهَا فَتَارَةً نَقْرأُ وَتَارَةً نُصَلِّيْ وَتَارَةً نَنَامُ وَتَارَةً نَهْذِيْ وَالْجُوْعُ يَعْمَلُ عَمَلَهُ وَنَخُوْضُ فِيْ حَدِيْثِ آلِ سَامَانَ وَالْوَارِدِ مِنْ جِهَتِهِمْ إِلَى هٰذَا الْمَكَانِ وَلَا قُدْرَةَ لَنَا عَلَى السِّيَاحَةِ لِانْسِدَادِ الطُّرُقِ وَتَخَطُّفِ النَّاسِ لِلنَّاسِ وَشُمُوْلِ الْخَوْفِ وَغَلَبَةِ الرُّعْبِ وَكَانَ الْبَلَدُ يَتَّقِدُ نَارًا بِالسُّؤَالِ وَالتَّعَرُّفِ وَالْإِرْجَافِ بِالصِّدْقِ وَالْكَذِبِ وَمَا يُقَالُ بِالْهَوٰى وَالْعَصَبِيَّةِ فَضَاقَتْ صُدُوْرُنَا وَخَبُثَتْ سَرَائِرُنَا وَاسْتَوْلٰى عَلَيْنَا الْوَسْوَاسُ.

وہ بزرگ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم مسافروں کی ایک جماعت نے صوفیاء کے ایک چھوٹے سے گھر میں پناہ لی، جس سے باہر نہیں نکلتے تھے، اسمیں رہتے ہوئے کبھی تلاوت کرتے اور کبھی نماز پڑھتے، کبھی سوتے اور کبھی گپ شپ لگاتے اور بھوک بھی اپنے کام میں مصروف تھی (یعنی محسوس ہوتی تھی) ہم آلِ سامان اور ان کی طرف سے خراسان بھیجے جانے والے کے بارے میں غور کرتے رہتے تھے۔ راستوں کے بند ہونے، لوگوں کے ایک دوسرے کو اچکنے، خوف طاری ہونے اور رعب و دہشت کے غلبہ کی وجہ سے ہم چلنے پھرنے پر قادر نہ تھے۔ شہر سوال، بھیک، جھوٹی سچی افواہوں، ہوائے نفس اور عصبیت سے کی گئی گفتگو کی آگ میں جل رہا تھا، ہمارے دل تنگ ہوگئے نیتیں فاسد ہوگئیں اور ہم پر وساوس غالب آگئے۔

دویرۃ: (تصغیر) چھوٹا سا گھر، مکان، رہنے کی جگہ۔ [جمع] دُوَرٌ، دِیَارٌ، اَدْوَار۔ **لانبرحها**: برح (س) بَرَحًا، براحًا جدا ہونا، ظاہر ہونا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۸۷ اپر ہے۔ **نهذي**: ھذی (ض) ھَذْیًا، ھَذَیَانًا بکواس کرنا، مرض کی وجہ سے غیر معقول باتیں کرنا۔ **تخطف**: خطف (س) خَطْفًا اچک لینا، چندھا کردینا (س، ض) خَطَفَانًا تیز چلنا (تفعیل) تخطیفًا اچک لینا (افعال) اِخْطَافًا خطا کرنا، بیماری کا زائل ہونا۔ **سرائر**: [مفرد] سریرۃ، نیت، بھید، خفیہ معاملہ، کمایقال [هو طيب السريرة] وہ پاک دل کھری نیت کا آدمی ہے۔ **استولى**: ولی (استفعال) استیلاءً اصلہ [علی] غالب ہونا، انتہاء کو پہنچنا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۵۳ پر ہے۔

وَقُلْنَا لَيْلَةً مَا تَرَوْنَ يَا أَصْحَابَنَا مَادَفَعْنَا إِلَيْهِ مِنْ هٰذِهِ الْأَحْوَالِ الْكَرِيْهَةِ، كَأَنَّا وَاللهِ أَصْحَابُ نِعَمٍ وَأَرْبَابُ ضِيَاعٍ نَخَافُ عَلَيْهَا الْغَارَةَ وَالنَّهْبَ وَمَا عَلَيْنَا مِنْ وِلَايَةِ زَيْدٍ وَعَزْلِ عَمْرٍو وَهَلَاكِ بَكْرٍ وَنَجَاةِ بِشْرٍ نَحْنُ قَوْمٌ رَضِيْنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا الْعَسِيْرَةِ وَهٰذِهِ الْحَيَاةِ الْقَصِيْرَةِ بِكِسْرَةٍ يَابِسَةٍ وَخِرْقَةٍ بَالِيَةٍ وَزَاوِيَةٍ

besturdubooks.wordpress.com

مِنَ الْمَسْجِدِ مَعَ الْعَافِيَةِ مِنْ بَلَايَا طُلَّابِ الدُّنْيَا. فَمَا هٰذَا الَّذِي يَعْتَرِيْنَا مِنْ هٰذِهِ الْأَحَادِيْثِ الَّتِي لَيْسَ لَنَا فِيْهَا نَاقَةٌ وَلَا جَمَلٌ وَلَا حَظٌّ وَلَا أَمَلٌ قُوْمُوْا بِنَا غَدًا حَتّٰى نَزُوْرَ أَبَا زَكَرِيَّاءَ الزَّاهِدَ وَنُظِلَّ نَهَارَنَا عِنْدَهُ لَاهِيْنَ عَمَّا نَحْنُ فِيْهِ سَاكِنِيْنَ مَعَهُ مُقْتَدِيْنَ بِهِ فَاتَّفَقَ رَأْيُنَا عَلٰى ذٰلِكَ.

ایک رات ہم نے کہا! اے ہمارے ہم نشینو! تم کیا سمجھتے ہو کس چیز نے ہمیں ان برے احوال کی طرف پھینکا ہے؟ اللہ کی قسم! گویا کہ ہم اہل نعمت اور صاحب ثروت تھے، ہم ان نعمتوں پر غارت گری اور لوٹ مار کا خوف کھاتے ہیں۔ ہمیں زید کی سرداری، عمرو کی معزولی، بکر کی ہلاکت اور لوگوں کی نجات سے کیا واسطہ؟ ہم ایسی قوم ہیں جو تنگ دنیا اور مختصر سی زندگی میں خشک روٹی کے ٹکڑے، بوسیدہ خرقہ (لباس) مسجد کے کونے، دنیا کے طالبوں کے مصائب سے عافیت پر راضی ہو گئے تھے، ہمیں یہ کیسی باتیں پیش آرہی ہیں جن میں ہمارے لئے کوئی اونٹنی ہے اور نہ اونٹ، کوئی حصہ ہے اور نہ کوئی امید، کل ہمارے ساتھ چلو تاکہ ہم ابوزکریا زاہد کی زیارت کریں اور ان حالات سے غافل ہو کر ان کے پاس اپنا دن گزاریں، ان کے ساتھ ٹھہریں اور ان کی اقتداء کریں، ہماری آراء اس پر متفق ہو گئیں۔

النهب: نہب (ن،ض،ف) نُھبًا لوٹنا، کاٹنا، سخت سست کہنا (إفعال) إنهابًا لوٹنے کا موقع دینا، لٹا دینا۔ یعترینا: عرو (افتعال) اعتراءً لاحق ہونا، عطیہ مانگنے کے لئے جانا (ن) عَرْوًا پیش آنا، کاج بنانا (إفعال) إعراءً اکاج بنانا، چھوڑ دینا۔

فَغَدَوْنَا وَصِرْنَا إِلٰى أَبِي زَكَرِيَّاءَ الزَّاهِدِ فَلَمَّا دَخَلْنَا رَحَّبَ بِنَا وَفَرِحَ بِزِيَارَتِنَا وَقَالَ: مَا أَشْوَقَنِي إِلَيْكُمْ وَمَا أَلْهَفَنِي عَلَيْكُمْ! اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَمَعَنِي وَإِيَّاكُمْ فِي مَقَامٍ وَاحِدٍ حَدِّثُوْنِي مَا الَّذِي سَمِعْتُمْ وَمَا ذَا بَلَغَكُمْ مِنْ حَدِيْثِ النَّاسِ وَأَمْرِ هٰؤُلَاءِ السَّلَاطِيْنِ؟ فَرِّجُوْا عَنِّي وَقُوْلُوْا لِي مَا عِنْدَكُمْ فَلَا تَكْتُمُوْنِي شَيْئًا فَمَا لِي وَاللّٰهِ مَرْعًى فِي هٰذِهِ الْأَيَّامِ إِلَّا مَا اتَّصَلَ بِحَدِيْثِهِمْ وَاقْتَرَنَ بِخَبَرِهِمْ.

اگلے دن صبح ہم ابوزکریا زاہد کی طرف روانہ ہوئے جب ہم داخل ہوئے تو انھوں نے ہمیں خوش آمدید کہا، ہماری زیارت سے خوش ہوئے اور کہنے لگے میں کس قدر آپ کا مشتاق تھا، میں کس قدر آپ پر (یعنی آپ سے ملنے کیلئے) حریص تھا! تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے اور آپ کو (ہم سب کو) ایک جگہ اکٹھا کر دیا، آپ نے لوگوں کی باتوں سے اور بادشاہوں کے احکام سے جو کچھ سنا اور جو کچھ تم تک پہنچا ہے (اس کے

besturdubooks.wordpress.com

بارے میں) مجھ پر کشادگی کرو (مجھے بھی بتلادو) جو کچھ تم جانتے ہو مجھ سے بیان کرو اور مجھ سے کچھ مت چھپاؤ۔ اللہ کی قسم میرے لئے ان ایام میں میری چراگاہ صرف وہی ہے کہ جو انکی باتوں کے ساتھ متصل ہو اور ان کی خبروں کیساتھ ملی ہوئی ہو (میرے لئے صرف یہی کام رہ گیا ہے کہ انکی باتیں کرتا اور سنتا رہوں اسلئے تم بھی مزید معلومات مجھے دو)۔

الھفنی: لھف (إفعال) إلھافا حریص ہونا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۲۷ پر ہے۔

فَلَمَّا وَرَدَ عَلَيْنَا مِنْ هٰذَا الزَّاهِدِ الْعَابِدِ مَا وَرَدَ دَهِشْنَا وَاسْتَوْحَشْنَا وَقُلْنَا فِيْ أَنْفُسِنَا اُنْظُرُوْا مِنْ أَيِّ شَيْئٍ هَرَبْنَا، وَبِأَيِّ شَيْئٍ عَلِقْنَا وَبِأَيِّ دَاهِيَةٍ دُهِيْنَا قَالَ: فَخَفَّفْنَا الْحَدِيْثَ وَانْسَلَلْنَا فَلَمَّا خَرَجْنَا قُلْنَا: أَرَأَيْتُمْ مَا بُلِيْنَا بِهٖ وَمَا وَقَعْنَا عَلَيْهِ؟ (إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِيْنُ).

اس پرہیزگار اور عبادت گزار شخص سے جب ایسی عجیب شے صادر ہوئی تو ہم دہشت زدہ اور متوحش ہوگئے، ہم نے اپنے دل میں سوچا کہ دیکھو، ہم کس شے سے بھاگے تھے اور کس شے سے چمٹ گئے؟ کس مصیبت میں مبتلا ہوگئے؟ اس شیخ نے کہا: ہم نے گفتگو کو سمیٹا اور وہاں سے کھسک گئے۔ جب ہم نکل آئے تو آپس میں کہا: دیکھا کس چیز میں ہم مبتلا کئے گئے اور کیسی مصیبت ہم پر پڑ گئی (بے شک یہ تو ایک واضح مصیبت ہے)

علقنا: علق (تفعیل) تعلیقا چمٹ جانا، لٹکانا، بند کرنا (ن) علقا، علوقا گالی دینا، چوسنا (س) علاقۃ محبت کرنا، پھنس جانا (إفعال) إعلاقا جونک لگانا، پھنسنا۔ داھیۃ دھینا: مصیبت، بری بات، بڑا معاملہ [جمع] دواہ۔ دھی (ن) دھیا (تفعیل) تدھیۃ آفت وبلا پہنچنا، مرتبہ گھٹانا (س) دھیا چالاک ہونا، چالاکی سے کام کرنا۔ انسللنا: سلل (انفعال) انسلالا چپکے سے کھسک جانا، (ن) سلا کسی چیز میں سے آہستہ آہستہ نکالنا (ض) سلا گرے ہوئے دانتوں والا ہونا۔

مِيْلُوْا بِنَا إِلٰى أَبِيْ عَمْرٍو الزَّاهِدِ فَلَهٗ فَضْلٌ وَعِبَادَةٌ وَعِلْمٌ وَتَفَرُّدٌ فِيْ صَوْمَعَتِهٖ حَتّٰى نُقِيْمَ عِنْدَهٗ إِلٰى آخِرِ النَّهَارِ فَقَدْ نَبَا بِنَا الْمَكَانُ الْأَوَّلُ، وَبَطَلَ قَصْدُنَا فِيْمَا عَزَمْنَا عَلَيْهِ مِنَ الْعَمَلِ.

ہمارے ساتھ ابو عمرو زاہد کی طرف چلو اس لئے کہ وہ صاحب فضل، عبادت گزار، صاحب علم، اور اپنے گھر (خانقاہ) میں تنہا رہنے والے ہیں، ہم دن کے آخری حصے تک ان کے پاس ٹھہریں گے۔ کیونکہ پہلی جگہ ہم سے دور ہوگئی اور جس کام کا ہم نے عزم کیا تھا اس

besturdubooks.wordpress.com

کے بارے میں ہمارا ارادہ باطل ہو گیا۔

فَمَشَيْنَا إِلَى أَبِي عَمْرٍو الزَّاهِدِ وَاسْتَأْذَنَّا فَأَذِنَ لَنَا وَوَصَلْنَا إِلَيْهِ فَسُرَّ بِحُضُورِنَا، وَهَشَّ لِرُؤْيَتِنَا وَابْتَهَجَ بِقَصْدِنَا وَأَعْظَمَ زِيَارَتَنَا، ثُمَّ قَالَ: يَا أَصْحَابَنَا مَاعِنْدَكُمْ مِنْ حَدِيثِ النَّاسِ؟ فَقَدْ وَاللّٰهِ طَالَ عَطَشِي إِلَى شَيْءٍ أَسْمَعُهُ وَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيَّ الْيَوْمَ أَحَدٌ فَأَسْتَخْبِرُهُ وَإِنَّ أُذُنِي لَدَى الْبَابِ لِأَسْمَعَ قَرْعَةً أَوْ أَعْرِفَ حَادِثَةً فَهَاتُوا مَاعِنْدَكُمْ وَمَامَعَكُمْ وَقُصُّوا عَلَيَّ الْقِصَّةَ بِفَصِّهَا وَنَصِّهَا وَدَعُوا التَّوْرِيَةَ وَالْكِنَايَةَ وَاذْكُرُوا الْغَثَّ وَالسَّمِينَ فَإِنَّ الْحَدِيثَ هٰكَذَا يَطِيبُ وَلَوْلَا الْعَظْمُ مَاطَابَ اللَّحْمُ وَلَوْلَا النَّوَى مَاحَلَا التَّمْرُ وَلَوْلَا الْقِشْرُ لَمْ يُوجَدِ اللُّبُّ، فَعَجِبْنَا مِنْ هٰذَا الزَّاهِدِ الثَّانِي أَكْثَرَ مِنْ عَجَبِنَا بِالزَّاهِدِ الْأَوَّلِ وَخَاطَفْنَاهُ الْحَدِيثَ وَوَدَّعْنَاهُ وَخَرَجْنَا، وَأَقْبَلَ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ يَقُولُ: أَرَأَيْتُمْ أَظْرَفَ مِنْ أَمْرِنَا وَأَغْرَبَ مِنْ شَأْنِنَا؟ اُنْظُرُوا مِنْ أَيِّ شَيْءٍ كَانَ تَعَرِّيجُنَا (إِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيبٌ) وَتَلَذُّذُنَا وَتَبَلُّدُنَا.

ہم ابو عمرو زاہد کی طرف چل پڑے اور ان سے اندر داخل ہونے کی اجازت مانگی انھوں نے ہمیں اجازت دے دی، ہم انکے پاس پہنچے تو وہ ہماری آمد کی وجہ سے خوش ہوئے، ہمیں دیکھ کر کھل اٹھے، ہمارے ارادے کی وجہ سے مسرور ہونے اور ہماری زیارت کو بڑا فضل سمجھا، پھر کہنے لگے: اے میرے ساتھیو! لوگوں کی باتوں کے بارے میں تمھارے پاس کیا کچھ ہے؟ واللہ میری طلب ایسی شے کی طرف کہ جس کو میں سنوں بہت طویل ہو گئی، میرے پاس آج ابھی تک کوئی نہیں آیا کہ میں اس سے کچھ پوچھوں، میرے کان دروازے سے لگے ہوئے ہیں تاکہ میں کوئی کھٹکھٹاہٹ سنوں یا کسی واقعہ کے بارے میں جان سکوں، چنانچہ جو کچھ تمھارے پاس اور تمھارے ساتھ ہے مجھ پر پیش کرو مجھ پر سارا قصہ اصل معاملے اور درست طریقے سے بیان کرو، ہر قسم کے توریے اور کنایے کو چھوڑ دو (یعنی اس سے کام نہ لو) اور ہر باریک اور واضح بات کو ذکر کرو اس لئے کہ گفتگو اسی سے لذیذ ہوتی ہے کیونکہ ہڈیوں کے بغیر گوشت لذیذ نہیں ہوتا، گٹھلی کے بغیر کھجور ذائقے دار نہیں، بغیر چھلکے کے مغز نہیں پایا جاتا، ہم پہلے پرہیزگار سے زیادہ اس پرہیزگار شخص کے بارے میں تعجب کرنے لگے۔ ہم نے اس سے بات اچک لی (ترک کر دی) اس کو چھوڑ دیا اور باہر نکل پڑے۔ ہم ایک دوسرے سے کہنے لگے، کیا تم نے ہمارے معاملے سے زیادہ ظریف اور ہماری حالت سے زیادہ حیران

besturdubooks.wordpress.com

کرنے والی حالت دیکھی؟ ذرا دیکھو، کس شے کی وجہ سے ہم جھکے، متحیر ہوئے اور بے وقوف بنے (بے شک یہ ایک عجیب شے ہے)۔

هش: هشش (س، ض) مسکرانا، بھلائی پر خوش ہونا (ن، ض) هشا جھاڑنا (ض) هشوشة نرم ہونا، کمزور ہونا (س) هشاشة نرم و ڈھیلا ہونا۔ عطشی: عطش (س) عطشا مشتاق ہونا، پیاسا ہونا (افعال) إعطاشا (تفعیل) تعطیشا پیاسا کرنا۔ هاتوا: هات [اسم فعل] بمعنی اعطنی عطا کرو، پیش کرو، لاؤ۔ فصها: حقیقت امر، دو ہڈیوں کے ملنے کی جگہ، آنکھ کی سیاہی [جمع] فصوص، فصاص۔ فصص (ض) فصا (افتعال) افتصاصا جدا کرنا (ض) فصیصا بہنا، ٹپکنا (تفعیل) تفصیصا نگینہ لگانا، گھورنا۔ الغث: دبلا، ردی۔ غثث (ض، س) غثاثة، غثوثة دبلا اور کمزور ہونا (ض) غثا، غثیثا ناموافق ہونا، پیپ وغیرہ بہنا (افعال) اغثاثا موسم بہار کی گھاس پر پہنچنا۔ اظرف: ظرف (ک) ظرفا، ظرافة خوش شکل ہونا، چالاک ہونا (تفعل) تظرفا (تفاعل) تظارفا ظریف بننا۔ اغرب: غرب (افعال) إغرابا عجیب چیز لانا، فصیح ہونا اور نوادرات بیان کرنا (ن) غربا جانا، جدا ہونا۔ غروبا ڈوبنا۔ غربة، غرابة پردیسی ہونا (ک) غرابة مخفی ہونا، غیر مانوس ہونا۔ تبلددنا: لدد (تفعل) تلددا متحیر ہونا (ن) لدا، لدادا (مفاعلہ) ملادة سخت جھگڑا کرنا، مدافعت کرنا (افعال) إلدادا ٹالنا، سخت جھگڑالو پانا۔ تبلدنا: بلد (تفعل) تبلدا بیوقوفی ظاہر کرنا، کند ذہن ہونا (ن) بلوذا اقامت کرنا (س) بلدا کشادہ آبرو ہونا (ک) بلادة کند ذہن ہونا (تفعیل) تبلیدا کمزور رائے والا ہونا (افعال) إبلادا شہر میں ہمیشہ رہنا۔

وَقُلْنَا يَا أَصْحَابَنَا: اِنْطَلِقُوْا إِلٰى أَبِي الْحَسَنِ الضَّرِيْرِ وَإِنْ كَانَ مَضْرِبُهُ بَعِيْدًا فَإِنَّا لَا نَجِدُ سُكُوْنَنَا إِلَّا مَعَهُ وَلَا نَظْفَرُ بِضَالَّتِنَا إِلَّا عِنْدَهُ لِزُهْدِهِ وَعِبَادَتِهِ وَتَوَحُّدِهِ وَشُغْلِهِ بِنَفْسِهِ مَعَ زَمَانَتِهِ فِيْ بَصَرِهِ وَوَرَعِهِ وَقِلَّةِ فِكْرِهِ فِي الدُّنْيَا وَأَهْلِهَا وَطَوَيْنَا الْأَرْضَ إِلَيْهِ وَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَجَلَسْنَا حَوَالَيْهِ فِيْ مَسْجِدِهِ وَلَمَّا سَمِعَ بِنَا أَقْبَلَ عَلٰى كُلٍّ وَاحِدٍ مِنَّا يَلْمِسُهُ بِيَدِهِ وَيُرَحِّبُ بِهِ وَيَدْعُوْ لَهُ وَيُقَرِّبُ.

ہم نے کہا اے ہمارے ساتھیو! ابوالحسن ضریر کی طرف چلو اگرچہ اس کا ٹھکانہ دور ہے مگر ہم سکون اسکے علاوہ اور کہیں نہیں پائیں گے۔ اپنی کھوئی ہوئی شے، ان کی پرہیزگاری، عبادت، توحد، آنکھوں کے دائمی مریض ہونے کے باوجود اپنے آپ میں مشغولیت، ان کے تقویٰ، دنیا اور اہل دنیا کی طرف کم توجہ کرنے کی وجہ سے، انہی سے ہی حاصل کرسکیں گے

besturdubooks.wordpress.com

چنانچہ ہم نے انکی طرف سفر طے کیا اور ان کے پاس جا پہنچے، ہم انکے ارد گرد انکی مسجد میں بیٹھ گئے جب انہوں نے ہماری آواز سنی تو ہم میں سے ہر ایک سے اس طرح ملے کہ اس کو اپنے ہاتھ سے چھونے، خوش آمدید کہنے، اس کیلئے دعا کرنے اور اسے اپنے سے قریب کرنے لگے۔

فَلَمَّا انْتَهٰى أَقْبَلَ عَلَيْنَا وَقَالَ: أَمِنَ السَّمَاءِ نَزَلْتُمْ عَلَيَّ ؟وَاللّٰهِ لَكَأَنِّي وَجَدْتُ بِكُمْ مَأْمُوْلِيْ وَأَحْرَزْتُ غَايَةَ سُؤْلِيْ قُوْلُوْا لِيْ غَيْرَ مُحْتَشِمِيْنَ :مَا عِنْدَكُمْ مِنْ أَحَادِيْثِ النَّاسِ؟ وَمَاعَزَمَ عَلَيْهِ هٰذَاالْوَارِدُ؟ وَمَايُقَالُ فِيْ أَمْرِ ذٰلِكَ الْهَارِبِ إِلٰى قَايِيْنَ وَمَا الشَّائِعُ مِنَ الْأَخْبَارِ؟ وَمَاالَّذِيْ يَتَهَامَسُ بِهٖ نَاسٌ دُوْنَ نَاسٍ؟وَمَايَقَعُ فِيْ هَوَاجِسِكُمْ وَيَسْتَبِقُ إِلٰى نُفُوْسِكُمْ ؟فَإِنَّكُمْ بُرْدُ الْآفَاقِ وَ جَوَّالَةُ الْأَرْضِ وَلَقَّاطَةُ الْكَلَامِ. وَيَتَسَاقَطُ إِلَيْكُمْ مِّنَ الْأَقْطَارِ مَا يَتَعَذَّرُ عَلٰى عُظَمَاءِ الْمُلُوْكِ وَكُبَرَاءِ النَّاسِ: فَوَرَدَعَلَيْنَا مِنْ هٰذَا الْإِنْسَانِ مَاأَنْسَى الْأَوَّلَ وَالثَّانِيَ ،وَمِمَّا زَادَ فِيْ عَجَبِنَا أَنَّا كُنَّا نَعُدُّهٗ فِيْ طَبَقَةٍ فَوْقَ طَبَقَاتِ جَمِيْعِ النَّاسِ فَخَفَّفْنَا الْحَدِيْثَ مَعَهٗ وَوَدَّعْنَاهُ وَخَنَسْنَا مِنْ عِنْدِهٖ

جب وہ اس کام سے فارغ ہو گئے تو ہماری طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے۔ کیا تم آسمان سے مجھ پر نازل ہوئے ہو؟ خدا کی قسم! گویا کہ میں تم میں اپنی امید پاتا ہوں، میں سوالوں کی انتہائی مقدار جمع کر چکا ہوں بلا کسی شرم و تردد کے لوگوں کی باتوں میں سے جو کچھ بھی تمہیں معلوم ہے سب کچھ مجھے بتلا دو، اس آنے والے نے کس بات پر عزم کیا ہے؟ قائین کی طرف بھاگنے والے شخص کے بارے میں کیا کہا جا رہا ہے، کیا کچھ اسکے بارے میں خبریں پھیلی ہوئی ہیں؟ کس کے بارے میں بعض لوگ بعض سے رازداری برت رہے ہیں؟ تمھارے باطن میں کیا بات آرہی ہے؟ تمھارے نفوس کی طرف کیا چیز سبقت کر رہی ہے؟ بے شک تم آسمان کے اولے، زمین کے سیاح اور گفتگو کو اٹھالینے والے ہو۔ مختلف جوانب سے تم پر وہ کچھ پے در پے گرتا ہے جو بڑے عظیم بادشاہوں اور لوگوں کے بڑوں پر بھی مشکل سے گرتا ہے اس شخص کی طرف سے ہمیں ایسی بات پہنچی جس نے پہلے اور دوسرے کو بھلا دیا، ہمارے تعجب میں جو بات اضافہ کر رہی تھی (وہ یہ تھی) کہ ہم نے اسے لوگوں کے طبقات میں سے اعلیٰ ترین طبقے میں شمار کیا تھا چنانچہ ہم نے گفتگو کو سمیٹا ان کو الوداع کہہ کر ان کے پاس سے کھسک لئے۔

مأمولی: أمل (ن) أملا (تفعیل) تأمیلا امید کرنا (تفعل) تأملا غور کرنا، دیر تک سوچنا۔ محتشمین: حشم (افتعال) احتشاما شرم کرنا، غضبناک ہونا (ن،ض) حشما

besturdubooks.wordpress.com

ناپسند بات سنا کر غضبناک کرنا، تکلیف پہنچانا، شرمندہ کرنا (ض) خُشُونا تھکنا، لاغری کے بعد فربہ ہونا (تفعل) تخشّنا ندامت سے بچنا۔ یتهامس: همس (تفاعل) تهامسًا، رازدارانہ باتیں کرنا (ض) همسًا آواز کو پست کرنا، آہستہ آہستہ باتیں کرنا۔ هواجسکم: [مفرد] هاجسٌ وسوسہ، اندیشہ۔ هجس (ن،ض) هجسًا وسوسہ گزرنا، کام سے روکنا (مفاعلہ) مهاجسۃً چپکے چپکے بات کہنا (انفعال) انهجاسًا باز رہنا۔ لقاطة: بہت اٹھانے والا۔ لقط (ن) لقطًا اٹھانا، حاصل کرنا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۸۱ پر ہے۔ خنسنا: خنس (ن،ض) خنسًا، خنوسًا پیچھے ہونا، علیحدہ ہونا (ن،ض) خنسًا پیچھے کرنا، چھپانا (س) خنسًا ناک کا چپٹا اور اس کے سرے کا اٹھا ہوا ہونا (إفعال) إخناسًا روکنا، پیچھے کرنا۔

وَطَفِقْنَا نَتَلَاوَمُ عَلَى زِيَارَتِنَا لِهٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ لِمَا رَأَيْنَا مِنْهُمْ وَظَهَرَ لَنَا مِنْ حَالِهِمْ. وَازْدَرَيْنَا هُمْ وَانْقَلَبْنَا مُتَوَجِّهِيْنَ إِلَى دُوَيْرَتِنَا الَّتِيْ غَدَوْنَا مِنْهَا مُسْتَطْرِقِيْنَ كَالِّيْنَ فَلَقِيْنَا فِي الطَّرِيْقِ شَيْخًا مِنَ الْحُكَمَاءِ يُقَالُ لَهُ أَبُو الْحَسَنِ الْعَامِرِيُّ وَلَهُ كِتَابٌ فِي التَّصَوُّفِ قَدْ شَحَنَهُ بِعِلْمِنَا وَإِشَارَتِنَا وَكَانَ مِنَ الْجَوَّالِيْنَ الَّذِيْنَ نَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ وَاطَّلَعُوْا عَلَى أَسْرَارِ اللهِ فِي الْعِبَادِ فَقَالَ لَنَا: مِنْ أَيْنَ دَرَجْتُمْ وَمَنْ قَصَدْتُّمْ؟ فَأَجْلَسْنَاهُ فِي مَسْجِدٍ وَعَصَبْنَا حَوْلَهُ وَقَصَصْنَا عَلَيْهِ قِصَّتَنَا مِنْ أَوَّلِهَا إِلَى آخِرِهَا وَلَمْ نَحْذِفْ مِنْهَا حَرْفًا.

ہم نے ایک دوسرے کو محض اس وجہ سے کہ جو کچھ ہم نے ان میں دیکھا اور ہم پر ان کا حال ظاہر ہوا اس قوم کی زیارت کرنے پر ملامت کرنا شروع کر دی، ہم نے انہیں حقیر سمجھا اور اپنے چھوٹے سے گھر کی طرف جس سے صبح ہم نکلے تھے اس حالت میں پلٹے کہ ہم راستہ تلاش کر رہے تھے اور تھک چکے تھے، راستے میں ہم حکماء کے ایک شیخ سے ملے جن کو ابو الحسن عامری کہا جاتا ہے اور ان کی تصوف کے موضوع پر ایک کتاب ہے جسکو انہوں نے ہمارے علم اور اشاروں سے بھر دیا ہے، وہ ان پھرنے والوں میں سے ہیں جو شہروں میں گھس جاتے ہیں اور لوگوں میں اللہ کے رازوں پر مطلع ہوتے ہیں۔ انہوں نے ہم سے کہا، تم کس طرف سے آرہے ہو؟ کہاں کا ارادہ رکھتے ہو؟ ہم نے انھیں مسجد میں بٹھایا اور انکے گرد گھیرا ڈال لیا اور ان سے اول سے آخر تک بغیر کوئی حرف حذف کیے اپنا سارا قصہ بیان کر دیا۔

درجتم: درج (ن،ض) دروجًا، درجانًا چلنا، سیڑھی پر چڑھنا (س) درجًا اپنے راستے پر چلنا، مراتب میں ترقی کرنا (تفعیل) تدریجًا لپیٹنا، آہستہ آہستہ قریب کرنا۔ ۱۴

besturdubooks.wordpress.com

فَقَالَ لَنَا فِيْ طَيِّ هٰذِهِ الْحَالِ الطَّارِئَةِ غَيْبٌ لَا تَقِفُوْنَ عَلَيْهِ وَسِرٌّ لَاتَهْتَدُوْنَ إِلَيْهِ وَإِنَّمَاغَرَّكُمْ ظَنُّكُمْ بِالزُّهَّادِ وَقُلْتُمْ لَايَنْبَغِيْ أَنْ يَكُوْنَ الْخَبَرُعَنْهُمْ كَالْخَبَرِعَنِ الْعَامَّةِ ،لِأَنَّهُمُ الْخَاصَّةُ وَمِنَ الْخَاصَّةِ خَاصَّةُ الْخَاصَّةِ لِأَ نَّهُمْ بِاللهِ يَلُوْذُوْنَ وَإِيَّاهُ يَعْبُدُوْنَ وَعَلَيْهِ يَتَوَكَّلُوْنَ وَإِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ وَمِنْ أَجْلِهِ يَتَهَالَكُوْنَ وَبِهٖ يَتَمَالَكُوْنَ.

ان پر مصائب حالات کی لپیٹ کے بارے میں انہوں نے ہم سے کہا کہ یہ ایک غیب ہے جس پر تم مطلع نہیں ہو سکتے اور ایک راز ہے جس کی طرف تم راستہ نہیں پا سکتے۔اس کے علاوہ اور کوئی بات نہیں کہ تمھیں پرہیزگاروں کے ساتھ تمھارے گمان نے دھوکہ دیا اور تم نے کہا! وہ خواص ہیں اور خواص میں سے بھی اخص الخواص ہیں، اس لئے کہ وہ اللہ ہی کی پناہ میں آتے ہیں، اسی کیلئے عبادت کرتے ہیں، اسی پر بھروسہ کرتے ہیں اور اسی کی طرف لوٹیں گے اسی کیلئے کسی شے کے حریص ہوتے ہیں اور اسی کیلئے اپنے آپکو کسی شے سے روکے رکھتے ہیں (اس لئے ان کیلئے مناسب نہیں ہے کہ ان کے احوال عامی لوگوں کی طرح ہوں)

الطارئة: مصیبت [جمع] طوارئ، طارئات۔ طرء، (ف) طَرْءً ا، طُرُوْءً ا دور سے اوراچانک آجانا (ک) طَرَاءَةً، طَرَاءً اتروتازہ ہونا (إفعال) إطراءً احد سے زیادہ مدح کرنا
یلوذون: لوذ (ن) لَوْذً ا، لِوَاذً ا پناہ میں آنا، پناہ گیر ہونا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۷۸ پر ہے۔
یتھالکون: ھلک (تفاعل) تھالکًا بہت خواہش مند ہونا، مٹک کر چلنا (ف ض س) ھلاکًا، ھُلْکًا،ھُلُوْکًا فنا ہونا، نیست ونابود ہونا **یتمالکون**: ملک (تفاعل) تمالکًا اپنے نفس پر قابو رکھنا۔

قُلْنَا لَهٗ: فَإِنْ رَأَيْتَ يَامُعَلِّمَ الْخَيْرِ أَنْ تَكْشِفَ عَنَّاهٰذَا الْغِطَاءَ وَتَرْفَعَ هٰذَا السِّتْرَ وَتُعَرِّفَنَا مِنْهُ مَاوَهَبَ اللهُ لَكَ مِنْ هٰذَا الْغَيْبِ لِنَكُوْنَ شَاكِرِيْنَ وَ نَكُوْنَ مِنَ الْمَشْكُوْرِيْنَ ،فَقَالَ: نَعَمْ أَمَّاالْعَامَّةُ ،فَإِنَّهَا تَلْهَجُ بِحَدِيْثِ كُبَرَائِهَا وَ سَاسَتِهَا ،لِمَاتَرْجُوْمِنْ رَخَاءِ الْعَيْشِ وَطِيْبِ الْحَيَاةِ وَسِعَةِ الْمَالِ وَدُرُوْرِ الْمَنَافِعِ وَاتِّصَالِ الْجَلْبِ وَنَفَاقِ السُّوْقِ وَتَضَاعُفِ الرِّبْحِ .فَأَمَّا هٰذِهِ الطَّائِفَةُ الْعَارِفَةُ بِاللهِ الْعَامِلَةُ لِلّٰهِ فَإِنَّهَا مُوْلَعَةٌ أَيْضًا بِحَدِيْثِ الْأُمَرَاءِ وَالْجَبَابِرَةِ الْعُظَمَاءِ لِتَقِفَ عَلٰى تَصَارِيْفِ قَدَرِ اللهِ فِيْهِمْ وَجَرَيَانِ أَحْكَامِهٖ عَلَيْهِمْ وَنُفُوْذِ مَشِيْئَتِهٖ فِيْ مَحَابِّهِمْ وَمَكَارِهِهِمْ فِيْ حَالِ النِّعْمَةِ عَلَيْهِمْ وَالْإِنْتِقَامِ مِنْهُمْ أَلَاتَرَوْنَهٗ قَالَ جَلَّ ثَنَاؤُهٗ: (حَتّٰى إِذَافَرِحُوْابِمَا أُوْتُوْاأَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُوْنَ)

besturdubooks.wordpress.com

ہم نے اس سے کہا! اے معلم الخیر! اگر آپ مناسب سمجھتے ہیں تو ہمارے لئے یہ حجاب، یہ پردہ اٹھادیں اور ہمیں وہ روشنی دکھلائیں جو اللہ رب العزت نے آپ کو اپنے غیب کے خزانے سے بخشی ہے تاکہ ہم شکر گزاروں میں سے اور آپ مشکورین میں سے ہو جائیں۔

چنانچہ انہوں نے (جواب دیتے ہوئے) فرمایا جی ہاں! (کیوں نہیں میں آپکو بتلاتا ہوں) جہاں تک عام لوگوں کا تعلق ہے، وہ اپنے بڑوں اور سرداروں کی باتوں سے شیفتہ ہو جایا کرتے ہیں اور یہ تب ہوتا ہے جب وہ خوشحالی، آسودہ زندگی، مال ودولت کی فراوانی، منافع کی ہیر پھیر، فائدہ کا حصول، گرم بازاری اور دوگنے منافع کی امیدیں باندھ لیتے ہیں لیکن یہ گروہ جو کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی معرفت سے معمور ہے اور محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کام کرتا ہے گو وہ بھی بڑے بڑے امراء وجبابرہ کی باتوں سے شیفتہ ہو جاتا ہے لیکن اس سے ان کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ وہ ان امراء میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت کے مظاہر، ان پر خدائی احکام کے اجراء اور نعمت ونقمت کی حالت میں انکے پسندیدہ وناپسندیدہ کاموں میں مشیت ایزدی کے نفاذ سے واقف ہوسکیں، کیا آپ نہیں دیکھتے! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہاں تک کہ جب ان چیزوں پر جو کہ ان کو ملی تھیں وہ خوب اترا گئے تو ہم نے ان کو دفعۃً پکڑ لیا پھر تو وہ بالکل حیرت زدہ رہ گئے۔

الغطاء: پردہ، سرپوش [جمع] أغطیۃ۔ غطو (ن) غطوا، غطوا چھپانا، بلند ہونا (إفعال) إغطاءً (تفعیل) تغطیۃ چھپانا۔ تلہج: لہج (س) لہجا شیفتہ ہونا (إفعال) إلہاجا فریفتہ کرانا (افعیلال) الھیجاجا گدلا ہونا۔ مولعۃ: ولع (س، ح) ولعا، ولوعا (إفعال) إیلاعا (تفعّل) تولعا شیفتہ ہونا، بہت گرویدہ ہونا۔

وَبِهٰذَا الْإِعْتِبَارِ يَسْتَنْبِطُوْنَ خَوَافِيْ حِكْمَتِهٖ وَيَطَّلِعُوْنَ عَلٰى تَتَابُعِ نِعْمَتِهٖ وَغَرَائِبِ نِقْمَتِهٖ وَهٰهُنَا يَعْلَمُوْنَ. أَنَّ كُلَّ مُلْكٍ سِوٰى مُلْكِ اللّٰهِ زَائِلٌ وَ كُلَّ نَعِيْمٍ غَيْرَ نَعِيْمِ الْجَنَّةِ حَائِلٌ وَيَصِيْرُ هٰذَا كُلُّهٗ سَبَبًا قَوِيًّا لَهُمْ فِي الضَّرَعِ إِلَى اللّٰهِ وَاللِّيَاذِ بِاللّٰهِ وَالْخُشُوْعِ لِلّٰهِ وَالتَّوَكُّلِ عَلَى اللّٰهِ وَيَنْبَعِثُوْنَ بِهٖ مِنْ حِرَانِ الْإِبَاءِ إِلَى انْقِيَادِ الْإِجَابَةِ وَيَنْتَبِهُوْنَ مِنْ رَقْدَةِ الْغَفْلَةِ وَيَكْتَحِلُوْنَ بِالْيَقْظَةِ مِنْ سِنَةِ السَّهْوِ وَالْبَطَالَةِ وَيَجِدُّوْنَ فِيْ أَخْذِ الْعَتَادِ وَاكْتِسَابِ الزَّادِ إِلَى الْمَعَادِ وَيَعْمَلُوْنَ فِي الْخَلَاصِ مِنْ هٰذَا الْمَكَانِ الْحَرِجِ بِالْمَكَارِهِ الْمَحْفُوْفِ بِالرَّزَايَا الَّذِيْ لَمْ يُفْلِحْ فِيْهِ أَحَدٌ إِلَّا بَعْدَ أَنْ هَدَمَهٗ وَثَلَمَهٗ وَهَرَبَ مِنْهُ وَرَحَلَ عَنْهُ إِلٰى مَحَلٍّ لَا دَاءَ

besturdubooks.wordpress.com

فِيهِ وَلَا غَائِلَةَ، سَاكِنُهُ خَالِدٌ وَمُقِيمُهُ مُطْمَئِنٌّ وَالْفَائِزُ بِهِ مُنْعَمٌ وَالْوَاصِلُ إِلَيْهِ مُكْرَمٌ

اس اعتبار سے ڈرنے والے اسکی حکمتوں کا استنباط کرتے ہیں، اسکے پے درپے انعامات اور عجیب وغریب سزاؤں سے آگاہ ہوتے ہیں اور اسطرح وہ یہ بھی جان لیتے ہیں کہ ماسوائے خدا تعالیٰ کے قبضہ کے اس کائنات کا ہر قبضہ روبہ زوال ہے اور جنت کی نعمتوں کے سوا دنیا کی ہر نعمت فانی ہے۔ ان سب کا دیکھنا انکے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف فروتنی، پناہ، خشوع اور توکل کا قوی سبب بنتا ہے۔ اسکے ذریعہ وہ نافرمانی کی پیاس سے اطاعت وانقیاد کی طرف لپکتے ہیں، خواب غفلت سے بیدار ہوتے ہیں، بے کاری اور خطاؤوں کی بجائے بیداری اور ہوشیاری کا سرمہ لگاتے ہیں، سامان کولیکر اور زاد آخرت کو حاصل کرکے آخرت کی طرف راستہ پاتے ہیں اور اس دنیا سے نجات کا سامان کرتے ہیں، جو کہ گناہوں سے پر ہے، مصائب سے گھری ہوئی ہے اور اسمیں آج تک کوئی کامیابی نہیں پاسکا سوائے اس شخص کے، جس نے دنیا کو گرادیا (پھینک دیا) ہو یا اسمیں شگاف ڈال دیا ہو اور وہاں سے فرار ہوکر ایک ایسے مکان کی طرف سفر اختیار کیا ہو جسمیں کوئی بیماری ہے اور نہ ہی کوئی تکلیف۔ وہ تو ایسا مکان ہے جسمیں رہنے والا ہمیشہ رہے گا، جسکا مقیم مطمئن، اسمیں کامیاب ہونے والا نعمتوں سے معمور اور اس تک پہنچنے والا قابل تکریم قرار دیا جائے گا۔

نقمتہ: سزا، بدلہ، ج نِقَمٌ، نِقَمٌ، نَقِمَاتٌ۔ ینتبھون: نبہ (س) نُبْھًا بیدار ہونا (ن، س، ک) نباھۃً شریف ہونا، مشہور ہونا (س) نُبْھًا سمجھ جانا (تفعیل) تنبیھًا بیدار کرنا، جتلانا (افعال) إنباھًا بھولنا، بیدار کرنا۔ العتاد: سامان جو کسی مقصد کے لئے تیار کیا جائے، سامان جنگ، بڑا پیالہ، ج اَعْتُدٌ، عُتُدٌ۔ عتد (ک) عتادًا تیار ہونا، آمادہ ہونا (تفعیل) تعتیدًا (افعال) إعتادًا تیار کرنا۔ المحفوف: حفف (ن) حفًّا گھیرنا (تفعیل) تحفیفًا لاحق ہونا (ن) حفًّا، حفافًا چھلکا اتارنا، اکھیڑنا (ض) حفیفًا سرسراہٹ ہونا (افعال) إحفافًا مدت تک تیل نہ لگانا، برائی سے یاد کرنا۔ ثلمہ: ثلم (ض) ثلمًا (تفعیل) تثلیمًا رخنہ ڈال دینا، کنارے سے توڑنا (س) ثلمًا (تفعل) تثلمًا رخنہ پڑنا (س) ثلمۃً کچھ ضائع ہونا۔ غائلہ: مصیبت، فساد، ہلاکت، برائی، ج غوائل۔ غول (ن) غولًا ہلاک کرنا (افتعال) اغتیالًا اچانک پکڑ لینا (مفاعلہ) مغاولۃً جلدی چلنا (تفاعل) تغاولًا ایک دوسرے پر سبقت کرنا (تفعل) تغولًا ابتر ہونا، رنگ برنگ ہونا، بے راہ کردینا۔

وَبَيْنَ الْخَاصَّةِ وَالْعَامَّةِ فِي هٰذِهِ الْحَالِ وَفِي غَيْرِهَا فَرْقٌ يَتَّضِحُ لِمَنْ

besturdubooks.wordpress.com

رَفَعَ اللهُ طَرْفَهُ إِلَيْهِ وَفَتَحَ بَابَ السِّرِّ فِيهِ عَلَيْهِ وَقَدْ يَتَشَابَهُ الرَّجُلَانِ فِي فِعْلٍ. وَأَحَدُهُمَا مَذْمُومٌ وَالْآخَرُ مَحْمُودٌ وَقَدْ رَأَيْنَا مُصَلِّيًا إِلَى الْقِبْلَةِ وَقَلْبُهُ فِي طَرِّ مَا فِي كُمِّ الْآخَرِ فَلَا تَنْظُرُوا مِنْ كُلِّ شَيْئٍ إِلَى ظَاهِرِهِ إِلَّا بَعْدَ أَنْ تَصِلُوا بِنَظَرِكُمْ إِلَى بَاطِنِهِ فَإِنَّ الْبَاطِنَ إِذَا وَاطَأَ الظَّاهِرَ كَانَ تَوَحُّدًا وَإِذَا خَالَفَهُ إِلَى الْحَقِّ كَانَ وَحْدَةً وَإِذَا خَالَفَهُ إِلَى الْبَاطِلِ كَانَ ضَلَالَةً وَهٰذِهِ الْمَقَامَاتُ مُرَتَّبَةٌ لِأَصْحَابِهَا وَمَوْقُوفَةٌ عَلَى أَرْبَابِهَا لَيْسَ لِغَيْرِ أَهْلِهَا فِيهَا نَفَسٌ وَلَا لِغَيْرِ مُسْتَحِقِّهَا مِنْهَا قَبَسٌ.

عوام وخواص کے درمیان اس حالت اور دیگر حالتوں میں فرق ہے، یہ فرق اسی پر واضح ہوسکتا ہے جسکو اللہ تعالیٰ اسکی طرف متوجہ کردیں اور اس پر ان رازوں کا ذخیرہ منکشف فرمادیں جو کہ (مابہ الفرق) میں پائے جاتے ہیں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ دو آدمی ایک ہی جیسا کام کرتے ہیں لیکن اسکے باوجود ان میں سے ایک قابل مذمت ہوتا ہے جبکہ دوسرا قابل ستائش ہوتا ہے، ہم نے ایک ایسے آدمی کو دیکھا جو کہ قبلہ رو ہوکر نماز پڑھ رہا تھا جبکہ اسکا دل اس چیز کو چھیننے کی طرف تھا جو کہ دوسرے کی آستین میں تھی، ہر چیز کے بارے میں حکم صرف ظاہر کو دیکھ کر نہ لگادو جب تک کہ تم اسکے باطن کو نہ پرکھ لو، کیونکہ باطن جب ظاہر کے موافق ہوتو وہ "توحد" ہے اور اگر باطن ظاہر کی مخالفت کرے اور باطن حق کی طرف ہوتو یہ "وحدت" ہے اور باطن ظاہر کی مخالفت کرے اور باطن باطل کی طرف ہوتو یہ "ضلالت وگمراہی" ہے۔ یہ سارے مقامات انکے اہل ولائق لوگوں کیلئے مرتب کیے گئے ہیں اور ان کے ارباب پر موقوف ہیں جسمیں اسکے نااہل اور غیر مستحق لوگوں کیلئے کوئی حصہ نہیں ہے۔

قبس: قبس (ض) قبسا شعلہ لینا، سیکھنا (إفعال) إقباسا کسی کو آگ دینا، سکھلانا

قَالَ الشَّيْخُ الصُّوفِيُّ: فَوَاللهِ مَا زَالَ ذٰلِكَ الْحَكِيمُ يَحْشُو آذَانَنَا بِهٰذِهِ وَمَا أَشْبَهَهَا وَيَمْلَأُ صُدُورَنَا بِمَا عِنْدَهُ حَتّٰى سُرِرْنَا وَانْصَرَفْنَا إِلَى مُتَعَشَّانَا وَقَدِ اسْتَفَدْنَا عَلَى يَأْسٍ مِنَّا فَائِدَةً عَظِيمَةً لَوْ تُمُنِّينَا بِالْغُرْمِ الثَّقِيلِ وَالسَّعْيِ الطَّوِيلِ لَكَانَ الرِّبْحُ مَعَنَا وَالزِّيَادَةُ فِي أَيْدِينَا.

شیخ صوفی رحمہ اللہ نے فرمایا: خدا کی قسم! وہ حکیم انسان ہماری سماعتوں کو ان حکمت آمیز نکات اور ان کی مثل دوسری خیر کی باتوں سے یونہی بھرتے رہے اور اپنے فیوض سے ہمارے سینوں کو یونہی معمور کرتے رہے یہاں تک کہ ہم خوش وشاداب ہوگئے اور اپنے اپنے ٹھکانے کی طرف لوٹ گئے اور واقعی ہم نے اپنی ناامیدی اور مایوسی کے باوجود عظیم

besturdubooks.wordpress.com

فائدہ حاصل کیا ایسا عظیم فائدہ! کہ جس کے حصول کیلئے اگر بھاری ضمان اور طویل جد وجہد و مشقت کے بدلے میں بھی ہم سے اسکا مطالبہ کیا جاتا تو بھی منافع ہمارے پاس ہی ہوتا اور فائدہ وزیادتی ہمارے ہاتھوں میں ہی ہوتی۔

☆☆☆☆☆☆☆

فِيْ سَبِيْلِ السَّعَادَةِ وَالْيَقِيْنِ (للامام الغزالی(۱))

وَكَانَ قَدْ ظَهَرَ عِنْدِيْ أَنَّهُ لَامَطْمَعَ لِيْ فِيْ سَعَادَةِ الْآخِرَةِ إِلَّا بِالتَّقْوٰى، وَكَفُّ النَّفْسِ عَنِ الْهَوٰى، وَإِنَّ رَأْسَ ذٰلِكَ كُلِّهِ قَطْعُ عَلَاقَةِ الْقَلْبِ عَنِ الدُّنْيَا بِالتَّجَافِيْ عَنْ دَارِ الْغُرُوْرِ، وَالْإِنَابَةِ إِلٰى دَارِ الْخُلُوْدِ وَالْإِقْبَالِ بِكُنْهِ الْهِمَّةِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى، وَأَنَّ ذٰلِكَ لَا يَتِمُّ إِلَّا بِالْإِعْرَاضِ عَنِ الْجَاهِ وَالْمَالِ، وَالْهَرَبِ عَنِ الشَّوَاغِلِ وَالْعَلَائِقِ۔

خوش نصیبی اور یقین کے راستے میں

مجھے یہ بات اچھی طرح معلوم ہوگئی ہے کہ آخرت کی سعادت ونیک بختی میں میرے لئے باعث طمع چیز سوائے تقوی کے اور اپنے نفس کو خواہشات سے روکنے کے اور کوئی نہیں ہے اور یہ بات بھی اچھی طرح معلوم ہوگئی ہے کہ ان سب سے بنیادی شے دل کے تعلق کو دنیا سے اس طرح توڑنا کہ دھوکہ کے گھر سے بالکل دور، ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے گھر کی طرف رجوع، مکمل توجہ سے اللہ رب العزت کی جانب پیش قدمی ہو اور یہ سب اسی صورت میں پورا ہوسکتا ہے جبکہ مرتبہ، مال ودولت سے اعراض، مشغولیات اور دیگر تعلقات سے راہِ فرار اختیار کیجائے۔

(۱) ۴۵۰ھ میں ایران کے مشہور شہر تہران یا غزالہ میں یہ مشہور زمانہ اللہ کے ولی پیدا ہوئے، آپکا اسم گرامی ابو حامد محمد بن محمد بن احمد غزالی ہے آپکا لقب حجۃ الاسلام اور زین الدین ہے ابتدائی تعلیم شیخ احمد بن محمد راذکانی سے حاصل کرنے کے بعد امام غزالی نے قریب کا شہر ہونے کی وجہ سے نیشاپور کا رخ کیا، وہاں مدرسہ نظامیہ میں امام الحرمین ضیاء الدین عبد الملک جو مدرسہ بیہقیہ کے قابل ترین فضلاء میں سے تھے، سے شرف تلمذ حاصل کیا اور بہت ہی کم وقت میں اس بلند مرتبہ پر فائز ہوگئے جہاں تک ایک عالم طویل مشقت، کٹھن سفر اور لمبی چوڑی مغز ماری کے بعد پہنچتا ہے، سند فراغت کے بعد مسند تدریس پر جلوہ افروز ہوئے تو آپکے حلقہ درس میں بڑے بڑے علمی رئیس بیٹھتے تھے آپ علم ودین میں مسلمانوں کے کبار ائمہ میں سے ایک امام شمار ہوتے ہیں، آپکی زندگی کی کایا پلٹنے میں آپکے بھائی کا بڑا ہاتھ ہے جسکی تفصیل یوں ہے، ذوالقعدہ ۴۸۸ھ میں ایک درس کے دوران اپنے بھائی صوفی احمد کے یہ اشعار سن کر "واصبحت تھدی ولا تھتدی...... وتسمع وعظا ولا تسمع ...... فیا حجر الشحذ حتی متی ...... تسن الحدید ولا تقطع" ترجمہ: تم دوسروں کو ہدایت کرتے ہو! خود ہدایت نہیں پکڑتے، اور دوسروں کو وعظ سناتے ہو اور خود نہیں سنتے: اے سخت پتھر کب تک تو لوہے کو تیز کرتا رہے گا اور خود نہیں کاٹے گا، لفظ اوسے اس حالت میں نکلے کہ بدن پر صرف ایک کمبل تھا اور بس! ورنہ امام غزالی بقول شبلی نعمانی ابتداء میں جاہ پسند تھے، اسی غرض سے درس گاہ چھوڑ کر حسن بن علی نظام الملک طوسی کے

besturdubooks.wordpress.com

التجافی: جفو (تفاعل) تجافیاً دور ہونا، الگ ہونا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۱۲۸ پر ہے۔
العلائق: مفرد [العلاقۃ] تعلق، محبت، گزر بسر کا ذریعہ، کما یقال " لی فی ھذا الأمر علاقۃ " میرا اس معاملہ سے تعلق ہے، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۲۰۵ پر ہے۔

ثُمَّ لاحَظْتُ أَحْوَالِيْ فَإِذَا أَنَا مُنْغَمِسٌ فِي الْعَلَائِقِ وَقَدْ أَحْدَقَتْ بِيْ مِنَ الْجَوَانِبِ، وَلَاحَظْتُ أَعْمَالِيْ وَأَحْسَنُهَا التَّدْرِيْسُ وَالتَّعْلِيْمُ، فَإِذَا أَنَا فِيْهَا مُقْبِلٌ عَلٰى عُلُوْمٍ غَيْرِ مُهِمَّةٍ، وَلَا نَافِعَةٍ فِيْ طَرِيْقِ الْآخِرَةِ، ثُمَّ تَفَكَّرْتُ فِيْ نِيَّتِيْ فِي التَّدْرِيْسِ فَإِذَا هِيَ غَيْرُ خَالِصَةٍ لِوَجْهِ اللهِ تَعَالٰى بَلْ بَاعِثُهَا وَمُحَرِّكُهَا طَلَبُ الْجَاهِ وَانْتِشَارُ الصِّيْتِ فَتَيَقَّنْتُ أَنِّيْ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ وَأَنِّيْ قَدْ أَشْفَيْتُ عَلَى النَّارِ إِنْ لَمْ أَشْتَغِلْ بِتَلَافِي الْأَحْوَالِ.

پھر میں نے اپنے احوال کو جانچا تو یہ انکشاف ہوا کہ میں تعلقات میں ڈوبا ہوا تھا اور ان تعلقات نے ہر طرف سے میرا احاطہ کیا ہوا تھا۔ اور اپنے اعمال کو جانچا جبکہ میرے بہترین اعمال میں تدریس و تعلیم تھی، تو جانچنے کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ میں تو غیر اہم علوم کی طرف متوجہ ہوں جن کا آخرت کے راستہ میں کوئی بھی فائدہ نہیں ہے۔ ساتھ ہی میں نے تدریس میں اپنی نیت کے بارے میں غور کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ یہ نیت اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے خالص نہیں ہے، بلکہ اس تدریس کا سبب اور محرک تو طلب جاہ اور اچھی شہرت کا پھیلنا ہے۔ (یہ سب دیکھ کر) مجھے یقین ہو گیا کہ میں تو دریا کے گرتے ہوئے کنارے پر کھڑا ہوں اور اگر میں اپنے احوال کی تلافی میں مشغول نہ ہوا تو میں جہنم کے قریب ہوں۔

دربار کا رخ کیا تھا لیکن وہاں سے وہ کچھ نہ مل پایا جس کی ایک نفیس نفس کو ضرورت ہوتی ہے اس لئے تقریباً ۴۸۸ھ کے وسط میں بقول خود امام صاحب انہوں نے اپنے آپکا محاسبہ کرنا شروع کیا، ان دونوں (دربار و محاسبہ) کا تذکرہ متن میں اشارۃً اور تفصیلاً مذکور ہے، بغداد سے نکلنے کے بعد دو برس جامع اموی دمشق شام میں قیام کیا، آخر کار شیخ ابو علی فارمدی فضل بن محمد بن علی سے بیعت کرنے والے امام غزالی دس برس کے مسلسل سفر کے بعد 'احیاء العلوم' جیسی باکمال کتاب کا تحفہ لیکر مزار ابراہیم (فلسطین) سے یہ عہد کرکے لوٹے کہ (۱) کسی بادشاہ کے دربار میں نہ جاؤں گا (۲) کسی بادشاہ کا عطیہ قبول نہیں کروں گا (۳) کسی سے مناظرہ اور مباحثہ نہیں کروں گا، زمانہ دراز کے بعد ایک بار پھر ذوالقعدہ ۴۹۹ھ میں مدرسہ نظامیہ نیشاپور کی مسند تدریس کو امام غزالی نے زینت بخشی، لیکن محرم ۵۰۰ھ میں نظام الملک کے سب سے بڑے بیٹے حاکم وقت فخر الملک کی شہادت کے بعد امام صاحب عہدہ تدریس سے کنارہ کش ہو کر اپنے وطن طوس واپس آگئے اور گھر کے قریب ہی ایک مدرسہ اور خانقاہ کی بنیاد ڈالی، جہاں مرتے دم تک ظاہری و باطنی علوم میں مرجع خلائق رہے۔ آخر کار یہ شہنشاہ ولایت بھی ۱۴ جمادی الثانی بروز پیر ۵۰۵ھ تہران میں صبح کی نماز پڑھنے کے بعد اپنے ہاتھ سے منگوائے ہوئے کفن کو چوم کر یہ کہتے ہوئے کہ " آپ کا حکم آنکھوں پر" اپنے ہزاروں شاگردوں اور سینکڑوں تصنیفات کو چھوڑ کر اپنے خالق حقیقی سے جاملا۔ تصنیفات میں امام کا اسلوب ایسا اسلوب ہے جو طبیعت کے موافق اور زندگی کی حرارتوں سے بھرپور ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

منغمس: غمس (انفعال) انغماسًا غوطہ لگانا، داخل ہونا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۱۱ پر ہے۔ أحدقت: حدق (إفعال) إحداقًا چاروں طرف سے گھیر لینا (ض) حدقًا چاروں طرف سے گھیر لینا (تفعیل) تحدیقًا گھور کر دیکھنا۔ شفا: ہر شئے کا کنارہ یا حد، غروب ہونے والے چاند کی کور [جمع] أشفاء۔ جرف: نہر کا وہ کنارہ جس کو پانی نے اندر سے کھا کر کھوکھلا کردیا ہو۔ کما یقال "یبني علی جرف هار" دریا کے گرنے والے کنارے پر مکان بناتا ہے [جمع] اجرف۔ هار: [فاعل] هور (ن) هورًا گرنا، پھٹ جانا، اس سے صیغہ صفت کا (هائر) آتا ہے اس کو (هار) بھی پڑھتے ہیں۔

فَلَمْ أَزَلْ أَتَفَكَّرُ فِيهِ مُدَّةً وَأَنَا بَعْدُ عَلَى مَقَامِ الْإِخْتِيَارِ أُصَمِّمُ الْعَزْمَ عَلَى الْخُرُوْجِ مِنْ بَغْدَادَ وَمُفَارَقَةِ تِلْكَ الْأَحْوَالِ يَوْمًا وَأُحِلُّ الْعَزْمَ يَوْمًا وَأُقَدِّمُ فِيهِ رِجْلًا وَأُؤَخِّرُ عَنْهُ أُخْرَى لَاتَصْفُوْ لِي رَغْبَةٌ فِي طَلَبِ الْآخِرَةِ بُكْرَةً إِلَّا وَيَحْمِلُ عَلَيْهِ جُنْدُ الشَّهْوَةِ حَمْلَةً فَيُفَتِّرُهَا عَشِيَّةً، فَصَارَتْ شَهَوَاتُ الدُّنْيَا تُجَاذِبُنِي بِسَلَاسِلِهَا إِلَى الْمَقَامِ وَمُنَادِي الْإِيْمَانِ يُنَادِيْ اَلرَّحِيْلُ اَلرَّحِيْلُ، فَلَمْ يَبْقَ مِنَ الْعُمُرِ إِلَّا قَلِيْلٌ، وَبَيْنَ يَدَيْكَ السَّفَرُ الطَّوِيْلُ، وَجَمِيْعُ مَا أَنْتَ فِيهِ مِنَ الْعَمَلِ وَالْعِلْمِ رِيَاءٌ وَتَخْيِيْلٌ، فَإِنْ لَمْ تَسْتَعِدَّ الْآنَ لِلْآخِرَةِ فَمَتَى تَسْتَعِدُّ، وَإِنْ لَمْ تَقْطَعِ الْآنَ هٰذِهِ الْعَلَائِقَ فَمَتَى تَقْطَعُ؟ فَبَعْدَ ذٰلِكَ تَنْبَعِثُ الدَّاعِيَةُ وَيَنْجَزِمُ الْعَزْمُ عَلَى الْهَرَبِ وَالْفِرَارِ ثُمَّ يَعُوْدُ الشَّيْطَانُ وَيَقُوْلُ هٰذِهِ حَالَةٌ عَارِضَةٌ وَإِيَّاكَ أَنْ تُطَاوِعَهَا فَإِنَّهَا سَرِيْعَةُ الزَّوَالِ، وَإِنْ أَذْعَنْتَ لَهَا وَتَرَكْتَ هٰذَا الْجَاهَ الْعَرِيْضَ وَالشَّأْنَ الْمَنْظُوْمَ الْخَالِيَ عَنِ التَّكْدِيْرِ وَالتَّنْغِيْصِ وَالْأَمْرَ الْمُسَلَّمَ الصَّافِيَ عَنْ مُنَازَعَةِ الْخُصُوْمِ رُبَّمَا الْتَفَتَتْ إِلَيْهِ نَفْسُكَ وَلَا يَتَيَسَّرُ لَكَ الْمُعَاوَدَةُ.

ایک عرصہ تک میں اس بارے میں سوچتا رہا اور سوچ و بچار کے بعد اختیار کے مقام پر ہو گیا، ایک دن میں بغداد سے نکلنے اور ان احوال کو چھوڑنے کا پکا عزم کرتا تو دوسرے دن اس ارادہ سے آزاد ہو جاتا، ایک دن ایک قدم بڑھاتا تو دوسرا قدم واپس کھینچ لیتا، مجھے طلب آخرت کی خالص رغبت نہیں پیدا ہوتی تھی مگر یہ کہ خواہشات کی فوج اس پر ایسا حملہ کر دیتی کہ شام کو اس کو کمزور کر دیتی۔ دنیا کی یہ خواہشات اپنی خوشگواری کی بدولت مجھے ایک مقام تک کھینچنے لگتیں تو ایمان کا منادی ندا لگاتا: الرحیل الرحیل (کوچ کا وقت آگیا ہے......) اور تھوڑی سی عمر کے سوا باقی کچھ نہیں بچا، جبکہ تمہارے سامنے ایک لمبا سفر ہے، جس عمل و علم میں

besturdubooks.wordpress.com

تم لگے ہوئے ہو یہ سب ریا اور وہم ہے۔ آخرت کے لئے ابھی تیار نہ ہوئے تو پھر کب تیار ہوگے؟ اگر اب بھی تم نے یہ تعلقات نہ توڑے تو پھر کب توڑو گے؟ پھر اس کے بعد ایک داعیہ پیدا ہوتا ہے بھاگنے اور دنیا سے راہ فرار کا عزم ٹوٹ جاتا ہے، پھر شیطان واپس آکر کہتا ہے: یہ تو ایک عارضی حالت ہے تم ضرور بتکلف اس کی اطاعت سے بچو کیونکہ یہ جلدی ختم ہونے والی ہے اور اگر تم نے اس کی فرمانبرداری کی اور یہ لمبا چوڑا مرتبہ، کدورت سے خالی آراستہ شان، خصومت کے جھگڑوں سے بالکل صاف فرمانبرداری والا کام چھوڑ دیا تو شاید تمہارا دل اس کی طرف التفات کرے اور پھر تمہارے لئے لوٹنا آسان نہ ہو۔

یفترھا: فتر (ن، ض) فُتورا تیزی کے بعد ساکن ہونا، سختی کے بعد نرم پڑنا (اِفعال) اِفتارا کمزور وضعیف کر دینا۔ تجاذبنی: جذب (مفاعلہ) مجاذبۃ کسی چیز کے بارے میں کشمکش کرنا (ض) جذبا کھینچنا، گزر جانا (انفعال) انجذابا کھینچ جانا۔ ینجزم: جزم (انفعال) انجزاما ٹوٹ جانا (ض) جزما پورا کرنا۔ کمایقال "أمر جزما" قطعی حکم، بصلہ [علی] کسی پر کوئی شے واجب کر دینا (تفعّل) تجزّما تڑخنا، پھٹنا۔ أذعنت: ذعن (اِفعال) اِذعانا (س) ذعنا تابع ومطیع ہونا، اقرار کرنا۔ التکدیر: کدر (تفعیل) تکدیرا مکدر کرنا، گدلا کرنا، تلخ کرنا (ن، س، ک) کدرا، کدارۃ، کدورۃ گدلا ہونا، میلا ہونا (انفعال) انکدارا، بصلہ [علی] کسی پر ٹوٹ پڑنا۔ التنغیص: نغص (تفعیل) تنغیصا زندگی مکدر کر دینا، بدمزہ کر دینا (ف) نغصا پانی کے حصہ سے روک دینا (تفعّل) تنغصا مکدر اور بدمزہ ہونا۔ [تکدیر اور تنغیص دونوں مرادف الفاظ ہیں اس لئے ترجمہ میں دونوں کا اکٹھے معنی کر دیا گیا ہے]۔

فَلَمْ أَزَلْ أَتَرَدَّدُ بَيْنَ تَجَاذُبِ شَهَوَاتِ الدُّنْيَا وَدَوَاعِي الْآخِرَةِ قَرِيْبًا مِنْ سِتَّةِ أَشْهُرٍ، أَوَّلُهَا رَجَبُ سَنَةَ ثَمَانٍ وَثَمَانِيْنَ وَأَرْبَعِمِائَةٍ، وَفِيْ هٰذَا الشَّهْرِ جَاوَزَ الْأَمْرُ حَدَّ الْاِخْتِيَارِ إِلَى الْاِضْطِرَارِ إِذْ أَقْفَلَ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِيْ حَتّٰى اُعْتُقِلَ عَنِ التَّدْرِيْسِ فَكُنْتُ أُجَاهِدُ نَفْسِيْ أَنْ أُدَرِّسَ يَوْمًا وَاحِدًا تَطْيِيْبًا لِقُلُوْبِ مُخْتَلِفَةٍ، وَكَانَ لَا يَنْطِقُ لِسَانِيْ بِكَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ وَلَا أَسْتَطِيْعُهَا أَلْبَتَّةَ، ثُمَّ أَوْرَثَتْ هٰذِهِ الْعُقْلَةُ فِي اللِّسَانِ حُزْنًا فِي الْقَلْبِ بَطَلَتْ مَعَهُ قُوَّةُ الْهَضْمِ وَمَرَاءَةُ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ. فَكَانَ لَا يَنْسَاغُ لِيْ شَرْبَةٌ وَلَا تَنْهَضِمُ لِيْ لُقْمَةٌ وَتَعَدّٰى إِلٰى ضُعْفِ الْقُوٰى حَتّٰى قَطَعَ الْأَطِبَّاءُ طَمَعَهُمْ عَنِ الْعِلَاجِ وَقَالُوْا هٰذَا أَمْرٌ نَزَلَ بِالْقَلْبِ وَمِنْهُ سَرٰى إِلَى الْمِزَاجِ فَلَا سَبِيْلَ إِلَيْهِ بِالْعِلَاجِ إِلَّا بِأَنْ يَتَرَوَّحَ السِّرُّ عَنِ الْهَمِّ الْمُلِمِّ.

besturdubooks.wordpress.com

میں دنیا کی شہوات کے کھینچنے اور آخرت کے دواعی کے مابین تقریباً چھ ماہ تک مسلسل تردد میں رہا، جس کا پہلا مہینہ رجب ۴۸۸ھ تھا۔ اس مہینہ میں یہ امر اختیار کی حد سے تجاوز کر کے اضطرار کی حد تک چلا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے میری زبان پر تالا لگا دیا یہاں تک کہ تدریس کرنے سے میری زبان محبوس ہوگئی (اور میں تدریس نہ کرسکا)۔ میں بہت کوشش کرتا کہ مختلف دلوں کی خوشی کے لئے کسی دن پڑھاؤں لیکن میری زبان ایک کلمہ بھی ادا نہ کرتی اور نہ ہی بالکل میں اس کی استطاعت رکھتا۔ پھر زبان کی اس بندش نے دل میں ایک ملال وحزن پیدا کر دیا کہ اس کے ساتھ ساتھ ہاضمے اور کھانے پینے کو خوشگوار پانے کی قوت (یعنی حس لذت) بھی بالکل ہی دم توڑ گئی۔ اسطرح پانی کا گھونٹ گلے سے آسانی سے اترتا اور نہ ہی مجھے کوئی لقمہ ہضم ہوتا اور یہ (سب) کمزوری بدن کا ایسا سبب بنا، نوبت بایں جا رسید کہ ڈاکٹر حضرات نے علاج کرنے کی اپنی خواہش کا قلع قمع کر دیا (یعنی سوچنا ہی چھوڑ دیا) اور آخرکار انہوں نے کہہ دیا: یہ تو کوئی ایسا معاملہ ہے جس کا تعلق دل سے ہے اور وہیں سے طبیعت میں رچ بس گیا ہے۔ لہٰذا اس کا کوئی علاج نہیں ہے سوائے اس کے کہ وہ پوشیدہ شے (اندر) غم اور تکلیف سے راحت پالے۔

اعتقل: عُقِلَ (افتعال) اعتقالا لسانہ] زبان کا بند ہونا۔ مراءۃ: مرو (ک) مَرَاءَۃً خوشگوار ہونا (س) مَرءً از نانہ طرز کا ہونا (ک) مُرُوْءَۃً مروت والا ہونا۔

ثُمَّ لَمَّا أَحْسَسْتُ بِعَجْزِيْ وَسَقَطَ بِالْكُلِّيَّةِ اِخْتِيَارِيْ اِلْتَجَأْتُ إِلَى اللهِ تَعَالَى الْتِجَاءَ الْمُضْطَرِّ الَّذِيْ لَاحِيْلَةَ لَهُ فَأَجَابَنِيَ الَّذِيْ يُجِيْبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَسَهَّلَ عَلَى قَلْبِي الْإِعْرَاضَ عَنِ الْجَاهِ وَالْمَالِ وَالْأَوْلَادِ وَالْأَصْحَابِ وَأَظْهَرْتُ عَزْمَ الْخُرُوْجِ إِلَى مَكَّةَ وَأَنَا أُوَرِّيْ فِيْ نَفْسِيْ سَفَرَ الشَّامِ حَذَرًا مِنْ أَنْ يَّطَّلِعَ الْخَلِيْفَةُ وَجُمْلَةُ الْأَصْحَابِ عَلَى عَزْمِيْ فِي الْمَقَامِ بِالشَّامِ، فَتَلَطَّفْتُ بِلَطَائِفِ الْحِيَلِ فِي الْخُرُوْجِ مِنْ بَغْدَادَ عَلَى عَزْمِ أَنْ لَا أُعَاوِدَهَا أَبَدًا، وَاسْتَهْدَفْتُ لِأَئِمَّةِ أَهْلِ الْعِرَاقِ كَافَّةً إِذْ لَمْ يَكُنْ فِيْهِمْ مَنْ يُجَوِّزُ أَنْ يَّكُوْنَ الْإِعْرَاضُ عَمَّا كُنْتُ فِيْهِ سَبَبًا دِيْنِيًّا إِذْ ظَنُّوْا أَنَّ ذٰلِكَ هُوَ الْمَنْصَبُ الْأَعْلَى فِي الدِّيْنِ وَكَانَ ذٰلِكَ مَبْلَغَهُمْ مِنَ الْعِلْمِ.

جب مجھے اپنے عاجز ہونے کا احساس ہوگیا اور میرا اختیار بالکل ہی ختم ہوگیا تو میں نے اللہ رب العزت کی طرف پناہ پکڑی (رجوع کیا) اس پریشان شخص کے پناہ پکڑنے

besturdubooks.wordpress.com

(رجوع کرنے) کی طرح جس کے پاس (اپنی پریشانی کے حل کیلئے) کوئی حیلہ نہ ہو۔ میری دعا اس (اللہ) نے قبول کی جو (اللہ) پریشان شخص کی دعا جب وہ اسے پکارتا ہے قبول کرتا ہے۔ میرے دل کو جاہ و مال، اولاد اور دوستوں سے اعراض کرنے پر سہولت بخشی۔ اس طرح میں نے مکہ مکرمہ کی طرف خروج کے عزم کو ظاہر کیا جبکہ میں اپنے دل میں شام کے سفر کیلئے توریہ سے کام لے رہا تھا اس ڈر سے کہ کہیں خلیفہ اور دوسرے تمام دوست احباب میرے شام میں ٹھہرنے کے ارادے پر مطلع نہ ہو جائیں۔ لہٰذا میں نے بغداد سے نکلنے میں مختلف حیلوں سے اس عزم کیساتھ کام کیا کہ اب دوبارہ کبھی بھی بغداد واپس نہ آؤں گا۔ میں تمام علماء عراق کا ہدف بنا کیونکہ ان میں کوئی بھی ایسا نہ تھا جو اس اعراض کو جس میں میں تھا جائز قرار دیتا کہ یہ اعراض کوئی دینی سبب ہے کیونکہ ان لوگوں کا خیال یہ تھا کہ دین میں یہی بڑا عہدہ و منصب ہے۔ اور یہ ان کے علم کی انتہا تھی۔

اوری: وری (تفعیل) توریۃً حقیقت کو چھپانا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۱۲۰ پر ہے۔

استهدفت: هدف (استفعال) استهدافا نشانہ بننا، کما یقال "من صنف فقد استهدف" جس نے تصنیف کی وہ نشانہ بنا (ن) هدفا داخل ہونا، جھانکنا، پناہ لینا۔

ثُمَّ ارْتَبَكَ النَّاسُ فِي الْاِسْتِنْبَاطَاتِ وَظَنَّ مَنْ بَعُدَ عَنِ الْعِرَاقِ أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ لِاسْتِشْعَارٍ مِنْ جِهَةِ الْوُلَاةِ وَأَمَّا مَنْ قَرُبَ مِنَ الْوُلَاةِ فَكَانَ يُشَاهِدُ إِلْحَاحَهُمْ فِي التَّعَلُّقِ بِي وَالْاِنْكِبَابِ عَلَيَّ وَإِعْرَاضِي عَنْهُمْ وَعَنِ الْاِلْتِفَاتِ إِلٰى قَوْلِهِمْ فَيَقُوْلُوْنَ هٰذَا أَمْرٌ سَمَاوِيٌّ وَلَيْسَ لَهُ سَبَبٌ إِلَّا عَيْنٌ أَصَابَتْ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَزُمْرَةَ الْعِلْمِ۔

پھر لوگ قیاس آرائیوں میں شش و پنج میں مبتلا ہو گئے۔ جو لوگ عراق (دار الخلافہ) سے دور تھے انہوں نے یہ خیال کیا کہ یہ امراء کی جانب سے مختلف القاب اور خاص علامات کی بنا پر ہوا ہے (میرا خروج و اعراض ......) اور جو لوگ امراء اور ولاۃ حکومت کے قریب تھے ان کا میرے ساتھ تعلق پر اور مجھ پر جھکنے کا اصرار، میرا ان سے اور ان کی باتوں پر توجہ سے اعراض کرنا یہ سب مشاہدہ تھا۔ لہٰذا وہ لوگ کہتے: یہ تو کوئی آسمانی معاملہ ہے اور اس کا کوئی سبب اسکے علاوہ اور کچھ نہیں ہے کہ اہلِ اسلام و علم کی جماعت کو کسی کی نظر لگ گئی۔

ارتبک: ربک (افتعال) ارتباکا [فی الامر] کسی معاملہ میں ایسا پھنسنا کہ خلاصی نظر نہ آئے [فی کلامہ] گفتگو میں رک رک جانا، تڑپنا (ن) ربکا کسی پیچیدہ معاملہ میں پھنسنا

besturdubooks.wordpress.com

(اِفعال) اِرکابًا [رائے] رائے کا گڑبڑ ہو جانا۔ **استشعار**: شعر (استفعال) استشعارًا [القوم] قوم کا لڑائی میں ایک دوسرے کو خاص علامت سے پکارنا، اس لفظ کو شعار، سر اللیل یا کوڈ ورڈز (Code Words) بھی کہتے ہیں۔ **اِلحاحھم**: لحّ (اِفعال) اِلحاحًا اصرار کرنا، لگا تار برسنا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۱۰ اپر ہے۔

فَفَارَقْتُ بَغْدَادَ وَفَرَّقْتُ مَا كَانَ مَعِي مِنَ الْمَالِ وَلَمْ أَدَّخِرْ إِلَّا قَدْرَ الْكَفَافِ وَقُوْتَ الْأَطْفَالِ تَرَخُّصًا بِأَنَّ مَالَ الْعِرَاقِ مُرْصَدٌ لِلْمَصَالِحِ لِكَوْنِهِ وَقْفًا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ، فَلَمْ أَرَ فِي الْعَالَمِ مَا لَا يَأْخُذُهُ الْعَالِمُ لِعِيَالِهِ أَصْلَحَ مِنْهُ، ثُمَّ دَخَلْتُ الشَّامَ وَأَقَمْتُ بِهِ قَرِيْبًا مِنْ سَنَتَيْنِ لَا شُغْلَ لِيْ إِلَّا الْعُزْلَةُ وَالْخَلْوَةُ وَالرِّيَاضَةُ وَالْمُجَاهَدَةُ اِشْتِغَالًا بِتَزْكِيَةِ النَّفْسِ وَتَهْذِيْبِ الْأَخْلَاقِ وَتَصْفِيَةِ الْقَلْبِ لِذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى كَمَا كُنْتُ حَصَّلْتُهُ مِنْ عِلْمِ الصُّوْفِيَّةِ.

لہٰذا میں نے بغداد چھوڑ دیا اور جو مال میرے پاس تھا بقدر ضرورت اور بچوں کی غذاء کے لئے میں نے مال رکھ کر بقیہ کو بانٹ دیا اور یہ بھی اس لئے رکھا کہ عراق کا مال مصلحتوں کی انتظار گاہ ہے کیونکہ یہ مال مسلمانوں پر وقف ہے۔ میں نے جہان میں کوئی مال ایسا نہیں دیکھا کہ اسکو عالم اپنے عیال کیلئے اس لئے نہ لے کہ وہ اس مال سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ پھر میں ملک شام میں داخل ہوا اور اس میں تقریباً دو سال تک اسی طرح میرا قیام رہا کہ ان دو سالوں میں میری مصروفیات صرف لوگوں سے دوری، تنہائی، ریاضت و مجاہدہ، تزکیۂ نفس، تہذیبِ اخلاق اور اللہ کے ذکر کے لئے قلب کو صاف کرنے کی خاطر اس طرح مشغول رہنے میں تھیں جس طرح میں نے صوفیائے کرام کے علم سے حاصل کیا تھا۔

الکفاف: [من الرزق] گزارے کے لائق روزی جو لوگوں سے انسان کو بے نیاز کردے۔ **مرصد**: [ظرف] رصد (ن)، رَصْدًا انتظار کرنا، گھات میں بیٹھنا (مفاعلہ) مراصدۃً گھات میں بیٹھنا۔

فَكُنْتُ أَعْتَكِفُ مُدَّةً فِيْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ أَصْعَدُ مَنَارَةَ الْمَسْجِدِ طُوْلَ النَّهَارِ وَأُغْلِقُ بَابَهَا عَلٰى نَفْسِيْ، ثُمَّ رَحَلْتُ مِنْهَا إِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ أَدْخُلُ كُلَّ يَوْمٍ "الصَّخْرَةَ" وَأُغْلِقُ بَابَهَا عَلٰى نَفْسِيْ، ثُمَّ تَحَرَّكَتْ فِيَّ دَاعِيَةُ فَرِيْضَةِ الْحَجِّ وَالْاِسْتِمْدَادِ مِنْ بَرَكَاتِ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ وَزِيَارَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﷺ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنْ زِيَارَةِ الْخَلِيْلِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَسِرْتُ إِلَى الْحِجَازِ

besturdubooks.wordpress.com

میں ایک عرصہ تک مسجد دمشق میں معتکف رہا، پورے دن مسجد کے منارہ پر چڑھا رہتا اور اپنے آپ پر مسجد کے دروازے بند کر لیتا۔ پھر میں نے وہاں سے بیت المقدس کوچ کیا، اور روزانہ میں "صخرہ" میں جاتا اور وہاں جا کر دروازے بند کر لیتا۔ پھر اس کے بعد میرے اندر فریضۂ حج اور مکہ و مدینہ کی برکات حاصل کرنے کا اور مقام ابراہیم علیہ السلام کی زیارت سے فراغت کے بعد آپ ﷺ کے روضۂ مبارک کی زیارت کا داعیہ شدت سے پیدا ہوا تو میں نے حجاز کی طرف رخت سفر باندھا۔

ثُمَّ جَذَبَتْنِي الْهِمَمُ وَدَعَوَاتُ الْأَطْفَالِ إِلَى الْوَطَنِ فَعَاوَدْتُهُ بَعْدَ أَنْ كُنْتُ أَبْعَدَ الْخَلْقِ عَنِ الرُّجُوْعِ إِلَيْهِ، وَآثَرْتُ الْعُزْلَةَ بِهِ أَيْضًا حِرْصًا عَلَى الْخَلْوَةِ وَتَصْفِيَةِ الْقَلْبِ لِلذِّكْرِ وَكَانَتْ حَوَادِثُ الزَّمَانِ وَمُهِمَّاتُ الْعِيَالِ وَضَرُوْرَاتُ الْمَعَاشِ تُغَيِّرُ فِي وَجْهِ الْمُرَادِ، وَتُشَوِّشُ صَفْوَةَ الْخَلْوَةِ، وَكَانَ لَا يَصْفُوْ لِيَ الْحَالُ إِلَّا فِي أَوْقَاتٍ مُتَفَرِّقَةٍ لٰكِنِّيْ مَعَ ذٰلِكَ لَا أَقْطَعُ طَمَعِيْ مِنْهَا فَتَدْفَعُنِيْ عَنْهَا الْعَوَائِقُ وَأَعُوْدُ إِلَيْهَا.

اس کے بعد مجھے خواہشات اور بچوں کے واپس بلانے نے وطن کی طرف کھینچا تو میں واپس آ گیا بعد اس کے کہ میں اس وطن کی طرف واپس آنے کی نسبت سے مخلوق میں سب سے دور تھا (یعنی اب رغبت نہ تھی بلکہ مجبوری تھی) میں نے خلوت پر اور ذکر کیلئے تصفیۂ قلب پر حرص کرتے ہوئے تنہائی کو اختیار کیا مگر زمانے کے حوادثات، اہل وعیال کی مصیبتیں اور معاش کی فکر، مراد میں بدل گئے (اب یہی مقصد بن گئے اور ذکر اذکار مقصد نہ رہے) اور تنہائی کا اچھا لگنا مشوش ہو گیا۔ مجھے یہ حالت سوائے متفرق اوقات کے اچھی نہیں لگتی تھی لیکن میں اس کے باوجود اس سے اپنی طمع ختم نہیں کرتا تھا لہٰذا (زمانے کے مشاغل) اس سے مجھے دور کرتے اور میں اس کی طرف واپس آتا۔

وَدُمْتُ عَلَى ذٰلِكَ مِقْدَارَ عَشْرِ سِنِيْنَ، وَانْكَشَفَتْ لِيْ فِيْ أَثْنَاءِ هٰذِهِ الْخَلَوَاتِ أُمُوْرٌ لَا يُمْكِنُ إِحْصَاؤُهَا وَاسْتِقْصَاؤُهَا، وَالْقَدْرُ الَّذِيْ أَذْكُرُهُ لِيُنْتَفَعَ بِهِ أَنِّيْ عَلِمْتُ يَقِيْنًا أَنَّ الصُّوْفِيَّةَ هُمُ السَّالِكُوْنَ لِطَرِيْقِ اللهِ تَعَالَى خَاصَّةً وَأَنَّ سِيَرَهُمْ أَحْسَنُ السِّيَرِ وَطَرِيْقَهُمْ أَصْوَبُ الطُّرُقِ، وَأَخْلَاقَهُمْ أَزْكَى الْأَخْلَاقِ، بَلْ لَوْ جُمِعَ عَقْلُ الْعُقَلَاءِ، وَحِكْمَةُ الْحُكَمَاءِ، وَعِلْمُ الْوَاقِفِيْنَ عَلَى أَسْرَارِ الشَّرْعِ مِنَ الْعُلَمَاءِ لِيُغَيِّرُوْا شَيْئًا مِنْ سِيَرِهِمْ وَأَخْلَاقِهِمْ وَيُبَدِّلُوْهُ

besturdubooks.wordpress.com

بِمَا هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ لَمْ يَجِدُوْا إِلَيْهِ سَبِيْلًا، فَإِنَّ جَمِيْعَ حَرَكَاتِهِمْ وَسَكَنَاتِهِمْ فِيْ ظَاهِرِهِمْ وَبَاطِنِهِمْ مُقْتَبَسَةٌ مِنْ نُوْرِ مِشْكَاةِ النُّبُوَّةِ ، وَلَيْسَ وَرَاءَ نُوْرِ النُّبُوَّةِ عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ نُوْرٌ يُسْتَضَاءُ بِهٖ .

تقریباً دس سال تک میں اسی حالت میں رہا، اس خلوت کے دوران مجھ پر ایسے ایسے امور کا انکشاف ہوا کہ جن کا احاطہ کرنا اور ان سے بحث کرنا ناممکن ہے۔ یہ بات جو میں ذکر کر رہا ہوں تاکہ اس کے ذریعے نفع حاصل کیا جائے مجھے یہ بات بالیقین معلوم ہوئی ہے کہ صوفیائے کرام ہی خاص طور سے اللہ رب العزت کے راستے پر چلنے والے ہیں، ان کی سیرت بہترین، ان کا راستہ تمام راستوں سے درست اور ان کے اخلاق تمام اخلاقوں سے پاکیزہ ہیں بلکہ اگر عقلمندوں کی عقلیں، حکماء کی حکمتیں اور شریعت کے اسرار و رموز پر واقفین علماء کا علم جمع ہو جائے اور یہ سب مل کر ان صوفیاء کی سیرت اور ان کے اخلاق کو اس چیز سے بدلنا چاہیں جو اس سے بہتر ہو تو اس کی طرف وہ لوگ کوئی راستہ نہیں پائیں گے کیونکہ ان کی تمام حرکات وسکنات ان کے ظاہر و باطن میں چراغِ نبوت کے نور سے حاصل کی گئی ہیں اور نورِ نبوت سے بڑھ کر روئے زمین پر کوئی ایسا نور نہیں کہ جس کے ذریعے سے روشنی حاصل کی جائے۔

☆☆☆☆☆☆☆

وَفَاةُ السُّلْطَانِ صَلَاحِ الدِّيْنِ الْأَيُّوْبِيِّ (۱)

(للقاضی بهاء الدين المعروف بابن شداد(۲))

وَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ السَّبْتِ وَجَدَ كَسَلًا عَظِيْمًا فَمَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ حَتّٰى غَشِيَتْهُ حُمّٰى صَفْرَاوِيَّةٌ كَانَتْ فِيْ بَاطِنِهٖ أَكْثَرَ مِنْ ظَاهِرِهٖ ، وَأَصْبَحَ فِيْ يَوْمِ السَّبْتِ سَادِسَ عَشَرَ صَفَرٍ سَنَةَ تِسْعٍ وَثَمَانِيْنَ مُتَكَسِّلًا ، عَلَيْهِ أَثَرُ الْحُمّٰى وَلَمْ يُظْهِرْ ذٰلِكَ لِلنَّاسِ لٰكِنْ حَضَرْتُ أَنَا وَالْقَاضِيْ الْفَاضِلُ ، وَدَخَلَ وَلَدُهٗ

(۱) آپ کی پیدائش ۵۳۲ھ میں ہوئی، آپ کی کنیت ابوالمظفر لقب الملک الناصر اور اسم گرامی یوسف بن ایوب بن شادی ہے تو پورا سلسلہ نسب ابوالمظفر یوسف بن ایوب بن شادی الملک الناصر ہوا، یہ وہ سلطان ہیں جن کی وجہ سے اسلام اور مسلمین کی اللہ نے مدد کی، اللہ نے انکے چہرے کو روشن کر دیا، صلیبیین کے لشکریوں کو شکست فاش دی اور بیت المقدس کو ان کے ہاتھوں سے ۹۰ سال بعد آزاد کرایا، اسی طرح مصر کو بھی جو کہ عبیدیین ملحدین کے زیر قبضہ تھا کے ہاتھوں سے چھین کر اپنی حکومت کا مرکز بنایا، اسکے علاوہ بھی ان کے مفاخر اور مآثر ایسے ہیں کہ خلفاء راشدین کے بعد ان کے علاوہ کسی اور کے زمانے میں پائے گئے ہوں اور اس پر اتفاق ہوا ہو، ایسا کم ہے، آپکے تفصیلی حالات جاننے کے لئے "وفیات الاعیان لابن خلکان" کا مطالعہ کریں، سلطان کی وفات ۲۷ صفر ۵۸۹ھ میں ہوئی جس کا تفصیلی تذکرہ متن میں مذکور ہے۔ (۲) اگلے صفحہ پر ملاحظہ کریں۔

besturdubooks.wordpress.com

الْمَلِكُ الْأَفْضَلُ وَطَالَ جُلُوْسُنَا عِنْدَهُ وَأَخَذَ يَشْكُوْ مِنْ قَلَقِهِ فِي اللَّيْلِ، وَطَابَ لَهُ الْحَدِيْثُ إِلٰى قَرِيْبِ الظُّهْرِ، ثُمَّ انْصَرَفْنَا وَالْقُلُوْبُ عِنْدَهُ، فَتَقَدَّمَ إِلَيْنَا بِالْحُضُوْرِ عَلَى الطَّعَامِ فِيْ خِدْمَةِ الْمَلِكِ الْأَفْضَلِ، وَلَمْ يَكُنِ الْقَاضِي عَادَتُهُ ذٰلِكَ، فَانْصَرَفَ وَدَخَلْتُ أَنَا إِلَى الْأَيْوَانِ وَقَدْ مُدَّ الطَّعَامُ وَالْمَلِكُ الْأَفْضَلُ قَدْ جَلَسَ فِيْ مَوْضِعِهِ فَانْصَرَفْتُ وَمَا كَانَ لِيْ قُوَّةٌ عَلَى الْجُلُوْسِ اسْتِيْحَاشًا وَبَكٰى جَمَاعَةٌ تَفَاؤُلًا بِجُلُوْسِ وَلَدِهِ فِيْ مَوْضِعِهِ.

سلطان صلاح الدین ایوبی کی وفات

راوی کہتے ہیں کہ ہفتہ کی شب سلطان صلاح الدین ایوبی نے اپنے جسم میں غیر معمولی کمزوری محسوس کی، آدھی رات کے وقت انہیں صفراوی بخار ہوگیا جو باہر کی بنسبت اندر زیادہ لگتا تھا۔ ۱۶ صفر ۵۸۹ھ بروز ہفتہ وہ بخار کے اثر کی وجہ سے نڈھال ہوگئے، لوگوں پر تو یہ ظاہر نہ کیا گیا مگر میں اور قاضی الفاضل (۱) ان کے پاس گئے، ان کا بیٹا الملک الافضل (۲) بھی آگیا ہم انکے پاس کافی دیر تک بیٹھے رہے، سلطان اپنی رات کی بے قراری کی شکایت کرنے لگے، ظہر کے قریب تک باتیں انکو اچھی لگتی رہیں پھر ہم تو وہاں سے اٹھ گئے لیکن ہمارے دل ان کے پاس رہ گئے انہوں نے ہمیں الملک الافضل کے ساتھ کھانا کھانے کیلئے قاصد بھیجا، قاضی کی عادت تھی کہ وہ کسی اور کے ہاں کھانا نہ کھاتے تھے، وہ چلے گئے، میں کھانے کے کمرے میں گیا، دسترخوان بچھ چکا تھا الملک الافضل اپنے والد کی جگہ بیٹھا تھا میں اسی حالت میں واپس آگیا، وحشت کی وجہ سے مجھ میں بیٹھنے کی طاقت بھی نہ تھی۔ کھانے پر جو لوگ بیٹھے ہوئے تھے وہ الملک الافضل کے سلطان کی جگہ پر بیٹھنے کی بدشگونی سے رونے لگے۔

(بقیہ ۲ سابقہ صفحہ) آپکی پیدائش ۵۲۹ھ موصل میں ہوئی، آپکی کنیت ابوالمحاسن ہے اور اسم گرامی یوسف بن رافع ہے، آپ ایک متبحر عالم تھے خصوصاً علم حدیث، تفسیر اور ادب میں ملکہ راسخہ حاصل تھا، سلطان کے ہم مجلس اور خواص میں سے تھے، سلطان نے ان سے سماعت حدیث بھی کی اور انکو امیر العساکر اور مقدس آج کے فلسطین کا گورنر بنایا، سلطان کی وفات کے بعد الملک الظاہر کے پاس چلے گئے تو انکے ہاں بھی وزارت کا رتبہ پایا، آپ کی دینی خدمات بھی بہت زیادہ ہیں، حلب میں جتنے بھی مدارس تھے ان کی وجہ سے بنے تھے، انہوں نے سلطان کی زندگی پر ایک کتاب "النوادر السلطانیہ والمحاسن الیوسفیہ" لکھی، سلطان کے احوال اور اخلاق پر یہ سب سے اعلیٰ کتاب ہے اور اسمیں مسجع اور مقفیٰ عبارت ہے، ۶۳۲ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

(۱) آپکا نام ابوعلی عبدالرحیم البیسانی العسقلانی ہے، سلطان کے وزیر اور امور مملکت میں صاحب تدبیر ہونے کے ساتھ ساتھ سلطان کے راز دار بھی تھے، ۵۹۶ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

(۲) یہ نورالدین علی الملک الافضل ہیں، سلطان کے سب سے بڑے صاحبزادے تھے، دمشق میں رہائش اختیار کی اور اپنے والد کی وفات کے بعد دمشق اور وہ ممالک جو ان کی طرف منسوب تھے، کے ولی عہد مقرر ہوئے۔

besturdubooks.wordpress.com

قلقله : قلق (س) قلقًا بیقرار ہونا (ن) قلقًا حرکت دینا (إفعال) إقلاقًا بیقرار کرنا، حرکت دینا (فعلل) قلقلةً آواز نکالنا، سفر کرنا۔ **تفاؤلا**: فأل (تفاعل) تفاؤلًا (تفعّل) تفأّلًا بد شگونی لینا، بصلہ [با] اچھا شگون لینا (تفعیل) تفئیلًا فال لینا۔

ثُمَّ أَخَذَ الْمَرَضُ فِيْ تَزَايُدٍ مِنْ حِيْنَئِذٍ وَنَحْنُ نُلَازِمُ التَّرَدُّدَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَنَدْخُلُ إِلَيْهِ أَنَا وَالْقَاضِي الْفَاضِلُ فِي النَّهَارِ مِرَارًا وَيُعْطِي الطَّرِيْقَ فِيْ بَعْضِ الْأَيَّامِ الَّتِيْ يَجِدُ فِيْهَا خِفَّةً وَكَانَ مَرَضُهُ فِيْ رَأْسِهِ ، وَكَانَ مِنْ أَمَارَاتِ انْتِهَاءِ الْعُمُرِ إِذْ كَانَ قَدْ أَلِفَ مِزَاجُهُ سَفَرًا وَحَضَرًا وَرَأَى الْأَطِبَّاءُ فَصْدَهُ فَفَصَدُوْهُ فِي الرَّابِعِ فَاشْتَدَّ مَرَضُهُ وَقَلَّتْ رُطُوْبَاتُ بَدَنِهِ ، وَكَانَ يَغْلِبُ عَلَيْهِ الْيُبْسُ غَلَبَةً عَظِيْمَةً ،وَلَمْ يَزَلِ الْمَرَضُ يَتَزَايَدُ حَتَّى انْتَهٰى إِلٰى غَايَةِ الضُّعْفِ.

اس روز کے بعد سلطان ایوبی کی صحت بگڑتی چلی گئی، ہم صبح وشام تردد میں ہوتے تھے، میں اور قاضی الفاضل دن میں کئی کئی بار انکے کمرے میں جاتے تھے۔ انہیں کچھ وقت کیلئے ذرا بھی افاقہ ہو جاتا تو وہ ہمارے ساتھ باتیں کرتے تھے ان کا مرض ان کے سر میں تھا اور یہ مرض ان کی عمر کے ختم ہونے کی نشانیوں میں سے تھا۔ جبکہ انکا مزاج سفر اور حضر سے مانوس تھا۔ ڈاکٹروں نے ان کا خون نکالنا مناسب سمجھا لہذا چوتھے دن انہوں نے خون نکالا جس سے مرض میں بہت شدت آگئی، بدن کی رطوبات ختم ہو گئیں اور ان پر خشکی کا انتہائی غلبہ ہو گیا پھر اسی طرح مرض میں اضافہ ہوتا گیا یہاں تک کہ کمزوری اپنی انتہا کو پہنچ گئی۔

وَلَقَدْ جَلَسْنَا فِيْ سَادِسِ مَرَضِهِ وَأَسْنَدْنَا ظَهْرَهُ إِلٰى مِخَدَّةٍ وَأُحْضِرَ مَاءٌ فَاتِرٌ لِيَشْرَبَهُ عَقِيْبَ شُرْبِ دَوَاءٍ لِتَلْيِيْنِ الطَّبِيْعَةِ فَشَرِبَهُ فَوَجَدَهُ شَدِيْدَ الْحَرَارَةِ فَشَكَا مِنْ شِدَّةِ حَرَارَتِهِ ، وَعُرِضَ عَلَيْهِ مَاءٌ ثَانٍ فَشَكَا مِنْ بَرْدِهِ وَلَمْ يَغْضَبْ وَلَمْ يَصْخَبْ وَلَمْ يَقُلْ سِوٰى هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ! أَلَا يُمْكِنُ أَحَدًا تَعْدِيْلُ الْمَاءِ ،

مرض کے چھٹے دن ہم بیٹھے ہوئے تھے، انہیں تکیہ کا سہارا دیکر بٹھایا اور گرم پانی بھی لایا گیا تاکہ دوائی کے بعد پی لیں اور طبیعت نرم ہو جائے چنانچہ انہوں نے پانی پیا مگر بہت زیادہ گرم پایا تو پانی کی گرمی کی شکایت کی، پھر ٹھنڈا پانی پیش کیا گیا تو اس کے ٹھنڈا ہونے کی شکایت کی، انہوں نے غصہ یا خفگی کا اظہار نہ کیا (مایوسی کے لہجے میں) صرف اتنا کہا کہ ...... سبحان اللہ! کیا کسی کیلئے بھی معتدل پانی لانا ممکن نہیں ہے؟

besturdubooks.wordpress.com

مخدة : چھوٹا تکیہ جس پر سوتے ہوئے رخسار رکھتے ہیں، سرہانہ۔ **فاتر** : [صفت] (ماءٌ فاترٌ) گرم پانی۔ فتر (ن،ض) فُتُورًا، فُتَارًا تیزی کے بعد ساکن ہونا، سختی کے بعد نرم پڑنا (ن، ض) فَتْرًا انگوٹھا اور انگشت شہادت کے درمیان ناپنا (تفعیل) تفتیرًا سکون ونرمی پر برانگیختہ کرنا

فَخَرَجْتُ أَنَا وَالْقَاضِي الْفَاضِلُ مِنْ عِنْدِهِ وَقَدِ اشْتَدَّ بِنَا الْبُكَاءُ وَالْقَاضِي الْفَاضِلُ يَقُوْلُ لِيْ أَبْصِرْ هٰذِهِ الْأَخْلَاقَ الَّتِيْ قَدْ أَشْرَفَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى مُفَارَقَتِهَا وَاللّٰهِ لَوْ أَنَّ هٰذَا بَعْضُ النَّاسِ لَضَرَبَ بِالْقَدَحِ رَأْسَ مَنْ أَحْضَرَهُ، وَاشْتَدَّ مَرَضُهُ فِي السَّادِسِ وَالسَّابِعِ وَالثَّامِنِ وَلَمْ يَزَلْ يَتَزَايَدُ وَيَغِيْبُ ذِهْنُهُ.

میں اور قاضی الفاضل آنکھوں میں آنسو لئے باہر نکل آئے، قاضی الفاضل نے کہا اس اخلاق (کے عظیم پیکر) کو دیکھو جن کی جدائی پر مسلمان جھانک رہے ہیں (اس سے محروم ہونے والے ہیں) بخدا! اس کی جگہ کوئی اور ہوتا تو پانی کا پیالہ اس کے سر پر دے مارتا جو پانی لایا تھا۔ ساتویں اور آٹھویں دن انکا مرض بڑھ گیا اور بڑھوتری میں اضافہ ہی ہوتا رہا یہاں تک کہ (حالت اتنی بگڑ گئی کہ) ان کا ذہن بھٹکنے لگا۔

وَلَمَّا كَانَ التَّاسِعُ حَدَثَتْ عَلَيْهِ غَشْيَةٌ وَامْتَنَعَ مِنْ تَنَاوُلِ الْمَشْرُوْبِ فَاشْتَدَّ الْخَوْفُ فِي الْبَلَدِ وَخَافَ النَّاسُ وَنَقَلُوا الْأَقْمِشَةَ مِنَ الْأَسْوَاقِ وَغَشِيَ النَّاسَ مِنَ الْكَآبَةِ وَالْحُزْنِ مَا لَا يُمْكِنُ حِكَايَتُهُ، وَلَقَدْ كُنْتُ أَنَا وَالْقَاضِي الْفَاضِلُ نَقْعُدُ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ إِلٰى أَنْ يَّمْضِيَ مِنَ اللَّيْلِ ثُلُثُهُ أَوْ قَرِيْبٌ مِنْهُ ثُمَّ نَحْضُرُ فِيْ بَابِ الدَّارِ فَإِنْ وَجَدْنَا طَرِيْقًا دَخَلْنَا وَشَاهَدْنَاهُ وَانْصَرَفْنَا وَإِلَّا عَرَّفُوْنَا أَحْوَالَهُ وَكُنَّا نَجِدُ النَّاسَ يَتَرَقَّبُوْنَ خُرُوْجَنَا إِلٰى أَنْ يُّلَاقُوْنَا حَتّٰى يَعْرِفُوْا أَحْوَالَهُ مِنْ صَفَحَاتِ وُجُوْهِنَا.

نویں روز ان پر غشی طاری ہوگئی اور پانی پینے سے بھی رہ گئے چنانچہ شہر میں خوف و ہراس پھیل گیا، لوگ سہم گئے اور تاجروں نے بازاروں سے اپنے سامان وغیرہ ہٹادیے اور لوگوں پر اس قدر غم اور حزن چھا گیا کہ بیان نہیں کیا جاسکتا۔ میں اور قاضی الفاضل روزانہ رات کی ایک تہائی یا اس کے قریب تک بیٹھے رہتے، پھر دروازے پر حاضر ہوتے، اگر راستہ پاتے تو داخل ہوکر زیارت کر لیتے پھر واپس آجاتے ورنہ (راستہ نہ ملنے کی صورت میں باہر کھڑے کھڑے) اندر کے لوگ ہمیں احوال بتادیتے۔ اور ہم لوگوں کو اس حال میں دیکھتے کہ وہ ہم سے ملنے کیلئے ہمارے نکلنے کے منتظر ہوتے (تاکہ ہم سے سلطان کے احوال پوچھیں) لیکن ہمارے چہروں کی حالت سے سلطان کے احوال جان لیتے تھے۔ ۱۵

besturdubooks.wordpress.com

الأقمشة: [مفرد] قماش سامان، گھٹیا اور ردی چیزیں۔ قمش (ن، ض) قمشا (تفعیل) تقمیشا ادھر ادھر سے جمع کرنا (تفعّل) تقمّشا جو کچھ ملے اس کو کھا جانا اگرچہ معمولی ہی ہو (افتعال) اقتماشا ادھر ادھر سے کھانا۔ الکآبۃ: کئب (س) کابا، کآبۃ غمگین ہونا شکستہ دل ہونا (إفعال) إکئابا ہلاکت میں پڑنا، غمگین کرنا۔

وَلَمَّا كَانَ الْعَاشِرُ مِنْ مَرَضِهٖ حُقِنَ دَفْعَتَيْنِ وَحَصَلَ مِنَ الْحَقْنِ رَاحَةٌ وَحَصَلَ بَعْضُ خِفَّةٍ وَتَنَاوَلَ مِنْ مَاءِ الشَّعِيْرِ مِقْدَارًا صَالِحًا، وَفَرِحَ النَّاسُ فَرَحًا شَدِيْدًا فَأَقَمْنَا عَلَى الْعَادَةِ إِلٰى أَنْ مَضٰى مِنَ اللَّيْلِ هَزِيْعٌ، ثُمَّ أَتَيْنَا إِلَى الدَّارِ فَوَجَدْنَا جَمَالَ الدَّوْلَةِ إِقْبَالًا فَالْتَمَسْنَا مِنْهُ تَعْرِيْفَ الْحَالِ الْمُسْتَجِدِّ فَدَخَلَ وَأَنْفَذَ إِلَيْنَا مَعَ الْمَلِكِ الْمُعَظَّمِ تُوْرَانْ شَاهْ جَبَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى أَنَّ الْعِرْقَ قَدْ أَخَذَ فِيْ سَاقَيْهِ فَشَكَرْنَا اللّٰهَ تَعَالٰى عَلٰى ذٰلِكَ وَالْتَمَسْنَا مِنْهُ أَنْ يَمَسَّ بَقِيَّةَ قَدَمِهٖ وَيُخْبِرَنَا بِحَالِهٖ فِي الْعِرْقِ فَتَفَقَّدَهٗ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْنَا وَذَكَرَ أَنَّ الْعِرْقَ سَابِغٌ، وَانْصَرَفْنَا طَيِّبَةً قُلُوْبُنَا.

مرض کے دسویں دن دو دفعہ انتڑیاں صاف کرنے والی دوائی دی گئی جس سے سلطان نے کچھ آرام اور افاقہ پایا اور جو کے پانی کی اچھی خاصی مقدار بھی نوش فرمائی، لوگ بہت زیادہ خوش ہوئے، ہم حسب عادت جبکہ رات کا ایک پہر گزر چکا تھا اٹھے اور محل میں آئے تو جمال الدولہ کو اپنے سامنے پایا ان سے سلطان کی حالت دریافت کی، وہ اندر چلے گئے اور پھر ملک معظم توران شاہ (1) اللہ انکو مستحکم کرے سمیت باہر نکلے اور کہا پنڈلیوں پر پسینہ آگیا ہے چنانچہ ہم نے اس پر اللہ کا شکر ادا کیا اور ان سے عرض کیا کہ باقی قدم کو چھو کر ہمیں پسینے کے بارے میں بتلایئے چنانچہ وہ اندر گئے انہوں نے ان کا اچھی طرح جائزہ لیا پھر نکل کر ہمیں بتلایا کہ پسینہ خوب آرہا ہے ہم قلبی اطمینان کے ساتھ واپس آگئے۔

ھزیع: ایک حصہ، ایک ساعت [جمع] ھزائع۔ ھزع (ف) ھزعا جلدی کرنا، توڑنا (تفعیل) تھزیعا ٹکڑے ٹکڑے کرنا (تفعّل) تھزّعا جلدی کرنا، ڈگمگانا (افتعال) اھتزاعا جھڑکنا، جلدی کرنا۔

ثُمَّ أَصْبَحْنَا فِي الْحَادِيْ عَشَرَ مِنْ مَرَضِهٖ وَهُوَ السَّادِسُ وَالْعِشْرُوْنَ مِنْ صَفَرٍ فَحَضَرْنَا بِالْبَابِ وَسَأَلْنَا عَنِ الْأَحْوَالِ فَأُخْبِرْنَا بِأَنَّ الْعِرْقَ أَفْرَطَ حَتّٰى نَفَذَ فِي الْفِرَاشِ ثُمَّ فِي الْحَصِيْرِ وَتَأَثَّرَتْ بِهِ الْأَرْضُ وَأَنَّ الْيُبْسَ قَدْ تَزَايَدَ تَزَايُدًا

(1) الملک المعظم شمس الدولہ فخر الدین بن نجم الدین ایوب بن شادی، سلطان کے بڑے بھائی ہیں ۵۷۶ھ میں وفات پائی۔

besturdubooks.wordpress.com

عَظِيْمًا وَ حَارَتْ فِي الْقُوَّةِ الْأَطِبَّاءُ .

پھر مرض کی گیارھویں صبح جو کہ صفر کا چھبیسواں دن تھا ہم دروازے پر حاضر ہوئے احوال دریافت کیے، ہمیں بتایا گیا کہ پسینہ بہت زیادہ نکل گیا ہے یہاں تک کہ بستر سے چٹائی پر ٹپک رہا ہے اور زمین بھی متاثر ہوئی ہے جسم کی رطوبت بہت حد تک خشک ہوگئی ہے مگر اس قدر خشکی کے باوجود سلطان کے جسم کی توانائی اور قوت سے اطباء انگشت بدندان تھے۔

......وَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْأَرْبِعَاءِ السَّابِعِ وَالْعِشْرِيْنَ مِنْ صَفَرٍ وَهِيَ الثَّانِيَةُ عَشْرَةَ مِنْ مَرَضِهِ اِشْتَدَّ مَرَضُهُ وَضَعُفَتْ قُوَّتُهُ وَوَقَعَ مِنَ الْأَمْرِ فِي أَوَّلِهِ وَحَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ النِّسَاءُ، وَاسْتَحْضَرْتُ أَنَا وَالْقَاضِيُ الْفَاضِلُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَابْنُ الزَّكِيِّ وَلَمْ يَكُنْ عَادَتُهُ الْحُضُوْرَ فِي ذٰلِكَ الْوَقْتِ وَحَضَرَ بَيْنَنَا الْمَلِكُ الْأَفْضَلُ وَأَمَرَ أَنْ نَّبِيْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ يَرَ الْقَاضِي الْفَاضِلُ ذٰلِكَ رَأْيًا .فَإِنَّ النَّاسَ كَانُوْا يَنْتَظِرُوْنَ نُزُوْلَنَا مِنَ الْقَلْعَةِ فَخَافَ إِنْ لَمْ نَنْزِلْ أَنْ يَقَعَ الصَّوْتُ فِي الْبَلَدِ وَرُبَمَا نَهَبَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا.

جب ستائیس صفر بدھ کی رات آگئی جو کہ بیماری کی بارھویں رات تھی تو مرض شدت اختیار کر گیا اور سلطان کی قوت کمزور ہوگئی اور معاملے میں سے پہلا مرحلہ واقع ہوا۔ ہمارے اور سلطان کے درمیان گھر کی عورتیں حائل ہوگئیں۔ میں نے اور قاضی الفاضل نے اس رات کو حاضر ہونا چاہا ابن زکی (۱) بھی ہمراہ تھے اگرچہ انکی عادت اس وقت حاضر ہونے کی نہ تھی الملک الافضل ہمارے پاس آئے اور ہمیں حکم دیا کہ آج کی رات ہم ان کے ہاں گزاریں لیکن قاضی الفاضل نے اس رائے کو اس لئے مناسب نہیں سمجھا کہ لوگ قلعے سے باہر ہمارے نکلنے کے انتظار میں تھے، ہمیں ڈر ہوا کہ اگر ہم نہ نکلے تو شہر میں آواز پھیل جائے گی ہوسکتا ہے کہ لوگ ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑیں۔

فَرَأَى الْمَصْلَحَةَ فِي نُزُوْلِنَا وَاسْتِحْضَارِ الشَّيْخِ أَبِيْ جَعْفَرَ إِمَامِ الْكَلَّاسَةِ وَهُوَ رَجُلٌ صَالِحٌ لِيَبِيْتَ بِالْقَلْعَةِ حَتّٰى إِذَا احْتُضِرَ رَحِمَهُ اللهُ بِاللَّيْلِ حَضَرَ عِنْدَهُ وَحَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النِّسَاءِ وَذَكَّرَهُ الشَّهَادَةَ وَذَكَّرَهُ اللهَ تَعَالٰى فَفَعَلَ ذٰلِكَ وَنَزَلْنَا وَكُلٌّ مِّنَّا يَوَدُّ فِدَاءَهُ بِنَفْسِهِ ، وَبَاتَ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ عَلٰى حَالِ

(۱) ابو المعالی محی الدین محمد بن ابو الحسن علی آپ کا نام ہے، سلطان کے نزدیک انکا بڑا مرتبہ تھا، فقہ اور ادب وغیرہ کے لحاظ سے اصحاب فضل میں سے شمار کیے جاتے تھے، آپ دمشق کے قاضی بھی مقرر ہوئے، ۵۹۸ھ میں وفات پائی۔

besturdubooks.wordpress.com

الْمُنْتَقِلِيْنَ إِلَى اللهِ تَعَالَى، وَالشَّيْخُ أَبُوْ جَعْفَرٍ يَقْرَأُ عِنْدَهُ الْقُرْآنَ وَيُذَكِّرُهُ اللهَ تَعَالَى وَكَانَ ذِهْنُهُ غَائِبًا مِنْ لَيْلَةِ التَّاسِعِ لَا يَكَادُ يُفِيْقُ إِلَّا فِي أَحْيَانٍ. وَذَكَرَ الشَّيْخُ أَبُوْ جَعْفَرٍ أَنَّهُ لَمَّا انْتَهَى. إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى "هُوَ اللهُ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ" سَمِعَهُ وَهُوَ يَقُوْلُ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ، صَحِيْحٌ، وَهٰذِهِ يَقْظَةٌ فِي وَقْتِ الْحَاجَةِ وَعِنَايَةٌ مِنَ اللهِ تَعَالَى بِهِ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَلَى ذٰلِكَ.

چنانچہ مصلحت اسمیں سمجھی گئی کہ ہم تو اتر جائیں اور کلاسہ کے امام شیخ ابوجعفر کو بلا لیا جائے یہ بہت نیک آدمی تھے تاکہ وہ قلعہ پر رات گذاریں اور جب نزع کا وقت رات میں آجائے تو شیخ سلطان کے پاس آجائے، سلطان اور عورتوں کے درمیان حائل ہو جائے، انکو کلمہ شہادت کی تلقین کرے اور اللہ تعالیٰ کو یاد کرائے۔ چنانچہ اسی طرح کیا گیا اور ہم قلعہ سے اس حال میں اترے کہ ہم میں سے ہر ایک یہ چاہتا تھا کہ میرا نفس سلطان کی جان کے بدلے فدیہ بن جائے۔ سلطان نے یہ رات زندگی اور موت کی کشمکش میں کاٹی، شیخ ابوجعفر ان کے پاس بیٹھے قرآن پاک پڑھتے رہے اور ان کو اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتے رہے۔ مگر سلطان کا ذہن نویں رات سے غائب تھا بعض اوقات کے علاوہ کچھ افاقہ نہ ہوتا۔ شیخ ابوجعفر نے فرمایا کہ جب میں اللہ تعالیٰ کے قول "هو الله الذى لا اله الا هو عالم الغيب والشهادة" پر پہنچا تو میں نے سنا کہ سلطان رحمہ اللہ فرما رہے تھے "صحیح ہے"۔ یہ حاجت کے وقت میں بیداری تھی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے عنایت تھی، اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد ہے۔

یفیق: فوق (افعال) إفاقة صحتیاب ہونا، دو دفعہ دو ہنے کے درمیان آرام لینا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۳۷ پر ہے۔

وَكَانَتْ وَفَاتُهُ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنْ يَوْمِ الْأَرْبِعَاءِ السَّابِعِ وَالْعِشْرِيْنَ مِنْ صَفَرٍ سَنَةَ تِسْعٍ وَّثَمَانِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ، وَبَادَرَ الْقَاضِي الْفَاضِلُ بَعْدَ طُلُوْعِ الصُّبْحِ فِي وَقْتِ وَفَاتِهِ وَوَصَلْتُ وَقَدْ مَاتَ وَانْتَقَلَ إِلَى رِضْوَانِ اللهِ وَمَحَلِّ كَرَمِهِ وَجَزِيْلِ ثَوَابِهِ. وَلَقَدْ حَكَى لِيْ أَنَّهُ لَمَّا بَلَغَ الشَّيْخُ أَبُوْ جَعْفَرٍ إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى "لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ" تَبَسَّمَ وَتَهَلَّلَ وَجْهُهُ وَسَلَّمَهَا إِلَى رَبِّهِ. وَكَانَ يَوْمًا لَمْ يُصَبِ الْإِسْلَامُ وَالْمُسْلِمُوْنَ بِمِثْلِهِ مُنْذُ فَقَدُوا الْخُلَفَاءَ الرَّاشِدِيْنَ وَغَشِيَ الْقَلْعَةَ وَالْبَلَدَ وَالدُّنْيَا مِنَ الْوَحْشَةِ مَا لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللهُ تَعَالَى. وَبِاللهِ لَقَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ مِنْ بَعْضِ النَّاسِ أَنَّهُمْ يَتَمَنَّوْنَ فِدَاءَهُ بِنُفُوْسِهِمْ وَمَا سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ إِلَّا

besturdubooks.wordpress.com

عَلٰى ضَرْبٍ مِنَ التَّجَوُّزِ وَالتَّرَخُّصِ إِلَّا فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَإِنِّيْ عَلِمْتُ مِنْ نَفْسِيْ وَمِنْ غَيْرِيْ أَنَّهُ لَوْ قُبِلَ الْفِدَاءُ لَفُدِيَ بِالنَّفْسِ .

سلطان کی وفات بروز بدھ ۲۷ صفر ۵۸۹ھ کو نماز فجر کے بعد ہوئی۔ قاضی الفاضل جلدی سے طلوع صبح کے بعد وفات کے وقت پہنچ چکے تھے اور میں جب پہنچا تو سلطان کا انتقال اللہ کی رضا، اسکے کرم کے محل اور بڑے ثواب کی طرف ہو چکا تھا اور مجھے بتلایا گیا کہ جس وقت شیخ ابو جعفر اللہ تعالیٰ کے قول ''لا الٰہ الا ھو علیہ توکلت'' پر پہنچے تو سلطان مسکرائے، ان کا چہرا چمک اٹھا اور پھر پروردگار کے سپرد کر دیا۔ یہ ایک ایسا (پر مصیبت) دن تھا کہ اسلام اور مسلمانوں کو جس دن سے خلفاء راشدین ﷺ دنیا سے رخصت ہوئے تھے ایسی مصیبت نہیں پہنچی تھی۔ چنانچہ قلعے، شہر اور پوری دنیا پر ایسی وحشت چھا گئی جسکو اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا اور بخدا! میں بعض لوگوں سے سنتا تھا کہ وہ یہ تمنا کرتے تھے کہ ہمارے نفس سلطان پر فدا ہو جائیں۔ اور یہ بات میں صرف مجاز اور رخصت کے طریقے سے ہی سنتا تھا مگر آج کے دن (وہ) حقیقت (بن کر نظر آ رہی تھی) تھا اس لئے کہ میں نے اپنے آپکو اور اپنے علاوہ سب کو جانا کہ اگر آج فدا ہونا قبول کیا جاتا تو سب اپنے نفس کو فدا کر دیتے۔

التجوز: جوز (تفعّل) تجوّزا [فی الکلام] مجاز بولنا، برداشت کرنا التر خص: رخص (تفعّل) ترخصا [فی الامر] کسی معاملہ میں رخصت پر عمل کرنا، اپنے حق میں سے جو ممکن ہو لے لینا پورا نہ لینا (ک) رُخصا سستا ہونا، نرم و نازک ہونا۔

ثُمَّ جَلَسَ وَلَدُهُ الْمَلِكُ الْأَفْضَلُ لِلْعَزَاءِ فِي الْإِيْوَانِ الشَّمَالِيِّ وَحُفِظَ بَابُ الْقَلْعَةِ إِلَّا عَنِ الْخَوَاصِّ مِنَ الْأُمَرَاءِ وَالْمُعَمَّمِيْنَ، وَكَانَ يَوْمًا عَظِيْمًا وَقَدْ شَغَلَ كُلَّ إِنْسَانٍ مَا عِنْدَهُ مِنَ الْحُزْنِ وَالْأَسَفِ وَالْبُكَاءِ وَالْإِسْتِغَاثَةِ مِنْ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى غَيْرِهِ وَحُفِظَ الْمَجْلِسُ عَنْ أَنْ يُنْشِدَ فِيْهِ شَاعِرٌ أَوْ يَتَكَلَّمَ فِيْهِ فَاضِلٌ وَوَاعِظٌ . وَكَانَ أَوْلَادُهُ يَخْرُجُوْنَ مُسْتَغِيْثِيْنَ إِلَى النَّاسِ فَتَكَادُ النُّفُوْسُ تَزْهَقُ لِهَوْلِ مَنْظَرِهِمْ وَدَامَ الْحَالُ عَلٰى هٰذَا إِلٰى مَا بَعْدَ صَلَاةِ الظُّهْرِ .

پھر سلطان کے بیٹے الملک الأفضل شمالی ایوان میں تعزیت کے لیے جلوہ افروز ہوئے، قلعے کے دروازے کو بند رکھا گیا مگر امراء اور سرداروں میں سے خاص خاص لوگوں کو اجازت تھی، یہ مصیبت کا بہت بڑا دن تھا ہر انسان کو اس کے غم، افسوس، رونے اور چلانے نے اس سے روکا تھا کہ وہ دوسرے کی جانب دیکھے۔ مجلس کسی شاعر کی شعر گوئی، کسی فاضل اور

besturdubooks.wordpress.com

واعظ کی لب کشائی سے محفوظ رہی۔سلطان کے بچے جب چلاتے ہوئے لوگوں کی طرف نکلتے تو اس منظر کی ہولناکی سے نفوس ریزہ ریزہ ہوجاتے۔نماز ظہر کے بعد تک یہی حالت رہی

العزاء: عزی (س) عَزاءً مصیبت پر صبر کرنا (ض) عزّیا نسبت کرنا (تفعیل) تعزیۃً تسلی دینا **المعممین**: [مفرد] المعمم سردار جس کو قوم نے مقتدی مان لیا ہو **تزھق**: زھق (ف) زُھوقاً روح کا جسم سے نکلنا، نیست ونابود ہونا (إفعال) إزھاقاً مغز سے پر ہونا (انفعال) انزھاقاً آگے بڑھنا، اچھلنا۔

ثُمَّ اشْتُغِلَ بِتَغْسِيْلِهٖ وَتَكْفِيْنِهٖ فَمَا أَمْكَنَنَا أَنْ نُدْخِلَ فِيْ تَجْهِيْزِهٖ مَا قِيْمَتُهٗ حَبَّةٌ وَاحِدَةٌ إِلَّا بِالْقَرْضِ حَتّٰى فِيْ ثَمَنِ التِّبْنِ الَّذِيْ بُلَّ بِهِ الطِّيْنُ، وَغَسَّلَهُ الدَّوْلَعِيُّ الْفَقِيْهُ، وَنَهَضْتُ إِلَى الْوُقُوْفِ عَلٰى غُسْلِهٖ فَلَمْ تَكُنْ لِيْ قُوَّةٌ تَحْمِلُ ذٰلِكَ الْمَنْظَرَ وَأُخْرِجَ بَعْدَ صَلَاةِ الظُّهْرِ فِيْ تَابُوْتٍ مُسَجًّى بِثَوْبِ فُوْطٍ وَكَانَ ذٰلِكَ وَجَمِيْعُ مَا احْتَاجَ إِلَيْهِ مِنَ الثِّيَابِ فِيْ تَكْفِيْنِهٖ قَدْ أَحْضَرَهُ الْقَاضِي الْفَاضِلُ مِنْ وَجْهٍ حِلٍّ عَرَفَهٗ،

پھر سلطان کو غسل اور کفن دینے کا کام کیا جانے لگا ہمارے لئے ممکن نہ رہا تھا کہ قرض لئے بغیر ان کی تجہیز میں کوئی ایسی چیز بھی داخل کریں جسکی قیمت ایک دانے کے برابر ہی ہو یہاں تک کہ اس بڑے پیالے میں بھی قرض سے کام لینا پڑا جس سے گارے کو تر کیا تھا۔ (یہ پیالہ بھی نہ تھا) سلطان کو فقیہ دولعیؒ نے غسل دیا۔ میں نے ارادہ کیا کہ غسل کے وقت ان کے پاس کھڑا رہوں مگر اتنی طاقت نہ تھی کہ اس منظر کو برداشت کرسکوں، آپ کا جنازہ ظہر کے بعد اس تابوت میں جس کو فوط کے کپڑے سے ڈھکا تھا، نکالا گیا یہ کپڑا اور دیگر تمام کپڑے جسکی تکفین میں ضرورت پڑی قاضی الفاضل ایسے حلال طریقے سے لائے جسکو وہی پہچانتے ہیں۔

مسجی: سجو (تفعیل) تسجیۃً چادر ڈالنا، کپڑے میں لپیٹنا (ن) سجوا، سجوّا استسان ہونا، خاموش ہونا (إفعال) إسجاءً [البحر] سمندر کی موجوں میں سکون آنا۔

وَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ عِنْدَ مُشَاهَدَتِهٖ وَعَظُمَ مِنَ الضَّجِيْجِ وَالْعَوِيْلِ مَا شَغَلَهُمْ عَنِ الصَّلَاةِ، فَصَلّٰى عَلَيْهِ النَّاسُ أَرْسَالًا، وَكَانَ أَوَّلُ مَنْ أَمَّ بِالنَّاسِ الْقَاضِيْ مُحْيِي الدِّيْنِ بْنُ الزَّكِيِّ، ثُمَّ أُعِيْدَ إِلَى الدَّارِ الَّتِيْ فِي الْبُسْتَانِ وَكَانَ مُتَمَرِّضًا بِهَا، وَدُفِنَ فِي الصُّفَّةِ الْغَرْبِيَّةِ مِنْهَا، وَكَانَ نُزُوْلُهٗ فِيْ حُفْرَتِهٖ قَدَّسَ اللّٰهُ رُوْحَهٗ وَ نَوَّرَ ضَرِيْحَهٗ قَرِيْبًا مِّنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فِيْ أَثْنَاءِ النَّهَارِ وَلَدُهُ الْمَلِكُ الظَّاهِرُ

besturdubooks.wordpress.com

وَعَزَّى النَّاسَ فِيهِ وَسَكَّنَ قُلُوبَ النَّاسِ، وَكَانَ قَدْ شَغَلَهُمُ الْبُكَاءُ عَنِ الْاِشْتِغَالِ بِالنَّهْبِ وَالْفَسَادِ فَمَا وُجِدَ قَلْبٌ إِلَّا حَزِينٌ وَلَا عَيْنٌ إِلَّا بَاكِيَةٌ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللهُ، ثُمَّ رَجَعَ النَّاسُ إِلَى بُيُوتِهِمْ أَقْبَحَ رُجُوعٍ وَلَمْ يَعُدْ أَحَدٌ مِنْهُمْ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ إِلَّا نَحْنُ، حَضَرْنَا وَقَرَأْنَا وَجَدَّدْنَا حَالًا مِنَ الْحُزْنِ.

لوگوں نے جب تابوت دیکھا تو دھاڑیں مار کر رونے لگے آہ و بکا نے انہیں نماز سے مشغول کردیا (جنازہ بھی ایک جماعت کے ساتھ نہ پڑھا بلکہ) لوگوں نے مختلف جماعتوں کی شکل میں نماز جنازہ ادا کیا سب سے پہلے قاضی محی الدین بن ذکی نے لوگوں کی امامت کرائی، جنازے کے بعد میت باغیچے کے اندر اس مکان میں رکھی گئی جس میں سلطان نے علالت کے شب و روز بسر کئے تھے اور اس مکان کی مغربی جانب کے صفہ میں سپرد خاک کئے گئے، ان کو نماز عصر کے قریب قبر میں اتارا گیا (اللہ تعالیٰ مقدس کرے ان کی روح کو اور ان کی قبر کو نور سے بھر دے) پھر ابھی دن باقی تھا کہ ان کے بیٹے الملک الظافر اترے اور لوگوں سے تعزیت کی تو ان کے دل سکون پا گئے۔ لوگوں کو آہ و بکا نے مار دھاڑ اور فساد سے روکے رکھا تھا کوئی دل ایسا نہ تھا جو غمزدہ نہ ہو کوئی آنکھ ایسی نہ تھی جو اشکبار نہ ہو الا ماشاء اللہ پھر لوگ روتے دھوتے بری حالت میں اپنے گھروں کو واپس چلے گئے، اس رات ہمارے علاوہ کوئی واپس نہیں آیا ہم آئے قرآن پڑھا اور اپنے غم کو پھر سے تازہ کیا۔

<u>ضجیج</u>: ضجّ (ض) ضَجًّا، ضجیجًا، ضجاجًا چیخنا (تفعیل) تضجیجًا چیخا جانا اور مائل ہونا <u>العویل</u>: [العویل، العولۃ، العول] چیخ کے ساتھ گریہ وزاری، ہر تکلیف دہ کام۔ <u>ضریحہ</u>: قبر، دور [جمع] ضرائح۔ ضرح (ف) ضرحًا قبر کھودنا، پھاڑنا (ن) ضروحًا، ضرحًا کساد بازاری ہونا (انفعال) انضراحًا پھٹنا، تعلقات کا ختم ہو جانا (إفعال) إضراحًا فاسد کرنا، دور کرنا۔

وَاشْتَغَلَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ الْمَلِكُ الْأَفْضَلُ بِكِتَابَةِ الْكُتُبِ إِلَى عَمِّهِ وَإِخْوَتِهِ يُخْبِرُهُمْ بِهَذَا الْحَادِثِ. وَفِي الْيَوْمِ الثَّانِي جَلَسَ لِلْعَزَاءِ جُلُوسًا عَامًّا وَطَلَقَ بَابَ الْقَلْعَةِ لِلْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ وَتَكَلَّمَ الْمُتَكَلِّمُونَ وَلَمْ يَنْشُدْ شَاعِرٌ ثُمَّ انْفَضَّ الْمَجْلِسُ فِي ظُهْرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَاسْتَمَرَّ الْحَالُ فِي حُضُورِ النَّاسِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَالدُّعَاءِ لَهُ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ وَاشْتَغَلَ الْمَلِكُ الْأَفْضَلُ بِتَدْبِيرِ أَمْرِهِ وَمُرَاسَلَةِ إِخْوَتِهِ وَعَمِّهِ.

ثُمَّ انْقَضَتْ تِلْكَ السُّنُونَ وَأَهْلُهَا فَكَأَنَّهَا وَكَأَنَّهُمْ أَحْلَامُ

besturdubooks.wordpress.com

اس دن الملک الأفضل اپنے چچا اور بھائیوں کو اس حادثے کی اطلاع دینے کے لئے لکھنے میں مشغول ہو رہے۔ پھر دوسرے دن تعزیت کے لئے عام طریقے سے بیٹھے (ہر شخص کو تعزیت کی اجازت تھی) اور قلعے کے دروازے کو فقہاء اور علماء کیلئے کھول دیا۔ باتیں کرنے والوں نے باتیں کیں لیکن کسی شاعر نے شعر گوئی نہ کی، پھر اس دن ظہر کے وقت یہ مجلس برخاست ہوئی لوگوں کا آنا جانا قرآن کی تلاوت اور سلطان رحمہ اللہ کے لیے دعائیں مانگنا اسی طرح جاری ساری رہا اور پھر الملک الأفضل امور مملکت سنبھالنے، اپنے بھائیوں اور چچا کو خط لکھنے میں مشغول ہوئے۔

پھر گزر گئے وہ سال اور ان کے لوگ...... گویا کہ وہ سال اور وہ لوگ خواب تھے۔

انفض: نفض (إفعال) إنفاضًا دور کردینا، دوستی ختم کرادینا (ن) نفضًا جھاڑنا، دھم پڑنا، نفوضًا صحتیاب ہونا۔ أحلام: [مفرد] حلم خواب، آرزوئیں۔ حلم (ن) حلمًا خواب دیکھنا (ک) حلمًا درگزر کرنا، بردبار ہونا (افتعال) احتلامًا بالغ ہونا، خواب دیکھنا (تفعیل) تحلیمًا بردبار بنانا۔

☆☆☆☆☆☆☆

عُلُوُّ الْهِمَّةِ

لعبد الرحمن بن الجوزی (۱)

مَا ابْتُلِيَ الْإِنْسَانُ قَطُّ بِأَعْظَمَ مِنْ عُلُوِّ هِمَّتِهِ، فَإِنَّ مَنْ عَلَتْ هِمَّتُهُ يَخْتَارُ الْمَعَالِيَ، وَقَدْ لَا يُسَاعِدُ الزَّمَانُ، وَقَدْ تَضْعُفُ الْآلَةُ، فَيَبْقَى فِيْ عَذَابٍ. وَإِنِّي أُعْطِيْتُ مِنْ عُلُوِّ الْهِمَّةِ طَرَفًا فَأَنَا بِهِ فِيْ عَذَابٍ، وَلَا أَقُوْلُ لَيْتَهُ لَمْ يَكُنْ فَإِنَّهُ إِنَّمَا يَحْلُوْ الْعَيْشُ بِقَدْرِ عَدَمِ الْعَقْلِ، وَالْعَاقِلُ لَا يَخْتَارُ زِيَادَةَ اللَّذَّةِ بِنُقْصَانِ الْعَقْلِ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ أَقْوَامًا يَصِفُوْنَ عُلُوَّ هِمَمِهِمْ، فَتَأَمَّلْتُهَا فَإِذَا بِهَا فِيْ فَنٍّ وَاحِدٍ وَلَا يُبَالُوْنَ بِالنَّقْصِ فِيْمَا هُوَ أَهَمُّ، قَالَ الرَّضِيُّ:

وَلِكُلِّ جِسْمٍ فِي النُّحُوْلِ بَلِيَّةٌ   وَبَلَاءُ جِسْمِيْ مِنْ تَفَاوُتِ هِمَّتِيْ

---

(۱) ابوالفرج عبدالرحمن بن ابوالحسن الجوزی اپنے زمانہ میں علم حدیث، تاریخ اور فن خطابت کے علامہ اور امام تھے، ابن جوزی کے نام سے مشہور ہوئے۔ آپ نے متعدد علوم میں تصنیفات لکھیں۔ آپ کی ولادت ایک قول کے مطابق تقریبًا ۵۰۸ھ اور ایک قول کے مطابق ۵۱۰ھ میں ہوئی۔ ۱۲ رمضان المبارک ۵۹۷ھ کی شب جمعہ کو بغداد میں آپ دار فانی سے کوچ کر گئے (آپ نے متعدد کتب لکھیں) تاریخ میں "کتاب المنتظم" اپنے زمانہ کے نقد و تبصرہ میں "تلبیس ابلیس" اور "صفوۃ الصفوۃ"، "سیرۃ عمر بن الخطاب" کے علاوہ کئی نافع و مفید کتب آپکی تصنیفات میں شامل ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

فَنظَرْتُ فَإذَا غَايَةُ أَمَلِهِ الْإمَارَةُ.

اونچی سوچ

انسان اونچی سوچ سے زیادہ کسی اور مصیبت میں کبھی مبتلا نہیں ہوا کیونکہ جس کی ہمت بلند ہوتی ہے وہی بلند مراتب پسند کرتا ہے، کبھی زمانہ مدد نہیں کرتا (ہاتھ روک لیتا ہے) اور آلہ کمزور ہو جاتا ہے تو انسان آزمائش میں رہ جاتا ہے۔ مجھے بھی بلند ہمتی میں سے تھوڑا سا حصہ ملا ہے میں بھی اسکی وجہ سے آزمائش میں رہتا ہوں۔ میں یہ نہیں کہتا کاش کہ یہ نہ ہوتا کیونکہ بلاشبہ عقل کے کم ہونے کے بقدر زندگی مزیدار ہوتی ہے (شاید اسی سے پنجابی کا مقولہ مشہور ہے عقل نیں تے موجاں ای موجاں) اور عقلمند آدمی عقل کی کمی کے بدلے لذت کی زیادتی کو اختیار نہیں کرتا۔ میں نے بہت ساری اقوام کو دیکھا کہ وہ اپنی بلند ہمتی کی تعریفیں کرتے ہیں لیکن جب میں نے انمیں غور کیا تو وہ صرف ایک ہی فن میں ہے اور وہ اہم کام میں نقصان کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ رضی نے کہا: ہر جسم کیلئے لاغری میں مصیبت ہے اور میرے جسم کی مصیبت میری ہمت کا تفاوت ہے۔ جب غور کیا تو مجھ پر انکشاف ہوا کہ اس کی امید کا مقصد امارت ہے۔

الـنـحـول: نحل (ف، ن، ک) نُحُولاً بیماری یا تھکن سے دبلا ہونا (ف) نَحْلاً دینا، لاغر کرنا، غلط بات منسوب کرنا (إفعال) إنحالاً (تفعیل) تَنحیلاً دینا، لاغر کرنا (افتعال) انتحالاً منسوب ہونا۔ أملة: الاصل، امید [جمع] آمال۔

وَكَانَ أَبُوْ مُسْلِمِ الْخُرَاسَانِيُّ فِيْ حَالِ شَبِيْبَتِهٖ لَايَكَادُ يَنَامُ، فَقِيْلَ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ: ذِهْنٌ صَافٍ، وَهَمٌّ بَعِيْدٌ، وَنَفْسٌ تَتُوْقُ إِلَى مَعَالِي الْأُمُوْرِ، مَعَ عَيْشٍ كَعَيْشِ الْهَمَجِ الرَّعَاعِ، قِيْلَ: فَمَا الَّذِيْ يُبَرِّدُ غَلِيْلَكَ؟ قَالَ: اَلظَّفْرُ بِالْمُلْكِ. قِيْلَ: فَاطْلُبْهُ، قَالَ: لَا يُطْلَبُ إِلَّا بِالْأَهْوَالِ، قِيْلَ: فَارْكَبِ الْأَهْوَالَ، قَالَ: اَلْعَقْلُ مَانِعٌ، قِيْلَ: فَمَا تَصْنَعُ؟ قَالَ: سَأَجْعَلُ مِنْ عَقْلِيْ جَهْلًا، وَأُحَاوِلُ بِهٖ خَطَرًا لَا يُنَالُ إِلَّا بِالْجَهْلِ، وَأُدَبِّرُ بِالْعَقْلِ مَا لَا يُحْفَظُ إِلَّا بِهٖ، فَإِنَّ الْخُمُوْلَ أَخُو الْعَدَمِ.

ابو مسلم خراسانی اپنے زمانہ شباب میں سوتے نہ تھے ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو بتلایا "صاف ذہن ہے، دور کا ارادہ ہے اور نفس احمقوں اور گھٹیا لوگوں کی زندگی کی طرح زندگی کے ساتھ بلند امور کی طرف مشتاق ہے" ان سے پوچھا گیا کونسی چیز آپکی پیاس کو بجھائے گی؟ بتلایا حکومت پر کامیابی، ان سے کہا گیا: تو پھر طلب کریں، جواب دیا وہ مصیبتوں کے ساتھ

besturdubooks.wordpress.com

ہی مانگی جاتی ہے، کہا گیا: مصیبتوں پر سوار ہو جائیں، کہا: عقل مانع ہے، سوال کیا گیا پھر کیا کریں گے؟ کہا: عنقریب اپنی کچھ عقل سے جہالت بناؤں گا اور اسکے ذریعے ایسے خطرے کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا جو صرف جہل ہی سے حاصل ہوتا ہو اور عقل کے ذریعے ایسی تدبیر کرونگا جسکی حفاظت صرف عقل کے ذریعے ہوتی ہو اس لئے کہ کمزوری مفلسی کا بھائی ہے۔

شبیبۃ: شب (ض) شبابا، شبیبۃ جوان ہونا (ن، ض) شبیبا، شبابا، شبوبا اکٹھے اگلی ٹانگوں کو اٹھانا، نشاط میں ہونا (تفعیل) تشبیبا (تفعّل) تشبّبا جوانی و کھیل کود کے زمانے کا ذکر کرنا، محاسن و اوصاف کو بیان کرنا (إفعال) إشبابا جوان ہونا، جوان اولاد والا ہونا، اکسانا۔ تتوق: توق (تفعّل) تتوقا شائق ہونا، آرزومند ہونا (ن) توقا، توؤقا، توقانا شائق ہونا، جان دینا، جلدی کرنا۔ الهمج: بے وقوف لوگ، ناکارہ لوگ [جمع] أهماج الرعاع: کمینے ورذیل لوگ [الرعاعة] بے عقل اور بغیر دل کا آدمی غلالک: پیاس، درختوں کے درمیان بہنے والا پانی، چھانی (جس سے چائے وغیرہ چھانتے ہیں) گوشت جو کھال پر رہ جائے [جمع] أغلال۔ الأهوال: [مفرد] الهول خوف، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۷۰ پر ہے۔ الخمول: خمل (ن) خمولا کمزور اور پوشیدہ ہونا (ن) خملا ہلاکت میں ڈالنا (إفعال) إخمالا گمنام و بے قدر کرنا (افتعال) اختمالا [الماشیة] جانوروں کا اچھی گھاس والی زمین میں چرنا۔ العدم: فقیر محتاج، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۱۰۳ پر ہے۔

فَنَظَرْتُ إِلَى حَالِ هٰذَا الْمِسْكِيْنِ فَإِذَا بِهٖ قَدْ ضَيَّعَ أَهَمَّ الْمُهِمَّاتِ وَهُوَ جَانِبُ الْآخِرَةِ، وَانْتَصَبَ فِيْ طَلَبِ الْوِلَايَاتِ، فَكَمْ فَتَكَ وَقَتَلَ حَتّٰى نَالَ بَعْضَ مُرَادِهٖ مِنْ لَذَّاتِ الدُّنْيَا، ثُمَّ لَمْ يَتَنَعَّمْ فِيْ ذٰلِكَ أَكْثَرَ مِنْ ثَمَانِ سِنِيْنَ، ثُمَّ اغْتِيْلَ وَنَسِيَ تَدْبِيْرَ الْعَقْلِ فَقُتِلَ وَمَضٰى إِلَى الْآخِرَةِ عَلٰى أَقْبَحِ حَالٍ. وَكَانَ الْمُتَنَبِّيْ يَقُوْلُ:

وَفِي النَّاسِ مَنْ يَرْضٰى بِمَيْسُوْرِ عَيْشِهٖ وَمَرْكُوْبُهٗ رِجْلَاهُ وَالثَّوْبُ جِلْدُهٗ
وَلٰكِنَّ قَلْبًا بَيْنَ جَنْبَيَّ مَا لَهٗ مَدًى يَنْتَهِيْ بِيْ فِيْ مُرَادٍ أَحُدُّهٗ
تَرٰى جِسْمَهٗ يَكْسٰى شُفُوْفًا تَرُبُّهٗ فَيَخْتَارُ أَنْ يَكْسٰى دُرُوْعًا تَهُدُّهٗ

فَتَأَمَّلْتُ هٰذَا الْآخِرَ فَإِذَا نَهْمَتُهٗ فِيْمَا يَتَعَلَّقُ بِالدُّنْيَا فَحَسْبُ.

چنانچہ میں نے اس مسکین کے حالات پر غور کیا تو اس کے بارے میں اچانک انکشاف ہوا کہ اس نے جانب آخرت کو جو کہ اہم المہمات ہے ضائع کر دیا اور حکومتوں کے

besturdubooks.wordpress.com

حاصل کرنے کیلئے کھڑا ہو گیا۔ کتنے لوگوں کو غفلت میں پکڑا اور کتنوں کو قتل کیا یہاں تک کہ دنیا کی لذتوں میں سے کچھ لذتوں کو اس نے حاصل کر لیا لیکن پھر اس میں بھی آٹھ سال سے زیادہ سرخرو نہ رہا پھر پکڑا گیا اور عقل کی تدبیر کو بھول گیا، چنانچہ قتل ہوا اور بہت بری حالت میں آخرت کی جانب چل پڑا اور متنبی کہتا تھا کہ:

کچھ لوگ اس زندگی کی سہولت پر راضی ہوتے ہیں، ان کے پاؤں انکی سواری، اور ان کی جلد انکے کپڑے ہوتے ہیں۔ لیکن میرے پہلو میں ایسا دل ہے جس کی کوئی غایت نہیں کہ مجھے ایسی مراد تک پہنچادے جسکو میں متعین کرتا ہوں۔ تو اس کے جسم کو دیکھے گا کہ ایسے باریک کپڑے پہنتا ہے جو اس کی پرورش کرتے ہیں وہ ایسی زرہوں کو پہننا پسند کرتا ہے جو اس کو منہدم کر دیں۔ میں نے اس آخری فقرے میں غور کیا تو میں اس کے گوہر مقصود تک پہنچ گیا کہ اس کو صرف اس چیز کی حاجت ہے جس کا تعلق دنیا سے ہے۔

فتک: فتک (ن،ض) فَتْکًا، فُتُوکًا غفلت میں پکڑنا، قتل کرنا، دلیر ہونا (مفاعلہ) مفاتکۃ کھلم کھلا قتل کرنا (تفعّل) تفتّکًا خود رائی سے کام کرنا۔ شفوفا: شفّ (ض) شُفُوفًا، شَفِیْفًا اتنا باریک ہونا کہ دوسری طرف کی چیز نظر آئے، تنگ ہونا (ن) شَفًّا، شُفُوفًا (تفعیل) تشفیفًا کمزور ہونا، دبلا کرنا (افعال) إشفافًا فضیلت دینا، سبقت لے جانا۔ تربّه: ربّ (ن) رَبًّا (تفعیل) تربیبًا (افتعال) ارتبابًا بالغ ہونے تک پرورش کرنا، درجہ بدرجہ کمال کو پہنچانا (ن) رَبًّا انتظام کرنا، مالک ہونا (افعال) إربابًا اقامت کرنا۔ تهد: ھدّ (ن) ھَدًّا، ھُدُوْدًا دھماکے سے گرانا (س،ض) ھَدًّا بڑبڑانا۔ ھدیدًا گرنا (تفعیل) تھدیدًا (تفعّل) تھدّدًا دھمکانا (تفاعل) تھادًّا ایک دوسرے کے پیچھے آنا۔ نهمته: نھم (س) نَھَمًا، نَھَامَۃً حریص ہونا (ف،ض) نَھْمًا، نَھْمَۃً، نَھِیْمًا (ض) نُھُمًا بہت کھانا، چنگھاڑنا۔

وَنَظَرْتُ إِلَى عُلُوِّ هِمَّتِي فَرَأَيْتُهَا عَجَبًا. وَذٰلِكَ إِنَّنِي أَرُوْمُ مِنَ الْعِلْمِ مَا أَتَيَقَّنُ أَنِّي لَا أَصِلُ إِلَيْهِ، لِأَنَّنِي أُحِبُّ نَيْلَ كُلِّ الْعُلُوْمِ عَلَى اخْتِلَافِ فُنُوْنِهَا، وَأُرِيْدُ اسْتِقْصَاءَ كُلِّ فَرْدٍ. هٰذَا أَمْرٌ يَعْجِزُ الْعُمُرُ عَنْ بَعْضِهِ، فَإِنْ عَرَضَ لِي هِمَّةٌ فِي فَنٍّ قَدْ بَلَغَ مُنْتَهَاهُ رَأَيْتُهُ نَاقِصًا فِي غَيْرِهِ، فَلَا أَعُدُّ هِمَّتَهُ تَامَّةً. مِثْلُ الْمُحَدِّثِ فَاتَهُ الْفِقْهُ، وَالْفَقِيْهِ فَاتَهُ عِلْمُ الْحَدِيْثِ. فَلَا أَرَى الرِّضٰى بِنُقْصَانٍ مِنَ الْعُلُوْمِ إِلَّا حَادِثًا عَنْ نَقْصِ الْهِمَّةِ.

میں نے اپنی بلند ہمتی کی طرف دیکھا تو وہ مجھے عجیب لگی وہ یوں کہ میں علم میں سے

besturdubooks.wordpress.com

وہ چاہتا ہوں جس کا مجھے یقین ہے کہ حاصل نہیں کر سکتا، اس لئے کہ میں ہر قسم کے فنون کے تمام علوم کو حاصل کرنا چاہتا ہوں اور علم کے ہر فرد کی غایت تک پہنچنا چاہتا ہوں۔ یہ ایک ایسا کام ہے کہ اس کے کچھ حصے سے بھی عمر عاجز ہے اگر میرے سامنے کوئی بلند ہمت آجائے جو کہ کسی فن کی انتہاء تک پہنچا ہوا ہو تو میں یہ دیکھتا ہوں کہ اس کے علاوہ میں وہ ناقص ہے چنانچہ میں اس کی ہمت کو ہمتِ تامہ نہیں کہتا، مثلاً: محدث ہو تو فقہ اس سے فوت ہوتی ہے۔ فقیہ ہو تو علمِ حدیث اس سے فوت ہوتا ہے۔ میں کوئی ایسا شخص نہیں دیکھتا جو علوم میں سے کسی علم کی کمی پر راضی ہو الا یہ کہ یہ اس کی کم ہمتی میں سے ہے۔

أروم: روم (ن) رَوْمًا، مَرامًا ارادہ کرنا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۱۲۹ پر ہے۔

استقصاء: قصو (استفعال) استقصاءً انتہا تک پہنچنا (ن) قَصْوًا، قُصُوًّا (س) قَصًى دور ہونا (تفعیل) تقصیۃً تراشنا (مفاعلہ) مقاصاۃً دور کرنا۔

ثُمَّ إِنِّي أَرُوْمُ نِهَايَةَ الْعَمَلِ بِالْعِلْمِ، فَأَتُوْقُ إِلَى وَرَعِ بِشْرٍ وَزَهَادَةِ مَعْرُوْفٍ، وَهٰذَا مَعَ مُطَالَعَةِ التَّصَانِيْفِ وَإِفَادَةِ الْخَلْقِ وَمُعَاشَرَتِهِمْ بَعِيْدٌ. ثُمَّ إِنِّي أَرُوْمُ الْغِنٰى عَنِ الْخَلْقِ، وَأَسْتَشْرِفُ الْإِفْضَالَ عَلَيْهِمْ. وَالْاِشْتِغَالُ بِالْعِلْمِ مَانِعٌ مِنَ الْكَسْبِ. وَقُبُوْلُ الْمِنَنِ مِمَّا تَأْبَاهُ الْهِمَّةُ الْعَالِيَةُ. ثُمَّ إِنِّي أَتُوْقُ إِلَى طَلَبِ الْأَوْلَادِ، كَمَا أَتُوْقُ إِلَى تَحْقِيْقِ التَّصَانِيْفِ، لِبَقَاءِ الْخُلْفَانِ نَائِبَيْنِ عَنِّي بَعْدَ التَّلَفِ وَفِي طَلَبِ ذٰلِكَ مَا فِيْهِ مِنْ شُغْلِ الْقَلْبِ الْمُحِبِّ لِلتَّفَرُّدِ. ثُمَّ إِنِّي أَرُوْمُ الْاِسْتِمْتَاعَ بِالْمُسْتَحْسَنَاتِ، وَفِي ذٰلِكَ امْتِنَاعٌ مِنْ جِهَةِ قِلَّةِ الْمَالِ، ثُمَّ لَوْ حَصَلَ فَرَّقَ جَمْعَ الْهِمَّةِ. وَكَذٰلِكَ أَطْلُبُ لِبَدَنِي مَا يُصْلِحُهُ مِنَ الْمَطَاعِمِ وَالْمَشَارِبِ، فَإِنَّهُ مُتَعَوِّدٌ لِلتَّرَفُّهِ وَاللُّطْفِ، وَفِي قِلَّةِ الْمَالِ مَانِعٌ، وَكُلُّ ذٰلِكَ جَمْعٌ بَيْنَ أَضْدَادٍ. فَأَيْنَ أَنَا وَمَا وَصَفْتُهُ مِنْ حَالِ مَنْ كَانَتْ غَايَةُ هِمَّتِهِ الدُّنْيَا، وَأَنَا لَا أُحِبُّ أَنْ يَخْدِشَ حُصُوْلُ شَيْءٍ مِّنَ الدُّنْيَا وَجْهَ دِيْنِي بِسَبَبٍ. وَلَا أَنْ يُؤَثِّرَ فِي عِلْمِي وَلَا فِي عَمَلِي.

پھر میں اپنے علم پر انتہائی درجہ کے عمل کا خواہاں ہوں (ابونصر) بشر (بن حارث) کے تقوی اور (ابو محفوظ) معروف (بن فیروز کرخی) کے زہد کا مشتاق ہوں، لیکن انکا حصول تصانیف کے مطالعہ، مخلوقِ خدا کو فائدہ پہنچانے اور ان کے ساتھ حسنِ معاشرت کرنے کے ساتھ ساتھ بہت دور کی بات ہے (بہت مشکل ہے) پھر میں مخلوق سے استغناء کا خواہشمند

besturdubooks.wordpress.com

ہوں اور ان پر فضل کرنے کو دیکھتا ہوں۔ علم میں مشغول ہونا کسب سے مانع ہے اور احسان کے قبول کرنے کو بلند ہمتی انکار کرتی ہے۔ پھر مجھے تصانیف کی تحقیق کی طرح اولاد مانگنے کا بھی شوق ہے، تاکہ میرے مرنے کے بعد دونوں خلف میرے نائب ہوں لیکن اس میں یکسوئی کو چاہنے والے دل کو مشغول کرنا پڑتا ہے۔ میں حسین عورتوں سے استمتاع کا خواہشمند ہوں لیکن قلت مال کی جہت اس سے روکتی ہے پھر اگر مال حاصل بھی ہو جائے تو جمع کردہ ہمت اسے تقسیم کر دیتی ہے۔ اسی طرح میں اپنے بدن کے لئے ان کھانے پینے کی چیزوں کا طلبگار ہوں جو اس کی اصلاح کریں کیونکہ وہ عیش وعشرت اور لطافت کا عادی ہے اور مال کی قلت اس سے مانع ہے۔ یہ تمام کی تمام چیزیں ایسی ہیں جیسے دو متضاد چیزوں کو جمع کرنا۔ کہاں میں اور کہاں یہ صفات جو میں نے اس شخص کی بیان کی ہیں جس کی ہمت کی انتہا صرف دنیا ہے۔ میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ میرا دنیا کا حاصل کرنا میرے کسی دینی جانب کے سبب کو مخدوش کر دے اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ میرے علم وعمل کی جہت پر اثر انداز ہو۔

استشرف: شرف (استفعال) استشرافًا عیوب سے سالم رہنے کیلئے دیکھ بھال کرنا، سیدھا کھڑا ہونا (ن) شرفًا عزت ومرتبہ میں غالب ہونا، کنگرہ بنانا (ک) شرافة، شرفًا دین یا دنیا میں بلند مرتبہ ہونا (تفعیل) تشریفًا تعظیم کرنا (إفعال) إشرافًا بلند ہونا، جھانکنا۔ المنن: احسانات [مفرد] المِنّة۔ الخلفان: [مفرد] الخلف ولد یا ولد صالح، بدلہ۔ الترفة: نعمت وآسائش، خوش ذائقہ کھانا۔ ترف (س) ترفًا (تفعّل) ترفًا خوشحال ہونا (إفعال) إترافًا (تفعیل) تتریفًا سرکش بنا دینا (استفعال) استترافًا سرکشی کرنا، تکبر کرنا۔ یخدش: خدش (ض) خدشًا (تفعیل) تخدیشًا عیب لگانا، خراش لگانا۔

فَوَا قَلَقِي مِنْ طَلَبِ قِيَامِ اللَّيْلِ. وَتَحْقِيقِ الْوَرَعِ مَعَ إِعَادَةِ الْعِلْمِ. وَشُغْلِ الْقَلْبِ بِالتَّصَانِيْفِ. وَتَحْصِيلِ مَا يُلَائِمُ الْبَدَنَ مِنَ الْمَطَاعِمِ. وَوَا أَسَفِي عَلَى مَا يَفُوْتُنِي مِنَ الْمُنَاجَاةِ فِي الْخَلْوَةِ مَعَ مُلَاقَاةِ النَّاسِ وَتَعْلِيمِهِمْ. وَيَا كَدَرَ الْوَرَعِ مَعَ طَلَبِ مَا لَابُدَّ مِنْهُ لِلْعَائِلَةِ غَيْرَ أَنِّي قَدِ اسْتَسْلَمْتُ لِتَعْذِيْبِي، وَلَعَلَّ تَهْذِيْبِي فِي تَعْذِيْبِي. لِأَنَّ عُلْيَانَ الْهِمَّةِ تَطْلُبُ الْمَعَالِي الْمُقَرِّبَةَ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ. وَرُبَّمَا كَانَتِ الْخَيْرَةُ فِي الطَّلَبِ دَلِيْلًا إِلَى الْمَقْصُوْدِ. وَهَا أَنَا أَحْفَظُ أَنْفَاسِي مِنْ أَنْ يَضِيْعَ مِنْهَا نَفَسٌ فِي غَيْرِ فَائِدَةٍ. وَإِنْ بَلَغَ هَمِّي مُرَادَهُ، وَإِلَّا فَنِيَّةُ الْمُؤْمِنِ أَبْلَغُ مِنْ عَمَلِهِ.

besturdubooks.wordpress.com

ہائے! میرا تہجد کی طلب کے لئے مضطرب ہونا، علم کے اعادہ کے ساتھ ساتھ تقوی کا لازم کرنا، دل کا تصانیف میں مشغول ہونا، کھانے پینے کی ان اشیاء کا حاصل ہونا جو بدن کے موافق ہوں۔ ہائے افسوس! لوگوں کے ساتھ میل جول، ان کو سکھلانے اور تعلیم دینے کے ساتھ ساتھ میری خلوت میں مناجات کے فوت ہونے پر، ہائے افسوس! اہل و عیال کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے میرے تقوی کا مکدر ہونا، لیکن میں نے اپنے آپ کو تعذیب کے سپرد کر دیا شاید کہ میرے معذّب ہونے ہی میں میری تہذیب ہے۔ اس لئے کہ بلند ہمتی اللہ تعالیٰ کی قربت کے بلند مراتب کو چاہتی ہے۔ بسا اوقات طلب میں بہتری کا ہونا مقصود کی طرف دلیل ہوتی ہے۔ اور سن لو! میں تو ایک ایک سانس کی بے فائدہ ضائع ہونے سے حفاظت کرتا ہوں اور اس کی بھی حفاظت کرتا ہوں کہ میری ہمت مراد کو پہنچ جائے ورنہ مومن کی نیت اس کے عمل سے زیادہ پہنچنے والی ہے۔

<u>کدر</u>: کدر (ن، ک، س) کدَرًا، کدَارۃً، کدُوْرًا میلا ہونا، گدلا ہونا، تلخ ہونا

☆☆☆☆☆☆☆

سَيِّدُ التَّابِعِيْنَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ (لابن خلکان[1])

كَانَ سَعِيْدٌ سَيِّدَ التَّابِعِيْنَ ، مِنَ الطِّرَازِ الْأَوَّلِ جَمَعَ بَيْنَ الْحَدِيْثِ وَالْفِقْهِ وَالزُّهْدِ وَالْعِبَادَةِ وَالْوَرَعِ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِيْ وَقَّاصٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

تابعین کے سردار سعید بن المسیبؒ

حضرت سعیدؒ عمدہ اولین میں سے تابعین کے سردار تھے وہ حدیث، فقہ، زہد، عبادت اور تقویٰ کے جامع تھے انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنھما سے سماعت حدیث فرمائی۔

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لِرَجُلٍ سَأَلَهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ : إِئْتِ

(1) ان کا نام احمد الاربلی لقب شمس الدین ہے لیکن مشہور ابن خلکان کے نام سے ہیں ۶۰۸ھ میں پیدا ہوئے آپ ایک امام، عالم، فقیہ، ادیب، شاعر، تصنیف میں ماہر اور باکمال، علم ادب اور تالیف میں یکتائے روزگار تھے، دمشق کے منصب قضاء پر دو مرتبہ فائز ہوتے اور معزول ہو کر قاہرہ تشریف لے آئے اور وہاں تقریباً سات سال تک افتاء، و تدریس کا کام جاری رکھا پھر دمشق کے عہدہ قضاء پر دوبارہ واپس لایا گیا تو لوگ انکی واپسی پر بہت خوش ہوئے۔ انکی کتاب "وفیات الاعیان" انداز تحریر، بے پایاں مواد، کثرت فوائد، عمدگی عبارت، معتدلانہ مزاج، مبالغہ آرائی سے پرہیز اور لوگوں کو اپنے طبقات میں رکھنے کی وجہ سے (الغرض ہر دو فن جسکی وجہ سے علماء کسی کو عمدہ اور فائق قرار دیتے ہیں) علماء تاریخ اور اشراقین نے پسند کیا اور انکی توجہات [illegible] پسندیدگی کا سبب [illegible] ۶۸۱ھ میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

besturdubooks.wordpress.com

ذاک فسلہ یعنی سعیدا، ثم ارجع إلیّ فأخبرنی، ففعل ذلک وأخبرہ، فقال: ألم أخبرکم أنہ أحد العلماء، وقال أیضا فی حقہ لأصحابہ: لو رأی ہذا رسول اللہ ﷺ لسرہ، وکان قد لقی جماعۃ من الصحابۃ ﷺ وسمع منہم، ودخل علی أزواج النبی ﷺ. وأخذ عنہن، وأکثر روایتہ المسند عن أبی ہریرۃ ﷺ، و کان زوج ابنتہ، وسئل الزہری ومکحول: من أفقہ من أدرکتما؟ فقالا: سعید بن المسیب،

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ایک آدمی کو جس نے ان سے ایک مسئلہ دریافت کیا فرمایا کہ سعید کے پاس جاکر ان سے پوچھو، دوبارہ میرے پاس آؤ اور مجھے بھی بتلاؤ، اس نے آپ سے مسئلہ دریافت کیا اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بتایا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمانے لگے: میں نے تمہیں نہیں بتایا تھا کہ وہ بھی علماء میں سے ایک ہیں پھر اپنے ساتھیوں سے ان کے بارے میں مزید فرمایا: اگر رسول اللہ ﷺ انہیں دیکھتے تو وہ خوش ہوتے، انہوں نے صحابہ کرام ﷺ میں سے ایک کثیر تعداد سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور ان سے سماعت حدیث کی اور آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کی خدمت میں حاضری کی سعادت بھی حاصل کی اور ان سے اکتساب حدیث فرمایا انکی روایات میں سے اکثر وہ ہیں جنکی سند حضرت ابو ہریرۃ ﷺ سے جا ملتی ہے، اور سعید بن مسیبؒ ان کے داماد بھی تھے۔ امام زہریؒ اور مکحولؒ سے پوچھا گیا آپ نے اب تک جن لوگوں کو دیکھا ہے ان میں سب سے زیادہ فقیہ کون تھا؟ تو وہ دونوں فرمانے لگے: سعید بن المسیب۔

وروی أنہ قال: حججت أربعین حجۃ، وعنہ أنہ قال: مافاتتنی التکبیرۃ الأولی منذ خمسین سنۃ، وما نظرت إلی قفا رجل فی الصلاۃ منذ خمسین سنۃ لمحافظتہ علی الصف الأول، وقیل: إنہ صلی الصبح بوضوء العشاء خمسین سنۃ وکان یقول: ماأعزت العباد نفسہا بمثل طاعۃ اللہ ولا أہانت نفسہا بمثل معصیۃ اللہ. ودعی إلی نیف وثلاثین ألفا لیأخذہا فقال: لا حاجۃ لی فیہا، ولا فی بنی مروان، حتی ألقی اللہ فیحکم بینی وبینہم.

یہ بھی مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے چالیس حج کیے ہیں اور انہی سے یہ بھی مروی ہے فرمایا پچاس سال ہو گئے ہیں میری تکبیر اولیٰ فوت نہیں ہوئی، اور پچاس سال ہو گئے ہیں میں نے کسی شخص کی گدی کی طرف نماز میں نہیں دیکھا کیونکہ پابندی سے صف

besturdubooks.wordpress.com

اول کی محافظت فرماتے تھے۔ انکے بارے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ انہوں نے فجر کی نماز پچاس برس تک عشاء کے وضو سے ادا کی ہے۔ وہ فرماتے تھے بندے اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری کے علاوہ اپنے نفس کو کسی اور چیز کے ذریعہ عزت نہیں دے سکتے اور اللہ تعالیٰ کی معصیت ونافرمانی کے علاوہ اپنے نفس کو کسی اور چیز سے ذلیل نہیں کر سکتے۔ انہیں تیس ہزار سے زائد کی طرف بلایا گیا تا کہ وہ لے لیں لیکن انہوں نے فرمایا کہ مجھے اس کی ضرورت ہے اور نہ بنو مروان میں مجھے کوئی حاجت وضرورت ہے یہاں تک کہ میں اللہ تعالیٰ سے ملوں اور وہ میرے اور انکے درمیان فیصلہ کرے۔

نیف: [نون کے فتحہ ،یا کی تشدید یا تخفیف کے ساتھ] دس اور دس سے زائد۔ دس بیس ،تیس جیسی دہائیوں سے جتنی زیادتی ہو اس کو نیف کہتے ہیں، یہاں تک کہ دوسری دہائی آئے اور لفظ نیف کا استعمال انہی جیسی دہائیوں سے زیادتی کے لئے ہوتا ہے، فضل واحسان۔

نوف (ن) نُوْفًا بلند ہونا، نمایاں ہونا، (إفعال) إنافۃ نمایاں ہونا، طویل ہونا، بلند ہونا۔

وَقَالَ أَبُوْ وَدَاعَةَ : كُنْتُ أُجَالِسُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَفَقَدَنِيْ أَيَّامًا، فَلَمَّا جِئْتُهُ قَالَ : أَيْنَ كُنْتَ؟ قُلْتُ : تُوُفِّيَتْ أَهْلِيْ فَاشْتَغَلْتُ بِهَا ، فَقَالَ : هَلَّا أَخْبَرْتَنَا فَشَهِدْنَاهَا؟ قَالَ: ثُمَّ أَرَدْتُ أَنْ أَقُوْمَ فَقَالَ: هَلَّا أَحْدَثْتَ امْرَأَةً غَيْرَهَا ؟ فَقُلْتُ: يَرْحَمُكَ اللهُ وَمَنْ يُزَوِّجُنِيْ وَمَا أَمْلِكُ إِلَّا دِرْهَمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً ؟ فَقَالَ: إِنْ أَنَا فَعَلْتُ تَفْعَلُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ ثُمَّ حَمِدَ اللهَ تَعَالٰى وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَزَوَّجَنِيْ عَلٰى دِرْهَمَيْنِ أَوْ قَالَ عَلٰى ثَلَاثَةٍ ،قَالَ : فَقُمْتُ وَمَا أَدْرِيْ مَا أَصْنَعُ مِنَ الْفَرَحِ، فَصِرْتُ إِلٰى مَنْزِلِيْ ،وَجَعَلْتُ أَتَفَكَّرُ مِمَّنْ آخُذُ وَأَسْتَدِيْنُ، وَصَلَّيْتُ الْمَغْرِبَ، وَكُنْتُ صَائِمًا ،فَقَدَّمْتُ عَشَائِيْ لِأُفْطِرَ ،وَكَانَ خُبْزًا وَزَيْتًا ،وَإِذَا بِالْبَابِ يُقْرَعُ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: سَعِيْدٌ . فَفَكَّرْتُ فِيْ كُلِّ إِنْسَانٍ اِسْمُهُ سَعِيْدٌ إِلَّا سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ،فَإِنَّهُ لَمْ يُرَ مُنْذُ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً إِلَّا مَا بَيْنَ بَيْتِهِ وَالْمَسْجِدِ فَقُمْتُ وَخَرَجْتُ، وَإِذَا بِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ،

ابو وداعہ فرماتے ہیں کہ میں سعید بن المسیب کیساتھ بیٹھا کرتا تھا انہوں نے مجھے کچھ دن غائب پایا۔ جب میں ان کے پاس آیا تو پوچھنے لگے :تم کہاں تھے؟ میں نے بتلایا کہ میری بیوی کا انتقال ہو گیا تھا، میں اس میں مشغول تھا فرمانے لگے :ہمیں کیوں نہیں خبر دی؟ ہم بھی انکے جنازہ میں حاضر ہو جاتے۔ ابو وداعہ کہتے ہیں میں نے ارادہ کیا کہ میں اٹھوں تو

besturdubooks.wordpress.com

پوچھنے لگے کیا تم نے اس کے علاوہ کوئی اور عورت ڈھونڈھی ہے؟ میں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے کون مجھ سے شادی کریگا؟ میں تو دو یا تین دراہم کا بھی مالک نہیں ہوں، فرمانے لگے اگر میں یہ کرلوں تو کیا تم تیار ہو؟ میں نے کہا: کیوں نہیں، پھر انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور آپ ﷺ پر درود بھیجا اور دو یا تین دراہم (راوی کو شک ہے کہ انہوں نے کتنے بتلائے) مہر پر میری شادی کرادی، چنانچہ میں اٹھ کھڑا ہوا اور مجھے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ میں خوشی میں کیا کروں۔ میں اپنے گھر کی طرف روانہ ہوا اور سوچنے لگا کس کو پکڑوں کہ اس سے قرض لوں۔ میں نے مغرب کی نماز پڑھی، چونکہ روزہ رکھا ہوا تھا اس لیے شام کا کھانا جو کہ زیتون کے تیل اور روٹی پر مشتمل تھا لایا گیا تاکہ میں افطاری کرلوں۔ اچانک دروازہ کھٹکھٹایا گیا میں نے پوچھا، کون؟ جواب دیا: سعید! میں نے ہر اس آدمی کے بارے میں سوچا جس کا نام سعید تھا سوائے سعید بن المسیب کے، کیونکہ وہ عرصہ چالیس سال سے اپنے گھر اور مسجد کے علاوہ کہیں بھی نہیں دیکھے گئے تھے بہر حال میں کھڑا ہوا اور باہر نکلا تو سامنے سعید بن المسیب کھڑے تھے۔

فَظَنَنْتُ أَنَّهُ قَدْ بَدَالَهُ، فَقُلْتُ: يَاأَبَامُحَمَّدٍ. هَلَّا أَرْسَلْتَ إِلَيَّ فَآتِيَکَ؟ قَالَ: لَا أَنْتَ أَحَقُّ أَنْ تُؤْتَى، قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِيْ؟ قَالَ: رَأَيْتُکَ رَجُلًا عَزَبًا قَدْ تَزَوَّجْتَ فَكَرِهْتُ أَنْ تَبِيْتَ اللَّيْلَةَ وَحْدَکَ، وَهٰذِهٖ اِمْرَأَتُکَ، فَإِذَا هِيَ قَائِمَةٌ خَلْفَهُ فِيْ طُوْلِهٖ ثُمَّ دَفَعَهَا فِي الْبَابِ وَرَدَّ الْبَابَ. فَسَقَطَتِ الْمَرْأَةُ مِنَ الْحَيَاءِ، فَاسْتَوْثَقْتُ مِنَ الْبَابِ، ثُمَّ صَعِدْتُ إِلَى السَّطْحِ. فَنَادَيْتُ الْجِيْرَانَ، فَجَاءُوْنِيْ، وَقَالُوْا، مَاشَأْنُکَ؟ فَقُلْتُ: زَوَّجَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ الْيَوْمَ اِبْنَتَهُ وَقَدْ جَاءَ بِهَا عَلَى غَفْلَةٍ، وَهَا هِيَ فِي الدَّارِ، فَنَزَلُوْا إِلَيْهَا، وَبَلَغَ أُمِّيْ فَجَاءَتْ وَقَالَتْ: وَجْهِيْ مِنْ وَجْهِکَ حَرَامٌ إِنْ مَسَسْتَهَا قَبْلَ أَنْ أُصْلِحَهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَأَقَمْتُ ثَلَاثًا ثُمَّ دَخَلْتُ بِهَا، فَإِذَا هِيَ مِنْ أَجْمَلِ النَّاسِ وَأَحْفَظِهِمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى، وَأَعْلَمِهِمْ بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَأَعْرَفِهِمْ بِحَقِّ الزَّوْجِ، قَالَ: فَمَكَثَ شَهْرًا لَايَأْتِيْنِيْ وَلَا آتِيْهِ. ثُمَّ أَتَيْتُهُ بَعْدَ شَهْرٍ وَهُوَ فِيْ حَلْقَتِهٖ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ عَلَيَّ وَلَمْ يُكَلِّمْنِيْ حَتَّى انْفَضَّ مَنْ فِي الْمَسْجِدِ، فَلَمَّا لَمْ يَبْقَ غَيْرِيْ، قَالَ: مَاحَالُ ذٰلِکَ الْإِنْسَانِ؟ قُلْتُ: هُوَ عَلَى مَا مَا يُحِبُّ الصَّدِيْقُ وَيَكْرَهُ الْعَدُوُّ، قَالَ: إِنْ رَابَکَ شَيْءٌ فَالْعَصَا، فَانْصَرَفْتُ إِلَى مَنْزِلِيْ، وَكَانَتْ بِنْتُ سَعِيْدٍ ١٦

besturdubooks.wordpress.com

الْمَذْكُوْرَةُ خَطَبَهَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ لِابْنِهِ الْوَلِيْدِ حِيْنَ وَلَّاهُ الْعَهْدَ، فَأَبٰى سَعِيْدٌ أَنْ يُزَوِّجَهُ، فَلَمْ يَزَلْ عَبْدُ الْمَلِكِ يَحْتَالُ عَلٰى سَعِيْدٍ حَتّٰى ضَرَبَهُ فِي يَوْمٍ بَارِدٍ، وَصَبَّ عَلَيْهِ الْمَاءَ،

ان کو دیکھ کر مجھے خیال آیا کہ شاید ان کیلئے کوئی دوسرا معاملہ ظاہر ہو گیا ہے (انہوں نے اپنا ارادہ تبدیل کر لیا ہے) میں نے کہا: اے ابو محمد آپ نے میری طرف پیغام کیوں نہیں بھیجا میں حاضر ہو جاتا فرمانے لگے نہیں نہیں آپ اس کے زیادہ مستحق ہیں کہ آپکے پاس آیا جائے، میں نے عرض کیا آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ (کیا کہتے ہیں) فرمانے لگے میں آپکو ایک ایسا آدمی دیکھتا ہوں جسکی بیوی نہیں ہے اور جبکہ آپ کا نکاح ہو چکا ہے تو مجھے یہ بات ناپسند لگی کہ آپ اکیلے رات گزاریں، یہ آپکی بیوی ہے، اچانک وہ آپ کے پیچھے لمبائی میں کھڑی تھی پھر آپ نے اسے دروازے سے اندر دھکیل دیا اور دروازہ بند کر دیا وہ عورت شرم وحیا کی وجہ سے زمین پر گر گئی اور دروازے سے چمٹ گئی۔ میں چھت پر چڑھ گیا اور پڑوسیوں کو پکارنے لگا، وہ میرے پاس آئے تو کہنے لگے تجھے کیا ہو گیا ہے؟ میں نے کہا سعید بن المسیب نے آج میری شادی اپنی بیٹی سے کی ہے اور وہ اسے خاموشی سے لے آئے ہیں، آگاہ ہو جاؤ وہ گھر میں ہے، یہ سن کر وہ اس کی طرف اتر آئے (اسکے پاس آ گئے) یہ خبر میری والدہ کو پہنچی، وہ بھی آ گئیں اور کہنے لگیں میرا چہرہ تجھ پر حرام ہوا اگر تم نے اسے تین دن سے پہلے چھوا تا کہ میں اسے پرکھ لوں۔ میں تین دن ٹھہرا رہا پھر میں اس کے پاس گیا تو میں نے اسے لوگوں میں سے خوبصورت ترین، قرآن مجید سب سے زیادہ یاد کرنیوالی، سنت رسول ﷺ کی سب سے زیادہ عالمہ اور شوہر کے حق کو سب سے زیادہ پہچاننے والی پایا۔ سعید بن المسیب ایک مہینہ تک میرے پاس نہیں آئے اور میں بھی ان کے پاس نہیں گیا۔ پھر میں ایک مہینہ کے بعد جبکہ وہ اپنے حلقہ میں تھے، میں حاضر ہوا ان کو سلام کیا انہوں نے مجھے جواب دیا اور مجھ سے اس وقت تک کوئی بات نہیں کی، جب تک کہ سب لوگ مسجد سے نکل نہ گئے، جب میرے علاوہ کوئی بھی باقی نہ رہا تو مجھ سے پوچھا اس انسان کا کیا حال ہے؟ میں نے بتلایا وہ اس حال پر ہے جس کو دوست پسند کرتا ہے اور دشمن ناپسند کرتا ہے، انہوں نے کہا اگر تم اس سے کوئی ناپسند معاملہ دیکھو تو پھر ڈنڈا استعمال کرنا۔ میں اپنے گھر واپس آ گیا۔ یہ سعید کی وہ بیٹی تھی جس کی منگنی کا پیغام عبدالملک بن مروان نے اپنے بیٹے ولید کے لئے اس وقت دیا جب اسے ولی عہد بنایا گیا تھا، سعید نے اس سے شادی کرانے سے انکار کر دیا تھا تو عبدالملک

besturdubooks.wordpress.com

نے سعید کو ظلم کا نشانہ بنانا شروع کردیا یہاں تک کہ اسے انتہائی ٹھنڈے اور یخ دن میں بھی مارا جاتا اور اس پر پانی بہایا جاتا۔

عزبا: وہ مرد یا عورت جسکا زوج نہ ہو، مذکر کیلئے عَزَب، مونث کے لئے عَزَبَۃ [جمع] عُزّاب، أعزاب۔ عزب (ن) عُزُبَۃً، عُزُوبَۃً مجرد رہنا (ن، ض) عُزُوبًا دور ہونا، ویران ہونا (تفعّل) تعزبًا مجرد رہنے کے بعد گھر بسانا۔ أنفض: نفض (إفعال) إنفاضًا دور کردینا، دوستی ختم کرادینا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۲۳۲ پر ہے۔ راب: ریب (ض) ریبًا کسی سے کوئی ناپسند بات دیکھنا، شک یا تہمت میں ڈالنا۔

قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ : كَتَبَ هِشَامُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَالِي الْمَدِينَةِ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ: إِنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَطْبَقُوا عَلَى الْبَيْعَةِ لِلْوَلِيدِ وَسُلَيْمَانَ إِلَّا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، فَكَتَبَ أَنْ أَعْرِضْهُ عَلَى السَّيْفِ ، فَإِنْ مَضَى فَاجْلِدْهُ خَمْسِينَ جَلْدَةً وَطُفْ بِهِ أَسْوَاقَ الْمَدِينَةِ ، فَلَمَّا قَدِمَ الْكِتَابُ عَلَى الْوَالِي دَخَلَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ ، وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَسَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ وَقَالُوا: جِئْنَاكَ فِي أَمْرٍ ، قَدْ قَدِمَ كِتَابُ عَبْدِ الْمَلِكِ إِنْ لَمْ تُبَايِعْ ضُرِبَتْ عُنُقُكَ ، وَنَحْنُ نَعْرِضُ عَلَيْكَ خِصَالًا ثَلَاثًا، فَأَعْطِنَا إِحْدَاهُنَّ ، فَإِنَّ الْوَالِيَ قَدْ قَبِلَ مِنْكَ أَنْ يُقْرَأَ عَلَيْكَ الْكِتَابُ ، فَلَا تَقُلْ لَا وَلَا نَعَمْ ، قَالَ : يَقُولُ النَّاسُ: بَايَعَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ ، مَا أَنَا بِفَاعِلٍ ، وَكَانَ إِذَا قَالَ لَا لَمْ يَسْتَطِيعُوا أَنْ يَقُولُوا نَعَمْ ، قَالُوا: فَتَجْلِسُ فِي بَيْتِكَ وَلَا تَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ أَيَّامًا ، فَإِنَّهُ يَقْبَلُ إِذَا طَلَبَكَ مِنْ مَجْلِسِكَ فَلَمْ يَجِدْكَ ، قَالَ: فَأَنَا أَسْمَعُ الْأَذَانَ فَوْقَ أُذُنِي حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ ، مَا أَنَا بِفَاعِلٍ ، قَالُوا: فَانْتَقِلْ مِنْ مَجْلِسِكَ إِلَى غَيْرِهِ فَإِنَّهُ يُرْسِلُ إِلَى مَجْلِسِكَ . فَإِنْ لَمْ يَجِدْكَ أَمْسَكَ عَنْكَ ، قَالَ: أَفَرَقًا مِنْ مَخْلُوقٍ ؟ مَا أَنَا بِمُتَقَدِّمٍ شِبْرًا وَلَا مُتَأَخِّرٍ.

یحیٰ بن سعید کہتے ہیں ہشام بن اسماعیل مدینہ کے گورنر نے عبدالملک بن مروان کی طرف لکھا کہ تمام اہل مدینہ سوائے سعید بن المسیب کے ولید اور سلمان کی بیعت پر متفق ہوگئے ہیں تو انہوں نے جوابًا لکھا کہ اسے تلوار پر پیش کرو (ڈراؤ دھمکاؤ) اگر اپنے موقف سے نہ ہٹے تو اسے پچاس کوڑے مارو اور مدینہ کے بازاروں میں گھماؤ، جب خط گورنر کے پاس پہنچا تو سلمان بن یسارؒ (۱)، عروہ بن زبیرؒ (۲) اور سالم بن عبداللہؒ (۳) متعلقہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

besturdubooks.wordpress.com

سعید بن المسیبؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: ہم آپکے پاس ایک کام کے سلسلے میں آئے ہیں (اور وہ یہ ہے کہ) عبدالملک بن مروان کا خط پہنچ چکا ہے کہ اگر آپ نے بیعت نہ کی تو آپکی گردن اڑادی جائے گی، ہم آپ پر تین باتیں پیش کرتے ہیں آپ ان میں سے ایک کو اختیار کرلیں۔ (ایک) گورنر اس پر راضی ہوگیا ہے کہ آپ کے سامنے جب (بیعت کے متعلق) خط پڑھا جائے تو آپ خاموش رہیں یعنی نہ ہاں کریں اور نہ، نہ کریں۔ آپ نے فرمایا کہ لوگ کہیں گے کہ سعید بن المسیب نے بیعت کرلی اور میں یہ کرنے والا نہیں ہوں اور وہ ایسے تھے کہ جب وہ ایک دفعہ ''نہ'' کردیں تو سارے لوگ اسکی ہمت نہیں رکھتے تھے کہ ''نعم'' کہدیں (یعنی یوں کہدیں نہیں نہیں ایسا نہ کہیں بلکہ ہاں کہدیں) پھر انہوں نے کہا (دوسری) آپ اپنے گھر میں بیٹھے رہیں اور کچھ دن نماز کے لئے باہر نہ نکلیں کیونکہ وہ اس پر بھی رضامند ہے کہ آپکو آپکی مجلس سے طلب کریگا جب آپ کو نہیں پائے گا تو کچھ بھی تعرض نہیں کریگا، وہ کہنے لگے میں اپنے کانوں سے حی علی الصلوٰۃ، حی علی الصلوٰۃ کی اذان سنوں اور کانوں کے اوپر سے گزار دوں، یہ بھی میرے لئے ممکن نہیں ہے، وہ کہنے لگے (تیسری) آپ اپنی مجلس بدل لیں کیونکہ گورنر آپ کی اسی مجلس کی طرف قاصد بھیجے گا، قاصد (آئے گا) آپ کو یہاں نہیں پائیگا تب بھی گورنر آپکے معاملے میں ٹھہر جائیگا۔ آپ نے فرمایا کیا مخلوق کے ڈر سے؟ مخلوق کے ڈر سے تو میں ایک بالشت آگے جانے والا ہوں اور نہ ہی پیچھے ہٹنے والا ہوں۔

فرقًا: گھبراہٹ، مانگ، صبح یا ابتداءِ صبح، دو دانتوں کا فاصلہ [جمع] أفراق، أفرُق۔

شبرًا: بالشت، عمر [جمع] أشبار۔ شبر (ن، ض) شَبْرًا بالشت سے ناپنا (تفعیل) تشبیرًا اندازہ کرنا، تعظیم کرنا۔

---

(۱) انکی کنیت ابو ایوب نام نامی سلیمان بن یسار ہے آپ آنحضرت ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام، عطاء بن یسار کے بھائی نیز مدینہ منورہ کے فقہاء سبعہ میں سے ایک ہیں، آپ ایک ثقہ، عابد، متقی عالم اور حجت تھے۔ حضرت ابن عباس، حضرت ابوہریرہ اور ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے روایات کرتے ہیں اور آپ سے امام زہریؒ اور اکابر کی ایک جماعت روایت کرتی ہے۔ آپکی وفات ۱۰۸ھ میں ہوئی۔

(۲) عروہ بن زبیر بن العوام مدینہ کے فقہاء میں سے ایک فقیہ ہیں، اپنی خالہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے انکو سماعت (حدیث) حاصل ہے اور ان سے روایت کرنے والوں میں ابن شہاب زہری جیسے محدثین شامل ہیں انکی ولادت ۲۲ھ میں اور وفات ۹۳ھ میں ہوئی عبدالملک کہا کرتے تھے! جسکو یہ اچھا لگتا ہو کہ وہ کسی جنتی کو دیکھے اسکو چاہیے کہ عروہ بن زبیر کو دیکھ لے۔

(۳) سالم بن عبداللہ بن عمر بن الخطاب بھی مدینہ منورہ کے فقہاء میں سے ایک ہیں اور معظم تابعین اور ثقہ علماء میں سے ہیں آپ اپنے والد اور دوسرے حضرات صحابہؓ سے روایت کرتے ہیں اور آپ سے روایت کرنے والوں میں سے امام زہریؒ اور حضرت نافعؒ قابل ذکر ہیں۔ آپ کی وفات ذی الحجہ کے آخر ۱۰۶ھ میں ہوئی۔

besturdubooks.wordpress.com

فَخَرَجُوْا وَخَرَجَ إِلَى صَلَاةِ الظُّهْرِ ، فَجَلَسَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي كَانَ يَجْلِسُ فِيْهِ ، فَلَمَّا صَلَّى الْوَالِي بَعَثَ إِلَيْهِ ، فَأُتِيَ بِهِ ، فَقَالَ : إِنَّ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ كَتَبَ يَأْمُرُنَا إِنْ لَمْ تُبَايِعْ ضَرَبْنَا عُنُقَكَ ،قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعَتَيْنِ ، فَلَمَّا رَآهُ لَمْ يُجِبْ أُخْرِجَ إِلَى السُّدَّةِ فَمُدَّتْ عُنُقُهُ وَسُلَّتِ السُّيُوْفُ ،فَلَمَّا رَآهُ قَدْ مَضٰى أَمْرُهُ فَجُرِّدَ ،فَإِذَا عَلَيْهِ ثِيَابُ شَعْرٍ ،فَقَالَ لَوْ عَلِمْتُ ذٰلِكَ مَا اشْتَهَرْتُ بِهٰذَا الشَّأْنِ ،فَضَرَبَهُ خَمْسِيْنَ سَوْطًا ،ثُمَّ طَافَ بِهِ أَسْوَاقَ الْمَدِيْنَةِ ، فَلَمَّا رَدُّوْهُ وَالنَّاسُ مُنْصَرِفُوْنَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَالَ : إِنَّ هٰذِهِ لَوُجُوْهٌ مَا نَظَرْتُ إِلَيْهَا مُنْذُ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً ، وَمَنَعُوا النَّاسَ أَنْ يُجَالِسُوْهُ ، فَكَانَ مِنْ وَرَعِهِ إِذَا جَاءَ إِلَيْهِ أَحَدٌ يَقُوْلُ لَهُ : قُمْ مِنْ عِنْدِيْ ، كَرَاهِيَةَ أَنْ يُضْرَبَ بِسَبَبِهِ .

چنانچہ وہ باہر چلے گئے اور یہ بھی نماز ظہر کے لئے باہر تشریف لے گئے، پھر اپنی اس مجلس میں بیٹھے جس میں ہمیشہ بیٹھتے تھے، جب گورنر نے نماز پڑھ لی تو ان کی جانب آدمی بھیجا آپ گورنر کے پاس لائے گئے، گورنر نے کہا: امیر المومنین نے ہمیں لکھا ہے اور حکم دیا ہے کہ اگر آپ بیعت نہ کریں تو ہم آپ کی گردن اڑا دیں، آپ نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے دو بیعتیں کرنے سے منع فرمایا ہے۔ جب گورنر نے دیکھ لیا کہ آپ ان کی بات قبول کرنے کو تیار نہیں ہیں تو آپ کو دروازے کی طرف دھکیل دیا، آپ کی گردن کو کھینچا گیا اور تلواریں سونت لی گئیں، گورنر نے جب دیکھا کہ آپ اس پر راضی ہیں تو اس نے آپ کے کپڑے اتارنے کا حکم دیا (جب اتار لئے گئے تو) آپ کے اوپر صرف بالوں کا لباس رہ گیا، پھر آپ سے گورنر نے کہا اگر آپ اسکو جان لیتے تو آپکو اس انداز سے مشہور نہ کیا جاتا۔ اس نے آپ کو پچاس کوڑے مارے، اس کے بعد آپکو مدینہ کے بازاروں میں گھمایا گیا چنانچہ جب آپ کو واپس لایا گیا تو لوگ عصر کی نماز پڑھ کر گھروں کو واپس جا رہے تھے، ان کو دیکھ کر آپ نے فرمایا کہ یہ وہ چہرے ہیں جنہیں میں نے عرصہ چالیس سال سے نہیں دیکھا (کیونکہ صف اول میں تکبیر اولیٰ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اسلئے پیچھے والوں کو کبھی دیکھا بھی نہ تھا اسی کی طرف اشارہ فرما رہے ہیں) آپ نے لوگوں کو اپنے ساتھ بیٹھنے سے منع فرما دیا اور آپ کے تقویٰ کا عالم یہ تھا کہ اگر کوئی آپکے پاس آ کر بیٹھ جاتا تو آپ اسے فرماتے کہ میرے پاس سے اٹھ کر چلے جاؤ کیونکہ وہ اس بات کو ناپسند سمجھتے تھے کہ میری وجہ سے اسے مارا جائے۔

<u>السدة</u> : دروازہ، برآمدہ، بیٹھنے کی جگہ جیسے منبر، ناک کی بیماری جس کی وجہ سے

besturdubooks.wordpress.com

سانس لینا مشکل ہو [جمع] سُدُد۔

قَالَ مَالِکٌ ﷺ: بَلَغَنِيْ أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ كَانَ يَلْزَمُ مَكَانًا مِّنَ الْمَسْجِدِ لَايُصَلِّي مِنَ الْمَسْجِدِ فِي غَيْرِهِ ، وَإِنَّهُ لَيَالِيَ صَنَعَ بِهِ عَبْدُ الْمَلِكِ مَاصَنَعَ ، قِيْلَ لَهُ أَنْ يَتْرُكَ الصَّلَاةَ فِيْهِ ، فَأَبَى إِلَّاأَنْ يُصَلِّيَ فِيْهِ.

امام مالک ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ خبر پہنچی کہ سعید بن المسیب نے مسجد کے ایک حصے کولازم پکڑ رکھا تھا اور وہ مسجد کے اس حصے کے علاوہ کسی دوسرے حصے میں نماز نہ پڑھتے تھے اور یہ وہ راتیں تھیں جن میں عبدالملک نے آپ کے ساتھ جومعاملہ کیا وہ کیا آپ سے کہا گیا کہ اس جگہ نماز پڑھنا چھوڑ دیں لیکن آپ انکار کردیا اور اسی جگہ نماز ادا کرتے رہے۔

وَكَانَ يَقُوْلُ : لَا تَمْلَؤُوْا أَعْيُنَكُمْ مِنْ أَعْوَانِ الظَّلَمَةِ إِلَّا بِإِنْكَارٍ مِّنْ قُلُوْبِكُمْ،لِكَيْ لَاتَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ،وَقِيْلَ لَهُ،وَقَدْ نَزَلَ الْمَاءُ فِيْ عَيْنِهِ .أَلَا تَقْدَحُ عَيْنَكَ ؟ قَالَ : لَا حَتّٰى عَلٰى مَنْ أَفْتَحُهَا.

آپ فرماتے تھے کہ ظلم کے مددگاروں سے اپنی آنکھیں نہ بھرو مگر یہ کہ اپنے دلوں کے انکار کیساتھ تاکہ تمہارے اعمال ضائع نہ ہوں۔ جب آپکی آنکھوں میں پانی اترا ہوا تھا آپ سے عرض کیا گیا آپ اپنی آنکھ میں اترا ہوا پانی نہیں نکلواتے؟ آپ نے فرمایا نہیں، یہاں تک (کہ میں اس ذات کے پاس پہنچ جاؤں) جس نے اس کو کھولا تھا۔

تقدح: قدح (ف) قدحا نقص نکالنا، کمایقال[قدح الشیء] کسی چیز کو چلو میں لینا[قدح الطبیب العین] طبیب کا آنکھ کے اندر اترا ہوا پانی نکالنا (تفعیل) تقدیحا دبلا کرنا

وَكَانَتْ وِلَادَتُهُ لِسَنَتَيْنِ مَضَتَامِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ ﷺ ،وَكَانَ فِيْ خِلَافَةِ عُثْمَانَ ﷺ رَجُلًا،وَتُوُفِّيَ بِالْمَدِيْنَةِ سَنَةَ إِحْدٰى،وَقِيْلَ :إِثْنَتَيْنِ، وَقِيْلَ ثَلَاثٍ، وَقِيْلَ : أَرْبَعٍ،وَقِيْلَ:خَمْسٍ ،وَتِسْعِيْنَ لِلْهِجْرَةِ وَقِيْلَ:إِنَّهُ تُوُفِّيَ سَنَةَ خَمْسِيْنَ وَمِائَةٍ. وَاللهُ أَعْلَمُ .

آپ کی ولادت حضرت عمرؓ کی خلافت کے دوسال گزرنے کے بعد ہوئی، آپ حضرت عثمان ﷺ کے دورِ خلافت میں جوان ہوگئے تھے اور آپ کی وفات مختلف قولوں کے مطابق اکیانوے، بیانوے، ترانوے، چورانوے اور پچانوے ہجری میں ہوئی اور ایک قول کے، مطابق ایک سو پانچ ۱۰۵ھ میں ہوئی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

☆☆☆☆☆☆☆

besturdubooks.wordpress.com

اَلنُّبُوَّةُ الْمُحَمَّدِيَّةُ وَآيَاتُهَا (لابن تیمیہ(۱))

وَسِيرَةُ الرَّسُوْلِ ﷺ مِنْ اٰيَاتِهٖ، وَأَخْلَاقُهٗ وَأَقْوَالُهٗ وَأَفْعَالُهٗ وَشَرِيْعَتُهٗ مِنْ اٰيَاتِهٖ، وَأُمَّتُهٗ مِنْ اٰيَاتِهٖ، وَعِلْمُ أُمَّتِهٖ وَدِيْنُهُمْ مِنْ آيَاتِهٖ، وَكَرَامَاتُ صَالِحِ أُمَّتِهٖ مِنْ آيَاتِهٖ.

نبوت محمدیہ ﷺ اور اس کی نشانیاں

آنحضرت ﷺ کی سوانح عمری، آپ ﷺ کے اخلاق، اقوال، افعال، شریعت مقدسہ، آپ ﷺ کی امت، اسکا علم، دین اور آپ ﷺ کی امت کے نیکوکاروں کی کرامات آپ ﷺ کی (نبوت کے سچے ہونے کی) علامات میں سے ہیں۔

وَذٰلِكَ يَظْهَرُ بِتَدَبُّرِ سِيْرَتِهٖ مِنْ حِيْنِ وُلِدَ إِلٰى أَنْ بُعِثَ، وَمِنْ حِيْنِ بُعِثَ إِلٰى أَنْ مَاتَ، وَتَدَبُّرِ نَسَبِهٖ وَبَلَدِهٖ وَأَصْلِهٖ وَفَصْلِهٖ فَإِنَّهٗ كَانَ مِنْ أَشْرَفِ أَهْلِ الْأَرْضِ نَسَبًا مِنْ صَمِيْمِ سُلَالَةِ إِبْرَاهِيْمَ الَّذِيْ جَعَلَ اللّٰهُ فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ فَلَمْ يَأْتِ نَبِيٌّ مِنْ بَعْدِ إِبْرَاهِيْمَ إِلَّا مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ، وَجَعَلَ لَهُ ابْنَيْنِ إِسْمَاعِيْلَ وَإِسْحَاقَ وَذَكَرَ فِي التَّوْرَاةِ هٰذَا وَهٰذَا، وَبَشَّرَ فِي التَّوْرَاةِ بِمَا يَكُوْنُ مِنْ وُلْدِ إِسْمَاعِيْلَ وَلَمْ يَكُنْ فِيْ وُلْدِ إِسْمَاعِيْلَ مَنْ ظَهَرَ فِيْمَا بَشَّرَتْ بِهِ النُّبُوْءَاتُ غَيْرُهٗ، وَدَعَا إِبْرَاهِيْمُ لِذُرِّيَّةِ إِسْمَاعِيْلَ بِأَنْ يَبْعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِنْهُمْ، ثُمَّ مِنْ قُرَيْشٍ صَفْوَةِ بَنِيْ إِبْرَاهِيْمَ، ثُمَّ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ صَفْوَةِ قُرَيْشٍ وَمِنْ مَكَّةَ أُمِّ الْقُرٰى، وَبَلَدِ الْبَيْتِ الَّذِيْ بَنَاهُ إِبْرَاهِيْمُ وَدَعَا النَّاسَ إِلٰى حَجِّهٖ وَلَمْ يَزَلْ مَحْجُوْجًا مِنْ عَهْدِ إِبْرَاهِيْمَ مَذْكُوْرًا فِيْ كُتُبِ الْأَنْبِيَاءِ بِأَحْسَنِ وَصْفٍ.

---

(۱) شیخ الاسلام احمد بن عبدالحلیم بن عبدالسلام بن عبداللہ بن ابی القاسم بن تیمیہ الحرانی ثم الدمشقی لیکن ابن تیمیہ کے نام سے زیادہ مشہور ہیں، آپکی پیدائش ۱۰ ربیع الاول ۶۶۱ھ میں ہوئی، آپکے والد آپ کو ۶۶۷ھ میں حران سے دمشق لیکر منتقل ہوگئے، آپ نے عبدالدائم، قاسم اربلی، مسلم بن علان اور ابن ابی عمر سے سماعت حدیث کی ساتھ ساتھ آپ خود بھی پڑھتے رہے آپنے علوم میں اتنی مہارت حاصل کی کہ متفقوں الدین ہوگئے، صحیح غلط میں اس طرح تمیز کی کہ اپنے ہم عصروں پر فائق ہوگئے فراغت کے بعد تدریس، افتاء اور تصنیف میں مشغول ہوگئے۔ آپ غیر معمولی قوت حافظہ کے مالک تھے مسائل میں سرعت استحضار، معقولی ومنقولی علوم میں وسعت اور سلف وخلف کے مذہب پر اتنا عبور رکھتے تھے کہ آپ پر تعجب ہوتا تھا آپ کی زندگی عجیب وغریب حالات سے بھر پور ہے، چند مسائل میں آپکا تفرد آپ پر بھاری گزرا جسکی وجہ سے زندگی کا ایک بڑا حصہ کال کوٹھریوں میں گزارا لیکن وہاں بھی تصنیف کا کام جاری رکھا، قلم ختم ہوا تو کوئلہ سے کام چلایا کاغذ ختم ہوا تو جیل کی دیواروں کو بھر دیا واقعی آپ علم کا بحر بے کنار تھے آپکے شاگردوں میں سے جس نے سب سے زیادہ شہرت پائی ہے وہ ''حافظ ابن قیم'' ہیں آپ کے مکمل حالات تاریخ دعوت وعزیمت میں حضرت مرتبؒ نے بڑی بسط وتفصیل کے ساتھ پوری ایک جلد میں لکھے ہیں وہاں دیکھے جاسکتے ہیں۔ پیر کی رات ۲۰ ذوالقعدۃ ۷۲۸ھ کو آپکی روح قفس عنصری سے پرواز کرگئی۔

besturdubooks.wordpress.com

آپ ﷺ کی پیدائش سے بعثت تک، بعثت سے وفات مبارکہ تک کی تمام حیات مبارکہ، آپ ﷺ کے نسب، شہر، اصول اور فروع میں غور وفکر کرنے سے یہ سب کچھ ظاہر ہوجاتا ہے کیونکہ آپ ﷺ زمین والوں میں سے خالص ابراہیم علیہ السلام کی نسل میں سے ہونے کی بناء پر کہ جنکی اولاد میں اللہ تعالیٰ نے کتاب اور نبوت ودیعت فرمائی انتہائی اعلیٰ نسب کے مالک تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد جو بھی نبی آیا تو وہ آپ علیہ السلام ہی کی اولاد میں سے آیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دو بیٹے اسماعیل اور اسحاق علیہما السلام عطا فرمائے اور تورات میں ان دونوں کا تذکرہ فرمایا، توراۃ میں اس کی بھی خوشخبری تھی جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہوگا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے حضور ﷺ کے علاوہ اور کوئی ایسا نہیں جو ان پیشین گوئیوں کا مصداق بن کر ظاہر ہوا ہو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کیلئے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ انہی میں سے پھر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کے عمدہ قبیلہ قریش میں سے پھر قریش کے اعلیٰ قبیلہ بنو ہشام میں سے اور شہر میں سے ام القریٰ میں سے اور اس (مبارک) گھر کے شہر میں سے جس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بنایا اور تمام لوگوں کو اس کے حج کرنے کی دعوت دی اور وہ گھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دور سے آج تک برابر حج کرنے کی جگہ رہا اور انبیاء کی کتب میں بڑے اچھے اوصاف کیساتھ اسکا تذکرہ کیا گیا ہے، ایک پیغمبر مبعوث فرمائے۔

صمیم: خالص۔ صمم (ن) صمّا بند کرنا، باندھنا۔ سلالۃ: نسل اور ولد، خلاصہ کسی چیز سے نکالا ہوا۔ سلل (ن) سلاً آہستہ آہستہ نکالنا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۲۰۵ پر ہے۔
بشر: بشر (تفعیل) تبشیرًا خوشخبری دینا، خوش کرنا (ن) بشرًا چھیل دینا (س ض) بشرًا خوش ہونا (إفعال) إبشارًا خوش ہونا، خوشخبری دینا (مفاعلہ) مباشرۃً کسی کام کو خود کرنا، جماع کرنا۔
صَفْوۃ: عمدہ اور خالص۔ صفو (ن) صفوًا، صفاءً صاف ہونا (تفعیل) تصفیۃً صاف ستھرا ہونا (إفعال) إصفاءً خالص محبت کرنا۔

وَكَانَ مِنْ أَكْمَلِ النَّاسِ تَرْبِيَةً وَنَشْأَةً، وَلَمْ يَزَلْ مَعْرُوْفًا بِالصِّدْقِ وَ الْبِرِّ وَالْعَدْلِ وَمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ وَتَرْكِ الْفَوَاحِشِ وَالظُّلْمِ وَكُلِّ وَصْفٍ مَذْمُوْمٍ، مَشْهُوْدًا لَهُ بِذٰلِكَ عِنْدَ جَمِيْعِ مَنْ يَعْرِفُهُ قَبْلَ النُّبُوَّةِ وَمِمَّنْ آمَنَ بِهِ وَكَفَرَ بَعْدَ النُّبُوَّةِ، لَايُعْرَفُ لَهُ شَيْئٌ يُعَابُ بِهِ لَافِيْ أَقْوَالِهِ وَلَا فِيْ أَفْعَالِهِ وَلَا فِيْ أَخْلَاقِهِ وَ لَا جَرَتْ عَلَيْهِ كَذْبَةٌ قَطُّ وَلَاظُلْمٌ وَلَا فَاحِشَةٌ.

besturdubooks.wordpress.com

اور آپ ﷺ تمام لوگوں میں تربیت اور پرورش کے اعتبار سے کامل ومکمل تھے۔ آپ ﷺ سچائی، نیکی، انصاف اور اچھے اخلاق کو (اختیار) کرنے، بے حیائی کے کاموں، ظلم اور ہر قسم کی برائی سے اجتناب کرنے میں مشہور تھے۔ آپ ﷺ کے ان اوصاف کے لئے ہر وہ شخص گواہ ہے جو آپ ﷺ کو نبوت سے پہلے جانتا تھا اور وہ بھی جو آپ ﷺ پر ایمان لایا اور وہ بھی جس نے نبوت کے بعد کفر کیا۔ آپ ﷺ کے اقوال، افعال اور اخلاق میں کوئی ایسی چیز نہیں پائی جاتی جس کی وجہ سے آپ پر عیب لگایا جائے اور آپ ﷺ کی زبان مبارک پر کبھی جھوٹ جاری ہوا اور نہ ہی کبھی ظلم اور برائی، آپ ﷺ سے صادر ہوئی۔

مکارم الاخلاق: [مفرد] المَکرُم عمدہ، فیاض، شریف۔ کرم (ک) کرمًا عزیز و نفیس ہونا، فیاض ہونا (ن) کرمًا کرم میں غالب ہونا (إفعال) إکرامًا کریم اولاد والا ہونا (تفعیل) تکریمًا تعظیم کرنا۔ الاخلاق: [مفرد] الخلق طبعی خصلت، مروت، عادت۔

وَكَانَ خُلُقُهُ وَصُوْرَتُهُ مِنْ أَكْمَلِ الصُّوَرِ وَأَتَمِّهَا وَأَجْمَعِهَا لِلْمَحَاسِنِ الدَّالَّةِ عَلٰى كَمَالِهِ، وَكَانَ أُمِّيًّا مِنْ قَوْمٍ أُمِّيِّيْنَ لَايَعْرِفُ لَا هُوَ وَلَا هُمْ مَايَعْرِفُهُ أَهْلُ الْكِتَابِ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيْلِ، وَلَمْ يَقْرَأْ شَيْئًا مِنْ عُلُوْمِ النَّاسِ وَلَا جَالَسَ أَهْلَهَا وَلَمْ يَدَّعِ نُبُوَّةً إِلٰى أَنْ أَكْمَلَ اللّٰهُ لَهُ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً، فَأَتٰى بِأَمْرٍ هُوَ أَعْجَبُ الْأُمُوْرِ وَأَعْظَمُهَا وَبِكَلَامٍ لَمْ يَسْمَعِ الْأَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ بِنَظِيْرِهِ وَأَخْبَرَنَا بِأَمْرٍ لَمْ يَكُنْ فِيْ بَلَدِهِ وَقَوْمِهِ مَنْ يَعْرِفُ مِثْلَهُ، وَلَمْ يُعْرَفْ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ لَا فِيْ مِصْرٍ مِّنَ الْأَمْصَارِ وَلَا فِيْ عَصْرٍ مِّنَ الْأَعْصَارِ مَنْ أَتٰى بِهِ مَا أَتٰى بِهِ وَلَا مَنْ ظَهَرَ كَظُهُوْرِهِ وَلَا مَنْ أَتٰى مِنَ الْعَجَائِبِ وَالْآيَاتِ بِمِثْلِ مَا أَتٰى بِهِ وَلَا مَنْ دَعَا إِلٰى شَرِيْعَةٍ أَكْمَلَ مِنْ شَرِيْعَتِهِ وَلَا مَنْ ظَهَرَ دِيْنُهُ عَلَى الْأَدْيَانِ كُلِّهَا بِالْعِلْمِ وَالْحُجَّةِ وَبِالْيَدِ وَالْقُوَّةِ كَظُهُوْرِهِ،

آپ ﷺ کی خلقت وحلیہ مبارکہ کامل ومکمل صورتوں میں سے تھے اور ان تمام خوبیوں کے جامع تھے جو ان کے کمال پر دلالت کرنے والی ہیں، آپ ﷺ ان پڑھ قوم میں سے ایک امی تھے۔ اہل کتاب یعنی تورات وانجیل والے جو کچھ جانتے تھے اس کو آپ ﷺ جانتے تھے اور نہ ہی آپکی قوم جانتی تھی۔ آپ ﷺ نے لوگوں کے علوم میں سے کچھ پڑھا اور نہ ہی ان علم والوں کی مجلس اختیار کی۔ آپ ﷺ نے اس وقت تک نبوت کا دعویٰ نہیں کیا جب تک اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی عمر چالیس سال پوری نہ کردی۔ آپ ﷺ ایسی چیز لائے جو تمام امور میں انتہائی عجیب اور انتہائی عظیم تھی اور ایسا کلام لائے جس کی نظیر پہلے لوگوں میں

besturdubooks.wordpress.com

سے کسی نے سنی اور نہ بعد والوں میں سے کسی نے سنی اور ہمیں ایسی بات کی خبر دی جسکو آپ ﷺ کے شہر اور قوم میں کوئی بھی ایسا شخص نہیں تھا جو جانتا ہو، شہروں میں سے کسی شہر میں اور زمانوں میں سے کسی زمانہ میں ایسا کوئی شخص نہیں ملتا، نہ آپ ﷺ سے پہلے اور نہ بعد میں، جو اس جیسا امر لایا ہو جیسا آپ ﷺ لائے، نہ ہی کوئی آپ ﷺ جیسا غلبہ حاصل کر سکا، ایسا بھی کوئی نہیں ملتا جو آپ ﷺ کے عجائب اور علامات کی طرح کوئی عجیب شے یا علامت لایا ہو، نہ ہی کوئی ایسا شخص ملتا ہے جس نے ایسی شریعت کی دعوت دی ہو جو کہ آپ ﷺ کی شریعت سے زیادہ کامل ہو اور نہ ہی کوئی ایسا شخص ملتا ہے جس کا دین، علم و دلیل اور قبضہ و قوت کیساتھ آپ ﷺ کے دین کی طرح غالب آیا ہو۔

ثُمَّ إِنَّهُ اتَّبَعَهُ أَتْبَاعُ الْأَنْبِيَاءِ وَهُمْ ضُعَفَاءُ النَّاسِ، وَكَذَّبَهُ أَهْلُ الرِّئَاسَةِ وَعَادَوْهُ وَسَعَوْا فِيْ هَلَاكِهِ وَهَلَاكِ مَنِ اتَّبَعَهُ بِكُلِّ طَرِيْقٍ كَمَا كَانَ الْكُفَّارُ يَفْعَلُوْنَ بِالْأَنْبِيَاءِ وَأَتْبَاعِهِمْ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ لَمْ يَتَّبِعُوْهُ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ فَإِنَّهُ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مَالٌ يُعْطِيْهِمْ وَلَا جِهَاتٌ يُوَلِّيْهِمْ إِيَّاهَا، وَلَا كَانَ لَهُ سَيْفٌ بَلْ كَانَ السَّيْفُ وَالْمَالُ وَالْجَاهُ مَعَ أَعْدَائِهِ وَقَدْ آذَوْا أَتْبَاعَهُ بِأَنْوَاعِ الْأَذٰى وَهُمْ صَابِرُوْنَ مُحْتَسِبُوْنَ لَا يَرْتَدُّوْنَ عَنْ دِيْنِهِمْ لِمَا خَالَطَ قُلُوْبَهُمْ مِنْ حَلَاوَةِ الْإِيْمَانِ وَالْمَعْرِفَةِ

پھر آپ ﷺ کی پیروی انہی لوگوں نے کی جو انبیاء علیہم السلام کی پیروی کرتے تھے اور وہ لوگوں میں سے کم حیثیت والے لوگ تھے، سرداروں نے آپ ﷺ کی تکذیب کی آپ ﷺ سے عداوت رکھی، آپ ﷺ اور آپ کے متبعین ﷺ کو ہر طرح سے ہلاک کرنے کی اسی طرح کوشش کی جیسا کہ کفار، انبیاء سابقین اور ان کے پیروکاروں کیساتھ کیا کرتے تھے۔ جن لوگوں نے آپ ﷺ کی پیروی کی انہوں نے کسی (دینوی) حرص یا خوف کی بناء پر نہیں کی اس لئے کہ آپ ﷺ کے پاس کوئی مال تھا کہ ان کو دیتے اور نہ ہی کوئی عہدے تھے کہ ان کا حاکم بناتے اور نہ ہی آپ ﷺ کے پاس تلوار (زور) تھی بلکہ تلوار، مال اور عہدہ تو آپ ﷺ کے دشمنوں کے پاس تھے، ان دشمنوں نے آپ ﷺ کے متبعین کو مختلف قسم کی تکلیفیں پہنچائیں اور وہ متبعین صبر کرنے والے اور اجر کی امید رکھنے والے تھے ان کے دلوں کو جو ایمان اور معرفت کی حلاوت حاصل ہوگئی تھی اس کی وجہ سے وہ اپنے دین سے مرتد نہیں ہوئے تھے۔

الرئاسة: رأس (ک ض) رِئاسۃً رئیس ہونا (ف) رَأْسًا سر پر زخم لگنا (تفعیل) ترئیسًا سردار بنانا (افتعال) ارتئاسًا گردن پکڑ کر زمین میں جھکا دینا۔ عادوہ: عدو (مفاعلہ)

besturdubooks.wordpress.com

معاداۃً دشمن ہونا، جھگڑا کرنا (ن) عَدْوًا، عَدْوًا دوڑنا، ظلم کرنا (س) عَدًا بغض رکھنا (إفعال) إعداءً دوڑنے کیلئے اکسانا، تقویت پہنچانا (تفعیل) تعدیۃً چھوٹ دینا، پھیر لینا (افتعال) اعتداءً تجاوز کرنا۔ الجاہ: بلندی مرتبہ، قدر شرف۔ جوہ (إفعال) إجاھۃً (تفعیل) تجویھًا صاحب مرتبہ بنانا (ن) جَوْھًا پیش آنا۔ محتسبون: حسب (افتعال) احتسابًا ثواب کی امید رکھنا، آزمائش کرنا (ن) حَسْبًا، حِسابًا شمار کرنا (س، ح) حُسْبانًا گمان کرنا (ک) حَسَبًا شریف الاصل ہونا (تفعیل) تحسیبًا تکیہ دینا، کفنا کر دفن کرنا۔ لایرتدون: ردد (افتعال) ارتدادًا، دین سے پھر جانا، واپس کرنا بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۱۸ پر ہے۔

وَكَانَتْ مَكَّةُ يَحُجُّهَا الْعَرَبُ مِنْ عَهْدِ إِبْرَاهِيمَ فَتَجْتَمِعُ فِي الْمَوْسِمِ قَبَائِلُ الْعَرَبِ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِمْ يُبَلِّغُهُمُ الرِّسَالَةَ وَيَدْعُوهُمْ إِلَى اللّٰهِ صَابِرًا عَلٰى مَا يَلْقَاهُ مِنْ تَكْذِيبِ الْمُكَذِّبِ وَجَفَاءِ الْجَافِي وَإِعْرَاضِ الْمُعْرِضِ إِلٰى أَنِ اجْتَمَعَ بِأَهْلِ يَثْرِبَ وَكَانُوا جِيرَانَ الْيَهُودِ، قَدْ سَمِعُوا أَخْبَارَهُ مِنْهُمْ وَعَرَفُوهُ فَلَمَّا دَعَاهُمْ عَلِمُوا أَنَّهُ النَّبِيُّ الْمُنْتَظَرُ الَّذِي تُخْبِرُهُمْ بِهِ الْيَهُودُ، وَكَانُوا قَدْ سَمِعُوا مِنْ أَخْبَارِهِ مَا عَرَفُوا بِهِ مَكَانَتَهُ فَإِنَّ أَمْرَهُ كَانَ قَدِ انْتَشَرَ وَظَهَرَ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَآمَنُوا بِهِ وَتَابَعُوهُ عَلٰى هِجْرَتِهِ وَهِجْرَةِ أَصْحَابِهِ إِلٰى بَلَدِهِمْ وَعَلَى الْجِهَادِ مَعَهُ، فَهَاجَرَ هُوَ وَمَنِ اتَّبَعَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَبِهَا الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ لَيْسَ فِيهِمْ مَنْ آمَنَ بِرَغْبَةٍ دُنْيَوِيَّةٍ وَلَا بِرَهْبَةٍ إِلَّا قَلِيلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَسْلَمُوا فِي الظَّاهِرِ ثُمَّ حَسُنَ إِسْلَامُ بَعْضِهِمْ، ثُمَّ أُذِنَ لَهُ فِي الْجِهَادِ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ وَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا بِأَمْرِ اللّٰهِ عَلٰى أَكْمَلِ طَرِيقَةٍ وَأَتَمِّهَا مِنَ الصِّدْقِ وَالْعَدْلِ وَالْوَفَاءِ، لَا يُحْفَظُ لَهُ كَذِبَةٌ وَاحِدَةٌ وَلَا ظُلْمٌ لِأَحَدٍ، وَلَا غَدْرٌ بِأَحَدٍ بَلْ كَانَ أَصْدَقَ النَّاسِ، وَأَعْدَلَهُمْ وَأَوْفَاهُمْ بِالْعَهْدِ مَعَ اخْتِلَافِ الْأَحْوَالِ عَلَيْهِ مِنْ حَرْبٍ وَسِلْمٍ، وَأَمْنٍ وَخَوْفٍ، وَغِنًى وَفَقْرٍ، وَقِلَّةٍ وَكَثْرَةٍ، وَظُهُورِهِ عَلَى الْعَدُوِّ تَارَةً، وَظُهُورِ الْعَدُوِّ عَلَيْهِ تَارَةً، وَهُوَ عَلٰى ذٰلِكَ كُلِّهِ مُلَازِمٌ لِأَكْمَلِ الطُّرُقِ وَأَتَمِّهَا، حَتّٰى ظَهَرَتِ الدَّعْوَةُ فِي جَمِيعِ أَرْضِ الْعَرَبِ الَّتِي كَانَتْ مَمْلُوءَةً مِنْ عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَمِنْ أَخْبَارِ الْكُهَّانِ، وَطَاعَةِ الْمَخْلُوقِ فِي الْكُفْرِ بِالْخَالِقِ، وَسَفْكِ الدِّمَاءِ الْمُحَرَّمَةِ، وَقَطِيعَةِ الْأَرْحَامِ، لَا يَعْرِفُونَ آخِرَةً وَلَا مَعَادًا، فَصَارُوا أَعْلَمَ أَهْلِ الْأَرْضِ، وَأَدْيَنَهُمْ وَأَعْدَلَهُمْ، وَأَفْضَلَهُمْ حَتّٰى إِنَّ النَّصَارٰى لَمَّا رَأَوْهُمْ حِينَ قَدِمُوا الشَّامَ قَالُوا مَا كَانَ الَّذِينَ صَحِبُوا

besturdubooks.wordpress.com

الْمَسِيحَ بِأَفْضَلَ مِنْ هٰؤُلَاءِ .

عرب ابراہیم علیہ السلام کے زمانے سے مکہ کا حج کیا کرتے تھے چنانچہ موسم حج میں عرب کے قبائل جمع ہوتے تو آپ ﷺ ان کے پاس جا کر ان کو اپنی نبوت (کا پیغام) پہنچاتے ان کو اللہ کی طرف دعوت دیتے، اس میں آپ کو جھٹلانے والے کے جھٹلانے سے، بداخلاق کی بدسلوکی سے اور اعراض کرنے والے کے اعراض سے جو تکلیف پہنچتی اس پر صبر فرماتے تھے حتی کہ اہل یثرب (مدینہ والے) جمع ہوگئے، وہ یہود کے پڑوس میں رہتے تھے اور ان ہی سے (نبی آخر الزمان کی) خبریں سن چکے تھے انہوں نے آپ ﷺ کو پہچان لیا جب آپ ﷺ نے ان کو دعوت دی تو انہوں نے یقین کر لیا کہ یہی وہ نبی منتظر ہیں جن کی یہود خبر دیتے ہیں۔ انہوں نے آپ ﷺ کے متعلق ایسی خبریں سن رکھی تھیں کہ جن کی مدد سے آپ ﷺ کے رتبے کو پہچان لیا کیونکہ آپ ﷺ کے معاملہ (نبی بنائے جانے) کو دس سے کچھ اوپر سال ہو چکے تھے جس کی وجہ سے وہ شائع ذائع ہو چکا تھا۔ اہل مدینہ آپ ﷺ پر ایمان لائے اور انہوں نے آپ ﷺ اور آپکے اصحاب رضی اللہ عنہم کی ہجرت اپنے شہر کی طرف کرنے اور آپ ﷺ کیساتھ مل کر جہاد کرنے پر اتفاق رائے کیا تو آپ ﷺ اور آپکے متبعین رضی اللہ عنہم نے مدینہ کی طرف ہجرت کی وہ اسی وجہ سے مہاجرین بنے۔ انصار میں سے کوئی ایسا شخص نہیں جو کسی دنیوی رغبت کی وجہ سے یا کسی ڈر کی وجہ سے اسلام لایا ہو، ہاں بعض انصار ظاہراً (خوف وغیرہ کی وجہ سے) اسلام لائے پھر ان کا ناقص اسلام بھی بہتر ہوگیا۔ آپ ﷺ کو جہاد کی اجازت دی گئی پھر اسکے بعد اس (کی فرضیت) کا حکم کیا گیا۔ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے حکم یعنی سچائی، انصاف اور وفاداری جیسی چیزوں پر ہمیشہ اکمل اور اتم طریقے سے قائم رہے، آپ ﷺ کے بارے میں کسی قسم کا جھوٹ محفوظ ہے اور نہ کسی پر ظلم کرنا اور کسی کو دھوکہ دینا محفوظ ہے بلکہ آپ ﷺ تو تمام لوگوں میں سب سے زیادہ سچے، سب سے زیادہ عادل اور سب سے زیادہ وعدہ پورا کرنے والے تھے باوجود اسکے کہ آپ ﷺ پر مختلف احوال آتے رہے کبھی جنگ اور کبھی صلح، کبھی امن اور کبھی خوف، کبھی تونگری اور کبھی تنگدستی، کبھی افراد کم اور کبھی زیادہ اور کبھی دشمن پر آپکا غالب آنا اور کبھی دشمن کا آپ پر غالب آنا، اس سب کے باوجود آپ ﷺ کامل و مکمل طریق سے وابستہ رہے حتی کہ دعوت اسلام اس تمام سرزمین عرب پر چھا گئی جو بتوں کی عبادت سے، کاہنوں کی خبروں سے، مخلوق کی اطاعت کر کے خالق کے ساتھ کفر کرنے سے، قابل احترام خون بہانے سے اور قطع رحمی سے بھری ہوئی تھی، وہ آخرت کو جانتے تھے نہ معاد کو۔ وہ (اس دعوت کے نتیجے میں)

besturdubooks.wordpress.com

اہل زمین کے تمام افراد سے زیادہ علم والے، تمام سے زیادہ دیانت دار، عادل اور سب سے زیادہ فضیلت والے بن گئے یہاں تک جب یہ حضرات شام آئے تو نصرانیوں نے ان کو دیکھ کر کہا "جو لوگ حضرت عیسیٰ مسیح (علیہ السلام) کیساتھ تھے وہ ان حضرات سے افضل نہ تھے"

جفاء: جَفَوَ (ن) جَفاءً، جَفْواً بدسلوکی سے پیش آنا، اعراض کرنا۔ جَفاءً ایک جگہ نہ ٹھہرنا (إفعال) إجفاءً تھکا دینا جیران: [مفرد] الجار پڑوسی، پناہ دینے والا۔ جور (مفاعلہ) مجاورۃً پڑوس میں رہنا (إفعال) إجارۃً پناہ دینا (ن) جَوْراً ظلم کرنا، ہٹ جانا۔ الأوثان: [مفرد] الوثن بت۔ الکھان: [مفرد] الکاھن غیب دانی کا مدعی۔ کھن (ف، ن) کَھانۃً (تفعّل) تکھناً غیب کی باتیں بتلانا (ک) کَھانۃً کاہن ہونا۔ سفک: سفک (ض) سَفْکاً بہانا (انفعال) انسفاکاً گرنا، بہنا۔ السُّفکۃ وہ چیز جو مہمان کے سامنے کھانے سے پہلے دل کے بہلاوے اور وقت گزاری کیلئے پیش کی جائے۔ قطیعۃ: قطع (ف) قطعاً، قَطِیعۃً رشتہ داروں سے جدائی اختیار کرنا۔ قَطِعَۃً چھوڑ دینا۔ قُطوعاً عبور کرنا (س) قطعاً جدا ہونا (تفعیل) تقطیعاً ٹکڑے ٹکڑے کرنا (إفعال) إقطاعاً لاجواب ہونا۔ معاداً: لوٹنے کی جگہ، آخرت۔ عود (ن) عَوْداً، مَعاداً اعراض کے بعد واپس ہونا۔ عَوْداً اٹھانا، واپس کرنا۔ عِیادۃً بیمار پرسی کرنا (تفعیل) تعویذاً عادی بنا دینا۔

وَهٰذِهِ آثَارُ عِلْمِهِمْ وَعَمَلِهِمْ فِي الْأَرْضِ وَآثَارُ غَيْرِهِمْ، يَعْرِفُ الْعُقَلَاءُ فَرْقَ مَا بَيْنَ أَمْرَيْنِ، وَهُوَ ﷺ مَعَ ظُهُوْرِ أَمْرِهِ وَطَاعَةِ الْخَلْقِ لَهُ وَتَقْدِيْمِهِمْ لَهُ عَلَى الْأَنْفُسِ وَالْأَمْوَالِ مَاتَ ﷺ وَلَمْ يُخَلِّفْ دِرْهَمًا وَلَا دِيْنَارًا، وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيْرًا، إِلَّا بَغْلَتَهُ وَسِلَاحَهُ وَدِرْعَهُ مَرْهُوْنَةً عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ عَلَى ثَلَاثِيْنَ وَسْقًا مِنْ شَعِيْرٍ اِبْتَاعَهَا لِأَهْلِهِ، وَكَانَ بِيَدِهِ عَقَارٌ، يُنْفِقُ مِنْهُ عَلَى أَهْلِهِ وَالْبَاقِيْ يَصْرِفُهُ فِيْ مَصَالِحِ الْمُسْلِمِيْنَ فَحَكَمَ بِأَنَّهُ لَا يُوْرَثُ وَلَا يَأْخُذُ وَرَثَتُهُ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ وَهُوَ فِيْ كُلِّ وَقْتٍ يَظْهَرُ عَلٰى يَدَيْهِ مِنْ عَجَائِبِ الْآيَاتِ وَفُنُوْنِ الْكَرَامَاتِ مَا يَطُوْلُ وَصْفُهُ.

زمین میں یہ ان کے اور انکے غیر کے علم و عمل کے آثار ہیں ان دونوں (آثار) میں باہمی فرق کو اہل عقل خوب پہچانتے ہیں۔ آپ ﷺ باوجود اس بات کے کہ تمام مخلوق پر آپ کا حکم اور اطاعت غالب آچکی تھی اور لوگ آپ ﷺ کو اپنے جان و مال سے مقدم رکھتے تھے مگر اس طرح دنیا سے پردہ فرماتے ہیں کہ پیچھے کوئی درہم چھوڑا اور نہ ہی دینار، کوئی بکری چھوڑی اور نہ ہی کوئی اونٹ، اگر چھوڑا تو ایک خچر اور اسلحہ اور ایک ایسی زرہ، جو آپ ﷺ نے

besturdubooks.wordpress.com

ایک یہودی سے تمیں وسق جو (یعنی ساٹھ صاع) جو کہ اپنے اہل کے لئے خریدے تھے کے بدلے میں رہن رکھوائی تھی اور آپ ﷺ کے پاس کچھ زمین تھی جس میں سے آپ کچھ کے ذریعے اپنے اہل خانہ پر خرچ فرماتے اور باقی مسلمانوں کی ضرورتوں کو پورا کرنے میں صرف فرماتے اور یہ فیصلہ فرما دیا تھا کہ انبیاء وارث نہیں بنائے جاتے (اسلئے) ان چیزوں میں سے ورثاء کچھ نہ لیں اور آپ ﷺ کے دستِ مبارک پر ہر وقت عجیب وغریب نشانیاں اور کرامات ظاہر ہوتی تھی جو آپکے وصف کو مزید طول دیتی ہیں۔

وسقا: ساٹھ صاع بعض حضرات کے نزدیک ایک اونٹ کا بوجھ [جمع] اوساق۔ وسق (ض) وَسْقًا [البعیر] اونٹ پر ایک وسق (ساٹھ صاع) لادنا، جمع کر کے اٹھانا۔ عقار: ہر غیر منقولی چیز، جائیداد [جمع] عقارات۔

وَيُخْبِرُهُمْ بِخَبَرِ مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ، وَيَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ، وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ، وَيُشَرِّعُ الشَّرِيْعَةَ شَيْئًا بَعْدَ شَيْئٍ حَتّٰى أَكْمَلَ اللّٰهُ دِيْنَهُ الَّذِیْ بَعَثَ بِهٖ، وَجَاءَ تْ شَرِيْعَتُهُ أَكْمَلَ شَرِيْعَةٍ، لَمْ يَبْقَ مَعْرُوْفٌ تَعْرِفُ الْعُقُوْلُ أَنَّهُ مَعْرُوْفٌ إِلَّا أَمَرَ بِهٖ، وَلَا مُنْكَرٌ تَعْرِفُ الْعُقُوْلُ أَنَّهُ مُنْكَرٌ إِلَّا نَهٰى عَنْهُ، لَمْ يَأْمُرْ بِشَيْئٍ فَقِيْلَ لَيْتَهُ لَمْ يَأْمُرْ بِهٖ، وَلَا نَهٰى عَنْ شَيْئٍ فَقِيْلَ لَيْتَهُ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ، وَأَحَلَّ الطَّيِّبَاتِ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا مِنْهَا كَمَا حُرِّمَ فِيْ شَرْعِ غَيْرِهٖ، وَحَرَّمَ الْخَبَائِثَ لَمْ يُحِلَّ مِنْهَا شَيْئًا كَمَا اسْتَحَلَّهُ غَيْرُهُ.

آپ ﷺ لوگوں کو جو کچھ ہوا اور جو کچھ ہو گا ان سب کی خبر دیتے تھے، ان کو نیکی کا حکم کرتے اور برائی سے منع فرماتے، پاکیزہ چیزوں کو ان کیلئے حلال اور ناپاک چیزوں کو حرام قرار دیتے تھوڑا تھوڑا کر کے آپ ﷺ شریعت جاری فرماتے یہاں تک کہ آپ ﷺ جس دین کے ساتھ مبعوث ہوئے تھے اللہ تعالی نے اسکو مکمل فرما دیا اور آپ ﷺ کی شریعت ہر لحاظ سے مکمل ہوگئی، کوئی ایک بھی ایسی اچھائی باقی نہ رہی جس کو عقل واقعی اچھا سمجھتی ہو اور آپ ﷺ نے اس کے کرنے کا حکم نہ فرمایا ہو اور (ایسے ہی) کوئی ایک بھی ایسی برائی باقی نہ رہی جس کو عقل واقعی برا سمجھتی ہو اور آپ ﷺ نے اس سے نہ روکا ہو۔ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ آپ ﷺ نے کسی چیز کا حکم فرمایا اور آگے سے کہا گیا ہو کاش اسکا حکم نہ دیا ہوتا اور ایسے بھی کبھی نہیں ہوا کہ آپ ﷺ نے کسی چیز سے روکا ہو اور کسی نے کہا ہو کاش اس سے منع نہ فرماتے اور آپ ﷺ نے پاکیزہ چیزوں کو حلال قرار دیا ان میں سے کسی بھی چیز کو حرام قرار نہیں دیا گیا جیسا کہ آپ

besturdubooks.wordpress.com

کے علاوہ پہلی کسی شریعت میں حرام قرار دی گئیں اور آپ ﷺ نے ناپاک چیزوں کو حرام قرار دیا ان میں سے کسی کو حلال نہیں کہا جیسا کہ آپ کے علاوہ کسی نے حلال کہا ہے۔

وَجَمَعَ مَحَاسِنَ مَاعَلَيْهِ الْأُمَمُ فَلَايُذْكَرُفِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالزَّبُورِ نَوْعٌ مِنَ الْخَبَرِ عَنِ اللهِ وَعَنْ مَلَائِكَتِهِ وَعَنِ الْيَوْمِ الْآخِرِ إِلَّا وَقَدْ جَاءَ بِهِ عَلَى أَكْمَلِ وَجْهٍ، وَأَخْبَرَبِأَشْيَاءَ لَيْسَتْ فِي هٰذِهِ الْكُتُبِ فَلَيْسَ فِي تِلْكَ الْكُتُبِ إِيْجَابٌ لِعَدْلٍ، وَقَضَاءٌ بِفَضْلٍ، وَنَدْبٌ إِلَى الْفَضَائِلِ، وَتَرْغِيبٌ فِي الْحَسَنَاتِ إِلَّا وَقَدْ جَاءَ بِهِ وَبِمَا هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ.

آپ ﷺ نے وہ تمام خوبیاں جمع فرمادیں جو گزشتہ امتوں میں تھیں چنانچہ توراۃ زبور اور انجیل میں جس قسم کی بھی کوئی خبر اللہ تعالی، اسکے فرشتوں اور آخرت کے بارے میں تھی اس کو آپ ﷺ نے کامل اور مکمل طریقہ سے پیش فرمایا اور ایسی چیزوں کی بھی خبر دی جو ان مذکورہ کتب میں نہ تھیں۔ ان کتابوں میں جو عدل کی رعایت، احسان والا معاملہ کرنا، فضائل کی طرف براشیختہ کرنا اور اچھے کاموں کی طرف رغبت دلانا مذکور ہے آپ ﷺ نہ صرف یہ کہ مذکورہ چیزیں بلکہ ان سے بھی مزید بہتر چیزیں لائے۔

وَإِذَانَظَرَاللَّبِيبُ فِي الْعِبَادَاتِ الَّتِي شَرَعَهَا وَعِبَادَاتِ غَيْرِهِ مِنَ الْأُمَمِ ظَهَرَ فَضْلُهَا وَرُجْحَانُهَا، وَكَذٰلِكَ فِي الْحُدُوْدِ وَالْأَحْكَامِ وَسَائِرِ الشَّرَائِعِ وَ أُمَّتُهُ أَكْمَلُ الْأُمَمِ فِي كُلِّ فَضِيلَةٍ فَإِذَاقِيسَ عِلْمُهُمْ بِعِلْمِ سَائِرِ الْأُمَمِ ظَهَرَ فَضْلُ عِلْمِهِمْ، وَإِنْ قِيسَ دِيْنُهُمْ وَعِبَادَتُهُمْ وَطَاعَتُهُمْ لِلّٰهِ بِغَيْرِهِمْ ظَهَرَ أَنَّهُمْ أَدْيَنُ مِنْ غَيْرِهِمْ، وَإِذَا قِيسَ شَجَاعَتُهُمْ وَجِهَادُهُمْ فِي سَبِيلِ اللهِ وَصَبْرُهُمْ عَلَى الْمَكَارِهِ فِي ذَاتِ اللهِ ظَهَرَأَنَّهُمْ أَعْظَمُ جِهَادًا وَأَشْجَعُ قُلُوبًا، وَإِذَاقِيسَ سَخَاؤُهُمْ وَبَذْلُهُمْ وَسَمَاحَةُ أَنْفُسِهِمْ بِغَيْرِهِمْ تَبَيَّنَ أَنَّهُمْ أَسْخَى وَأَكْرَمُ مِنْ غَيْرِهِمْ، وَهٰذِهِ الْفَضَائِلُ بِهِ نَالُوْهَاوَمِنْهُ تَعَلَّمُوْهَا، وَهُوَالَّذِي أَمَرَهُمْ بِهَا لَمْ يَكُوْنُوا قَبْلَهُ مُتَّبِعِيْنَ لِكِتَابٍ جَاءَ هُوَ بِتَكْمِيلِهِ كَمَا جَاءَ الْمَسِيحُ بِتَكْمِيلِ شَرِيعَةِ التَّوْرَاةِ وَكَانَتْ فَضَائِلُ أَتْبَاعِ الْمَسِيحِ وَعُلُوْمُهُمْ بَعْضُهَا مِنَ التَّوْرَاةِ وَبَعْضُهَا مِنَ الزَّبُوْرِ وَبَعْضُهَا مِنَ النُّبُوَّاتِ وَبَعْضُهَا مِنَ الْمَسِيحِ وَبَعْضُهَا مِمَّنْ بَعْدَهُ كَالْحَوَارِيِّيْنَ وَمَنْ بَعْدَ الْحَوَارِيِّيْنَ وَقَدِاسْتَعَانُوابِكَلَامِ الْفَلَاسِفَةِ وَغَيْرِهِمْ حَتّٰى أَدْخَلُوْالَمَّا غَيَّرُوْا دِيْنَ الْمَسِيحِ فِي دِيْنِ الْمَسِيحِ أُمُوْرًا مِنْ أُمُوْرِ الْكُفَّارِ الْمُنَاقِضَةِ لِدِيْنِ الْمَسِيحِ.

besturdubooks.wordpress.com

جب کوئی دانش مندان عبادات کو، جو آپ ﷺ نے مشروع فرمائیں اور ان کو، جو کسی دوسری امت میں تھیں دیکھے تو ان عبادات کا (جو آپ نے مشروع فرمائیں) افضل اور راجح ہونا واضح ہو جائیگا اور یہی حال حدود، احکام اور باقی ساری مشروعیات کا ہے۔ آپ ﷺ کی امت ہر فضیلت کے اعتبار سے تمام امتوں سے کامل ہے لہذا اگر اس امت کے علم کا تمام امتوں کے علم کیساتھ موازنہ کیا جائے تو انکے علم کا فضل واضح ہو جائیگا۔ جب ان کی دیانت، عبادت اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا دوسروں سے مقابلہ کیا جائے تو یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جائے گی کہ یہ دوسروں سے زیادہ دیندار ہیں۔ اس امت کی بہادری، اللہ کے راستہ میں جہاد اور اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں جو انکو تکالیف دی جاتی ہیں پر صبر کرنے کا ان کے ساتھ موازنہ کیا جائے تو واضح ہوگا یہ سب سے زیادہ جہاد کرنے والے اور بہت ہی بہادر دل ہیں۔ ان کی سخاوت، ان کے خرچ کرنے اور جانوں کے نذرانے پیش کرنے کو دوسروں کیساتھ موازنہ کیا جائے تو ظاہر ہو جائے گا یہ سب سے زیادہ سخی اور دوسروں سے بہت ہی فیاض ہیں اور یہ سارے فضائل انہوں نے حضور ﷺ ہی سے حاصل کئے اور آپ ﷺ ہی سے سیکھے ہیں۔ آپ ﷺ نے ہی ان کو ان چیزوں کا حکم فرمایا ہے یہ امت آپ ﷺ سے پہلے کسی اور کتاب کی پیروکار نہیں تھی کہ آپ ﷺ اس کی تکمیل کیلئے تشریف لائے ہوں جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تورات کی شریعت کی تکمیل کیلئے تشریف لائے تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متبعین کے فضائل اور ان کے علوم کچھ توریت، کچھ زبور، کچھ نبوت، بعض حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اور کچھ ان لوگوں کی وجہ سے ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد آئے جیسے حواریین اور حواریین کے بعد والے اور یقیناً انہوں نے فلاسفہ اور دیگر کے کلام سے معاونت لی حتی کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین کو جب تبدیل کیا تو کافروں کی ایسی بہت سی باتیں اسمیں شامل کردیں جو عیسیٰ علیہ السلام کے دین کے خلاف اور اسکو تبدیل کرنے والی تھیں۔

اللبیب: عقلمند [جمع] اَلِبّاء۔ لبب (ض س) لبّاً لبابۃً عقلمند ہونا (ن) لبّاً اقامت کرنا، سینہ پر مارنا (تفعیل) تلبیباً گریبان پکڑ کر کھینچنا (تفعل) تلبباً مستعد ہونا۔

وَأَمَّا أُمَّةُ مُحَمَّدٍ ﷺ فَلَمْ يَكُونُوا قَبْلَهُ يَقْرَءُونَ كِتَابًا بَلْ عَامَّتُهُمْ مَا آمَنُوا بِمُوسَى وَعِيسَى وَدَاوُدَ وَالتَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالزَّبُورِ إِلَّا مِنْ جِهَتِهِ فَهُوَ الَّذِي أَمَرَهُمْ أَنْ يُؤْمِنُوا بِجَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَيُقِرُّوا بِجَمِيعِ الْكُتُبِ الْمُنَزَّلَةِ مِنْ عِنْدِ اللهِ وَنَهَاهُمْ أَنْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ أَحَدٍ مِّنَ الرُّسُلِ فَقَالَ تَعَالَى فِي الْكِتَابِ الَّذِي جَاءَ بِهِ

besturdubooks.wordpress.com

(قُولُوا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ. فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوْا وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ) وَقَالَ تَعَالَىٰ (آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ. لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ.

آپ ﷺ کی امت کا معاملہ تو یہ ہے کہ انہوں نے آپ سے پہلے کوئی کتاب نہیں پڑھی تھی بلکہ اس امت کی اکثریت نے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام، توریت، انجیل اور زبور پر ایمان بھی آپ ﷺ ہی کی طرف سے لایا، آپ ہی نے حکم صادر فرمایا کہ تمام انبیاء پر ایمان لاؤ اور تمام آسمانی کتب جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ ہیں کا اقرار کرو اور کسی رسول کے درمیان بھی تفریق کرنے سے ان کو منع فرمایا، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد آپ ﷺ کی لائی ہوئی کتاب میں ہے: ترجمہ (کہہ دو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس (حکم) پر جو ہمارے پاس بھیجا گیا اور اس پر بھی جو (حضرت) اسحاق اور (حضرت) یعقوب (علیہم السلام) اور اولادِ یعقوب (علیہم السلام) کی طرف بھیجا گیا اور اس (حکم معجزہ) پر بھی جو (حضرت) موسیٰ اور (حضرت) عیسیٰ (علیہما السلام) کو دیا گیا اور اس پر بھی جو کچھ اور انبیاء علیہم السلام کو دیا گیا انکے پروردگار کی طرف سے اس کیفیت سے کہ ہم ان (حضرات) میں سے کسی ایک میں بھی تفریق نہیں کرتے اور ہم تو اللہ تعالیٰ کے مطیع ہیں (حکم میں صحیفے اور کتابیں سب داخل ہیں، حاصل مضمون کا یہ ہوا کہ دیکھو ہمارا دین کیسا انصاف اور حق کا دین ہے کہ سب انبیاء کو مانتے ہیں سب کتابوں کو سچا جانتے ہیں، سب کے معجزات کو حق سمجھتے ہیں گو بوجہ منسوخ ہونے اکثر احکام کے دوسری مستقل شریعتِ محمدیہ پر عمل کرتے ہیں لیکن انکار اور تکذیب کسی کی نہیں کرتے) سو اگر وہ بھی اسی طریقہ سے ایمان لے آویں جس طریقہ سے (اہل اسلام) ایمان لائے ہوں تب تو وہ بھی راہِ حق پر لگ جاویں گے اور اگر وہ روگردانی

besturdubooks.wordpress.com

کریں تو وہ لوگ تو (ہمیشہ سے) برسرِ مخالفت ہی ہیں (تو سمجھ لو کہ) آپ کی طرف سے اللہ عنقریب خود ہی نمٹ لیں گے ان سے، اللہ تعالی سنتے ہیں جانتے ہیں۔ دوسرے مقام پر اللہ عزوجل نے فرمایا: ترجمہ:۔ اعتقاد رکھتے ہیں رسول اللہ ﷺ اس چیز کا جو ان کے پاس انکے رب کی طرف سے نازل کی گئی ہے اور مؤمنین بھی سب کے سب عقیدہ رکھتے ہیں اللہ تعالی کے ساتھ اور اس کے فرشتوں کے ساتھ اور اس کی کتابوں کے ساتھ اور اس کے پیغمبروں کے ساتھ کہ ہم اس کے پیغمبروں میں سے کسی میں تفریق نہیں کرتے اور ان سب نے یوں کہا کہ ہم نے (آپکا ارشاد) سنا اور خوشی سے مانا ہم آپکی بخشش چاہتے ہیں اے ہمارے پروردگار! اور آپ ہی کی طرف (ہم سب کو) لوٹنا ہے۔ اللہ تعالی کسی شخص کو مکلف نہیں بناتا مگر اس کا جو اس کی طاقت (اور اختیار) میں ہو اس کو ثواب بھی اسی کا ملیگا جو ارادے سے کرے اور اس پر عذاب بھی اسی کا ہوگا جو ارادہ سے کرے (یہاں جو ثواب وعقاب کا مدار کسب واکتساب پر رکھا ہے مراد اس سے ثواب وعقاب ابتداءً ہے نہ کہ بواسطِ تسبب کے) اے ہمارے رب! ہم پر دارو گیر نہ فرمائیے اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں اے ہمارے رب! ہم پر کوئی سخت حکم نہ بھیجئے جیسے ہم سے پہلے لوگوں پر آپ نے بھیجے تھے اے ہمارے رب! اور ہم پر کوئی ایسا بار (دنیا یا آخرت کا) نہ ڈالیے جس کی ہم کو سہار (قوت وبرداشت) نہ ہو اور درگزر کیجئے ہم سے اور بخش دیجئے ہم کو اور رحم کیجئے ہم پر آپ ہمارے کارساز ہیں (اور کارساز طرفدار ہوتا ہے) سو آپ ہم کو کافر لوگوں پر غالب کیجئے۔

شقاق: [مفرد] الشقۃ پھاڑا ہوا ٹکڑا، چیز کا آدھا حصہ جبکہ پھاڑ لیا جائے دیگر جمع شقق بھی آتی ہے بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۸۷ پر ہے۔ غفرانک: غفرانًا (ض) معاف کر دینا، چھپانا۔ غفرًا ڈھانکنا۔ اِصرا: بوجھ، گناہ، عہد [جمع] آصار۔ اَصر (ض) اَصرًا توڑنا (مفاعلہ) مواصرۃً پڑوسی ہونا (افتعال) ائتصارًا کثیر التعداد ہونا۔

☆☆☆☆☆☆☆

besturdubooks.wordpress.com

اَلظُّلْمُ مُؤْذِنٌ بِخَرَابِ الْعُمْرَانِ (لابن خلدون[1])

اِعْلَمْ أَنَّ الْعُدْوَانَ عَلَى النَّاسِ فِيْ أَمْوَالِهِمْ ذَاهِبٌ بِآمَالِهِمْ فِيْ تَحْصِيْلِهَا وَاكْتِسَابِهَا لِمَا يَرَوْنَهُ حِيْنَئِذٍ مِنْ أَنَّ غَايَتَهَا وَمَصِيْرَهَا انْتِهَابُهَا مِنْ أَيْدِيْهِمْ، وَإِذَا ذَهَبَتْ آمَالُهُمْ فِي اكْتِسَابِهَا وَتَحْصِيْلِهَا انْقَبَضَتْ أَيْدِيْهِمْ عَنِ السَّعْيِ فِيْ ذٰلِكَ وَعَلٰى قَدْرِ الْاِعْتِدَاءِ وَنِسْبَتِهِ يَكُوْنُ انْقِبَاضُ الرَّعَايَا عَنِ السَّعْيِ فِي الْاِكْتِسَابِ، فَإِذَا كَانَ الْاِعْتِدَاءُ كَثِيْرًا عَامًّا فِيْ جَمِيْعِ أَبْوَابِ الْمَعَاشِ كَانَ الْقُعُوْدُ عَنِ الْكَسْبِ كَذٰلِكَ لِذَهَابِهِ بِالْآمَالِ جُمْلَةً بِدُخُوْلِهِ مِنْ جَمِيْعِ أَبْوَابِهَا.

ظلم آبادی کی ویرانی کی خبر دیتا ہے

جان لیجئے! لوگوں پر ان کے مالوں میں ظلم کرنا، ان کیلئے مال کے حصول اور اس کے کمانے کی تمناؤں کو ختم کر دیتا ہے اس لئے کہ وہ دیکھتے ہیں کہ ان اموال کی غایت اور ٹھکانہ ان لوگوں کے ہاتھوں سے چلے جانا ہے۔ جب ان کی تمنائیں اس مال کے حصول اور کسب کی خاطر دم توڑ جائیں تو ان کے ہاتھ عمل کرنے سے رک جاتے ہیں اور جس قدر دشمنی اور ظلم ہوگا اسی قدر مال کے حصول سے بے رغبتی رعایا (عوام) میں ہوگی جب ظلم (دشمنی) کمانے کے تمام ذریعوں میں کثرت سے اور عام ہو تو کوشش (کسب) سے رکنا بھی اسی طرح ہوگا کیونکہ ظلم ان کے تمام دروازوں میں داخل ہو کر تمام امیدوں کو لے جاتا ہے۔

(۱) ۷۳۲ھ میں تیونس میں پیدا ہوئے ناز ونعم سے پرورش پائی اور علم کے باغوں میں خوب سیر کی، تمام علوم کو اس انداز سے پڑھا کہ متفقہ فی الدین ہو گئے، علم کی گہرائی میں اس انداز سے اترے کہ تاریخ کے متبحر عالم بن گئے، آپ حکومتی کاتب اور درباری بھی مقرر ہوئے پھر عہدہ قضاء سنبھالا، ۷۶۴ھ میں حکومت کی طرف سے اندلس ایک وفد بھی لے کر گئے تمام امراء اور سرداروں نے آگے بڑھ کر استقبال کیا، اندلس کے دارالخلافہ غرناطہ کے گورنر نے اپنے لئے خاص کرنا چاہا لیکن ان کے وزیر اس سے متفق نہ ہوئے جس کی وجہ سے وہاں ان کے خلاف حسد وکینہ کے بچھو رینگنے لگے یہ بھی ان بچھوؤں کی سرسراہٹ محسوس کر گئے اور اپنے وطن دمشق واپس آ گئے۔ یہاں پہنچ کر انہوں نے ایک نیا مشغلہ اپنا لیا اور زمین میں سیاحت شروع کر دی، چنانچہ ۷۸۴ھ میں مصر جا پہنچے اور وہاں جامعہ ازہر میں تدریس شروع کر دی۔ آپ کو قضاء کا عہدہ بھی ملا لیکن آپ کے قبول نہ کرنے کی وجہ سے واپس لے لیا گیا جب دوبارہ پیش کیا گیا تو آپ نے قبول کیا اور اپنی وفات تک قاضی رہے۔ ابن خلدون کے بارے میں اس پر اتفاق ہے کہ وہ فلسفۂ تاریخ کے امام اور جد اول ہیں آپ نے تاریخ پر جو مقدمہ ابن خلدون لکھا ہے اس جیسا کسی نے بھی نہیں لکھا اور اس سے دنیا جہان کے کتب خانے مزین ہیں ان کی کتاب، مباحث جدیدہ میں اور جدید آراء ونظریات میں ہمیشہ فائق رہی ہے۔ ابن خلدون اپنے اس ڈھنگ کی کتابت کے طرق کے امام اور خوبصورت تصنیفات علمیہ کی حسین مثال ہیں، ان کا اسلوب طبعی، زندہ جاوید اور مضبوط ہونے کے ساتھ ساتھ مرتب اور خوبصورت ہے تصنیف کی اس طرز پر تجدید اور اس کو جدید طرز پر نقل کرنے میں ان کا بہت بڑا حصہ ہے ۸۰۸ھ میں آپ نے وفات پائی۔

besturdubooks.wordpress.com

مؤذن: خبردار کرنیوالا، اذان دینے والا۔ اَذِن (س) اَذَنًا کان لگانا، اِذْنًا، اَذِینًا اجازت دینا، مباح کرنا، جاننا (ن) اَذْنًا کان پر مارنا، گوشمالی کرنا (افعال) اِیذانًا جتلانا، خشک ہونے لگنا (تفعل) تأذُّنًا قسم کھانا، اعلان کرنا، دھمکانا۔ خراب: ویران [جمع] اَخْرِبَۃ خرائب۔ خرب (س) خَرَبًا، خَرَابًا اجاڑ ہونا (ض) خَرْبًا ڈھانا۔ انتھاب: نھب (افتعال) انتھابًا لینا، غالب ہونا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۲۰۴ پر ہے۔

وَإِنْ كَانَ الْاِعْتِدَاءُ يَسِيْرًا كَانَ الْاِنْقِبَاضُ عَنِ الْكَسْبِ عَلٰى نِسْبَتِهٖ، وَالْعُمْرَانُ وَوُفُوْرُهٗ وَنِفَاقُ أَسْوَاقِهٖ إِنَّمَا هُوَ بِالْأَعْمَالِ وَسَعْيِ النَّاسِ فِي الْمَصَالِحِ وَالْمَكَاسِبِ ذَاهِبِيْنَ وَجَائِيْنَ . فَإِذَا قَعَدَ النَّاسُ عَنِ الْمَعَاشِ وَانْقَبَضَتْ أَيْدِيْهِمْ عَنِ الْمَكَاسِبِ كَسَدَتْ أَسْوَاقُ الْعُمْرَانِ وَانْتَقَضَتِ الْأَحْوَالُ وَابْذَعَرَّ النَّاسُ فِي الْآفَاقِ مِنْ غَيْرِ تِلْكَ الْإِيَالَةِ فِيْ طَلَبِ الرِّزْقِ فِيْمَا خَرَجَ عَنْ نِطَاقِهَا فَخَفَّ سَاكِنُ الْقُطْرِ وَخَلَتْ دِيَارُهٗ وَخَرِبَتْ أَمْصَارُهٗ وَاخْتَلَّ بِاخْتِلَالِهٖ حَالُ الدَّوْلَةِ وَالسُّلْطَانِ لِمَا أَنَّهَا صُوْرَةٌ لِلْعُمْرَانِ تَفْسُدُ بِفَسَادِ مَادَّتِهَا ضَرُوْرَةً .

اگر ظلم کم ہو تو کمانے سے رکنا بھی اسی نسبت سے ہوگا، تعمیر (آبادی) اور اسکی کثرت اور اس کے بازاروں کا رائج ہونا یہ چیزیں اعمال (کوششوں) لوگوں کے مصالح اور مکاسب میں کوشش کرتے ہوئے آنے جانے میں ہے، جب لوگ ذرائع معاش سے رخ پھیرلیں اور کمانے کی جگہوں سے اپنے ہاتھ کھینچ لیں تو آبادی کے بازار میں مندا ہو جاتا ہے احوال ٹوٹ جاتے ہیں، لوگ اطراف عالم میں رزق کی تلاش میں اس صوبے کے علاوہ دیگران صوبوں میں منتشر ہو جاتے ہیں جو حکومتی انتظام سے باہر ہوتے ہیں۔ جب ایک کونے کا رہائشی کوچ کر جاتا ہے تو اسکا گھر خالی ہو جاتا ہے، شہر ویران ہو جاتا ہے اور اس کے کمزور ہونے کی وجہ سے ملک اور بادشاہ کے معاملات بھی کمزور ہو جاتے ہیں کیونکہ (معاملہ یہ ہے کہ) آبادی کی یہی صورت ہے اور اپنے مادہ میں فساد کی وجہ سے آبادی کی صورت فاسد ہو جاتی ہے۔

وفور: وفر (ض) وَفْرًا، فِرَۃً (ک) وَفَارَۃً بکثرت ہونا۔ ابذعر: بذعر (افعلال) ابذعرارًا متفرق ہونا، کسی شئے کی طلب میں دوڑنا۔ الإیالۃ: صوبہ، سیاست، حکومت [جمع] إیالات۔ یروم: روم (ن) رَوْمًا، مَرَامًا ارادہ کرنا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۱۲۹ پر ہے۔

وَانْظُرْ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَكَاهُ الْمَسْعُوْدِيُّ فِيْ أَخْبَارِ الْفُرْسِ عَنِ الْمُوْبَذَانِ صَاحِبِ الدِّيْنِ عِنْدَهُمْ أَيَّامَ بَهْرَامَ بْنِ بَهْرَامَ وَمَا عَرَّضَ بِهٖ لِلْمَلِكِ فِيْ إِنْكَارِ

besturdubooks.wordpress.com

مَا كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الظُّلْمِ وَالْغَفْلَةِ عَنْ عَائِدَتِهِ عَلَى الدَّوْلَةِ بِضَرْبِ الْمِثَالِ فِي ذٰلِكَ عَلَى لِسَانِ الْبُوْمِ حِيْنَ سَمِعَ الْمَلِكُ أَصْوَاتَهَا وَسَأَلَهُ عَنْ فَهْمِ كَلَامِهَا فَقَالَ لَهُ: إِنَّ بُوْمًا ذَكَرًا يَرُوْمُ نِكَاحَ بُوْمٍ أُنْثٰى وَأَنَّهَا شَرَطَتْ عَلَيْهِ عِشْرِيْنَ قَرْيَةً مِنَ الْخَرَابِ فِي أَيَّامِ بَهْرَامَ فَقَبِلَ شَرْطَهَا وَقَالَ لَهَا: إِنْ دَامَتْ أَيَّامُ الْمَلِكِ أَقْطَعْتُكِ أَلْفَ قَرْيَةٍ وَهٰذَا أَسْهَلُ مَرَامٍ. فَتَنَبَّهَ الْمَلِكُ مِنْ غَفْلَتِهِ وَخَلَا بِالْمُوْبَذَانِ وَسَأَلَهُ عَنْ مُرَادِهِ فَقَالَ لَهُ: أَيُّهَا الْمَلِكُ إِنَّ الْمُلْكَ لَا يَتِمُّ عِزُّهُ إِلَّا بِالشَّرِيْعَةِ وَالْقِيَامِ لِلّٰهِ بِطَاعَتِهِ وَالتَّصَرُّفِ تَحْتَ أَمْرِهِ وَنَهْيِهِ، وَلَا قِوَامَ لِلشَّرِيْعَةِ إِلَّا بِالْمَلِكِ، وَلَا عِزَّ لِلْمَلِكِ إِلَّا بِالرِّجَالِ، وَلَا قِوَامَ لِلرِّجَالِ إِلَّا بِالْمَالِ، وَلَا سَبِيْلَ إِلَى الْمَالِ إِلَّا بِالْعِمَارَةِ، وَلَا سَبِيْلَ إِلَى الْعِمَارَةِ إِلَّا بِالْعَدْلِ، وَالْعَدْلُ الْمِيْزَانُ الْمَنْصُوْبُ بَيْنَ الْخَلِيْقَةِ نَصَبَهُ الرَّبُّ وَجَعَلَ لَهُ قَيِّمًا وَهُوَ الْمَلِكُ،

اس کیلئے بہرام بن بہرام کے دورِ حکومت کے اس قصہ کو دیکھئے جو مسعودی نے ''اخبار الفرس'' میں ''موبذان'' کے حوالے سے جو ان کے ہاں دین دار آدمی تھا نقل کیا ہے، جس میں ظلم وغفلت کی وجہ سے ملک کو درپیش مسائل کو برا سمجھ کر ان سے انکاری ہونے پر ضرب المثل کے ذریعے بادشاہ پر ایک الو کی زبان میں تعریض کی ہے۔ جب بادشاہ نے ان کی آوازیں سنیں اور اس سے ان کے کلام کے سمجھنے کا سوال کیا تو اس نے کہا: ''ایک نر الو نے مادہ الو سے نکاح کا ارادہ کیا تو مادہ الو نے اس نر الو پر بہرام کے دور میں بیس بستیوں کو ویران کرنے کی شرط لگائی تو نر الو نے اس شرط کو تسلیم کر لیا اور اس سے کہنے لگا: ''اگر بادشاہ کا دورِ حکومت باقی رہا تو میں تیرے لئے ہزاروں بستیاں کاٹ کر رکھ دوں گا اور یہ تو بہت آسان کام ہے''۔ یہ سن کر بادشاہ اپنی غفلت پر متنبہ ہوا اور موبذان کو علیحدگی میں لے گیا اور اس سے اس کی مراد کے بارے میں پوچھنے لگا تو موبذان نے کہا: اے بادشاہ! بے شک مملکت شریعت، اللہ کی اطاعت کو قائم کرنے اور اسکے اوامر ونواہی کے تحت فیصلہ کرنے سے ہی عزت پاتی ہے اور شریعت بادشاہت سے ہی قائم ہوتی ہے اور بادشاہ کی قوت وعزت صرف مردوں سے ہے (مراد لشکر ہے) لشکر صرف مال سے قائم ہوتا ہے اور مال حاصل کرنے کا آبادی (عوام) کے علاوہ کوئی راستہ نہیں، عوام تک رسائی حاصل کرنا صرف عدل وانصاف کے ذریعے ممکن ہے اور عدل ایک ایسا ترازو ہے جس کو خلیفہ کے سامنے رب نے گاڑا ہے اور اس ترازو کے لئے ایک نگہبان مقرر کیا ہے اور وہ بادشاہ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

وَأَنْتَ أَيُّهَا الْمَلِكُ عَمَدْتَ الضِّيَاعَ فَانْتَزَعْتَهَا مِنْ أَرْبَابِهَا وَعُمَّارِهَا وَهُمْ أَرْبَابُ الْخَرَاجِ وَمَنْ تُؤْخَذُ مِنْهُمُ الْأَمْوَالُ وَأَقْطَعْتَهَا الْحَاشِيَةَ وَالْخَدَمَ وَأَهْلَ الْبَطَالَةِ، فَتَرَكُوا الْعِمَارَةَ وَالنَّظْرَ فِي الْعَوَاقِبِ وَمَا يُصْلِحُ الضِّيَاعَ وَسُومِحُوا فِي الْخَرَاجِ لِقُرْبِهِمْ مِنَ الْمَلِكِ وَوَقَعَ الْحَيْفُ عَلَى مَنْ بَقِيَ مِنْ أَرْبَابِ الْخَرَاجِ وَعُمَّارِ الضِّيَاعِ فَانْجَلَوْا عَنْ ضِيَاعِهِمْ وَخَلَّوْا دِيَارَهُمْ وَآوَوْا إِلَى مَا تَعَذَّرَ مِنَ الضِّيَاعِ فَسَكَنُوهَا فَقَلَّتِ الْعِمَارَةُ وَخَرِبَتِ الضِّيَاعُ وَقَلَّتِ الْأَمْوَالُ وَهَلَكَتِ الْجُنُودُ وَالرَّعِيَّةُ وَطَمِعَ فِي مُلْكِ فَارِسَ مَنْ جَاوَرَهُمْ مِنَ الْمُلُوكِ لِعِلْمِهِمْ بِانْقِطَاعِ الْمَوَادِّ الَّتِي لَا تَسْتَقِيمُ دَعَائِمُ الْمُلْكِ إِلَّا بِهَا،

اے بادشاہ! جب آپ نے زمینوں پر قبضہ کا ارادہ کیا تو انکے مالکوں اور تعمیر کرنے والوں سے انہیں چھین لیا حالانکہ ان سے خراج واموال وصول کئے جاتے ہیں، آپ نے یہ زمینیں درباریوں، خدام، اور رازداروں کو دیدیں تو انہوں نے تعمیر اور عواقب میں غور وفکر اور زمین کی مصلحت کے بارے میں سوچنا چھوڑ دیا اور بادشاہ کے مقربین ہونے کی وجہ سے ان سے خراج لینے کے معاملہ میں مسامحت سے کام لیا گیا۔ خراج ادا کرنے والوں اور زمینیں آباد کرنے والوں میں سے جو باقی رہ گئے تھے جب ان پر ظلم ہونے لگا تو وہ اپنی زمینوں سے چلے گئے، انہوں نے اپنے گھروں کو خالی کر دیا اور ناقابل رہائش زمینوں میں رہائش اختیار کی اور اس میں رہنے لگے، آبادی کم ہوگئی، زمینیں خراب ہوگئیں، اموال کم پڑ گئے، لشکر اور رعیت ہلاک ہوگئے اور ملک فارس میں پڑوسی بادشاہ طمع کرنے لگے کیوں کہ انہیں علم ہوگیا کہ وہ مواد ختم ہو چکے ہیں جن کی وجہ سے کسی بھی ملک کے ستون (یعنی عمارت) باقی رہتے ہیں۔

الحاشية: خاص اپنے لوگ، اہل وعیال، کنارہ۔ سومحوا: سمح (مفاعلہ) مسامحۃً نرمی کرنا، مقصد میں موافقت کرنا (ک) سَماحًا، سُموحًا فیاض وسخی ہونا (ف) سَماحًا، سَماحۃً بخشش کرنا، دینا (تفعیل) تسمیحًا نرم ہونا، نرم برتاؤ کرنا (إفعال) إسماحًا فیاض وسخی ہونا۔

دعائم: [فرد] دِعامۃٌ گھر کا ستون، لکڑی کا کھمبا جس سے چھت کو سہارا دیا جائے۔ دعم (ف) دَعْمًا جھک جانے کے ڈر سے ٹیک یا سہارا لگانا۔

فَلَمَّا سَمِعَ الْمَلِكُ ذٰلِكَ أَقْبَلَ عَلَى النَّظْرِ فِي مُلْكِهِ وَانْتُزِعَتِ الضِّيَاعُ مِنْ أَيْدِي الْخَاصَّةِ وَرُدَّتْ إِلَى أَرْبَابِهَا وَحُمِلُوا عَلَى رُسُومِهِمُ السَّالِفَةِ وَأَخَذُوا فِي الْعِمَارَةِ وَقَوِيَ مَنْ ضَعُفَ مِنْهُمْ فَعَمَرَتِ الْأَرْضُ وَأَخْصَبَتِ الْبِلَادُ

besturdubooks.wordpress.com

وَكَثُرَتِ الْأَمْوَالُ عِنْدَ جُبَاةِ الْخَرَاجِ وَقَوِيَتِ الْجُنُوْدُ وَقُطِعَتْ مَوَادُّ الْأَعْدَاءِ وَشَحَنَتِ الثُّغُوْرُ ، وَأَقْبَلَ الْمَلِكُ عَلٰى مُبَاشَرَةِ أُمُوْرِهٖ بِنَفْسِهٖ فَحَسُنَتْ أَيَّامُهٗ وَانْتَظَمَ مُلْكُهٗ .

جب بادشاہ نے یہ ساری صورتحال سنی تو اپنی مملکت کے بارے میں فکر کرنے لگا چنانچہ خواص کے ہاتھوں سے زمین چھین کران کے مالکوں کی طرف لوٹادی گئی اوران کو انکے سابقہ طریقوں پر باقی رکھا گیا وہ تعمیرات میں شروع ہوئے اوران کاضعیف قوی ہوگیا۔زمین کی آبادکاری شروع ہوئی،شہرسرسبز ہوگئے،خراج وصول کرنے والوں کے ہاں اموال میں اضافہ ہوا،لشکر مضبوط ہوگئے اوردشمن کے مواد کوختم کردیا گیااورسرحدیں بھر گئیں۔بادشاہ اپنے کام خودسرانجام دینے لگااس کادورعمدہ اورملک منتظم ہوگیا۔

رسومهم:[صفت]رسم (ض) رَسِیمًا پاؤں کانشان چھوڑنا،تیز چلنا(إفعال) إرساما چلاکر پاؤں کےنشان ڈلوانا (تفعیل) ترسیما دھاری دار بنانا(افتعال) ارتساما فرمانبرداری کرنا،تکبیر کہنا،دعاکرنا۔السالفة: گزری ہوئی،گردن کاوہ حصہ جوبال لٹکنے کی جگہ ہے[جمع] سوالف۔بقیہ تفصیل صفحہ نمبر۱۸۸پرہے۔أخصبت: خصب (إفعال) إخصابا سرسبز ہونا،سرسبز کرنا۔خصب (ض،س) خِصْبًا سرسبز ہونا،زرخیز ہونا۔جباة: جبو(ن) جَبًا، جُبْوًا،جبی (ض)جِبَايَةً جمع کرنا۔بقیہ تفصیل صفحہ نمبر۱۴۴پر ہے۔الثغور:[مفرد] الثَّغر سرحد، پہاڑیاوادی کی کشادگی۔ثغر(ف) ثَغْرًا سوراخ کرنا،رخنہ بند کرنا۔

فَتَفْهَمُ مِنْ هٰذِهِ الْحِكَايَةِ أَنَّ الظُّلْمَ مُخَرِّبٌ لِلْعُمْرَانِ وَأَنَّ عَائِدَةَ الْخَرَابِ فِي الْعُمْرَانِ عَلَى الدَّوْلَةِ بِالْفَسَادِ وَالْإِنْتِقَاضِ ،وَلَا تَنْظُرْ فِيْ ذٰلِكَ إِلٰى أَنَّ الْإِعْتِدَاءَ قَدْ يُوْجَدُ فِي الْأَمْصَارِ الْعَظِيْمَةِ مِنَ الدُّوَلِ الَّتِيْ بِهَا وَلَمْ يَقَعْ فِيْهَا خَرَابٌ .وَاعْلَمْ أَنَّ ذٰلِكَ إِنَّمَا جَاءَ مِنْ قِبَلِ الْمُنَاسَبَةِ بَيْنَ الْإِعْتِدَاءِ وَأَحْوَالِ أَهْلِ الْمِصْرِ فَلَمَّا كَانَ الْمِصْرُ كَبِيْرًا وَعُمْرَانُهٗ كَثِيْرًا وَأَحْوَالُهٗ مُتَّسِعَةً بِمَا لَا يَنْحَصِرُ كَانَ وُقُوْعُ النَّقْصِ فِيْهِ بِالْإِعْتِدَاءِ وَالظُّلْمِ يَسِيْرًا لِأَنَّ النَّقْصَ إِنَّمَا يَقَعُ بِالتَّدْرِيْجِ فَإِذَا خَفِيَ بِكَثْرَةِ الْأَحْوَالِ وَاتِّسَاعِ الْأَعْمَالِ فِي الْمِصْرِ لَمْ يَظْهَرْ أَثَرُهٗ إِلَّا بَعْدَ حِيْنٍ وَقَدْ تَذْهَبُ تِلْكَ الدَّوْلَةُ الْمُعْتَدِيَةُ مِنْ أَصْلِهَا قَبْلَ خَرَابِ الْمِصْرِ وَتَجِيْئُ الدَّوْلَةُ الْأُخْرٰى فَتَرْقَعُهٗ بِجِدَّتِهَا وَتَجْبُرُ النَّقْصَ الَّذِيْ كَانَ خَفِيًّا فِيْهِ فَلَا يَكَادُ يُشْعَرُ بِهٖ إِلَّا أَنَّ ذٰلِكَ فِي الْأَقَلِّ النَّادِرِ .

besturdubooks.wordpress.com

اس حکایت سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ ظلم آبادی کو خراب کرنے والا ہے اور آبادی میں فساد کا نتیجہ مملکت کے ٹوٹنے اور فساد کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ اس طرف نہ دیکھ کہ ظلم بعض اوقات کسی مملکت کے بڑے بڑے شہروں میں پایا جاتا ہے لیکن اس کے باوجود ان میں کوئی خرابی نہیں آتی، اس لئے کہ وہ، ظلم اور شہر والوں کے احوال میں مناسبت کی وجہ سے ہے، جب شہر بڑا ہو، اسکی آبادی زیادہ ہو اور اسکے احوال ایسی چیزوں کے ساتھ کشادہ ہوں جنکا شمار نہیں کیا جاسکتا تو ظلم اور زیادتی کی وجہ سے وہاں نقصان کم ہوتا ہے اس لئے کہ نقصان بتدریج آتا ہے۔ چنانچہ جب اعمال واحوال میں وسعت کی وجہ سے نقصان شہر میں مخفی ہو تو اس کا اثر کچھ عرصے کے بعد ہی ظاہر ہوتا ہے اور بعض اوقات وہ مملکۃ ظالمۃ اپنے بادشاہ سمیت شہر کی خرابی سے پہلے ہی ختم ہو جاتی ہے اور اس کی جگہ دوسری مملکت آ جاتی ہے وہ اس ملک کو نئے سرے سے پیوند لگاتی ہے اور اس نقصان کو جو مخفی تھا ٹھیک کر دیتی ہے۔ چنانچہ وہ نقصان محسوس ہی نہیں ہوتا لیکن ایسا بہت کم ہوتا ہے۔

الانتفاض: نفض (افتعال) انتفاضا خراب ہونا، ٹوٹنا۔ **بالتدریج**: درج (تفعیل) تدریجا آہستہ آہستہ قریب کرنا، ہونا، لپیٹنا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۲۰۹ پر ہے۔ **ترقع**: رقع (ف) رقعا پیوند لگانا، تیز چلنا (س) رقاعۃ احمق و بے شرم ہونا (تفعیل) ترقیعا پیوند لگانا (مفاعلہ) مراقعۃ عادی بننا۔

وَالْمُرَادُ مِنْ هٰذَا أَنَّ حُصُوْلَ النَّقْصِ فِي الْعُمْرَانِ عَنِ الظُّلْمِ وَالْعُدْوَانِ أَمْرٌ وَاقِعٌ لَابُدَّ مِنْهُ لِمَا قَدَّمْنَاهُ وَوَبَالُهُ عَائِدٌ عَلَى الدُّوَلِ. وَلَا تَحْسَبَنَّ الظُّلْمَ إِنَّمَا هُوَ أَخْذُ الْمَالِ أَوِ الْمُلْكِ مِنْ يَدِ مَالِكِهِ مِنْ غَيْرِ عِوَضٍ وَلَا سَبَبٍ كَمَا هُوَ الْمَشْهُوْرُ. بَلِ الظُّلْمُ أَعَمُّ مِنْ ذٰلِكَ وَكُلُّ مَنْ أَخَذَ مُلْكَ أَحَدٍ أَوْ غَصَبَهُ فِي عَمَلِهِ أَوْ طَالَبَهُ بِغَيْرِ حَقٍّ أَوْ فَرَضَ عَلَيْهِ حَقًّا لَمْ يَفْرِضْهُ الشَّرْعُ فَقَدْ ظَلَمَهُ. فَجُبَاةُ الْأَمْوَالِ بِغَيْرِ حَقِّهَا ظَلَمَةٌ. وَالْمُعْتَدُوْنَ عَلَيْهَا ظَلَمَةٌ. وَالْمُنْتَهِبُوْنَ لَهَا ظَلَمَةٌ. وَالْمَانِعُوْنَ لِحُقُوْقِ النَّاسِ ظَلَمَةٌ وَغُصَّابُ الْأَمْلَاكِ عَلَى الْعُمُوْمِ ظَلَمَةٌ. وَوَبَالُ ذٰلِكَ كُلِّهِ عَائِدٌ عَلَى الدَّوْلَةِ بِخَرَابِ الْعُمْرَانِ الَّذِيْ هُوَ مَادَّتُهَا لِإِذْهَابِهِ الْآمَالَ مِنْ أَهْلِهِ.

مقصود یہ ہے کہ ظلم اور زیادتیوں کی وجہ سے آبادی میں نقصان کا ہونا ایسا امر واقع ہے جس سے کوئی مفر نہیں اور اس کا وبال ملکوں پر پڑتا ہے جس کی وجہ ہم بتا چکے۔ یہ نہ سمجھنا

besturdubooks.wordpress.com

کہ ظلم صرف، بغیر عوض اور سبب کے مالک کے ہاتھ سے ملک و مال چھین لینے کو کہتے ہیں جیسا کہ مشہور ہے بلکہ ظلم اس سے کہیں عام ہے جس شخص نے بھی کسی دوسرے کی ملکیت کو لیا یا اپنے عمل کے ذریعے غصب کیا یا بغیر حق کے اس کا مطالبہ کیا یا اس پر کوئی ایسا حق مقرر کیا جو شریعت کا مقرر کردہ نہیں ہے تو اس نے اس پر ظلم کیا ہے۔ چنانچہ بغیر حق کے مالوں کا ٹیکس وصول کرنے والے، ان پر حد سے تجاوز کرنے والے، ان کو لوٹنے والے، لوگوں کے حقوق ادا نہ کرنے والے ظالم ہیں اور املاک کو غصب کرنے والے بالعموم ظالم ہیں ان سب کا وبال ملک پر اس طرح آتا ہے کہ آبادی جو ملک کی اصل ہے برباد ہو جاتی ہے۔ کیونکہ وہ آبادی والوں کی امیدوں کو ختم کر دیتا ہے۔

وَاعْلَمْ أَنَّ هٰذِهٖ هِيَ الْحِكْمَةُ الْمَقْصُوْدَةُ لِلشَّارِعِ فِيْ تَحْرِيْمِ الظُّلْمِ وَهُوَ مَا يَنْشَأُ عَنْهُ مِنْ فَسَادِ الْعُمْرَانِ وَخَرَابِهٖ وَذٰلِكَ مُؤْذِنٌ بِانْقِطَاعِ النَّوْعِ الْبَشَرِيِّ وَهِيَ الْحِكْمَةُ الْعَامَّةُ الْمُرَاعَاةُ لِلشَّرْعِ فِيْ جَمِيْعِ مَقَاصِدِهِ الضَّرُوْرِيَّةِ الْخَمْسَةِ مِنْ حِفْظِ الدِّيْنِ وَالنَّفْسِ وَالْعَقْلِ وَالنَّسْلِ وَالْمَالِ، فَلَمَّا كَانَ الظُّلْمُ كَمَا رَأَيْتَ مُؤْذِنًا بِانْقِطَاعِ النَّوْعِ لِمَا أَدّٰى إِلَيْهِ مِنْ تَخْرِيْبِ الْعُمْرَانِ كَانَتْ حِكْمَةُ الْحَظْرِ فِيْهِ مَوْجُوْدَةً فَكَانَ تَحْرِيْمُهٗ مُهِمًّا وَأَدِلَّتُهٗ مِنَ الْقُرْآنِ وَالسُّنَّةِ كَثِيْرَةٌ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يَأْخُذَهَا قَانُوْنُ الضَّبْطِ وَالْحَصْرِ .

جان لیجئے کہ ظلم کے حرام کرنے میں شارع ﷺ کی یہی حکمت مقصود ہے کہ اس ظلم کی وجہ سے آبادیوں میں فساد اور خرابی پیدا ہوتی ہے اور وہ بنی نوع انسان کے خاتمے کی خبر دیتا ہے۔ یہی وہ حکمت عام ہے جس کی شریعت نے اپنے تمام ضروری مقاصد خمسہ یعنی دین، نفس، عقل، نسب اور مال کی حفاظت میں رعایت کی ہے چنانچہ جب ظلم جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں بنی نوع انسان کے خاتمے کی خبر دیتا ہے اس لئے کہ اسی کی وجہ سے آبادی برباد ہوتی ہے تو ممانعت کی حکمت اس میں موجود ہے چنانچہ اس کو حرام قرار دینا انتہائی اہم ہے۔ قرآن وسنت میں اس کے دلائل اتنے زیادہ ہیں جن کا تحریر وضبط میں احاطہ کرنا مشکل ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

besturdubooks.wordpress.com

اَلْمَدَنِيَّةُ الْعَجَمِيَّةُ عِنْدَ بِعْثَةِ الرَّسُوْلِ ﷺ

(للشیخ ولی اللہ الدھلوی)(1)

اِعْلَمْ! أَنَّ الْعَجَمَ وَالرُّوْمَ لَمَّا تَوَارَثُوا الْخِلَافَةَ قُرُوْنًا كَثِيْرَةً وَخَاضُوْا فِيْ لَذَّةِ الدُّنْيَا،وَنَسُوا الدَّارَ الْآخِرَةَ،وَاسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ، تَعَمَّقُوْا فِيْ مَرَافِقِ الْمَعِيْشَةِ وَتَبَاهَوْا بِهَا،وَوَرَدَ عَلَيْهِمْ حُكَمَاءُ الْآفَاقِ يَسْتَنْبِطُوْنَ لَهُمْ دَقَائِقَ الْمَعَاشِ وَمَرَافِقَهُ،فَمَا زَالُوْا يَعْمَلُوْنَ بِهَا،وَيَزِيْدُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَيَتَبَاهَوْنَ بِهَا،حَتّٰى قِيْلَ: إِنَّهُمْ كَانُوْا يُعَيِّرُوْنَ مَنْ كَانَ يَلْبَسُ مِنْ صَنَادِيْدِهِمْ مِنْطَقَةً أَوْ تَاجًا قِيْمَتُهَا دُوْنَ مِائَةِ أَلْفِ دِرْهَمٍ .أَوْ لَا يَكُوْنُ لَهُ قَصْرٌ شَامِخٌ وَآبْزَنٌ وَحَمَّامٌ وَبَسَاتِيْنُ،وَلَا يَكُوْنُ لَهُ دَوَابُّ فَارِهَةٌ وَغِلْمَانٌ حُسَّانٌ،وَلَا يَكُوْنُ لَهُ تَوَسُّعٌ فِي الْمَطَاعِمِ،وَتَجَمُّلٌ فِي الْمَلَابِسِ وَذِكْرُ ذٰلِكَ يَطُوْلُ وَمَا تَرَاهُ مِنْ مُلُوْكِ بِلَادِكَ يُغْنِيْكَ عَنْ حِكَايَاتِهِمْ .

جناب نبی کریم ﷺ کی بعثت کے وقت عجمی شہریت کا حال

جان لیجئے! کہ عجم اور روم جب ایک لمبا عرصہ بادشاہت کے ساتھ وابستہ رہے تو دنیا کی لذتوں میں ڈوب گئے،دار آخرت کو بھول گئے اور شیطان ان پر غالب آگیا تو وہ معاشی منافع میں منہمک ہو گئے اور ان منافع کے ساتھ فخر کا اظہار کرنے لگے دنیا جہاں کے حکماء حضرات ان کی خدمت میں آتے اور ان کے لئے معیشت کی باریکیاں اور اس کے

---

(1) قطب الدین احمد ولی اللہ بن عبدالرحیم بن وجیہ الدین العمری الدہلوی ۱۱۱۴ھ میں پیدا ہوئے اور اپنے والد محترم سے کسب علم کیا اور پندرہ سال کی عمر بھی نہ گزری تھی کہ فارغ ہوئے پھر تدریس وتالیف کا سلسہ شروع کیا یہاں تک کہ ۱۱۴۳ھ میں حجاز کا سفر کیا،وہاں کے علماء کرام سے استفادہ کیا اور شیخ ابو طاہر مدنی ؒ سے علم حدیث حاصل کیا پھر ہندوستان واپس لوٹے اور درس وافادہ اور تالیف اور تجدید میں مشغول ہو گئے اور آخری وقت تک مشغول رہے۔آپؒ اللہ کی نشانیوں میں سے اور اسلام کی نابغہ روزگار ہستیوں میں سے تھے علامہ سید صدیق حسن خان قنوجی امیر بھوپال کہتے ہیں کہ اگر شیخ قرون متقدمہ میں ہوتے تو اسلام کے کبار ائمہ مجتہدین میں ان کا شمار ہوتا۔آپ محدث،حکیم الاسلام،مفسر،فقیہ،اصولی،متکلم اور سیاسی،فلسفی اور مجدد الدین والعلم تھے،یہی وہ محدث ہیں جو ہندوستان ہی کیا پورے عجم میں چلنے والی سند حدیث کا مرجع ہیں،تمام شیوخ کی سندیں یہاں آکر جمع ہوجاتی ہیں اور پھر آگے سلسلہ سند سب کا ایک ہے اور یہی حضرت محدث دہلویؒ کے نام سے مشہور ہیں آپ عربی لکھنے اور تالیف میں ید طولی رکھتے تھے،آپ کا قلم بحر رواں تھا آپ کی بعض کتابیں ایسی ہیں کہ اب تک اس طرح کی کتابیں نہیں لکھی گئیں خصوصاً" الفوز الکبیر فی اصول التفسیر،ازالۃ الخفاء فی خلافۃ الخلفاء،رسالۃ الانصاف فی سبب الاختلاف" مشہور ہیں،رہی ان کی مشہور کتاب "حجۃ اللہ البالغۃ" تو وہ اپنے موضوع کی منفرد کتاب ہے اور اس میں حقائق دینیہ کی تشریح،عقل و نقل کی تطبیق دینی اور سیاسی نظام کی شرح کی گئی ہے اور یہ سبق بھی اسی سے ماخوذ ہے آپ کی وفات ۱۱۷۶ھ میں ہوئی۔

besturdubooks.wordpress.com

منافع ایجاد کیا کرتے تھے۔ وہ انہی کے ایجاد کردہ معاشی نکات پر ہمیشہ عمل پیرا رہے اور ان میں سے بعض، بعض پر فوقیت لے جاتے تھے اور اس پر اظہار فخر کرتے تھے، حتی کہ یہ کہا جانے لگا کہ وہ لوگ اپنے سرداروں میں سے ہر اس آدمی کو عیب دار گردانتے تھے جو کوئی کمر کا پٹکا یا تاج ایسا پہنتا تھا جس کی قیمت ایک لاکھ دراہم سے کم ہو یا اس کے ہاں عالیشان محل، فوارہ، حمام اور باغات نہ ہوں، اس کے پاس چاق وچوبند جانور ہوں اور نہ ہی اسکے پاس حسین وجمیل غلام ہوں، اس کے کھانوں میں کشادگی وآسودگی ہو اور نہ ہی اس کے لباس تزئین وآرائش سے آراستہ ہوں غرض ان سب کا ذکر بہت طویل ہے اور جب آپ اپنے شہر کے بادشاہوں کو دیکھیں گے تو آپ عجمی ورومی لوگوں کی حکایات سے مستغنی ہو جائیں گے (یعنی یہ ان سے دو چار قدم آگے ہیں)

<u>استحوذ</u>: حوز (استفعال) اِسْتِحْوَاذًا بصلہ [علی] غالب ہونا (ن) حَوْزًا حفاظت کرنا (اِفعال) اِحْوَاذًا ہانکنا، تیز چلنا۔ <u>تعمقوا</u>: عمق (تفعّل) تَعَمُّقًا تہہ تک پہنچنے کی کوشش کرنا [کلامہ] خوب چرب لسانی سے گفتگو کرنا (ک) عُمْقًا دور ہونا، کشادہ ولمبا ہونا (ک) عَمَاقَۃً گہرا ہونا (تفعیل) تعمیقًا گہری نظر ڈالنا۔ <u>تباھوا</u>: بھی (تفاعل) تباھیًا باہم فخر کرنا (ن، س، ک) بَھَاءً حسین وخوبصورت ہونا، ظریف ہونا (س) بَھْیٌ ویران ہونا (تفعیل) تبھیۃً کشادہ کرنا (مفاعلہ) مباھاۃً مقابلہ میں فخر کرنا۔ <u>یستنبطون</u>: نبط (استفعال) استنباطًا ایجاد کرنا، ظاہر کرنا (ض، ن) نَبْطًا، نُبُوطًا زمین یا چشمہ سے ابلنا (اِفعال) اِنباطًا (تفعیل) تنبیطًا نکالنا، ظاہر کرنا (افتعال) انتباطًا [الحکم] اجتہاد سے نکالنا۔ <u>صنادید</u>: بہادر سردار، مصیبتیں، لشکر کی جماعت [مفرد] صِنْدِید، صِنْدِد۔ <u>منطقۃ</u>: کمر کا پٹکا [جمع] مناطق۔ نطق (ض) نُطْقًا، نُطُوقًا بولنا (اِفعال) اِنطاقًا گفتگو کرانا (تفعیل) تنطیقًا پٹکا یا پیٹی باندھنا، گفتگو کرانا۔ النطق (مصدر) نطق ظاہری (گفتگو) ونطق باطنی (فہم وادراک) ہر دو مراد ہوتے ہیں۔ <u>شامخ</u>: [جمع] شُمَّخ بلند ہونا۔ شمخ (ف) شَمْخًا، شُمُوخًا بلند ہونا (تفاعل) تشامخًا بلند ہونا، تکبر کرنا۔ <u>فارھۃ</u>: چالاک، خوب کھانے والا۔ فرہ (س) فَرَھًا خوش ہونا، اکڑنا (کرم) فَرَاھۃً، فُرُوھۃً ماہر ہونا، حاذق ہونا (اِفعال) اِفراھًا چست وچالاک غلام لینا۔

فَدَخَلَ كُلُّ ذٰلِكَ فِيْ أُصُوْلِ مَعَاشِهِمْ وَصَارَ لَا يَخْرُجُ مِنْ قُلُوْبِهِمْ إِلَّا أَنْ تَمَزَّعَ وَتَوَلَّدَ مِنْ ذٰلِكَ دَاءٌ عُضَالٌ دَخَلَ فِيْ جَمِيْعِ أَعْضَاءِ الْمَدِيْنَةِ، وَآفَةٌ عَظِيْمَةٌ لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ أَحَدٌ مِنْ أَسْوَاقِهِمْ وَرُسْتَاقِهِمْ وَغَنِيِّهِمْ وَفَقِيْرِهِمْ إِلَّا

besturdubooks.wordpress.com

فَداسْتَوْلَتْ عَلَيْهِ وَأَخَذَتْ بِتَلَا بِيْبِهِ وَأَعْجَزَتْهُ فِي نَفْسِهِ وَأَهَاجَتْ عَلَيْهِ غُمُوْمًا وَهُمُوْمًا لَا إِرْجَاءَ لَهَا.

بہر حال! یہ سب باتیں ان کے معیشت کے اصولوں میں اس طرح رچ بس گئیں کہ ان کے دلوں سے نکلتی ہی نہ تھیں مگر یہ کہ ان کے دل ٹکڑے ٹکڑے کردیے جائیں، نوبت بایں جارسید کہ ان لوگوں میں ایک ایسا تھکا دینے والا مرض ناسور پیدا ہوگیا جو کہ شہر کے تمام لوگوں میں سرایت کرگیا اور اسکی وجہ سے عظیم مصیبت پیدا ہوگئی، جس سے ان کا کوئی فرد، بازار گنجان آبادیاں، امراء، اور فقراء، وغربا بھی محفوظ نہ رہے، الغرض سب پر یہ مصیبت چھاگئی اور ان لوگوں کو ان کے گریبانوں سے پکڑ لیا اور ان کو اپنے نفس میں عاجز ومجبور کردیا اور ان کو ایسی پریشانیوں اور مصائب میں گھیر دیا جن کے ختم ہونے کا زمانہ قریب نہ تھا۔

تمزع: مزع (تفعّل) تمزعا جدا جدا کرنا، تقسیم کرنا (ف) مُزعاً آہستہ سے چھلانگ مارنا، متفرق کرنا۔ عضال: عضل (ن) عضلاً سخت ہونا منع کرنا (ض، س، ن) عَضلاً، عِضلاناً منع کرنا (س) عَضلاً بہت سخت گوشت والا ہونا، پنڈلی کے پٹھے کا موٹا ہونا۔ رساتیقھم: دیہات [جمع] رَساتیق۔ بتلابیبہ: [مفرد] تلبیب گریبان، حکلف عقل کا اظہار کرنا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۲۵۶ پر ہے۔ إرجاء: رجاً (إفعال) إرجاءً از مانہ قریب ہونا، مؤخر کرنا۔

وَذٰلِكَ أَنَّ تِلْكَ الْأَشْيَاءَ لَمْ تَكُنْ لِتَحْصُلَ إِلَّا بِبَذْلِ أَمْوَالٍ خَطِيْرَةٍ وَلَا تَحْصُلُ تِلْكَ الْأَمْوَالُ إِلَّا بِتَضْعِيْفِ الضَّرَائِبِ عَلَى الْفَلَّاحِيْنَ وَالتُّجَّارِ وَأَشْبَاهِهِمْ، وَالتَّضْيِيْقِ عَلَيْهِمْ فَإِنِ امْتَنَعُوْا قَاتَلُوْهُمْ وَعَذَّبُوْهُمْ وَإِنْ أَطَاعُوْا جَعَلُوْهُمْ بِمَنْزِلَةِ الْحَمِيْرِ وَالْبَقَرِ يُسْتَعْمَلُ، تُسْتَعْمَلُ فِي النَّضْحِ وَالدِّيَاسِ وَالْحَصَادِ، وَلَا تُقْتَنٰى إِلَّا لِيُسْتَعَانَ بِهَا فِي الْحَاجَاتِ. ثُمَّ لَا تُتْرَكُ سَاعَةً مِّنَ الْعَنَاءِ حَتّٰى صَارُوْا لَا يَرْفَعُوْنَ رُؤُوْسَهُمْ إِلَى السَّعَادَةِ الْأُخْرَوِيَّةِ أَصْلًا وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ذٰلِكَ.

یہ بات بھی مسلم ہے کہ یہ تمام چیزیں مال کثیر خرچ کیے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی تھیں اور اس "مال کثیر" کو حاصل کرنے کا واحد راستہ صرف یہی تھا کہ کسانوں، تاجروں اور ان جیسے دوسرے لوگوں پر عشر وخراج (یعنی ٹیکسز) دوگنے کردیے جائیں اور ان پر زندگی تنگ کردی جائے چنانچہ اگر یہ کسان وغیرہ ان ٹیکسز سے انحراف کرتے تو وہ لوگ ان سے جنگ وجدال کا معاملہ کرتے اور تکلیفیں پہنچاتے۔ اگر یہ کسان وغیرہ ان کی اطاعت وفرمانبرداری

besturdubooks.wordpress.com

کرتے تو وہ لوگ ان کو گدھوں اور گائے کی مانند کھیتوں کے سیراب کرانے اور کھیتی وغلہ گہانے اور کاٹنے وغیرہ میں استعمال کرتے اور ان کو جمع ہی اس لئے کیا جاتا تھا کہ ان سے اپنی حاجات میں مدد لی جائے، پھر ان کو تھکاوٹ ومشقت کے لحاظ سے ایک لمحہ بھی دور نہیں رکھا جاتا یہاں تک کہ ان کی حالت ایسی ہوگئی کہ سعادت اخروی کی طرف کبھی سر اٹھا کر دیکھا اور نہ ہی وہ اس کی قوت وطاقت رکھتے تھے۔

الضرائب: [مفرد] ضَرِیبۃ جزیہ، عادت، طبیعت۔ النضح: پانی جس سے کھیت سیراب کیا جائے، پانی وغیرہ کا چھڑکاؤ، ہر وہ چیز جو پانی کی طرح رقیق ہو۔ نضح (ف، ض) نَضْحًا چھڑکنا (ف) نَضْحًا، نَضَحَانًا ٹپکنا، پسینہ والا ہونا (إفعال) إنضاحًا آلودہ کرنا۔
الدیاس: دوس (ن) دَوْسًا، دِیاسۃً گاہنا، کسی کو ذلیل کرنا، صیقل کرنا (انفعال) اندیاسۃً پاؤں سے روندا جانا (مفاعلہ) مداوسۃً جنگ میں ایک دوسرے کو پاؤں سے روندنا۔ لاتقتنی: قنو (افتعال) اقتناءً جمع کرنا، اپنے لئے حاصل کرنا (ن) قنوا، قنوانًا جمع کرنا، پیدا کرنا (ض، س) قنوًا لازم پکڑنا، غنی کرنا (س) قنًا تنگ ہونا (تفعیل) تقنیًا نفقہ سے بچے ہوئے کا ذخیرہ کرنا۔
العناء: عنی (س) عَنَاءً تھکنا (ض) عُنیًّا واقع ہونا، مفید ہونا، عِنایۃً حفاظت کرنا (إفعال) إعناءً (تفعیل) تعنیۃً تکلیف پہنچانا (مفاعلہ) معاناۃً مشقت برداشت کرنا، مدارات کرنا (افتعال) اعتناءً اہتمام کرنا۔

وَرُبَّمَا كَانَ إِقْلِيمٌ وَاسِعٌ لَيْسَ فِيهِمْ أَحَدٌ يُهِمُّهُ دِينُهُ، وَلَمْ يَكُنْ لِيَحْصُلَ أَيْضًا إِلَّا بِقَوْمٍ يَتَكَسَّبُونَ بِتَهْيِئَةِ تِلْكَ الْمَطَاعِمِ وَالْمَلَابِسِ وَالْأَبْنِيَةِ وَغَيْرِهَا وَيَتْرُكُونَ أُصُولَ الْمَكَاسِبِ الَّتِي عَلَيْهَا بِنَاءُ نِظَامِ الْعَالَمِ وَصَارَ عَامَّةُ مَنْ يَطُوفُ عَلَيْهِمْ يَتَكَلَّفُونَ مُحَاكَاةَ الصَّنَادِيدِ فِي هٰذِهِ الْأَشْيَاءِ وَإِلَّا لَمْ يَجِدُوا عِنْدَهُمْ حِظْوَةً وَلَا كَانُوا عِنْدَهُمْ عَلَى بَالٍ.

بسا اوقات ایسا ہوتا تھا کہ ایک بہت بڑی ریاست ہوتی تھی لیکن اس میں کوئی بھی ایسا شخص نہیں ہوتا تھا جسکے نزدیک اسکا دین اہمیت رکھتا ہو اور اسکو حاصل کرنے والا بھی کوئی نہیں ہوتا تھا ہاں مگر ایسی قوم وہاں آباد ہوتی تھی جن کی کمائی کے مصارف کھانے، لباس اور عمارات وغیرہ ہی تھیں اور وہ کمائی کے ان اصولوں کو جن پر نظام عالم کی بنیاد تھی چھوڑ دیتے تھے چنانچہ ان کے پاس آنے والے عام لوگ بھی اس پر مجبور ہوتے تھے کہ وہ ان کے سامنے ان اشیاء کے متعلق سرداروں کی حکایات وقصص بیان کریں وگرنہ وہ ان کے نزدیک کوئی مقام

besturdubooks.wordpress.com

رکھتے تھے اور نہ ہی ان کی کوئی حیثیت ہوتی تھی۔

وَصَارَ جُمْهُوْرُ النَّاسِ عَيَالًا عَلَى الْخَلِيْفَةِ يَتَكَفَّفُوْنَ مِنْهُ تَارَةً عَلٰى أَنَّهُمْ مِنَ الْغُزَاةِ وَالْمُدَبِّرِيْنَ لِلْمَدِيْنَةِ يَتَرَسَّمُوْنَ بِرُسُوْمِهِمْ وَلَا يَكُوْنُ الْمَقْصُوْدُ دَفْعَ الْحَاجَةِ وَلٰكِنَّ الْقِيَامَ بِسِيْرَةِ سَلَفِهِمْ، وَتَارَةً عَلٰى أَنَّهُمْ شُعَرَاءُ جَرَتْ عَادَةُ الْمُلُوْكِ بِصِلَتِهِمْ، وَتَارَةً عَلٰى أَنَّهُمْ زُهَّادٌ وَفُقَرَاءُ يَقْبُحُ مِنَ الْخَلِيْفَةِ أَنْ لَا يَتَفَقَّدَ حَالَهُمْ فَيَضِيْقُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَتَتَوَقَّفُ مَكَاسِبُهُمْ عَلٰى صُحْبَةِ الْمُلُوْكِ وَالرِّفْقِ بِهِمْ وَحُسْنِ الْمُحَاوَرَةِ مَعَهُمْ وَالتَّمَلُّقِ مِنْهُمْ وَكَانَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَنُّ الَّذِيْ تَتَعَمَّقُ أَفْكَارُهُمْ فِيْهِ وَتَضِيْعُ أَوْقَاتُهُمْ مَعَهُ.

چنانچہ لوگوں کا ایک بڑا طبقہ خلیفہ کی زیر کفالت تھا، وہ لوگ خلیفہ کے سامنے دست سوال دراز کرتے کبھی اس عنوان سے کہ وہ غازیوں میں سے اور شہر کے خیر خواہوں میں سے ہیں اور ان کے طریقے پر گامزن ہیں۔ انکا مقصد حاجت کو پورا کرنا نہیں ہوتا تھا بلکہ اپنے سلف کی سیرت وکردار کو اختیار کرنا ہوتا تھا، کبھی اس عنوان سے کہ وہ شعراء میں سے ہیں اور بادشاہوں کی عادت ہے کہ وہ ان کو صلہ دیتے ہیں اور کبھی اس عنوان سے کہ وہ زاہد وفقیر ہیں اور خلیفہ کو یہ بات ناگوار تھی کہ ان زہاد کے حالات سے ناآشنا ہو کہ وہ ایک دوسرے پر بوجھ بن جائیں بادشاہوں کی صحبت، انکے ساتھ نرمی، اچھی گفتگو اور خوشامد وچاپلوسی ہی ان کی کمائی کا مدار تھی اور یہ ایک ایسا فن تھا جس میں ہی ان کی فکریں ڈوبی ہوئی تھیں اور اسی میں انکا وقت ضائع ہوتا تھا۔

__یتکففون__: کفف (تفعّل) تکففا مانگنے کے لئے ہاتھ پھیلانا، مٹھی بھر یا بھوک روکنے کے لائق مانگنا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۱۴۱ پر ہے۔ __یقبح__: قبح (ک) قبحا، قباحۃ برا ہونا، بدصورت ہونا۔ __یتفقد__: فقد (تفعّل) تفقدا (افتعال) افتقادا گم شدہ کی تلاش کرنا۔ __التملق__: ملق (تفعّل) تملقا چاپلوسی کرنا، چبانا (س) ملقا (مفاعلہ) مملقۃ چاپلوسی کرنا (ن) ملقا مٹانا، نرم کرنا (افعال) إملاقا محتاج ہو جانا، ضائع کر دینا (انفعال) انملاقا نرم وچمکدار ہونا، بچ نکلنا۔

فَلَمَّا كَثُرَتْ هٰذِهِ الْأَشْغَالُ تَشَبَّحَ فِيْ نُفُوْسِ النَّاسِ هَيْآتٌ خَسِيْسَةٌ وَأَعْرَضُوْا عَنِ الْأَخْلَاقِ الصَّالِحَةِ، وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَعْرِفَ حَقِيْقَةَ هٰذَا الْمَرَضِ فَانْظُرْ إِلٰى قَوْمٍ لَيْسَتْ فِيْهِمُ الْخِلَافَةُ وَلَا هُمْ مُتَعَمِّقُوْنَ فِيْ لَذَائِذِ الْأَطْعِمَةِ وَالْأَلْبِسَةِ تَجِدُ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ بِيَدِهٖ أَمْرُهٗ وَلَيْسَ عَلَيْهِ مِنَ الضَّرَائِبِ الثَّقِيْلَةِ مَا يُثْقِلُ ظَهْرَهٗ فَهُمْ يَسْتَطِيْعُوْنَ التَّفَرُّغَ لِأَمْرِ الدِّيْنِ وَالْمِلَّةِ، ثُمَّ تَصَوَّرْ حَالَهُمْ لَوْ

besturdubooks.wordpress.com

كَانَ فِيهِمِ الْخِلَافَةُ وَمَلَأُهَا وَسَخَّرُوْا الرَّعِيَّةَ وَتَسَلَّطُوْا عَلَيْهِمْ.

چنانچہ جب یہ اشغال بڑھ گئے تو لوگوں میں بری اور خراب کیفیات ظاہر ہونے لگیں اور وہ اچھے اخلاق سے روگردانی کرنے لگے، اگر آپ چاہتے ہیں کہ اس مرض کی حقیقت کو پہچان لیں تو اولاً ایک ایسی قوم کا تصور کریں جس میں نہ ہی خلافت ہو، اور نہ ہی وہ لوگ کھانے پینے کی لذتوں میں مستغرق ہوں، اسمیں ہر آدمی کو اپنا خود کفیل پائیں گے اور نہ ہی اس پر بھاری ٹیکسز ہوں گے جو اس کی پیٹھ کو جھکا دیں، تو وہ لوگ دین اور امت کے لئے فرصت پا سکتے ہیں پھر آپ اس قوم کا تصور کریں جسمیں خلافت ہو اور اس کا نگران و سربراہ ہو جس نے لوگوں کو اور رعایا کو مسخر کر رکھا ہو اور لوگوں پر مسلط ہو گیا ہو (تو پھر آپ پر اس مرض کی حقیقت آشکار ہو جائیگی)۔

فَلَمَّا عَظُمَتْ هٰذِهِ الْمُصِيبَةُ وَاشْتَدَّ هٰذَا الْمَرَضُ سَخِطَ عَلَيْهِمُ اللّٰهُ وَالْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ وَكَانَ رِضَاهُ تَعَالٰى فِيْ مُعَالَجَةِ هٰذَا الْمَرَضِ بِقَطْعِ مَادَّتِهٖ فَبَعَثَ نَبِيًّا أُمِّيًّا ﷺ لَمْ يُخَالِطِ الْعَجَمَ وَالرُّوْمَ وَلَمْ يَتَرَسَّمْ بِرُسُوْمِهِمْ وَجَعَلَهٗ مِيْزَانًا يُعْرَفُ بِهِ الْهُدٰى الصَّالِحُ الْمَرْضِيُّ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ غَيْرِ الْمَرْضِيِّ وَأَنْطَقَهٗ بِذَمِّ عَادَاتِ الْأَعَاجِمِ وَقُبْحِ الْاِسْتِغْرَاقِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْاِطْمِئْنَانِ بِهَا، وَنَفَثَ فِيْ قَلْبِهٖ أَنْ يُحَرِّمَ عَلَيْهِمْ رُؤُوْسَ مَا اعْتَادَهُ الْأَعَاجِمُ وَتَبَاهَوْا بِهَا كَلُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالْقَسِّيِّ وَالْأُرْجُوَانِ، وَاسْتِعْمَالِ أَوَانِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَحُلِيِّ الذَّهَبِ غَيْرِ الْمُقَطَّعِ، وَالثِّيَابِ الْمَصْنُوْعَةِ فِيْهَا الصُّوَرُ وَتَزْوِيْقِ الْبُيُوْتِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ، وَقَضٰى بِزَوَالِ دَوْلَتِهِمْ بِدَوْلَتِهٖ وَرِيَاسَتِهِمْ بِرِيَاسَتِهٖ وَبِأَنَّهٗ إِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهٗ.

چنانچہ جب یہ مصیبت بڑی ہوگئی اور یہ مرض شدت اختیار کر گیا تو اللہ رب العزت اور اس کے مقرب فرشتے ان سے ناراض ہوگئے اور اللہ تعالیٰ کی رضا اس میں ہوئی کہ وہ اس مرض کا علاج اس کے مادے کو ختم کر کے کریں چنانچہ نبی امی (ہاشمی سرور کونین، تاجدار دو عالم محمد ﷺ) کو مبعوث فرمایا جنکی عجم و روم کے لوگوں سے کوئی مخالطت تھی اور نہ ہی ان کے رسوم سے وہ آراستہ تھے، اللہ تعالیٰ نے اس نبی کو ایسا معیار بنا دیا جس کے ذریعہ صالح اور مقبول عند اللہ ہدایت کو غیر مقبول ہدایت سے امتیاز کر لیا جاتا تھا، انکو عادات عجم کی برائی سے آگاہ فرمایا اور دنیاوی زندگی میں انہماک اور اس کے ساتھ اطمینان کو ناپسند فرمایا۔ ان کے دل میں

besturdubooks.wordpress.com

القاء فرمایا کہ وہ ان لوگوں پر ایسی برائیوں کی جڑیں جیسے ریشم کا استعمال، ریشمی لباس اور کپڑوں کا پہننا، سونے چاندی کے برتن کا استعمال، غیر ڈھلے ہوئے سونے کے زیورات، تصاویر پر مشتمل کپڑے اور گھروں کے نقش ونگار وغیرہ، حرام کردیں جن کو اعاجم نے اختیار کیا اور ان کے ساتھ فخر کیا اور یہ فیصلہ فرمایا کہ ان کے ملک وسلطنت کا زوال ان (ﷺ) کے ملک وسلطنت کے بدلے میں اور ان (روم وعجم) کی ریاست کا زوال اس (ﷺ) کی ریاست کے بدلے میں ہے۔ جب کسریٰ ہلاک ہوجائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہے اور جب قیصر ہلاک ہوجائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہے۔

نفث: نفث (ن، ض) نَفْثاً، نَفَثاناً القاء کرنا، تھوک پھینکنا (مفاعلہ) منافثۃً چپکے چپکے بات کرنا۔ تزویق: زوق (تفعیل) تزویقاً نقش ونگار کرنا، آراستہ کرنا۔

☆☆☆☆☆☆☆

أَهْلُ الطَّبَقَةِ الْعُلْيَا مِنَ الْأُمَّةِ

(لسید عبدالرحمن الکواکبی(۱)

اَلْفُتُوْرُ بَالِغٌ فِيْ غَالِبِ أَهْلِ الطَّبَقَةِ الْعُلْيَا مِنَ الْأُمَّةِ وَلَا سِيَّمَا فِي الشُّيُوْخِ، مُرَتَّبَةٌ (الْخَوَرَ فِي الطَّبِيْعَةِ) لِأَنَّنَا نَجِدُهُمْ يَنْتَقِصُوْنَ أَنْفُسَهُمْ فِيْ كُلِّ شَيْئٍ، وَيَتَقَاصَرُوْنَ عَنْ كُلِّ عَمَلٍ وَيَحْجِمُوْنَ عَنْ كُلِّ إِقْدَامٍ، وَيَتَوَقَّعُوْنَ الْخَيْبَةَ فِيْ كُلِّ أَمَلٍ، وَمِنْ أَقْبَحِ آثَارِ هٰذَا الْخَوَرِ نَظَرُهُمُ الْكَمَالَ فِي الْأَجَانِبِ كَمَا يَنْظُرُ الصِّبْيَانُ الْكَمَالَ فِيْ آبَائِهِمْ وَمُعَلِّمِيْهِمْ، فَيَنْدَفِعُوْنَ لِتَقْلِيْدِ الْأَجَانِبِ وَأَتْبَاعِهِمْ،

(۱) سید عبدالرحمان الکواکبی حلب کے ایک معزز گھرانے میں ۱۲۶۵ھ میں پیدا ہوئے انمیں بڑے لوگوں کا فخر پایا جاتا تھا اور آپ نے ایسی فضا میں جو اپنی بلندو بالا عزت وشرافت، غیرت وحمیت جیسی رسوم کیساتھ ممتاز تھی، پرورش پائی اور اسی پرورش کی وجہ سے آپ کی طبیعت ایسی ہوگئی کہ بات میں سنجیدگی، فکر میں گہرائی اور شرافت میں پاکبازی تھی۔ اپنی قوم کے دیگر افراد کی طرح آپنے لغت عربی اور دیگر علوم کو حاصل کیا (لیکن) آپ نے اس تعلیم پر اکتفاء نہ کیا بلکہ علوم ریاضیہ اور طبعیہ (فزکس) کی وادی پرخاش میں اترے اور اس مرحلے کو بھی بخیر وخوبی طے کیا، آپ فارسی اور ترکی زبانوں پر دسترس حاصل کرکے تاریخی کتب اور عثمانی طرز حکومت کے قوانین کے مطالعہ میں منہمک ہوگئے۔ آپ بہت سارے حکومتی عہدوں اور مناصب پر فائز ہوئے۔ حلب میں "الشہباء" نامی تحریک آزادی کا رسالہ نکالتے تھے جسمیں حلب میں (جابر) حکمرانوں کی جارحیت کی خوب خبر لیتے تھے، آپ مسلمانوں کے خراب احوال کے بارے میں بڑے حساس تھے چنانچہ آپ نے کرہ ارض کے تمام مسلمانوں کے تعارف، انکے امراض کی تشخیص اور اسکے علاج کی جستجو کیلئے زندگی کا ایک بڑا حصہ مختص کردیا اور یہ متن میں مذکور امراض بھی اسی جستجو کا ایک حصہ ہیں، امراض بھی بیان کیے اور ساتھ میں علاج بھی، اسی طلب وجستجو میں انھوں نے مشرق سے مغرب تک کے مسلمانوں کے تمام شہروں میں سیاحت کی یہاں تک کہ مصر میں ۶ ربیع الاول ۱۳۲۰ھ میں انکو موت نے آلیا۔

فِيمَا يَظُنُّونَهُ رِقَّةً وَظَرَافَةً وَتَمَدُّنًا وَيَنْخَدِعُوْنَ لَهُمْ فِيمَا يَغُشُّوْنَهُمْ بِهِ، كَاسْتِحْسَانِ تَرْكِ التَّصَلُّبِ فِي الدِّيْنِ وَالْاِفْتِخَارِ بِهِ،

امت کے اونچے طبقے کے لوگ

سستی امت کے اکثر اونچے طبقے والوں اور خصوصا اس طبقے کے سرداروں میں طبعی کمزوری کے درجے کو پہنچ چکی ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ وہ ہر چیز میں اپنے آپ کو ناقص سمجھتے ہیں، ہر عمل کی انجام دہی میں کوتاہی کرتے ہیں، ہر قسم کے اقدام سے باز رہتے ہیں اور ہر امید میں محرومی کی توقع رکھتے ہیں اس کمزوری کا قبیح ترین اثر ان کا اجنبی لوگوں میں کمال کو اس طرح دیکھنا ہے جیسے بچے اپنے والدین اور اساتذہ میں دیکھتے ہیں۔ چنانچہ وہ اجنبیوں اور ان کے پیروکاروں کی تقلید ان چیزوں میں تیزی سے کرتے ہیں جسے وہ آسودگی، ذہانت اور تہذیب خیال کرتے ہیں اور وہ ایسی چیزوں میں انکے دھوکہ میں آجاتے ہیں جس کے ذریعہ وہ (اجانب) انہیں دھوکہ میں مبتلا کریں جیسے دین میں سختی چھوڑ دینے کو اچھا سمجھنا اور اس پر فخر کرنا۔

الفتور: [مفرد] الفتر کمزوری، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۲۱۷ پر ہے۔ الخور: خور (س) خَوَرًا کمزور وسست ہونا، ٹوٹنا (تفعیل) تخویرًا کمزور ہونا، ڈھیلا ہونا (إفعال) إخارةً موڑنا (استفعال) استخارةً مہربانی چاہنا۔ یحجمون: حجم (إفعال) إحجامًا بصلہ [عن] ڈر کر باز رہنا، پیچھے ہٹنا (ن،ض) حَجْمًا بصلہ [عن] پھیرنا، پچھنے لگانا (ن) حَجْمًا ابھرنا (افتعال) احتجامًا پچھنے لگوانا۔ الخيبة: خيب (ض) خَيْبَةً (تفعّل) تخيّبًا محروم ہونا (إفعال) إخابةً (تفعيل) تخييبًا محروم کرنا۔ رقة: آسودگی، مہربانی، رحمت، شرم، باریکی، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۴۴ پر ہے۔ ظرافة: ظرف (ک) ظَرَافَةً ظَرْفًا ذہین ہونا، خوش شکل وچالاک ہونا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۲۰۷ پر ہے۔ تمدنا: مدن (تفعّل) تمدُّنًا شائستہ ہونا (ن) مُدُوْنًا اقامت کرنا، شہر میں آنا (تفعیل) تمدینًا شہر آباد کرنا۔

فَمِنْهُمْ مَّنْ يَسْتَحْيِيْ مِنَ الصَّلَاةِ فِيْ غَيْرِ الْخَلَوَاتِ، وَكَإِهْمَالِ التَّمَسُّكِ بِالْعَادَاتِ الْقَوْمِيَّةِ، فَمِنْهُمْ مَّنْ يَسْتَحْيِيْ مِنْ عِمَامَتِهِ، وَكَالْبُعْدِ عَنِ الْاِعْتِزَازِ بِالْعَشِيْرَةِ كَأَنَّ قَوْمَهُمْ مِنْ سَقَطِ الْبَشَرِ، وَكَنَبْذِ التَّحَزُّبِ لِلرَّأْيِ كَأَنَّهُمْ خُلِقُوْا قَاصِرِيْنَ، وَكَالْغَفْلَةِ عَنْ إِيْثَارِ الْأَقْرَبِيْنَ فِي الْمَنَافِعِ، وَكَالْقُعُوْدِ عَنِ التَّنَاصُرِ وَالتَّرَاحُمِ بَيْنَهُمْ كَيْ لَا يُشَمَّ مِنْ ذٰلِكَ رَائِحَةُ التَّعَصُّبِ الدِّيْنِيِّ، وَإِنْ كَانَ عَلَى الْحَقِّ إِلٰى نَحْوِ ذٰلِكَ مِنَ الْخِصَالِ الذَّمِيْمَةِ فِيْ أَهْلِ الْخَوَرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۱۸

besturdubooks.wordpress.com

الْحَمِيْدَةِ فِي الْأَجَانِبِ، لِأَنَّ الْأَجَانِبَ يُمَوِّهُوْنَ عَلَيْهِمْ بِأَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ التَّحَلِّي بِهَا دُوْنَهُمْ .

چنانچہ ان میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو تنہائی کے علاوہ نماز پڑھنے سے شرم محسوس کرتے ہیں۔ اسی طرح قومی عادات اپنانے کو جان بوجھ کر چھوڑ دینا، بعض پگڑی پہننے سے شرم کرتے ہیں، اسی طرح اپنے قبیلہ پر فخر کرنے سے دور رہنا گویا انکی قوم گرے پڑے لوگ ہیں، اسی طرح رائے (مشورہ) کے لئے جمع ہونے کو پس پشت ڈال دینا گویا کہ وہ ناقص (اور گھٹیا) پیدا کیے گئے ہیں۔ اسی طرح ضرورت کی چیزوں میں رشتہ داروں کیلئے قربانی دینے سے غفلت برتنا۔ اسی طرح آپس میں ایک دوسرے کی مدد اور شفقت کو چھوڑ دینا تا کہ اس سے دینی تعصب کی بو نہ سونگھی جاسکے اگر چہ وہ تعصب حق ہی کیوں نہ ہو۔ اس طرح کی جتنی بری عادتیں کمزور مسلمانوں میں پائی جاتی ہیں، وہ سب اجانب کے حق میں اچھی ہیں، اس لیے کہ اجانب ان کو یہ باور کراتے ہیں کہ وہی ان صفات کے زیور سے آراستہ ہیں نہ کہ دوسرے لوگ۔

اِهمال: همل (إفعال) إهمالاً جان بوجھ کر یا بھولے سے چھوڑ دینا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۲۸ پر ہے۔ الاعتزاز: عزز (افتعال) اعتزاز فخر کرنا، اپنے آپ کو طاقتور وقوی سمجھنا (ض) عزیز ہونا، قوی ہونا (تفعیل) تعزیزاً تعظیم کرنا (إفعال) إعزازاً عزیز بنانا۔ التحزب: حزب (تفعّل) تحزباً جمع ہونا، پارٹی پارٹی ہونا (ن) حزباً پہنچنا، سخت ہونا (تفعیل) تحزیباً پارٹی پارٹی کرکے جمع کرنا۔ یموھون: موہ (تفعیل) تمویھا جھوٹی بات خلاف واقعہ سنانا (ن) مَوْھا داخل ہونا، ملانا (إفعال) إماحةً ملنا، ملانا۔

وَهٰؤُلَاءِ الْوَاهِنَةُ يَحِقُّ لَهُمْ أَنْ تَشُقَّ عَلَيْهِمْ مُفَارَقَةُ حَالَاتٍ أَلِفُوْهَا عُمُرَهُمْ، كَمَا قَدْ يَأْلَفُ الْجِسْمُ السُّقْمَ فَلَا تَلَذُّ لَهُ الْعَافِيَةُ فَإِنَّهُمْ مُنْذُ نُعُوْمَةِ أَظْفَارِهِمْ تَعَلَّمُوا الْأَدَبَ مَعَ الْكَبِيْرِ يُقَبِّلُوْنَ يَدَهُ أَوْ ذَيْلَهُ أَوْ رِجْلَهُ، وَأَلِفُوا الْإِحْتِرَامَ فَلَا يَدُوْسُوْنَ الْكَبِيْرَ وَلَوْ دَاسَ رِقَابَهُمْ، وَأَلِفُوا الثَّبَاتَ ثَبَاتَ الْأَوْتَادِ تَحْتَ الْمَطَارِقِ، وَأَلِفُوا الْإِنْقِيَادَ وَلَوْ إِلَى الْمَهَالِكِ، وَأَلِفُوْا أَنْ تَكُوْنَ وَظِيْفَتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ دُوْنَ النَّبَاتِ، ذَاكَ يَتَطَاوَلُ وَهُمْ يَتَقَاصَرُوْنَ. ذَاكَ يَطْلُبُ السَّمَاءَ وَهُمْ يَطْلُبُوْنَ الْأَرْضَ، كَأَنَّهُمْ لِلْمَوْتِ مُشْتَاقُوْنَ .

ان کمزور (بزدل) لوگوں کے مناسب ہے کہ ان حالات کی جدائی ان پر گراں ہو

besturdubooks.wordpress.com

جن سے تمام عمر یہ ایسے مانوس تھے جیسے کبھی جسم بیماری سے مانوس ہو جاتا ہے اور اسے عافیت میں لذت نہیں آتی اسلئے کہ انہوں نے اپنی کامیابیوں کی نعمتوں میں بڑے کیساتھ ایسا ادب کرنا سیکھا کہ اسکے ہاتھ، دامن یا پاؤں چومتے ہیں اور (اسکے ساتھ) ایسا احترام کرنے سے مانوس ہوئے کہ اسکو کبھی ذلیل نہیں کرتے چاہے وہ انکی گردن کچل دے، ایسی ثابت قدمی سے مانوس ہوئے جیسے میخوں کی ہتھوڑے تلے ثابت قدمی ہوتی ہے اور تابعداری کے (بھی) عادی تھے چاہے وہ ہلاکت کیطرف لے جانے والی ہو اور اس سے بھی مانوس ہو گئے تھے کہ زندگی میں انکا رزق مقرر ہو جائے نہ کہ زمین سے اگنے والی شے (یعنی ان کو ماہانہ وظیفہ رقم کی صورت میں درکار تھا) وہ بڑا ترقی کرتا رہتا ہے اور یہ تنزلی کا شکار رہتے ہیں وہ آسمان کی بلندیوں کا طالب ہوتا ہے اور یہ زمین کی پستیوں کے طالب ہوتے ہیں گویا یہ موت کے امیدوار ہیں۔

المطارق: [مفرد] المِطرَق ہتھوڑا، روئی اون دھننے کا ڈنڈا۔ طرق (ن) طرقًا ہتھوڑا مارنا، اون دھننا، کھٹکھٹانا۔

وَهٰكَذَا طُوْلُ الْأُلْفَةِ عَلٰى هٰذِهِ الْخِصَالِ قَلَبَ فِيْ فِكْرِهِمُ الْحَقَائِقَ وَ جَعَلَ عِنْدَهُمُ الْمَخَازِيَ مَفَاخِرَ، فَصَارُوْا يُسَمُّوْنَ التَّصَاغُرَ أَدَبًا. وَالتَّذَلُّلَ لُطْفًا، وَالتَّمَلُّقَ فَصَاحَةً. وَاللُّكْنَةَ رَزَانَةً، وَتَرْكَ الْحُقُوْقِ سَمَاحَةً، وَقُبُوْلَ الْإِهَانَةِ تَوَاضُعًا، وَالرِّضَاءَ بِالظُّلْمِ طَاعَةً، كَمَا يُسَمُّوْنَ دَعْوَى الْإِسْتِحْقَاقِ غُرُوْرًا. وَ الْخُرُوْجَ عَنِ الشَّأْنِ الذَّاتِيِّ فُضُوْلًا. وَمَدَّ النَّظَرِ إِلَى الْغَدِ أَمَلًا، وَالْإِقْدَامَ تَهَوُّرًا، وَ الْحَمِيَّةَ حَمَاقَةً، وَالشَّهَامَةَ شَرَاسَةً وَحُرِّيَّةَ الْقَوْلِ وَقَاحَةً وَحُبَّ الْوَطَنِ جُنُوْنًا.

اسی طرح ان خصائل پران کی دیرینہ انسیت نے حقائق کو انکے ذہنوں میں الٹ دیا اور ان کے ہاں ذلت کی چیزوں کو فخر کی اشیاء بنا دیا۔ چنانچہ یہ پچھندی کو ادب، ذلت کو نزاکت، چاپلوسی کو فصاحت، لکنت کو سنجیدگی (اپنے) حقوق چھوڑنے کو سخاوت، ذلت قبول کرنے کو انکساری اور ظلم پر راضی ہونے کو اطاعت کا نام دینے لگے جیسا کہ طلب حقوق کے دعویٰ کو بے جا امید، ذاتی حالت سے نکلنے کو بے کار بات، کل کیلئے غور و فکر کرنے کو "امید" جرأت کو لاپرواہی، خودداری کو بیوقوفی، جوانمردی کو بدخلقی، آزاد کلامی کو گستاخی اور (جذبہ) حب الوطنی کو جنون کا نام دینے لگے۔

اللکنة: تتلاہٹ، ہکلاپن۔ لکن (س) لکنا، لکنۃً گفتگو میں اٹکنا، ہکلانا (تفاعل) تلاکنا ہنسانے کیلئے ہکلا کے بولنا۔ رزانة: رزن (ک) رزانۃً سنجیدہ و باوقار ہونا، بوجھل

besturdubooks.wordpress.com

ہونا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۲۷۱ پر ہے۔ سماحة: نَخ (ک) سَماحۃ، سَماحًا، فیاض ہونا (ف) سَماحۃ، سَماحًا دینا (تفعیل) تسمیحًا نرم ہونا، دوڑنا (اِفعال) اِسماحًا فیاض وسخی ہونا۔ تہورًا: معاملہ میں لاپرواہی کرنا۔ الشھامة: قابل مدح بڑے بڑے کاموں کو سرانجام دینے کے لئے خود آگے بڑھنا، اسی کا مراد ی معنی جوانمردی کے ساتھ کیا گیا ہے، ورنہ لغوی معنی تیز فہم ہونا اور ذکی ہونا آتا ہے۔ شراسة: شرس (س) شَرَاسۃ شَرَسًا شَرِسًا بدخلق ہونا (ن) شَرَسًا سخت کلامی سے جلانا، لگام کھینچنا۔ وقاحة: وقح (ک) وَقَاحۃ (ض تجنۃ (س) وَقحًا قبیح افعال پر جری ہونا، بے حیاء بے شرم ہونا (تفاعل) تَوَاقُحًا بے حیائی ظاہر کرنا۔

وَلْيُعْلَمْ أَنَّ النَّاشِئَةَ الَّذِيْنَ تَعْقِدُ الْأُمَّةُ آمَالَهَا بِأَحْلَامِهِمْ عَسٰى يَصْدُقُ مِنْهَا شَيْئٌ وَتَتَعَلَّقُ الْأَوْطَانُ بِحِبَالِ هِمَّتِهِمْ عَسَاهُمْ يَأْتُوْنَ فِعْلًا ، هُمْ أُولٰئِكَ الشَّبَابُ وَمَنْ فِيْ حُكْمِهِمِ الْمُحَمَّدِيُّوْنَ الْمُهَذَّبُوْنَ الَّذِيْنَ يُقَالُ فِيْهِمْ إِنَّ شَبَابَ رَأْيِ الْقَوْمِ عِنْدَ شَبَابِهِمْ ، الَّذِيْنَ يَفْتَخِرُوْنَ بِدِيْنِهِمْ فَيَحْرِصُوْنَ عَلَى الْقِيَامِ بِمَبَانِيْهِ الْأَسَاسِيَّةِ نَحْوَ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ وَيَتَجَنَّبُوْنَ مَنَاهِيَهُ الْأَصْلِيَّةَ نَحْوَ الْمَيْسِرِ وَالْمُسْكِرَاتِ، الَّذِيْنَ لَا يَقْصُرُوْنَ بِنَاءَ قُصُوْرِ الْفَخْرِ عَلٰى عِظَامٍ نَخِرَهَا الدَّهْرُ، وَلَا يَرْضَوْنَ أَنْ يَكُوْنُوْا حَلْقَةً سَاقِطَةً بَيْنَ الْأَسْلَافِ وَالْأَخْلَافِ. الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ أَنَّهُمْ خُلِقُوْا أَحْرَارًا ، فَيَأْبُوْنَ الذُّلَّ وَالْإِسَارَ ، الَّذِيْنَ يَوَدُّوْنَ أَنْ يَمُوْتُوْا كِرَامًا ، وَلَا يَحْيَوْنَ لِئَامًا ، الَّذِيْنَ يَجْهَدُوْنَ أَنْ يَنَالُوْا حَيَاةً رَضِيَّةً ، حَيَاةَ قَوْمٍ كُلُّ فَرْدٍ مِنْهُمْ سُلْطَانٌ مُسْتَقِلٌّ فِيْ شُؤُوْنِهٖ لَا يَحْكُمُهٗ غَيْرُ الدِّيْنِ، وَشَرِيْكٌ أَمِيْنٌ لِقَوْمِهٖ يُقَاسِمُهُمْ وَيُقَاسِمُوْنَهُ الشَّقَاءَ وَالْهَنَاءَ ، وَوَلَدٌ بَارٌّ لِوَطَنِهٖ لَا يَبْخَلُ عَلَيْهِ بِجُزْءٍ طَفِيْفٍ مِنْ فِكْرِهٖ وَوَقْتِهٖ وَمَالِهٖ، الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ وَطَنَهُمْ حُبَّ مَنْ يَعْلَمُ أَنَّهٗ خُلِقَ مِنْ تُرَابٍ، الَّذِيْنَ يَعْشَقُوْنَ الْإِنْسَانِيَّةَ وَيَعْلَمُوْنَ أَنَّ الْبَشَرِيَّةَ هِيَ الْعِلْمُ ، وَالْبَهِيْمِيَّةَ هِيَ الْجَهَالَةُ، الَّذِيْنَ يَعْتَبِرُوْنَ أَنَّ خَيْرَ النَّاسِ أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ، الَّذِيْنَ يَعْرِفُوْنَ أَنَّ الْقُنُوْطَ وَبَاءُ الْآمَالِ، وَالتَّرَدُّدَ وَبَاءُ الْأَعْمَالِ، الَّذِيْنَ يَفْقَهُوْنَ أَنَّ الْقَضَاءَ وَالْقَدَرَ هُمَا السَّعْيُ وَالْعَمَلُ، الَّذِيْنَ يُوْقِنُوْنَ أَنَّ كُلَّ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ أَثَرٍ هُوَ مِنْ عَمَلِ أَمْثَالِهِمُ الْبَشَرِ فَلَا يَتَخَيَّلُوْنَ إِلَّا الْمَقْدُرَةَ وَلَا يَتَوَقَّعُوْنَ مِنَ الْأَقْدَارِ إِلَّا خَيْرًا.

مزید یہ (بھی) معلوم ہونا چاہیے کہ جوانوں کا وہ طبقہ جن کی عقلوں سے امت کی امیدیں وابستہ ہیں، ممکن ہے کہ ان میں سے کچھ بھی ثابت ہوں اور جن کی ہمتوں کی رسیوں

besturdubooks.wordpress.com

سے وطنوں (کی بقاء) متعلق ہے قریب ہے کہ وہ کوئی کارنامہ سرانجام دیں یہی جوان اور جو محمدی (ﷺ) تہذیب یافتہ ان جیسے کہ جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ قوم کی مضبوط رائے انکے نوجوانوں کے پاس ہے یہی وہ طبقہ ہے جو اپنے دین پر فخر کرتا ہے، نماز، روزہ جیسی بنیادی چیزوں کو ادا کرنے کا حرص رکھتا ہے، جو اور نشہ آور چیزوں جیسی منہیات سے پرہیز کرتا ہے یہی وہ لوگ ہیں جو ہڈیوں (جیسی بنیادوں) پر ایسے بلند و بالا محلات تعمیر نہیں کرتے جن کو زمانہ ہی بوسیدہ کردے اور اس پر راضی نہیں ہوتے کہ متقدمین و متاخرین کے درمیان ایک حقیر سا گروہ بنیں، یہی وہ لوگ ہیں جو جانتے ہیں کہ وہ آزاد پیدا ہوئے ہیں چنانچہ ذلت اور غلامی سے انکاری (ناخوش) ہوتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو معزز لوگوں کی طرح مرنا پسند کرتے ہیں اور کمینوں کی طرح زندہ رہنا نہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو کوشش کرتے ہیں کہ ایسی قوم جیسی خوش عیش زندگی حاصل کرلیں جس کا ہر فرد، اپنے حالات کا ایک مستقل بادشاہ ہو، دین کے علاوہ کوئی اور اس کا حاکم نہ ہو، یہ اپنی قوم کا امانت دار شریک ہے قوم اس کو اور یہ اس کو غمی و خوشی میں (برابر) شریک کرتا ہے۔ اپنے وطن کا خیر خواہ لڑکا ہے اپنی فکر، وقت اور اپنے مال میں سے تھوڑے سے حصے کا بھی وطن کیلئے بخل نہیں کرتا۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے وطن سے اس شخص کی طرح محبت رکھتے ہیں جو جانتا ہے کہ وہ مٹی سے پیدا ہوا ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو انسانیت سے عشق کرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ بشریت ہی علم ہے اور حیوانیت جہالت ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے جانچ لیا ہے کہ لوگوں میں بہترین شخص وہ ہے جو لوگوں کو نفع پہنچانے والا ہو۔ یہی وہ لوگ ہیں جو پہچانتے ہیں کہ مایوسی امیدوں کیلئے وبالِ جان ہے، تردد اعمال کیلئے بربادی ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو خوب سمجھتے ہیں کہ قضاء و قدر کوشش و کارنامے کا نام ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو یقین رکھتے ہیں کہ زمین پر جو بھی اثر ہے وہ ان جیسے انسانوں کے عمل کی وجہ سے ہے چنانچہ یہ مقدر چیزوں کا ہی خیال کرتے ہیں اور تقدیر سے ہی خیر کی امید رکھتے ہیں۔

نـخـر: نخر (تفعیل) تنخیرًا بوسیدہ کرنا، گفتگو کرنا (س) نَخَرًا بوسیدہ ہونا (ض، ن) نَخْرًا، نَخِیْرًا خراٹے لینا۔ لـئـامـا: [مفرد] لئیم۔ لأم (ک) لُؤمًا، مَلأمَۃً ذلیل ہونا، بخیل ہونا (ف) لأمًا کمینگی کی طرف نسبت کرنا (تفعیل) تلئیمًا ایسا کام کرنا جس سے لوگ کمینہ کہیں۔ (افتعال) التئامًا آپس میں چمٹ جانا (استفعال) استلئامًا کمینوں میں شادی کرنا۔ الهـنـاء: ھنأ (ض) ھَنْأً خوشگوار ہونا، مبارک ہونا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۶۴ پر ہے۔ طفیف: حقیر، خسیس، کم، نامکمل۔ طفف (ن، ض) طَفًّا قریب ہونا، اٹھانا (تفعیل) تطفیفًا بخل کرنا (إفعال) إطفافًا

besturdubooks.wordpress.com

جھانکنا، مشتمل ہونا، جھکانا۔

وَأَمَّا النَّاشِئَةُ الْمُتَفَرْنِجَةُ فَلَا خَيْرَ فِيهِمْ لِأَنْفُسِهِمْ فَضْلًا عَنْ أَنْ يَنْفَعُوا أَقْوَامَهُمْ وَأَوْطَانَهُمْ شَيْئًا، وَذٰلِكَ لِأَنَّهُمْ لَا خَلَاقَ لَهُمْ تَتَجَاذَبُهُمُ الْأَهْوَاءُ كَيْفَ شَاءَتْ لَا يَتَّبِعُوْنَ مَسْلَكًا، وَلَا يَسِيْرُوْنَ عَلٰى نَامُوْسٍ مُطَّرِدٍ لِأَنَّهُمْ يُحَكِّمُوْنَ الْحِكْمَةَ فَيَفْتَخِرُوْنَ بِدِيْنِهِمْ وَلٰكِنْ لَا يَعْمَلُوْنَ بِهِ تَهَاوُنًا وَكَسَلًا، وَيَرَوْنَ غَيْرَهُمْ مِنَ الْأُمَمِ يَتَبَاهَوْنَ بِأَقْوَامِهِمْ وَيَسْتَحْسِنُوْنَ عَادَاتِهِمْ وَمُمَيِّزَاتِهِمْ فَيَمِيْلُوْنَ لِمُنَاظَرَتِهِمْ وَلٰكِنْ لَا يَقْوَوْنَ عَلٰى تَرْكِ التَّفَرْنُجِ كَأَنَّهُمْ خُلِقُوْا أَتْبَاعًا، وَيَجِدُوْنَ النَّاسَ يَعْشَقُوْنَ أَوْطَانَهُمْ فَيَنْدَفِعُوْنَ لِلتَّشَبُّهِ بِهِمْ فِي التَّشْبِيْبِ وَالْإِحْسَاسِ فَقَطْ دُوْنَ التَّشَبُّثِ بِالْأَعْمَالِ الَّتِيْ يَسْتَوْجِبُهَا الْحُبُّ الصَّادِقُ وَالْحَاصِلُ أَنَّ شُؤُوْنَ النَّاشِئَةِ الْمُتَفَرْنِجَةِ أَيْضًا لَا تَخْرُجُ عَنْ تَذَبْذُبٍ وَتَلَوُّنٍ وَنِفَاقٍ يَجْمَعُهَا وَصْفُ ((لَاخَلَاق)) وَالْوَاهِنَةُ خَيْرٌ مِنْهُمْ مُتَمَسِّكُوْنَ بِالدِّيْنِ وَلَوْ رِيَاءً، وَبِالطَّاعَةِ وَلَوْ عَمْيَاءَ، عَلٰى أَنَّهُ يُوْجَدُ فِي الْمُتَفَرْنِجَةِ أَفْرَادٌ غَيُوْرُوْنَ كَالرَّاسِخِيْنَ مِنْ أَحْرَارِ الْأَتْرَاكِ الْمُلْتَهِبِيْنَ غَيْرَةً تَقْتَضِيْ إِحْتِرَامَ مَزِيَّتِهِمْ۔

رہی بات اس طبقہ کی جو بتکلف انگریز بنتے ہیں تو ان کی ذات میں ان کے لئے کوئی نفع نہیں چہ جائیکہ وہ اپنی قوم اور ہم وطنوں کو فائدہ پہنچائیں اور یہ اسلئے کہ ان کا بھلائی میں کوئی حصہ نہیں ہے، خواہشات ان کو جہاں چاہیں کھینچ کر لے جاتی ہیں، یہ کسی مسلک کی پیروی کرتے ہیں اور نہ ہی کسی عمومی قانون پر چلتے ہیں اسلئے کہ وہ عقلمندی کے فیصلے بھی کرتے ہیں اور اپنے دین پر فخر بھی کرتے ہیں لیکن اس کو حقیر سمجھتے ہوئے اور کاہلی کیوجہ سے اس پر عمل پیرا نہیں ہوتے۔ دوسری امتوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ اپنی قوم پر فخر کرتے ہیں اور ان کی عادات وخوبیوں کو اچھا سمجھتے ہیں تو ان کی مشابہت کی طرف مائل ہوتے ہیں لیکن انگریز کی مشابہت کو چھوڑنے پر ان کو قدرت نہیں ہوتی گویا یہ پیروکار بنا کر پیدا کئے گئے۔ یہ لوگوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ اپنے وطنوں سے عشق رکھتے ہیں تو یہ ان کے ساتھ محض محاسن واوصاف اور احساس کو بیان کرنے کی حد تک مشابہت کرنے کے لئے جلدی کرتے ہیں نہ کہ ان اعمال کو اختیار کرنے کے ساتھ جن کا سچی محبت تقاضا کرتی ہے خلاصہ کلام یہ کہ بتکلف انگریز بننے والے طبقہ کے احوال بھی تحیر، تزلزل اور نفاق سے باہر نہیں ہیں ان تمام احوال کا احاطہ کر لیتا ہے وصف "لاخلاق" (یعنی بھلائی میں کچھ حصہ نہ ہونا) اور کمزور طبقہ ان سے بہتر ہے کہ

besturdubooks.wordpress.com

اگر چہ دکھلاوے کیلئے ہو وہ دین کو اختیار کرتے ہیں اور اطاعت اگر چہ اندھی ہو اختیار کرتے ہیں لیکن اتنی بات ہے کہ بتکلف انگریز بننے والوں میں کچھ غیور افراد بھی پائے جاتے ہیں جیسے ترک کے آزاد لوگوں میں سے راسخین کہ جن میں ایسی غیرت شعلہ زن ہے جو ان کی خوبیوں کے احترام کی متقاضی ہے۔

المتفرنجة: انگریز جیسا بننا، فرنگی بننا۔ ناموس: شریعت، مبداء۔ يتباهون: بھی (تفاعل) تباھیا باہم فخر کرنا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۲۶۷ پر ہے۔ التشبيب: شبب (تفعیل) تشبیبًا محاسن واوصاف کو بیان کرنا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۲۳۴ پر ہے۔ التشبث: شبث (تفعل) تشبثًا (س) شبثًا چمٹنا، متعلق ہونا۔

☆☆☆☆☆☆☆

رِسَالَةُ مُحَمَّدٍ ﷺ (للشيخ محمد عبده(۱))

كَانَتْ دَوْلَتَا الْعَالَمِ (دَوْلَةُ الْفُرْسِ فِي الشَّرْقِ وَدَوْلَةُ الرُّومَانِ فِي الْغَرْبِ) فِي تَنَازُعٍ وَتَجَالُدٍ مُسْتَمِرٍّ: دِمَاءٌ بَيْنَ الْعَالَمِيْنَ مَسْفُوكَةٌ، وَقُوًى مَنْهُوكَةٌ، وَأَمْوَالٌ هَالِكَةٌ، وَظُلَمٌ مِّنَ الْأَحْنِ حَالِكَةٌ، وَمَعَ ذٰلِكَ فَقَدْ كَانَ الزَّهْوُ وَالتَّرَفُ وَالْإِسْرَافُ وَالْفَخْفَخَةُ وَالتَّفَنُّنُ فِي الْمَلَاذِ بَالِغَةً حَدًّا مَا لَا يُوْصَفُ فِي قُصُوْرِ

(۱) الشیخ محمد عبدہ ۱۲۶۶ھ میں کاشت کاروں کے ایک خاندان میں پیدا ہوئے جامعہ ازہر میں اس وقت تعلیم حاصل کی جب وہ قدیم طرز کا تھا، وہاں بارہ سال گزار کر عالیہ کی سند حاصل کی، آپ نے سید جمال الدین افغانی سے بھی ملاقات کی اور ان کی افکار اور روح سے اپنے کو سیراب کیا، تدریس صحافت اور وظائف میں مشغول رہے۔ الثورۃ العرابیہ میں آپ کو تین سال کیلئے جلاوطن کر دیا گیا اس دوران وہ بیروت میں رہے۔ پھر آپکے استاد سید جمال الدین افغانی نے پاریس میں بلایا تو آپنے لبیک کہا پھر ان کے ساتھ "العروۃ الوثقی" مجلۃ کے نکالنے میں شریک ہوئے جس میں سید کی روح اور توجیہ تھی جبکہ شیخ کی تحریر اور بناوٹ تھی اس لیے اس نے انگریز اور فرانسیسیوں کو بہت پریشان اور مضطرب کر دیا چنانچہ ۱۸ شماروں تک یہ رسالہ منظر عام پہ رہا اور اس کے بعد پردہ خفا میں چلا گیا لیکن اس رسالہ نے عالم اسلامی میں حریت کا بیج بو دیا اور افکار کو بھڑکا دیا پھر محمد عبدہ عالم اور معلم بن کر بیروت واپس آ گئے "نہج البلاغۃ اور مقامات بدیع الزمان" کی شرح لکھی اور اپنے آپکو تدریس میں منہمک کر دیا پھر جب ان سے درگذر کیا گیا تو مصر واپس چلے گئے اور قضا کے مختلف عہدوں میں پلٹیں کھانے کے بعد قوانین کی مجلس شوری میں مستقل رکن اور مفتی متعین کر دیے گئے، ساتھ ہی جامع ازہر کی اصلاح میں مشغول ہوئے، اس کے تعلیمی پروگراموں اور افکار کی تیاریوں کی اصلاح کی اور اس سے سیاست عملیہ کا قلع قمع کیا اور اس کے لئے مصر میں دولت برطانیہ کی حمایت سے نفع اٹھایا شیخ نے اسالیب لغت عربی کا خاص اہتمام کیا اور آپنے ان متقدمین جو اصل ذوق کے حامل تھے کی کتابوں کو پڑھانے کی دعوت دی اور آپ ہی مصر کے ادبی اور لغوی قیام کے سبب تھے اور آپ تسجیع اور تخفیف کتابوں کو آسان اور خوبصورت کتابوں میں منتقل کرنے کا سبب بنے آپ نے ایک ایسا مدرسہ فکریہ چھوڑا جس کی تعلیمات مختلف اسلامی ممالک میں دی جاتی ہیں ۱۹۰۵ء میں آپ کی وفات ہوئی۔

besturdubooks.wordpress.com

السَّلَاطِيْنِ وَالْأُمَرَاءِ وَالْقُوَّادِ وَرُؤَسَاءِ الْأَدْيَانِ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ، وَكَانَ شَرَهُ هٰذِهِ الطَّبَقَةِ مِنَ الْأُمَمِ لَايَقِفُ عِنْدَ حَدٍّ، فَزَادُوْا فِي الضَّرَائِبِ وَبَالَغُوْا فِيْ فَرْضِ الْإِتَاوَاتِ حَتّٰى أَثْقَلُوْا ظُهُوْرَ الرَّعِيَّةِ بِمَطَالِبِهِمْ ، وَأَتَوْا عَلٰى مَافِيْ أَيْدِيْهَا مِنْ ثَمَرَاتِ أَعْمَالِهَا، وَانْحَصَرَ سُلْطَانُ الْقَوِيِّ فِي اخْتِطَافِ مَابِيَدِ الضَّعِيْفِ، وَفِكْرُ الْعَاقِلِ ، فِي الْاِحْتِيَالِ لِسَلْبِ الْعَاقِلِ ، وَتَبِعَ ذٰلِكَ أَنِ اسْتَوْلٰى عَلٰى تِلْكَ الشُّعُوْبِ مِنْ ضُرُوْبِ الْفَقْرِ وَالذُّلِّ وَالْاِسْتِكَانَةِ وَالْخَوْفِ وَالْاِضْطِرَابِ لِفَقْدِ الْأَمْنِ عَلَى الْأَرْوَاحِ وَالْأَمْوَالِ .

’’محمد ﷺ کی رسالت‘‘

دنیا کے دوملک مشرق میں فارس اور مغرب میں روم ایک تنازع اور نہ ختم ہونیوالی جنگ میں تھے ،دوعالموں کے درمیان خون کی ندیاں بہہ رہی تھیں ،عقل لاغرو کمزورتھی ، مال ودولت ہلاک ہورہے تھے اور دشمنوں کاظلم انتہائی سیاہ تھا لیکن اسکے باوجود شاہوں ،امراء، قائدین اور ہرقوم کے مذہب کے رؤسا وسرداروں کے محلات میں فخروتکبر ،خوشحالی ،اسراف، باطل چیزوں پرفخراور جھوٹ میں مختلف طرق کا استعمال یہ سب اس حدتک پہنچ چکا تھا جس کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔امتوں میں سے اس طبقہ کی شدید حرص ولالچ کی کوئی حدنہیں تھی لہٰذاانہوں نے خراج میں زیادتی کی اور خراج کی مقدار میں انتہائی مبالغہ سے کام لینے لگے یہاں تک کہ اپنے مقاصد کی وجہ سے اپنی رعایا کی کمر بوجھل کردی۔رعایا کی محنت کاثمرہ جوکچھ ان کے پاس ہوتا یا اسے چھین لیتے ،مضبوط بادشاہ کمزور کے ہاتھ میں جوکچھ ہوتا اسے اچک لینے میں منحصر ہوگیا ،عقلمند کی فکر محض دوسرے عقلمند کے مال چھیننے کے حیلہ کرنے میں منحصر ہوگئی اوراس کے ساتھ وہ لوگ (بادشاہان) جان ومال کے غیر محفوظ ہونیکی بناپران فقروفاقہ ،ذلت ،ضعف ،خوف اور پریشان حالی کے مارے لوگوں پر غالب ہوگئے۔

قوی: عقل ،القوی خالی اور چٹیل میدان ۔**منھوکة**: نھک (س) نَھکًا لاغرو دبلا کرنا ،ختم کرنا ۔نَھَکَةً سخت سزادینا (ف) نَھکًا نَھَاکۃً غالب ہونا ، لاغرودبلا کرنا (ک) نَھاکۃً دلیر ہونا (افتعال) انتھاکًا لاغرودبلا کرنا ،اپنی چال چلن خراب کرنا ، بے عزتی وبے آبروکرنا (إفعال) إنھاکًا سخت سزادینا ۔**السّاحن**: [مفرد] الإِحْنَةُ بغض ،حسد ،کینہ ،دشمنی ۔ أحن (س) أحنًا پوشیدہ دشمنی اور کینہ رکھنا (مفاعلہ) مؤاحنۃً کسی سے دشمنی رکھنا ۔**حالکة**: حلک (س) حَلَکًا ،حُلُوکًا ،حُلُوکۃً سخت سیاہ ہونا ۔**الزھو**: فخر ،تکبر ،جھوٹ وباطل ،ظلم ۔زھو

(ن) زَهْوًا، زُهُوًّا تکبر کرنا، جھوٹ بولنا (تفعیل) تزهیۃ رنگ اختیار کرنا (افتعال) ازدهاءً مغرور بنانا، حقارت سے دیکھنا۔ <u>الفخفخة</u>: [مصدر] کاغذ یا نئے کپڑے کی کھڑکھڑاہٹ۔ فَخْفَخَ (فعلل) فَخْفَخَۃً لغو و باطل کرنا۔ <u>التفنن</u>: فنن (تفعل) تفنُّنًا قسم بہ قسم ہونا، مضطرب ہونا (ن) فَنًّا مزین کرنا، مشقت میں ڈالنا (تفعیل) تفنینًا ملانا، جدا جدا کرنا (افتعال) افتنانًا [فی الحدیث] اچھے اسلوب سے بیان کرنا [فی خصومۃ] قسم قسم کی باتیں کہنا۔ <u>الملاذ</u>: ملذ (ن) مَلَاذَۃً محض باتوں ہی سے خوش کرنا اور کہنے کے مطابق عمل نہ کرنا، مَلْذًا جھوٹ بولنا (س) مَلَذًا خالص دوستی نہ کرنا، خلاف ضمیر ظاہر کرنا۔ <u>شره</u>: [بکسر الشین وفتح الراء] لالچ، برائی، تیزی، چستی، غصب۔ <u>الإتاوات</u>: [مفرد] الإتاوۃ خراج، رشوت دیگر جمع إتاوی بھی ہے۔ أتو (ن) إتاوۃً رشوت دینا۔ أتوًا، إتاءًا بصلہ [علی] چغلخوری کرنا، پھل آنا۔

غَمَرَتْ مَشِيْئَةُ الرُّؤَسَاءِ إِرَادَةَ مَنْ دُوْنَهُمْ فَعَادَهٰؤُلَاءِ كَأَشْبَاحِ اللَّاعِبِ يُدِيْرُهَا مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ، وَيَظُنُّهَا النَّاظِرُ إِلَيْهَا مِنْ ذَوِي الْأَلْبَابِ، فَفَقَدَ بِذٰلِكَ الْإِسْتِقْلَالُ الشَّخْصِيُّ، وَظَنَّ أَفْرَادُ الرَّعَايَا أَنَّهُمْ لَمْ يُخْلَقُوْا إِلَّا لِخِدْمَةِ سَادَاتِهِمْ، وَتَوْقِيْرِ لِذَاتِهِمْ، كَمَا هُوَ الشَّأْنُ فِي الْعَجْمَاوَاتِ مَعَ مَنْ يَقْتَنِيْهَا، ضَلَّتِ السَّادَاتُ فِيْ عَقَائِدِ هَاوَأَهْوَائِهَا، وَغَلَبَتْهَا ﴿غَلَبَتْ﴾ عَلَى الْحَقِّ وَالْعَدْلِ شَهَوَاتُهَا، وَلٰكِنْ بَقِيَ لَهَا مِنْ قُوَّةِ الْفِكْرِ أَرْذَأَبْقَايَاهَا، فَلَمْ يُفَارِقْهَا الْحَذَرُ مِنْ أَنَّ بَصِيْصَ النُّوْرِ الْإِلٰهِيِّ الَّذِيْ يُخَالِطُ الْفِطْرَةَ الْإِنْسَانِيَّةَ قَدْيَفْتِقُ الْغُلُفَ الَّتِيْ أَحَاطَتْ بِالْقُلُوْبِ وَيُمَزِّقُ الْحُجُبَ الَّتِيْ أُسْدِلَتْ عَلَى الْعُقُوْلِ، فَتَهْتَدِي الْعَامَّةُ إِلَى السَّبِيْلِ، وَيَثُوْرُ الْجَمُّ الْغَفِيْرُ عَلَى الْعَدَدِ الْقَلِيْلِ، وَلِذٰلِكَ لَمْ يَغْفُلِ الْمُلُوْكُ وَالرُّؤَسَاءُ أَنْ يُنْشِئُوْا سُحُبًا مِّنَ الْأَوْهَامِ، وَيُهَيِّئُوْا كِسَفًا مِّنَ الْأَبَاطِيْلِ وَالْخُرَافَاتِ، لِيَقْذِفُوْا فِيْ عُقُوْلِ الْعَامَّةِ، فَيَغْلُظُ الْحِجَابُ وَيَعْظُمُ الرَّيْنُ، وَيُخْتَنَقُ بِذٰلِكَ نُوْرُ الْفِطْرَةِ، وَيَتِمُّ لَهُمْ مَا يُرِيْدُوْنَ مِنَ الْمَغْلُوْبِيْنَ لَهُمْ، وَصَرَّحَ الدِّيْنُ بِلِسَانِ رُؤَسَائِهِ أَنَّهُ عَدُوُّ الْعَقْلِ وَعَدُوُّ كُلِّ مَا يُثْمِرُهُ النَّظَرُ، إِلَّا مَا كَانَ تَفْسِيْرُ الْكِتَابِ مُقَدَّسٍ، وَكَانَ لَهُمْ فِي الْمَشَارِبِ الْوَثَنِيَّةِ يَنَابِيْعُ لَاتَنْضَبُ، وَمَدَدٌ لَا يَنْفَدُ. هٰذِهِ حَالَةُ الْأَقْوَامِ كَانَتْ فِيْ مَعَارِفِهِمْ، وَذٰلِكَ كَانَ شَأْنُهُمْ فِيْ مَعَايِشِهِمْ، عَبِيْدٌ أَذِلَّاءُ، حَيَارٰى فِيْ جَهَالَةٍ عَمْيَاءَ، اَللّٰهُمَّ إِلَّا بَعْضَ شَوَارِدَ، مِنْ بَقَايَا الْحِكْمَةِ الْمَاضِيَةِ، وَالشَّرَائِعِ السَّابِقَةِ، أَوَتْ إِلٰى بَعْضِ الْأَذْهَانِ، وَمَعَهَا مَقْتُ الْحَاضِرِ، وَنَقْصُ الْعِلْمِ بِالْغَابِرِ.

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

روسا کی خواہش نے غیروں کے ارادے کو ڈھانپ لیا اور وہ لوگ اس اشباح کھیلنے والے کی طرح لوٹ آئے، جو اسے پردہ کے پیچھے سے گھماتا رہتا ہے اور اس کو دیکھنے والا شخص اسے عقلمندوں میں سے خیال کرتا ہے، اسی وجہ سے شخصی استقلال کا فقدان ہو گیا اور رعایا نے یہی خیال کیا کہ وہ تو محض اپنے آقاؤں کی خدمت اور ان کی تعظیم وتکریم کیلئے پیدا ہوئے ہیں جیسا کہ یہ حالت چوپایوں میں ہوتی ہے کہ جو ان کو حاصل کرے (ان کی پرورش کرے تو وہ چوپائے اس کے خادم ہوتے ہیں) روسا اپنے عقائد اور اپنی خواہشات میں گمراہ ہو گئے اور حق وانصاف پر ان کی شہوتیں غالب ہوئیں لیکن انکی قوت فکر میں سے جو ردی قسم کا ان کیلئے باقی رہا جس کی وجہ سے خوف نے ان کو نہیں چھوڑا (یہ خوف) کہ نور الٰہی کی وہ روشنی جو انسانی فطرت میں ملی ہوئی ہوتی ہے، کبھی دلوں کے گرد احاطہ کئے ہوئے غلافوں کو پھاڑ ڈالتی ہے، عقلوں پر پڑے پردوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی ہے تو عامۃ الناس راستہ پالیتے ہیں اور ایک جم غفیر تھوڑے سے لوگوں پر بھڑک اٹھتا ہے، اسی (خوف کی) وجہ سے بادشاہ اور روسا اوہام کے بادلوں کے پیدا کرنے سے اور باطل وخرافات کے بادل تیار کرنے سے غافل نہ ہوئے، تاکہ عامۃ الناس کی عقلوں کو برباد کردیں جس کی وجہ سے عقلوں پر پڑا ہوا پردہ مزید موٹا ہو جائے، میل کچیل مزید ہو جائے، اس کی وجہ سے نور فطرت کا گلا گھٹ جائے اور جو کچھ وہ اپنے مغلوبین سے چاہتے ہیں وہ مکمل ہو جائے۔ مذہب نے اپنے روسا کی زبانی اس بات کی تصریح کی کہ وہ عقل کا دشمن ہے اور ہر اس شے کا دشمن ہے کہ جس کا فائدہ فکر دے سوائے اس کے کہ جو مقدس کتاب (قرآن کریم) کی تفسیر ہو۔ ان کے بت پرستی والے گھاٹوں میں ایسے ایسے چشمے تھے جو خشک نہیں ہوتے تھے اور ان کی ایسی فریادرسی تھی جو ختم نہیں ہوتی تھی، اقوام کی یہ حالت ان کی شہرت کے مطابق تھی اور اس کی وجہ ان کی معاشی حالت تھی کہ غلام ذلیل اور اندھی جہالت میں حیران تھے۔ یا اللہ! سوائے ان بعض لوگوں کے جو حکمت ماضیہ اور شرائع سابقہ کے باقی ماندہ تھے کہ جنہوں نے بعض ذہنوں کی طرف پناہ لی جبکہ ان کے ساتھ حاضر کا بغض تھا اور باقی کے ساتھ علم کی کمی تھی۔

اشباح: کھیل کی دو لکڑیاں، اس کھیل کی صورت یہ ہوتی ہے کہ ایک لمبی لکڑی ہوتی ہے اس میں چودہ گڑھے دو صف میں بناتے ہیں اور ہر گڑھے میں سات سات کنکریاں ڈالتے ہیں اور پھر انکو گھماتے ہیں۔ العجماوات: [مفرد] العجماءُ چوپایہ، حدیث میں آتا ہے [جرح العجماء جبار] چوپایہ کے زخم پر کوئی تاوان نہیں ہے۔ یقتنیھا: قنی (ض) قَنْیًا، قِنْیَانًا حاصل کرنا،

besturdubooks.wordpress.com

لازم ہونا (تفعیل) تقنیۃً خوش کرنا (مفاعلہ) مقاناۃً موافق ہونا، خلط ملط کرنا (إفعال) إقناءً غنی کرنا، راضی کردینا۔ **یبصص**: چمک، کپکپی۔ بصص (ض) بَصًّا، بَصِیْصًا چمکنا، روشن ہونا (تفعیل) تبصیصًا (فعلل) بصبصۃً آنکھیں کھولنا، کونپل نکلنا۔ **یفتق**: فتق (ن، ض) فَتْقًا پھاڑنا، اختلاف پیدا کرنا (س) فَتَقًا سرسبز ہونا (إفعال) إفتاقًا کھل جانا۔ **یمزق**: مزق (ن، ض) مَزْقًا، مَزْقَۃً پھاڑنا، عیب لگانا (تفعیل) تمزیقًا بکھیرنا، تباہ کرنا (مفاعلہ) ممازقۃً دوڑنے میں آگے بڑھ جانا۔ **یثور**: ثور (ن) ثَوْرًا، ثَوَرَانًا بھڑکنا، جوش میں آنا (تفعیل) تثویرًا جوش دلانا، کھود کرید کرنا۔ **سحبا**: [مفرد] السحابُ بادل، اگر [واحد] سَحَابۃ ہو تو جمع سحائب آتی ہے۔ **کسفا**: [مفرد] الکِسْفۃُ ٹکڑا، دیگر [جمع] کِسَف، أکساف، کُسُوف آتی ہے۔ کسف (ض) کُسُوْفًا آفتاب میں گہن لگنا، متغیر ہونا (تفعیل) تکسیفًا ٹکڑے ٹکڑے کرنا (ض) کَسْفًا کاٹنا، گہن لگانا۔ **الرین**: میل کچیل۔ رین (ض) رَیْنًا، رُیُوْنًا بصلہ [علی، با] غالب ہونا [بہ] (مجہول) لاینحل مشکل میں پڑنا، غم میں مبتلا ہونا۔ **شوارد**: [مفرد] شارِدۃٌ نامانوس، اجنبی، یہاں اس کا مراد ی معنی بمطابق شواذ لیا گیا ہے، جس کا [مفرد] شاذ ہے، اجنبی، خلاف قیاس، جو شئے اجنبی ہو وہ قلیل ہوتی ہے اس لئے یہاں معنی باقی ماندہ کیا ہے۔ **مقت**: مقت (ن) مَقْتًا بہت بغض رکھنا (ک) مَقَاتۃً ناپسند ہونا (تفعیل) تمقیتًا بہت بغض رکھنا، مبغوض کردینا۔

ثَـارَتِ الشُّبُهَاتُ عَلٰى أُصُوْلِ الْعَقَائِدِ وَفُرُوْعِهَا بِمَاانْقَلَبَ مِنَ الْوَضْعِ وَانْعَكَسَ مِنَ الطَّبْعِ ، فَكَانَ يُرَى الدَّنَسُ فِيْ مَظَنَّةِ الطَّهَارَةِ ، وَالشَّرَهُ حَيْثُ تُنْتَظَرُ الْقَنَاعَةُ ، وَالدَّعَارَةُ حَيْثُ تُرْجَى السَّلَامَةُ وَالسَّلَامُ ، مَعَ قُصُوْرِ النَّظَرِ عَنْ مَعْرِفَةِ السَّبَبِ، وَانْصِرَافِهِ لِأَوَّلِ وَهْلَةٍ إِلٰى أَنَّ مَصْدَرَ كُلِّ ذٰلِكَ هُوَالدِّيْنُ، فَاسْتَوْلَى الْاِضْطِرَابُ عَلَى الْمَدَارِكِ، وَذَهَبَ بِالنَّاسِ مَذْهَبُ الْفَوْضٰى فِي الْعَقْلِ وَالشَّرِيْعَةِ مَعًا، وَظَهَرَتْ مَذَاهِبُ الْإِبَاحِيِّيْنَ وَالدَّهْرِيِّيْنَ فِيْ شُعُوْبٍ مُتَعَدِّدَةٍ، وَكَانَ ذٰلِكَ وَيْلًا عَلَيْهَا فَوْقَ مَارُزِئَتْ بِهٖ مِنْ سَائِرِ الْخُطُوْبِ.

عقائد کے اصول وفروع پر اس چیز کی وجہ سے جو اپنی وضع سے بدل گئی اور اپنی طبیعت سے منعکس ہوگئی شبہات پھیل گئے تو طہارت کے گمان پر میل کچیل دکھائی دیتا، جہاں قناعت کا انتظار کیا جاتا تو وہاں حرص دکھائی دیتا، جہاں امن وسلامتی کی امید کی جاتی وہاں جنگ اور فتنے، سبب کے پہنچانے سے نظر وفکر کی کمی اور اول واہلہ میں اس نظر کا اس بات کی طرف چلنا کہ ان سب کا مصدر دین ہے، کے ساتھ دکھائی دیتے۔ اضطراب حواس پر غالب

besturdubooks.wordpress.com

آ گیا۔ لوگوں کو عقل و شریعت میں مشترک مذہب ایک ساتھ لے گیا، اباحیین اور دھریین کے مذاہب مختلف جماعتوں میں ظاہر ہوئے اور یہ اس قوم پر ان تمام مصائب سے بڑی ہلاکت تھی جن میں وہ مبتلا ہوئی۔

الدعارة: برائی، فسق، فساد۔ دعر (ف،س) دَعارۃً بدکار ہونا (س) دَعَرَ ابوسیدہ ہونا (تفعل) تدعّر اخبیث ہونا، بری طرح داغدار ہونا۔ المدارک: حواس۔ درک (إفعال) إدراکًا لاحق ہونا، اپنے وقت پر پہنچنا (تفعیل) تدریکًا [المطر] پے درپے برسنا (تفاعل) تدارکًا تلافی کرنا۔ الاباحیین: [مفرد] الإباحی ممنوعات کو کرنے اور مامورات کو چھوڑنے کی اجازت دینے والا۔ بوح (إفعال) إباحۃً ظاہر کرنا، مباح کرنا (ن) بَوْحًا ظاہر ہونا، مشہور ہونا۔ الدهريين: [مفرد] الدھریّ بددین جو عالم کے قدیم و غیر مخلوق ہونے کا قائل ہو۔ دھر (ف) دَھْرًا واقع ہونا [الدھر] زمانہ طویل، مصیبت، عادت۔

وَكَانَتِ الْأُمَّةُ الْعَرَبِيَّةُ قَبَائِلَ مُتَخَالِفَةً فِي النِّزَاعَاتِ، خَاضِعَةً لِلشَّهَوَاتِ، فَخْرُ كُلِّ قَبِيلَةٍ فِيْ قِتَالِ أُخْتِهَا، وَسَفْكِ دِمَاءِ أَبْطَالِهَا، وَسَبْيِ نِسَائِهَا، وَسَلْبِ أَمْوَالِهَا، تَسُوْقُهَا الْمَطَامِعُ إِلَى الْمَعَامِعِ، وَيُزَيِّنُ لَهَا السَّيِّئَاتِ فَسَادُ الْإِعْتِقَادَاتِ، وَقَدْ بَلَغَ الْعَرَبُ مِنْ سَخَافَةِ الْعَقْلِ حَدًّا صَنَعُوْا فِيْهِ أَصْنَامَهُمْ مِنَ الْحَلْوٰى ثُمَّ عَبَدُوْهَا، فَلَمَّا جَاعُوْا أَكَلُوْهَا، وَبَلَغُوْا مِنْ تَضَعْضُعِ الْأَخْلَاقِ وَهْنًا قَتَلُوْا فِيْهِ بَنَاتِهِمْ تَخَلُّصًا مِنْ عَارِ حَيَاتِهِنَّ أَوْ تَنَصُّلًا مِنْ نَفَقَاتِ مَعِيْشَتِهِنَّ، وَبَلَغَ الْفُحْشُ مِنْهُمْ مَبْلَغًا لَمْ يُعَدَّ مَعَهُ لِلْعَفَافِ قِيْمَةٌ، وَبِالْجُمْلَةِ فَكَانَتْ رَبْطُ النِّظَامِ الْإِجْتِمَاعِيِّ قَدْ تَرَاخَتْ عُقَدُهَا فِيْ كُلِّ أُمَّةٍ، وَانْفَصَمَتْ عُرَاهَا عِنْدَ كُلِّ طَائِفَةٍ۔

امت عربیہ ایسے قبائل میں تھی جو ایک دوسرے کی ضد تھے، شہوات کی پیروکار تھی، ہر قبیلہ کا فخر مخالف قبیلہ کے قتل و قتال، اس کے بہادروں کے خون بہانے، ان کی عورتوں کے قید کرنے اور انکے مال کے سلب کرنے میں ہوتا۔ طمعیں انہیں جنگوں کی طرف کھینچ لاتیں، اعتقادات کے فساد نے ان کے لئے برائیاں خوشنما اور رنگین کر دیں۔ عرب عقل کی بیہودگی میں اس حد تک آگے بڑھ گئے کہ انہوں نے پہلے حلوے سے بت بنائے، پھر ان کی عبادت کی اور جب بھوک لگی تو ان کو کھا گئے۔ اخلاق کی ذلت میں اس حد تک بڑھ گئے کہ انہوں نے اپنی بیٹیوں کو زندگی کے عار سے یا انکی زندگی کے نفقہ سے بچنے کے لئے قتل کر ڈالا۔ ان میں فحش اس حد تک پہنچ گیا کہ اس کے ساتھ عفت و پاکیزگی کی کوئی قیمت نہیں ہوتی تھی۔ خلاصہ

besturdubooks.wordpress.com

یہ ہے کہ اجتماعی نظام کا ربط و معاملہ ہر امت میں سست پڑ گیا، اور ہر جماعت کے نزدیک اس کا کڑا منقطع ہو گیا۔

المعامع: [مفرد] المَعْمَعَۃ لڑائیاں اور فتنے لڑائی میں بہادروں کا شور، گرمی کی شدت۔ معمع (فعلل) معمعۃ جلدی کام کرنا، سخت جنگ کرنا، جنگ میں لڑنے والوں کا شور وغل کرنا۔ سخافۃ: ہر چیز کی کمزوری۔ سخف (ک) سُخْفًا، سَخَافَۃً کمزور عقل والا ہونا، باریک ہونا (مفاعلہ) مساخفۃ بیوقوفی میں مدد دینا۔ تنصلا: نصل (تفعل) تنصلاً نکلنا، نکالنا، کسی کی ساری چیزیں لے لینا (ن) نَصْلاً، نُصولاً نکلنا، اتر جانا (تفعیل) تنصیلاً [السہم] تیر میں پیکان لگانا، جدا کرنا (تفاعل) تناصلاً (افتعال) انتصالاً نکلنا۔

أَفَلَمْ يَكُنْ مِّنْ رَحْمَةِ اللهِ بِأُولٰئِكَ الْأَقْوَامِ أَنْ يُؤَدِّبَهُمْ بِرَجُلٍ مِنْهُمْ يُوحِي إِلَيْهِ رِسَالَتَهُ، وَيَمْنَحُهُ عِنَايَتَهُ، وَيَمُدُّهُ مِنَ الْقُوَّةِ بِمَا يَتَمَكَّنُ مَعَهُ مِنْ كَشْفِ تِلْكَ الْغُمَمِ، الَّتِي أَظَلَّتْ رُؤُوسَ جَمِيعِ الْأُمَمِ؟ نَعَمْ كَانَ ذٰلِكَ وَلَهُ الْأَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ.

کیا ان قوموں کے ساتھ اللہ کی رحمت نہیں تھی کہ ان ہی میں سے کسی آدمی کے ذریعہ کہ جسکی طرف اپنی رسالت کی وحی کر کے اور اس کو اپنی عنایات عطا فرما کر ان کو ادب سکھلاتے اور قوت کے ذریعہ اسکی مدد فرماتے کہ جس کے ذریعہ وہ ان غموں کے دور کرنے پر قادر ہو کہ جن غموں نے پوری امتوں کے سر جھکا دیئے۔ جی ہاں! اللہ کی رحمت تھی" اور اسی کے لئے ہے حکم پہلے بھی اور بعد میں بھی"۔

فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةَ عَشْرَةَ مِنْ رَبِيعِ الْأَوَّلِ عَامَ الْفِيلِ ((٢٠ ابریل سَنَة ٥٧١ مِنْ مِيلَادِ الْمَسِيحِ عَلَيْهِ السَّلَامُ) وُلِدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ الْقُرَشِيُّ بِمَكَّةَ، وُلِدَ يَتِيمًا، تُوُفِّيَ وَالِدُهُ قَبْلَ أَنْ يُولَدَ، وَلَمْ يَتْرُكْ لَهُ مِنَ الْمَالِ إِلَّا خَمْسَةَ جِمَالٍ وَبَعْضَ نِعَاجٍ وَجَارِيَةً وَيُرْوَى أَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ. وَفِي السَّنَةِ السَّادِسَةِ مِنْ عُمْرِهِ فَقَدَ وَالِدَتَهُ أَيْضًا فَاحْتَضَنَهُ جَدُّهُ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ، وَبَعْدَ سَنَتَيْنِ مِنْ كَفَالَتِهِ تُوُفِّيَ جَدُّهُ فَكَفَلَهُ مِنْ بَعْدِهِ عَمُّهُ أَبُو طَالِبٍ وَكَانَ شَهْمًا كَرِيمًا غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْفَقْرِ بِحَيْثُ لَا يَمْلِكُ كَفَافَ أَهْلِهِ، وَكَانَ ﷺ مِنْ بَنِي عَمِّهِ وَصِبْيَةِ قَوْمِهِ كَأَحَدِهِمْ عَلٰى مَا بِهِ مِنْ يُتْمٍ فَقَدَ فِيهِ الْأَبَوَيْنِ مَعًا، وَفَقْرٍ لَمْ يَسْلَمْ مِنْهُ الْكَافِلُ وَالْمَكْفُولُ، وَلَمْ يَقُمْ عَلٰى تَرْبِيَتِهِ مُهَذِّبٌ، وَلَمْ يُعْنَ

besturdubooks.wordpress.com

بِتَثْقِيْفِهٖ مُؤَدِّبٌ، بَيْنَ أَتْرَابٍ مِنْ نَبْتِ الْجَاهِلِيَّةِ، وَعُشَرَاءَ مِنْ حُلَفَاءِ الْوَثَنِيَّةِ، وَأَوْلِيَاءَ مِنْ عَبَدَةِ الْأَوْهَامِ، وَأَقْرِبَاءَ مِنْ حَفَدَةِ الْأَصْنَامِ، غَيْرَ أَنَّهٗ مَعَ ذٰلِكَ كَانَ يَنْمُوْا وَيَتَكَامَلُ بَدَنًا وَعَقْلًا وَفَضِيْلَةً وَأَدَبًا، حَتّٰى عُرِفَ بَيْنَ أَهْلِ مَكَّةَ وَهُوَ فِيْ رَيْعَانِ شَبَابِهٖ بِالْأَمِيْنِ، أَدَبٌ إِلٰهِيٌّ لَمْ تَجْرِ الْعَادَةُ بِأَنْ تَزَيَّنَ بِهٖ نُفُوْسُ الْأَيْتَامِ مِنَ الْفُقَرَاءِ، خُصُوْصًا مَعَ فَقْرِ الْقَوَّامِ، فَاكْتَهَلَ ﷺ كَامِلًا وَالْقَوْمُ نَاقِصُوْنَ، رَفِيْعًا وَالْقَوْمُ مُنْحَطُّوْنَ، مُوَحِّدًا وَهُمْ وَثَنِيُّوْنَ، سِلْمًا وَهُمْ شَاغِبُوْنَ، صَحِيْحَ الْاِعْتِقَادِ وَهُمْ وَاهِمُوْنَ، مَطْبُوْعًا عَلَى الْخَيْرِ وَهُمْ بِهٖ جَاهِلُوْنَ، وَعَنْ سَبِيْلِهٖ عَادِلُوْنَ.

۱۲ ربیع الاول کی رات عام الفیل میں ۲۰ اپریل ۵۷۱ء کو محمد (ﷺ) بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم القرشی مکہ مکرمہ میں یتیمی کی حالت میں پیدا ہوئے ان کی پیدائش سے قبل ہی ان کے والد ماجد وفات پا گئے تھے اور ترکہ میں ان کے لئے صرف پانچ اونٹ، کچھ بھیڑیں اور ایک باندی چھوڑی بعض روایت میں تو اس سے بھی کم بیان کیا گیا ہے۔ عمر کے چھٹے سال میں والدہ ماجدہ بھی فوت ہو گئیں تو آپ کے دادا عبدالمطلب نے آپ کو اپنی پرورش میں لے لیا، ان کی کفالت میں رہتے ہوئے دو سال ہوئے تھے کہ وہ بھی فوت ہو گئے تو ان کے بعد آپکے چچا ابو طالب نے آپکو اپنی کفالت میں لے لیا۔ ابو طالب انتہائی ذکی اور کریم آدمی تھے لیکن فقر کی وجہ سے وہ اپنے اہل وعیال کے نان ونفقہ پر بھی قادر نہ تھے، آپ ﷺ اپنے چچازاد اور ہم قوم میں سے اس شخص کی طرح تھے جس نے یتیمی کی حالت میں اپنے ابوین (والد اور والدہ دونوں کو) کھویا اور یہ ایسا فقر تھا کہ جس سے کافل اور مکفول دونوں ہی نہ بچے تھے۔ جاہلیت کی پیداوار ہم عمروں، بتوں کے دسیوں حلیفوں اور اوہام کے عبادت گزار اولیاء، اور بتوں کے خدام اقرباء کے درمیان آپ ﷺ کی تربیت کا اہتمام کسی مہذب نے کیا اور نہ ہی اپنی ثقافت سکھلانے پر کسی مؤدب نے مدد کی، ہاں! مگر اس کے باوجود آپ ﷺ پرورش پاتے رہے، جسم وعقل اور فضیلت وادب کے اعتبار سے کامل ہوتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ اٹھتی جوانی میں ہی اہل مکہ کے درمیان "امین" کے لقب سے مشہور ہو گئے۔ ادب الٰہی کی یہ عادت جاری نہیں تھی کہ فقراء میں سے یتیموں کے نفوس اس (خاصیت) کے ساتھ مزین ہوں، خصوصاً امراء کے فقر کے ساتھ لہٰذا آپ ﷺ کہولت کی عمر کو پہنچ گئے جبکہ پوری قوم ناقص رہی، آپ ﷺ بلند وبالا ہوئے جبکہ قوم پستی میں رہی، آپ ﷺ توحید بیان کرنے والے تھے جبکہ قوم بتوں کی پجاری، آپ ﷺ صحیح وسالم تھے جبکہ وہ لوگ فسادی، آپ ﷺ صحیح الاعتقاد

besturdubooks.wordpress.com

جبکہ وہ لوگ وہموں میں پڑے ہوئے، آپ ﷺ خیر پر مہر لگائے گئے تھے جبکہ وہ لوگ خیر سے جاہل اور خیر کے راستے سے اعراض کرنیوالے تھے۔

فاحتضنه: حضن (افتعال) احتضانا (ن) حَضْنًا بِحِضانۃً پرورش کرنا، گود میں لینا (ک) حضانا ایک چھوٹے اور ایک بڑے پستان والی (افعال) إحضانا حقارت کرنا، حق مار لینا۔ شهما: ذکی، تیز خاطر، وہ سردار جس کا حکم جاری ہو [جمع] شُهُوم۔ شہم (ک) شَهَامَةً، شُهُومَةً تیز فہم ہونا، ذکی ہونا (ف،ن) شَهْمًا ڈانٹنا، خوفزدہ کرنا۔ يثقيفه: ثقف (تفعیل) تثقیفا مہذب بنانا، تعلیم دینا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۱۰۹ پر ہے۔ ريعان: ہر چیز کا اول وافضل، زیادتی ریع (ض) رَیْعًا، رَیَعَانًا، رُیُوعًا نشو ونما پانا، زائد ہونا (تفعیل) تریعا جمع ہونا، بڑھانا (تفعل) تریعا ٹھہرنا، بیقرار ہونا۔ شاغبون: شغب (ف،س) شَغَبًا (تفعیل) تشغیبا تباہی ڈالنا، ہلنا

مِنَ السُّنَنِ الْمَعْرُوفَةِ أَنَّ يَتِيمًا فَقِيرًا أُمِّيًّا مِثْلَهُ تَنطَبِعُ نَفْسُهُ بِمَا تَرَاهُ مِنْ أَوَّلِ نَشْأَتِهِ إِلَى زَمَنِ كُهُولَتِهِ، وَيَتَأَثَّرُ عَقْلُهُ بِمَا يَسْمَعُهُ مِمَّنْ يُخَالِطُهُ وَلَا سِيَّمَا إِنْ كَانَ مِنْ ذَوِي قَرَابَتِهِ، وَأَهْلِ عَصَبَتِهِ، وَلَا كِتَابَ يُرْشِدُهُ وَلَا أُسْتَاذَ يُنَبِّهُهُ، وَلَا عَضُدَ إِذَا عَزَمَ يُؤَيِّدُهُ، فَلَوْ جَرَى الْأَمْرُ فِيهِ عَلَى جَارِي السُّنَنِ لَنَشَأَ عَلَى عَقَائِدِهِمْ، وَأَخَذَ بِمَذَاهِبِهِمْ، إِلَى أَنْ يَبْلُغَ مَبْلَغَ الرِّجَالِ، وَيَكُونَ لِلْفِكْرِ وَالنَّظَرِ مَجَالٌ، فَيَرْجِعُ إِلَى مُخَالَفَتِهِمْ، إِذَا قَامَ لَهُ الدَّلِيلُ عَلَى خِلَافِ ضَلَالَاتِهِمْ كَمَا فَعَلَ الْقَلِيلُ مِمَّنْ كَانُوا عَلَى عَهْدِهِ.

یہ بات بالکل معروف ہے کہ یتیم، فقیر اور امی جیسا شخص جو کچھ اپنے بچپن کے زمانے سے ادھیڑ عمری تک دیکھتا ہے وہ اسکے دل پر نقش ہو جاتا ہے اور اپنے ساتھ میل جول رکھنے والے سے جو کچھ سنتا ہے عقل اس کا اثر قبول کرتی ہے بالخصوص اس وقت جبکہ وہ اس کے رشتہ داروں اور خاندان والوں میں سے ہو اور حالت یہ ہو کہ کوئی ایسی کتاب ہو جو اسے راہ دکھلائے اور نہ ہی کوئی ایسا استاذ ہو کہ جو تنبیہ وغیرہ کرے اور نہ ہی کوئی ایسا بازو ہو کہ جب وہ ارادہ کرے تو وہ اس کی تائید کرے اگر معاملہ اسی طرح چلتا جس طرح یہ طریقہ معروفہ ہے تو آپ ﷺ ضرور ان کے عقائد پر ہی پرورش پاتے اور انکے مذاہب اختیار کرتے یہاں تک کہ جوانوں کی عمروں کو پہنچ جاتے اور غور وفکر کی مجال ہوتی تو پھر انکی مخالفت کرتے جبکہ ان کی گمراہی پر کوئی دلیل بھی قائم ہوتی، جیسا کہ ان تھوڑے بہت لوگوں نے کیا جو آپ کے زمانے میں تھے۔

وَلَكِنَّ الْأَمْرَ لَمْ يَجْرِ سُنَّتَهُ، بَلْ بُغِّضَتْ إِلَيْهِ الْوَثَنِيَّةُ مِنْ مَبْدَأِ عُمْرِهِ.

besturdubooks.wordpress.com

فَعَاجَلَتْهُ طَهَارَةُ الْعَقِيْدَةِ، كَمَا بَادَرَهُ حُسْنُ الْخَلِيْقَةِ ،وَمَا جَاءَ فِي الْكِتَابِ مِنْ قَوْلِهِ: (وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰى) لَايُفْهَمُ مِنْهُ أَنَّهُ كَانَ عَلٰى وَثَنِيَّةٍ قَبْلَ الْاِهْتِدَاءِ إِلَى التَّوْحِيْدِ، أَوْ عَلٰى غَيْرِ السَّبِيْلِ الْقَوِيْمِ، قَبْلَ الْخُلُقِ الْعَظِيْمِ، حَاشَ لِلّٰهِ، إِنَّ ذٰلِكَ هُوَ الْإِفْكُ الْمُبِيْنُ، وَإِنَّمَا هِيَ الْحَيْرَةُ تُلِمُّ بِقُلُوْبِ أَهْلِ الْإِخْلَاصِ، فِيْمَا يَرْجُوْنَ لِلنَّاسِ مِنَ الْخَلَاصِ، وَطَلَبِ السَّبِيْلِ إِلٰى مَاهُدُوْا إِلَيْهِ مِنْ إِنْقَاذِ الْهَالِكِيْنَ، وَإِرْشَادِ الضَّالِّيْنَ، وَقَدْ هَدَى اللّٰهُ نَبِيَّهُ إِلٰى مَا كَانَتْ تَتَلَمَّسُهُ بَصِيْرَتُهُ بِاصْطِفَائِهِ لِرِسَالَتِهِ، وَاخْتِيَارِهِ مِنْ بَيْنِ خَلْقِهِ لِتَقْرِيْرِ شَرِيْعَتِهِ .

لیکن معاملہ اپنی عادت کے مطابق نہ چلا بلکہ بتوں سے بغض وعداوت آپ کو اپنی ابتدائی عمر ہی سے تھی تو عقیدہ کی طہارت نے آپکے ساتھ ایسے جلدی کی جیسے حسن خلق نے آپ کے ساتھ جلدی کی (کہ آپ ﷺ بچپن سے ہی طہارۃ العقیدہ اور بہترین اخلاق والے ہوگئے) اور جو قرآن کی آیت "ووجدک ضالًّا فهدى" ہے (اور تم کو پایا ناواقف راہ تو راہ دکھلائی) اس آیت سے ہرگز یہ بات مفہوم نہیں کہ آپ ﷺ توحید کی طرف ہدایت سے پہلے بتوں کی عبادت پر تھے یا عظیم اخلاق سے پہلے سیدھے راستے پر نہ تھے۔" اس مفہوم سے اللہ کی پناہ" بیشک یہ تو کھلا اور واضح جھوٹ ہے، بلکہ یہ تو وہ حیرانی ہے جو اخلاص والوں کے دلوں پر نازل ہوتی ہے اس چیز میں کہ جس کی وہ لوگوں کی خلاصی کے لئے امید کرتے ہیں، اور ایسے راستہ کی طلب میں کہ جس پر چل کر وہ ہالکین کو بچائیں، اور گمراہوں کو سیدھی راہ دکھائیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو اس چیز کی طرف ہدایت دی کہ جس کی طرف اس کی بصیرت اپنی رسالت کیلئے چننے اور اپنی شریعت کے مقرر کرنے کے لئے مخلوق میں سے کسی کو اختیار کرنے کی تلاش وجستجو میں تھی۔

تُلِمُّ: لَمَّ (ن) لَمًّا کسی کے پاس آکر نازل ہونا، جمع کرنا، درست کرنا (إفعال) إلمامًا چھوٹے گناہوں کا مرتکب ہونا، بلوغ وپختگی کے قریب پہنچنا (افتعال) التمامًا زیارت کرنا، آکر اترنا۔ إنقاذ: نقذ (إفعال) إنقاذًا (تفعیل) تنقیذًا (ن) نقذًا نجات دینا۔

وَجَدَ شَيْئًا مِّنَ الْمَالِ يَسُدُّ حَاجَتَهُ (وَقَدْ كَانَ لَهُ فِي الْاِسْتِزَادَةِ مِنْهُ مَا يَرْفَهُ مَعِيْشَتَهُ) بِمَا عَمِلَ لِخَدِيْجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيْ تِجَارَتِهَا، وَبِمَا اخْتَارَتْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ زَوْجًا لَهَا، وَكَانَ فِيْمَا يَجْتَنِيْهِ مِنْ ثَمْرَةِ عَمَلِهِ غِنَاءٌ لَهُ، وَعَوْنٌ عَلٰى بُلُوْغِهِ مَا كَانَ عَلَيْهِ أَعَاظِمُ قَوْمِهِ، لٰكِنَّهُ لَمْ تَرُقْهُ الدُّنْيَا، وَلَمْ تَغُرَّهُ زَخَارِفُهَا، وَلَمْ

besturdubooks.wordpress.com

يَسْلُكُ مَا كَانَ يَسْلُكُهُ مِثْلُهُ فِي الْوُصُوْلِ إِلَى مَا تَرْغَبُهُ الْأَنْفُسُ مِنْ نَعِيْمِهَا، بَلْ كُلَّمَا تَقَدَّمَتْ بِهِ السِّنُّ زَادَتْ فِيْهِ الرَّغْبَةُ عَمَّا كَانَ عَلَيْهِ الْكَافَّةُ، وَنَمَا فِيْهِ حُبُّ الْإِنْفِرَادِ وَالْإِنْقِطَاعِ إِلَى الْفِكْرِ وَالْمُرَاقَبَةِ، وَالتَّحَنُّثِ بِمُنَاجَاةِ اللهِ تَعَالٰى، وَالتَّوَسُّلِ إِلَيْهِ فِي طَلَبِ الْمَخْرَجِ مِنْ هَمِّهِ الْأَعْظَمِ فِي تَخْلِيْصِ قَوْمِهِ وَنَجَاةِ الْعَالَمِ مِنَ الشَّرِّ الَّذِيْ تَوَلَّاهُ، إِلٰى أَنِ انْفَتَقَ لَهُ الْحِجَابُ عَنْ عَالَمٍ كَانَ يَحُثُّهُ إِلَيْهِ الْإِلْهَامُ الْإِلٰهِيُّ وَتَجَلّٰى عَلَيْهِ النُّوْرُ الْقُدْسِيُّ، وَهَبَطَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ مِنَ الْمَقَامِ الْعُلٰى، فِي تَفْصِيْلٍ لَيْسَ هٰذَا مَوْضِعَهُ.

آپ ﷺ نے تھوڑا بہت مال لیا کہ جس سے اپنی ضرورت پوری کرسکیں حالانکہ آپ ﷺ اگر چاہتے تو اس کام کی وجہ سے جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کیلئے ان کی تجارت میں کیا تھا اور جس کی وجہ سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے بعد میں آپ ﷺ کو باعتبارِ شوہر کے اختیار کیا، زیادتی طلب کرسکتے تھے کہ جس کے ذریعے آپکی معاشی زندگی آسودہ اور خوشگوار ہوجاتی اور جو کچھ آپ ﷺ اپنے عمل کے ثمرہ سے حاصل کرتے وہ آپ کے لئے کافی ہوتا اور آپ کو اس مقام تک پہنچنے میں معاون ہوتا جس پر آپ کی قوم کے بڑے بڑے لوگ تھے لیکن دنیا آپ کو بھلی لگی اور نہ ہی دنیا کی خوبصورتی اور رنگینی نے آپ کو دھوکا دیا اور نہ ہی آپ ﷺ اس راستے پر چلے کہ جس پر آپ جیسا شخص چل کر دنیا کی ان نعمتوں کی طرف کہ جن کی طرف نفس مائل ہوتا ہے، پہنچتا ہے بلکہ جیسے جیسے آپ ﷺ کی عمر میں اضافہ ہوتا رہا ویسے ویسے آپ کا اس چیز سے اعراض بھی بڑھتا رہا جس پر تمام لوگ تھے۔ آپ ﷺ میں فکر ومراقبہ اور اللہ کی عبادت مناجات کے ذریعے کرنے کیلئے اکیلے پن اور تنہائی کی محبت بڑھنے لگی اور آپ ﷺ میں عظیم ارادوں سے اپنی قوم اور پورے عالم کو اس شر سے بچانے کیلئے جس کی وہ آماجگاہ بن چکا تھا راستے کی طلب میں اللہ کی طرف توسل کی طلب بڑھنے لگی یہاں تک کہ آپ ﷺ کے لئے ایک ایسے عالم سے حجاب چھٹ گیا کہ جس کی طرف الہام الٰہی آپ ﷺ کو برانگیختہ کرتا تھا، آپ پر نورِ قدسی کی تجلی ہوئی اور بلند مقام سے آپ پر وحی نازل ہوئی۔ اس کی بہت تفصیل ہے اور یہ مقام اسکا متحمل نہیں۔

یرفه: رفہ(ن) رَفْهًا، رُفُوهًا خوشحال وآسودہ ہونا [عیشہ] زندگی کا آسودہ وخوشگوار ہونا۔ (ک) رَفَاهَةً (إفعال) إرهافًا وسعت والا ہونا، مطمئن وبے فکر ہونا (تفعیل) ترفیها راحت پہنچانا۔ یجتنیه: جنی (افتعال) اجتناءً اچننا (ض) جَنْيًا [الثمر] پھل توڑنا۔ جَنْيًا نکالنا،

besturdubooks.wordpress.com

جنایۃً گناہ کرنا (إفعال) إجناءً پکنا (مفاعلہ) مجاناۃٌ ناکردہ گناہ کی نسبت کرنا **لم ترقہ:** روق (ن) رَوقاً نا بھلی لگنا، پسند آنا۔ رَوقاً صاف وشفاف ہونا، فوقیت رکھنا (س) رَوَقاً اوپر کے لمبے دانتوں والا ہونا (تفعیل) ترویقاً تاریکی پھیلا دینا، صاف کرنا [البیت] برآمدہ بنانا

وَلَمْ يَكُنْ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ فَيُطَالِبُ بِمَا سُلِبَ مِنْ مُلْكِهِ، وَكَانَتْ نُفُوسُ قَوْمِهِ فِي انْصِرَافٍ تَامٍّ عَنْ طَلَبِ مَنَاصِبِ السُّلْطَانِ، وَفِي قَنَاعَةٍ بِمَا وَجَدُوهُ مِنْ شَرَفِ النِّسْبَةِ إِلَى الْمَكَانِ، دَلَّ عَلَيْهِمَا مَا فَعَلَهُ جَدُّهُ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ عِنْدَ زَحْفِ أَبْرَهَةَ الْحَبَشِيِّ عَلَى دِيَارِهِمْ، جَاءَ الْحَبَشِيُّ لِيَنْتَقِمَ مِنَ الْعَرَبِ بِهَدْمِ مَعْبَدِهِمُ الْعَامِّ، وَبَيْتِهِمُ الْحَرَامِ، وَمُنْتَجَعِ حَجِيجِهِمْ وَمُسْتَوَى الْعَلِيَّةِ مِنْ آلِهَتِهِمْ، وَمُنْتَهَى حُجَّةِ الْقُرَشِيِّينَ فِي مُفَاخَرَتِهِمْ لِبَنِي قَوْمِهِمْ، وَتَقَدَّمَ بَعْضُ جُنْدِهِ فَاسْتَاقَ عَدَدًا مِنَ الْإِبِلِ فِيهَا لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ مِائَتَا بَعِيرٍ، وَخَرَجَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ فِي بَعْضِ قُرَيْشٍ لِمُقَابَلَةِ الْمَلِكِ فَاسْتَدْنَاهُ وَسَأَلَهُ حَاجَتَهُ، فَقَالَ هِيَ أَنْ تَرُدَّ إِلَيَّ مِائَتَيْ بَعِيرٍ أَصَبْتَهَا لِي، فَلَامَهُ الْمَلِكُ عَلَى الْمَطْلَبِ الْحَقِيرِ، وَقْتَ الْخَطْبِ الْخَطِيرِ، فَأَجَابَهُ: أَنَا رَبُّ الْإِبِلِ وَأَمَّا الْبَيْتُ فَلَهُ رَبٌّ يَحْمِيهِ.

آپ ﷺ کے آباؤ اجداد میں سے کوئی بادشاہ نہیں تھا کہ اپنی ملکیت میں سے کسی مسلوب چیز کا مطالبہ کرتا اور آپ کی قوم کے نفوس بادشاہی کے مناصب کی طلب سے مکمل روگرداں تھے، بیت اللہ کی طرف نسبت کے شرف کی وجہ سے جو کچھ انہوں نے پایا اس پر قناعت پسند تھے اس پر وہ کام دلالت کرتا ہے جو آپ کے دادا عبد المطلب نے اس وقت سرانجام دیا جبکہ ابرہہ حبشی ان کے علاقہ پر حملہ آور ہونے کے لئے آیا تھا۔ ابرہہ اس لئے آیا تھا کہ عرب کے عام معبد خانے، بیت الحرام اور انکے حاجیوں کی چراہگاہ کو ڈھا کر، ان کے الہوں کے چبوترے کو برابر کر کے اور قریش کی اپنی قوم کے لئے فخر کی حجت کو منتہا تک پہنچا کر ان سے انتقام لے۔ اسکے کچھ سپاہی آئے اور بہت سارے اونٹ جن میں عبد المطلب کے دوسو اونٹ بھی تھے ہانک کر لے گئے، عبد المطلب بادشاہ کے پاس جانے کیلئے بعض قریشی لوگوں کے ساتھ نکلے، اس کے قریب ہوئے اور اپنی حاجت کے بارے میں سوال کیا (یعنی اپنے دوسو اونٹ سے متعلق کہا) اور فرمایا: آپ نے میرے جو دوسو اونٹ لئے ہیں وہ مجھے لوٹا دو بادشاہ نے بڑے خطرے کے وقت حقیر مطلب پر ان کو ملامت کی تو انہوں نے جواب دیا: میں تو اونٹوں کا مالک ہوں (اس لئے انہی کو مانگتا ہوں) اور رہا معاملہ بیت اللہ کا

besturdubooks.wordpress.com

تو اسکا جو رب ہے وہی اس کی حفاظت کریگا۔

منتجع: نجع (افتعال) انتجاعا (تفعّل) تنجعا چراہگاہ کی تلاش کرنا (استفعال) استنجاعا بخشش مانگنے کے لئے کسی کے پاس آنا، بصلہ [با، عن] ہضم ہونا، موٹا ہونا (ف) نجوعا فائدہ مند ہونا، چراہگاہ کی تلاش میں جانا (افعال) انجاعا مفید ہونا، کامیاب ہونا۔ حجیجهم: دلیل میں غالب آنے والا، وہ شخص جس کے زخم کو سلائی ڈال کر معلوم کیا جائے۔

هٰذَا غَايَةُ مَايَنْتَهِيْ إِلَيْهِ الْإِسْتِسْلَامُ، وَعَبْدُ الْمُطَّلِبِ فِيْ مَكَانَتِهِ مِنَ الرِّئَاسَةِ عَلٰى قُرَيْشٍ، فَأَيْنَ مِنْ تِلْكَ الْمَكَانَةِ مُحَمَّدٌ ﷺ فِيْ حَالِهِ مِنَ الْفَقْرِ، وَمَقَامِهِ فِي الْوَسَطِ مِنْ طَبَقَاتِ أَهْلِهِ، حَتّٰى يَنْتَجِعَ مَلِكًا أَوْ يَطْلُبَ سُلْطَانًا؟ لَامَالَ لَاجَاهَ، لَا جُنْدَ لَا أَعْوَانَ، لَاسَلِيْقَةَ فِي الشِّعْرِ، لَابَرَاعَةَ فِي الْكِتَابِ، لَا شُهْرَةَ فِي الْخِطَابِ، لَاشَيْئَ كَانَ عِنْدَهُ مِمَّا يَكْسِبُ الْمَكَانَةَ فِيْ نُفُوْسِ الْعَامَّةِ أَوْ يَرْقٰى بِهِ إِلٰى مَقَامٍ مَابَيْنَ الْخَاصَّةِ. مَا هٰذَا الَّذِيْ رَفَعَ نَفْسَهُ فَوْقَ النُّفُوْسِ؟ مَاالَّذِيْ أَعْلٰى رَأْسَهُ عَلَى الرُّؤُوْسِ؟ مَاالَّذِيْ سَمَا بِهِمَّتِهِ عَلَى الْهِمَمِ، حَتّٰى انْتَدَبَ لِإِرْشَادِ الْأُمَمِ وَكَفَالَتِهِ لَهُمْ كَشْفَ الْغَمَمِ، بَلْ وَإِحْيَاءِ الرِّمَمِ؟ مَاكَانَ ذٰلِكَ إِلَّامَاأَلْقَى اللّٰهُ فِيْ رُوْعِهِ مِنْ حَاجَةِ الْعَالَمِ إِلٰى مُقَوِّمٍ لِّمَازَاغَ عَنْ عَقَائِدِهِمْ وَمُصْلِحٍ لِمَا فَسَدَ مِنْ أَخْلَاقِهِمْ وَعَوَائِدِهِمْ، مَاكَانَ ذٰلِكَ إِلَّا وِجْدَانُهُ رِيْحَ الْعِنَايَةِ الْإِلٰهِيَّةِ تَنْصُرُهُ فِيْ عَمَلِهِ، وَتَمُدُّهُ فِي الْإِنْتِهَاءِ إِلٰى أَمَلِهِ قَبْلَ بُلُوْغِ أَجَلِهِ، مَاهُوَإِلَّا الْوَحْيُ الْإِلٰهِيُّ يَسْعٰى نُوْرُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ يُضِيْئُ لَهُ السَّبِيْلَ، وَيَكْفِيْهِ مُؤْنَةَ الدَّلِيْلِ، مَاهُوَ إِلَّا الْوَحْيُ السَّمَاوِيُّ، قَامَ لَدَيْهِ مَقَامَ الْقَائِدِ وَالْجُنْدِيِّ،

یہ تو وہ غایت ہے کہ جہاں تک فرمانبرداری و تابع داری کی انتہا ہوئی حالانکہ عبدالمطلب اپنی جگہ پر قریش کے بڑے رئیسوں میں سے تھے تو محمد ﷺ اپنے فقر کی حالت اور اپنے لوگوں کے طبقوں میں سے متوسط مقام پر ہونے کی وجہ سے ان درجوں میں سے کس درجہ پر تھے کہ کسی بادشاہ یا سلطنت کی تلاش میں نکلتے؟ آپ ﷺ کے پاس مال تھا نہ مرتبہ، فوج تھی نہ مددگار، شعر کا کوئی سلیقہ تھا نہ لکھنے میں کوئی کمال اور نہ خطابت میں کوئی شہرت تھی۔ آپ ﷺ کے پاس کوئی چیز بھی ایسی نہ تھی کہ جس کے ذریعہ عامۃ الناس کے دلوں میں کوئی مرتبہ حاصل کر سکتے یا اس کے ذریعہ خاص لوگوں کے درمیان کسی مرتبہ و مقام کو پہنچ سکتے۔ (مگر) وہ کون سی چیز تھی جس نے آپ ﷺ کے نفس کو دیگر نفوس پر رفعت دی؟ وہ کون سی چیز

besturdubooks.wordpress.com

تھی کہ جس نے آپ ﷺ کے سر کو دیگر سروں پر بلند کیا؟ وہ کونسی چیز تھی کہ جس نے آپ ﷺ کی ہمت کو تمام ہمتوں پر اتنا بلند کر دیا کہ آپ ﷺ امت کی ہدایت اور غموں کے کھولنے میں اس کی کفالت کیلئے بلکہ مردہ ہڈیوں کے زندہ کرنے کیلئے کھڑے ہو گئے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کے اس القاء کی وجہ سے تھا جو اللہ نے اس وقت جبکہ عالم اپنے عقائد سے ہٹ گیا تھا اسکو ایک مقوم اور اخلاق و ہمدردیوں میں فساد کی وجہ سے ایک مصلح کی ضرورت تھی، آپ ﷺ کے ذہن و عقل میں ڈالا اور یہ محض اس عنایتِ الٰہی کی خوشبو پانے کی بناء پر تھا جو کہ آپ ﷺ کے عمل میں آپ ﷺ کی مدد کرتی اور مدت کے پہنچنے سے قبل آپ ﷺ کو امید کے حد درجہ تک لے جاتی، یہ محض وحی الٰہی تھی کہ جس کا نور آپ ﷺ کے سامنے سعی کرتا، آپ ﷺ کیلئے راستہ روشن کرتا اور آپ ﷺ کو دلیل کی ذمہ داری سے کافی ہوتا۔ یہ محض آسمانی وحی تھی کہ آپ ﷺ اس پر قائد اور سپاہی کے کھڑے ہونے کی طرح کھڑے ہوئے۔

__سلیقة__: طبیعت [جمع] سلائق۔ سلق (ن) سَلْقًا ابالنا، بدزبانی سے تکلیف پہنچانا (افعال) إِسلاقًا کسی چیز کے دستہ میں لکڑی داخل کرنا (تفعل) تسلقًا چت سونا، دیوار پر چڑھنا (انفعال) انسلاقًا چھل جانا (استفعال) استلقاءً چت لیٹنا۔ __انتدب__: ندب (افتعال) انتدابًا تردید کرنا (ن) نَدْبًا [المیت] میت پر رونا، برانگیختہ کرنا (س) نَدَبًا، نُدوبًا زخم کا نشان ہونا (ک) ندابۃً زیرک ہونا، ہوشیار و چست ہونا۔ __الرمیم__: [مفرد] الرُّمَّۃُ بوسیدہ ہڈی، پرانی رسی کا ٹکڑا، چیونٹی دیگر [جمع] رمام بھی آتی ہے۔ رم (ض) رِمَّۃً، رَمیمًا ہڈی کا بوسیدہ ہونا، ٹوٹنا (ن ض) رَمًّا، مَرَمَّۃً درست کرنا (افعال) إرمامًا بوسیدہ ہونا، مائل ہونا۔ __روعه__: ذہن، عقل، دل کا سیاہ نقطہ، بقول بعض دل میں ڈر کی جگہ۔ روع (ن) رَوْعًا گھبرانا، تعجب میں ڈالنا (ن ض) رُوَاعًا لوٹنا (افعال) إراعۃ (تفعیل) ترویعًا گھبرا دینا، تعجب میں ڈالنا۔ __زاغ__: زوغ (ن) زَوْغًا، زَوَغَانًا اعتدال سے ہٹنا، تشدد برتنا، جھکانا۔

أَرَأَيْتَ كَيْفَ نَهَضَ وَحِيْدًا فَرِيْدًا يَدْعُو النَّاسَ كَافَّةً إِلَى التَّوْحِيْدِ، وَالْاِعْتِقَادِ بِالْعَلِيِّ الْمَجِيْدِ، وَالْكُلُّ مَابَيْنَ وَثَنِيَّةٍ مُفَرِّقَةٍ، وَدَهْرِيَّةٍ وَزَنْدَقَةٍ؟ نَادَى فِي الْوَثَنِيِّيْنَ بِتَرْكِ أَوْثَانِهِمْ وَنَبْذِ مَعْبُوْدَاتِهِمْ، وَفِي الْمُشَبِّهِيْنَ الْمُنْغَمِسِيْنَ فِي الْخَلْطِ بَيْنَ اللَّاهُوْتِ الْأَقْدَسِ وَبَيْنَ الْجِسْمَانِيَّاتِ بِالتَّطَهُّرِ مِنْ تَشْبِيْهِهِمْ، وَفِي الثَّنَوِيَّةِ بِإِفْرَادِ إِلٰهٍ وَاحِدٍ بِالتَّصَرُّفِ فِي الْأَكْوَانِ وَرَدِّ كُلِّ شَيْءٍ فِي الْوُجُوْدِ إِلَيْهِ، أَهَابَ بِالطَّبِيْعِيِّيْنَ لِيَمُدُّوْا أَبْصَارَهُمْ إِلَى مَاوَرَاءِ حِجَابِ الطَّبِيْعَةِ فَيَتَنَوَّرُوْا

besturdubooks.wordpress.com

سِرَّ الْوُجُوْدِ الَّذِیْ قَامَتْ بِهٖ،صَاحَ بِذَوِی الزَّعَامَةِ لِیَهْبِطُوْا إِلٰی مَصَافِّ الْعَامَّةِ، وَفِی الْاِسْتِکَانَةِ إِلٰی سُلْطَانٍ مَعْبُوْدٍ وَاحِدٍ ، هُوَ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، وَالْقَابِضُ عَلٰی أَرْوَاحِهِمْ فِیْ هَیَاکِلِ أَجْسَادِهِمْ .

کیا آپ نے دیکھا کہ آپ ﷺ کس طرح اکیلے تن تنہا تمام لوگوں کو توحید کی طرف اور بزرگ وبرتر پر ایمان لانے کی دعوت دینے کے لئے جبکہ تمام لوگ مختلف قسم کے بتوں کی عبادت ،دھریہ اور زندقہ کے درمیان تھے، نکل کھڑے ہوئے؟ آپ ﷺ نے بتوں کے پجاریوں کے درمیان بتوں کو چھوڑنے اور معبودوں کے پھینکنے کی آواز لگائی اور ان لوگوں کے جو لاہوت اقدس اور جسمانیات کے درمیان اپنی تشبیہات کے ذریعے ان میں تطہیر کرنے کیلئے اختلاط میں غوطے کھاتے رہتے تھے،درمیان آواز لگائی اور ان لوگوں کے درمیان جو دو الہوں کے قائل تھے آواز لگائی کہ الہٰ صرف ایک ہے جو تمام کائنات کا متصرف ہے اور ہر اس شے کو رد کیا جس کی نسبت اس کے وجود کیطرف تھی ۔آپ ﷺ نے طبعیین کو اس کی دعوت دی کہ وہ طبعیات کے پردہ کے پیچھے جو کچھ ہے اسکی طرف اپنی نگاہیں دوڑائیں اور اس وجود کا راز جس کے ساتھ وہ طبعیات قائم ہیں روشن وواضح کریں ،آپ ﷺ نے سرداروں کے سامنے باواز بلند ندا کی تاکہ وہ عامۃ الناس کی صفوں میں اور ایک بادشاہ کی طرف جو معبود واحد ہے،وہی آسمانوں اور زمینوں کو پیدا فرمانے والا ہے انکے جسمانی ڈھانچوں میں انکی ارواح پر قبضہ رکھنے والا ہے،تابعداری میں اتر آئیں (کرنے لگ جائیں)۔

<u>اللاھوت</u>: خداوندی،اصل اس کی ''لاہ'' بمعنی الہ ہے واؤ اور تا کی زیادتی مبالغہ کیلئے ہے جیسے جبروت ،ملکوت [علم لاھوت] عقائد متعلقہ ذات وصفات باری تعالی کا علم۔<u>الثنویۃ</u>: اس سے مرادفرقہ مانویہ ہے جو کہ دوخداؤں کے قائل ہیں ایک معبود خیر اور دوسرا معبود شر انکو نور اور ظلم سے تعبیر کیا جاتا ہے۔<u>أھاب</u>: ھیب (افعال) إھابۃ کسی کو کوئی کام کرنے کے لئے پکارنا ،دعوت دینا (ف) ھَیْبًا ،مَھَابۃ تعظیم وتکریم کرنا ،ڈرنا۔

تَنَاوَلَ الْمُنْتَحِلِیْنَ مِنْهُمْ لِمَرْتَبَةِ التَّوَسُّطِ بَیْنَ الْعِبَادِ وَبَیْنَ رَبِّهِمُ الْاَعْلٰی فَبَیَّنَ لَهُمْ بِالدَّلِیْلِ. وَکَشَفَ لَهُمْ بِنُوْرِ الْوَحْیِ ،أَنَّ نِسْبَةَ أَکْبَرِهِمْ إِلَی اللهِ کَنِسْبَةِ أَصْغَرِ الْمُعْتَقِدِیْنَ بِهِمْ،وَطَالَبَهُمْ بِالنُّزُوْلِ عَمَّا انْتَحَلُوْهُ لِأَنْفُسِهِمْ مِنَ الْمَکَانَاتِ الرَّبَّانِیَّةِ،إِلٰی أَدْنٰی سُلَّمٍ مِنْ فِی الْعُبُوْدِیَّةِ ،وَالْاِشْتِرَاکِ مَعَ کُلِّ ذِیْ نَفْسٍ إِنْسَانِیَّةٍ ، فِی الْاِسْتِعَانَةِ بِرَبٍّ وَاحِدٍ یَسْتَوِیْ جَمِیْعُ الْخَلْقِ فِی النِّسْبَةِ

besturdubooks.wordpress.com

إِلَيْهِ، لَايَتَفَاوَتُونَ إِلَّا فِيمَا فَضَّلَ بِهِ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ مِنْ عِلْمٍ أَوْ فَضِيلَةٍ

آپ نے ان میں سے بندوں اور انکے بزرگ رب کے درمیان ثالثی کے مرتبہ کیلئے منتخلین کو لیا اور ان کو دلیل کے ذریعے اور نور وحی کے ذریعے اس حقیقت سے آشنا فرمایا کہ انکے بڑے کی نسبت اللہ رب العزت کی طرف ایسی ہے جیسی ان کے ساتھ اعتقاد رکھنے والوں میں سے سب سے چھوٹے کی نسبت ہوتی ہے اور ان سے ان ربانی مرتبوں سے جو انہوں نے اپنے لئے بنا رکھے تھے بندگی کی ادنی ترین سیڑھی کی طرف اترنے اور ہر انسانی نفس کیساتھ ایک رب سے مدد مانگنے کیلئے کہ جس کی طرف نسبت میں تمام مخلوق برابر ہے علم یا فضیلت کہ جس کی وجہ سے اللہ نے بعض کو بعض پر فضیلت بخشی ہے کے علاوہ کسی کو دوسرے پر تفاوت حاصل نہیں ہے، مل جانے کا مطالبہ کیا۔

وَخَزَا بِوَعْظِهِ عَبِيدَ الْعَادَاتِ وَأُسَرَاءَ التَّقْلِيدِ، لِيُعْتِقُوا أَرْوَاحَهُمْ مِمَّا اسْتَعْبَدُوا لَهُ، وَيَحُلُّوا أَغْلَالَهُمُ الَّتِي أَخَذَتْ بِأَيْدِيهِمْ عَنِ الْعَمَلِ، وَاقْتَطَعَتْهُمْ دُونَ الْأَمَلِ، مَالَ عَلَى قُرَّاءِ الْكُتُبِ السَّمَاوِيَّةِ، وَالْقَائِمِينَ عَلَى مَا أُودِعَتْهُ مِنَ الشَّرَائِعِ الْإِلٰهِيَّةِ، فَبَكَّتَ الْوَاقِفِينَ عِنْدَ حُرُوفِهَا بِغَبَاوَتِهِمْ، وَشَدَّدَ النَّكِيرَ عَلَى الْمُحَرِّفِينَ لَهَا، الصَّارِفِينَ لِأَلْفَاظِهَا إِلَى غَيْرِ مَا قُصِدَ مِنْ وَحْيِهَا، اتِّبَاعًا لِشَهَوَاتِهِمْ، وَدَعَاهُمْ إِلَى فَهْمِهَا، وَالتَّحَقُّقِ بِسِرِّ عِلْمِهَا، حَتَّى يَكُونُوا عَلَى نُورٍ مِنْ رَبِّهِمْ.

عادات کے غلام اور تقلید کے قیدیوں نے آپ ﷺ کے وعظ پر طعن و تشنیع کی تاکہ اپنی روحوں کو اس چیز سے آزاد کرائیں کہ جس کی عبادت کا ان سے مطالبہ کیا گیا تھا اور اپنی وہ بیڑیاں کھول دیں کہ جن بیڑیوں نے ان کو عمل سے روک دیا اور جن بیڑیوں نے ان کو بلا امید اپنے لئے لے رکھا تھا۔ وہ کتب سماوی کے پڑھنے پر اور ان لوگوں کی طرف مائل ہوئے جو ایسی چیزوں پر قائم تھے جو شریعت الٰہیہ سے ودیعت تھیں، تو آپ ﷺ نے ان لوگوں کو سرزنش فرمائی جو اپنی بیوقوفی اور کم فہمی سے ان کتب کے محض حروف سے واقف تھے اور ان کتب کی تحریف کرنے والے لوگوں پر شدید نکیر فرمائی جو ان کے الفاظ کو ایسے معنی کی طرف پھیرتے تھے جو وحی سے غیر مقصود تھا اور یہ تحریف وہ لوگ محض اپنی خواہش کی پیروی کرتے ہوئے کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے ان لوگوں کو ان کتب کے سمجھنے اور ان کے علمی راز سے باخبر ہونیکی دعوت دی تاکہ وہ لوگ ایسے نور ہدایت پر آجائیں جو ان کے رب کی طرف سے ہے۔

<u>خـــزا</u>: خزو (ن) خزوًا دشمنی کرنا، غالب آنا، سیاست کرنا، خواہش نفسانی سے

besturdubooks.wordpress.com

روکنا۔ فیکت: بلک (ن) بکًّا مزاحمت کرنا، پھاڑنا محتاج ہونا (تفاعل) تباکًّا ہجوم کرنا۔

وَلَفَتَ كُلَّ إِنْسَانٍ إِلَى مَا أُوْدِعَ فِيْهِ مِنَ الْمَوَاهِبِ الْإِلٰهِيَّةِ، وَدَعَا النَّاسَ أَجْمَعِيْنَ ذُكُوْرًا وَإِنَاثًا عَامَّةً وَسَادَاتٍ إِلَى عِرْفَانِ أَنْفُسِهِمْ، وَأَنَّهُمْ مِنْ نَوْعٍ خَصَّهُ اللّٰهُ بِالْعَقْلِ، وَمَيَّزَهُ بِالْفِكْرِ، وَشَرَّفَهُ بِهِمَا وَبِحُرِّيَّةِ الْإِرَادَةِ فِيْمَا يُرْشِدُهُ إِلَيْهِ عَقْلُهُ وَفِكْرُهُ وَأَنَّ اللّٰهَ عَرَضَ عَلَيْهِمْ جَمِيْعَ مَا بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ مِنَ الْأَكْوَانِ وَسَلَّطَهُمْ عَلٰى فَهْمِهَا وَالْإِنْتِفَاعِ بِهَا بِدُوْنِ شَرْطٍ وَلَا قَيْدٍ إِلَّا الْإِعْتِدَالَ وَالْوُقُوْفَ عِنْدَ حُدُوْدِ الشَّرِيْعَةِ الْعَادِلَةِ، وَالْفَضِيْلَةِ الْكَامِلَةِ، وَأَقْدَرَهُمْ بِذٰلِكَ عَلٰى أَنْ يَّصِلُوْا إِلٰى مَعْرِفَةِ خَالِقِهِمْ بِعُقُوْلِهِمْ وَأَفْكَارِهِمْ بِدُوْنِ وَاسِطَةِ أَحَدٍ، إِلَّا مَنْ خَصَّهُمُ اللّٰهُ بِوَحْيِهِ، وَقَدْ وَكَّلَ إِلَيْهِمْ مَعْرِفَتَهُمْ بِالدَّلِيْلِ، كَمَا كَانَ الشَّأْنُ فِيْ مَعْرِفَتِهِمْ لِمُبْدِعِ الْكَائِنَاتِ أَجْمَعَ، وَالْحَاجَةُ إِلٰى أُوْلٰئِكَ الْمُصْطَفَيْنَ إِنَّمَا هِيَ فِيْ مَعْرِفَةِ الصِّفَاتِ الَّتِيْ أَذِنَ اللّٰهُ أَنْ تُعْلَمَ مِنْهُ، وَلَيْسَتْ فِي الْإِعْتِقَادِ بِوُجُوْدِهِ، وَقَرَّرَ أَنْ لَّا سُلْطَانَ لِأَحَدٍ مِّنَ الْبَشَرِ عَلٰى آخَرَ مِنْهُ إِلَّا مَا رَسَمَتْهُ الشَّرِيْعَةُ وَفَرَضَهُ الْعَدْلُ، ثُمَّ الْإِنْسَانُ بَعْدَ ذٰلِكَ يَذْهَبُ بِإِرَادَتِهِ إِلٰى مَا سُخِّرَتْ لَهُ بِمُقْتَضَى الْفِطْرَةِ.

آپ ﷺ نے ہر انسان کو اس چیز کی طرف متوجہ کیا جو الٰہی عطاؤں سے اس میں ودیعت کی گئی تھی، مردوں، عورتوں، عام وخاص تمام لوگوں کو اپنے آپ کو پہچاننے کی دعوت دی اور اس کی طرف متوجہ کیا کہ ان کا تعلق ایک ایسی نوع سے ہے جس کو اللہ رب العزت نے عقل دیکر (خاص) فضیلت عطا فرمائی اور غور وفکر کی صفت دیکر دیگر تمام اشیاء سے ممتاز فرمایا ہے اور اس نوع کو عقل وفکر کے ذریعہ اس چیز کی طرف کہ جس کی طرف عقل وفکر راستہ دکھلائے ارادہ کی آزادی کے ذریعہ بھی شرف بخشا ہے اور اس طرف متوجہ کیا کہ اللہ رب العزت نے ان لوگوں پر کائنات میں سے جو کچھ بھی ان کے سامنے ہے پیش کر دیا ہے اور ان کو اس کا پابند کیا ہے کہ وہ ان چیزوں کو عادلانہ شریعت اور کامل فضیلت کی حدود میں رہتے ہوئے اعتدال وسکون کے ساتھ بلا کسی شرط اور بلا کسی قید کے سمجھیں اور ان سے فائدہ حاصل کریں اور ان کو اس پر قدرت دی کہ محض اپنی عقلوں اور فکروں کے ذریعہ بلا کسی واسطہ کے اپنے خالق کی معرفت تک پہنچیں، سوائے ان لوگوں کے کہ جن کو اللہ نے اپنی وحی کے لئے خاص فرمایا اور ان کی طرف ان کی معرفت کو دلیل کے ذریعہ سونپ دیا جیسا کہ تمام کائنات کے پیدا کرنے والے کے لئے انکی معرفت میں ایک شان تھی۔ اور ان چیدہ لوگوں کی طرف

besturdubooks.wordpress.com

حاجت یقیناً یہ حاجت ان صفات کی معرفت میں تھی جن کے جاننے کی اللہ نے اجازت دی اوران صفات کا وجود اعتقاد میں نہیں تھا۔ اوراس بات کو مقرر فرمایا کہ بشر میں سے کسی کا کوئی بادشاہ نہیں سوائے اس کے جس کو شریعت نے لکھ دیا اور انصاف نے مقرر کر دیا (صرف وہ سلطان ہے) پھر اس کے بعد انسان اپنے ارادہ کو اس چیز کی طرف لیجائے جو فطرت کے مقتضی کے ساتھ اس کیلئے مسخر ہو۔

لغت: لفت (ض) لفتا دائیں یا بائیں موڑنا، اتارنا (تفعیل) تلفیتا موڑنا (افتعال) التفاتا چہرہ پھیرنا، جھکنا۔

دَعَا الْإِنْسَانَ إِلَى مَعْرِفَةِ أَنَّهُ جِسْمٌ وَرُوْحٌ ، وَأَنَّهُ بِذٰلِكَ مِنْ عَالَمَيْنِ مُتَخَالِفَيْنِ، وَإِنْ كَانَا مُمْتَزِجَيْنِ، وَأَنَّهُ مُطَالَبٌ بِخِدْمَتِهِمَا جَمِيْعًا وَإِيْفَاءِ كُلٍّ مِنْهُمَا مَاقَرَّرَتْ لَهُ الْحِكْمَةُ الْإِلٰهِيَّةُ مِنَ الْحَقِّ. دَعَا النَّاسَ كَافَّةً إِلَى الْاِسْتِعْدَادِ فِيْ هٰذِهِ الْحَيَاةِ لِمَا سَيُلَاقُوْنَهُ فِي الْحَيَاةِ الْأُخْرٰى، وَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ خَيْرَ زَادٍ يَتَزَوَّدُهُ الْعَامِلُ هُوَ الْإِخْلَاصُ لِلّٰهِ فِي الْعِبَادَةِ، وَالْإِخْلَاصُ لِلْعِبَادِ فِي الْعَدْلِ وَالنَّصِيْحَةِ وَالْإِرْشَادِ

آپ ﷺ نے انسان کو اس کے پہچاننے کی دعوت دی کہ وہ جسم اور روح ہے اور اس کی وجہ سے دو مخالف جہانوں میں سے ہے اگر چہ یہ دونوں جہاں ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں اوراس کی دعوت دی کہ وہ ان دونوں (جسم وروح) کی خدمت کا مطالب ہے اور حق سے حکمت الٰہیہ نے جو کچھ جسم اور روح میں سے ہر ایک کیلئے مقرر کیا ہے اس کو پورا کرنے کا مطالب ہے۔ آپ ﷺ نے تمام لوگوں کو دعوت دی کہ اس دنیا میں اس کی تیاری کریں جس سے وہ دوسری زندگی میں ملاقات کریں گے اور ان کو یہ بات بتلادی کہ بہترین توشہ جو عامل جمع کرتا ہے وہ عبادت میں اللہ کیلئے اخلاص ہے اور بندوں کیلئے اخلاص عدل، نصیحت اور ہدایت میں ہے۔

قَامَ بِهٰذِهِ الدَّعْوَةِ الْعُظْمٰى وَحْدَهُ، وَلَا حَوْلَ لَهُ وَلَا قُوَّةَ ، كُلُّ هٰذَا كَانَ مِنْهُ وَالنَّاسُ أَحِبَّاءُ مَا أَلِفُوْا وَإِنْ كَانَ خُسْرَانَ الدُّنْيَا وَحِرْمَانَ الْآخِرَةِ، أَعْدَاءُ مَا جَهِلُوْا وَإِنْ كَانَ رَغَدَ الْعَيْشِ وَعِزَّةَ السِّيَادَةِ وَمُنْتَهَى السَّعَادَةِ، كُلُّ هٰذَا وَالْقَوْمُ حَوَالَيْهِ أَعْدَاءُ أَنْفُسِهِمْ، وَعَبِيْدُ شَهَوَاتِهِمْ، لَا يَفْقَهُوْنَ دَعْوَتَهُ، وَلَا يَعْقِلُوْنَ رِسَالَتَهُ، عُقِدَتْ أَهْدَابُ بَصَائِرِ الْعَامَّةِ مِنْهُمْ بِأَهْوَاءِ الْخَاصَّةِ، وَحُجِبَتْ عُقُوْلُ الْخَاصَّةِ بِغُرُوْرِ الْعِزَّةِ عَنِ النَّظَرِ فِيْ دَعْوٰى فَقِيْرٍ أُمِّيٍّ مِثْلِهِ، لَا يَرَوْنَ فِيْهِ مَا يَرْفَعُهُ إِلَى

besturdubooks.wordpress.com

نَصِيْحَتِهِمْ وَالتَّطَاوُلِ إِلٰى مَقَامَاتِهِمُ الرَّفِيْعَةِ بِاللَّوْمِ وَالتَّعْنِيْفِ.

آپ ﷺ جبکہ آپکے پاس طاقت تھی اور نہ قوت تن تنہا اس دعوت عظمی کو لیکر کھڑے ہوئے، یہ سب تو آپ ﷺ کی جانب سے تھا اور لوگ اس چیز سے محبت کرنیوالے تھے جس کو انہوں نے پسند کیا اگرچہ وہ دنیا کے خسارہ اور آخرت کی محرومی کا باعث ہو اور اس چیز کے دشمن تھے جس سے وہ جاہل تھے اگر چہ وہ چیز آسودہ زندگی، بادشاہی کی عزت اور خوش بختی کا متقی ہو، یہ سب اپنی جگہ لیکن انکے اردگرد کی قوم اپنی جان کی دشمن اور اپنی خواہشاتِ نفس کی غلام تھی، وہ لوگ آپ ﷺ کی دعوت کو سمجھتے تھے اور نہ ہی آپ ﷺ کی رسالت کو سمجھتے تھے۔ خاص لوگوں کی خواہشات کی وجہ سے ان کے عام لوگوں کی آنکھوں کی پلکوں پر بھی گرہ لگی ہوئی تھی اس جیسے فقیر امی کے دعوی میں غور وفکر کرنے سے عزت کے گھمنڈ میں پڑے خاص لوگوں کی عقلوں پر پردہ پڑا ہوا تھا، وہ لوگ آپ میں اس شے کو نہیں دیکھ رہے تھے جو آپ کو، ان کو نصیحت کرنے لئے بلند کر رہی تھی اور ان کے بلند مقامات کو دیکھنے کیلئے ملامت اور طعن کے ساتھ گردن لمبی کرنے کیلئے بلند کر رہی تھی۔

رغد: رغد (س) رَغَدًا (ک) رَغَادَةً آسودہ وخوشحال ہونا (اِفعال) ارغاداً آسودہ زندگی والا ہونا، آزاد چھوڑنا (افعلال) ارغداؤ ارائے میں متردد ہونا۔ أهداب: [مفرد] هُدْبَةٌ پلک۔ هدب (س) هَدَبًا [العين] آنکھ کا لمبی پلکوں والا ہونا (ض) هَدْبًا کاٹنا، توڑنا (تفعّل) تهدُّبًا لٹکنا۔ التعنيف: عنف (تفعیل) تعنیفاً سختی سے معاملہ کرنا، عتاب کرنا (ک) عُنْفًا، عَنَافَةً سختی کرنا۔

لٰكِنَّهُ فِيْ فَقْرِهٖ وَضُعْفِهٖ كَانَ يُقَارِعُهُمْ بِالْحُجَّةِ، وَيُنَاضِلُهُمْ بِالدَّلِيْلِ، وَيَأْخُذُهُمْ بِالنَّصِيْحَةِ، وَيُزْعِجُهُمْ بِالزَّجْرِ، وَيُنَبِّهُهُمْ لِلْعِبَرِ، وَيَحُوْطُهُمْ مَعَ ذٰلِكَ بِالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ، كَأَنَّمَا هُوَ سُلْطَانٌ قَاهِرٌ فِيْ حُكْمِهٖ، عَادِلٌ فِيْ أَمْرِهٖ وَنَهْيِهٖ، أَوْ أَبٌ حَكِيْمٌ فِيْ تَرْبِيَةِ أَبْنَائِهٖ، شَدِيْدُ الْحِرْصِ عَلٰى مَصَالِحِهِمْ، رَؤُوْفٌ بِهِمْ فِيْ شِدَّتِهٖ، رَحِيْمٌ فِيْ سُلْطَتِهٖ. مَا هٰذِهِ الْقُوَّةُ فِيْ ذٰلِكَ الضُّعْفِ؟ مَا هٰذَا السُّلْطَانُ فِيْ مَظِنَّةِ الْعَجْزِ؟ مَا هٰذَا الْعِلْمُ فِيْ تِلْكَ الْأُمِّيَّةِ؟ مَا هٰذَا الرَّشَادُ فِيْ غَمَرَاتِ الْجَاهِلِيَّةِ؟ إِنْ هُوَ إِلَّا خِطَابُ اللّٰهِ الْقَادِرِ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ الَّذِيْ وَسِعَ كُلَّ شَيْئٍ رَحْمَةً وَعِلْمًا، ذٰلِكَ أَمْرُ اللّٰهِ الصَّادِعِ يَقْرَعُ الْآذَانَ، وَيَشُقُّ الْحُجُبَ، وَيُمَزِّقُ الْغُلُفَ، وَيَنْفُذُ إِلَى الْقُلُوْبِ، عَلٰى لِسَانِ مَنِ اخْتَارَهٗ لِيَنْطِقَ بِهٖ، وَاخْتَصَّهٗ بِذٰلِكَ

besturdubooks.wordpress.com

وَهُوَ أَضْعَفُ قَوْمِهِ، لِيُقِيمَ مِنْ هٰذَا الْإِخْتِصَاصِ بُرْهَانًا عَلَيْهِ بَعِيْدًا عَنِ الظِّنَّةِ، بَرِيئًا مِّنَ التُّهْمَةِ، لِإِتْيَانِهِ عَلَى غَيْرِ الْمُعْتَادِ بَيْنَ خَلْقِهِ.

لیکن آپ ﷺ اپنے فقر اور کمزوری میں دلیل و برہان کے ذریعہ ان سے (قرعہ اندازی یا) جنگ کرتے، دلیل کے ذریعہ ان سے مقابلہ کرتے، نصیحت کے ذریعہ ان کو پکڑتے، زجر کے ذریعہ انکو دھمکاتے، عبرتوں کے ذریعہ ان کو تنبیہ فرماتے اور اس کے ساتھ آپ ﷺ انکو موعظۂ حسنہ کے ذریعہ گھیرتے، گویا کہ وہ اپنے فیصلہ میں ایک قہر والا بادشاہ ہے، اپنے امر و نہی میں نہایت عادل ہے یا گویا کہ وہ اپنے بچوں کی تربیت میں ایک حکیم باپ ہے، ان کی مصلحتوں پر شدید حریص ہے، اپنی سختی میں بھی ان کے ساتھ محبت کرنے والا ہے اور اپنے غلبہ میں رحم کرنے والا ہے۔ یہ اس کمزور میں کون سی قوت ہے؟ عجز کے گمان کی جگہ میں یہ کون سا بادشاہ ہے؟ یہ اس امی میں کون سا علم ہے؟ یہ جاہلیت کے اندھیروں میں کون سی ہدایت ہے؟ یہ محض اس اللہ رب العزت کا جو ہر چیز پر قادر ہے، اور رحمت اور علم کے اعتبار سے ہر چیز پر پھیلا ہوا ہے، خطاب ہے یہ اس اللہ کا جو قاضی ہے، کانوں کو کھٹکھٹاتا ہے، پردوں کو چاک کرتا ہے، غلاف کو تار تار کرتا ہے اور دلوں تک پہنچ جاتا ہے، فیصلہ ہے اس شخص کی زبان پر جس کو اسکے ذریعہ نطق اور بولنے کا اختیار دیا اور اس کے ذریعہ اس کو خصوصیت بخشی حالانکہ اپنی قوم میں سب سے کمزور تھے تاکہ وہ اس اختصاص کے ذریعے گمان سے دور رہتے ہوئے تہمت سے بری ہو کر مخلوق کے درمیان غیر معتاد چیز کو لانے سے دلیل قائم کریں۔

<u>یقارعھم</u>: قرع (مفاعلہ) مقارعۃً (تفاعل) تقارعًا قرعہ ڈالنا، بعض کا بعض کو تلوار مارنا (ف) قَرْعًا کھٹکھٹانا، مارنا، اچانک پیش آنا (ن) قَرْعًا قرعہ میں غالب آنا (س) قَرَعًا خالی ہونا، تیر اندازی میں مغلوب ہونا (تفعیل) تقریعًا جھڑکی دینا، کاٹنا (افعال) إقراعًا باز رہنا، طاقت رکھنا۔ <u>یناضلھم</u>: نضل (مفاعلہ) مناضلۃً، نضالًا تیر اندازی میں مقابلہ کرنا، کسی کی حمایت کرنا (ن) نَضْلًا تیر اندازی میں سبقت کرنا (س) نَضَلًا دبلا ہونا، تھکنا (افعال) إنضالًا لاغر کرنا (افتعال) انتضالًا نکالنا، چننا۔ <u>یزعجھم</u>: زعج (ف) زَعْجًا (افعال) إزعاجًا بیقرار کرنا، ہٹانا (انفعال) انزعاجًا بیقرار ہونا، ہٹنا۔ <u>غمرات</u>: [مفرد] الغمرۃ سختی، دیگر [جمع] غمار، غُمَر بھی آتی ہے، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۳۹ پر ہے۔ <u>الصادع</u>: قاضی، دور تک پھیلا ہوا۔ صدع (ف) صَدْعًا بات کو کھلم کھلا بیان کرنا، کر گزرنا، حق کا فیصلہ کرنا۔ صُدُوعًا مائل ہونا (تفعیل) تصدیعًا پھاڑنا، طے کرنا (تفعّل) تصدّعًا متفرق ہونا، غائب ہونا۔

besturdubooks.wordpress.com

أَيُّ بُرْهَانٍ عَلَى النُّبُوَّةِ أَعْظَمُ مِنْ هٰذَا ؟ أُمِّيٌّ قَامَ يَدْعُو الْكَاتِبِيْنَ إِلٰى فَهْمِ مَايَكْتُبُوْنَ وَمَايَقْرَءُوْنَ ،بَعِيْدٌ عَنْ مَدَارِسِ الْعِلْمِ صَاحَ بِالْعُلَمَاءِ لِيُمَحِّصُوْا مَاكَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ،فِيْ نَاحِيَةٍ عَنْ يَنَابِيْعِ الْعِرْفَانِ جَاءَ يُرْشِدُ الْعُرَفَاءَ ،نَاشِئٌ بَيْنَ الْوَاهِمِيْنَ لِتَقْوِيْمِ عِوَجِ الْحُكَمَاءِ ،غَرِيْبٌ فِيْ أَقْرَبِ الشُّعُوْبِ إِلٰى سَذَاجَةِ الطَّبِيْعَةِ،وَأَبْعَدِهَا عَنْ فَهْمِ نِظَامِ الْخَلِيْقَةِ،وَالنَّظَرِ فِيْ سُنَنِهِ الْبَدِيْعَةِ،أَخَذَ يُقَرِّرُ لِلْعَالَمِ أَجْمَعَ أُصُوْلَ الشَّرِيْعَةِ ،وَيَخُطُّ لِلسَّعَادَةِ طُرُقًا لَنْ يَهْلِكَ سَالِكُهَا، وَلَنْ يَّخْلُصَ تَارِكُهَا.

نبوت پر اس سے بڑی دلیل اور کیا ہوگی؟ کہ ایک امی شخص کھڑے ہوکر کاتبین کو اس کے سمجھنے کی جسکو وہ لکھتے اور پڑھتے ہوں دعوت دیتا ہو، جو علم کے مدارس سے دور ہو اور علماء کی جماعت میں بلند آواز سے چیخے تاکہ وہ اس چیز سے آلودگی دور کریں جس کو جانتے ہیں، جو معرفت کے چشموں سے ایک کنارے پر کھڑا ہو اور آکر جانے والوں کو راستہ دکھلائے، واہمین کے مابین ملنے بڑھنے والا الحکماء کے ٹیڑھے پن کو سیدھا کرنے کیلئے کھڑا ہو۔لوگوں کی جماعت میں بالکل اجنبی ،انتہائی سادہ طبیعت والا ،نظام خلقت کے فہم سے اور اس کے انوکھے طریقوں میں غور کرنے سے بہت دور ہوا یسا شخص پورے عالم کے لئے شریعت کے اصول مقرر کرنے لگتا ہے اور سعادت کیلئے ایسے راستے تیار کرتا ہے جن پر چلنے والا ہرگز ہلاک نہیں ہوگا ،اور اس کو چھوڑنے والا ہرگز چھٹکارا نہیں پائیگا۔

<u>لیمحصوا</u>: محص (تفعیل) تمحیصا آلودگی دور کرنا خالص بنانا (ف) بھاگ جانا، چمکنا، دور کرنا۔<u>ینابیع</u>: [مفرد] یَنْبُوْعٌ چشمہ، بہت پانی والا نالہ۔نبع (ن،س،ک) نَبْعًا، نُبُوْعًا چشمہ سے نکلنا۔<u>الشعوب</u>: [مفرد] الشَّعْبُ (مصدر) لوگوں کی جماعت، بڑا قبیلہ، مثل، دوری، شگاف۔شعب (ف) شَعْبًا جمع کرنا، متفرق کرنا، درست کرنا، بگاڑنا (تفعیل) تشعیبا ہمیشہ کے لئے جدا ہونا، مرنا۔<u>سذاجۃ</u>: سادگی۔

مَاهٰذَا الْخِطَابُ الْمُفْحِمُ ؟ مَاذٰلِكَ الدَّلِيْلُ الْمُلْجِمُ ؟ أَأَقُوْلُ مَا هٰذَا بَشَرٌ إِنْ هٰذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ؟لَا. لَا أَقُوْلُ ذٰلِكَ ،وَلٰكِنْ كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ أَنْ يَّصِفَ نَفْسَهُ ،إِنْ هُوَ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى إِلَيْهِ ،نَبِيٌّ صَدَّقَ الْأَنْبِيَاءَ وَلٰكِنْ لَمْ يَأْتِ فِي الْإِقْنَاعِ بِرِسَالَتِهِ بِمَا يُلْهِي الْأَبْصَارَ ،أَوْ يُحَيِّرُ الْحَوَاسَ ،أَوْ يُدَهِّشُ الْمَشَاعِرَ ، وَ لٰكِنْ طَالَبَ كُلَّ قُوَّةٍ بِالْعَمَلِ فِيْمَا أُعِدَّتْ لَهُ،وَاخْتَصَّ الْعَقْلَ بِالْخِطَابِ ،وَ

besturdubooks.wordpress.com

حَاكَمَ إِلَيْهِ الْخَطَاءَ وَالصَّوَابَ وَجَعَلَ فِيْ قُوَّةِ الْكَلَامِ وَسُلْطَانِ الْبَلَاغَةِ وَصِحَّةِ الدَّلِيْلِ مَبْلَغَ الْحُجَّةِ ، وَآيَةُ الْحَقِّ الَّذِيْ (لَايَأْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ) .

یہ لاجواب کردینے والا خطاب کیا ہے؟ وہ لگام دینے والی دلیل کونسی ہے؟ کیا میں یہ کہوں کہ "یہ تو کوئی بشر نہیں بلکہ یہ تو کوئی کرم والا فرشتہ ہے" نہیں، میں یہ نہیں کہوں گا۔ لیکن میں ویسے ہی کہوں گا جیسے اللہ تعالیٰ نے ان کو حکم دیا کہ اپنی صفت اس طرح بیان کریں: إن هو إلا بشر مثلكم يوحى إليه "نہیں ہیں وہ مگر تمہاری ہی طرح ایک بشر جن کی طرف وحی آتی ہے"۔ ایک ایسے نبی کہ جنہوں نے تمام انبیاء کرام کی تصدیق کی لیکن اپنی رسالت کے ذریعہ قناعت کرتے ہوئے وہ چیز نہیں لائے جو آنکھوں کو خیرہ کردے، یا حواس کو حیران کردے یا جذبات کو دہشت میں مبتلا کردے، لیکن ہر قوت جو اس عمل کے لئے تیار کی گئی تھی کو عمل کے ذریعہ طلب کیا۔ خطاب کے ذریعہ عقل کو خصوصیت دی اور خطاء وصواب کا محاکمہ اسی عقل کے سپرد کیا، کلام کی قوت، بلاغت کی بادشاہت اور دلیل کی صحت میں حجت وبرہان کی انتہاء کی اور اس حق کی آیت: "لا يأتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه تنزيل من حكيم حميد" ہے (ترجمہ) قرآن وہ ہے جس میں غیر واقعی بات نہ اس کے آگے کی طرف سے آسکتی ہے اور نہ پیچھے کی طرف سے اور یہ اللہ عز وجل حکیم محمود کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔

<u>المفحم</u>: فَحم (إفعال) إفحامًا دلیل دیکر خاموش کردینا (ف) فَحْمًا جواب سے ساکت ہونا (ن) فُحومًا ٹھہر جانا (ک) فُحومًا، فُحومۃً کالا ہونا (تفعیل) تفحیمًا کالا کرنا۔
<u>المشاعر</u>: مفرد المَشْعَر جذبات۔

☆☆☆☆☆☆☆

besturdubooks.wordpress.com

اَلْكُوْخُ وَالْقَصْرُ (السید مصطفی لطفی المنفلوطی(۱)

أَنَا إِنْ كُنْتُ حَاسِدًا أَحَدًا عَلٰى نِعْمَةٍ فَإِنِّي أَحْسُدُ صَاحِبَ الْكُوْخِ عَلٰى كُوْخِهِ . قَبْلَ أَنْ أَحْسُدَ صَاحِبَ الْقَصْرِ عَلٰى قَصْرِهِ ، وَلَوْلَا أَنَّ لِلْأَوْهَامِ سُلْطَانًا عَلَى النُّفُوْسِ لَمَا تَضَاءَ لَ الْفُقَرَاءُ بَيْنَ أَيْدِي الْأَغْنِيَاءِ ، وَلَا وَرِمَ أَنْفُ الْأَغْنِيَاءِ أَنْ يَّتَّخِذَهُمُ الْفُقَرَاءُ أَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللهِ .

جھونپڑی اور محل

میں اگر کسی شخص کی نعمت پر حسد کرتا تو میں صاحب محل کے محل پر حسد کرنے سے پہلے جھونپڑی والے کی جھونپڑی پر حسد کرتا اور اگر وہم وخیالات کی دلوں پر بادشاہت نہ ہوتی تو فقراء مالداروں کے سامنے حقیر نہ ہوتے اور نہ مالداروں کا اس بات سے ناک خاک آلود ہوتا کہ فقراء نے انہیں اللہ کے سوا رب مانا ہے۔

تضاء ل: فعل (تفاعل) تضاءلاً حقیر وکمزور ہونا (ک) ضآلۃ بضؤ ولۃ لاغر ہونا، حقیر ہونا۔

أَنَا لَا أَغْبِطُ الْغَنِيَّ إِلَّا فِيْ مَوْطِنٍ وَاحِدٍ مِنْ مَّوَاطِنِهِ ، إِنْ رَأَيْتُهُ يُشْبِعُ الْجَائِعَ ، وَيُوَاسِي الْفَقِيْرَ ، وَيَعُوْدُ بِالْفَضْلِ مِنْ مَّالِهِ عَلَى الْيَتِيْمِ الَّذِيْ سَلَبَهُ الدَّهْرُ أَبَاهُ ، وَالْأَرْمَلَةِ الَّتِيْ فَجَعَهَا الْقَدَرُ فِيْ عَائِلِهَا ، وَيَمْسَحُ بِيَدِهٖ دَمْعَةَ الْبَائِسِ وَالْمَحْزُوْنِ ، ثُمَّ أَرْثِيْ لَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ جَمِيْعِ مَوَاطِنِهِ الْأُخْرٰى .

میں مالدار پر سوائے ایک مقام کے کسی اور مقام پر رشک نہیں کرتا (اور وہ مقام یہ ہے) اگر میں اسکو دیکھوں کہ وہ بھوکے کو سیر کر رہا ہے، فقیر کی دلجوئی کر رہا ہے اور وہ یتیم کہ جس کے باپ کو زمانے نے چھین لیا ہے اس پر اور اس بیوہ پر جس کو تقدیر نے معاشی تنگی میں مبتلا کر رکھا ہے اپنے مال کے ذریعے فضل کا معاملہ کر رہا ہے۔ پریشان حال اور غمزدہ لوگوں

(۱) سید مصطفی لطفی مصر کے ضلع اسیوط کی تحصیل منفلوط میں پیدا ہوئے۔ آپ نے حفظ قرآن کریم اور تعلیم "جامعہ ازہر" میں حاصل کی اور شیخ محمد عبدہ کے اسباق میں پابندی سے شرکت کی۔ بلغاء کی کتابوں، شعراء کے دیوانوں کو پڑھنے، یاد کرنے اور از بر کرنے میں منہمک ہو گئے۔ آپ ایسے خداداد ادیب تھے کہ نثر کو مضبوط، سلیس اور معانی بھرے پیرائے میں بیان کرتے تھے۔ آپ حساس طبع، نرم دل، عمدہ طرز تصنیف، آسان انداز بیان، معانی بھری عبادت اور بارونق چہرہ کے مالک تھے۔ آپ "المؤید" نامی اخبار میں "نظرات" کے عنوان سے ایک کالم لکھتے تھے جسکو ادباء اور نوجوان طبقہ بڑے شوق سے پڑھتا تھا (بعد میں) وہ تمام مضامین ایک کتابی شکل میں جمع کر دیے گئے جسکا نام انہوں نے "النظرات" رکھا اور انکی ایک کتاب "العبرات" ہے منفلوطی کی چیدہ اور مشہور روایات میں سے "ماجدولین" ہے آپ ۱۹۲۴ء کو انتقال کر گئے۔

besturdubooks.wordpress.com

کے آنسوؤں کو اپنے ہاتھ سے صاف کر رہا ہے پھر ان تمام مواقع کے علاوہ دوسرے موقعوں پر مجھے مالدار پر رحم آتا ہے۔

یواسی: اَسو (مفاعلہ) مواساۃ غم خواری کرنا، برابری کرنا (ن) اَسْوا، اَسا صلح کرانا، علاج کرنا (س) اُسًیا علاج کرنا بصلہ [علی] رنجیدہ ہونا (تفعّل) تاسّیا اتباع کرنا۔

الأرملة: وہ عورت جس کا شوہر مرگیا ہو [مذکر] الأرمل رنڈوا۔ رمل (تفعیل) ترمیلا بیوہ ہونا (ن) رَمْلا آلودہ کرنا (إفعال) إرمالا محتاج ہونا۔ **أرثي**: رثی (ض) رَثْیًا، رِثاءً، بصلہ [ل] ترس کھانا، مردہ پر رونا۔ رَثْیًا ضعف لاحق ہونا (ن) رَثْوا، رِثاءً کسی کی خوبیاں بیان کر کے رونا

أَرْثِي لَهُ إِنْ رَأَيْتُهُ يَتَرَبَّصُ وُقُوعَ الضَّائِقَةِ بِالْفَقِيرِ لِيَدْخُلَ عَلَيْهِ مَدْخَلَ الشَّيْطَانِ مِنْ قَلْبِ الْإِنْسَانِ فَيَمْتَصُّ الثُّمَالَةَ الْبَاقِيَةَ لَهُ مِنْ مَالِهِ لِيَسُدَّ فِيْ وَجْهِهِ بَابَ الْأَمَلِ، وَأَرْثِيْ لَهُ إِنْ رَأَيْتُهُ يَعْتَقِدُ أَنَّ الْمَالَ هُوَ مُنْتَهَى الْكَمَالِ الْإِنْسَانِيِّ، فَلَا يَطْمَعُ فِيْ فَضِيْلَةٍ، وَلَا يُحَاسِبُ نَفْسَهُ عَلَى رَذِيْلَةٍ، وَأَرْثِيْ لَهُ وَأَبْكِيْ عَلَى عَقْلِهِ إِنْ مَشَى الْخُيَلَاءَ. وَطَاوَلَ بِعُنُقِهِ السَّمَاءَ، وَسَلَّمَ بِإِيْمَاءِ الطَّرْفِ، وَإِشَارَةِ الْكَفِّ، وَمَشَى فِيْ طَرِيْقِهِ يَحْزُرُ بِعَيْنَيْهِ حَزْرَ الْبَرِيِّ هَلْ سَجَدَ النَّاسُ لِمِشْيَتِهِ أَوْ صَعِقُوا مِنْ هَيْبَتِهِ، وَأَرْحَمُهُ الرَّحْمَةَ كُلَّهَا إِنْ عَاشَ شَحِيْحًا جَعْدًا مُقْتِرًا عَلَى نَفْسِهِ وَعِيَالِهِ، بَغِيْضًا إِلَى قَوْمِهِ وَأَهْلِهِ، يَنْقِمُوْنَ عَلَيْهِ حَيَاتَهُ، وَيَسْتَبْطِئُوْنَ سَاعَةَ حَتْفِهِ.

مجھے اس پر رحم آتا ہے اگر میں دیکھوں کہ وہ فقیر پر تنگی کے واقع ہونے کا انتظار کر رہا ہے تاکہ وہ فقیر پر انسان کے دل میں شیطان کے داخل ہونے کی طرح داخل ہو جائے اور فقیر کے بچے کھچے مال کو بھی چاٹ جائے تاکہ فقیر کے سامنے امید کا دروازہ بند ہو جائے مجھے اس پر رحم آتا ہے اگر میں دیکھوں کہ وہ مال ہی کو کمال انسانی کی انتہا سمجھتا ہے جس کی وجہ سے وہ اچھائی میں آگے بڑھتا ہے اور نہ برائی پر اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے۔ مجھے اس پر رحم آتا ہے اور اس کی عقل پر رونا آتا ہے اگر وہ متکبرین کے راستے پر چلے، اپنی گردن کو آسمان کی طرف اونچا کرے، آنکھ اور ہاتھ کے اشارے سے سلام کرے اور چلتا ہوا کن انکھیوں سے راستے میں دیکھے کہ لوگ اس کے سامنے جھک رہے ہیں یا اس کی ہیبت سے ان پر خوف طاری ہوا ہے یا نہیں؟ اور مجھے بھرپور رحم آتا ہے اگر وہ بخیل اور کمینہ لالچی طبیعت والا اپنے اور اپنے اہل وعیال پر تنگی، اپنی قوم اور اپنے اہل پر غصہ کرنے والے کی طرح زندگی گزارے (لہٰذا اس کی قوم) اس پر اس کی زندگی کو قابل ملامت بناتی ہے اور اس کی موت کی منتظر رہتی ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

یتربص: ربص (تفعل) تربصا انتظار کرنا (ن) ربصا بصلہ [با] کسی کیلئے خیر یا شر کا انتظار کرنا، برائی پہنچانے کیلئے موقع کی تاک میں رہنا۔ الثمالۃ: [جمع] ثُمال باقی ماندہ، جھاگ۔ یخزر: خزر (ن) خزرًا کن اکھیوں سے دیکھنا، چالاک ہونا (س) خزرًا تنگ آنکھ والا ہونا (تفعیل) تخزیرا تنگ کرنا (تفاعل) تخازرا نگاہ تیز کرنے کیلئے پلکوں کو سمیٹنا۔ شحیحا: حریص، بخیل [جمع] شحاح، اشحۃ۔ شح (ن، ض، س) شحًا حرص کرنا، بخل کرنا۔ بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۱۸۰ پر ہے۔ جعدا: بخیل وکمینہ، اسی لئے بھیڑیے کی کنیت اُبُوجُعادَۃ اور اُبُوجَعدَۃ ہے [جمع] جعاد۔ مقترا: قتر (إفعال) إقتارا انان ونفقہ میں تنگی کرنا، مال کم ہونا۔ بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۵۷ پر ہے۔

أَمَّا الْفَقِيْرُ فَهُوَ أَسْعَدُ النَّاسِ عَيْشًا، وَأَرْوَحُهُمْ بَالًا إِلَّا إِذَا كَانَ جَاهِلًا مَخْدُوْعًا يَظُنُّ أَنَّ الْغَنِيَّ أَسْعَدُ مِنْهُ حَظًّا، وَأَرْغَدُ عَيْشًا، وَأَثْلَجُ صَدْرًا، فَيَحْسُدُهُ عَلَى النِّعْمَةِ الَّتِيْ أَسْبَغَهَا اللّٰهُ عَلَيْهِ، وَيَجْلِسُ فِيْ كِسْرِ بَيْتِهِ جِلْسَةَ الْكَئِيْبِ الْمَحْزُوْنِ، يُصَعِّدُ الزَّفْرَةَ فَالزَّفْرَةَ، وَيُرْسِلُ الْعَبْرَةَ فَالْعَبْرَةَ، وَلَوْلَا جَهْلُهُ وَبَلَاهَةُ عَقْلِهِ لَعَلِمَ أَنَّ رُبَّ صَاحِبِ قَصْرٍ يَتَمَنّٰى كُوْخَ الْفَقِيْرِ وَعَيْشَهُ، وَيَرَى أَنَّ ذٰلِكَ السِّرَاجَ الضَّعِيْفَ الَّذِيْ لَا يَكَادُ يُنِيْرُ نَفْسَهُ أَسْطَعُ ذُبَالًا، وَأَكْثَرُ لَأْلَاءً، مِنْ تِلْكَ الشُّمُوْعِ الْبَاهِرَاتِ الَّتِيْ تَأْتَلِقُ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَأَنَّ تِلْكَ الْحَشِيَّةَ مِنَ الشَّعْرِ أَوِ الْوَبَرِ أَنْعَمُ مَلْمَسًا، وَأَلْيَنُ مَضْجَعًا مِنْ وَسَائِدِ الْحَرِيْرِ وَنَضَائِدِ الدِّيْبَاجِ.

رہا غریب تو وہ لوگوں میں سب سے زیادہ خوش عیش زندگی گزارنے والا اور فارغ البالی کی وجہ سے سب سے زیادہ راحت والا ہے مگر جب جاہل اور فریب زدہ ہو کر یہ گمان کرے کہ مالدار اس سے زیادہ خوش نصیب، خوشحال زندگی گزارنے والا اور بے غم ہے (لہذا یہ سوچ کر) ان نعمتوں پر جو اللہ تعالی نے مالدار کو بے تحاشا عطا کی ہیں حسد کرتا ہے۔ چنانچہ شکستہ دل اور غمزدہ ہو کر مالدار کے گھر کے ایک گوشے میں بیٹھ جاتا ہے اور جب آہ بھرتا ہے تو لمبی لمبی آہیں بھرتا ہے اور آنسو بہاتا ہے تو پھر خوب آنسو بہاتا ہے۔ اگر غریب کی جہالت اور کم عقلی نہ ہوتی تو وہ جان لیتا کہ کتنے مالدار ہیں جو غریب کی جھونپڑی اور اسکی زندگی کی تمنا کرتے ہیں (مالدار بھی اپنی زندگی کو غریب کی طرح گزارنے کے خواہشمند ہوتے ہیں) اور مالدار شخص یہ سمجھتا ہے کہ یہ ٹمٹماتی ہوئی روشنی والا چراغ، جو خود اس لائق بھی نہیں کہ اپنے آپ کو روشن رکھ سکے لیکن ان تمام چراغوں سے جو اپنی تمام ظاہری چمک دمک سے اس کے سامنے

besturdubooks.wordpress.com

روشن ہیں، اپنی بتی کو بلند رکھنے والا اور خوب چمکانے والا ہے۔ بالوں اور اونٹ کی کھال کا بستر زیادہ آرام دہ اور راحت کے اعتبار سے ریشم اور دیباج کے نرم و نازک تکیوں اور بستر سے زیادہ نرم ہے۔

بالا: حالت، اہمیت، امید کہا یقال [مرتاح البال، ناعم البال] مطمئن، پرسکون، خوشحال۔ اُثلج: ثلج (إفعال) إثلاجًا خوش کرنا، ختم ہونا، برف میں داخل ہونا (ن) ثلجًا برف گرانا، ثلوجًا خوش ہونا۔ کِسر: [بکسر الکاف وفتحہا وسکون السین] کوٹھڑی کا ایک گوشہ، خیمہ کا وہ کنارہ جو زمین پر لگا ہوا ہو [جمع] أکسار، کُسُور۔ الکئیب: کئب (س) کئبًا، کآبۃً شکستہ دل ہونا (إفعال) إکئابًا غمگین ہونا۔ الزُّفرۃ: گرم سانس۔ زفر (ض) زفرًا، زفیرًا لمبے لمبے سانس لینا، بھڑکنے کے وقت آگ کی آواز کا نکلنا۔ بلاھۃ: بلہ (س) بلاھۃً، بلَہًا ضعیف العقل ہونا، کمزوررائے والا ہونا (إفعال) إبلاھًا بیوقوف پانا۔ أسطع: سطع (ف) سطعًا، سُطوعًا بلند ہونا، پھیلنا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۱۱۳ پر ہے۔ ذبالا: بتی [جمع] ذُبالۃ۔ لألاء: لألأ (فعلل) لألأۃً چمکنا، بھڑکنا، بہانا۔ تألُّق: ألق (افتعال) ائتلاقًا (تفاعل) تألقًا بجلی چمکنا (ض) ألیقًا چمکنا، روشن ہونا۔ السحشیۃ: وہ گدی جس کو عورتیں بدن کے کسی حصے کو نمایاں کرنے کیلئے باندھتی ہیں [جمع] حشایا۔ حشو (ن) حشوًا [بالقطن] روئی بھرنا کسی کے پیٹ کے اندر کی چیزوں پر مارنا (افتعال) احتشاءً بھر جانا، آسودہ ہو جانا۔ نضائد: [مفرد] نضیدۃ تکیہ، بھری ہوئی چیز، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۱۸۶ پر ہے۔

وَلَقَدْ بَلَغَ الضُّعْفُ وَصِغَرُ النَّفْسِ بِكَثِيرٍ مِّنَ النَّاسِ أَنَّهُمْ يَحْفِلُوْنَ بِالْأَغْنِيَاءِ لِأَنَّهُمْ أَغْنِيَاءُ، وَإِنْ كَانُوْا لَا يَنَالُوْنَ مِنْهُمْ مَا يَبُلُّ غُلَّةً، أَوْ يُسِيْغُ غُصَّةً، وَلَيْتَ شِعْرِيْ إِنْ كَانَ لَابُدَّ لَهُمْ مِنْ إِجْلَالِ الْمَالِ وَإِعْظَامِهٖ حَيْثُ وُجِدَ فَلِمَ لَا يُقَبِّلُوْنَ أَيْدِيَ الصَّيَارِفَةِ وَلَا يَنْهَضُوْنَ إِجْلَالًا لِلْكِلَابِ الْمُطَوَّقَةِ بِالذَّهَبِ، وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ أَنْ لَا فَرْقَ بَيْنَ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ.

بہت سارے لوگوں میں کمزوری اور احساس کمتری اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ مالداروں کی مجالس میں انکے مالدار ہونے کی وجہ سے شرکت کرتے ہیں [redacted] مالداروں سے اتنا مال بھی حاصل نہ کرسکیں جو ان کی سخت پیاس (حلق) کو تر کر دے اور غم کو خوشگواری سے بدل دے (غم کو خوشگوار بنا دے) کاش میرا احساس (ان تک بھی پہنچتا) جن کے لئے مال کی شان اور عظمت جہاں بھی وہ پایا جائے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے تو پھر وہ سناروں کے

besturdubooks.wordpress.com

ہاتھوں کو کیوں نہیں چومتے اور اس کتے کو بڑا سمجھتے ہوئے کیوں نہیں کھڑے ہوتے جس کے گلے میں سونے کا پٹہ ہے حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ ان دونوں میں کوئی فرق نہیں۔

غلۃ: سخت پیاس، کپڑے کے نیچے پہننے کا کپڑا، وہ گدی جس کو عورتیں سرین پر باندھتی ہیں تاکہ بڑی نظر آئے۔ یسیغ: سوغ (إفعال) إساغۃ خوشگوار بنانا (ن) سَوْغا، خوشگوار ہونا، جائز ہونا (تفعیل) تسویغا جائز کرنا۔ غصۃ: غم، اندوہ [جمع] غُصص۔ غصص (س، ن) غَصَصًا اُچھولگنا (افتعال) اغتصاصا تنگ ہونا۔ الصیارفۃ: [مفرد] الصیرفی، صرّاف نقدی کی تجارت کرنے والا، روپیہ پرکھنے والا۔ لاینھضون: نَھَض (ف) نَھْضا، نُھُوْضا کھڑا ہونا، مستعد ہونا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۱۱۳ پر ہے۔

لَوْ عَامَلَ الْفُقَرَاءُ بُخَلاءَ الْأَغْنِيَاءِ بِمَا يَجِبُ أَنْ يُعَامَلُوْا بِهِ لَوَجَدُوْا أَنْفُسَهُمْ فِيْ وَحْشَةِ أَنْفُسِهِمْ، وَلَشَعَرُوْا أَنَّ بَدَرَاتِ الذَّهَبِ الَّتِيْ يَكْنِزُوْهَا إِنَّمَا هِيَ أَسَاوِدُ مُلْتَفَّةٌ عَلٰى أَقْدَامِهِمْ وَأَغْلَالٌ آخِذَةٌ بِأَعْنَاقِهِمْ، وَلَعَلِمُوْا أَنَّ الشَّرَفَ فِيْ كَمَالِ الْأَدَبِ، لَا فِيْ رَنِيْنِ الذَّهَبِ، وَفِيْ جَلَائِلِ الْأَعْمَالِ لَا فِيْ أَحْمَالِ الْمَالِ. فَلْيُعَظِّمِ النَّاسُ الْكُرَمَاءَ، وَلْيَحْتَقِرُوا الْأَغْنِيَاءَ، وَلْيَعْلَمُوْا أَنَّ الشَّرَفَ شَيْئٌ وَرَاءَ الْغِنٰى وَالْفَقْرِ، وَأَنَّ السَّعَادَةَ أَمْرٌ وَرَاءَ الْكُوْخِ وَالْقَصْرِ.

اگر غریب افراد بخیل مالداروں کے ساتھ وہی معاملہ کریں جس کے وہ مستحق ہیں تو وہ مالدار اپنے آپ میں وحشت محسوس کریں گے اور انہیں اس کا احساس ہوگا کہ سونے کی تھیلیاں جو ان بخیلوں نے جمع کر رکھی ہیں درحقیقت ان کے قدموں میں لپٹنے والے سانپ اور ان کی گردنوں کو گھیرنے والے طوق ہیں اور وہ جان لیں گے کہ عزت و بزرگی کمال ادب میں ہے نہ کہ سونے کی جھنکار میں اور عزت و بزرگی اعمال میں ہے نہ کہ مال اٹھانے میں۔ لہٰذا لوگوں کو چاہیے کہ وہ شرفاء کی تعظیم کریں اور مالداروں کی تحقیر کریں تاکہ وہ جان لیں کہ عزت و بزرگی مالداری اور فقر سے ماوراء ہے اور سعادت و خوش بختی ایسا معاملہ ہے جس کا تعلق جھونپڑی اور محل سے نہیں۔

بدرات: [مفرد] بَدْرۃ مال کی تھیلی۔ بدر (ن) بَدْرًا [القمر] چاند مکمل ہونا۔ بُدُوْرًا جلدی کرنا (إفعال) إبدارا چاند کی روشنی میں آنا (مفاعلہ) مبادرۃ جلدی کرنا (افتعال) ابتدارا [عیناہ] آنسو بہانا۔ أساود: [مفرد] الأسود بڑا کالا سانپ جس کو جُفش بھی کہتے ہیں، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۱۴۱ پر ہے۔ رنین: آواز، غمگین آواز۔ رنن (ض) رَنِیْنًا رونے میں آواز

besturdubooks.wordpress.com

بلند کرنا، فریاد کرنا (تفعیل) ترنم، چیخنا، آواز نکالنا (استفعال) استرنانا کھیل کود کرنا۔

☆☆☆☆☆☆☆

سَیِّدِی أَحْمَدُ الشَّرِیْفُ السَّنُوْسِیُّ

(للامیر شکیب ارسلان(۱)

عِنْدَ مَا قَدِمْتُ إِلَى الْآسْتَانَةِ فِيْ أَوَاخِرِ سَنَةِ ۱۹۲۳، وَهِيَ أَوَّلُ مَرَّةٍ دَخَلْتُهَا بَعْدَ الْحَرْبِ قَرَّرْتُ لِأَجْلِ الْاِسْتِجْمَامِ مِنْ عَنَاءِ الْأَشْغَالِ وَتَرْوِيْحِ النَّفْسِ بَعْدَ طُوْلِ النِّضَالِ، أَنْ أَسْكُنَ بِبَلَدٍ صَغِيْرٍ تَتَهَيَّأُ لِيْ فِيْهِ الْعُزْلَةُ وَتَسْهُلُ الرِّيَاضَةُ، وَيَكُوْنُ دَانِيًا مِنْ وَطَنِيْ سُوْرِيَةَ لِمُلَاحَظَةِ شُغْلِي الْخَاصِّ، وَتَعَهُّدِ أَمْلَاكِيْ فِيْهَا، فَاخْتَرْتُ مَرْسِيْنَ وَأَلْقَيْتُ مِرْسَاةَ غُرْبَتِيْ فِيْهَا۔

سیدی احمد الشریف السنوسیؒ

۱۹۲۳ء کے اواخر میں جب میں دار السلطنت آیا تو لڑائی کے بعد پہلی مرتبہ اس میں آیا تھا، میں نے مصروفیات کی تھکن سے راحت پانے اور لمبی مدت کی جنگ وغیرہ کے بعد اپنے آپ کو راحت و آرام پہنچانے کیلئے یہ عزم کیا کہ ایک ایسے چھوٹے شہر میں رہوں جس میں تنہائی میسر ہو اور ورزش کرنا آسان ہو، اپنے خاص مشغلے کی نگرانی اور اپنی املاک کے اسمیں پابند ہونے کی وجہ سے یہ بھی عزم کیا کہ وہ میرے وطن سوریہ (شام) کے قریب ہو اس لئے میں نے مرسین کا انتخاب کیا اور اس میں ڈیرہ ڈال دیا (اقامت اختیار کرلی)۔

(۱) یہ ایک قادر الکلام خطیب اور مشرق کے بہت بڑے ادیب امیر شکیب ارسلان ہیں جنکا تعلق شام میں سکونت پذیر عرب قبیلہ امرائے دروز سے ہے انکا نسب نامہ بادشاہ منذر بن نعمان جو کہ ابو قابوس کے نام سے مشہور ہیں کے ساتھ جا ملتا ہے۔ ۱۸۶۹ء میں "شویفات" میں پیدا ہوئے۔ اور زمانہ طفولیت سے ہی ادب، انشاء اور سیاست میں دلچسپی لی، آپ سید جمال الدین افغانی اور استاد محمد عبدہ کی صحبت سے بھی مستفید ہوئے، اس مدرسے اور عقیدہ اسلامی سے محبت آپ کے دل و دماغ میں بچپن سے ہی راسخ ہو گئی تھی۔ آپ مجلس مبعوثان ترکی کے نمائندہ بھی منتخب ہوئے۔ طرابلس کی جنگ میں حاضر ہوئے پھر جنیف کیطرف منتقل ہو گئے جہاں اپنی زندگی کا ایک بڑا حصہ مسلمانوں اور (خاص طور پر) عربوں کے مسائل کے دفاع میں گزار دیا۔ اور پھر انکو ان کے قلم نے اکثر اسلامی شہروں میں سفر کرنے سے روک دیا اور آخر عمر میں اپنے وطن کی طرف منتقل ہو گئے اور بیروت میں دسمبر ۱۹۴۶ء میں رحلت فرما گئے اور "شویفات" میں دفن ہوئے انہوں نے وصیت کی تھی کہ انکو اہل سنت کے طریقہ کے مطابق غسل دیا جائے، کفن اور نماز جنازہ بھی انہی کے مطابق ہو، اللہ ان پر رحمت فرمائے۔ امیر شکیب ارسلان اس زمانے کے ادباء پر لغت عربی میں رسوخ اور غرب ضرب الامثلہ اور اسلوب قدیم پر دسترس کی وجہ سے ممتاز ہو گئے تھے، کبھی کبھار سجع بندی بھی (متوازن اوزان) اپنے کلام میں لاتے ہیں اور آپ کے کلام مرسل میں حسن اور براعت ہوتی ہے، بیسیوں کتابیں تالیف کیں اور ہزاروں صفحات لکھے۔ ان میں سب سے عمدہ اور مشہور موجودہ عالم اسلامی پر انکے حواشی (تو ... اور "سید سنوسی" کے یہ حالات زندگی بھی اسے سے ماخوذ ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

الاستجمام: جم (استفعال) استجماما بہلانا، چھوڑ دینا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۲۷ پر ہے۔ ترویح: روح (تفعیل) ترویحا آرام پہنچانا، شام کے وقت جانا [بالجماعۃ] تراویح کی نماز پڑھنا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۱۰۰ پر ہے۔ النضال: نضل (مفاعلہ) نضالا، مناضلۃ تیر اندازی میں مقابلہ کرنا، کسی کی حمایت کرنا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۲۹۸ پر ہے۔ مرساۃ: کشتی یا جہاز کا لنگر [جمع] مَرَاسٍ۔ کما یقال "القی مراسیۃ" وہ رہ پڑا، لنگر ڈال کر رہنے سے کنایہ ہوا اسلئے یہاں معنیٰ اقامت اختیار کرنے سے کیا ہے (افعال) ارساۃ لنگر انداز کرنا، کھونٹے کو ٹھونکنا۔

وَكَانَ السَّيِّدُ السَّنُوسِيُّ بَلَغَهُ قُدُومِي إِلَى دَارِ السَّعَادَةِ، فَكَتَبَ لِي يُرَغِّبُ إِلَيَّ فِي سُرْعَةِ الْمَجِيْئِ وَيُرَحِّبُ بِي، فَلَمَّا جِئْتُ إِلَى مَرْسِيْن، ذَهَبْتُ تَوًّا لِزِيَارَتِهِ فَأَبَى إِلَّا أَنْ أَنْزِلَ عِنْدَهُ، رَيْثَمَا أَكُوْنُ اسْتَاجَرْتُ مَنْزِلًا فِي الْبَلْدَةِ، وَقَدْ رَأَيْتُ فِي هٰذَا السَّيِّدِ السَّنَدِ بِالْعَيَانِ مَا كُنْتُ أَتَخَيَّلُهُ عَنْهُ بِالسَّمَاعِ وَحَقَّ لِي وَاللّٰهِ أَنْ أُنْشِدَ :

كَانَتْ مُحَادَثَةُ الرُّكْبَانِ تُخْبِرُنَا ... عَنْ جَعْفَرِ بْنِ فَلَاحٍ أَطْيَبَ الْخَبَرِ
حَتّٰى الْتَقَيْنَا فَلَا وَاللّٰهِ مَا سَمِعَتْ ... أُذُنِي بِأَحْسَنَ مِمَّا قَدْ رَأٰى بَصَرِي

سید السنوسی کو میرے دار السعادۃ آنے کی خبر مل چکی تھی انہوں نے مجھے خط لکھا جس میں میرے جلدی آنے پر خوشی کا اظہار کیا تھا اور مجھے مرحبا کہا تھا، جب میں مرسین آیا تو ان کی زیارت کے ارادے سے ان کی خدمت میں حاضر ہوا (جب واپسی کی اجازت مانگی تو اجازت دینے سے) یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ جب تک میں اپنے لئے شہر میں کوئی مکان کرایہ پر نہ لے لوں اتنی مدت تک ان کے پاس ہی ٹھہروں۔ اس بہادر سید کے بارے میں باتیں سن سن کر میں نے جو ایک تصور قائم کر رکھا تھا ان تمام باتوں کا کھلی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہا تھا تو مجھ پر یہ بات لازم ہوگئی کہ میں ان کی شان میں یہ اشعار پڑھوں: (ترجمہ) "اونٹوں پر سوار مسافروں کی آپس کی بات چیت ہم کو جعفر بن فلاح کے بارے میں نہایت ہی اچھی خبر دیتی تھی، یہاں تک کہ ہم ان سے ملے اللہ کی قسم! میرے کانوں نے ان کے بارے میں اس سے زیادہ اچھا نہیں سنا جتنا کہ میری آنکھوں نے دیکھا"۔

توا: پختہ قصد، ایک لڑی کی بٹی رسی [جمع] اَتْوَاءٌ، کما یقال "جاء توًّا" وہ قصد کر کے آگیا ہے اب کوئی چیز اس کو باز نہیں رکھ سکتی۔

رَأَيْتُ فِي السَّيِّدِ حَبْرًا جَلِيْلًا وَسَيِّدًا غِطْرِيْفًا وَأُسْتَاذًا كَبِيْرًا، مِنْ أَنْبَلِ

besturdubooks.wordpress.com

مَنْ وَقَعَ نَظَرِیْ عَلَیْهِمْ مُدَّةَ حَیَاتِیْ، جَلالَةَ قَدْرٍ، وَسَرَاوَةَ حَالٍ وَرَجَاحَةَ عَقْلٍ، وَسَجَاحَةَ خُلُقٍ، وَكَرَمَ مَهَزَّةٍ وَسُرْعَةَ فَهْمٍ، وَسَدَادَ رَأْيٍ. وَقُوَّةَ حَافِظَةٍ، مَعَ الْوَقَارِ الَّذِیْ لَاتَغُضُّ مِنْ جَانِبِهِ الْوَدَاعَةُ، وَالْوَرَعَ الشَّدِیْدَ فِیْ غَیْرِ رِیَاءٍ وَلَا سُمْعَةٍ

میں نے سید کو بڑے نیک عالم، خوبصورت سردار، بہت بڑے استاذ، ان لوگوں میں سب سے زیادہ فضیلت والے جن کو میں نے اپنی زندگی میں دیکھا، بڑی شان والے، مروت اور سخاوت والے، بردبار عقل والے، نرم (خوش) اخلاق والے، نوازنے والے، زیرک، درست رائے، مضبوط حافظے والے، ان باتوں کے ساتھ ساتھ ان میں ایسا وقار تھا جو ان کی طرف سے سکون واطمینان کو کم نہیں کرتا اور انتہائی ورع وتقویٰ والے جس میں نام ونمود اور شہرت نہ ہو، دیکھا۔

حبرا: نیک عالم، خوشی ونعمت، پوپ، یہودیوں کے نزدیک کاہنوں کا سردار [جمع] أحبار، حُبُور۔ حبر (ن) حَبْرًا مزین کرنا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۳۷ پر ہے۔ غطریفا: خوبصورت، خوش طبع جوان، سخی، سردار [جمع] غطاریف، غطارفة۔ غطرف (تفعلل) تغطرفا ناز وانداز سے چلنا، تکبر کرنا۔ انبل: نبل (ن) نَبْلًا نجابت وشرافت میں غالب ہونا، تیر مارنا، نرمی برتنا (ک) نَبالةً نجیب وشریف ہونا (افتعال) انتبالا مرنا اور بدبودار ہونا، قتل کرنا۔ سراوة: سرو (ن، ک، س) سَرْوًا، سَرَاوةً صاحب مروت وسخاوت ہونا (انفعال) انسراءً غم دور ہونا (مفاعلہ) مساراةً ایک دوسرے پر فخر کرنا (استفعال) استراءً اختیار کرنا، چننا۔ رجاحة: رجح (ف، ن، ض) رَجَاحةً حلیم وبرباد ہونا، بوجھل ہونا۔ رُجحانًا، رَجُوحًا جھکنا، غالب ہونا (تفعیل) ترجیحًا (إفعال) إرجاحًا جھکا دینا (تفعّل) ترجّحًا غالب وبرتر ہونا، مائل ہونا۔ سجاحة: سجح (س) سَجَحًا، سَجَاحةً اخلاق کا نرم ہونا، اعتدال کے ساتھ طویل ہونا (إفعال) إسجاحًا معاف کرنا، نرم ولطافت آمیز گفتگو کرنا (انفعال) انسجاحًا سخاوت وجوانمردی کرنا (تفعیل) تسجیحًا تعریض کرنا، اشارہ وکنایہ سے بات کرنا۔ سداد: سدد (س، ض) سَدَدًا، سَدَادًا درست ہونا، سیدھا ہونا (ن) سَدًّا بند کرنا، درست کرنا (تفعیل) تسدیدًا راہ راست کی طرف رہنمائی کرنا، سیدھا کرنا (إفعال) إسدادًا سیدھا ہونا، راہ راست کی طرف پہنچنا یا طلب کرنا۔ الوداعة: ودع (ک) وَدَاعةً مطمئن ہونا۔

سَمِعْتُ أَنَّهُ لَایَرْقُدُ فِی اللَّیْلِ أَکْثَرَ مِنْ ثَلاثِ سَاعَاتٍ، وَیَقْضِیْ سَائِرَ لَیْلَةٍ فِی الْعِبَادَةِ وَالتِّلَاوَةِ، وَالتَّهَجُّدِ، وَرَأَیْتُهُ مِرَارًا تُنْفَخُ بَیْنَ یَدَیْهِ السُّفْرُ

besturdubooks.wordpress.com

الفَاخِرَةُ اللَّائِقَةُ بِالْمُلُوكِ فَيَأْكُلُ الضُّيُوفُ وَالْحَاشِيَةُ وَيَجْتَزِئُ هُوَ بِطَعَامٍ وَاحِدٍ لَايُصِيبُ مِنْهُ إِلَّا قَلِيْلًا وَهٰكَذَا هِيَ عَادَتُهُ.

میں نے یہ سنا تھا کہ وہ رات کو تین گھنٹوں سے زیادہ نہیں سوتے اور پوری رات عبادت، تلاوت اور تہجد میں صرف کرتے ہیں۔ میں نے کئی مرتبہ یہ مشاہدہ کیا کہ آپ کے سامنے نہایت ہی عمدہ (کئی قسم کے) کھانے جو بادشاہوں کے لائق ہوتے تھے چنے جاتے، (رکھے جاتے) مہمان اور آپ کے خاص لوگ کھاتے اور آپ ایک ہی قسم پر اکتفا کرتے اور اس میں سے بھی بہت ہی کم تناول فرماتے یہی ان کی عادت تھی۔

تنفج: نفج (ن) نفجا، نفوجا اچھلنا، ظاہر ہونا، نکل بھاگنا، بھڑکانا (تفعّل) تنفّجا بلند ہونا، کودنا (استفعال) استنفاجا نکالنا، ظاہر کرنا۔ یجتزئ: جزء (افتعال) اجتزاءا (تفعّل) تجزّءا کسی چیز پر اکتفا کرنا (ف) جزءا اجزاء میں تقسیم کرنا، ایک جز لینا (تفعیل) تجزیۂ تقسیم کرنا (افعال) اجزاءا تسلی دینا، قانع بنانا۔

وَلَهُ مَجْلِسٌ كُلَّ يَوْمٍ بَيْنَ صَلَاتَيِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ لِتَنَاوُلِ الشَّايِ الْأَخْضَرِ الَّذِي يُؤْثِرُهُ الْمَغَارِبَةُ، فَيَأْمُرُ بِحُضُورِ مَنْ هُنَاكَ مِنَ الْأَضْيَافِ وَرِجَالِ الْمَعِيَّةِ، وَيَتَنَاوَلُ كُلٌّ مِنْهُمْ ثَلَاثَةَ أَقْدَاحٍ شَايٍ مَمْزُوْجًا بِالْعَنْبَرِ، فَأَمَّا هُوَ فَيَتَحَامَى شُرْبَ الشَّايِ لِعَدَمِ مُلَاءَمَتِهِ لِصِحَّتِهِ، وَقَدْ يَتَنَاوَلُ قَدَحًا مِنَ النَّعْنَاعِ.

روزانہ ظہر اور عصر کی نماز کے درمیان آپکی ایک مجلس سبز چائے کی جسکو اہل مغرب نے ایجاد کیا ہے، ہوتی تھی اور وہاں جو مہمانان اور دوسرے لوگ ہوتے ان کو اس مجلس میں حاضر ہونے کی دعوت دیتے، ان میں سے ہر ایک عنبر ملی چائے کے تین کپ اٹھالیتا لیکن وہ خود اپنی طبیعت کے موافق نہ آنے کی بناء پر چائے پینے سے احتراز کرتے البتہ کبھی کبھار عرق پودینہ کا کپ اٹھالیتے۔

یؤثرہ: أثر (افعال) ایثارا پسند کرنا، فضیلت و برتری دینا، اکرام و عزت کرنا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۱۴۳ پر ہے۔ ممزوجا: مزج (ن) مزجا، مزاجا ملانا، بھڑکانا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۴۸ پر ہے۔ فیتحامی: حمی (تفاعل) تحامیا بچنا (تفعّل) تحمّیا پرہیز کرنا (مفاعلہ) محاماۃ حمایت کرنا (ض) حمیا، حمایۃ روکنا، بچانا۔ حمیۃ پرہیز کرانا (س) حمیۃ کسی کام کے کرنے سے ناک چڑھانا۔ ملاءمتہ: لأم (مفاعلہ) ملاءمۃ موافق ہونا، جمع کرنا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۲۷ پر ہے۔ النعناع: [مفرد] نعنعۃ، نعناعۃ پودینہ۔ نعنع (فعلل) نعنعۃ

besturdubooks.wordpress.com

ہکلاہٹ ہونا (تفعلل) تمعنعا مضطرب ہونا۔

وَمِنْ عَادَتِهِ أَنَّهُ يُوقِدُ فِيْ مَجَالِسِهِ غَالِبًا الطِّيْبَ ، وَيَنْبَسِطُ السَّيِّدُ إِلَى الْحَدِيْثِ ، وَأَكْثَرُ أَحَادِيْثِهِ فِيْ قِصَصِ رِجَالِ اللهِ وَأَحْوَالِهِمْ وَرَقَائِقِهِمْ وَسِيَرِ سَلَفِهِ السَّيِّدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ السَّنُوْسِيِّ ، وَالسَّيِّدِ الْمَهْدِيِّ ، وَغَيْرِهِمَا مِنَ الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَإِذَا تَكَلَّمَ فِي الْعُلُوْمِ قَالَ قَوْلًا سَدِيْدًا، سَوَاءٌ فِيْ عِلْمِ الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ .

(ان کی عادات) میں سے ایک عادت یہ ہے کہ اکثر اوقات وہ اپنی محفلوں میں خوشبو سلگاتے ہیں، گفتگو کے لئے بے تکلفانہ طرز اختیار کرتے ہیں، انکی اکثر باتیں رجال اللہ (اللہ والوں) کے قصے، احوال، ان کی رقت اور اپنے آباء واجداد (بزرگوں) سید محمد بن علی بن سنوسیؒ، سید مہدیؒ اور ان کے علاوہ دوسرے اولیاء اللہ اور نیک لوگوں کے بارے میں ہوتیں اور جب وہ علوم میں بات کرتے (یعنی علمی بات کرتے) چاہے علوم ظاہرہ میں ہو یا علوم باطنہ میں تو بالکل سیدھی اور نپی تلی بات کہہ دیتے۔

<u>ینبسط</u>: بسط (انفعال) انبساطًا (تفعّل) تبسطًا بے تکلف ہوجانا، پھیلنا، سیر و تفریح کرنا (ن) بَسْطًا پھیلانا، فضیلت دینا (تفعیل) تبسیطًا پھیلانا۔ <u>رقائقهم</u>: [مفرد] رقیق نفیس، کمایقال "رقیق المعانی" نفیس مطلب والا، آسان وشیریں لفظ۔ رقق (ن) رَقِیق آسان وشیریں لفظ، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۴۲ پر ہے۔

وَقَدْ لَحَظْتُ مِنْهُ صَبْرًا أَقَلَّ أَنْ يُوْجَدَ فِيْ غَيْرِهِ مِنَ الرِّجَالِ وَعَزْمًا شَدِيْدًا تَلُوْحُ سِيْمَاؤُهُ عَلَى وَجْهِهِ ، فَبَيْنَا هُوَ فِيْ تَقْوَاهُ مِنَ الْأَبْدَالِ إِذَا هُوَ فِيْ شَجَاعَتِهِ مِنَ الْأَبْطَالِ. وَقَدْ بَلَغَنِيْ أَنَّهُ كَانَ فِيْ حَرْبِ طَرَابُلُسَ يَشْهَدُ كَثِيْرًا مِنَ الْوَقَائِعِ بِنَفْسِهِ، وَيَمْتَطِيْ جَوَادَهُ بِضْعَ عَشْرَةَ سَاعَةً عَلَى التَّوَالِيْ بِدُوْنِ كَلَالٍ، وَكَثِيْرًا مَا كَانَ يُغَامِرُ بِنَفْسِهِ وَلَا يَقْتَدِيْ بِالْأُمَرَاءِ وَقُوَّادِ الْجُيُوْشِ الَّذِيْنَ يَتَأَخَّرُوْنَ عَنْ مَيْدَانِ الْحَرْبِ مَسَافَةً كَافِيَةً ، أَنْ لَا تَصِلَ إِلَيْهِمْ يَدُ الْعَدُوِّ فِيْمَا لَوْ وَقَعَتْ هَزِيْمَةٌ، وَفِيْ إِحْدَى الْمِرَارِ أَوْشَكَ أَنْ يَقَعَ فِيْ أَيْدِى الطُّلْيَانِ، وَشَاعَ أَنَّهُمْ أَخَذُوْهُ أَسِيْرًا، وَقَدْ سَأَلْتُهُ عَنْ تِلْكَ الْوَاقِعَةِ فَحَكَى لِيْ خَبَرَهَا بِتَفَاصِيْلِهِ وَهُوَ أَنَّهُ كَانَ بِبَرْقَةَ فَبَلَغَ الطُّلْيَانَ بِوَاسِطَةِ الْجَوَاسِيْسِ أَنَّ السَّيِّدَ فِيْ قِلَّةٍ مِنَ الْمُجَاهِدِيْنَ ، وَغَيْرُ بَعِيْدٍ عَنْ جَيْشِ الطُّلْيَانِ، فَسَرَحُوْا إِلَيْهِ قُوَّةً عِدَّةَ آلَافٍ وَ

besturdubooks.wordpress.com

مَعَهَا كَهْرَبَاةٌ خَاصَّةٌ لِرُكُوبِهِ ،إِذْ كَانَ اِعْتِقَادُهُمْ أَنَّهُ لَا يَفْلِتُ مِنْ أَيْدِيْهِمْ تِلْكَ الْـمَرَّةَ،فَبَلَغَهُ خَبَرُ زَحْفِهِمْ وَكَانَ يُمْكِنُهُ أَنْ يُحْجِمَ عَنِ اللِّقَاءِ أَوْأَنْ يَّتَحَرَّفَ بِنَفْسِهِ إِلَى جِهَةٍ يَكُوْنُ فِيْهَا بِمَنْجَاةٍ مِنَ الْخَطَرِ،أَوْ يَتْرُكَ الْحَرْبَ لِلْعَرَبِ تُصَادِمُهُمْ فَلَمْ يَفْعَلْ وَقَالَ لِيْ : (خِفْتُ أَنَّنِي إِنْ طَلَبْتُ النَّجَاةَ بِنَفْسِيْ أَصَابَ الْمُجَاهِدِيْنَ الْوَهَلُ. فَدَارَتْ عَلَيْهِمُ الدَّائِرَةُ،فَثَبَتَ لِلطُّلْيَانِ وَهُمْ بِضْعَةُ آلَافٍ بِثَلٰثِمِائَةِ مُقَاتِلٍ لَاغَيْرَ،وَاسْتَمَاتَ الْعَرَبُ وَصَدَمُوا الْعَدُوَّ، فَلَمَّا رَاٰى وَفْرَةَ مَنْ وَقَعَ مِنَ الْـقَتْلٰى وَالْجَرْحٰى اِرْتَدُّوْا عَلٰى أَعْقَابِهِمْ ،وَخَلَصْنَا نَحْنُ إِلَى جِهَةٍ وَأَفْتَنَا فِيْهَا جُمُوْعَ الْمُجَاهِدِيْنَ).

یقیناً میں نے ان سے ایسے صبر واستقامت کا مشاہدہ کیا جوان کے علاوہ دوسرے لوگوں میں بہت کم ہی پایا جاتا ہے اور ایسے پختہ ارادے کا مشاہدہ کیا جس کی علامات ان کے چہرے سے ظاہر تھیں، جب وہ اپنی پرہیزگاری میں ابدالوں میں سے تھے تو اس وقت وہ اپنی بہادری میں دلیروں میں سے بھی تھے اور مجھے یہ اطلاع بھی ملی کہ طرابلس کی لڑائی میں وہ بہت سے معرکوں میں بنفس نفیس شریک ہوا کرتے تھے اور وہ بغیر کسی تھکاوٹ کے اپنے عمدہ گھوڑے پر مسلسل دس گھنٹے سے بھی زیادہ سواری کیا کرتے تھے، بہت سارے مواقع پر ایسا ہوتا کہ وہ اپنی جان جوکھوں میں ڈال دیتے اور اس معاملہ میں ان امراء اور قائدین جیش کی پیروی نہیں کرتے جو میدان کارزار سے کافی حد تک پیچھے رہتے ہیں تاکہ شکست خوردگی کی صورت میں دشمن کا ہاتھ ان تک نہ پہنچ سکے، ایک مرتبہ تو قریب تھا کہ وہ اٹلی والوں کے ہاتھ لگ جاتے اور یہ افواہ بھی پھیل گئی کہ اٹلی والوں نے ان کو گرفتار کر کے قیدی بنالیا ہے۔ میں نے خود ان سے اس واقعہ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے مجھے وہ قصہ تمام تر تفصیلات کے ساتھ بتلایا: واقعہ اس طرح ہوا کہ وہ مقام برقہ پر تھے اٹلی والوں کو جاسوسوں کے ذریعہ اطلاع ملی کہ سید صاحب مجاہدین کی ایک چھوٹی سی جماعت میں موجود ہیں اور وہ اٹلی والوں کی فوج سے زیادہ دور بھی نہیں ہیں تو انہوں نے ان کی طرف کئی ہزار کا لشکر روانہ کیا اور اس لشکر کے ساتھ ایک خاص قسم کی الیکٹرک گاڑی بھی ان کی سواری کے لئے روانہ کی کیونکہ ان کو یقین ہوگیا تھا کہ وہ اس مرتبہ ان کے ہاتھوں سے بچ نہ سکیں گے۔ سید صاحب کو بھی انکی پیش قدمی کی خبر پہنچی اور ان کے لئے یہ بات ممکن تھی کہ وہ دشمن کے ساتھ مڈ بھیڑ سے اعراض کرتے یا خود کسی ایسی جانب بھاگ نکلتے جو ان کیلئے خطرے میں جائے پناہ ہوتی یا جنگ کو عربوں کیلئے

besturdubooks.wordpress.com

چھوڑ دیئے کہ وہ ان سے مقابلہ کریں مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا، انہوں نے مجھے بتلایا" مجھے اس کا اندیشہ ہوا کہ اگر میں نے اپنی جان بچانی چاہی تو مجاہدین کو صدمہ ورنج پہنچے گا اور ان پر مصائب ومشکلات گھیرا ڈال دیں گی، تو اٹالیوں (اٹلی والوں) کے کئی ہزار کے لشکر کے مقابلے میں مجاہدین کے ۳۰۰ مقاتلین جم گئے اور عربوں نے بھی موت چاہی (شوق شہادت میں خوب جم کر لڑے) دشمن کے ساتھ خونریز تصادم کیا، جب اٹلی والوں نے مقتولین اور زخمیوں کی کثرت کو دیکھا تو وہ پسپا ہو کر پیچھے ہٹ گئے اور ہم چھٹکارا پا کر ایک طرف ہٹ گئے۔ ہم نے وہاں مجاہدین کی جماعت کو سحر انگیز کر دیا۔

سیماؤہ: نشان، علامت، شکل [مفرد] السِّیمَۃ، السُّومَۃ۔ سوم (تفعل) تسوما نشان لگانا۔ یمتطی: مطی (افتعال) امتطاءً سوار ہونا (س) مَطًا پھیلنا اور لمبا ہونا (افعال) إمطاءً سوار ہونا، سوار کرنا۔ کلال: کلل (ض) کَلًّا، کلالًا تھکنا، بے والد اور بے اولاد ہونا، کند ہونا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۱۰۳ پر ہے۔ یغامر: غمر (مفاعلہ) مغامرۃً مقاتلہ کرنا اور موت کی پرواہ نہ کرنا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۳۹ پر ہے۔ بُرقۃ: [جمع] بُرَق سخت زمین جس میں ریت، گارا، پتھر ہوں۔ الجواسیس: [مفرد] الجاسوس، حالات کی تفتیش کرنے والا۔ جسس (تفعل) تجسسا تفتیش کرنا (افتعال) اجتساسا پتہ لگانے کے لئے ہاتھ سے چھونا، ٹٹولنا۔ فسرحوا: سرح (ف) سَرْحا، سُرُوحا بھیجنا، چھوڑنا (س) سَرَحا کسی کا اپنے امور کیلئے نکلنا (تفعیل) تسریحا آزاد کرنا، طلاق دینا (انفعال) انسراحا چت لیٹنا، ٹانگیں کشادہ کرنا، نرم ہونا، تیز چلنا۔ کھرباۃ: دراصل یہ عجمی زبان کا لفظ ہے اور عربی میں دخیل ہے اصل میں "کاہ ربا" تھا یعنی گھاس تنکا وغیرہ کھینچنے والا، بجلی جو حرارت یا رگڑ یا کیمیائی عمل سے پیدا ہوتی ہے اس کا عمل جذب وکشش اور روشنی دینا ہے، ایک درخت کا گوند ہے کہ اس کو رگڑ دیا جائے تو تنکے وغیرہ کو کھینچ لیتا ہے، الکہربائیۃ بجلی کی قوت۔ کھرب (فعلل) کھربۃً قوت کہربائیہ بھرنا۔ یخیم: خیم (ض) خَیْمًا، خیاما بزدل ہونا، پیچھے لوٹنا، جنگ میں کامیاب نہ ہونا (تفعیل) تخییما خیمہ لگانا، اقامت کرنا (افعال) إخامۃً خیمہ نصب کرنا۔ منجاۃ: باعث نجات [جمع] مَناجٍ۔ نجو (ن) نَجاۃً، نَجْوًا، نَجاءً نجات پانا، نَجاءً تیز چل کر آگے بڑھنا (مفاعلہ) مناجاۃً سرگوشی کرنا (تفعیل) تنجیۃً رہائی دلانا (افتعال) انتجاءً راز دار بنانا۔ الوھل: گھبراہٹ، خوف۔ وھل (س) وَھَلًا گھبرانا، کمزور ہونا، پناہ لینا، بھولنا (ض، ف) وَھْلًا ایسی چیز کی طرف وہم جانا جس کا ارادہ نہ ہو (تفعیل) توھیلًا خوف دلانا۔ الدائرۃ: مصیبت، شکست، حلقہ [جمع] دوائر۔

besturdubooks.wordpress.com

استمات: موت (استفعال) استماتۃً موت چاہنا، کسی چیز کو طلب کرنا، لاغری کے بعد موٹا ہونا (ن) مَوْتاً مرنا۔ مَوَاتاً ویران ہونا، بند ہونا (تفعیل) تمویتاً مار ڈالنا (افعال) إماتۃً مار ڈالنا، غصہ پی جانا (تفاعل) تماوتاً بتکلف مردہ بننا، خاموشی اور کمزوری ظاہر کرنا۔

قَالَ لِيْ: وَفِيْ هٰذِهِ الْوَقْعَةِ جُرِحَ الضَّابِطُ نَجِيْبُ الْحَوْرَانِيُّ، الَّذِيْ كَانَ مِنْ أَشْجَعِ أَبْطَالِ الْحَرْبِ الطَّرَابُلُسِيَّةِ، كَانَ قَائِدًا وَلٰكِنَّهُ كَانَ يُغَامِسُ بِنَفْسِهِ فِيْ كُلِّ وَاقِعَةٍ، فَجُرِحَ مَرَّتَيْنِ وَاسْتُشْهِدَ فِي الثَّالِثَةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ، وَلَمْ يَحْزَنِ السَّيِّدُ عَلٰى أَحَدٍ حُزْنَهُ عَلَيْهِ لِبَاهِرِ شَجَاعَتِهِ وَشَدِيْدِ إِخْلَاصِهِ، وَكَانَ السَّيِّدُ يَكْتُبُ لِيْ مِنَ الْجَبَلِ الْأَخْضَرِ وَافِرَ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ، وَهُوَ الْيَوْمَ دَائِمُ التَّرَحُّمِ عَلَيْهِ، وَالشَّهِيْدُ الْمَذْكُوْرُ هُوَ نَجِيْبُ بَكْ بْنُ الشَّيْخِ سَعْدِ الْعَلِيِّ مِنْ مَشَائِخِ بِلَادِ عَجْلُوْنَ، تَرَكَ فِيْ بِلَادِ الْغَرْبِ ذِكْرًا خَالِدًا.

پھر مجھے مزید تفصیلات بتلاتے ہوئے فرمایا: اس معرکہ میں آفیسر نجیب حورانی زخمی ہوگئے جو کہ طرابلس کی جنگ کے سب سے زیادہ بہادروں میں سے تھے، فوج کے پیشوا (کمانڈر) تھے لیکن ہر لڑائی میں اپنی جان کو لیکر خطرے میں کود پڑتے تھے، دو مرتبہ زخمی ہوئے اور تیسری مرتبہ میں شہید کردیے گئے (رحمہ اللہ) سید صاحب ان کی حیرتناک بہادری اور انتہائی خلوص کی بناء پر اتنے رنجیدہ ہوئے کہ کسی اور پر اتنے حزین نہیں ہوئے تھے، سید صاحب جبل اخضر سے مجھے انکی مدح سرائیوں سے بھرے خطوط لکھتے تھے، آج بھی ان پر ہمیشہ کی طرح رحمہ اللہ کہتے ہیں اور شہید مذکور نجیب بیک بن الشیخ سعد العلی ہیں جو کہ عجلون کے مشائخ میں سے ہیں، انہوں نے بلاد غرب (مغرب) میں ہمیشہ کے لئے اپنا یادگار تذکرہ چھوڑا ہے

یغامس: غمس (مفاعلہ) مغامسۃً خطرات میں کود پڑنا، ایک دوسرے کو پانی میں غوطہ دینا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۱۸۱ پر ہے۔

وَالسَّيِّدُ أَحْمَدُ الشَّرِيْفُ سَرِيْعُ الْخَاطِرِ، سَيَّالُ الْقَلَمِ، لَا يَمَلُّ الْكِتَابَةَ أَصْلًا، وَلَهُ عِدَّةُ كُتُبٍ مِنْهَا كِتَابٌ كَبِيْرٌ أَطْلَعَنِيْ عَلَيْهِ فِيْ تَارِيْخِ السَّادَةِ السَّنُوْسِيَّةِ، وَأَخْبَارِ الْأَعْيَانِ مِنْ مُرِيْدِيْهِمْ وَالْمُتَّصِلِيْنَ بِهِمْ، يَنْوِيْ طَبْعَهُ وَنَشْرَهُ فَيَكُوْنُ أَحْسَنَ كِتَابٍ لِمَعْرِفَةِ أَخْبَارِ السَّنُوْسِيِّيْنَ.

سید احمد شریف تیز رجحان والے، ایسے رواں قلم والے تھے جو لکھائی سے بالکل نہیں تھکتا تھا اور ان کی کئی ایک تصانیف ہیں جن میں سے ایک بڑی کتاب جس کے بارے

besturdubooks.wordpress.com

میں مجھے بتایا وہ سادات السنوسیہ ہے جو کہ ان کے خاص مریدین اور جانشینوں کے بارے میں ہے، جس کی نشرواشاعت کے وہ متمنی ہیں اگر وہ چھپ گئی تو سنوسیین کی تاریخ کے بارے میں بہت اچھی کتاب ہوگی۔

سیال: زور سے بہنے والا، سیل (ض) سیلا، سیلانا بہنا، لمبا چوڑا ہونا (إفعال) إسالة (تفعیل) تسیلا جاری کرنا، پگھلانا، لمبا کرنا (تفاعل) تسایلا ہر طرف سے آنا۔

وَإِنَّمَا يَفْهَمُ الْإِنْسَانُ مِنْ مُطَالَعَةِ أَخْبَارِ سَيِّدِيْ مُحَمَّدِ السَّنُوْسِيِّ، وَ وَلَدِهِ سَيِّدِيْ الْمَهْدِيِّ، وَمُحَادَثَةِ سَيِّدِيْ أَحْمَدَ الشَّرِيْفِ، أَنَّ طَرِيْقَتَهُمْ طَرِيْقَةٌ عَمَلِيَّةٌ، تَعْمَلُ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ، وَلَا تَكْتَفِيْ بِالْأَذْكَارِ وَالْأَوْرَادِ، دُوْنَ الْقِيَامِ بِعَزَائِمِ الْإِسْلَامِ، كَمَا كَانَ عَلَيْهِ الصَّدْرُ الْأَوَّلُ وَلِذَالِكَ وُفِّقُوْا لِلْجِهَادِ وَ وَقَفُوْا فِيْ وَجْهِ دَوْلَةٍ عَظِيْمَةٍ كَدَوْلَةِ إِيْطَالِيَّةِ، مُنْذُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً، (لَوْلَا هُمْ كَانَتْ سَيِّدَةً لِطَرَابُلُسَ وَبَرْقَةَ مُنْذُ أَوَّلِ شَهْرٍ مِنْ غَارَاتِهَا عَلَيْهِمَا، وَيَذْكُرُ النَّاسُ أَنَّ الطِّلْيَانَ قَدَّرُوْا لِتَدْوِيْخِ طَرَابُلُسَ وَبَرْقَةَ كِلْتَيْهِمَا مُدَّةَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا مِنْ أَوَّلِ نُزُوْلِهِمْ، وَإِنَّ قُوَّادَ مِّنَ الْإِنْكِلِيْزِ الْمُحَنَّكِيْنَ فِيْ حُرُوْبِ الْمُسْتَعْمَرَاتِ وَالْبَوَادِيْ قَالُوْا إِنَّ الطِّلْيَانَ أَفْرَطُوْا فِي التَّفَاؤُلِ بِظَنِّهِمُ الْإِسْتِيْلَاءَ عَلٰى بَرِّ طَرَابُلُسَ فِيْ ١٥ يَوْمًا، وَالْحَقِيْقَةُ أَنَّهُ قَدْ تَأْخُذُ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةُ مَعَهُمْ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ ... فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ كَيْفَ أَنَّ الْمُدَّةَ الَّتِيْ قَدَّرَهَا أَرْكَانُ الْحَرْبِ فِيْ إِيْطَالِيَّةِ ١٥ يَوْمًا وَقَدَّرَهَا أَرْكَانُ الْحَرْبِ فِيْ إِنْكِلْتَرَةَ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ تَطَاوَلَتْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً كَامِلَةً، وَالْحَرْبُ الْيَوْمَ هِيَ كَمَا كَانَتْ فِيْ بِدَايَتِهَا، وَكُلُّ هٰذَا بِفَضْلِ السَّادَةِ السَّنُوْسِيَّةِ، وَلَا سِيَّمَا هٰذَا السَّيِّدُ الْعَظِيْمُ سَيِّدِيْ أَحْمَدُ الشَّرِيْفُ.

میرے سردار محمد السنوسی، ان کے فرزند سیدی المہدی کے حالات اور میرے سردار احمد شریف کی نئی نئی باتوں کا مطالعہ کرنے سے انسان بخوبی یہ سمجھ لیتا ہے کہ ان کا طریقہ عملی طریقہ تھا جس میں کتاب وسنت پر عمل ہوتا تھا اور اسلام کے اہم امور کو چھوڑ کر صرف اذکار و اوراد پر اکتفاء نہیں کیا جاتا تھا جیسا کہ اس پر ابتدائی زمانے میں عمل ہوتا تھا اور اسی لیے تو ان کو جہاد کی توفیق دی گئی اور وہ اٹلی جیسی بڑی حکومت کے مقابلے میں تیرہ سال سے ڈٹ گئے اگر وہ نہ ہوتے تو طرابلس اور برقہ پر جب پہلی مرتبہ دشمن نے حملہ کیا تھا اس کے پہلے ماہ میں ہی اس کو سلطنت مل جاتی۔ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اٹالین نے طرابلس اور برقہ دونوں پر ابتدائے

besturdubooks.wordpress.com

آمد سے پندرہ دن کی مدت میں قبضہ کرنے کا اندازہ لگایا اور استعماری لڑائیوں کے تجربہ کار انگریزوں کے کمانڈر اور قبائلی کہتے کہ اٹلی والے طرابلس کی سرزمین پر پندرہ دن میں قبضہ کرنے کی خوش فہمی میں حد سے تجاوز کر گئے تھے (اس لئے انہوں نے ایک دوسری مدت تین ماہ کی مقرر کر دی تھی جس کا تذکرہ آگے آرہا ہے) اور حقیقت یہ ہے کہ یہ مسئلہ ان کے ساتھ تین مہینے اور لے گا (اب)......انسان کو یہ دیکھنا چاہئے کہ وہ مدت جس کو جنگجوؤں نے اٹلی کے بارے میں ۱۵ دن مقرر کیا تھا اور انگلینڈ کے جنگجوؤں نے تین مہینے بتلایا تھا وہ مدت پورے تیرہ سال کے عرصے تک طویل ہوگئی ہے اور آج بھی لڑائی ویسے ہی ہے جیسے پہلے تھی اور یہ سب کچھ سنوسی خاندان بالخصوص اس بڑے سردار سیدی احمد الشریف کی مہربانیوں کی بدولت ہوا ہے۔

تدویخ: دوخ (تفعیل) تدویخاً غالب ہونا، کسی کو ذلیل کرنا (ن) دوُخاً ذلیل ہونا، فروتنی کرنا (إفعال) إدواخۃً ذلیل کرنا۔ المحنکین: حنک (إفعال) إحناکاً تجربہ کار بنادینا، مہذب بنانا (ن ض) حنکاً سمجھنا (تفعیل) تحنیکاً چبا کر زم بنانا (تفعل) تحنکاً پگڑی کو ٹھوڑی کے نیچے سے لاکر باندھنا (افتعال) احتناکاً غالب ہونا۔ المستعمرات: [مفرد مستعمرۃ وہ حصۂ زمین جس پر غیر ملکی جماعت قابض ہو، کالونی، نوآبادی، اس سے استعماری طاقتیں یعنی سامراجی طاقتیں مراد ہیں۔ التفاؤل: فول (تفاعل) تفاؤلاً اچھا شگون لینا (تفعیل) تفئیلاً فال لینا۔

وَكَانَ الْأُوْرُبِيُّوْنَ فِيْ عَهْدِ السُّلْطَانِ عَبْدِ الْحَمِيْدِ يَشْكُوْنَ إِلَى السُّلْطَانِ حَرَكَةَ السَّنُوْسِيِّ وَيَتَوَجَّسُوْنَ خِيْفَةً مِنْ تَشْكِيْلَاتِهٖ وَحَرَكَاتِهٖ وَيَرَوْنَ فِيْهِ أَعْظَمَ خَصْمٍ لِلدَّعْوَةِ الْأُوْرُبِيَّةِ فِيْ أَفْرِيْقِيَّةَ، وَطَالَمَا ضَغَطَتْ دُوَلُ أُوْرُبَّا عَلَى السُّلْطَانِ لِأَجْلِ أَنْ يَسْتَدْعِيَ السَّيِّدَ الْمَهْدِيَّ إِلَى الْآسْتَانَةِ وَيَأْمُرَهٗ بِالْإِقَامَةِ بِهَا، وَلَا يَأْذَنَ لَهٗ بِالْعَوْدَةِ إِلَى وَطَنِهٖ، لِيَخْلُوَ لِلْأُوْرُبِيِّيْنَ الْجَوُّ فِيْ تَقْسِيْمِ أَوَاسِطِ أَفْرِيْقِيَّةَ وَخَضْدِ الشَّوْكَةِ الْإِسْلَامِيَّةِ فِيْ تِلْكَ الدِّيَارِ فَكَانَ السُّلْطَانُ يُمَاطِلُ هَاتِيْكَ الدُّوَلَ، وَيَعْتَذِرُ لَهُمْ بِصُنُوْفِ الْأَعْذَارِ، بَلْ كَانَ يُلَاطِفُ السَّنُوْسِيَّ كَثِيْرًا بِالْهَدَايَا وَالْكِتَابَاتِ، إِلَى أَنِ اشْتَدَّ الضَّغْطُ عَلَى السُّلْطَانِ فِيْ قَضِيَّةِ السَّنُوْسِيِّ، فَأَرْسَلَ رَجُلًا اِسْمُهٗ عِصْمَتْ بَكْ إِلَى بَنْغَازِيْ. وَمِنْهَا إِلَى جَغْبُوْبَ بِمَأْمُوْرِيَّةٍ سِرِّيَّةٍ، فَبَلَغَ الْمَهْدِيَّ مَا هُوَ عَلَيْهِ السُّلْطَانُ مِنَ الْاِرْتِبَاكِ مِنْ جِهَةِ ضَغْطِ الدُّوَلِ عَلَيْهِ، فِيْ أَمْرِ الدِّعَايَةِ السَّنُوْسِيَّةِ، فَأَجَابَهُ السَّيِّدُ مَهْدِيٌّ بِحَسْبِ مَا قَرَأْتُ فِي التَّارِيْخ

besturdubooks.wordpress.com

الَّذِیْ تَقَدَّمَ ذِکْرُہٗ، بِکَلَامٍ لَایَتَضَمَّنُ نَفْیًا وَلَا اِیْجَابًا، وَاِنَّمَا تَلَا لَہٗ آیَاتٍ کَرِیْمَۃً فِیْ مَعْنَی الْاِتِّکَالِ عَلَی اللّٰہِ .

یورپ والے سلطان عبدالحمید کے زمانے میں سنوسی کی تحریک کی سلطان کو شکایت کرتے تھے، انکے انتظامات اور تحریکات سے ڈر محسوس کرتے تھے اور افریقہ میں یورپی دعوت کیلئے اس میں بڑی مخالفت دیکھتے تھے۔ سلطان پر جب یورپی مملکتیں تنگ ہوگئیں (یعنی اس پر دباؤ ڈالا) کہ وہ سید مہدی صاحب کو دارالسلطنت بلائے ان کو وہاں ٹھہرنے کا حکم دے اور اپنے وطن واپس جانے کی اجازت نہ دے، تاکہ یورپیوں کیلئے وسطی افریقہ کی تقسیم اور ان علاقوں میں اسلامی سلطنت کے توڑ کیلئے راستے کھل جائیں (کھلے آسمان تلے موقع مل سکے) سلطان ان مملکتوں کو اپنی طرف سے ڈھیل دیتے تھے اور ان سے مختلف قسم کی معذرت خواہی کرتے بلکہ سنوسی کیساتھ ہدایا اور خطوط کے ذریعے بہت دلداری کیا کرتے یہاں تک کہ سنوسی کے معاملے میں سلطان پر تنگی اور دباؤ مزید سخت ہوگیا تو انہوں نے عصمت بیگ نامی شخص کو مغازی برقہ کی طرف بھیج دیا اور وہاں سے بہت اہم حکم کے ساتھ جغبوب نامی علاقہ کی طرف بھیج دیا، مہدی کو یہ اطلاع مل گئی کہ سلطان ان مملکتوں کی طرف سے دباؤ کی وجہ سے جو مقدمہ سنوسیہ کی وجہ سے اس پر ڈالا گیا ہے، کتنے تردد میں ہیں تو مہدی نے ان کو ایسا جواب دیا جو اثبات ونفی میں سے کسی پر مشتمل نہ تھا جس کو آپ اس تاریخ میں جس کا تذکرہ ابھی گزرا ہے پڑھ چکے ہیں، پھر انہوں نے سلطان کیلئے اللہ پر توکل کے معنی سے متعلق چند آیات تلاوت کیں۔

یتوجسون: وجس (تفعل) توجسا گھبراہٹ محسوس کرنا، آہٹ پر کان لگانا (ض) وجسا پوشیدہ ہونا، آہٹ محسوس کرنا (افعال) ایجاسا محسوس کرنا اور دل میں چھپانا۔ ضغطت: ضغط (ف) ضغطا تنگی کرنا، بھینچنا (انفعال) انضغاطا مغلوب ہونا (افتعال) اضتغاطا تاوان وغیرہ میں سختی کرنا۔ خضد: خضد (ض) خضدا بغیر جدا کئے ہوئے توڑنا، موڑنا، کاٹنا (تفعیل) تخضیدا کاٹنا (انفعال) انخضادا پارہ پارہ ہونا۔ یماطل: مطل (مفاعلہ) مماطلۃ ادائیگی میں ٹال مٹول کرنا (ن) مطلا تاننا، لمبا کرنے کے لئے کوٹنا، ٹال مٹول کرنا (افتعال) امتطالا ٹال مٹول کرنا، لمبا اور گنجان ہونا۔ الارتباک: ربک (افتعال) ارتباکا پھنس کے رہ جانا گمرنا، رک رک کر گفتگو کرنا، تڑپنا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۲۱۹ پر ہے۔ الاتکال: وکل (افتعال) اتکالا بھروسہ کرنا، مطیع وفرماں بردار ہونا (تفعل) توکلا وکیل بننا، کامیابی کا ضامن ہونا [فی الامر] عاجزی ظاہر کرنا اور غیر پر اعتماد کرنا (ض) وکلا سپرد کرنا، کسی پر بھروسہ کرکے کام چھوڑ دینا۔

besturdubooks.wordpress.com

وَلٰكِنَّ السَّيِّدَ الْمَهْدِيَّ لَمْ يَعْتَمْ بَعْدَهَا أَنْ فَارَقَ الْجَغْبُوْبَ إِلٰى وَاحَةِ الْكَفْرَةِ وَبَنٰى فِيْهَا زَاوِيَةَ التَّاجِ ، وَعَمَّرَ الْكَفْرَةَ عِمَارَةً جَعَلَتْهَا جَنَّةً فِيْ وَسْطِ الصَّحْرَاءِ. وَالْأَغْلَبُ أَنَّ سَبَبَ تَحَوُّلِهِ مِنْ وَاحَةِ الْجَغْبُوْبِ الْقَرِيْبَةِ مِنْ مِصْرَ وَبَرْقَةَ إِلٰى وَاحَةِ الْكَفْرَةِ الَّتِيْ هِيَ فِيْ أَوَاسِطِ الصَّحْرَاءِ الْكُبْرٰى ثُمَّ تَوَغُّلِهِ مِنَ الْكَفْرَةِ إِلٰى نَاحِيَةِ قُرُوْ الَّتِي اخْتَارَهُ اللّٰهُ فِيْهَا، وَهِيَ عَلٰى أَبْوَابِ السُّوْدَانِ هُمَا مِنِ ارْتِيَاحِهِ إِلَى الْعُزْلَةِ، وَمَيْلِهِ إِلَى التَّنَائِيْ عَنْ مَرَاكِزِ السُّلْطَةِ الرَّسْمِيَّةِ ، وَالْخُرُوْجِ عَنْ مَنَاطِقِ تَأْثِيْرِ الدُّوَلِ الْاِسْتِعْمَارِيَّةِ بِحَيْثُ انْتَبَذَ مَرَاكِزَ مُحَاطَةً بِالْفَيَافِيْ وَالْقِفَارِ ، مَأْهُوْلَةً بِأَقْوَامٍ لَا يَزَالُوْنَ عَلَى الْفِطْرَةِ ، فَأَصْبَحَ حُرًّا فِيْ بَثِّ دَعْوَتِهِ لَاتَصِلُ إِلَيْهِ يَدٌ بِضَغْطٍ، وَلَا تَعْلُوْ فَوْقَ كَلِمَتِهِ كَلِمَةٌ وَعَكَفَ عَلٰى تَهْذِيْبِ تِلْكَ الْأَقْوَامِ، وَنَشَّأَهُمْ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ بَعْدَ أَنْ كَانُوْا يَتَسَكَّعُوْنَ فِيْ مَهَامِهِ الْجَهْلِ فَبَدَّلَتْ بِهِ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ، وَانْقَلَبَتْ بِهِ أَخْلَاقُ هَاتِيْكَ الْأُمَمِ انْقِلَابًا حَيَّرَ الْعُقُوْلَ، وَلَمْ يَقِفْ فِي الدِّعَايَةِ الرُّوْحِيَّةِ عَلٰى وَاحَاتِ الصَّحْرَاءِ وَأَطْرَافِ السَّوَادِيْنِ، بَلْ بَثَّ دُعَاتَهُ فِيْ أَوَاسِطِ أَفْرِيْقِيَّةَ فَكَانَ مِنْهُمْ مِثْلُ الشَّيْخِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السُّنِّيُّ ، وَالشَّيْخِ حَمُّوْدَةُ الْمَقْعَاوِيُّ، وَالسَّيِّدُ طَاهِرُ الدَّغْمَارِيُّ، وَرِجَالَاتٌ آخَرُوْنَ جَالُوْا السَّوَادِيْنَ مُبَشِّرِيْنَ وَهَادِيْنَ، فَكَانَ السَّيِّدُ الْمَهْدِيُّ هُوَ الْمُزَاحِمُ الْأَكْبَرُ لِجَمْعِيَاتِ الْمُبَشِّرِيْنَ الْأُوْرُبِيَّةِ ، اَلْمُنْبَثَّةِ فِيْ قَارَّةِ أَفْرِيْقِيَّةَ كُلِّهَا، وَعَلٰى يَدِهِ وَبِسَبَبِ دُعَايَتِهِ الْحَثِيْثَةِ اهْتَدٰى لِلْإِسْلَامِ مَلَايِيْنُ مِنَ الزُّنُوْجِ، فَلِهٰذَا جَمْعِيَاتُ الْمُبَشِّرِيْنَ بِأَسْرِهَا تَشْكُوْ حُزْنَهَا ، وَبَثَّهَا مِنْ نَجَاحِ الْإِسْلَامِ فِيْ أَوَاسِطِ أَفْرِيْقِيَّةَ، مِثْلِ بِلَادِ النَّيْجَرِ، وَالْكُوْنْغُوْ وَالْكَامِرُوْنِ ، وَدِيَارِ بُحَيْرَةِ تُشَادَ، وَتَوَجَّهَ أَكْثَرُ شِكْوَاهَا إِلَى الطَّرِيْقَةِ السَّنُوْسِيَّةِ، كَمَا طَالَعْنَا ذٰلِكَ فِيْ مُؤَلَّفَاتٍ أُوْرُبِيَّةٍ عَدِيْدَةٍ .

(ایسا جواب تو دیدیا) لیکن سید مہدی اس کے بعد ٹھہرے نہیں بلکہ جغبوب کو چھوڑ کر کفرہ (نامی ایک جگہ) کے ریتلے علاقے میں جا کر آباد ہوئے اور اس میں ''زاویۃ التاج'' بنایا (ایک نئی جگہ آباد کی اور اس کا نام زاویۃ التاج رکھا) انہوں نے کفرہ کو اس انداز میں آباد کیا جیسے وہ عین وسط صحراء میں جنت بنا دیا گیا ہو، جغبوب کی ریتلی زمین سے جو کہ مصر اور برقہ کے قریب تھی واحۃ الکفرۃ کے ریتلے علاقے جو کہ بڑے صحراء کے درمیان میں ہیں کی

besturdubooks.wordpress.com

طرف منتقل ہونا، پھر کفرہ سے قرو کے ایک کونے کی طرف منتقل ہونا جس کو اللہ نے چن لیا تھا اور وہ سوڈان کے دروازوں پر ہے، دونوں کی طرف منتقل ہونے کا بڑا سبب لوگوں سے علیحدہ ہوکر راحت پانا تھا اور حکومتی مراکز کو چھوڑنے اور ان علاقوں سے جن میں استعماری حکومت ان پر اثر انداز ہوسکتی تھی نکلنے پر اس طرح آمادہ ہو چکے تھے کہ ان حکومتی مراکز کو ایسے جنگل اور چارے والے علاقوں کے بدلے میں چھوڑ دیا جائے جن میں ایسی قوم آباد ہو جو کہ فطرت پر قائم ہو (جب یہ انتقال ہو چکا تو) وہ اپنی دعوت کو پھیلانے میں اس طرح آزاد ہو گئے کہ کوئی ظالم ہاتھ ان تک نہیں پہنچتا تھا اور انکی بات پر کسی کی بات غالب نہ ہوتی تھی اس قوم کو مہذب بنانے پر انہوں نے کمر باندھ لی اور انکو اللہ کی اطاعت پر کھڑا کر دیا جبکہ وہ پہلے اپنے اس دور افتادہ صحراء میں جہالت پر تھے انکی وجہ سے زمین دوسری زمین سے تبدیل ہوگئی (یعنی اس علاقے کی کایا پلٹ گئی) اور ان قوموں کے اخلاق میں حیران کن تبدیلی آگئی۔ انہوں نے اپنی اس اصل دعوت میں صرف صحراء کے ریتلے علاقے اور سوادین کے اطراف پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ اپنی دعوت کو وسط افریقہ میں بھی پھیلایا۔ سوادین میں خوشخبری دیتے ہوئے اور رہنمائی کرتے ہوئے جو حضرات پھرے ان میں سے ایک شیخ محمد بن عبداللہ السنی، ایک شیخ حمودۃ المقعاوی، ایک سید طاہر الدغماری، اور دیگر حضرات (قابل ذکر ہیں)۔ پورے افریقہ میں پھیلی ہوئی یورپین مبشرین (عیسائی مبلغین) کی جماعتوں کے سب سے بڑے مزاحم سید مہدی تھے جن کے ہاتھ پر اور انکی دعوت سریعہ کی وجہ سے لاکھوں حبشی افراد مشرف بہ اسلام ہوئے اور اسی وجہ سے مبشرین کی ساری جماعتیں اپنے غم کی شکایت کرتی ہیں، بہت ساری یورپین تالیفات کا مطالعہ کرتے ہوئے اسی قسم کی شکایات ملی ہیں اور وسط افریقہ (کے ان علاقوں) میں اسلام کی اشاعت کی شکایت کرتی ہیں جیسے نائیجیریا، کانگو، کیمبرون کے شہروں اور بحیرہ کے بلند کیے گئے علاقے اور ان مبشرین نے اپنے شکووں کا اکثر رخ طریقہ سنوسیہ کی طرف موڑا ہے۔

لم یعتم: عتم (تفعیل) تعتیماً دیر کرنا، رک جانا (ض) عتماً ایک حصہ گزرنا، رک جانا (افعال) إعتاماً دیر کرنا، مؤخر ہونا۔ واحة: ریگستان میں سرسبز زمین [جمع] واحات۔ توغله: وغل (تفعل) توغلاً جانا اور دور تک جانا (ض) وغولاً جانا اور دور تک جانا، داخل ہو کر چھپنا (افعال) إیغالاً داخل کرنا، تیز چلنا، دشمن کے ملک میں دور تک گھستے ہوئے چلے جانا، پوری طرح جدوجہد کرنا۔ التنائی: تنأ (ف) تنوءاً [بالمکان] اقامت کرنا۔ الفیافی: [مفرد] الفیفاء، الفَیفُ، الفیفاۃ وہ جنگل جس میں پانی نہ ہو، ہموار جگہ، الفیفاء چکنا پتھر۔

besturdubooks.wordpress.com

القفار: [مفرد] القفر گھاس، پانی، آدمی سے خالی زمین۔ قفر (ن) قفرا پیچھے جانا، تلاش کرنا (س) قفرا کم ہونا (تفعیل) تقفیرا جمع کرنا (إفعال) إقفارا بیابان بے آب وگیاہ کی طرف جانا، بھوکا ہونا۔ ماہولة: أہل (س) أھلا آباد ہونا، انس حاصل کرنا (ن ض) أھلا، أھولا شادی شدہ ہونا (إفعال) إیھالا شادی کر دینا، کسی کو اھلا وسہلا کہنا (تفعل) تأھلا شادی شدہ ہونا، لائق ہونا۔ عکف: عکف (ن ض) عکفا کسی چیز پر رو کے رکھنا، ہمیشہ لازم رہنا، چکر لگانا (افتعال) اعتکافا بند رہنا (تفعیل) تعکیفا تہہ بہ تہہ رکھنا، روکنا۔ یتسکعون: سکع (تفعل) تسکعا مدت تک باطل میں رہنا، حیران پھرنا (ف، س) سکعا لاعلمی میں پھرنا۔ مہامہ: [مفرد] المھمہ، المھمھۃ دور کا جنگل، ویران ملک۔

هٰذَا مِنْ جِهَةِ الْقُوَّةِ الرُّوْحِيَّةِ وَأَمَّا مِنْ جِهَةِ الْقُوَّةِ الْمَادِيَّةِ ، فَقَدْ كَانَ السَّيِّدُ الْمَهْدِيُّ يَهْدِيْ هَدْيَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ، لَايَقْتَنِعُ بِالْعِبَادَةِ دُوْنَ الْعَمَلِ، وَيَعْلَمُ أَنَّ أَحْكَامَ الْقُرْآنِ مُحْتَاجَةٌ إِلَى السُّلْطَانِ ،فَكَانَ يَحُثُّ إِخْوَانَهُ وَمُرِيْدِيْهِ دَائِمًا عَلَى الْفُرُوْسِيَّةِ وَالرِّمَايَةِ، وَيَبُثُّ فِيهِمْ رُوْحَ الْأَنَفَةِ وَالنَّشَاطِ، وَيَحْمِلُهُمْ عَلَى الطِّرَادِ وَالْجِلَادِ وَيُعَظِّمُ فِيْ أَعْيُنِهِمْ فَضِيْلَةَ الْجِهَادِ، وَقَدْ أَثْمَرَ غِرَاسُ وَعْظِهِ فِيْ مَوَاقِعَ كَثِيْرَةٍ لَاسِيَّمَا فِي الْحَرْبِ الطَّرَابُلُسِيَّةِ الَّتِيْ أَثْبَتَتْ بِهَا السَّنُوْسِيَّةُ أَنَّ لَدَيْهِمْ قُوَّةً مَادِيَّةً تُضَارِعُ قُوَّةَ الدُّوَلِ الْكُبْرٰى وَتُضَارِعُ أَعْظَمَهَا جَبَرُوْتًا وَكِبْرًا، وَلَيْسَتِ الْحَرْبُ الطَّرَابُلُسِيَّةُ وَحْدَهَا هِيَ الَّتِيْ كَانَتْ مَظْهَرَ بَطْشِ السَّنُوْسِيِّيْنَ بَلْ سَبَقَتْ لَهُمْ حُرُوْبٌ مَعَ الْفَرَنْسِيْسِ فِيْ مَمْلَكَةِ كَانِمَ وَمَمْلَكَةِ وَادَايْ مِنَ السُّوْدَانِ اِسْتَمَرَّتْ مِنْ سَنَةِ ١٣١٩ إِلٰى سَنَةِ ١٣٣٢ هِجْرِيَّةٍ .

یہ تو روحانی طاقت کی جہت سے ہے اور البتہ مادی طاقت کی جہت سے سید مہدی صحابہ ﷺ اور تابعین رحمہم اللہ کی سیرت پر چلنے کی رہنمائی کرتے تھے، عمل کو چھوڑ کر صرف عبادت پر اکتفاء نہیں کرتے تھے اور جانتے تھے کہ قرآن کریم کے احکامات کو بادشاہ کی بھی ضرورت ہے چنانچہ وہ اپنے ساتھیوں اور مریدوں کو ہمیشہ گھڑ سواری اور تیزہ بازی پر ابھارتے تھے اور ان میں خودداری اور چستی کی روح پھونکتے تھے، انکو آپس میں ایک دوسرے سے مقابلہ اور تلوار زنی کرنے پر برانگیختہ کرتے تھے، ان کی نظروں میں جہاد کی فضیلت کی عظمت پیدا کرتے تھے اور بلاشبہ ان کے وعظ کی شجرکاری نے کئی مواقع پر پھل دیا خاص کر طرابلس کی اس لڑائی میں جس میں سنوسیہ نے یہ ثابت کر دکھلایا کہ انکے پاس دول کبری جیسی مادی طاقت وقوت موجود

besturdubooks.wordpress.com

ہے اور ان کی بڑی طاقت کے مشابہ ہے۔ تنہا طرابلسیہ کی لڑائی ہی سنوسین کی طاقت کا مظہر نہیں تھی بلکہ پہلے بھی ان کی انگریزوں کے ساتھ ملک کانم اور سوڈان کے ملک وادای میں لڑائیاں ہو چکی تھیں اور وہ ۱۳۱۹ھ سے لیکر ۱۳۳۲ھ تک جاری رہیں۔

الانــفــة: اَنِفَ (س) اَنَفًا خوددار ہونا، ناپسند کرنا، ناک میں درد ہونا (ن،ض) اَنْفًا ناک پر مارنا (استفعال) استینافًا از سرنو کرنا۔ الطــراد: طرد (مفاعلہ) طِرَادًا ومطاردۃً ایک کا دوسرے پر حملہ کرنا (ن) طَرْدًا، طَرَدًا دھتکارنا، جلاوطن کرنا (س) طَرَدًا شکار کا پیچھا کرنا (تفعیل) تطریدًا اٹھانا (اِفعال) اِطرادًا جلاوطن کرنے کا حکم دینا (افتعال) اطرادًا دور ہونا، ایک دوسرے کے پیچھے ہونا (استفعال) استطرادًا فریب دینے کیلئے شکست ظاہر کرنا۔

الـجلاد: جلد (مفاعلہ) جلادًا ومجالدۃً تلوار کے ذریعہ ایک دوسرے کو مارنا، تلوار زنی کرنا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۱۲۷ پر ہے۔ غــراس: [مفرد] الغَرْس لگایا ہوا پودا، دیگر جمع اَغْرَاس بھی آتی ہے۔ غرس (ض) غَرْسًا (انفعال) انغراسًا پودا لگنا۔ تضارع: ضرع (تفاعل) تضارعًا ایک دوسرے کے مشابہ ہونا (ن) ضَرْعًا سدھانا (ف،ک) ضَرَاعۃً کمزور ہونا، فروتنی کرنا (تفعیل) تضریعًا چپکے چپکے قریب آنا، قریب ہونا (اِفعال) اِضراعًا ظاہر ہونا یا بڑا ہونا (تفعّل) تضرّعًا ذلیل ہونا، عاجزی سے دعا کرنا۔ جبروتا: طاقت، قدرت، عظمت۔

وَحَدَّثَنِي السَّيِّدُ أَحْمَدُ الشَّرِيْفُ أَنَّ عَمَّهُ الْمَهْدِيَّ كَانَ عِنْدَهُ خَمْسُوْنَ بُنْدُقِيَّةً خَاصَّةً بِهِ، وَكَانَ يَتَعَاهَدُهَا بِالْمَسْحِ وَالتَّنْظِيْفِ بِيَدِهٖ لَا يَرْضٰى أَنْ يَّمْسَحَهَا لَهٗ أَحَدٌ مِّنْ أَتْبَاعِهِ الْمَعْدُوْدِيْنَ بِالْمِئَاتِ قَصْدًا وَعَمْدًا لِيَقْتَدِيَ بِهِ النَّاسُ وَيَحْتَفِلُوْا بِأَمْرِ الْجِهَادِ، وَعُدَّتِهٖ وَعَتَادِهٖ، وَكَانَ نَهَارُ الْجُمُعَةِ يَوْمًا خَاصًّا بِالتَّمْرِيْنَاتِ الْحَرْبِيَّةِ، مِنْ طِرَادٍ وَرِمَايَةٍ، وَمَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ، فَكَانَ يَجْلِسُ السَّيِّدُ فِيْ مَرْقَبٍ عَالٍ وَالْفُرْسَانُ تَنْقَسِمُ صَفَّيْنِ، وَيَبْدَأُ الطِّرَادُ، فَلَا يَنْتَهِيْ إِلَّا فِيْ آخِرِ النَّهَارِ، وَأَحْيَانًا يَضَعُوْنَ هَدَفًا، وَيَأْخُذُوْنَ بِالرِّمَايَةِ حَتّٰى كُنْتَ تَرٰى طَلَبَةَ الْعِلْمِ وَالْمُرِيْدِيْنَ أَكْثَرَهُمْ فُرْسَانًا وَرُمَاةً، لِكَثْرَةِ مَا كَانَ يَأْخُذُهُمْ بِهٰذَا الْمِرَانِ، وَكَانَ يُجِيْزُ الَّذِيْنَ يَسْبِقُوْنَ فِي الطِّرَادِ وَيُقَرْطِسُوْنَ فِي الرَّمْيِ بِجَوَائِزَ ذَاتِ قِيْمَةٍ تَرْغِيْبًا لَهُمْ فِيْ فَضَائِلِ الْحَرْبِ كَمَا أَنَّهٗ كَانَ يَوْمُ الْخَمِيْسِ مِنْ كُلِّ أُسْبُوْعٍ مُخَصَّصًا عِنْدَهُمْ لِلشُّغْلِ بِالْأَيْدِيْ فَيَتْرُكُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ الدُّرُوْسَ كُلَّهَا، وَيَشْتَغِلُوْنَ بِأَنْوَاعِ الْمِهَنِ مِنْ بِنَاءٍ، وَنِجَارَةٍ وَحِدَادَةٍ، وَنِسَاجَةٍ، وَصِحَافَةٍ وَغَيْرِ ذٰلِكَ

besturdubooks.wordpress.com

سید احمد الشریف نے مجھے بتلایا ان کے اپنے چچا مہدی کے پاس ان کی اپنی ذاتی پچاس بندوقیں تھیں، ان کو اپنے ہاتھوں سے پونچھنے اور صاف کرنے کا ذمہ لیا تھا۔ وہ اس پر راضی نہیں ہوتے تھے کہ انکے سینکڑوں مریدین میں سے کوئی دوسرا ان کو صاف کرے اور وہ یہ کام جان بوجھ کر اور اس ارادے سے کرتے کہ لوگ ان کے نقش قدم پر چلیں اور جہاد کی تیاری، آلات حرب اور سامان حرب کی ذمہ داری کو احسن انداز سے پہچانیں۔ جمعہ کا دن جنگی مشقوں مثلاً نیزہ بازی، گھوڑوں کے ذریعے ایک دوسرے پر حملہ اور اس جیسی دوسری مشقوں کیلئے مختص کیا گیا تھا۔ سید صاحب بلند جگہ پر بیٹھ کر نگرانی کرتے تھے۔ گھڑ سوار دو صفوں میں تقسیم ہو جاتے اور آپس میں ایک دوسرے پر حملہ شروع ہو جاتا۔ مقابلہ دن کے اختتام پر جا کر ختم ہوتا تھا اور کبھی کبھار ہدف رکھتے اور نیزہ بازی کرتے۔ انہوں نے اس عادت کو اس کثرت سے اختیار کیا تھا کہ آپ اکثر طلبہ اور مریدین کو گھوڑ سوار اور نیزہ باز دیکھیں گے، سید صاحب ان لوگوں کو جو گھوڑ دوڑ میں آگے بڑھتے اور ان کو جو نیزہ بازی میں درست نشانہ لگاتے قیمتی انعامات دیتے تا کہ ان کو لڑائی و جہاد کے فضائل کی طرف رغبت ہو جائے، جیسا کہ ہر ہفتے میں جمعرات کا دن اپنے ہاتھوں سے کام کرنے کے لئے مخصوص ہوتا تھا، اس دن سارے اسباق چھوڑ دیتے تھے اور کارگیری کے مختلف قسم کے کام یعنی کارپینٹری، لوہاگری، بُنائی اور صحافت وغیرہ جیسے کاموں میں مشغول رہتے تھے۔

<u>یحتفلوا</u>: حفل (افتعال) احتفالاً اچھی طرح انتظام کرنا، بھرنا (ض) حَفْلاً، حُفُولاً کثرت سے جمع ہونا، صیقل کرنا، پرواہ کرنا۔ <u>عدته</u>: [مفرد] العُدَّة تیاری، سامان حرب وغیرہ۔ عدد (إفعال) إعداداً تیار کرنا، حاضر ہونا۔ <u>عتادة</u>: سامان جنگ، سامان جو کسی مقصد کیلئے تیار کیا جائے، بڑا پیالہ [جمع] أَعْتُد، عُتُد، أعْتِدَة، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۲۱۲ پر ہے۔ <u>المران</u>: مرن (ن) مَرَانَةً سختی کے ساتھ نرم ہونا، عادی ہونا (ن) مَرْناً نرم کرنا، بھاگنا، چیخ دینا (تفعیل) تمریناً نرم کرنا، مشق کرنا۔ <u>ویقرطسون</u>: قرطس (فعلل) قرطسةً نشانہ لگانا (تفعلل) تقرطسةً ہلاک ہونا۔ <u>المهن</u>: [مفرد] المِهْنَة، المَهْنَة کام کی مہارت، خدمت۔ <u>نجارة</u>: بڑھئی کا پیشہ۔ نجر (ن) نجراً [الخشب] لکڑی کو چھیل کر ہموار کرنا، گرم ہونا، مار کر ہٹانا۔ <u>نساجة</u>: کپڑا بننے کا پیشہ۔ نسج (ن، ض) نسجاً بننا، آراستہ کرنا، گنجان کرنا (افتعال) انتساجاً بنا جانا [النَّسَّاج] بننے والا، جھوٹا، کلام کو آراستہ کرنے والا۔ <u>صحافة</u>: ایڈیٹری [عالم الصحافة] محررین اخبار۔ ۲۱

besturdubooks.wordpress.com

لاتجد منهم ذلك اليوم إلا عاملا بيده، والسيد المهدي نفسه يعمل بيده لايفتر حتى ينبه فيهم روح النشاط للعمل، وكان السيد المهدي وأبوه من قبله يهتمان جدا الإهتمام بالزراعة والغرس تستدل على ذلك من الزوايا التي شادوها، والجنان التي نسقوها بجوارها، فلا تجد زاوية إلا لها بستان أو بساتين، وكانوا يستجلبون أصناف الأشجار الغريبة إلى بلاد هم من أقاصي البلدان، وقد أدخلوا في الكفرة وجغبوب زراعات وأغراسا لم يكن لأحد هناك عهد بها، وكان بعض الطلبة يلتمسون من السيد محمد السنوسي أن يعلمهم الكيمياء فيقول لهم: (الكيمياء تحت سكة المحراث) وأحيانا يقول لهم: الكيمياء هي كد اليمين وعرق الجبين) وكان يشوق الطلبة والمريدين إلى القيام على الحرف والصناعات، ويقول لهم جملا تطيب خواطرهم، وتزيد رغبتهم في حرفهم، حتى لايزدروا بها أو يظنوا أن طبقتهم هي أدنى من طبقة العلماء، فكان يقول لهم: (يكفيكم من الدين حسن النية والقيام بالفرائض الشرعية، وليس غيركم بأفضل منكم) و أحيانا يدمج نفسه بين أهل الحرف، ويقول لهم وهو يشتغل معهم: (يظن أهل الأوريقات والسبيحات أنهم يسبقوننا عند الله لا والله مايسبقوننا) يريد بأهل الأوريقات العلماء وبأهل السبيحات العابدين والقانتين فكأنه يريد أن يقول للمحترفين والصناع لاتظنوا أنكم دون العلماء والزهاد مقاما، بمجرد كونكم صناعا وعملة، وكونهم هم علماء وقراء، هذا ليزيدهم رغبة وشوقا، ويعلم الناس حرمة الصناعة التي لا مدنية إلا بها.

آج بھی آپ ان میں سے ہر ایک کو اپنے ہاتھ سے کام کرتا دیکھیں گے سید مہدی صاحب خود بھی اپنے ہاتھ سے کام کرتے ہیں اور انمیں اسوقت تک پیچھے نہیں ہٹتے جب تک کہ کام میں مشغول رہنے کیلئے ان میں ہوشیاری و چستی کی روح نہ پھونکدیں۔ سید مہدی صاحب اور انکے والد صاحب اس سے پہلے بھی کھیتی باڑی اور درخت لگانے کا حد سے زیادہ اہتمام کیا کرتے تھے، جس پر وہ اونچی عمارات دلالت کرتی ہیں جن کو انہوں نے بنایا ہے اور وہ باغات دلالت کرتے ہیں جنکی ہم ان عمارات کے قرب وجوار میں آبپاشی کرتے ہیں، آپکو کوئی کونا نہیں ملے گا مگر یہ کہ اس میں ایک باغ یا کئی باغات ہوں گے۔ وہ بہت دور دراز کے

besturdubooks.wordpress.com

ممالک سے عجیب وغریب اقسام کے درخت اپنے علاقے کی طرف درآمد (امپورٹ) کرتے تھے اور یقیناً انہوں نے کفرہ اور جغبوب میں ایسے بیج اور پودے درآمد کئے جنکی وہاں کسی کو پہچان بھی نہیں تھی۔ بعض طلبہ کرام نے سید محمد سنوسی سے درخواست کی کہ وہ ان کو کیمیا کی تعلیم دیں، وہ ان سے کہنے لگے علم کیمیا ہل میں لگے ہوئے لوہے کے نیچے ہے اور کبھی کبھار ان سے کہتے علم کیمیا ہاتھ کی جفاکشی، سخت محنت اور پیشانی کا پسینہ ہے، طلباء اور مریدین کو حرفت و صنعت اپنانے کی طرف بہت شوق دلاتے تھے، ان کو ایسے ایسے فقرے کہہ ڈالتے جو انکے دلوں کو خوش کریں اور ان کے پیشوں، کسبوں میں ان کی لگن اور شوق کو بڑھائیں، تاکہ وہ ان میں شرم محسوس نہ کریں یا یہ گمان نہ کریں کہ ان کا یہ طبقہ علماء کے طبقے سے پست ہے، اس وجہ سے ان سے کہتے کہ دین میں سے آپ کیلئے حسن نیت اور فرائض شرعیہ کو قائم کرنا کافی ہے اور تمہارے علاوہ دوسرے لوگ تم سے افضل نہیں ہیں۔ بعض اوقات اپنے آپ کو بھی پیشہ ور لوگوں میں داخل فرماتے اور ان کے ساتھ مشغولیت کی حالت میں ان سے کہتے کہ "علماء وعابدین یہ گمان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ ہم سے سبقت لے جائیں گے اللہ کی قسم وہ ہم سے سبقت نہیں لے جاسکیں گے" اہل اوریقات سے انکی مراد علماء اور اہل سبحات سے عابدین اور قائمین ہیں گویا کہ وہ یہ چاہتے تھے کہ حرفت وصنعت والوں سے یہ کہیں کہ تم یہ گمان نہ کرو کہ صرف تمہارے صنعتی اور مزدور ہونے کی وجہ سے تمہارا مرتبہ علماء وزھاد سے کمتر ہوگا اور ان کا علماء اور قراء ہونے کی وجہ سے مقام زیادہ ہوگا۔ یہ صرف اس لئے فرماتے تاکہ ان کی رغبت اور شوق میں زیادتی آجائے اور لوگوں کو ان صنعتوں کی عزت وحرمت جن کے ساتھ شہریت قائم ہوتی سکھلاتے تھے۔

شادوھا: شید (ض) شیدًا (تفعیل) تشیید ابلند کرنا، گچ کرنا (إفعال) إشادةً بلند کرنا، مشہور کرنا۔ یستجلبون: جلب (استفعال) استجلابا کسی چیز کو حاصل کرنا (ن،ض) جلَبًا ہانک کرلانا (إفعال) إجلابا جمع کرنا، دھمکانا (س) جلَبًا اکٹھا ہونا (ن) جلْبًا گناہ کرنا۔ سکۃ: ہل کا پھار، سیدھا راستہ، درختوں کی قطار، سکہ ڈھالنے کا سانچہ، پیغام رساں کا گھر [جمع] سِکک۔ المحراث: ہل، کریلنی [جمع] مَحاریث۔ حرث (ن،ض) حرثا ہل چلانا، جمع کرنا (افتعال) احتراثا کھیتی کرنا۔ یدمج: دمج (تفعیل) تدمیجا داخل کرنا، گاڑنا (ن) دُمُوْجا مضبوط گڑ جانا (مفاعلہ) دِماجا موافقت کرنا (إفعال) إدماجا لپیٹنا۔

هٰذِهِ الْفِرْقَةُ عَمَلِيَّةٌ لَا تَعْتَمِدُ عَلٰى مُجَرَّدِ التِّلَاوَةِ وَالذِّكْرِ دُوْنَ الْعَمَلِ

besturdubooks.wordpress.com

وَالسَّيْرِ ،فَهِيَ تَجْمَعُ بَيْنَ الْعَمَلِ الشَّرْعِيِّ بِحَذَافِيْرِهِ،وَالتَّجَرُّدِ الصُّوْفِيِّ إِلَى أَقْصَى دَرَجَاتِهِ،وَتَنْظِمُ بَيْنَ الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ ،نَظْمًا لَمْ يُوَفَّقْ إِلَيْهِ غَيْرُهَا،وَيَظْهَرُ أَنَّ مُؤَسِّسِي هٰذِهِ الطَّرِيْقَةِ السَّيِّدُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ السَّنُوْسِيِّ،وَوَلَدَيْهِ السَّيِّدَ الْمَهْدِيَّ،وَالسَّيِّدَ الشَّرِيْفَ،وَكِبَارَ أَعْوَانِهِمْ مِثْلَ سَيِّدِي أَحْمَدَ الرِّيْفِيِّ، وَسَيِّدِي عِمْرَانَ بْنِ بَرَكَةَ،وَسَيِّدِي أَحْمَدَ التَّوَاتِيِّ،وَسَيِّدِي عَبْدِ الرَّحِيْمِ بْنِ أَحْمَدَ،وَسَيِّدِي عَبْدِ اللهِ السَّنِّيِّ،وَسَيِّدِي أَبِي الْقَاسِمِ الْعِيْسَاوِيِّ،وَغَيْرِهِمْ كَانُوْا عَلَى أَخْلَاقٍ عَظِيْمَةٍ وَمَدَارِكَ سَامِيَةٍ ، تَدُلُّ عَلَيْهَا أَقْوَالُهُمْ وَأَفْعَالُهُمْ .

یہ جماعت ایک عملی جماعت ہے جو عمل وکوشش کو چھوڑ کر صرف تلاوت و ذکر و اذکار پر اعتماد نہیں کرتی ۔ عمل شرعی کو جنگجوؤں اور محض صوفیاء کے درمیان اس کے تمام اسرار و رموز اور انتہائی کمال درجے کے ساتھ جمع کرتی ہے ۔ ظاہر و باطن کو اس طرح پروتی ہے کہ کسی دوسری جماعت کو اس طرح توفیق نہیں ہوئی (۱) ظاہر ہوتا ہے کہ اس طریقے کو ایجاد کرنیوالے محمد بن علی بن السنوسی ،ان کے دونوں بیٹے السید المہدی ،السید الشریف اور ان کے بڑے مددگار ساتھی مثلاً سیدی احمد الریفی ،سیدی عمران بن برکۃ ،سیدی احمد التواتی ،سیدی عبدالرحیم ابن احمد ،سیدی عبداللہ السنی ،اور سیدی ابو القاسم عیساوی وغیرہ ہیں ، یہ سارے حضرات بڑے بااخلاق اور قابل فخر حواس والے تھے ،اور اس پر انکے اقوال اور افعال دلالت کرتے ہیں ۔

بحذافیرہ : [مفرد] الحِذ فار ،الحُذ فور آمادہ جنگ لوگ ،جماعت کثیر ۔

حَدَّثَنِي سَيِّدِي أَحْمَدُ الشَّرِيْفُ أَنَّ عَمَّهُ الْأُسْتَاذَ الْمَهْدِيَّ كَانَ يَقُوْلُ لَهُ:(لَا تَحْقِرَنَّ أَحَدًا ،لَا مُسْلِمًا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَا يَهُوْدِيًّا وَلَا كَافِرًا ،لَعَلَّهُ يَكُوْنُ فِي نَفْسِهِ عِنْدَ اللهِ أَفْضَلَ مِنْكَ،إِذْ أَنْتَ لَا تَدْرِي مَاذَا تَكُوْنُ خَاتِمَتُهُ) وَبِمِثْلِ هٰذِهِ الْآدَابِ كَانُوْا يَأْخُذُوْنَ أَوْلَادَهُمْ وَمُرِيْدِيْهِمْ،فَكَانَ مِنْ هٰؤُلَاءِ أَقْطَابٌ وَأَبْطَالٌ ،يَتَجَمَّلُ التَّارِيْخُ بِذِكْرِهِمْ،وَوَاسِطَةُ عِقْدِهِمُ الْيَوْمَ هُوَ السَّيِّدُ أَحْمَدُ الشَّرِيْفُ الَّذِي نَحْنُ فِي تَرْجَمَتِهِ .وَقَدْ ذَرَّفَ السَّيِّدُ الْمُشَارُ إِلَيْهِ عَلَى الْخَمْسِيْنَ وَلٰكِنَّ هَيْئَتَهُ لَا تَدُلُّ عَلَى وُصُوْلِهِ إِلَى هٰذِهِ السِّنِّ، لِنُدْرَةِ الشَّيْبِ

(۱) یہ مصنف کا اپنا خیال ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ اس طرح کا منظم و مربوط نظام سرزمین ہند پر سید احمد بن عرفان المعروف سید احمد شہیدؒ بنا کر چلا چکے تھے اور اس نظام کو ایک اسلامی نظام کہا جاتا ہے یہ وہی سید احمد شہید ہیں جو طریقت و جہاد دونوں میں امام تھے اس لئے یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ اس جیسا نظام پہلے کسی نے نہیں بنایا پھر اسکے ساتھ ساتھ ان میں حکومت بھی تھے آپکے دست و بازو شاہ اسماعیل شہیدؒ تھے ۔ مزید تفصیل کے لئے حضرت مؤلف کی کتاب ''سیرت سید احمد شہیدؒ'' کا مطالعہ کیا جائے ۔

besturdubooks.wordpress.com

فِیْ شَعْرِهٖ، وَهُوَ رَائِعُ الْمَنْظَرِ، بَهِیُّ الطَّلْعَةِ، عَبْلُ الْجِسْمِ، قَوِیُّ الْبِنْیَةِ، لَایُمْکِنُ أَنْ یَرَاهُ أَحَدٌ بِدُوْنِ أَنْ یُجِلَّهٗ وَیَحْتَرِمَهٗ.

سید احمد شریف نے مجھے یہ بات بتلائی کہ ان کے چچا استاذ مہدی نے ان سے فرمایا: تم ہرگز کسی کی تحقیر نہ کرو، کسی مسلمان کی اور نہ ہی کسی نصرانی کی، کسی یہودی کی اور نہ ہی کسی کافر کی شاید کہ وہ اپنی ذات کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک تجھ سے زیادہ فضیلت والا ہو، اس لئے جب تو نہیں جانتا کہ اسکا خاتمہ (انجام) کیسا ہوگا'' (تو پھر تحقیر کیوں؟) ان جیسے آداب وہ اپنی اولاد اور مریدوں کو سکھلاتے تھے (جس کی وجہ سے) ان لوگوں میں سے بعض قطب اور بعض ابطال ہو گئے۔ تاریخ ان حضرات کے ذکر سے مزین ہو گئی۔ آج بھی ان سے بھی سب سے فضیلت والے سید احمد شریف ہیں، جن کے حالات ہم لکھ رہے ہیں۔

سید موصوف کی عمر یقیناً پچاس سال سے بڑھ چکی ہے لیکن ان کی ظاہری ہیئت سے یہ معلوم نہیں ہوتا ہے کیونکہ ان کے بالوں میں بڑھاپا بہت کم ہے (گنے چنے بال ہی سفید ہیں) وہ خوش منظر، خوش طبع، بڑی جسامت والے اور مضبوط فطرت والے ہیں، یہ ممکن نہیں ہے کہ کوئی ایک انکو بڑا اور احترام کے لائق نہ سمجھتے ہوئے دیکھے (بلکہ یہ سمجھتے ہوئے دیکھتا ہے)

واسطة: [مذکر] الواسط ہار کے بیچ کا عمدہ جوہر۔ عقد: ہار [جمع] عُقُود، اب جملہ [واسطة عقدهم] کا مطلب یہ ہوگا کہ ان تمام اولاد و مریدوں کا جو حلقہ (ہار) ہے ان کا درمیان خود سید صاحب تھے یعنی ان میں وہ صفات اکمل درجہ کی تھیں۔ ذرف: ذرف (تفعیل) تذریفًا زائد ہونا، قریب المرگ کرنا، خبردار کرنا (ض) ذَرْفًا، ذَرِیفًا بہنا، بہانا، ذَرَفَانًا سست چال چلنا۔ عبل: [جمع] عِبَالٌ۔ عبل (س) عَبَلًا (ک) عُبُوْلًا موٹا ہونا (إفعال) إعبالًا موٹا ہونا، سفید ہونا۔ البنية: فطرت، شکل، ڈھانچہ، کما یقال [فلان صحیح البنیة] فلاں صحیح الفطرت ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

besturdubooks.wordpress.com

اَلدِّيْنُ الصِّنَاعِيُّ

(للدکتور احمد امین(۱))

هَلْ تَعْرِفُ الْفَرْقَ بَيْنَ الْحَرِيْرِ الطَّبِيْعِيِّ وَالْحَرِيْرِ الصِّنَاعِيِّ؟ وَهَلْ تَعْرِفُ الْفَرْقَ بَيْنَ الْأَسَدِ وَصُوْرَةِ الْأَسَدِ؟ وَهَلْ تَعْرِفُ الْفَرْقَ بَيْنَ الدُّنْيَا فِي الْخَارِجِ وَالدُّنْيَا عَلَى الْخَرِيْطَةِ؟ وَهَلْ تَعْرِفُ الْفَرْقَ بَيْنَ عَمَلِكَ فِي الْيَقْظَةِ وَعَمَلِكَ فِي الْمَنَامِ؟ وَهَلْ تَعْرِفُ الْفَرْقَ بَيْنَ إِنْسَانٍ يَسْعٰى فِي الْحَيَاةِ، وَبَيْنَ إِنْسَانٍ مِنْ جَبْصٍ وُضِعَ فِيْ مَتْجَرٍ لِتُعْرَضَ عَلَيْهِ الْمَلَابِسُ؟ وَهَلْ تَعْرِفُ الْفَرْقَ بَيْنَ النَّائِحَةِ الثَّكْلٰى وَالنَّائِحَةِ الْمُسْتَأْجَرَةِ، وَبَيْنَ التَّكَحُّلِ فِي الْعَيْنَيْنِ وَالْكَحَلِ؟ وَهَلْ تَعْرِفُ الْفَرْقَ بَيْنَ السَّيْفِ يُمْسِكُهُ الْجُنْدِيُّ الْمُحَارِبُ وَبَيْنَ السَّيْفِ الْخَشَبِيِّ يُمْسِكُهُ الْخَطِيْبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ؟ وَهَلْ تَعْرِفُ الْفَرْقَ بَيْنَ النَّاسِ فِي الْحَيَاةِ وَالنَّاسِ عَلَى الشَّاشَةِ الْبَيْضَاءِ؟ وَهَلْ تَعْرِفُ الْفَرْقَ بَيْنَ الصَّوْتِ وَالصَّدٰى؟ إِنْ عَرَفْتَ ذٰلِكَ فَهُوَ بِعَيْنِهِ الْفَرْقُ بَيْنَ الدِّيْنِ الْحَقِّ وَالدِّيْنِ الصِّنَاعِيِّ.

مصنوعی دین

کیا آپ کو قدرتی ریشم اور مصنوعی ریشم کے درمیان فرق معلوم ہے؟ کیا آپ جانتے ہیں کہ شیر اور شیر کی تصویر کے درمیان کیا فرق ہے؟ کیا آپ کو حقیقی دنیا اور نقشے پر بنی دنیا کے خاکے کے درمیان فرق معلوم ہے؟ کیا آپ کو اپنی بیداری کی حالت میں کام کرنے اور سونے کی حالت میں کام کرنے کے درمیان فرق معلوم ہے؟ کیا آپ کو اس انسان کے درمیان جو دنیا کے کام کاج میں محنت و کوشش کرتا ہے اور اس گارے مٹی کے بنے انسان کے درمیان جس کو کسی تجارت خانہ میں رکھا گیا ہوتا کہ اس پر کپڑوں کی نمائش کی جائے فرق معلوم ہے؟

(۱) ڈاکٹر احمد امین ۱۸۸۶ء میں قاہرہ میں پیدا ہوئے اور جامعہ الازھر اور اس شرعیہ مدرسہ میں تعلیم حاصل کی جس میں وکالت شرعیہ کا کورس کرایا جاتا تھا، چنانچہ وہاں سے قاضی بن کر نکلے۔ انگریزی زبان بھی سیکھی تھی۔ اپنے علمی مقالات اور ادبی بحثوں کی وجہ سے مشہور ہو گئے ۱۹۳۶ء میں الجامعۃ المصریۃ کے شعبہ کلیۃ الادب (ڈپارٹمنٹ آف لٹریچر) میں استاد کے طور پر تعینات ہوئے اور جلد ہی اس کالج کے چیئرمین منتخب ہو گئے۔ ۱۹۴۸ء میں پہلے انعام کے ساتھ ڈاکٹری کا لقب پایا اور جامعہ عربیہ میں ثقافتی ادارے (ڈپارٹمنٹ آف آرٹ اینڈ کلچر) کے مدیر (چیئرمین) منتخب ہوئے اور تیس سال تک نشر و اشاعت اور تالیف و ترجمہ کی کمیٹی کے نگران رہے اور بہت ساری کتابوں کی طباعت کا شرف حاصل کیا۔ وفات ۱۹۵۴ء میں ہوئی۔ انکی تالیفات میں جو سب سے زیادہ مشہور ہوئیں اور بہت زیادہ پھیلیں "فجر الاسلام" اور "ضحی الاسلام" کے سلسلے ہیں اور یہ انکے ذاتی سلسلے ہیں۔ سات جلدوں میں انکے مقالات کا مجموعہ "فیض الخاطر" ہے استاد احمد امین مصری اس زمانے کے بڑے مؤلفین اور انشاء نگاروں میں سے ہیں انکے انشاء پر بھی روانگی اور عدم تکلف غالب ہوتا ہے اور مباحث علمیہ میں بھی متانت والا طریقہ اختیار کرتے ہیں اور چند مسائل میں انکی اپنی آراء ہیں جو کہ شاذ اور علماء کے خلاف ہیں جسکی وجہ سے علماء کو ان سے اختلاف ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

کیا آپ کو اپنے بچے کی گمشدگی پر اور اجرت پر نوحہ کرنیوالی عورت کے درمیان فرق معلوم ہے؟ کیا آپ کو سرمہ ڈلی آنکھوں اور سرمگی آنکھوں کے درمیان فرق معلوم ہے؟ کیا آپکو ایسی تلوار جسے جنگجو فوجی تھامتا ہے اور لکڑی کی وہ تلوار جسے خطیب جمعہ کے دن تھامتا ہے کے درمیان فرق معلوم ہے؟ کیا آپکو زندہ لوگوں اور سفید اسکرین پر موجود لوگوں کے درمیان فرق معلوم ہے؟ کیا آپ کو آواز اور صدائے بازگشت کے درمیان فرق معلوم ہے؟ اگر آپ نے یہ فرق پہچان لیا تو پھر سمجھ لیجئے کہ دینِ حق اور بناوٹی دین کے درمیان بعینہ یہی فرق ہے۔

الخريطة: ملک کا نقشہ، تھیلا۔ خرط (ن،ض) خرطا تھیلے میں جمع کرنا، ہاتھ مار کر جھاڑنا۔ متجر: تجر (افتعال) اتجارا (ن) تجرا، تجارةً (مفاعلہ) متاجرةً سوداگری کرنا۔ الشاشة: پردۂ سیمیں۔ الصدى: آواز بازگشت، گونج، دماغ، سخت پیاس۔ صدی (س) صدیً سخت پیاسا ہونا، لمبا ہونا (افعال) إصداءً گونجنا۔

يَكُدُّ الْبَاحِثُوْنَ أَذْهَانَهُمْ، وَيَجْهَدُ الْمُؤَرِّخُوْنَ أَنْفُسَهُمْ فِيْ تَقْلِيْبِ صُحُفِهِمْ وَوَثَائِقِهِمْ عَنْ تَعَرُّفِ السَّبَبِ فِيْ أَنَّ الْمُسْلِمِيْنَ أَوَّلَ أَمْرِهِمْ أَتَوْا بِالْعَجَائِبِ، فَغَزَوْا وَفَتَحُوْا وَسَادُوْا، وَالْمُسْلِمِيْنَ فِيْ آخِرِ أَمْرِهِمْ أَتَوْا بِالْعَجَائِبِ أَيْضًا فَضَعُفُوْا وَذَلُّوْا وَاسْتَكَانُوْا، وَالْقُرْآنُ هُوَ الْقُرْآنُ، وَتَعَالِيْمُ الْإِسْلَامِ هِيَ تَعَالِيْمُ الْإِسْلَامِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ هِيَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَكُلُّ شَيْئٍ هُوَ كُلُّ شَيْئٍ، وَ يَذْهَبُوْنَ فِيْ تَعْلِيْلِ ذٰلِكَ مَذَاهِبَ شَتّٰى، وَيَسْلُكُوْنَ مَسَالِكَ مُتَعَدِّدَةً، وَلَا أَرٰى لِذٰلِكَ إِلَّا سَبَبًا وَاحِدًا وَهُوَ الْفَرْقُ بَيْنَ الدِّيْنِ الْحَقِّ وَالدِّيْنِ الصِّنَاعِيِّ.

بحث وجستجو کرنے والوں نے اپنے اذہان کو تھکا دیا، مورخین نے اپنے آپکو اپنے صحیفوں اور دستاویزوں کے صفحات پلٹنے میں مشقت میں ڈال دیا اس کا سبب جاننے کیلئے کہ مسلمان اپنے دور اول میں عجائبات لاتے رہے (شروع میں مسلمانوں نے) جنگیں لڑیں (اس کے نتیجے میں بہت سے ملکوں کو) فتح کیا اور حکمرانی کی۔ مسلمان اپنے آخری دور میں بھی عجائبات لاتے رہے (اس دور میں) وہ کمزور، ذلیل وخوار اور عاجز ہو گئے جبکہ قرآن وہی قرآن ہے، اسلام کی تعلیمات بھی وہی تعلیمات ہیں، کلمہ لا الہ الا اللہ بھی وہی کلمہ ہے اور ہر چیز وہی ہے۔ (لیکن پھر بھی دورِ اول ودورِ آخر میں اتنا تفاوت!!) اس کی توجیہ بیان کرنے میں مختلف اقوال کی طرف چلے گئے اور بہت سے طرق پر چلنے لگے لیکن میں اس کا صرف ایک ہی سبب سمجھتا ہوں اور وہ ہے "دینِ حق اور مصنوعی دین کے مابین فرق"

besturdubooks.wordpress.com

یکد: کدد (ن) کدًا تھکانا، کام میں محنت کرنا، کھجلانا (تفعیل) تکدید اکتحیٰ سے ہٹانا (إفعال) إکداد (افتعال) اکتداد اکنجوسی کرنا، بخل کرنا۔ **صحفهم**: [مفرد] الصحیفة لکھا ہوا کاغذ، ورق، کھال، دیگر جمع صحائف بھی آتی ہے (تفعیل) تصحیفا (تفعّل) تصحّفا [الکلمة] پڑھنے میں غلطی کرنا (إفعال) إصحافاً صحیفوں کو جمع کرنا۔ **وثائقهم**: [مفرد] الوثیقة قابل اعتماد کام کی مضبوطی۔ **سادوا**: سود (ن) سیادةً، سُوْدًا سردار ہونا، بزرگ ہونا۔ **استکانوا**: کون (استفعال) استکانةً عاجزی ظاہر کرنا، فروتنی کرنا۔

اَلدِّیْنُ الصِّنَاعِیُّ حَرَکَاتٌ وَسَکَنَاتٌ وَأَلْفَاظٌ، وَلَا شَیْئَ وَرَاءَ ذٰلِکَ، وَالدِّیْنُ الْحَقُّ دِیْنُ رُوْحٍ وَقَلْبٍ وَحَرَارَةٍ. اَلصَّلَاةُ فِی الدِّیْنِ الصِّنَاعِیِّ أَلْعَابٌ رِیَاضِیَّةٌ، وَالْحَجُّ حَرَکَةٌ آلِیَّةٌ وَرِحْلَةٌ بَدَنِیَّةٌ، وَالْمَظَاهِرُ الدِّیْنِیَّةُ أَعْمَالٌ مَسْرَحِیَّةٌ أَوْ أَشْکَالٌ بَهْلَوَانِیَّةٌ. وَ(لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ) فِی الدِّیْنِ الصِّنَاعِیِّ قَوْلٌ جَمِیْلٌ لَا مَدْلُوْلَ لَهُ، أَمَّا فِی الدِّیْنِ الْحَقِّ فَهِیَ کُلُّ شَیْئٍ، هِیَ ثَوْرَةٌ عَلٰی عِبَادَةِ الْمَالِ، وَثَوْرَةٌ عَلٰی عِبَادَةِ السُّلْطَانِ، وَثَوْرَةٌ عَلٰی عِبَادَةِ الْجَاهِ، وَثَوْرَةٌ عَلٰی عِبَادَةِ الشَّهَوَاتِ، وَثَوْرَةٌ عَلٰی کُلِّ مَعْبُوْدٍ غَیْرِ اللّٰهِ. (لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ) فِی الدِّیْنِ الصِّنَاعِیِّ تَتَّفِقُ مَعَ إِحْنَاءِ الرَّأْسِ وَالْخُضُوْعِ لِشَهْوَةِ الْبَدَنِ، وَتَتَّفِقُ مَعَ الذِّلَّةِ وَالْمَسْکَنَةِ، وَ(لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ) فِی الدِّیْنِ الْحَقِّ لَا تَتَّفِقُ إِلَّا مَعَ الْحَقِّ (لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ) فِی الدِّیْنِ الصِّنَاعِیِّ تَذْهَبُ مَعَ الرِّیْحِ وَفِی الدِّیْنِ الْحَقِّ تُزَلْزِلُ الْجِبَالَ. اَلدِّیْنُ الصِّنَاعِیُّ صِنَاعَةٌ کَصِنَاعَةِ التِّجَارَةِ وَالْحِیَاکَةِ، یَمْهُرُ فِیْهَا الْمَاهِرُ بِالْحِذْقِ وَالْمِرَانِ، أَمَّا الدِّیْنُ الْحَقُّ فَرُوْحٌ وَقَلْبٌ وَعَقِیْدَةٌ، لَیْسَ عَمَلًا وَلٰکِنْ یَبْعَثُ عَلٰی کُلِّ عَمَلٍ جَلِیْلٍ وَکُلِّ عَمَلٍ نَبِیْلٍ.

مصنوعی دین حرکات، سکنات اور صرف الفاظ ہیں ان کے علاوہ کچھ نہیں جبکہ دین حق روح، قلب اور حرارتِ ایمانی کا دین ہے۔ مصنوعی دین میں نماز محض ورزشی کھیل ہے اور حج دبے کی چکی والی حرکت اور بدنی سفر ہے۔ دینی مظاہر چراہ گاہ والے اعمال یا پہلوانی شکلیں ہیں (یعنی کھانا اور جسم بڑھانا مقصد ہے)۔ لا الہ الا اللہ مصنوعی دین میں ایک ایسا اچھا قول ہے جس کا کوئی مدلول نہیں جبکہ دینِ حق میں یہی کلمہ ہی سب کچھ ہے۔ یہی مال کی عبادت، بادشاہ کی عبادت، جاہ مرتبہ کی عبادت، شہوات کی عبادت اور اللہ کے سوا ہر معبود کی عبادت کے خلاف بغاوت ہے۔ ''لا الہ الا اللہ'' مصنوعی دین میں بدن کی شہوت کی خاطر سر جھکانے

besturdubooks.wordpress.com

اور ذلیل ہونے کے ساتھ اور ذلت و مسکنت کے ساتھ جمع ہو جاتا ہے جبکہ "لا الہ الا اللہ" دینِ حق میں صرف حق کے ساتھ ہی جمع ہوتا ہے۔ مصنوعی دین میں "لا الہ الا اللہ" ہوا کے ساتھ اڑ جاتا ہے جبکہ دینِ حق میں "لا الہ الا اللہ" پہاڑوں کو ڈگمگا دیتا ہے۔ مصنوعی دین تجارت و کپڑے بننے کی صنعت کی طرح ایک صنعت ہے جس میں ماہر شخص حذاقت و پختگی کی بدولت تجربہ کار ہوتا ہے جبکہ دین حق روح قلب اور عقیدہ (کا نام) ہے یہ کوئی عمل نہیں ہے لیکن ہر بڑے اور عظیم عمل پر ابھارتا ہے۔

العاب: لعب (إفعال) إلعابًا کھیل کرنا، لذت و تفریح کے لئے کوئی ایسا کام کرنا جس میں کوئی نفع مقصود نہ ہو، رال ٹپکانا (س، ف) لعبًا رال ٹپکانا (مفاعلہ) ملاعبۃ باہم کھیلنا، عورتوں کے ساتھ کھیل کود کرنا۔ آلیۃ: دنبہ کی چکی۔ ألی (س) ألیًا دنبہ کی چکی کا بڑھ جانا [صفت] آلی، ألیان۔ ثورۃ: ثور (ن) ثورا، ثورانًا حملہ کرنا، جوش میں آنا۔ إحناء: حنو (إفعال) إحناءً امائل ہونا (ن) حُنوًا (ض) حنایۃ ورثنا (ن) حُنُوًّا مائل ہونا۔ الحیاکۃ: حوک (ن) حوکًا، حیاکۃ بننا (إفعال) إحاکۃ کاٹنا، مؤثر ہونا۔ یمهر: مهر (ف، ن) مَهرًا، مُهورًا حاذق ہونا (ف، ن) مَهرًا مہر دینا، مہر مقرر کرنا (إفعال) إمهارًا مہر کے بدلہ میں کسی شخص سے نکاح کرنا (مفاعلہ) مماهرۃ ماہر ہونے میں مقابلہ کرنا۔ الحذق: حذق (ض، س) حَذقًا، حِذاقًا ماہر ہونا (ض) حُذوقًا بہت کھٹا ہونا۔ حذقًا کاٹنا (تفعیل) تحذیقًا ماہر بنانا (انفعال) انحذاقًا کٹ جانا۔ المران: مرن (ن) مُرونۃ، مَرانۃ سخت ہونا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۱۳ پر ہے۔ نبیل: فضیلت والا، شرافت والا [جمع] نِبال۔ نبل (ن) نبلًا تیر مارنا، تیر دینا، نجابت و شرافت میں غالب ہونا (تفعل) تنبلًا ذکی ہونا، نجیب و شریف ہونا۔

اَلدِّیْنُ الْحَقُّ (اِکْسِیْرٌ) یَحُلُّ فِی الْمَیِّتِ فَیَحْیَا، وَفِی الضَّعِیْفِ فَیَقْوٰی، هُوَ حَجَرُ الْفَلَاسِفَةِ تَضَعُهُ عَلَی النُّحَاسِ وَالْفِضَّةِ وَالرَّصَاصِ فَتَکُوْنُ ذَهَبًا، هُوَ الْعَقِیْدَةُ الَّتِیْ تَأْتِیْ بِالْمُعْجِزَاتِ فَیَقِفُ الْعِلْمُ وَالتَّارِیْخُ وَالْفَلْسَفَةُ أَمَامَهَا حَائِرَةً: بِمَ تُعَلَّلُ، وَکَیْفَ تُشْرَحُ؟ هُوَ التِّرْیَاقُ الَّذِیْ تَتَعَاطٰی مِنْهُ قَلِیْلًا فَیَذْهَبُ بِکُلِّ سُمُوْمِ الْحَیَاةِ، هُوَ الْعُنْصُرُ الْکِیْمِیَاوِیُّ الَّذِیْ تَمْزُجُ بِهِ الشَّعَائِرَ الدِّیْنِیَّةَ فَتَطِیْرُ بِکَ إِلَی اللّٰهِ، وَتَمْزُجُ بِهِ الْأَعْمَالَ الدُّنْیَوِیَّةَ فَتَذَلَّلُ الْعَقَبَاتُ مَهْمَا صَعُبَتْ، وَتَصِلُ بِکَ إِلَی الْغَرَضِ مَهْمَا لَاقَتْ. هُوَ الَّذِیْ وَجَدَهُ کُلُّ مَنْ نَجَحَ، وَهُوَ الَّذِیْ فَقَدَهُ کُلُّ مَنْ خَابَ، هُوَ الْکَهْرُبَاءُ الَّذِیْ یَتَّصِلُ فَیَدُوْرُ الْعَجَلُ، وَیَسِیْرُ الْعَمَلُ،

besturdubooks.wordpress.com

وَيَنْقَطِعُ فَلَا حَرَكَةَ وَلَا عَمَلَ، هُوَ الَّذِي يَحُلُّ فِي الْأَوْتَارِ فَتَوَقَّعُ، وَكَانَتْ قَبْلُ حِبَالًا، وَفِي الصَّوْتِ فَيُغَنِّي وَكَانَ قَبْلُ هَوَاءً.

دینِ حق ایسا ''اکسیر'' ہے جو مردہ میں سرایت کر جائے تو وہ زندہ ہو جائے، کمزور میں سرایت کر جائے تو طاقتور ہو جائے۔ یہ (دینِ حق) فلاسفروں کا ایک ایسا پتھر ہے کہ وہ اس کو تانبہ، چاندی اور سیسہ پر رکھتے ہیں تو سونا ہو جاتا ہے، یہ (دینِ حق) ایسا عقیدہ ہے جو معجزات لیکر آتا ہے تو علم، تاریخ اور فلسفہ اس کے سامنے حیران ہو کر کھڑے ہو جاتے ہیں، کس چیز سے اس عقیدہ کی توجیہ بیان کی جائے؟ اور کس طرح اس کی تشریح کی جائے؟ یہ (دینِ حق) تو ایسا تریاق ہے آپ اس میں سے معمولی سا استعمال کریں تو زندگی کے تمام زہر کو لے جائے (ختم ہو جائیں) یہ (دینِ حق) ایسا کیمیاوی عنصر ہے کہ آپ اس میں دینی شعائر کی آمیزش کر دیں تو یہ آپ کو اللہ رب العزت تک پہنچادے اور اگر اس میں دنیاوی اعمال کی آمیزش کر دیں تو نتیجہ کتنا ہی کٹھن کیوں نہ ہو آسان ہو جائے گا اور آپ کو مقصود تک (جب بھی پہنچائے) پہنچادیگا دینِ حق وہی ہے جس کو ہر کامیاب شخص نے حاصل کر لیا اور ہر ناکام شخص نے اس کو گم کر دیا۔ یہ (دینِ حق) ایسی بجلی ہے کہ جیسے ہی پہنچتی ہے پہیہ کو گھمانا شروع کر دیتی ہے، کام کو آسان بنادیتی ہے اور جب یہ بجلی منقطع ہو جائے تو پہیہ میں کوئی حرکت ہوتی ہے اور نہ ہی عمل۔ یہی وہ بجلی ہے جو سارنگی میں سرایت کر جائے تو وہ سارنگی ساز اُگل دے حالانکہ اس سے پہلے وہ سارنگی محض دھاگوں پر مشتمل تھی اور جب آواز میں سرایت کر جائے تو وہ گانا شروع کر دے جبکہ اس سے پہلے اس آواز کی حیثیت محض ہوا کی سی تھی۔

اکسیر: وہ چیز جو چاندی وغیرہ کو سونا بنادے۔ النحاس: تانبا، آگ، دھواں بغیر شعلہ کے۔ الرصاص: [مفرد] رصاصۃ سیسہ، قلعی۔ رصص (تفعیل) ترصیصا سیسہ کی قلعی کرنا۔ الترياق: وہ دوا جو دافع زہر ہو۔ تمزج: مزج (ن) مَزْجا، مِزاجا ملانا۔ الکھرباء: بجلی، ایک درخت کا گوند ہے کہ اس کو رگڑ دیا جائے تو تنکے وغیرہ کو کھینچ لیتا ہے، الکھربائیہ بجلی کی قوت۔ کھرب (فعلل) کھربۃ قوت کھربائیہ بھرنا۔ الأوتار: [مفرد] وترۃ کمان کی تانت [جمع] وتر [جج] أوتار۔ وتر (ض) وترا، وترۃ تانت لگانا، گھبرادینا (إفعال) إیتارا کمان کے لیے تانت بنانا، کمان میں تانت لگانا (تفعّل) توترا پٹھے وغیرہ کا تانت کی مانند سخت ہونا۔

الدِّيْنُ الْحَقُّ يَحْمِلُ صَاحِبَهُ عَلَى أَنْ يَحْيَا لَهُ وَيُحَارِبَ لَهُ، وَالدِّيْنُ

besturdubooks.wordpress.com

الصّناعيُّ يَحْمِلُ صاحِبَهُ عَلٰى أنْ يَّحْيابِهِ ،وَيَتاجِرَبِهِ وَيَحْتالَ بِهِ .وَالدِّيْنُ الْحَقُّ صَاحِبُهُ فَوْقَ كُلِّ سُلْطَةٍ وَفَوْقَ كُلِّ سِياسَةٍ .وَالدِّيْنُ الصّناعيُّ يَحْمِلُ صاحِبَهُ عَلٰى أنْ يَلْوِيَ الدِّيْنَ لِيَخْدِمَ السُّلْطاتِ وَيَخْدِمَ السِّياسَةَ .اَلدِّيْنُ الْحَقُّ قَلْبٌ وَقُوَّةٌ،وَالدِّيْنُ الصَّناعِيُّ نَحْوٌ وَصَرْفٌ وَإِعْرابٌ وَكَلامٌ وَتَأْوِيْلٌ ،اَلدِّيْنُ الْحَقُّ اِمْتِزاجٌ بِالرُّوْحِ وَالدَّمِ وَغَضَبٌ لِلْحَقِّ وَنُفُوْرٌ مِّنَ الظُّلْمِ وَمَوْتٌ فِيْ تَحْقِيْقِ الْعَدْلِ ،وَالدِّيْنُ الصَّناعِيُّ عِمامَةٌ كَبِيْرَةٌ وَقُباءٌ يَلْمَعُ وَفَرَجِيَّةٌ وَاسِعَةُ الْأَكْمامِ.

دین حق اپنے صاحب کواس پر برانگیختہ کرتا ہے کہ وہ اس کے لئے زندہ رہے اور اسی کے لئے لڑتا رہے جبکہ مصنوعی دین اپنے صاحب کواس پر آمادہ کرتا ہے کہ وہ اسی کے ساتھ زندہ رہے، اسی کے ذریعہ کماتا اور حیلہ بازی کرتا رہے۔دین حق والا ہر حکومت وسیاست پر فوقیت رکھتا ہے جبکہ مصنوعی دین اپنے صاحب کواس پر برانگیختہ وآمادہ کرتا ہے کہ وہ حکومت وسیاست کی خدمت کی خاطر دین کوعلم بنائے۔دین حق قلب اور قوت ہے جبکہ مصنوعی دین محض صرف ونحو، ترکیب، کلام اور تاویل ہے۔دین حق روح اور خون کے امتزاج، حق کی خاطر غیض وغضب، ظلم سے باہر نکلنے اور عدل ومساوات کی تلاش میں مرمٹنا ہے۔جبکہ مصنوعی دین بڑے عمامے، چمکدار اور کشادہ آستین والی قبا ہے۔

<u>سلطة</u>: ملکیت ،قدرت۔سلط (س،ک) سَلاطۃً ،سُلوطۃً زبان دراز ہونا (تفعیل) تسلیطاً قدرت دینا (تفعلل) تسلطاً کسی پر غالب ہونا۔<u>یلمع</u>: لمع (ف) لمعًا، لمعانًا چمکنا، پھڑ پھڑانا (إفعال) إلماعًا اچک لینا، لیجانا، اشارہ کرنا (تفعیل) تلمیعًا مختلف رنگوں کا بننا۔<u>فرجیة</u>: یہ قبا کی ایک قسم ہے جسکی آستین لمبی ہوتی ہے۔

(اَلشَّهادَةُ) فِي الدِّيْنِ الْحَقِّ هِيَ مَا قَالَ اللّٰهُ تَعالٰى:(إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَ يُقْتَلُوْنَ).وَالشَّهادَةُ فِي الدِّيْنِ الصَّناعِيِّ إِعْرابُ جُمْلَةٍ وَتَخْرِيْجُ مَتْنٍ وَتَفْسِيْرُ شَرْحٍ وَتَوْجِيْهُ حاشِيَةٍ وَتَصْحِيْحُ قَوْلِ مُؤَلِّفٍ وَالْاِعْتِراضُ عَلَيْهِ .

دین حق میں شہادت وہ ہے جس کواللہ تعالی نے قرآن کریم میں فرمایا کہ:''إن الله اشترى من المؤمنين أنفسهم وأموالهم بأن لهم الجنة يقاتلون في سبيل الله فيقتلون ويقتلون'' ترجمہ:''اللہ نے خرید لی مسلمانوں سے ان کی جان اوران کے اموال اس قیمت پر کہ ان کے لئے جنت ہے، لڑتے ہیں اللہ کی راہ میں پھر مارتے ہیں اور

besturdubooks.wordpress.com

مرتے ہیں'' اور مصنوعی دین میں ''شہادت'' کسی جملہ کی ترکیب، کسی تفسیر کی تشریح، کسی حاشیہ کی توجیہ اور کسی مرتب کے قول کی تصحیح اور اس پر ہونے والے اشکال کا نام ہے۔

اَلدِّيْنُ الْحَقُّ تَحْسِيْنُ عَلَاقَةِ الْإِنْسَانِ بِاللّٰهِ ، وَتَحْسِيْنُ عَلَاقَةِ الْإِنْسَانِ بِالْإِنْسَانِ لِتَحْسُنَ عَلَاقَتُهُمْ جَمِيْعًا بِاللّٰهِ ،وَالدِّيْنُ الصِّنَاعِيُّ تَحْسِيْنُ عَلَاقَةِ صَاحِبِهِ بِالْإِنْسَانِ لِاسْتِدْرَارِ رِزْقٍ أَوْ كَسْبِ جَاهٍ أَوْ تَحْصِيْلِ مَغْنَمٍ أَوْ دَفْعِ مَغْرَمٍ لَقَدْ صَدَقَ مَنْ قَالَ: (إِنَّ هٰذَا الدِّيْنَ لَايَصْلُحُ آخِرُهُ إِلَّا بِمَا صَلُحَ بِهِ أَوَّلُهُ ؟) وَهَلْ كَانَ أَوَّلُهُ إِلَّا دِيْنَ رُوْحٍ وَهَلْ كَانَ آخِرُهُ إِلَّا دِيْنَ صِنَاعَةٍ ؟جِنَايَةُ أَهْلِ كُلِّ دِيْنٍ أَنْ يَّبْتَعِدُوْا ، كُلَّمَا تَقَدَّمَ بِهِمُ الزَّمَانُ،عَنْ رُوْحِهِ وَيَحْتَفِظُوْا بِشَكْلِهِ، وَأَنْ يُّقَلِّبُوْا الْأَوْضَاعَ،وَيَعْكِسُوْا التَّقْدِيْرَ، فَلَا يَكُوْنُ لِلرُّوْحِ قِيْمَةٌ ، وَيَكُوْنُ لِلشَّكْلِ كُلُّ الْقِيْمَةِ.

دین حق انسان کے اللہ رب العزت کیساتھ اور دوسرے انسان کے ساتھ بہترین تعلق کا نام ہے تاکہ تمام انسانوں کا اللہ رب العزت کیساتھ بہترین تعلق قائم ہو جبکہ مصنوعی دین ایک انسان کی زیادتی رزق یا جاہ و مرتبہ کمانے یا بہت سا مال حاصل کرنے یا ضرر و نقصان کو دور کرنے کی خاطر اپنے صاحب کے ساتھ بہترین تعلق قائم کرنے کا نام ہے۔ جس نے کہا سچ ہی کہا: (''اس دین کا آخر درست نہیں ہوسکتا مگر اس شے کے ساتھ جس کے ساتھ اول حصہ درست ہوا تھا'') اس کا اول حصہ روح کا دین تھا کیا آخری حصہ مصنوعی دین ہوگا؟ ہر دین کے حاملین کا قصور یہ ہے کہ وہ زمانے کے گزرنے کیساتھ ساتھ دین کی روح سے دور ہوتے گئے محض اس کی شکل وصورت کو محفوظ کرلیا، اوضاع کو بدل ڈالا اور تقدیر کو الٹ دیا۔ (تو اس طرح) روح کی کوئی قیمت نہ رہی بلکہ پوری کی پوری قیمت صرف شکل وصورت ہی کی ہوگئی۔

استدرار: درر (استفعال) استدرار از زیادہ ہونا، برسانا (ن ض) درًّا زیادہ ہونا، روشن ہونا (س ض) درًّا رونق آجانا۔ مغرم: غرم (س) غرمًا، مغرمًا، غرامۃً نقصان اٹھانا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۷۵ پر ہے۔

شَأْنُ (الْإِيْمَانِ) شَأْنُ الْعِشْقِ،يُحَوِّلُ الْبُرُوْدَةَ حَرَارَةً،وَالْخُمُوْلَ نَبَاهَةً، وَالرَّذِيْلَةَ فَضِيْلَةً،وَالْأَثَرَةَ إِيْثَارًا .وَالْإِيْمَانُ الْحَقُّ كَالْعَصَا السِّحْرِيَّةِ ،لَا تَمَسُّ شَيْئًا إِلَّا أَلْهَبَتْهُ،وَلَا جَامِدًا إِلَّا أَذَابَتْهُ،وَلَا مَوَاتًا إِلَّا أَحْيَتْهُ.مَنْ لِيْ بِمَنْ يَأْخُذُ

besturdubooks.wordpress.com

الدِّيْنَ الصِّنَاعِيَّ بِكُلِّ مَافِيْهِ ، وَيَبِيْعُنِيْ ذَرَّةً مِّنَ الدِّيْنِ الْحَقِّ فِيْ أَسْمٰى مَعَانِيْهِ ؟

وَلِيْ كَبِدٌ مَقْرُوْحَةٌ مَنْ يَبِيْعُنِيْ بِهَا كَبِدًا لَيْسَتْ بِذَاتِ قُرُوْحٍ

ایمان کی شان تو عشق کی شان کا نام ہے جو برودت کو حرارت میں، گمنامی کو شہرت میں، رزائل کو فضیلت میں اور خودغرضی کو ایثار میں بدل دیتی ہے۔ایمانِ حق جادو کی چھڑی کی مانند ہے، کسی چیز کو چھوتے ہی اسکو جلاڈالتا ہے کسی ٹھوس چیز کو چھوتے ہی اس کو پگھلا دیتا ہے اور کسی مردہ کو چھوتے ہی اس کو زندہ کر دیتا ہے۔کون ہے جو مصنوعی دین مکمل طور پر مجھ سے لے لے اور اس کے بدلہ دینِ حق کا صرف ایک ذرہ صحیح معنوں میں مجھے بیچ دے؟

میرے پاس زخمی جگر ہے کون ہے جو مجھے اسکے بدلے ایسا جگر فروخت کرے جو زخموں والا نہ ہو۔

الخمول: خمل (ن) خمولا پوشیدہ و کمزور ہونا (إفعال) إخمالا گمنام و بے قدر کرنا (افتعال) اختمالا [الماشیۃ] جانوروں کا اچھی گھاس والی زمین میں چرنا۔نباهة: شہرت، شرافت۔نبه (س) نباهۃ مشہور ہونا، شریف ہونا (س) نبها سمجھ جانا، نبها بیدار کرنا (تفعیل) تنبیها بیدار کرنا، مشہور کرنا (إفعال) إنباها بھولنا۔الأثرۃ: خودغرضی، پسندیدگی، ترجیح، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۱۴۳ پر ہے۔ألهبه: لهب (إفعال) إلهابا (تفعیل) تلهیبا آگ بھڑکانا، دوڑنے میں غبار اڑانا، غضبناک ہونا، پے درپے کوندنا (س) لهبا شعلہ بھڑکنا (س) لهبا، لهبانا پیاسا ہونا (تفعیل) تلهیبا آگ بھڑکانا، غصہ سے جلنا۔مقروحة: قرح (س) قرحا پھوڑوں والا ہونا (ف) قرحا (تفعیل) تقریحا زخمی کرنا (ف) قروحا، قراحا حمل ظاہر ہونا (إفعال) إقراحا آبلے ڈالنا۔

☆☆☆☆☆☆☆

besturdubooks.wordpress.com

سَالِمُ مَوْلٰى أَبِي حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ (للدكتور طٰه حسين(1))

أَقْبَلَ سَلَّامُ بْنُ جُبَيْرٍ الْقُرَظِيُّ مِنَ الشَّامِ، كَعَهْدِهِ فِي كُلِّ عَامٍ، بِتِجَارَةٍ عَظِيْمَةٍ فِيْهَا فُنُوْنٌ مِنَ الْعُرُوْضِ وَضُرُوْبٌ مِنَ الْمَتَاعِ، بَعْضُهُ مِمَّا تُخْرِجُ الشَّامُ، وَبَعْضُهُ مِمَّا يَصْنَعُ أَهْلُ الْجَزِيْرَةِ، وَبَعْضُهُ مِمَّا تَحْمِلُهُ الرُّوْمُ إِلٰى دِمَشْقَ وَبُصْرٰى وَتَبِيْعُهُ مِنْ قَوَافِلِ الْعَرَبِ وَالْيَهُوْدِ لِيَحْمِلُوْهُ إِلَى الْأَرْضِ الْبَعِيْدَةِ الَّتِي لَا تَصِلُ إِلَيْهَا يَدُ قَيْصَرَ وَلَا يَبْلُغُهَا سُلْطَانُهُ فِي نَجْدٍ وَالْحِجَازِ وَفِي تِهَامَةَ وَالْيَمَنِ، وَلَمْ يَكَدْ سَلَّامُ بْنُ جُبَيْرٍ يَسْتَقِرُّ فِي بَنِي قُرَيْظَةَ وَيُرِيْحُ نَفْسَهُ مِنْ سَفَرٍ شَاقٍّ طَوِيْلٍ، حَتّٰى عَرَضَ مَتَاعَهُ ذَاكَ الْمُخْتَلِفَ لِلنَّاسِ، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ أَهْلُ يَثْرِبَ مِنَ الْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ، وَأَقْبَلَ عَلَيْهِ مَنْ حَوْلَ يَثْرِبَ مِنْ يَهُوْدٍ يَنْظُرُوْنَ وَيَشْتَرُوْنَ، وَلَمْ تَمْضِ أَيَّامٌ حَتّٰى كَانَ سَلَّامُ بْنُ جُبَيْرٍ قَدْ بَاعَ تِجَارَتَهُ وَأَفَادَ مِنْهَا مَالًا كَثِيْرًا،

سالم ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام

سلام بن جبیر قرظی شام سے اپنے ہر سال کے معمول کے مطابق ایک بڑی تجارت کر کے واپس آیا جس میں مختلف قسم کا ساز وسامان اور اسباب موجود تھے، ان میں سے کچھ چیزیں ملک شام میں تیار کی جاتیں، کچھ جزیرہ کے لوگ تیار کرتے ۔ کچھ چیزوں کو روم والے دمشق اور بصری لے جاتے پھر عرب اور یہود کے قافلوں کو بیچ دیتے تاکہ وہ ان چیزوں کو ان دور دراز جگہوں تک لے جائیں جہاں قیصر کی حکومت نہیں اس کی حکومت نجد، حجاز، تہامہ اور یمن تک نہیں پہنچتی تھی ۔ سلام بن جبیر ابھی تک بنو قریظہ میں آکر ٹھہرا بھی نہیں تھا اور نہ ہی اپنے آپ کو مشقت آمیز لمبے سفر سے راحت پہنچائی تھی کہ اس نے اپنے مختلف

(1) مصر میں ۱۸۸۹ء میں پیدا ہوئے اور صغر سنی میں ہی بصارت کھو بیٹھے ۔ قرآن حفظ کرنے کے بعد جامعۃ الازہر میں داخلہ لیا لیکن تعلیم مکمل نہیں کی، ادباء کی مجالس میں بیٹھے اور ادب عربی کی تعلیم پر خوب ہمت صرف کی "پارلیس" کی طرف سفر کیا اور وہاں کی یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی اور جامعہ مصریہ کے کلیۃ الآداب میں استاد متعین ہوئے اور پھر اسی کالج کے نگران منتخب ہوئے اسکے بعد اپنے آپکو انشاء نگاری اور تالیف وتصنیف کیلئے مختص کر دیا، بعض مسائل میں جمہور کے مشہور مسلک سے اختلاف کیا اور اعتدال سے ہٹ گئے ان کی کتاب "الشعر الجاھلی" نے مصر میں شور برپا کر دیا جسکی وجہ سے اکثر ادیب اور اہل علم طبقہ ان سے ناراض ہو گیا ۔ ۱۹۴۹ء میں وزیر تعلیم منتخب ہوئے ۔ ڈاکٹر طٰہ حسین نے عربی زبان میں رسوخ پیدا کیا اور قدیم ادبی ماخذ پر دسترس حاصل کی اور سیرۃ اور تاریخ کی کتابوں کے اسلوب کو بھی سمجھا اور انکی تقلید کا اپنا ایک خاص اسلوب ہے جس سے وہ پہچانے جاتے ہیں وہ کلمات کی خوبصورتی، وسعت موضوع اور تکرار مادہ کی بنا پر ایک امتیازی صلاحیت رکھتے ہیں، کسی بھی ایسی چیز پر جسکو لوگ اچھا نہ سمجھتے ہوں اور اس کیلئے جوش نہ دکھاتے ہوں ڈاکٹر طٰہ بہت خوب لکھتے ہیں اور یہ ایک ایسا فن ہے جس پر ہر ایک عبور نہیں رکھتا ۔ بہت سی تاریخی اور ادبی کتابوں کے علاوہ "علی ھامش السیرۃ" اور "الوعد الحق" مشہور ہیں ۔

besturdubooks.wordpress.com

قسم کے سامان کو لوگوں کے سامنے بیع کیلئے پیش کیا۔ چنانچہ اس کے پاس مدینہ والوں میں سے قبیلہ اوس وخزرج اور اسی طرح مدینہ کے اردگرد کے یہود بھی آکر سامان کو دیکھنے اور خریدنے لگے، چند دن بھی نہ گزرے تھے کہ سلام بن جبیر نے اپنا سارا مال تجارت بیچ دیا اور اس سے اس کو بہت زیادہ فائدہ ہوا۔

فنون: [مفرد] الفن قسم، حال، دیگر جمع افنان بھی آتی ہے [جج] افانین مختلف اسلوب۔ فن (ن) فنًا حرین کرنا، مشقت میں ڈالنا (تفعیل) تفنیناً ملانا (تفعّل) تفنّناً قسم بہ قسم ہونا (افتعال) افتنانا اچھے اسلوب سے بیان کرنا۔ العروض: [مفرد] العرض سامان، اسباب، چوڑائی، وسعت، بڑا لشکر۔ المتاع: سونے چاندی کے علاوہ سامان زندگی، ہر وہ شی جس کو انسان پہنے یا بچھائے، ہر وہ چیز جس سے تھوڑا سا نفع اٹھایا جائے پھر فنا ہو جائے، [جمع] امتعۃ [جج] اَماتِع، اَماتیع۔

وَلَوْلَا هٰذَا الصَّبِيُّ الَّذِيْ عَرَضَهُ سَلَّامٌ عَلَى الْعَرَبِ فَرَغِبُوْا عَنْهُ، وَعَلَى الْيَهُوْدِ فَزَهِدُوْا فِيْهِ، لَرَضِيَتْ نَفْسُ سَلَّامٍ كُلَّ الرِّضَا، وَلَأَنْفَقَ الْأَشْهُرَ الْمُقْبِلَةَ مُطْمَئِنًّا مُغْتَبِطًا مُجَوَّلًا فِيْ أَحْيَاءِ يَثْرِبَ مُرْسِلًا رَقِيْقَهُ وَأَخْلَافَهُ فِيْمَا حَوْلَ يَثْرِبَ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ وَالْيَهُوْدِ وَفِيْ أَعْمَاقِ الْبَادِيَةِ، يَجْلِبُوْنَ لَهُ مِنَ الْمَتَاعِ الَّذِيْ يَحْمِلُهُ إِلَى الشَّامِ مَتٰى أَقْبَلَ فَصْلُ الرِّحْلَةِ إِلَى الشَّامِ، وَلٰكِنْ هٰذَا الصَّبِيُّ كَانَ غُصَّةً فِيْ حَلْقِهِ وَحَسْرَةً فِيْ قَلْبِهِ، قَدِ اشْتَرَاهُ فِيْ بُصْرٰى مِنْ بَعْضِ الْكَلْبِيِّيْنَ بِثَمَنٍ بَخْسٍ زَهِيْدٍ، وَقَدَّرَ فِيْ نَفْسِهِ أَنَّهُ سَيَبِيْعُهُ مِنْ بَعْضِ أَهْلِ يَثْرِبَ فَيَرْبَحُ فِيْ ثَمَنِهِ ذَاكَ الَّذِيْ أَدَّاهُ مِثْلَيْهِ أَوْ أَمْثَالَهُ، وَلٰكِنَّ أَهْلَ يَثْرِبَ مِنَ الْعَرَبِ وَالْيَهُوْدِ لَمْ يَعْهَدُوْا سَلَّامًا جَالِبًا لِلرَّقِيْقِ أَوْ مُتَّجِرًا فِيْهِ، فَلَمَّا رَأَوْهُ يَعْرِضُ عَلَيْهِمْ هٰذَا الصَّبِيَّ وَيُلِحُّ فِيْ عَرْضِهِ وَيُرَغِّبُ فِيْ شِرَائِهِ، أَنْكَرُوْا مِنْهُ ذٰلِكَ وَظَنُّوْا بِهِ الظُّنُوْنَ، وَقَالَ قَائِلُهُمْ: إِنَّمَا اشْتَرٰى سَلَّامٌ هٰذَا الْغُلَامَ لِنَفْسِهِ، فَلَا نَأْمَنُ أَنْ يَّكُوْنَ قَدْ رَأٰى فِيْهِ مِنَ الْعَيْبِ أَوِ الْآفَةِ مَا زَهَّدَهُ فِيْهِ، فَهُوَ يَبِيْعُنَا مَا لَيْسَ لَهُ فِيْهِ أَرَبٌ.

اگر یہ بچہ نہ ہوتا جسکو سلام نے عرب پر تجارت کیلئے پیش کیا مگر انہوں نے اعراض کیا اور یہود پر تجارت کیلئے پیش کیا تو انہوں نے بے رغبتی برتی، تو سلام کا نفس بہت زیادہ خوش رہتا اور وہ آنے والے مہینوں میں اطمینان اور خوشی کی حالت میں مدینہ کے محلوں میں گھوم پھر کر خرچ کرتا، اپنے غلاموں اور دوستوں کو مدینہ کے اردگرد عرب اور یہود کے محلوں اور

besturdubooks.wordpress.com

دور دراز کے دیہاتوں میں بھیجتا وہ اس کیلئے وہ سامان لاتے جس کو موسم سفر میں شام کی طرف جاتے ہوئے شام لے جاتا۔لیکن یہ بچہ اس کے حلق کا پھندا اور دل کی حسرت بنا ہوا تھا اس نے اس بچہ کو بُصریٰ میں کسی کلبی (یعنی بنو کلب کے کسی فرد سے) سے بہت تھوڑی اور کم قیمت میں خریدا تھا اور اپنے دل میں یہ سوچا تھا کہ وہ عنقریب اسے مدینہ والوں میں سے کسی کو بیچ کر اس کی قیمت خرید سے دوگنا یا کئی گنا نفع کمائے گا لیکن عرب کے اہل مدینہ اور یہود کو یہ علم نہ ہوسکا کہ سلام غلام سے جان چھڑانا چاہتا ہے یا اس کی تجارت کرنا چاہتا ہے؟ جب انہوں نے دیکھا کہ وہ ان پر بچے کو تجارت کیلئے پیش کرتا ہے،اس کی تجارت میں اصرار اور بیچنے میں رغبت کرتا ہے تو ان کو اس سے الجھن لگا (اس کو اوپرا سمجھا) اور اس (سلام) کے بارے میں مختلف گمان قائم کرنے لگے۔ان میں سے کسی نے کہا ''سلام نے اس غلام کو اپنے لئے خریدا تھا ہمیں اس سے امن نہیں ہے (ہمیں خوف ہے) کہ اس نے اس میں کوئی عیب یا آفت دیکھ لی ہے جس بناء پر اس نے اس سے بے رغبتی کی چنانچہ اب وہ ہمیں ایسا غلام بیچتا ہے جس میں اسے خود حاجت نہیں''۔

__فزھدوا__: زھد (س،ف،ک) زُھْدًا،زَھَادۃً بے رغبتی کرکے چھوڑ دینا،منہ موڑ لینا،بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۱۵۸ پر ہے۔__مغتبطا__: غبط (افتعال) اغتباطًا خوشی اور اچھی حالت میں رہنا (ض) غَبْطًا کسی شے کو معلوم کرنے کے لئے ہاتھ سے ٹٹولنا (ض،ف) غبطًا،غِبْطۃً کسی کی نعمت کو دیکھ کر ویسی کی اپنے لئے بھی تمنا کرنا (تفعیل) تغبیطًا رشک دلانا (افعال) اِغباطًا ڈھانپ لینا [السحاب] لگاتار بارش ہونا۔__رفیق__: غلام،پتلا،خوش حالی اور آسودگی،آسان وخوشگوار [جمع] اَرِقاء۔__أحلافه__: [مفرد] الحِلف دوستی،عہد وپیمان،وہ دوست جو بیوفائی نہ کرنے کی قسم کھائے۔حلف (ض) حَلْفًا قسم کھانا (اِفعال) اِحلافًا (تفعیل) تحلیفًا قسم کھلانا (مفاعلہ) محالفۃً معاہدہ کرنا۔__یجلبون__: جلب (ن،ض) جَلْبًا ہانک کر لانا (اِفعال) اِجلابًا جمع کرنا،دھکانا،آگے بڑھنے پر اکسانا،شور وغوغا کرنا (س) جَلَبًا اکٹھا ہونا (ن) جَلْبًا گناہ کرنا (تفعیل) تجلیبًا چیخنا،ڈانٹنا۔__زھید__: کم،حقیر [مونث] زھیدۃ [جمع] زُھدان۔__یلح__: لحّ (اِفعال) اِلحاحًا اصرار کرنا،تھک کر دیر کرنا (س) لَحًّا لَحًا کیچڑ سے چپکنا۔__أرب__: حاجت،ضرورت،انتہا [جمع] آراب۔

وَكَانَ الصَّبِيُّ بَادِيَ السُّقْمِ ظَاهِرَ الضُّرِّ، كَأَنَّهُ قَدْ لَقِيَ مِنَ الَّذِيْنَ اتَّجَرُوْا فِيْهِ شَرًّا وَنُكْرًا، وَلَمْ يَكُنْ يُحْسِنُ الْعَرَبِيَّةَ، بَلْ لَمْ يَكُنْ يَسْتَطِيْعُ أَنْ يُفْصِحَ

besturdubooks.wordpress.com

عَنْ ذَاتِ نَفْسِهٖ، وَلَمْ يَكُنْ يُحْسِنُ الرُّوْمِيَّةَ بَلْ لَمْ يَكُنْ يَنْطِقُ مِنْهَا حَرْفًا، وَإِنَّمَا كَانَ إِذَا كَلَّمَهُ سَيِّدُهُ أَوْ غَيْرُ سَيِّدِهٖ مِنَ النَّاسِ الْتَوٰى لِسَانُهُ بِأَلْفَاظٍ فَارِسِيَّةٍ لَا يَفْهَمُهَا عَنْهُ أَحَدٌ، وَكَانَ سَلَّامٌ يَزْعُمُ لِلنَّاسِ أَنَّ هٰذَا الصَّبِيَّ ذَكِيُّ الْفُؤَادِ صَنَّاعُ الْيَدِ مَوْفُوْرُ النَّشَاطِ إِذَا صَلُحَتْ حَالُهُ وَوَجَدَ مِنَ الطَّعَامِ مَا يُقِيْمُ أَوَدَهُ. وَكَانَ يَزْعُمُ لَهُمْ أَنَّهُ سَلِيْلُ أُسْرَةٍ فَارِسِيَّةٍ شَرِيْفَةٍ أَقْبَلَتْ مِنْ إِصْطَخْرَ حَتّٰى اسْتَقَرَّتْ فِي الْأُبُلَّةِ، فَمَلَكَتْ أَرْضًا وَاسِعَةً وَزَارَعَتْ فِيْهَا النَّبَطَ، وَمَلَكَتْ تِجَارَةً عَرِيْضَةً كَانَتْ تُصَرِّفُهَا فِيْ أَطْرَافِ الْعِرَاقِ، فَإِذَا سُئِلَ مِنْ أَنْبَاءِ هٰذِهِ الْأُسْرَةِ عَنْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ لَمْ يُحِرْ جَوَابًا، وَإِنَّمَا يَقُوْلُ: زَعَمَ لِيْ مَنْ بَاعَنِيْ هٰذَا الصَّبِيَّ أَنَّ الْعَرَبَ اخْتَطَفُوْهُ حِيْنَ أَغَارُوْا مَعَ الرُّوْمِ عَلَى الْأُبُلَّةِ، فَبَاعُوْهُ مِنْ بَنِيْ كَلْبٍ، وَتَعَرَّضَ بِهٖ بَنُوْ كَلْبٍ فِيْ بُصْرٰى يُرِيْدُوْنَ أَنْ يَبِيْعُوْهُ لِبَعْضِ تُجَّارِ الْعَرَبِ أَوِ الْيَهُوْدِ، وَقَدْ رَأَيْتُهُ فَرَقَّ لَهُ قَلْبِيْ وَمَالَتْ إِلَيْهِ نَفْسِيْ، وَقَدَّرْتُ أَنْ سَيَكُوْنُ لَهُ شَأْنٌ أَيُّ شَأْنٍ، فَاشْتَرَيْتُهُ فِيْمَا اشْتَرَيْتُ مِنَ الْمَتَاعِ وَالْعُرُوْضِ.

بچہ بہت زیادہ بیمار اور تکلیف میں تھا ایسا معلوم ہوتا تھا گویا کہ اس نے ان لوگوں سے جنہوں نے اسکی تجارت کی تھی، برائی اور سختی سے ملاقات کی تھی (جن لوگوں نے اسکی تجارت کی تھی اسکو ان سے سختی اور برائی پہنچی تھی) عربی اچھی طرح نہیں جانتا تھا بلکہ وہ اپنے بارے میں بھی کچھ بیان کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا۔ اسی طرح رومی زبان بھی اچھی طرح نہیں جانتا تھا بلکہ اسکا ایک حرف بھی نہیں بول سکتا تھا۔ جب اس سے اسکا آقا یا اسکے علاوہ کوئی دوسرا شخص بات کرتا تو اسکی زبان فارسی الفاظ کی طرف مڑ جاتی جس کو کوئی بھی نہ سمجھ سکتا، سلام لوگوں کو یہ باور کراتا کہ یہ بچہ تیز خاطر، کاریگری میں ماہر اور بہت پھرتیلا ہے بشرطیکہ اس کی حالت ٹھیک ہوجائے اور اس کو اتنا کھانا ملے جو اس کے ٹیڑھے پن کو درست کردے، وہ یہ بھی باور کراتا کہ یہ معزز فارسی خاندان کی اولاد ہے جو اصطخر سے آکر مقام ابلہ میں (جو کہ بصرہ کے قریب ہے) آباد ہوگیا تھا، وہ وسیع زمین کا مالک ہوا اور اس میں قوم نبط سے مزارعت کی اس طرح وہ بہت لمبی چوڑی تجارت کا مالک ہوگیا جس کو وہ عراق کے اردگرد بیچا کرتا تھا جب اس سے اس خاندان کے متعلق اس سے زیادہ پوچھا جاتا تو اس سے جواب نہ بنتا، وہ کہا کرتا "اس شخص نے مجھے باور کرایا جس نے یہ بچہ بیچا کہ عرب نے اسکو اس وقت اغوا کیا تھا جبکہ انہوں نے رومیوں کے ساتھ مل کر ابلہ پر غارت گری کی (اغوا کرنے کے بعد) پھر انہوں ۲۲

besturdubooks.wordpress.com

نے اسے بنوکلب کے ہاتھوں بیچ ڈالا اور بنوکلب اسے بُصریٰ میں لے آئے، انکی خواہش تھی کہ اسے عرب یا یہود کے کسی تاجر کو بیچ دیں جب میں نے اسے دیکھا تو میرا دل اس کیلئے نرم اور نفس اس کی طرف مائل ہوگیا میں نے یہ اندازہ لگایا کہ عنقریب اسکی کوئی نہ کوئی شان ضرور ہوگی چنانچہ میں نے دیگر سامان اور اسباب خریدنے کے ساتھ ساتھ اسے بھی خرید لیا"۔

الضر: تنگی، بدحالی، نقصان، سختی [جمع] أضرار۔ نکرا: بہت برا کام، چالاکی، تیزفہمی۔ نکر (س) نکرًا ناواقف ہونا (ک) نکارۃً دشوار ہونا (تفعیل) تنکیرًا (مفاعلہ) مناکرۃً دھوکہ دینا لڑائی کرنا (إفعال) إنکارًا جاہل ہونا (تفعّل) تنکّرًا اچھی حالت سے بدحال ہونا، اجنبی ہونا، بدخلق ہونا (تفاعل) تناکرًا دانستہ ناواقف بننا، آپس میں دشمنی کرنا۔ التوی: لوی (افتعال) التواءً مڑنا، دشوار ہونا (س) لَوًی ٹیڑھا ہونا، خشک ہونا (مفاعلہ) ملاواۃً لپٹنا (إفعال) إلواءً امیر کے جھنڈے کو بینا، اشارہ کرنا (تفعّل) تلوّیًا مڑنا (تفاعل) تلاویًا جمع ہونا، ایک دوسرے پر لپٹنا (استفعال) استلواءً ہلاک ہونا۔ ذکی: [صفت] ذکی [جمع] أذکیاء۔ ذکی (ف، س، ک) ذکاءً تیز خاطر ہونا (تفعیل) تذکیۃً بھڑکانا، ذبح کرنا (ن) ذُکًا، ذکاۃً ذبح کرنا (إفعال) إذکاءً بھڑکانا، روشن کرنا۔ صناع الید: کارگری میں ماہر۔ صنع (ف) صُنعًا بنانا۔ صَنعۃً اچھی تربیت کرنا (تفعیل) تصنیعًا مزین کرنا (إفعال) إصناعًا سکھانا، دوسرے کو مدد دینا (مفاعلہ) مصانعۃً نرمی کرنا، رشوت دینا (افتعال) اصطناعًا تیار کرنے کا حکم دینا، پیش کرنا۔ موفور: مکمل چیز۔ وفر (ض) وَفرًا پورا کرنا، حفاظت کرنا۔ النشاط: [مفرد] النشیط چست و پھرتیلا، چست اہل عیال والا۔ نشط (س) نشاطًا ہشاش بشاش ہونا، پھرتیلا و چست ہونا (تفعیل) تنشیطًا گرہ دینا، چست بنانا۔ اود: ٹیڑھا پن، مشقت۔ أود (س) أَوَدًا ٹیڑھا ہونا (ن) أوْدًا گرانبار کرنا، تھکا دینا (تفعّل) تأوّدًا شاق گزرنا۔ النبط: ایک عجمی قوم جو عراقین کے درمیان آباد رہتی تھی پھر اس لفظ کا استعمال عوام الناس کیلئے ہونے لگا [واحد] نَبطی، نَباطی [جمع] أنباط، نَبیط۔ لم یحر: حری (إفعال) إحراءً گھٹانا، کم کرنا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۱۵۷ پر ہے۔ اختطفوہ: خطف (افتعال) اختطافًا اچک لینا، کھینچنا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۲۰۳ پر ہے۔

هُنَالِكَ كَانَ النَّاسُ يَقُولُونَ لَهُ: فَلِمَ لَا تُمْسِكُهُ عَلَيْكَ إِذَنْ؟ فَيَقُولُ: إِنَّ مَا أَنْفَقْتُ مِنَ الْمَالِ فِيهِ أَحَبُّ إِلَيَّ وَآثَرُ عِنْدِي مِنْهُ، وَمَاذَا أَصْنَعُ بِصَبِيٍّ لَا أُحْسِنُ الْقِيَامَ عَلَيْهِ وَلَا يُحْسِنُ هُوَ أَنْ يَقُومَ عَلَى نَفْسِهِ، وَلَيْسَ لِي أَهْلٌ أَكِلُهُ إِلَيْهِمْ؟ وَالصَّبِيُّ مَعَ ذٰلِكَ ذَكِيُّ الْقَلْبِ صَنَاعُ الْيَدِ مَوْفُورُ النَّشَاطِ إِنْ صَلُحَتْ

besturdubooks.wordpress.com

حَالُهُ وَأَصَابَ مِنَ الطَّعَامِ مَايُقِيمُ أَوْدَهُ ، اُنْظُرُوْا إِلَى عَيْنَيْهِ كَيْفَ تَدُوْرَانِ وَلَا تَكَادَانِ تَسْتَقِرَّانِ عَلَى شَيْئٍ ،إِنَّهُ سَرِيْعُ الْحِسِّ يَخْطَفُ مَايَرِى دُوْنَ أَنْ يُّثْبِتَهُ ، وَانْظُرُوْا إِلَيْهِمَا كَيْفَ تَتَوَقَّدَانِ كَأَنَّهُمَا جَذْوَتَانِ ،وَلٰكِنَّ النَّاسَ كَانُوْا يَسْمَعُوْنَ وَيَضْحَكُوْنَ وَيَنْصَرِفُوْنَ وَيَتْرُكُوْنَ سَلَّامًا وَفِيْ قَلْبِهِ حَسْرَةٌ عَلَى مَا أَنْفَقَ مِنْ مَّالٍ وَعَلَى مَا كَانَ يَرْجُوْ مِنْ رِبْحٍ ،

وہاں لوگ اسے کہتے اب تو اسے اپنے پاس کیوں نہیں رکھتا ؟ وہ جواب دیتا جو مال میں نے اس کے خریدنے میں خرچ کیا وہ مجھے زیادہ محبوب اور اس سے زیادہ پسند ہے۔ میں ایسے بچے کا کیا کروں گا جس کی میں اچھی طرح نگہبانی کرسکتا ہوں اور نہ ہی وہ خود اپنی حفاظت کرسکتا ہے اور نہ ہی میرا خاندان ہے جو اس کے کھانے کی ذمہ داری لے؟ اس کے باوجود بچہ تیز خاطر، کاریگری میں ماہر اور انتہائی پھرتیلا ہے بشرطیکہ اس کی حالت درست ہو جائے اور اسکو اتنا کھانا ملے جو اس کے ٹیڑھے پن کو درست کردے۔ اس کی آنکھوں کو دیکھو کیسے گھومتی ہیں؟ اور کسی ایک چیز پر جمتی نہیں ، اس کی حس بہت تیز ہے جس چیز کو دیکھتا ہے اس پر نگاہیں ٹکائے بغیر (دیکھتے ہی) اچک لیتا ہے اور ذرا آنکھوں کو تو دیکھو کیسے انگارے کی طرح چمک رہی ہیں؟ لیکن لوگ (یہ سب کچھ) سن کر ہنس دیتے اور چلے جاتے۔ وہ سلام کو ایسی حالت میں چھوڑتے کہ خرچ کیے ہوئے مال اور اس منافع پر جس کی اس نے امید لگائی تھی اس کے دل میں حسرت باقی رہ جاتی۔

یثبتہ: ثبت (إفعال) إثباتا پوری طرح سے پہچاننا (ن) ثباتا ثبوتا ثابت ہونا، مؤکد ہونا (ک) ثباتۃ بہادر ہونا، صاحب عزم ہونا (تفعیل) تثبیتا ثابت کرنا (تفعل) تثبتا جلدی نہ کرنا، مشورہ کرنا اور حقیقت کی جستجو کرنا۔ تتوقدان: وقد (تفعل) توقدا (تفعیل) توقیدا چمکنا، بھڑکانا (ض) وقدا بھڑکنا، روشن ہونا۔ جذوتان: [مفرد] الجذوۃ، بھڑکتا ہوا انگارہ [جمع] جذی، جذیٰ، جذاء۔

وَتَمُرُّ ثُبَيْتَةُ بِنْتُ يَعَارِ الْأَوْسِيَّةُ بِسَلَّامٍ ذَاتَ ضُحًى وَهُوَ يَعْرِضُ صَبِيَّهُ هٰذَا فِيْ أَسْوَاقِ يَثْرِبَ ،فَلَا تَكَادُ تَنْظُرُ إِلَى الصَّبِيِّ حَتَّى تَرْحَمَهُ ،ثُمَّ لَا تَكَادُ تُطِيْلُ النَّظَرَ إِلَيْهِ حَتَّى تَقَعَ فِيْ قَلْبِهَا الرَّغْبَةُ فِيْ شِرَائِهِ .قَالَتْ ثُبَيْتَةُ :مَا اسْمُ صَبِيِّكَ هٰذَا يَا ابْنَ جُبَيْرٍ؟ قَالَ سَلَّامٌ :زَعَمَ مَنْ بَاعَهُ لِيْ مِنْ بَنِيْ كَلْبٍ أَنَّ اسْمَهُ سَالِمٌ ، قَالَتْ : سَالِمُ ابْنُ مَنْ؟ قَالَ سَلَّامٌ :لَاأَدْرِيْ !وَلٰكِنِّيْ اشْتَرَيْتُهُ مِنْ كَلْبِيٍّ يُسَمِّيْ

besturdubooks.wordpress.com

مُعْقَلا ، وَزَعَمَ لِيْ أَنَّ أُسْرَتَهُ أُسْرَةٌ شَرِيْفَةٌ أَقْبَلَتْ . . .

ایک صبح ثبیتہ بنت یعار اوسیہ کا سلام کے پاس سے گزر ہوا تو وہ اس بچے کو مدینہ کے بازاروں میں بیع کے لئے پیش کر رہا تھا جونہی ثبیتہ کی نظر بچے پر پڑی اس کو بچے پر رحم آ گیا پھر تھوڑی دیر اس کو دیکھ لینے پر اس کے دل میں بچے کے خریدنے کی رغبت پیدا ہوئی، ثبیتہ کہنے لگی "ابن جبیر! آپ کے اس بچے کا نام کیا ہے؟ سلام نے کہا بنی کلب کے جس شخص نے مجھے یہ بچہ بیچا تھا اس نے اس بچے کا نام سالم باور کرایا تھا" ثبیتہ نے پوچھا "سالم بن کون؟ سلام نے کہا میں نہیں جانتا، لیکن میں نے اسے ایک کلبی جس کا نام معقل ہے سے خریدا تھا اور اس نے مجھے بتلایا کہ اسکا خاندان ایک شریف خاندان ہے جو آیا..........

فَقَالَتْ ثُبَيْتَةُ: أَقْبَلَتْ مِنْ أَصْطَخْرَ فَنَزَلَتِ الْأُبُلَّةَ وَزَارَعَتِ النَّبَطَ وَصَرَّفَتْ تِجَارَتَهَا فِيْ أَطْرَافِ الْعِرَاقِ ،قَدْ حَفِظْنَا ذٰلِكَ عَنْ ظَهْرِ قَلْبٍ ،فَإِنِّي لَهُ مُشْتَرِيَةٌ ، فَبِكَمْ تَبِيْعُهُ مِنِّيْ؟ قَالَ سَلَّامٌ وَقَدِ ابْتَسَمَ قَلْبُهُ وَرَضِيَتْ نَفْسُهُ ،وَلٰكِنَّهُ اسْتَبْقَى فِيْ وَجْهِهِ الْجِدَّ وَالْحَزْمَ :فَإِنِّي لَا أُرِيْدُ إِلَّا مَا أَدَّيْتُ مِنْ ثَمَنٍ وَمَا أَنْفَقْتُ عَلَيْهِ مُنْذُ اشْتَرَيْتُهُ ،وَتَتَّصِلُ الْمُسَاوَمَةُ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ ،وَتَعُوْدُ إِلٰى دَارِهَا بِالصَّبِيِّ وَقَدْ رَبِحَ الْيَهُوْدِيُّ فَأَحْسَنَ الرِّبْحَ ، وَرَبِحَتْ هِيَ بِشِرَاءِ هٰذَا الصَّبِيِّ رِبْحًا لَا يُقَوَّمُ بِالدَّرَاهِمِ وَلَا بِالدَّنَانِيْرِ .

ثبیتہ کہنے لگی (گویا کہ اس نے سلام کی بات درمیان سے اچک لی) ہاں ہاں! جو اصطخر سے آ کر ابلہ میں آباد ہو گیا تھا پھر انہوں نے نبطیوں سے مزارعت کی اور اپنی تجارت کو عراق کے ارگرد پھیر دیا (پھیلا دیا) ہمیں یہ باتیں دل سے یاد ہو گئی ہیں، اب میں اسے خریدنا چاہتی ہوں، تم مجھے کتنے میں فروخت کرو گے؟ تو سلام نے ایسی حالت میں کہ اس کا دل خوش اور جی راضی تھا لیکن اس نے چہرے پر سنجیدگی اور پختگی کو برقرار رکھا، کہا میں اتنی ہی قیمت چاہتا ہوں جتنی میں نے ادا کی تھی اور خریدنے کے بعد جتنی اس پر خرچ کی، چنانچہ ثبیتہ اس سے بھاؤ تاؤ کرنے کے بعد بچے کو لیکر اپنے گھر واپس آئی، یقیناً یہودی نے بڑا اچھا نفع اٹھایا لیکن ثبیتہ نے اس بچے کو خرید کر ایسا نفع اٹھایا کہ دراہم اور دنانیر اس کی برابری نہیں کر سکتے۔

<u>المساومة</u>: بیع کی ایک قسم کا نام ہے یعنی کسی سامان وغیرہ کو بیچنا بغیر اس کے سابقہ ثمن کو بیان کئے، یعنی ثمن خرید کی طرف بالکل توجہ نہ ہو۔ بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۱۱۸ پر ہے۔

ذٰلِكَ أَنَّهَا لَمْ تَشْتَرِهِ مُتَجِرَةً وَلَا مُبْتَغِيَةً كَسْبًا ، وَإِنَّمَا آثَرَتْ بِشِرَاءِهٖ

besturdubooks.wordpress.com

الْخَيْرَ وَالْبِرَّ وَالْمَعْرُوْفَ،لَمْ تُرِدْ إِلَى شَيْئٍ آخَرَ،وَكَانَتْ تَقُوْلُ لِنَفْسِهَا فِيْ نَفْسِهَا وَهِيَ عَائِدَةٌ بِالصَّبِيِّ إِلَى دَارِهَا:بُعْدًا لِهٰذِهِ الْحَيَاةِ الَّتِيْ لَايَرْحَمُ الْإِنْسَانُ فِيْهَا الْإِنْسَانَ،وَلَا يَرْأَفُ الْقَوِيُّ فِيْهَا بِالضَّعِيْفِ،وَلَا تَرِقُّ فِيْهَا الْقُلُوْبُ لِلْأُمِّ حِيْنَ تَفْقِدُ صَبِيَّهَا،وَلِلصَّبِيِّ حِيْنَ يَنْشَأُ لَايَعْرِفُ لِنَفْسِهٖ أُمًّا وَلَا أَبًا وَلَا فَصِيْلَةً يَأْوِيْ إِلَيْهَا،وَكَانَتْ تَقُوْلُ لِنَفْسِهَا فِيْ نَفْسِهَا وَهِيَ عَائِدَةٌ بِالصَّبِيِّ إِلَى دَارِهَا:لَوْأَنَّ لِيْ صَبِيًّا مِثْلَهٗ فَعَدَا عَلَيْهِ الْعَادُوْنَ وَمَضَوْا بِهٖ فِيْ غَيْرِ مَذْهَبٍ مِنَ الْأَرْضِ كَيْفَ كُنْتُ أَلْقَى ذٰلِكَ ! وَكَيْفَ كُنْتُ أَحْتَمِلُهٗ أَوْ أَصْبِرُ عَلَيْهِ ! وَهَلْ كُنْتُ أَسْلُوْ عَنْ صَبِيِّيْ آخِرَ الدَّهْرِ! هَيْهَاتَ !

کیونکہ شیتہ نے اسے تجارت یا کمائی کی غرض سے نہیں خریدا تھا بلکہ اس کو خرید کر بھلائی ، نیکی اور اچھائی کو چاہا تھا اور اس کے علاوہ کسی اور چیز کا ارادہ نہ تھا، وہ بچے کو گھر لے جاتے ہوئے اس کے بارے میں دل ہی دل میں کہہ رہی تھی" ہلاکت ہے ایسی زندگی کیلئے جس میں ایک انسان دوسرے پر رحم نہ کرے، قوی کمزور پر مہربان نہ ہو اور جس میں دل ماں کے بچے کے گم ہو جانے پر نرم نہ ہو اور ہلاکت ہے ایسے بچے کیلئے جب پروان چڑھ رہا ہو اس کو اپنے ماں باپ کا پتہ ہو اور نہ ہی اس خاندان کا جس کی طرف وہ ٹھکانہ پکڑے۔ وہ بچے کو گھر لے جاتے ہوئے اس کے بارے میں دل ہی دل میں یہ بھی کہہ رہی تھی" اگر میرا اس جیسا بچہ ہوتا اور کچھ حملہ آور حملہ کر کے اسے زمین کے کسی اور حصے میں لے جاتے تو میں اس سے ملاقات کیسے کرتی ؟ اور اس غم کو کیسے برداشت کرتی یا اس پر کیسے صبر کر سکتی؟ کیا میں زمانہ بھر اپنے بچے کو بھلا سکتی ؟ ایسا ہو ہی نہیں سکتا (کہ میں اسے بھلا دوں)"۔

لایرأف : رأف (ف) رأفۃ (ک) رآفۃ (س) رأفا بہت مہربانی کرنا۔

فصیلۃ: [مذکر] فصیل کنبہ، ران یا اعضاءِ جسم کے گوشت کا ٹکڑا [جمع] فصائل۔

لَوْكَانَ لِيْ صَبِيٌّ مِثْلُهٗ وَعَدَاعَلَيْهِ الْعَادُوْنَ وَذَهَبُوْا بِهٖ فِيْ غَيْرِ مَذْهَبٍ مِنَ الْأَرْضِ لَذَكَرْتُهٗ مُصْبِحَةً وَمُمْسِيَةً،وَلَذَكَرْتُهٗ يَقْظَى وَنَائِمَةً،وَلَتَبِعَتْهٗ نَفْسِيْ وَذَهَبَتْ فِيْ تَصَوُّرِ حَالِهِ الْمَذَاهِبَ،وَلَمَا اطْمَأْنَنْتُ لِلْعَيْشِ وَلَانَعَمْتُ بِالْحَيَاةِ وَلَااسْتَمْتَعْتُ بِطَيِّبَاتِ هٰذِهِ الدُّنْيَا،وَكَانَتْ تَرَى أُمَّ الصَّبِيِّ وَقَدِانْتُزِعَ مِنْهَا ابْنُهَا وَهِيَ تَشْهَدُانْتِزَاعَهٗ،أَوِاخْتُطِفَ ابْنُهَا وَهِيَ لَا تَرَى اخْتِطَافَهٗ،وَكَانَتْ تَرَى تَوَلُّهَ تِلْكَ الْأُمِّ وَتَفَجُّعَهَا وَحَسْرَتَهَا الَّتِيْ لَا تَخْمُدُ،وَلَوْعَتَهَا الَّتِيْ لَا تَنْطَفِئُ وَ

besturdubooks.wordpress.com

دُمُوْعَهَا الَّتِيْ لَا تَغِيْضُ،

اگر میرا اس جیسا بچہ ہوتا اور اس کو حملہ آور حملہ کر کے زمین کے کسی اور حصے میں لے جاتے تو میں اسے صبح وشام، سوتے جاگتے یاد کرتی، میرا دل اسکے پیچھے پیچھے رہتا اور کئی قسم کے حالات میں گزر جاتا، میں زندگی میں کبھی آرام کرتی اور نہ ہی کبھی خوش ہوتی اور نہ ہی اس دنیا کی حلال چیزوں سے نفع اٹھاتی۔ جب بچے کی ماں سے اسکا بیٹا چھینا گیا وہ یا تو اسے دیکھ رہی تھی اور اسکے چھینے جانے کے وقت موجود تھی یا پھر اسکے بیٹے کو اس طرح اغوا کیا گیا کہ وہ اس کے اغوا ہونے کو نہیں دیکھ رہی تھی اور شاید اس ماں کے شدت غم، اسکے درد، اسکی نہ ختم ہونے والی حسرت، اسکے نہ بجھنے والے غم کی جلن اور اسکے نہ رکنے والے آنسوؤں کو سمجھ رہی تھی۔

قوله: وله (تفعّل) تولّہا (ض، س، ح) بہت زیادہ غمگین ہونا یہاں تک کہ عقل زائل ہونے کے قریب ہو جائے، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۱۶۴ پر ہے۔ تفجعها: فجع (تفعّل) تفجّعًا دردمند ہونا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۶۴ پر ہے۔ لاتخمد: خمد (ن، س) خمدًا، خمودًا ختم ہو جانا، تیزی کا کم ہو جانا (اِفعال) إخمادًا بے حرکت ہونا، خاموش ہونا، آگ کی لپیٹ (بھڑک) کو بجھانا۔ لوعة: غم یا عشق ومحبت کی جلن۔ لوع (ف) لوعۃً غم یا عشق سے دل جلنا، گھبرانا، مریض ہونا (ن) لوعًا بیمار کر دینا (اِفعال) إلاعۃً رنگ بدل دینا (افتعال) التیاعًا [قلبه] دل کا غم یا عشق سے جل اٹھنا۔ تنطفی: طفأ (انفعال) انطفاءً بجھنا (س) طفوءًا بجھنا، بے نور ہونا (اِفعال) إطفاءً بجھانا۔ لاتغیض: غیض (ض) غیضًا (تفعیل) تغییضًا [دمعه] آنسو روکنا، کم کرنا (ض) غیضًا (تفعّل) تغیّضًا (انفعال) انغیاضًا پانی کا کم ہونا۔

وَكَانَتْ تَقُوْلُ لِنَفْسِهَا فِيْ نَفْسِهَا وَهِيَ عَائِدَةٌ بِالصَّبِيِّ إِلَى دَارِهَا: هٰذَا غُلَامٌ قَدِ اخْتُطِفَ مِنْ مُلْكِ كِسْرٰى، لَمْ يَسْتَطِعْ جُنْدُ كِسْرٰى أَنْ يَحْمُوْهُ وَلَا أَنْ يَرُدُّوْا عَنْهُ الْعَادِيَاتِ، فَكَيْفَ بِنَا نَحْنُ فِيْ يَثْرِبَ، هٰذِهِ الْمَدِيْنَةِ الْخَائِفَةِ الَّتِيْ يُحِيْطُ بِهَا الْيَهُوْدُ وَالْأَعْرَابُ مِنْ جَمِيْعِ أَقْطَارِهَا، وَالَّتِيْ يَسُلُّ بَعْضُ أَهْلِهَا السَّيْفَ عَلٰى بَعْضٍ، وَالَّتِيْ لَا يَأْمَنُ أَهْلُهَا أَنْ تَدُوْرَ عَلَيْهِمْ دَائِرَةٌ، أَوْ تَنُوْبَهُمْ نَائِبَةٌ، أَوْ يُلِمَّ بِهِمْ خَطْبٌ مِنَ الْخُطُوْبِ!

وہ بچے کو گھر لے جاتے ہوئے اسکے بارے میں دل ہی دل میں یہ بھی کہہ رہی تھی "یہ وہ لڑکا ہے جسے کسریٰ کے ملک سے اغوا کیا گیا، کسریٰ کا لشکر اس کی حفاظت کر سکا اور نہ ہی اس سے تکلیفیں دور کر سکا تو ہمارے ساتھ مدینہ میں کیسا معاملہ ہوگا؟ یہ تو ایسا خطرناک شہر ہے

besturdubooks.wordpress.com

جس کے تمام اطراف کو یہودیوں اور دیہاتیوں نے گھیر رکھا ہے جس کے باشندے ایک دوسرے پر تلوار سونت لیتے ہیں اور جس کے رہنے والوں کو اپنے اوپر کسی مصیبت یا حادثے کے اترنے یا کسی تکلیف کے نازل ہونے سے امن نہیں ہے۔

یحموہ: حمی (ض) حمیا، حمیۃ، حمایۃ بچانا، روکنا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۳۰۹ پر ہے۔
العادیات: [مفرد] العادیۃ ضرر، غصہ کی تیزی۔ عدو (ن) عدوا، عدوانا تجاوز کرنا، باز رکھنا، چھوڑ دینا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۶۴ پر ہے۔ **خائفة:** [جمع] خائفات۔ خوف (س) خوفا، خیفا گھبرانا، احتیاط کرنا۔

فَلَمَّا بَلَغَتِ الدَّارَ وَاسْتَقَرَّتْ فِيهَا، وَعَنِيَتْ بِالصَّبِيِّ حَتّٰى أَمِنَ بَعْدَ خَوْفٍ وَأَنِسَ بَعْدَ وَحْشَةٍ وَطَعِمَ بَعْدَ جُوْعٍ، قَالَتْ لِنَفْسِهَا فِيْ نَفْسِهَا: هَيْهَاتَ أَنْ أَتَّخِذَ الْأَزْوَاجَ أَوْ أَنْ يَكُوْنَ لِيْ مِنَ الْوَلَدِ مَنْ يُصِيْبُهُ مِثْلُ مَا أَصَابَ هٰذَا الصَّبِيَّ، وَمَنْ أَذُوْقُ فِيْهِ مِنَ الْحُزْنِ وَالثُّكْلِ مِثْلَ مَا ذَاقَتْ فِيْ هٰذَا الصَّبِيِّ أُمُّهُ تِلْكَ الْفَارِسِيَّةُ وَنِسَاءٌ أَمْثَالُهَا كَثِيْرٌ، وَلَوِ اسْتَجَابَتِ الْحَيَاةُ لِثُبَيْتَةَ لَأَنْفَقَتْ أَيَّامَهَا مَعْنِيَّةً بِهٰذَا الصَّبِيِّ الْفَارِسِيِّ، وَلَا تَّخَذَتْهُ لِنَفْسِهَا وَلَدًا أَوْ شَيْئًا يُشْبِهُ الْوَلَدَ، وَلٰكِنَّ النَّاسَ يُقَدِّرُوْنَ وَيُدَبِّرُوْنَ، وَالْأَيَّامُ تَجْرِيْ عَلٰى غَيْرِ مَا قَدَّرُوْا وَدَبَّرُوْا.

ثبیتہ جب گھر پہنچ کر اس میں رہنے لگی اور بچے کے ساتھ مشغول ہو گئی یہاں تک کہ بچہ خوف کے بعد مامون، وحشت کے بعد مانوس اور بھوک کے بعد سیر ہو گیا تو اس (ثبیتہ) نے اس کے بارے میں دل ہی دل میں کہا "ایسا ہرگز نہیں ہوگا کہ میں کسی سے شادی کروں تاکہ میری بھی اولاد ہو جس پر اس بچے کی طرح مصائب آئیں اور میں بھی اس کے متعلق غم اور گمشدگی کا مزہ اس طرح چکھوں جس طرح اس بچے کے لئے اس کی فارسی ماں اور اس جیسی بہت سی عورتوں نے (غم کے) مزے چکھے ہیں۔ اگر قبیلہ ثبیتہ کو اجازت دیتا تو وہ اپنی تمام زندگی اس فارسی بچے کی فرمانبرداری (خدمت کرنے) میں خرچ کر دیتی اور وہ اسے اپنا بیٹا یا بیٹے کی طرح کچھ اور بنا لیتی لیکن لوگ فیصلے اور تدبیریں کرتے رہتے ہیں اور زمانہ ان کے فیصلوں اور تدبیروں کے خلاف چلتا ہے۔

فَقَدْ عَنِيَتْ ثُبَيْتَةُ بِسَالِمٍ حَتّٰى رَبَا جِسْمُهُ وَنَمَا عَقْلُهُ وَأَصْبَحَ غُلَامًا ذَكِيَّ الْقَلْبِ سَرِيْعَ الْحِسِّ حَدِيْدَ اللِّسَانِ كَمَا قَدَّرَ الْيَهُوْدِيُّ، أَوْ أَكْثَرَ مِمَّا قَدَّرَ، وَكَانَتْ ثُبَيْتَةُ لَهُ مُحِبَّةً وَبِهِ مُغْتَبِطَةً وَعَنْهُ رَاضِيَةً، وَقَدْ خَطَبَهَا الرِّجَالُ مِنَ الْأَوْسِ

besturdubooks.wordpress.com

وَالْخَزْرَجِ وَمِنْ أَشْرَافِ الْبَادِيَةِ حَوْلَ يَثْرِبَ، فَامْتَنَعَتْ عَلَيْهِمْ، وَاعْتَلَّتْ عَلَى أَهْلِهَا فِي ذٰلِكَ حَتّٰى أَعْيَتْهُمْ.

ثبیتہ سالم کے ساتھ (خدمت کرنے میں) مشغول ہوگئی تا آنکہ وہ فربہ جسم ہوگیا اوراس کی عقل بھی زیادہ ہوگئی۔ وہ اس طرح تیز خاطر، خوب حساس اور چرب زبان نوجوان ہوا جس طرح یہودی نے اندازہ لگایا تھا بلکہ اس کے اندازہ سے بھی زیادہ۔ ثبیتہ اس سے محبت کرنے والی، اس پر رشک کرنے والی اوراس سے خوش تھی۔ اس ثبیتہ کو اوس وخزرج اور یثرب کے اردگرد کے دیہاتوں کے معزز لوگوں نے پیغام نکاح بھیجا تو اس نے انکار کردیا اور اپنے گھر والوں کو اس بارے میں عذر پیش کرتے کرتے عاجز کردیا۔

اعتلت: علل (افتعال) اعتلالاً عذر بیان کرنا، مشغول رہنا (ن ض) علاً، عللاً دوسری مرتبہ پینا، پلانا (تفعیل) تعلیلاً بار بار پلانا، علت بیان کرنا (إفعال) إعلالاً گھونٹ گھونٹ پلانا، بیمار کرنا (تفعل) تعللاً حجت ظاہر کرنا، مشغول رہنا۔ اعیتهم: عیی (إفعال) إعیاءً عاجز کردینا، تھکانا (ف، س) عیًّا عاجز ہونا (س) عیًّا رک جانا (تفعیل) تعییۃ (مفاعلہ) معایاۃً غیر مفہوم کلام کہنا، پیچیدہ گفتگو کرنا۔

وَلٰكِنَّ وَفْدَ قُرَيْشٍ يَمُرُّوْنَ بِيَثْرِبَ مُنْصَرَفَهُمْ مِنَ الشَّامِ ذَاتَ عَامٍ، فَيَمْكُثُوْنَ فِيْهَا أَيَّامًا وَيَسْمَعُ أَبُوْحُذَيْفَةَ هُشَيْمُ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ بِحَدِيْثِ ثُبَيْتَةَ هٰذِهٖ وَقِصَّةَ غُلَامِهَا ذَاكَ، فَيُعْجِبُهُ مَايَسْمَعُ، ثُمَّ يُحِبُّ أَنْ يَتَزَيَّدَ مِنْ أَخْبَارِهَا فَيُلِمُّ بِقَوْمِهَا وَيَقُوْلُ لَهُمْ وَيَسْمَعُ مِنْهُمْ، فَتَقَعُ ثُبَيْتَةُ مِنْ نَفْسِهٖ مَوْقِعًا حَسَنًا، مَعَ أَنَّهٗ لَمْ يَرَهَا وَلَمْ يَسْمَعْ لَهَا، وَإِنَّمَا سَمِعَ عَنْهَا فَرَضِيَ،

لیکن جب قریش کا ایک وفد شام سے واپسی پر یثرب سے اس سال گزرا تو چند دن کیلئے وہاں ٹھہر گیا اور ابوحذیفہ ہشیم بن عتبہ بن ربیعہ نے اس ثبیتہ اور اسکے اس غلام کا قصہ سنا تو اسکو یہ بڑا بھلا لگا پھر اس نے چاہا کہ اسکی مزید معلومات حاصل کرے، اسکے قبیلہ کے پاس جاتا ہے، ان سے کچھ کہتا اور سنتا ہے جسکی وجہ سے اس کے دل میں باوجود اسکے کہ اس نے ثبیتہ کو دیکھا تھا اور نہ اس سے کچھ سنا تھا اچھی جگہ پالی، بس صرف اسکے بارے میں سن کر ہی تیار ہوگیا تھا۔

فیلم: لمم (ن) لَمًّا کسی کے پاس آ کر نازل ہونا، جمع کرنا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۲۸۸ پر ہے

وَإِذَا هُوَ يَخْطُبُ هٰذِهِ الْفَتَاةَ الْأَبِيَّةَ، فَتَمْتَنِعُ عَلَيْهِ أَوَّلَ الْأَمْرِ، حَتّٰى إِذَا عَلِمَتْ بِمَكَانِهٖ مِنْ قُرَيْشٍ وَبِأَنَّهٗ مِنْ أَشْرَافِهَا وَذَوِي الْمَنْزِلَةِ الرَّفِيْعَةِ فِيْهَا، وَبِأَنَّهٗ

besturdubooks.wordpress.com

مِنْ أَصْحَابِ الْبَيْتِ وَأَهْلِ الْحَرَمِ الَّذِي رُدَّ عَنْهُ أَصْحَابُ الْفِيلِ، وَالَّذِي لَا يَعْدُو عَلَيْهِ إِلَّا الْفَجَرَةُ الْآثِمُونَ، شَكَّتْ يَوْمًا وَيَوْمًا، ثُمَّ أَصْبَحَتْ مُسْتَجِيبَةً لِخِطْبَةِ هٰذَا الْمَكِّيِّ،

جب اس نے اس خوددار لڑکی کو پیغام نکاح بھیجا تو اس نے پہلی مرتبہ انکار کر دیا لیکن جب اس کو قریش میں ابوحذیفہ کے مقام، اس کا معزز اور بلند مرتبہ والا ہونا معلوم ہوا نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ بیت اللہ والوں میں سے اور اس حرم والوں میں سے ہے جس سے ہاتھیوں والوں کو لوٹا دیا گیا تھا اور جس پر سوائے فاجر و گناہ گاروں کے کوئی حملہ آور نہیں ہوسکتا تو دن بدن مائل ہونا شروع ہوگئی پھر اس مکی شخص کے پیغام نکاح کو قبول کر لیا۔

وَيَعُودُ أَبُوحُذَيْفَةَ بِأَهْلِهِ وَبِسَالِمٍ إِلَى مَكَّةَ فِي وَفْدِ قُرَيْشٍ، فَلَا يَكَادُ يَسْتَقِرُّ حَتَّى يُنْكِرَ مِنْ أَمْرِهَا بَعْضَ الشَّيْءِ، لَقَدْ أَصْبَحَ فَغَدَا عَلَى أَنْدِيَةِ قُرَيْشٍ، ثُمَّ أَمْسٰى فَرَاحَ إِلَى أَنْدِيَةِ قُرَيْشٍ، وَلٰكِنَّهُ يَعْرِفُ مِنْ أَمْرِ هٰذِهِ الْأَنْدِيَةِ كَثِيرًا، وَيُنْكِرُ مِنْ أَمْرِهَا كَثِيرًا، تُرِيدُ نَفْسُهُ أَنْ تَطْمَئِنَّ وَأَنْ تَأْمَنَ وَأَنْ تَرْضٰى، كَمَا تَعَوَّدَتْ مِنْ قَبْلُ، وَلٰكِنَّهَا لَا تَجِدُ إِلَى الطُّمَأْنِينَةِ وَلَا إِلَى الْأَمْنِ وَلَا إِلَى الرِّضَا سَبِيلًا۔

ابوحذیفہ اپنی زوجہ اور سالم غلام کو لے کر قریش کے وفد کے ساتھ مکہ واپس آتا ہے، ٹھہرتا ہی ہے کہ مکہ میں کچھ توحش سا محسوس کرتا ہے صبح ہوتے ہی قریش کی محفلوں میں جاتا اور شام کو بھی انکی مجلسوں میں جاتا لیکن ان مجلسوں کا بہت سارا معاملہ جانتا تھا اور کافی سارے معاملات سے اجنبی تھا اس کا جی چاہتا کہ حسب سابق مطمئن، مامون اور خوش رہے لیکن اس کو اطمینان، امن اور خوشی کا کوئی راستہ نہ ملا۔

__أندية__: [مفرد] نادی مجلس جب تک کہ لوگ اس میں موجود ہیں، دیگر جمع نوادٍ بھی آتی ہے [جج] أندیات۔ ندی (مفاعلہ) مناداۃً پکارنا مجلس میں ہم نشین ہونا (افتعال) انتداءً مجلس میں جمع ہونا۔

يُحِسُّ أَبُوحُذَيْفَةَ كَأَنَّ شَيْئًا يَنْقُصُ هٰذِهِ الْأَنْدِيَةَ، وَكَأَنَّ حَدَثًا قَدْ حَدَثَ فِي مَكَّةَ لَا يَدْرِي أَيَسِيرٌ هُوَ أَمْ خَطِيرٌ، وَلٰكِنْ شَيْئًا قَدْ حَدَثَ فَغَيَّرَ مِنْ أَمْرِ قَوْمِهِ تَغْيِيرًا يُحِسُّهُ وَلَا يُحَقِّقُهُ، ثُمَّ يَلْتَمِسُ بَعْضَ صَدِيقِهِ فِي أَنْدِيَةِ قُرَيْشٍ فَلَا يَجِدُ هُمْ، يَسْأَلُ: أَيْنَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْأُمَوِيُّ؟ وَأَيْنَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ التَّيْمِيُّ؟ وَأَيْنَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ مِنْ ذَوِي مَوَدَّتِهِ؟ فَلَا يُجِيبُهُ قَوْمُهُ بِالتَّصْرِيحِ، وَإِنَّمَا يُؤْثِرُ بَعْضُهُمْ

besturdubooks.wordpress.com

الصَّمْتَ، وَيَذْهَبُ بَعْضُهُمْ مَذْهَبَ التَّوْرِيَةِ، وَيَلْوِيْ بَعْضُهُمْ اَلْسِنَتَهُمْ بِاَحَادِيْثَ لَاتُفْصِحُ وَلَا تُبِيْنُ ،

ابو حذیفہ نے محسوس کیا گویا کہ ان مجلسوں میں کچھ کمی لگتی ہے اور مکہ میں کچھ نہ کچھ ہو چکا ہے وہ نہیں جانتا کہ چھوٹا واقعہ ہوا ہے یا بڑا لیکن بہر حال کچھ نہ کچھ ہو چکا تھا جس نے اسکی قوم میں تبدیلی پیدا کر دی تھی جسے یہ محسوس تو کر چکا تھا لیکن حقیقت تک رسائی نہ ہو سکی تھی پھر قریش کی محفلوں میں اپنے کچھ دوستوں کو تلاش کرتا ہے، نہ ملنے پر پوچھتا ہے عثمان بن عفان اموی کہاں ہے؟ طلحہ بن عبید اللہ تیمی کہاں ہے؟ فلاں اور فلاں دوست کہاں ہے؟ قوم نے کوئی واضح جواب نہ دیا بعض نے خاموشی اختیار کی، بعض نے توریہ اختیار کیا اور بعض نے اپنی زبانوں کو ایسی باتوں کی طرف موڑ دیا جو ظاہر اور واضح نہ تھیں (یعنی طرف لسانی سے کام لیا)

وَيَرٰى اَبُوْ حُذَيْفَةَ وَيَسْمَعُ، فَيَبْعُدُ الْاَمَدُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطُّمَأْنِيْنَةِ وَالْاَمْنِ وَالرِّضَا، ثُمَّ يُصْبِحُ ذَاتَ يَوْمٍ وَقَدِ انْجَلَتْ لَهُ بَصِيْرَتُهُ، وَوَضَحَ لَهُ وَجْهُ الْحَزْمِ مِنْ اَمْرِهِ، اَنَّ صَدِيْقَهُ اُولٰئِكَ بِمَكَّةَ لَمْ يُفَارِقُوْهَا وَلَمْ يَبْرَحُوْا اَرْضَ الْحَرَمِ، فَمَالَهُ يَسْاَلُ عَنْهُمْ وَلَا يُلِمُّ بِهِمْ، وَلَا يَكَادُ هٰذَا الْخَاطِرُ يَخْطُرُ لَهُ حَتّٰى يَقْصُدَ قَصْدَ فُلَانٍ اَوْ فُلَانٍ مِنْ اُولٰئِكَ الصَّدِيْقِ .

ابو حذیفہ دیکھتا اور سنتا رہتا لیکن اسکے اور اطمینان، امن اور خوشی کے درمیان فاصلوں نے دوری پیدا کر دی، پھر ایک دن صبح ہوتے ہی اس کی بصیرت نے کام دکھایا اور اس پر معاملے کی پریشانی کی وجہ واضح ہو گئی (وہ یہ کہ) اس کے وہ دوست تو مکہ ہی میں ہیں اس سے جدا ہوئے ہیں نہ ارض حرم کو چھوڑ کر گئے ہیں، پھر اس کو کیا ہے کہ ان سے پوچھتا ہے اور نہ ان کے پاس جاتا ہے؟ یہ خیال آتا ہی تھا کہ اس نے ان دوستوں میں سے فلاں یا فلاں کے پاس جانے کا ارادہ کر لیا۔

وَقَدْ اَلَمَّ بِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَكَانَ لَهُ خَلِيْلًا عَلٰى مَاكَانَ بَيْنَهُمَامِنْ تَفَاوُتٍ فِي السِّنِّ، كَانَ عُثْمَانُ قَدْ تَخَطَّى الْاَرْبَعِيْنَ اَوْكَادَ، وَكَانَ اَبُوْحُذَيْفَةَ لَمْ يَبْلُغِ الثَّلَاثِيْنَ بَعْدُ، وَلٰكِنَّ الْوُدَّ كَانَ بَيْنَهُمَا قَدِيْمًا مَتِيْنًا، زَادَتْهُ الصُّحْبَةُ فِي الْاَسْفَارِ قُوَّةً وَاَيْدًا، فَلَمَّا بَلَغَ اَبُوْحُذَيْفَةَ دَارَ عُثْمَانَ وَدَخَلَ عَلَيْهِ تَلَقَّاهُ صَدِيْقُهُ بِمَا تَعَوَّدَ اَنْ يَتَلَقَّاهُ بِهِ مِنَ الْبِشْرِ وَالْبَشَاشَةِ وَمِنَ الرِّفْقِ وَاللِّيْنِ، وَلٰكِنَّ اَبَا حُذَيْفَةَ آنَسَ مِنْ صَدِيْقِهِ عَلٰى ذٰلِكَ كُلِّهِ شَيْئًا مِنْ تَحَفُّظٍ وَاحْتِشَامٍ ،

besturdubooks.wordpress.com

اور وہ (ابو حذیفہ) حضرت عثمان بن عفان ﷺ کے پاس آیا جو عمروں میں باہم تفاوت کے باوجود اسکے گہرے دوست تھے، حضرت عثمان ﷺ کی عمر چالیس سال سے متجاوز ہو چکی تھی یا ہونے کے قریب تھی اور ابو حذیفہ کی عمر تو ابھی تیس سال بھی نہیں تھی لیکن ان دونوں کی باہمی محبت پرانی اور مضبوط تھی، اسفار میں باہمی مرافقت نے قوت اور زیادہ مضبوطی پیدا کردی تھی۔ چنانچہ جب ابو حذیفہ حضرت عثمان ﷺ کے گھر پہنچے اور اندر داخل ہوئے تو حضرت عثمان ﷺ حسب عادت خندہ پیشانی اور خوش گرمی اور مہربانی سے ملے، ابو حذیفہ ان سب باتوں کی وجہ سے اپنے دوست سے مانوس تو ہوئے لیکن کچھ ہچکچاہٹ اور ناگواری سی محسوس کی۔

تخطی: خطو (تفعل) تخطیا (افتعال) اختطاءً تجاوز کرنا، پھاندنا (ن) خطوا قدموں کے درمیان کشادگی کرکے چلنا (تفعیل) تخطیۃً قدموں کو کشادہ کرکے چلنا، زائل کیا جانا۔ متینا: مضبوط، قوی۔ متن (ک) متانۃً مضبوط و قوی ہونا (ن) متونا اقامت کرنا، قسم کھانا (ن، ض) متنا پیٹھ پر مارنا (تفعیل) تمتینا مضبوط بنانا (مفاعلہ) مماتنۃً ٹالنا۔ أیدا: أید (ض) أیدا مضبوط و سخت ہونا، قوی کرنا، ثابت کرنا (تفعل) تأیدا قوی ہونا۔ البشر: کشادہ روئی، چہرہ کی رونق۔ بشر (ض، س) بشرا خوش ہونا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۲۲۸ پر ہے۔ احتشام: حشم (افتعال) احتشاما منقبض ہونا، غضبناک ہونا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۲۰۸ پر ہے۔

قَالَ أَبُوْ حُذَيْفَةَ: لَقَدِ الْتَمَسْتُکَ أَبَا عَمْرٍو فِيْ أَنْدِيَةِ قُرَيْشٍ مُنْذُ عَادَ الْوَفْدُ إِلٰى مَكَّةَ فَلَمْ أَجِدْکَ، فَمَا عَسٰى أَنْ يَكُوْنَ قَدْ حَبَسَکَ عَنْ قَوْمِکَ؟ قَالَ عُثْمَانُ: لَمْ أَنْشَطْ لِهٰذِهِ الْأَنْدِيَةِ وَلَا لِمَا يَدُوْرُ فِيْهَا مِنْ حَدِيْثٍ، قَالَ أَبُوْ حُذَيْفَةَ: فَهَلْ أَنْكَرْتَ مِنْ قَوْمِکَ شَيْئًا؟ وَهُنَا سَكَتَ عُثْمَانُ وَلَمْ يُجِبْ، فَأَعَادَ عَلَيْهِ أَبُوْ حُذَيْفَةَ مَقَالَتَهُ، فَأَمْعَنَ عُثْمَانُ فِي الصَّمْتِ، قَالَ أَبُوْ حُذَيْفَةَ: إِنَّ لَکَ أَبَا عَمْرٍو لَشَأْنًا وَلَا وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى، وَلٰكِنَّ عُثْمَانَ لَمْ يَكَدْ يَسْمَعُ قَسَمَهُ هٰذَا حَتّٰى لَوٰى وَجْهَهُ. وَيَنْظُرُ أَبُوْ حُذَيْفَةَ فَإِذَا وَجْهُ صَاحِبِهِ قَدِ ارْبَدَّ وَظَهَرَ فِيْهِ غَضَبٌ لَمْ يَأْلَفْهُ مِنْهُ قَطُّ، قَالَ أَبُوْ حُذَيْفَةَ: وَيْحَکَ أَبَا عَمْرٍو! إِنَّکَ لَتَعْرِفُ مَا بَيْنَکَ وَبَيْنِيْ مِنَ الْوُدِّ، وَإِنَّکَ لِيْ لَخَلِيْلٌ وَفِيٌّ أَمِيْنٌ، فَأَظْهِرْنِيْ عَلٰى ذَاتِ نَفْسِکَ، قَالَ عُثْمَانُ فِيْ صَوْتٍ وَادِعٍ لَيِّنٍ: فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَسْتَبْقِيَ مَا بَيْنَنَا مِنَ الْوُدِّ فَلَا تَذْكُرِ اللَّاتَ وَالْعُزّٰى وَهٰذِهِ الْآلِهَةَ الَّتِيْ لَا تُغْنِيْ عَنْكُمْ شَيْئًا،

ابو حذیفہ گویا ہوئے کہ اے ابو عمرو! جب سے وفد مکہ واپس آیا ہے میں نے اس

besturdubooks.wordpress.com

وقت سے آپ کو قریش کی محفلوں میں تلاش کیا لیکن آپ کو نہیں پایا، وہ کیا چیز ہو سکتی ہے جس نے آپ کو اپنی قوم سے روکا؟ حضرت عثمان ﷺ نے جواباً فرمایا میں ان مجلسوں میں جانے کو بالکل تیار نہیں ہوں اور نہ ہی ان باتوں کے لئے جو وہاں ہوتی ہیں، ابو حذیفہ نے کہا کیا آپ اپنی قوم سے کسی شئے کا انکار کرتے ہیں؟ اسوقت حضرت عثمان ﷺ خاموش ہو گئے اور کوئی جواب نہ دیا۔ ابو حذیفہ نے اپنی بات دہرائی لیکن حضرت عثمان ﷺ خاموشی میں دور تک چلے گئے (انکی خاموشی گہری ہوگئی) ابو حذیفہ نے کہا اے ابو عمرو! لات وعزیٰ کی قسم! آپ کا کوئی اہم معاملہ ہے، لیکن حضرت عثمان نے یہ قسم سنی نہ تھی (سن تو چکے تھے لیکن سنتے ہی فورا رد عمل ظاہر فرمایا اس قسم کا سننا تھا) کہ حضرت عثمان ﷺ نے اپنا چہرہ پھیر لیا ابو حذیفہ نے دیکھا کہ اچانک ان کے چہرے کا رنگ بدل چکا ہے اور غصہ کے ایسے آثار نمایاں ہیں جن کے بارے میں حضرت عثمان سے وہ مانوس نہ تھا (جو ان سے پہلے کبھی نہ دیکھے تھے) تو ابو حذیفہ نے کہا اے ابو عمرو! تیرے لئے ہلاکت ہو میری اور آپ کی جو محبت ہے اس کو آپ اچھی طرح جانتے ہیں اور بلاشبہ آپ میرے گہرے دوست اور میرے معتمد آدمی ہیں مجھے اپنے بارے میں باخبر کیجئے، تب حضرت عثمان ﷺ نے پر اطمینان اور نرم لہجے میں کہا کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ میری اور آپ کی محبت بحال رہے تو لات، عزیٰ اور ان دوسرے جھوٹے معبودوں کا ذکر چھوڑ دو یہ ایسے الہ ہیں جو تجھے کچھ نفع نہیں پہنچا سکتے۔

أمعن : معن (إفعال) إمعانا مبالغہ کرنا، معاملہ کی گہرائی تک پہنچنا، حق کے انکار کے بعد اقرار کرنا (ن) مَعْنًا ناشکری کرنا (ف) مَعْنًا (ک) مُعُوْنًا آہستہ آہستہ بہنا (تفعّل) تمعّنًا ذلیل وحقیر ہونا۔ لوی: لوی (ض) لَيًّا، لُوِيًّا موڑنا، بٹنا۔ لَيًّا پوشیدہ رکھنا، اعراض کرنا (افتعال) التواءً دشوار ہونا، سستی کرنا۔ اربد: ربد (افعلال) اربداداً خاکستری رنگ والا ہونا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۱۷۱ پر ہے۔

وَهُنَا لِکَ وَجَمَ أَبُوْحُذَيْفَةَ وَجْمَةً قَصِيْرَةً، ثُمَّ قَالَ: وَيْحَکَ أَبَا عَمْرٍو! فَإِنَّکَ إِذَنْ قَدْ صَبَوْتَ؟ قَالَ عُثْمَانُ فِيْ صَوْتٍ أَشَدَّ دَعَةً وَأَعْظَمَ لِيْنًا: لَمْ أَصْبُ أَبَاحُذَيْفَةَ، وَإِنَّمَا اهْتَدَيْتُ، إِنَّکَ فَتًى حَازِمٌ رَشِيْدٌ لَمْ تَتَقَدَّمْ بِکَ السِّنُّ بَعْدُ، وَ لٰکِنَّکَ قَدْ رَأَيْتَ الدُّنْيَا وَطَوَّفْتَ فِيْ أَقْطَارِ الْأَرْضِ وَبَلَوْتَ أَخْبَارَ النَّاسِ وَ جَرَّبْتَ الْأَحْدَاثَ وَالْخُطُوْبَ، أَفَتَرىٰ مِنَ الرُّشْدِ أَنْ يُؤْمِنَ مِثْلُکَ وَمِثْلِيْ لِأَنْصَابٍ مِنْ خَشَبٍ وَصَخْرٍ صَوَّرَهَا النَّاسُ بِأَيْدِيْهِمْ، وَيَسْتَطِيْعُ مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ أَنْ يَجْعَلَهَا

besturdubooks.wordpress.com

جُذَاذًا ؟ قَالَ أَبُوْ حُذَيْفَةَ: مَا أَرَاکَ أَبَا عَمْرٍو إِلَّا رَشِيْدًا، وَلٰكِنِّيْ لَمْ أُفَكِّرْ فِيْ هٰذِهِ الْأَشْيَاءِ قَطُّ، وَإِنَّمَا وَجَدْتُ قَوْمَنَا يَعْبُدُوْنَ هٰذِهِ الْأَنْصَابَ فَصَنَعْتُ صَنِيْعَهُمْ .

اب تو ابوحذیفہ کے ماتھے پر بھی کچھ بل پڑ گئے اور بولے اے ابوعمرو! ہلاکت ہو تیرے لئے کیا تو اسوقت صابی (آبائی دین چھوڑنے والا) ہو گیا ہے؟ حضرت عثمان ﷺ نے انتہائی زیادہ پر اطمینان اور نرم لہجے میں کہا اے ابوحذیفہ! میں نے آبائی دین چھوڑا نہیں بلکہ ہدایت یافتہ ہو گیا ہوں، بلاشبہ آپ ایک دوراندیش اور عقلمند آدمی ہیں ابھی تک آپ کی اتنی عمر نہیں گزری لیکن آپنے دنیا دیکھی ہے اور روئے زمین کے مختلف خطوں میں گھومے ہیں اور لوگوں کی خبروں کو آزمایا ہے، مصائب اور پریشان کن حالات کو پرکھا ہے کیا یہ عقلمندی کی بات ہوگی کہ مجھ جیسا اور تجھ جیسا شخص ان بتوں اور مورتیوں پر جن کو لکڑی اور پتھر سے لوگوں نے اپنے ہاتھوں سے تراشا (گھڑا) ہے اور ان میں سے جو چاہے اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر سکتا ہے ایمان لائے؟ ابوحذیفہ نے کہا اے ابوعمرو! میں آپ کو عقلمند آدمی ہی سمجھتا ہوں لیکن میں نے تو کبھی ان چیزوں کے بارے میں غور نہیں کیا، میں نے اپنی قوم کو ان بتوں کی عبادت کرتے دیکھا میں بھی انہی کی طرح کرنے لگ گیا۔

وجم: وجم (ض) وَجْمًا وُجُوْمًا شدت غم کی وجہ سے ترش رو ہو کر سر جھکانا، مکا مارنا شدت غیظ یا خوف سے گفتگو سے عاجز رہنا، ناپسند کرنا، نرم دل اور غمگین ہونا۔ صبوت: صبا (ف، ک) صَبْأً صُبُوْءًا تبدیلِ مذہب کرنا، صابئین کا دین اختیار کرنا، اچانک پہنچ جانا [الصابی] ایک قوم جو ستاروں کی پرستش کرتی تھی، ایک قول میں وہ نوح علیہ السلام کے دین کے پیروکار تھے، ایک قول یہ ہے کہ انکے علاوہ کوئی اور تھے۔ حازم: حزم (ک) حَزْمًا ہوشیاری اور دوراندیشی سے کام لینا (ض) حَزْمًا باندھنا (س) حَزَمًا سینہ میں کسی چیز کا پھنس جانا (افعال) إحزامًا تنگ کرنا (افتعال) احتزامًا (تفعل) تحزّمًا رسی وغیرہ سے کمر کسنا۔ انصاب: [مفرد] النُّصُب بت، کھڑی کی ہوئی چیز مصیبت۔ نصب (ض، ن) نَصْبًا کھڑا کرنا، تھکانا (س) نَصَبًا تھکنا، کوشش کرنا (تفعیل) تنصیبًا بلند کرنا (مفاعلہ) مناصبۃً دشمنی کرنا، مقابلہ کرنا۔ جذاذا: ٹکڑا، توڑا ہوا۔ جذ ذ (ن) جَذًّا توڑنا، تیز چلنا (تفعیل) تجذیذًا قوم سے اپنی پیروی چاہنا اور ان کی نہ ماننا (تفعّل) تجذّذًا ٹکڑے ٹکڑے ہونا۔

قَالَ عُثْمَانُ: وَإِذَا أَسْفَرَ الْهُدٰى وَحَصْحَصَ الْحَقُّ؟ قَالَ أَبُوْ حُذَيْفَةَ: فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْنَا أَنْ نَهْتَدِيَ وَنَتَّبِعَ الْحَقَّ، مَتٰى تَسْتَصْحِبُنِيْ إِلٰى مُحَمَّدٍ؟ قَالَ

besturdubooks.wordpress.com

عُثْمَانُ: أَلآنَ إِنْ شِئْتَ، وَأَمْسَى أَبُوْحُذَيْفَةَ مُسْلِمًا، وَدَخَلَ بِإِسْلَامِهِ عَلَى ثُبَيْتَةَ فَلَمْ تَكَدْ تَسْمَعُ لَهُ حَتَّى آمَنَتْ بِمُحَمَّدٍ وَمَا جَاءَ بِهِ، وَسَمِعَ الْغُلَامُ سَالِمٌ حَدِيْثَهُمَا فَمَالَتْ إِلَيْهِ نَفْسُهُ، وَإِذَا هُوَ يُؤْمِنُ كَمَا آمَنَا، وَلَمْ يَتَقَدَّمِ اللَّيْلُ حَتَّى زَادَتْ بُيُوْتُ الْإِسْلَامِ فِي مَكَّةَ بَيْتًا.

تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا جب ہدایت اور حق روز روشن کی طرح واضح ہو جائیں (تو پھر؟) ابوحذیفہ بولے! تو پھر ہم پر لازم ہے کہ ہدایت پائیں اور حق کی پیروی کریں تو آپ مجھے کب اپنے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر جاؤ گے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر آپ چاہیں تو ابھی (چلتے ہیں) اور (بالآخر) ابوحذیفہ مسلمان ہو گئے اور اپنے اسلام کے ساتھ ثبیتہ کے پاس تشریف لائے انہوں نے جونہی انکی بات سنی وہ بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور جو کچھ وہ لائے تھے اس پر ایمان لے آئیں، انکے غلام سالم نے ان دونوں کی بات سنی تو اس کا جی بھی اسلام کی طرف للچایا تو اسی لمحہ ان دونوں کی طرح وہ بھی ایمان لے آئے (اس طرح) ایک رات بھی نہ گزری تھی کہ مکہ کے اندر اسلام کے گھروں میں ایک اور گھر کا اضافہ ہو گیا۔

أسفر: سفر (افعال) اِسفارًا روشن ہونا، واضح ہونا (ن) سُفورًا روشن ہونا، چہرہ کھولنا، سفر کے لئے روانہ ہونا حصحص: حصحص (فعلل) حصحصۃً پوشیدگی کے بعد ظاہر ہونا، مضبوط و مستحکم کرنے کے لئے حرکت دینا (تفعلل) تحصحصا زمین سے چمٹنا اور برابر ہونا (تفعلل) تحصحصا زمین سے چمٹنا، اور برابر ہونا۔

وَتَمْضِي أَيَّامٌ قَلِيْلَةٌ وَإِذَا ثُبَيْتَةُ تَعْلَمُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَدْعُوْ إِلَى إِعْتَاقِ الرَّقِيْقِ، وَيَعِدُ الَّذِيْنَ يَفُكُّوْنَ الرِّقَابَ مَغْفِرَةً مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةً وَرِضْوَانًا: فَتَدْعُوْ إِلَيْهَا غُلَامَهَا ذَاكَ الْفَارِسِيَّ وَتَقُوْلُ لَهُ: اِذْهَبْ سَالِمُ فَإِنِّي قَدْ سَيَّبْتُكَ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَوَالِ مَنْ شِئْتَ، قَالَ سَالِمٌ لِأَبِي حُذَيْفَةَ: فَهَلْ لَكَ فِي أَنْ تَكُوْنَ لِي وَلِيًّا؟ قَالَ أَبُوْ حُذَيْفَةَ: هَيْهَاتَ! لَنْ أَتَّخِذَكَ مَوْلًى، وَإِنَّمَا أَنْتَ ابْنٌ لِي مُنْذُ الْيَوْمِ.

تھوڑے ہی دن گزرے تھے جب حضرت ثبیتہ رضی اللہ عنہا کو معلوم ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم غلام کو آزاد کرنے کی دعوت دیتے ہیں اور ان لوگوں کے لئے جو گردنوں (انسانوں) کو غلامی سے نجات دلاتے ہیں مغفرت و رحمتِ خداوندی اور باری تعالیٰ کی رضا کا وعدہ فرماتے ہیں تو انہوں نے اپنے اس فارسی غلام کو اپنے پاس بلایا اور اس سے فرمایا اے سالم رضی اللہ عنہ! جا تجھے میں نے اللہ کے لئے آزاد کیا چنانچہ تو جس کو چاہے اپنا آقا بنا لے تو سالم رضی اللہ عنہ نے ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ

besturdubooks.wordpress.com
سے عرض کیا، کیا آپ میرے آقا بننا پسند کریں گے؟ ابو حذیفہ ﷺ نے فرمایا یہ نہیں ہوسکتا، میں ہرگز آپ کو اپنا مولیٰ نہیں بناؤں گا بلاشبہ آج سے آپ میرے بیٹے ہیں۔

سیبتک: سیب (تفعیل) تسییبا آزاد کرنا (ض) سیبا ہر طرف کو بہنا، تیز چلنا، بغیر غور وفکر کے بولنا۔

اِسْتَوْثَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لِدَعْوَتِہٖ وَلِأَصْحَابِہٖ وَلِنَفْسِہٖ مِنْ حَیَّیْ یَثْرِبَ: اَلْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ، وَعَاهَدَهُمْ أَنْ يُؤْوُوْهُ وَيَنْصُرُوْهُ وَيَحْمُوْا ظَهْرَهٗ وَيُقَاتِلُوْا مِنْ دُوْنِہٖ مَنْ بَغٰی عَلَيْهِ أَوْ أَرَادَهٗ بِسُوْءٍ حَتّٰی يُبَلِّغَ رِسَالَاتِ رَبِّهٖ. وَبَايَعَهٗ عَلٰی هٰذَا الْعَهْدِ نُقَبَاءُ هٰذَيْنِ الْحَيَّيْنِ الْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ، ثُمَّ أَذِنَ اللّٰہُ بَعْدَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ فِی الْهِجْرَةِ إِلٰی مُسْتَقَرِّهِمُ الْجَدِيْدِ، وَكَانَ الْإِسْلَامُ قَدْ سَبَقَهُمْ إِلٰی يَثْرِبَ، بَشَّرَ بِهٖ مَنْ أَرْسَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ لِيُبَشِّرَ بِهٖ، فَكَانَتِ الْهِجْرَةُ إِلٰی دَارٍ اِسْتَقَرَّ فِيْهَا الْإِسْلَامُ قَبْلَ أَنْ يَّسْتَقِرَّ فِيْهَا الْمُهَاجِرُوْنَ، وَقَدْ أَذِنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ لِأَصْحَابِهٖ فِی الْهِجْرَةِ إِلَی الْمَدِيْنَةِ، فَجَعَلُوْا يَذْهَبُوْنَ إِلَيْهَا أَرْسَالًا، وَهُوَ ﷺ مُقِيْمٌ بِمَكَّةَ يَنْتَظِرُ أَنْ يَّأْذَنَ اللّٰہُ لَهٗ فِی الْخُرُوْجِ.

رسول اللہ ﷺ نے یثرب کے دو قبیلوں اوس وخزرج سے اپنی دعوت، اپنے اصحاب اور اپنی جان کا وثیقہ لیا اور ان سے معاہدہ کیا کہ وہ آپ کو ٹھکانہ دیں گے، آپ کی مدد اور پشت پناہی کریں گے اور جو آپ ﷺ پر زیادتی کرے گا یا برائی کا ارادہ کریگا اسکے خلاف جنگ کریں گے یہاں تک کہ وہ (آپ) اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیں، اوس وخزرج دونوں قبیلوں کے سرداروں نے اس معاہدہ پر بیعت کی پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ اور مسلمانوں کو نئے ٹھکانے کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت مرحمت فرمادی۔ اسلام تو ان سے پہلے ہی یثرب میں پھیل چکا تھا اسکی خوشخبری اس شخص نے دی جس کو رسول اللہ ﷺ نے بھیجا تھا تا کہ وہ اسکی خبر لائے، یہ ایسے دار کی طرف ہجرت تھی جس میں مہاجرین کے ٹھہرنے سے پہلے اسلام کا غلبہ ہو چکا تھا۔ آپ ﷺ نے اپنے اصحاب کو مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت دی، تو صحابہ کرام مدینہ کی طرف گروہ در گروہ جانے لگے اور آپ ﷺ خود مکہ مکرمہ ہی میں قیام پذیر ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نکلنے کی اجازت کا انتظار فرمانے لگے۔

وَاجْتَمَعَتْ جَمَاعَةُ الْمُسْلِمِيْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ إِلٰی إِخْوَانِهِمْ مِّنَ الْأَنْصَارِ فِیْ قُبَاءَ، وَجَعَلُوْا يَنْتَظِرُوْنَ أَنْ يَّقْدَمَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ، وَكَانُوْا فِیْ أَثْنَاءِ ذٰلِكَ

besturdubooks.wordpress.com

يُقِيمُونَ الصَّلاةَ كَمَا كَانُوا يُقِيمُونَهَا بِمَكَّةَ، وَيَنظُرُ الْمُسْلِمُونَ فَإِذَا أَقْرَؤُهُمْ لِلْقُرْآنِ وَأَحْفَظُهُمْ عَنِ النَّبِيِّ سَالِمُ بْنُ أَبِي حُذَيْفَةَ، فَيُقَدِّمُونَهُ لِيَؤُمَّهُمْ فِي الصَّلاةِ وَفِيهِمْ أَعْلامٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ، مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الَّذِي كَانَ إِسْلامُهُ فَتْحًا، وَهِجْرَتُهُ نَصْرًا، وَخِلافَتُهُ رَحْمَةً، كَمَا قَالَ فِيمَا بَعْدُ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ.

ادھر مسلمان مہاجرین کی جماعت اپنے انصار بھائیوں کے پاس قبا میں جمع ہوگئی اور سب (مل کر) رسول اللہ ﷺ کی آمد کا انتظار کرنے لگے، اس دوران وہ اسی طرح نماز پڑھتے رہتے تھے جس طرح مکہ میں پڑھتے تھے اور مسلمانوں نے غور وفکر کیا (جس کے نتیجہ میں) ان پر ظاہر ہوا کہ) ان سب میں بڑے ماہر قرآن اور نبی کریم ﷺ سے زیادہ محفوظ کرنے والے سالم بن ابی حذیفہ رضی اللہ عنہ ہیں چنانچہ نماز کی امامت کے لئے ان کو آگے کرتے حالانکہ ان کے اندر مہاجرین کی نمایاں شخصیات موجود تھیں جن میں ایک حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے جن کا اسلام فتح، ہجرت نصرت اور خلافت رحمت تھی جیسا کہ بعد میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا

وَيَنظُرُ الْمُشْرِكُونَ وَالْمُنَافِقُونَ مِنَ الْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ فَيَرَوْنَ هٰذِهِ الْجَمَاعَةَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ يُقَدِّمُونَ سَالِمًا لِيَؤُمَّهُمْ فِي الصَّلاةِ، فَيُكْبِرُونَ مِنْ أَمْرِ سَالِمٍ هٰذَا بَادِيَ الرَّأْيِ، ثُمَّ لَا يَلْبَثُونَ أَنْ يَذْكُرُوهُ وَيَعْرِفُوهُ، يَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: أَلا تَرَوْنَ إِلَى هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يُصَلِّي بِهٰذِهِ النَّاجِمَةِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ مَنْ هَاجَرَ مِنْهُمْ إِلَى الْمَدِينَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِهَا! إِنَّهُ سَالِمٌ، أَلا تَذْكُرُونَ سَالِمًا؟ فَيَجْهَدُ الْقَوْمُ أَنْفُسَهُمْ لِيَذْكُرُوهُ، وَلٰكِنَّ بَعْضَهُمْ يُعِيدُ عَلَيْهِمْ قِصَّةَ ذٰلِكَ الْيَهُودِيِّ الَّذِي كَانَ يَعْرِضُ عَلَى الْعَرَبِ وَالْيَهُودِ صَبِيًّا حَدَثًا لَا يُحْسِنُ الْعَرَبِيَّةَ وَلَا يَفْهَمُهَا. وَمَا هِيَ إِلَّا أَنْ يَسْمَعُوا بَدْءَ هٰذِهِ الْقِصَّةِ حَتَّى يَسْتَحْضِرُوا سَائِرَهَا، وَحَتَّى يَرَوْا ذٰلِكَ الصَّبِيَّ الَّذِي مَسَّهُ الضُّرُّ وَظَهَرَ عَلَيْهِ الْبُؤْسُ وَزَهِدَ فِيهِ الْعَرَبُ وَالْيَهُودُ جَمِيعًا، وَاشْتَرَتْهُ ثُبَيْتَةُ بِنْتُ يَعَارٍ لَا رَغْبَةً فِيهِ بَلْ عَطْفًا عَلَيْهِ،

اوس وخزرج کے مشرک اور منافق لوگ جائزہ لیتے تو دیکھتے کہ مہاجرین اور انصار کی یہ جماعت نماز کی امامت کیلئے سالم کو آگے کرتے ہیں، بظاہر وہ حضرت سالم رضی اللہ عنہ کے اس معاملہ کو بڑا سمجھتے پھر ان کا استحضار کرنے اور پہچاننے سے توقف نہ کرتے ایک دوسرے کو کہتے کہ کیا تم دیکھتے نہیں ہو اس شخص کو جو محمد ﷺ کے اصحاب کی اس نئی جماعت کو نماز پڑھاتا

besturdubooks.wordpress.com

ہے؟ جن میں سے بعض نے تو مدینہ کی طرف ہجرت کی ہے اور بعض مدینہ ہی کے باسی ہیں، یقیناً یہ شخص سالم ہے کیا تمہیں سالم کا استحضار نہیں ہے؟ ساری قوم ان کو ذہن میں لانے کی کوشش کرتی تا کہ ان کو یاد کریں کہ اچانک ان میں سے کوئی ان کیلئے اس یہودی کا قصہ دہراتا جو عرب اور یہودیوں کو ایک ایسا نوعمر بچہ پیش کرتا تھا جو اچھے طریقہ سے عربی جانتا تھا اور نہ ہی سمجھتا تھا۔ یہ صرف اس لئے کرتے کہ وہ اس واقعہ کی ابتداء سن کر بقیہ قصہ کا استحضار کریں اور اس بچے کو دیکھیں جس کو تکلیف لاحق ہوئی، تنگ حالی اس پر غالب آگئی اور عرب و یہود سب نے اس کو حقیر سمجھا اور ثبیتہ بنت یعار نے بھی اس کو چاہت کی بناء پر نہیں بلکہ اس پر رحم کھاتے ہوئے خریدا۔

ثُمَّ يَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: لَوْعَاشَ سَلَّامُ بْنُ جُبَيْرٍ لَرَأَى مِنْ صَبِيِّهِ ذَاكَ عَجَبًا، ثُمَّ يَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: أَلَا تَرَوْنَ إِلَى هٰذِهِ النَّاجِمَةِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ يَؤُمُّهُمْ فَارِسِيٌّ قَدْ كَانَ بِالْأَمْسِ عَبْدًا؟ ثُمَّ يَرُدُّ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ رَجْعَ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَيَقُوْلُ: إِنَّ لِهٰؤُلَاءِ النَّاسِ لَشَأْنًا. إِنَّهُمْ يُسَوِّدُوْنَ الْعَبِيْدَ، وَيُلْغُوْنَ مَا بَيْنَ الْأَحْرَارِ وَالرَّقِيْقِ مِنَ الْفُرُوْقِ، وَإِنَّا لَنَرْحَمُ قُرَيْشًا مِمَّا أَلَمَّ بِهَا، وَإِنَّا لَنَعْذِرُ قُرَيْشًا مِمَّا فَعَلَتْ بِمُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ، وَلَوِ اسْتَطَعْنَا لَفَتَنَّاهُمْ كَمَا فَتَنَتْهُمْ قُرَيْشٌ، وَلَنَفَيْنَاهُمْ عَنْ أَرْضِنَا كَمَا نَفَتْهُمْ قُرَيْشٌ، وَلٰكِنْ هَلْ إِلٰى هٰذَا مِنْ سَبِيْلٍ؟ فَيَقُوْلُ قَائِلُهُمْ: هَيْهَاتَ! لَقَدْ آمَنَ لَهُمْ أُولُوا الْبَأْسِ وَالْقُوَّةِ مِنْ قَوْمِنَا،

پھر ایک دوسرے سے کہتے کہ اگر سلام بن جبیر زندہ ہوتا تو اپنے اس غلام کو انوکھا سمجھتا پھر ایک دوسرے سے کہتے کہ کیا تم دیکھتے نہیں ہو محمد ﷺ کے اصحاب کی اس نئی جماعت کو جن کی امامت ایک ایسا فارسی کرتا ہے جو کل تک غلام تھا؟ ایک دوسرے کو اس (مذکورہ) بات کا جواب دیتے ہوئے کہتے ان لوگوں کا تو کوئی الگ معاملہ ہے، یہ غلام کو سردار بناتے ہیں، آزاد اور غلام کے درمیان تمام فرق ختم کرتے ہیں۔ یقیناً قریش پر ان کی وجہ سے جو (ضرر) لاحق ہوا ہے ہمیں شفقت کرنی چاہئے اور قریش نے جو معاملہ محمد ﷺ اور ان کے اصحاب کے ساتھ کیا اس میں انہیں معذور سمجھنا چاہیے اگر ہم قادر ہوتے تو ان کو ایسے ہی سخت تکلیف دیتے جیسے قریش نے ان کو سخت تکلیف دی ہے اور ہم بھی ان کو اپنی زمین سے ایسے نکال دیتے جیسے قریش نے ان کو نکالا لیکن اس کا کوئی طریقہ ہے؟ انہیں میں سے کسی نے کہا کہ ایسا کرنا تو بہت بعید ہے کیونکہ انکو ہماری قوم کے طاقتور اور قوی لوگوں نے پناہ دی ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

یلغون: لغو(افعال) إلغاءً باطل کرنا محروم کرنا(ن) لغواً (س) لغی غلطی کرنا بصلہ [با] مشتاق ہونا (مفاعلہ) ملاغاۃً ہنسی مذاق کرنا (استفعال) استلغاءً گفتگو کرانا، لغت سننا۔

وَلٰكِنَّ فَرِيقًا مِّنْ هٰؤُلَاءِ الْمُتَحَدِّثِينَ يَسْمَعُونَ ثُمَّ يُنْكِرُونَ ثُمَّ يُؤْثِرُونَ الصَّمْتَ، ثُمَّ يَخْلُوا بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَيَسْتَأْنِفُونَ بَيْنَهُمْ حَدِيثًا جَدِيدًا يَعْجَبُونَ فِيهِ مِنْ أَمْرِ هٰذَا الَّذِي كَانَ عَبْدًا بِالْأَمْسِ، ثُمَّ هُوَ يَؤُمُّ الْأَحْرَارَ فِي صَلَاتِهِمُ الْيَوْمَ، ثُمَّ يَتَتَبَّعُونَ الْمُهَاجِرِينَ فَيَرَوْنَ فِيهِمْ نَفَرًا غَيْرَ قَلِيلٍ مِنَ الرَّقِيقِ الَّذِينَ أُعْتِقُوا، أَعْتَقَهُمْ إِسْلَامُهُمْ، ثُمَّ يَتَتَبَّعُونَ سِيرَةَ الْأَحْرَارِ الْأَشْرَافِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَعَ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ رُدَّتْ عَلَيْهِمُ الْحُرِّيَّةُ بَعْدَ أَنْ نَشَأُوا فِي الرِّقِّ،

لیکن ان باتیں کرنے والوں میں سے ہی ایک گروہ ایسا بھی تھا جو ان کی باتیں سنتا، اوپرا سمجھتا، خاموشی اختیار کرتا پھر علیحدگی میں ایک دوسرے سے ملتے تو ایک نئی بات شروع کرتے اس میں اس شخص کے معاملہ کو بھلا سمجھتے جو پہلے غلام تھا اور آج نماز میں آزاد لوگوں کی امامت کرتا ہے پھر وہ مہاجرین کی ٹوہ میں لگتے تو دیکھتے کہ ان میں ایک غیر معمولی جماعت ان غلاموں کی ہے جو آزاد کیے گئے اور انکو انکے اسلام نے آزاد کرایا پھر وہ آزاد شریف الاصل مسلمانوں کی ٹوہ میں لگتے ہیں کہ ان کا معاملہ ان لوگوں کے ساتھ جنہوں نے غلامی میں نشو ونما پائی اور پھر آزاد کر دیے گئے کیسا ہے؟

فَيَرَوْنَهَا تَقُومُ عَلَى الْإِخَاءِ وَالْعَدْلِ وَالنَّصَفَةِ وَالْمُسَاوَاةِ، ثُمَّ يَتَحَدَّثُونَ فِي ذٰلِكَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَوْمِهِمْ، فَيَقُولُ لَهُمْ هٰؤُلَاءِ: إِنَّ الْإِسْلَامَ لَا يُفَرِّقُ بَيْنَ الْحُرِّ وَالرَّقِيقِ، وَلَا بَيْنَ النَّاسِ إِلَّا بِالتَّقْوٰى وَبِمَا يُقَدِّمُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ مِنَ الْبِرِّ وَالْخَيْرِ وَعَمَلِ الصَّالِحَاتِ، هُنَالِكَ تَطْمَحُ قُلُوبُهُمْ إِلَى هٰذِهِ الْمُسَاوَاةِ الَّتِي لَمْ يَسْمَعُوا بِهَا مِنْ قَبْلُ، وَإِلَى هٰذَا الْعَدْلِ الَّذِي لَمْ يَأْلَفُوهُ، وَإِذَا هُمْ يَمِيلُونَ إِلَى الْإِسْلَامِ، ثُمَّ يُسْرِعُونَ إِلَيْهِ، ثُمَّ يَحْرِصُونَ عَلَى أَنْ يَؤُمَّهُمْ سَالِمُ بْنُ أَبِي حُذَيْفَةَ، ذٰلِكَ الَّذِي كَانَ عَبْدًا بِالْأَمْسِ فَأَصْبَحَ يَؤُمُّ الْأَشْرَافَ مِنْ قُرَيْشٍ وَمِنَ الْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ حِينَ يَقُومُونَ بِصَلَاتِهِمْ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ.

چنانچہ وہ دیکھتے کہ وہ بھائی چارگی، عدل وانصاف اور برابری کو قائم رکھتے ہیں پھر اس بارے میں اپنی قوم کے مسلمانوں سے بات کرتے تو وہ مسلمان ان کو بتلاتے کہ اسلام

besturdubooks.wordpress.com

بلاشبہ آزاد، غلام اور دوسرے لوگوں کے درمیان محض تقویٰ، ان کی نیکی، اچھائی اور ان اعمالِ صالحہ کی وجہ سے، جو وہ اپنے لئے آئندہ کی زندگی کیلئے کرتے ہیں، تفریق کرتا ہے (وگرنہ ان میں کوئی تفریق نہیں ہے) اب ان کے دل اس مساوات کی طرف جس کو پہلے انہوں نے کبھی نہ سنا تھا اور اس انصاف کی طرف جو کہ ان کے لئے نامانوس تھا، متوجہ ہوئے اور اسلام کی طرف رغبت کرنے لگے پھر اسکی طرف جلدی کی (جلد ہی اس میں داخل ہو گئے) پھر یہ بھی حرص کرنے لگے کہ وہی سالم بن حذیفہ ﷺ جو کل تو غلام تھے اور اب قریش اور اوس و خزرج کے معزز لوگ جب اللہ کے سامنے نماز ادا کرتے ہیں وہ ان کی امامت کرتے ہیں، ان کی امامت کریں۔

تطمیح: طمح (ف) طمحا، طماحا دیکھنا، نگاہ اٹھنا، مغرور ہونا (ف) طماحا سرکش ہونا (تفعیل) طمیحا پھینکنا، اگلی ٹانگوں کو اٹھانا۔

☆☆☆☆☆☆☆

اَلْفِرْدَوْسُ الْاِسْلَامِیُّ فِیْ قَارَّةِ آسِیَا

(للاستاذ علی الطنطاوی)(1)

نَحْنُ اْلآنَ فِی الْهِنْدِ، فِی الْقَارَّةِ الَّتِیْ حَكَمْنَاهَا اَلْفَ سَنَةٍ، فِی الدُّنْیَا الَّتِیْ كَانَتْ لَنَا وَخُذْنَا، وَكُنَّا نَحْنُ سَادَتُهَا، فِی (الْفِرْدَوْسِ الْاِسْلَامِیِّ الْمَفْقُوْدِ) حَقًّا وَلَئِنْ كَانَتْ لَنَا فِیْ اَسْبَانِیَا اَنْدُلُسُ فِیْهَا عِشْرُوْنَ مِلْیُوْنًا، فَلَقَدْ كَانَ لَنَا هٰهُنَا اَنْدَلُسُ اَكْبَرُ، فِیْهَا الْیَوْمَ اَرْبَعْمِائَةِ مِلْیُوْنَ، خُمُسُ سُكَّانِ الْاَرْضِ، وَلَئِنْ

---

(1) علی بن مصطفے طنطاوی ۱۳۲۷ھ میں دمشق میں پیدا ہوئے، آپکے والد ماجد بہت بڑے مفتی تھے آپ نے علماء دمشق سے شرف تلمذ حاصل کیا، آپکے مایہ ناز اساتذہ میں شیخ ابو خیر میدانی اور شیخ صالح تیونسی سرفہرست ہیں، کچھ عرصہ مدرسہ نظامیہ میں بھی اپنے علم کی پیاس بجھائی، سال سے کچھ کم عرصہ دارالعلوم مصریہ میں بھی تعلیم حاصل کرنے کا شرف حاصل ہوا، اسکے بعد ایک طویل عرصہ تک عراق، مصر اور لبنان میں صحافت اور لغت عربیہ کی خدمات میں مشغول رہے، ۱۹۴۰ء میں قضا کے عہدے پر فائز ہونے کے باوجود درس وتدریس کا مشغلہ نہ چھوڑا، آپ دمشق میں عدالت تمییز کے مشیر کار بھی رہے، پھر زمانے کے ناگہانی حوادث کی وجہ سے آپ کو سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر حجاز منتقل ہونا پڑا، وہاں مکہ کی ایک یونیورسٹی میں استاذ کے مرتبہ پر فائز رہے، وہیں سے ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر احادیث بیان کرنے اور سوالات کے جواب دینے میں مصروف ہوئے اور اپنے وسیع علم وادب سے عوام کو بہت فائدہ پہنچایا، استاذ علی طنطاوی ان کبار ادباء میں سے تھے جن کو عرب دنیا میں بہت ہی پذیرائی حاصل ہوئی آپ کا انداز تصنیف خوشنما، فصاحت وبلاغت سے مزین اور جدید وقدیم انداز کے محاسن سے مرصع ہے، یہ مقالہ جس میں تاریخ ہند ہے ہندوستان کی سیاحت کے بعد لکھا اور اس میں بھی آپکا عربی ادب میں شہسوار ہونا معلوم ہوتا ہے، آپکی بہت ساری تصانیف میں سے چند مشہور تصانیف "ابو بکر الصدیق، عمر بن خطاب، رجال فی التاریخ، قصص من التاریخ" ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

تَرَكْنَا فِي الْأَنْدَلُسِ مِنْ بَقَايَا شُهَدَائِنَا وَدِمَاءِ أَبْطَالِنَا، وَلَئِنْ خَلَّفْنَا فِيهَا مَسْجِدَ قُرْطُبَةَ وَالْحَمْرَاءَ، فَإِنَّ لَنَا فِي كُلِّ شِبْرٍ مِنْ هٰذِهِ الْقَارَّةِ دَمًا زَكِيًّا أَرَقْنَاهُ، وَحَضَارَةً خَيِّرَةً وَشَّيْتُ جَنَبَاتِهَا، وَطَرَّزَتْ حَوَاشِيَهَا، بِالْعِلْمِ وَالْعَدْلِ وَالْمَكْرُمَاتِ وَالْبُطُولَاتِ، وَإِنَّ لَنَا فِيهَا مَعَاهِدَ وَمَدَارِسَ، كَمْ أَنَارَتْ عُقُولًا وَفَتَحَتْ لِلْحَقِّ قُلُوبًا وَلَا تَزَالُ تَفْتَحُ الْقُلُوبَ وَتُنِيرُ الْعُقُولَ، وَإِنَّ لَنَا فِيهَا آثَارًا تَفُوقُ بِجَمَالِهَا وَجَلَالِهَا الْحَمْرَاءَ وَحَسْبُكُمْ (تَاجُ مَحَل) أَجْمَلُ بِنَاءٍ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ.

براعظم ایشیا میں گلشن اسلامی

ہم اب ہندوستان میں اس براعظم میں ہیں جس پر ہزار سال تک ہم نے حکومت کی، اس دنیا میں جو صرف اور صرف ہماری تھی اور ہم ہی اس (گم کردہ جنت نما اسلامی قلمرو) کے حکمران تھے، اگر ہسپانیہ میں ہمارے لئے اندلس تھا جس کی آبادی بیس ملین تھی تو ہمارے لئے یہاں ایک بڑا اندلس (ہندوستان) ہے، جس میں آج چار سو ملین لوگ یعنی زمین کی کل آبادی کا پانچواں حصہ (۱/۵) رہ رہے ہیں، اگر اندلس میں ہم اپنے شہداء کی باقیات اور اپنے بہادروں کے خون چھوڑ آئے ہیں اور اگر ہم نے وہاں جامع مسجد قرطبہ اور قلعہ حمراء چھوڑا تو اس سرزمین (ہندوستان) کی ہر بالشت پر ہم نے اپنا مقدس لہو گرایا ہے، اس کے کونے کونے میں ایسی شائستہ تہذیب (چھوڑی) ہے جس نے اسکے کونے کونے کو مزین کر دیا ہے اور ملک کے گوشوں پر علم، عدل، سخاوت اور شجاعت کے ذریعے اپنا رنگ جمایا، یہاں پر ہمارے معابد اور مدارس ہیں جنہوں نے کتنی عقلوں کو منور کیا، حق کیلئے کتنے دلوں کو کھولا اور تا حال عقلوں کو منور اور دلوں کو کھول رہے ہیں اس میں ہمارے کچھ ایسے آثار ہیں جو اپنے جمال وجلال کی وجہ سے حمراء پر فائق ہیں (سے بڑھ گئے ہیں) آپ تاج محل کو لے لیجئے جو روئے زمین کی (بنائی گئی عمارتوں میں سے) خوبصورت ترین عمارت ہے۔

<u>قارۃ</u>: براعظم، خشکی [جمع] قارّات۔ <u>أسبانیا</u>: ہسپانیہ، جہاں پہلے مسلمانوں کی حکمرانی تھی اس کو اندلس کہتے تھے آج عیسائیوں کی حکومت ہے اور اس کا موجودہ نام اسپین ہے۔ <u>أبطال</u>: [مفرد] بَطَلٌ بہادر۔ بَطُلَ (ک) بَطَالَۃً بُطُولَۃً دلیر ہونا (إفعال) إبطالاً لغو کام کرنا، ضائع کرنا (تفعّل) تَبَطُّلًا بہادر بننا، بے کار رہنا۔ <u>أرقنا</u>: روق (إفعال) إراقۃً گرانا، بہانا (ن) رَوْقًا صاف ہونا، فضیلت وخوبی میں بڑھ جانا۔ رَوْقًا تعجب میں ڈالنا، پسند آنا۔ <u>حضارۃ</u>: شہری بود و باش، شہر اور آباد مکانات، اسکے مد مقابل بَدَاوۃ (دیہات)

besturdubooks.wordpress.com

آتا ہے۔ **وشیت**: وشی (ض) وشیا، وشیۃ منقش کرنا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۵۵ پر ہے۔ **جنباتها**: [مفرد] الجانب جانبین، گوشے، انسان کا پہلو، دیگر جمع جوانب بھی آتی ہے۔ جنب (اِفعال) اِجتنابا پہلو میں چلنا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۸۲ پر ہے۔ **طرزت**: طرز (تفعیل) تطریزا بیل بوٹے بنانا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۵۵ پر ہے۔

لَقَدْ مَرَّتْ بِالْهِنْدِ أَرْبَعَةُ عُهُوْدٍ إِسْلَامِيَّةٍ، عَهْدُ الْفَتْحِ الْعَرَبِيِّ، ثُمَّ عَهْدُ الْفَتْحِ الْأَفْغَانِيِّ، ثُمَّ عَهْدُ الْمَمَالِيْكِ، ثُمَّ عَهْدُ الْمُغَلِ. كَانَ أَوَّلُ مَنْ حَمَلَ إِلَى الْهِنْدِ لِوَاءَ الْإِسْلَامِ، مُحَمَّدَ بْنَ الْقَاسِمِ الثَّقَفِيُّ، اَلْقَائِدَ الشَّابَّ الَّذِيْ هَجَرَ مَنَازِلَ قَوْمِهٖ فِي الطَّائِفِ، وَمَشٰى إِلَى الْعِرَاقِ فِيْ رِكَابِ ابْنِ عَمِّهِ الْحَجَّاجِ، الَّذِيْ ظَلَمَ كَثِيْرًا وَقَسَا كَثِيْرًا، وَكَانَتْ لَهٗ هَنَاتٌ غَيْرُ هَيِّنَاتٍ، وَلٰكِنَّهٗ هُوَ الَّذِيْ أَبْقٰى لَنَا الْعِرَاقِيْنَ وَفَتَحَ لَنَا الْمَشْرِقَ كُلَّهٗ وَالسِّنْدَ فَبَعَثَ الْمُهَلَّبَ الْعَظِيْمَ حَتّٰى أَطْفَأَ نَارَ الْحَرْبِ الْأَهْلِيَّةِ الَّتِيْ ضَرَمَهَا الْخَوَارِجُ، وَأَرْسَلَ قُتَيْبَةَ الْعَظِيْمَ حَتّٰى فَتَحَ سَمَرْقَنْدَ وَبُخَارٰى وَتُرْكِسْتَانَ، وَأَوْفَدَ ابْنَ عَمِّهٖ مُحَمَّدًا الْعَظِيْمَ حَتّٰى فَتَحَ السِّنْدَ

ہندوستان پر اسلامی تاریخ کے چار ادوار گزرے ہیں:

(۱) عربی فتوحات کا دور (۲) افغانی فتوحات کا دور (۳) دور سلاطین (۴) مغل دور حکومت۔

ہندوستان کی طرف پہلی دفعہ اسلام کا جھنڈا جس نے اٹھایا وہ محمد بن قاسم (1) ثقفی ہیں یہ وہ نوجوان قائد ہیں جنہوں نے طائف میں اپنی قوم کے مسکن کو خیر باد کہا اور اپنے چچازاد حجاج کی جماعت میں عراق آئے، وہ حجاج جس نے بہت ظلم ڈھائے، بہت سختی کی اور اس کیلئے ایسی مصیبتیں ہیں (ایسے گھناؤنے اعمال ہیں) جو کمزور نہیں ہیں لیکن یہ وہی ہے جس نے ہمارے لئے عراقین کو باقی (قابو میں) رکھا اور ہمارے لئے پورے مشرق اور

(1) محمد بن القاسم بن الحکم بن ابی عقیل الثقفی، یہ حجاج بن یوسف کے چچازاد بھائی اور داماد تھے، حجاج نے ان کو سندھ کی طرف لشکر دے کر بھیجا، انہوں نے سندھ کو فتح کیا اور پھر آگے بڑھتے گئے اور علاقوں پر علاقے فتح کرتے ہوئے ملتان کو بھی فتح کیا، ادھر حجاج بن یوسف اور ولید بن عبدالملک وفات پا گئے، سلیمان بن عبدالملک نے ولید بن عبدالملک کی جگہ سنبھالی اور یزید بن عبدالملک سندھ کا گورنر بنا، اس نے محمد بن قاسم کو قید کیا ان کی یہ حالت دیکھ کر اہل سندھ کی چیخیں نکل گئیں، ان کی تصویریں بھی بنائی گئیں صالح نامی شخص نے جو کہ سلیمان کے زمانہ میں عراق کا گورنر تھا محمد بن قاسم اور ان کے قبیلہ والوں کو بہت اذیتیں دیں بالآخر محمد بن قاسم سمیت سب کو شہید کر دیا گیا یوں صالح نے اپنے بھائی آدم کے قتل کا بدلہ چکا لیا جس کو حجاج نے قتل کرایا تھا، سندھ کی فتح کے وقت محمد بن قاسم کی عمر ۱۷ سال تھی ۹۶ھ میں ان کو شہید کر دیا گیا۔

besturdubooks.wordpress.com

سندھ کو فتح کیا۔ اس نے عظیم کمانڈر مہلب کو (خوارج کی سرکوبی کے لئے) بھیجا اور انہوں نے دروں خانہ کی وہ آگ جو خوارج نے بھڑکائی تھی بجھائی، عظیم کمانڈر قتیبہ کو روانہ کیا جنہوں نے سمرقند و بخارا اور ترکستان کو سرنگوں کیا اور اپنے چچازاد عظیم کمانڈر محمد بن قاسم کو بھیجا جنہوں نے سندھ کو زیر کر دیا۔

قسا: قسو (ن) قسوًا، قسوۃً، قساوۃً سخت ودرشت ہونا۔ هنات: مصیبت [جمع هَنَوات۔ ضرمها: ضرم (تفعیل) تضریمًا بھڑکانا، روشن کرنا (س) ضَرَمًا بھوک یا غصہ سے بھڑکنا۔

وَلَوْلَا الْإِيْمَانُ الَّذِيْ يَصْنَعُ الْعَجَائِبَ، وَلَوْلَا الْهِمَمُ الْكِبَارُ الَّتِيْ تُزِيْحُ الْجِبَالَ، وَلَوْلَا الْبُطُوْلَةُ الَّتِيْ وَضَعَهَا مُحَمَّدٌ ﷺ فِيْ قُلُوْبِ الْعَرَبِ لَمَا اسْتَطَاعَ هٰذَا الْجَيْشُ أَنْ يَّقْطَعَ خُمُسَ مُحِيْطِ الْكُرَةِ الْأَرْضِيَّةِ، وَهُوَ مَاشٍ عَلَى الْأَقْدَامِ، أَوْ مُعْتَلٍ ظُهُوْرَ الْإِبِلِ وَالدَّوَابِّ، مَا عَرَفَ قِطَارًا وَلَا سَيَّارَةً، وَلَا رَاٰى عَلٰى مَتْنِ الْجَوِّ طَيَّارَةً، وَلَمَّا وَضَعَ ابْنُ الْقَاسِمِ الْحَجَرَ الْأَوَّلَ فِيْ هٰذَا الصَّرْحِ الْهَائِلِ، وَأَدْخَلَ الشُّعَاعَةَ الْأُوْلٰى مِنْ هٰذِهِ الشَّمْسِ الَّتِيْ أَشْرَقَتْ فِيْ مَكَّةَ إِلٰى هٰذِهِ الْقَارَّةِ، وَفَتَحَ السِّنْدَ وَلَمْ تَبْلُغْ سِنُّهٗ سِنَّ تَلَامِيْذِ الْبَكَالُوْرِيَا!

اگر یہ ایمان نہ ہوتا جو عجیب وغریب کرشمے دکھاتا ہے، اگر یہ بلند ہمتیں نہ ہوتیں جو پہاڑوں کو ہلا دیتی ہیں اور اگر وہ شجاعت نہ ہوتی جسے محمد ﷺ نے عربوں کے دلوں میں بسایا تو یہ لشکر پیدل، اونٹوں اور جانوروں پر سوار ہو کر کبھی کرہ ارض کے پانچویں حصے کو قطع نہ کر سکتا جبکہ اسنے کوئی کار دیکھی اور نہ ریل اور نہ ہی فضا میں اڑتے ہوئے طیارے کی شکل دیکھی۔ جب محمد بن قاسم نے اس عظیم عمارت کی خشت اول رکھی، مکہ میں روشن ہونے والے سورج کی پہلی شعاع ہندوستان میں داخل کی اور جب سندھ فتح کیا تو انکی عمر گریجویٹ کے طلبہ جتنی بھی نہ تھی۔

تزیح: زوح (افعال) إزاحۃً جگہ سے ہٹانا، پورا کرنا، انجام تک پہنچانا (انفعال) انزیاحًا زائل ہونا۔ معتل: علو (افتعال) اعتلاءً، بلند ہونا، غالب ہونا، سوار ہونا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۹ پر ہے۔ الهائل: خوفناک، گھبراہٹ میں ڈالنے والا۔ هول (ن) هَوْلًا گھبراہٹ میں ڈالنا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۰ ۷ پر ہے۔

وَعَادَ إِلَيْهَا لِوَاءُ الْإِسْلَامِ مَرَّةً ثَانِيَةً فِي الْقَرْنِ الرَّابِعِ، عَادَ بِالْفَتْحِ عَلٰى

besturdubooks.wordpress.com

بِيَدِ السُّلْطَانِ الْعَظِيْمِ مَحْمُوْدِ الْغَزْنَوِيِّ، الَّذِيْ خَرَجَ مِنْ غَزْنَةَ وَكَانَتْ قَصَبَةَ بِلَادِ الْأَفْغَانِ، وَهِيَ إِلَى الْجُنُوْبِ مِنْ كَابُلَ، فَاخْتَرَقَ مَمَرَّ خَيْبَرَ، الْمُضَيَّقَ الْمَهُوْلَ الَّذِيْ يَشُقُّ تِلْكَ الْجِبَالَ الشَّاهِقَةَ شَقًّا، وَالَّذِيْ تَجْزَعُ أَنْ تَسْلُكَهُ مِنْ وُعُوْرَتِهِ وَوَحْشَتِهِ أُسْدُ الْفَلَا. وَجِنُّ اللَّيَالِي السُّوْدِ، ثُمَّ دَخَلَ الْهِنْدَ وَخَاضَ عَشَرَاتٍ مِّنَ الْمَعَامِعِ الْحُمْرِ، الَّتِيْ يَرْقُصُ فِيْهَا الْمَوْتُ، وَيَشْتَعِلُ الدَّمُ، وَاجْتَمَعَ عَلَيْهِ أُمَرَاءُ الْهِنْدِ وَأَقْيَالُهَا جَمِيْعًا، فَطَحَنَ أَبْطَالَهُمْ وَمَزَّقَ جُيُوْشَهُمْ، وَمَضٰى حَتّٰى جَابَ الْبَنْجَابَ، وَاسْتَجَابَتْ لَهُ هَاتِيْكَ الْبِلَادُ فَأَقَامَ فِيْهَا حُكْمَ اللّٰهِ، وَأَذَاقَ أَهْلَهَا عَدَالَةَ الْإِسْلَامِ.

چوتھی صدی ہجری میں یہاں دوبارہ اسلام کا جھنڈا اسوقت داخل ہوا جب سلطان محمود غزنوی کے ہاتھوں دوبارہ فتح ہوا، سلطان غزنی سے نکلے اور غزنی افغانیوں کا مرکزی شہر تھا جو کہ کابل کے جنوب میں واقع ہے (غزنی سے نکل کر) اس درہ خیبر سے گزرے جو پیچ در پیچ تنگ اور ہولناک ہے جو یہاں کے بلند و بالا پہاڑوں کو چیر پھاڑ کر نکل جاتا ہے جس کی تنگی اور وحشت کی وجہ سے صحراء کے شیر اور کالی راتوں کے جن بھی اسکو پار کرنے سے گھبراتے ہیں پھر ہند میں داخل ہوئے اور دسیوں ایسے خونریز معرکوں میں کودے، جہاں موت رقص کرتی تھی اور خون کے فوارے پھوٹتے تھے، ہندوستان کے روساء اور شاہان ان کے خلاف جمع ہوئے لیکن آپ نے ان کے سورماؤں کو روندا، لشکروں کو منتشر کر دیا اور چلتے چلتے پورے پنجاب میں گھومے، اس کے شہر بھی آپ کے سامنے سرنگوں ہوئے۔ وہاں شریعت نافذ کی اور اس کے باسیوں کو اسلامی عدالت کے سائے میں لے آئے۔

__الشاهقة__: شَهَقَ (ف، ض، س) شُهُوْقًا بلند ہونا، جما دینا، شَهِيْقًا گدھے کا رینکنا، رونے میں سسکی لینا (تفعّل) تشهقًا نظریں جما دینا۔ __وعورية__: وَعُرَ (ک) وَعَارَةً، وُعُوْرَةً (ض) وَعْرًا، وُعُوْرًا (س) وَعَرًا سخت ہونا، دشوار گزار ہونا (تفعیل) توعیرًا سخت بنانا، ہٹانا (إفعال) إيعارًا دشوار ہونا۔ __الفلا__: [مفرد] الفلاةُ وسیع بیابان، دیگر جمع فلوات، فَلِيٌّ، فُلِيٌّ بھی آتی ہیں۔ __المعامع__: لڑائیاں، فتنے [مفرد] المعمع، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۲۸۵ پر ہے۔ __أقيال__: [مفرد] القَيْل رئیس، حمیر کے بادشاہوں کا لقب، اونٹنی جس کو دوپہر میں دوہا جائے (تفعّل) تقيّلًا دوپہر میں سونا، مشابہ ہونا۔

وَجَاءَ مِنْ هٰذَا الطَّرِيْقِ بَعْدَ أَكْثَرَ مِنْ قَرْنٍ، اَلسُّلْطَانُ شِهَابُ الدِّيْنِ

besturdubooks.wordpress.com

الْغَوْرِيُّ، فَوَصَلَ مِنْ هٰذَا الْفَتْحِ مَاكَانَ مُنْقَطِعًا، وَأَكْمَلَ مِنْهُ مَا كَانَ نَاقِصًا، وَمَلَكَ شِمَالِي الْهِنْدِ، وَبَلَغَتْ جُيُوْشُهُ دِهْلِيْ، فَأَوْقَدَتْ فِيْهَا مَنَارَ الدَّعْوَةِ الْإِسْلَامِيَّةِ، فَضُوْئَتْ بَعْدَ الظُّلْمَةِ، وَأَبْصَرَتْ بَعْدَ الْعمي، وَدَوٰى فِيْ أَرْجَائِهَا الصَّوْتُ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْ بَطْنِ مَكَّةَ، صَوْتُ الْمُؤَذِّنِ يُنَادِيْ فِيْ قَلْبِ الْهِنْدِ ذَاتَ الْأَرْبَابِ وَالْآلِهَةِ وَالْأَصْنَامِ، أَنْ خَابَتْ آلِهَتُكُمْ، وَهَوَتْ أَصْنَامُكُمْ، إِنَّمَا هُوَ إِلٰهٌ وَاحِدٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ. قَامَتْ فِي الْهِنْدِ حُكُوْمَةٌ إِسْلَامِيَّةٌ قَرَارَتُهَا دِهْلِيُّ.

صدی کے کچھ عرصہ بعد اسی راستے سے شہاب الدین غوری داخل ہوئے اور اس فتح سے اس چیز کو جو منقطع ہوگئی تھی، ملا دیا اور جو نا تمام رہ گیا تھا اسکو پورا کر دیا، ہند کے دونوں شمال (شمال مغرب، شمال مشرق) کو زیر کر دیا اور ان کا لشکر دہلی جا پہنچا، وہاں دعوت اسلامی کی شمع روشن کی تو دہلی تاریکیوں کے بعد روشنیوں سے آشنا ہوا، اندھے پن کے بعد اسے بینائی نصیب ہوئی اور اسکے کونوں میں وہ آواز گونجی جو مکہ سے نکلی تھی۔ موذن کی آواز قلب ہند میں بہت سے بتوں، خداؤں اور دیوتاؤں کے پجاریوں کو پکار پکار کر بتا رہی تھی کہ تمہارے خدا ناکام ہوگئے اور تمہارے بت گر گئے، الٰہ صرف ایک ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ ہندوستان میں اسلامی حکومت قائم ہوگئی جس کا دار الخلافہ دہلی تھا۔

دوی: دوی (تفعیل) تدویۃً گرجنا، گنگناہٹ سنائی دینا (ض) دویًا گنگناہٹ سنائی دینا۔ ھوت: ھوی (ض) ھُوِیًا، ھَوَیانًا اوپر سے نیچے گرنا۔ ھُوَّۃً چڑھنا (س) ھَوٰی محبت کرنا (افعال) اِھواء گرنا، بڑھنا۔

وَبَيْنَمَا كَانَ قُطْبُ الدِّيْنِ أَيْبَكْ قَائِدُ السُّلْطَانِ الْغَوْرِيِّ يَفْتَحُ الْمُدُنَ بِسَيْفِهٖ كَانَ الشَّيْخُ مُعِيْنُ الدِّيْنِ الْجِشْتِيُّ يَفْتَحُ الْقُلُوْبَ بِدَعْوَتِهٖ فَدَخَلَ النَّاسُ فِي الْإِسْلَامِ أَفْوَاجًا وَكَانَ هٰذَا الْفَتْحُ أَبْقٰى وَأَخْلَدَ، وَكَانَ مِنْهُ الْيَوْمَ ثَمَانُوْنَ مِلْيُوْنًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ بَاكِسْتَانَ، وَأَرْبَعُوْنَ مِلْيُوْنًا غَيْرُهُمْ فِيْ هِنْدُوْسْتَانَ، وَسَيَبْقَى الْإِسْلَامُ فِيْ تِلْكَ الدِّيَارِ إِلٰى آخِرِ الزَّمَانِ.

اسی دوران (ایک طرف) سلطان شہاب الدین غوریؒ کے کمانڈر قطب الدین ایبک بزور شمشیر شہر پر شہر فتح کر رہے تھے تو (دوسری طرف) شیخ معین الدین چشتیؒ (۱) اپنی

(۱) الشیخ الامام الزاہد الکبیر الحسن ابن الحسن السجزی معین الدین اجمیری ۵۳۷ھ میں جستان میں پیدا ہوئے (جاری ہے)

besturdubooks.wordpress.com

دعوت سے دلوں کو فتح کر رہے تھے اور لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہو رہے تھے، یہ فتح بہت پائیدار اور دیر پا تھی۔ آج جو پاکستان میں ۸۰ ملین اور اس کے علاوہ بھارت میں ۶۰ ملین مسلمان ہمیں نظر آتے ہیں، یہ اسی فتح کا نتیجہ ہے اور امید ہے کہ اسلام قیامت تک یہاں ایک زندہ دین کی حیثیت سے باقی رہے گا (انشاء اللہ)۔

وَوَلِیَ الْمُلْکَ بَعْدَ السُّلْطَانِ الْغُوْرِیِّ قَائِدُهٗ قُطْبُ الدِّیْنِ ،اَلَّذِیْ فَتَحَ دِهْلِیَّ وَبَدَأَ بِهٖ عَهْدُ الْمَمَالِیْکِ،وَکَانَ مِنْهُمْ مُلُوْکٌ عِظَامٌ حَقًّا،مِنْهُمْ قُطْبُ الدِّیْنِ هٰذَا بَانِیْ مَنَارَةِ قُطْبٍ (قُطْبْ مِیْنَارْ) اَلَّذِیْ یَقِفُ الْیَوْمَ أَمَامَ عَظْمَتِهَا کُلُّ سَائِحٍ یَرِدُ دِهْلِیَّ،وَشَمْسُ الدِّیْنِ الْاَلْتَمَش وَغِیَاثُ الدِّیْنِ بَلْبَنْ .

سلطان شہاب الدین غوریؒ کے بعد اس کے کمانڈر قطب الدین ایبک تخت نشین ہوئے جنہوں نے دہلی فتح کیا تھا اور اسی کے ساتھ ہی عہد سلاطین کا آغاز کیا تھا (اور اس میں کوئی شک نہیں) کہ ان میں سے چند بڑے بادشاہ ہوئے جن میں سے ایک یہی قطب الدین ہیں جو قطب مینار کے بانی ہیں جس کی عظمت کی وجہ سے دہلی میں آنے والا ہر سیاح اسکے سامنے ٹھہرتا ہے اور ان بادشاہوں میں سے شمس الدین التمش اور غیاث الدین بلبن بھی ہیں۔

ثُمَّ جَاءَ الْخِلْجُ وَکَانَ مِنْهُمُ الْمَلِکُ الْعَظِیْمُ عَلَاءُ الدِّیْنِ الْخِلْجِیُّ اَلَّذِیْ عَدَلَ فِی النَّاسِ،وَضَبَطَ الْبِلَادَ،وَبَسَطَ الْأَمْنَ،وَأَوْغَلَ فِی الْهِنْدِ وَجَاءَ مِنْ بَعْدِهِمْ آلُ تُغْلَقٍ،وَکَانَ مِنْهُمُ الْمَلِکُ الصَّالِحُ الْمُصْلِحُ فِیْرُوْزُ،ثُمَّ جَاءَ اللُّوْدِهِیُّوْنَ،وَکَانَ فِیْ أَحْمَدَ آبَادِ مُلُوْکٌ ذَکَّرُوْا النَّاسَ بِالْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ کَمُظَفَّرِ الْحَلِیْمِ الْکُجْرَاتِیِّ .

پھر خلجی آئے اور ان میں سے عظیم بادشاہ علاؤ الدین خلجیؒ تھے جنہوں نے لوگوں میں عدل و انصاف قائم کیا، شہروں کو منظم کیا، امن پھیلایا اور ہندوستان میں دور تک چلے گئے۔ ان کے بعد آل تغلق آئے، فیروز بادشاہ جو کہ ایک صالح اور مصلح بادشاہ تھے کا تعلق ان

ابتدائی تعلیم وہیں حاصل کی، اسکے بعد علوم عالیہ کیلئے متعدد اسفار کیے، پھر نیشاپور کی بستی ہارون میں شیخ عثمانی ہارونی کی خدمت میں حاضر ہوئے، بیس سال تک انکی صحبت میں تزکیہ نفس کراتے رہے، آپ انہیں کے ہاتھ پر بیعت تھے، پھر نیشاپور سے دہلی آگئے، کچھ عرصہ وہاں رہنے کے بعد اجمیر تشریف لے گئے اور پھر آخر حیات تک وہیں مقیم رہے آپکے ہاتھوں پر ہزاروں لوگ مشرف بہ اسلام ہوئے اور آپ ہی کی برکات سے ان شہروں میں اسلام کی شمع روشن ہوئی، بالآخر ۶۳۲ھ میں محبوب حقیقی سے جاملے اور وہیں اجمیر (ہندوستان) میں دفن ہوئے۔

besturdubooks.wordpress.com

سے تھا، پھر لودھی آئے اور احمد آباد میں ایسے بادشاہ بھی گزرے ہیں مثلاً مظفر حلیم گجراتی جنہوں نے لوگوں کو خلفاء راشدین ﷺ کی یاد دلادی۔

أوغل: وَغَل (إفعال) إيغالاً دشمن کے ملک میں دور تک گھستے ہوئے چلے جانا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۳۱۸ پر ہے۔

وَكَانَ لِلْعُلَمَاءِ فِيْ دَوْلَةِ الْمَمَالِيْكِ دَوْلَةٌ أَكْبَرُ مِنْهَا، وَكَانَ لَهُمْ سُلْطَانٌ أَكْبَرُ مِنْ سُلْطَانِ الْمُلُوْكِ، وَلَقَدْ رَوَى أَخُوْنَا أَبُوالْحَسَنِ عَلِيُّ الْحَسَنِيُّ النَّدْوِيُّ أَنَّ السُّلْطَانَ شَمْسَ الدِّيْنِ الْأَلْتَمْشَ الَّذِيْ دَانَتْ لَهُ الْبِلَادُ كُلُّهَا (وَكَانَ فِي الْقَرْنِ السَّابِعِ الْهِجْرِيِّ) وَخَضَعَ لَهُ مُلُوْكُ الْهِنْدِ جَمِيْعًا، كَانَ يَسْتَأْذِنُ عَلَى الشَّيْخِ بَخْتِيَارِ الْكَعْكِيِّ. فَيَدْخُلُ زَاوِيَتَهُ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ تَسْلِيْمَ الْمَمْلُوْكِ عَلَى الْمَلِكِ وَلَايَزَالُ يَكْبِسُ رِجْلَيْهِ وَيَخْدِمُهُ وَيَذْرِفُ الدُّمُوْعَ عَلَى قَدَمَيْهِ حَتَّى يَدْعُوَ لَهُ الشَّيْخُ وَيَأْمُرَهُ بِالْإِنْصِرَافِ.

حکومت سلاطین میں علماء کی بھی ایک حکومت تھی جو ان بادشاہوں کی حکومت سے بڑی تھی اور ان کا بھی ایک بادشاہ تھا جو سلطان ملوک سے بڑا تھا۔ ہمارے (بڑے) بھائی (حضرت مؤلف) ابوالحسن علی ندویؒ نے بتایا کہ سلطان شمس الدین التمش جس کیلئے شہر کے شہر سرنگوں ہوئے (اور یہ ساتویں صدی ہجری کا واقعہ ہے) اور ہندوستان کے بادشاہوں نے ان کی حکومت تسلیم کرلی، شیخ بختیار کعکیؒ (1) سے اجازت مانگ کر ان کی خدمت میں خانقاہ میں داخل ہوتے اور ان کو ایسے سلام کرتے جیسے غلام بادشاہ کو کرتے ہیں، پھر انکے پاؤں دباتے اور برابر انکی خدمت میں لگے رہتے، اور ان کے قدموں پر آنسو گراتے، یہاں تک کہ شیخ ان کے لئے دعا فرماتے اور ان کو واپس جانے کا حکم دیتے (کی اجازت دیتے)

دانت: دون (ن) دَوْنًا کمزور ہونا، گھٹیا ہونا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۴۰ پر ہے۔ یکبس: کبس (ض) کبسًا بھینچنا اور حملہ کرنا (س) کبسًا بڑے سر والا ہونا (تفعیل) تکبیسًا گھس پڑنا، جسم کو ہاتھوں سے مل کر نرم کرنا۔ یذرف: ذرف (تفعیل) تذریفًا بہانا، قریب المرگ کرنا۔

وَإِنَّ عَلَاءَ الدِّيْنِ الْخِلْجِيَّ أَكْبَرُ مُلُوْكِ الْهِنْدِ فِيْ زَمَانِهِ اسْتَأْذَنَ الشَّيْخَ

---

(1) شیخ الاسلام قطب الدین بختیار الاوشی المعروف کعکیؒ کا شمار بہت بڑے اولیاء میں ہوتا ہے، آپ نے شیخ معین الدین چشتیؒ کے ہاتھ پر بیعت کی اور بیس سال کی عمر میں خلیفہ ہونے کی سعادت حاصل کی، پھر دہلی تشریف لے گئے اور اسی کو اپنا وطن بنالیا، وہاں آپ نے دعوت وتبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا جس سے لوگوں کو بہت نفع ہوا، آپ کے خلفاء میں سے مشہور خلیفہ شیخ فریدالدین گنج شکر ہیں ...... ۶۳۳ھ میں اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔

besturdubooks.wordpress.com

نِظَامَ الدِّيْنِ الْبَدَايُوْنِيَّ، اَلدِّهْلَوِيَّ فِيْ أَنْ يَّزُوْرَهُ فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُ الشَّيْخُ. وَلَمَّا مَرِضَ الشَّيْخُ الدَّوْلَةُ آبَادِيُّ الْمُفَسِّرُ وَأَشْرَفَ عَلَى الْمَوْتِ عَادَهُ السُّلْطَانُ إِبْرَاهِيْمُ الشَّرْقِيُّ، وَدَعَا عِنْدَ رَأْسِهِ أَنْ يَّكُوْنَ هُوَ (أَيِ السُّلْطَانُ) فِدَاءَهُ مِنَ الْمَوْتِ. وَكَانَتْ زَاوِيَةُ نِظَامِ الدِّيْنِ الْبَدَايُوْنِيِّ، أَحْفَلَ بِالْقُصَّادِ، وَأَزْخَرَ بِالنَّاسِ مِنْ قَصْرِ الْمَلِكِ، وَكَانَ سُلْطَانُهُ الرُّوْحِيُّ أَعْظَمَ مِنْ سُلْطَانِ الْمَلِكِ الْمَادِّيِّ. كَانَ ذٰلِكَ يَاسَادَةُ، لَمَّا تَجَرَّدَ هٰؤُلَاءِ الْعُلَمَاءُ مِنْ أَثْوَابِ الْمَطَامِعِ وَالرَّغَبَاتِ، وَزَهِدُوْا بِمَا فِيْ أَيْدِي الْمُلُوْكِ، فَسَعَى إِلَى أَبْوَابِهِمُ الْمُلُوْكُ، وَنَزَعُوْا حُبَّ الدُّنْيَا مِنْ قُلُوْبِهِمْ فَأَلْقَتْ بِنَفْسِهَا عَلَى أَقْدَامِهِمُ الدُّنْيَا.

(حضرت مؤلفؒ نے مزید فرمایا) علاؤ الدین خلجی نے جو کہ اپنے زمانے میں ہندوستان کے سب سے بڑے حکمران تھے، شیخ نظام الدین بدایونی دہلویؒ (۱) سے زیارت کی اجازت چاہی لیکن شیخؒ نے اجازت نہیں دی۔ جب مفسر شیخ دولت آبادیؒ (۲) بیمار ہوئے اور موت کے قریب ہوئے تو سلطان ابراہیم شرقی نے انکی عیادت کی اور شیخؒ کے سرہانے دعا کی کہ شیخؒ کی موت کے بدلے اس (سلطان) کا نفس فدا ہو جائے۔ قصر شاہی کے مقابلے میں نظام الدین بدایونیؒ کی خانقاہ آپکی خدمت میں حاضری کیلئے آنے والوں سے بہت زیادہ بھری رہتی تھی اور لوگوں کے نزدیک قصر شاہی سے زیادہ زینت والی تھی۔ آپکی روحانی سلطنت مادی بادشاہ کی سلطنت سے بڑی تھی جی ہاں، سردارو! (یہ علماء کو خطاب ہے) یہ تب تھا جب یہ علماء طمع اور رغبت کی چادروں سے فارغ ہو گئے (اپنے سے دور رکھا) اور بادشاہوں کے اموال سے منہ موڑا پھر بادشاہ ان کے دروازوں پر آئے، انہوں نے اپنے دلوں سے دنیا کی محبت کو نکالا تو دنیا نے اپنے آپ کو ان کے قدموں میں ڈال دیا۔

احفل: حفل (ض) حَفْلًا، حُفُوْلًا کثرت سے جمع کرنا، صیقل کرنا، بقیہ تفصیل صفحہ

---

(۱) علماء کے سرتاج احمد بن عمر شہاب الدین دولۃ آبادی نحو کے بہت بڑے امام اور علم تفسیر میں ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھے، دہلی میں پیدا ہوئے اور ۸۴۹ھ جونپور (ہندوستان) میں وفات پائی۔

(۲) الشیخ الامام نظام الدین محمد بن احمد البدایونیؒ ہندوستان کے مشہور اولیاء اللہ میں سے تھے، لوگوں کو دنیا سے بے رغبتی دلا کر اللہ کی طرف بلانے اور سلوک کے راستوں پر چلانے میں انتہا کر دی، ۶۳۶ھ میں بدایون میں پیدا ہوئے، پھر دہلی کا سفر کیا اور وہاں کے اساتذہ سے استفادہ کیا، اسکے بعد آپ نے اجودھیا کا سفر کیا، شیخ فرید الدین گنج شکر کی صحبت میں رہے انکے ہاتھ پر بیعت کی اور ان سے اجازت بھی لی پھر اللہ کی طرف ظاہراً و باطناً متوجہ ہو گئے اور دعوت و تبلیغ و تربیت میں مشغول ہو گئے، یہاں تک کہ اللہ کی طرف منتقل ہونے کا وقت آ پہنچا اور ۷۲۵ھ میں وفات پا گئے۔

besturdubooks.wordpress.com

نمبر ۹۸ پر ہے۔ اُزخو: زخر (ف) زَخْرًا، زُخُوْرًا آراستہ کرنا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۳۸ پر ہے۔

وَفِيْ عَهْدِ السُّلْطَانِ إِبْرَاهِيْمَ اللُّوْدِهِيِّ سَنَةَ ۹۳۳ ھ جَاءَ بَابَرُ حَفِيْدُ تَيْمُوْرَ لَنْگ مِنْ كَابُلٍ وَكَسَرَ جُيُوْشَ اللُّوْدِهِيِّ وَكَانَتْ مِائَةَ أَلْفٍ، بِاثْنَيْ عَشَرَ أَلْفَامِنْ فُرْسَانِ الْمُغْلِ الْمُسْلِمِيْنَ، وَأَسَّسَ دَوْلَةَ الْمُغْلِ الَّتِيْ كَانَتْ أَكْبَرَ الدُّوَلِ الْإِسْلَامِيَّةِ فِي الْهِنْدِ وَكَانَ مِنْ مُلُوْكِهَا، اَلْمَلِكُ الصَّالِحُ أَوْرَنْگ زِيْب.

۹۳۳ ھ میں سلطان ابراہیم لودھی کے دورحکومت میں بابر تیمور لنگ کا پوتا کابل سے مغل مسلمانوں کے بارہ ہزار شہسواروں کو لے کر نکلا اور لودھی کے لشکر جس کی تعداد ایک لاکھ کے قریب تھی، کے چھکے چھڑا دیے اور مغل دور حکومت کی بنیاد ڈالی جو ہندوستان میں اسلامی حکومتوں میں سب سے بڑی حکومت تھی اور ان ہی بادشاہوں میں سے نیک اور پارسا بادشاہ اورنگ زیب تھا۔

وَلَمَّا مَاتَ بَابَرُ، وَوَلِيَ ابْنُهُ هُمَايُوْن، وَثَبَ عَلَيْهِ رَجُلٌ عِصَامِيٌّ لَمْ يَكُنْ مِنْ بَيْتِ الْمَلِكِ وَلٰكِنْ كَانَتْ لَهُ هِمَمُ الْمُلُوْكِ، فَانْتَزَعَ الْبِلَادَ مِنْهُ وَأَقَامَ دَوْلَةً كَانَتْ نَادِرَةً فِي الدُّوَلِ، وَنَظَّمَ الْإِدَارَةَ وَالْمَالِيَةَ وَالْجَيْشَ تَنْظِيْمًا لَمْ يُسْبَقْ إِلٰى مِثْلِهِ، هُوَ السُّلْطَانُ شِيْر شَاه السُّوْرِيُّ وَلَمَّا مَاتَ عَادَ الْمُلْكُ إِلَى ابْنِ هُمَايُوْنَ وَهُوَ الْأَمْبَرَاطُوْرُ أَكْبَرُ وَكَانَ مِنْ أَعَاظِمِ الْمُلُوْكِ، حَكَمَ الْهِنْدَ كُلَّهَا إِلَّا قَلِيْلًا، وَطَالَ حُكْمُهُ فَكَفَرَ فِيْ آخِرِ أَيَّامِهِ بِاللهِ وَأَكْرَهَ النَّاسَ عَلَى الْكُفْرِ وَابْتَدَعَ لَهُمْ دِيْنًا جَدِيْدًا، وَأَزَالَ مَعَالِمَ الْإِسْلَامِ، وَأَبْطَلَ شَعَائِرَهُ، وَكَانَ مَعَهُ الْجَيْشُ، وَكَانَ مَعَهُ الْأُمَرَاءُ، وَكَانَتِ الْبِلَادُ كُلُّهَا فِيْ يَدِهِ، فَمَنْ يَقُوْمُ فِيْ وَجْهِهِ، وَمَنْ يَنْصُرُ الْإِسْلَامَ، وَمَنْ يُدَافِعُ عَنِ الدِّيْنِ ؟

بابر کی موت کے بعد اس کا بیٹا ہمایوں تخت نشین ہوا تو ایک شریف آدمی نے جو کہ شاہی خاندان سے تو تعلق نہیں رکھتا تھا البتہ بادشاہوں والی ہمت رکھتا تھا اس سے حکومت چھینی اور حکومتوں میں ایک بے مثال حکومت قائم کی، حکومتی اداروں، مالیاتی نظام اور فوج کو ایسا منظم کیا جسکی کوئی نظیر پہلے نہیں ملتی یہ سلطان شیر شاہ سوری تھے، انکی وفات کے بعد حکومت ایک بار پھر ہمایوں کے بیٹے شہنشاہ اکبر کے ہاتھوں میں چلی گئی اس کا شمار بڑے بادشاہوں میں ہے، تھوڑے سے حصے کے علاوہ پورے ہندوستان پر اس نے حکومت کی۔ اسکی حکومت لمبی ہوئی اور اس نے اپنے آخری ایام میں خود بھی کفر کیا اور لوگوں کو بھی کفر پر مجبور کیا، ان کے

besturdubooks.wordpress.com

لئے ایک نئے دین کی بنیاد ڈالی، اسلامی علامات کو مٹایا اور اسلامی شعائر کو ختم کر دیا۔ فوج اس کے ہاتھ میں، امراء اسی کے تابع، تمام شہر اس کے قبضے میں، اس صورت میں کون اس کے مقابلہ کے لئے کھڑا ہو؟ کون اسلام کی حمایت کرے؟ اور کون دین کا دفاع کرے؟ (ہر ایک کیلئے یہ لمحہ فکریہ تھا، نظریں کسی پر ٹکتی نہ تھیں ان حالات میں کسی کو اس کے مدمقابل آنے کی ہمت بھی نہ پڑ رہی تھی لیکن قدرت اس کا بندوبست کر رہی تھی)

وثب: وثب (ض) وثبا، وثوبا وفعۃ پہنچنا (تفعیل) توثیبا گدی پر بٹھانا، فرش بچھانا (افعال) ایثابا کدوانا۔ عصامی: عالی ہمت، بڑا آدمی، ذاتی شرافت رکھنے والا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۵۵ پر ہے۔

لَقَدْ قَامَ بِذٰلِكَ شَيْخٌ ضَعِيْفُ الْجِسْمِ، قَلِيْلُ الْمَالِ وَالْجَاهِ وَالْأَعْوَانِ وَلٰكِنَّهُ قَوِيُّ الْإِيْمَانِ بِاللّٰهِ، كَبِيْرُ النَّفْسِ وَالْقَلْبِ، قَدِاسْتَصْغَرَ الدُّنْيَا فَهُوَ لَا يَحْفِلُ بِكُلِّ مَافِيْهَا مِنْ مَالٍ وَمَنَاصِبَ وَلَذَائِذَ، وَاسْتَهَانَ بِالْحَيَاةِ فَهُوَ لَا يُبَالِيْ عَلٰى أَيِّ جَنْبٍ كَانَ فِي اللّٰهِ مَصْرَعُهُ، هُوَالشَّيْخُ أَحْمَدُ السَّرْهَنْدِيُّ، وَلَمْ يَكُنْ يَطْمَعُ بِإِصْلَاحِ الْأَمْبَرَاطُوْرِ، وَلَا يَجِدُ فِيْهِ أَمَلًا، فَجَعَلَ يَتَّصِلُ بِالْقُوَّادِ الصِّغَارِ، وَبِالْحَاشِيَةِ، وَيُعِدُّ لِانْقِلَابٍ شَامِلٍ، لَا لِانْقِلَابٍ عَسْكَرِيٍّ ثَوْرِيٍّ، بَلْ لِانْقِلَابٍ رُوْحِيٍّ فِكْرِيٍّ، وَكَانَ يُرْسِلُ الرَّسَائِلَ تَلْتَهِبُ بِالْحَمَاسَةِ الدِّيْنِيَّةِ وَالْعَاطِفَةِ وَالْإِيْمَانِ، وَلَمَّا مَاتَ أَكْبَرُ وَوَلِيَ ابْنُهُ جَهَانْكِيْرُ اسْتَطَاعَ الشَّيْخُ مُحَمَّدٌ مَعْصُوْمٌ السَّرْهَنْدِيُّ ابْنُ الشَّيْخِ السَّرْهَنْدِيِّ أَنْ يُشْرِفَ عَلٰى تَرْبِيَةِ طِفْلٍ صَغِيْرٍ، هُوَ أَحَدُ حَفَدَةِ جَهَانْكِيْرَ.

ان سب باتوں کے باوجود ایک ایسے شیخ نے کمر ہمت باندھی جو جسم کے لحاظ سے کمزور، مال اور جاہ میں کم اور مددگاران کے تھوڑے تھے لیکن اللہ پر پختہ ایمان رکھتے تھے، مضبوط نفس اور دل کے مالک تھے، دنیا کو انہوں نے حقیر سمجھا، اس میں جو کچھ مال، مناصب اور لذتیں ہیں انہیں اس کی کوئی پرواہ نہیں تھی، زندگی کو انہوں نے حقیر سمجھا اور ان کو اسکی کوئی پرواہ نہیں تھی کہ اللہ کے راستے میں کس کروٹ گریں گے، یہ شخصیت شیخ احمد سرھندیؒ (۱) کی

(۱) امام ربانی شیخ احمد بن عبدالاحد فاروقی سرہندی مجدد الف ثانیؒ سرہند میں پیدا ہوئے علوم دینیہ میں رسوخ حاصل کرنے کے بعد ۱۰۱۴ھ میں شیخ عبدالباقی نقشبندی کے ہاتھ پر بیعت کی اور ان سے اجازت حاصل کر کے خلیفہ مجاز بن گئے پھر دعوت وتبلیغ کے ذریعے جہاں کفر والحاد اور بدعت کے خلاف بہت زیادہ کام کیا وہیں احیاء سنت رسول کا خصوصا اہتمام کیا، چنانچہ اللہ تعالی نے آپ کے اور آپکے خلفاء کے ذریعے لوگوں کو بہت نفع پہنچایا انہی کی کوشش کے نتیجہ سے ہندوستان میں (جاری ہے)

besturdubooks.wordpress.com

ہے انہیں شہنشاہ کی اصلاح کی کوئی طمع تھی اور نہ ہی وہ اس بارے میں پر امید تھے لہذا انہوں نے چھوٹے کمانڈروں اور بادشاہ کے مقربین سے ملنا شروع کیا اور ایک عمومی انقلاب کی تیاری کرنے لگے، کوئی فوجی انقلاب نہیں بلکہ ایک فکری اور روحانی انقلاب، وہ ایسے خطوط بھیجا کرتے تھے جو دینی تختی، شفقت اور ایمان کو بھڑکا دیتے تھے، اکبر کی وفات کے بعد جب ان کا بیٹا جہانگیر والی بنایا گیا تو شیخ سرہندیؒ کے فرزند محمد معصوم سرہندیؒ جہانگیر کے پوتوں میں سے ایک چھوٹے بچے کی تربیت پر قادر ہو سکے۔

القواد: [مفرد] القائد قیادت کرنے والا، کمانڈر۔ قود (ن) قَوْدًا، قِيَادَةً آگے آگے چلنا، لشکر کا سردار ہونا۔ **تلتھب**: لھب (افتعال) التھابًا آگ بھڑکانا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۳۳۳ پر ہے۔ **حفدة**: [مفرد] حافدٌ پوتا، مددگار، تابع، خادم۔

وَلَمْ يَكُنْ هٰذَا الطِّفْلُ أَكْبَرَ إِخْوَتِهِ، وَلَا كَانَ وَلِيَّ الْعَهْدِ، وَلَمْ يَكُنْ يُؤْمَلُ لَهُ أَنْ يَّلِيَ الْمُلْكَ، وَلٰكِنَّ الشَّيْخَ وَضَعَ فِيْ تَرْبِيَتِهِ جُهْدَهُ، وَبَذَلَ لَهُ رِعَايَتَهُ كُلَّهَا، فَنَشَأَ نَشْأَةَ طَالِبٍ فِيْ مَدْرَسَةٍ دِيْنِيَّةٍ دَاخِلِيَّةٍ، بَيْنَ الْمَشَايِخِ وَ الْمُدَرِّسِيْنَ، فَقَرَأَ الْقُرْآنَ وَجَوَّدَهُ، وَالْفِقْهَ الْحَنَفِيَّ وَبَرَعَ فِيْهِ، وَالْخَطَّ وَأَتْقَنَهُ، وَأَلَمَّ بِعُلُوْمِ عَصْرِهِ، وَرُبِّيَ مَعَ ذٰلِكَ عَلَى الْفُرُوْسِيَّةِ، وَدُرِّبَ عَلَى الْقِتَالِ وَلَمَّا مَاتَ جَهَانْكِيْرُ وَوُلِّيَ شَاهْ جَهَانْ، وَلّٰى كُلًّا مِنْ أَبْنَائِهِ قُطْرًا مِنْ أَقْطَارِ الْهِنْدِ وَكَانَ نَصِيْبُ هٰذَا الطِّفْلِ وَهُوَ (أَوْرَنْكْ زِيْب) وِلَايَةَ الدَّكْنِ.

یہ بچہ اپنے بھائیوں میں سے بڑا تھا اور نہ ہی ولی عہد اور اس کے بارے میں کوئی امید بھی نہیں کی جا سکتی تھی کہ یہ بادشاہ بنے گا لیکن شیخ نے اس کی تربیت میں اپنی محنتوں کو خرچ کیا (خوب محنت کی) اور اپنی تمام تر توجہات اس پر صرف کیں۔ اس کی زندگی ایسی تھی جیسے کسی دینی مدرسہ میں مشائخ اور مدرسین کے درمیان ایک طالبعلم کی ہوتی ہے، اس نے قرآن مجید پڑھا اور تجوید کے ساتھ پڑھا، فقہ حنفی پڑھی اور اس میں کمال پیدا کیا، خوشخطی سیکھی اور اس میں مہارت پیدا کی، علوم عصریہ کو بھی پڑھا اس کے ساتھ ساتھ اس کو گھڑ سواری اور جنگ کی تربیت بھی دی گئی، جب جہانگیر کی وفات کے بعد شاہ جہاں والی بنایا گیا تو اس نے اپنے ہر بیٹے کو کچھ ولایت دی اور اس بچے (اورنگزیب) کے حصے میں دکن کی ولایت آئی۔

برع: برع (ن، س، ک) بَرَاعَةً، بُرُوْعًا علم یا فضیلت یا جمال میں کامل ہونا، بقیہ

اسلام روشن ہوا تھا، یہی حضرت مجدد الف ثانیؒ کے نام سے مشہور ہیں، بالآخر ۱۰۳۴ میں اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے۔

besturdubooks.wordpress.com

تفصیل صفحہ نمبر ۲۶ پر ہے۔ اِتقینہ: تقن (اِفعال) اِتقاناً مضبوطی سے کرنا (تفعیل) تتقیناً [الارض] پیداوار زیادہ ہونے کے لئے زمین کو سینچنا۔

وَكَانَ لِشَاهْجَهَانَ زَوْجَةٌ لَانَظِيْرَ لِحُسْنِهَا فِي الْحُسْنِ، وَلَامَثِيْلَ لِحُبِّهِ إِيَّاهَا فِي الْحُبِّ هِيَ (مُمْتَازْمَحَلْ) فَمَاتَتْ، فَرَثَاهَا وَلٰكِنْ لَا بِقَصِيْدَةٍ مِنَ الشِّعْرِ، وَخَلَّدَهَا وَلٰكِنْ لَابِصُوْرَةٍ وَلَا تِمْثَالٍ، لَقَدْ رَثَاهَا فَخَلَّدَهَا بِقِطْعَةٍ فَنِّيَّةٍ مِنَ الرُّخَامِ مَاقَالَ شَاعِرٌ قَصِيْدَةً أَشْعَرَ مِنْهَا، وَلَا لَحَنَ مُوْسِيْقِيٌّ أُغْنِيَّةً أَعْذَبَ مِنْهَا، وَلَاصَوَّرَ مُصَوِّرٌ لَوْحَةً أَرْوَعَ مِنْهَا، فَهِيَ شِعْرٌ، وَهِيَ أُغْنِيَّةٌ وَهِيَ صُوْرَةٌ، وَهِيَ أَعْظَمُ تُحْفَةٍ فِيْ فَنِّ الْعُمْرَانِ. هِيَ تَاجْ مَحَلْ، هٰذَا الْبِنَاءُ الْعَجِيْبُ الَّذِيْ أَدْهَشَ بِجَمَالِهِ الدُّنْيَا، وَمَازَالَ يُدْهِشُهَا، وَالَّذِيْ لَانَ فِيْهِ الرُّخَامُ لِهٰذِهِ الْأَيْدِي الْعَبْقَرِيَّةِ فَجَعَلَتْ مِنْهُ أَجْمَلَ بِنَاءٍ شِيْدَ عَلٰى ظَهْرِ هٰذِهِ الْأَرْضِ بِلَا خِلَافٍ، وَنَقَشَتْهُ هٰذَا النَّقْشَ الَّذِيْ لَمْ يُعْرَفْ قَطُّ نَقْشٌ فِيْ مِثْلِ دِقَّتِهِ وَفَنِّهِ وَسِحْرِهِ.

شاہ جہاں کی ایک بیوی تھی حسن میں اسکے حسن کے مقابلے میں کوئی نظیر ہے اور نہ ہی شاہ جہان کی اس سے بے مثال محبت کی کوئی مثال ہے وہ ممتاز محل تھی، یہ وفات پاگئی تو شاہ جہاں نے اسکا مرثیہ کہا لیکن شعر والا قصیدہ کہہ کر نہیں اور اسکی یاد کو زندہ جاوید کیا، لیکن اس کی صورت کی مورتی تراش کر نہیں، شاہ جہاں نے اس کا مرثیہ بھی کہا اور اس کو زندہ جاوید بھی کیا لیکن سنگ مرمر کے ایک فنی شاہکار سے (یہ مرثیہ ایسا مرثیہ تھا کہ) کسی شاعر نے اس سے بہتر قصیدہ کہا اور نہ کسی موسیقار کی موسیقی نے اس سے اچھا ترنم پیش کیا اور نہ کسی مصور نے اس سے عمدہ تصویر بنائی، وہ اپنے آپ میں شعر بھی ہے گیت بھی، تصویر بھی اور فن تعمیر میں سب سے عظیم تحفہ بھی۔ یہ تاج محل ہے۔ یہ ایک ایسی عجیب عمارت ہے جس کے حسن و جمال نے دنیا کو حیران کر دیا تھا اور ابھی تک حیران کر رہا ہے۔ یہ وہ محل ہے جس میں سنگ مرمر ماہر ہاتھوں میں جا کر زم ہو گیا تو ان (ماہر ہاتھوں) نے اس کے ذریعے روئے زمین کی بلاشک وشبہ خوبصورت ترین عمارت بنائی اور اس کو ایسے نقش ونگار سے منقش کیا کہ اس جیسا نقش و نگار ایسے سحر اور فن میں اس سے پہلے نہیں دیکھا گیا۔

الرخام: سنگ مرمر، ایک ٹکڑے کو رُخامہ کہتے ہیں۔

هٰذَا الْقَبْرُ الَّذِيْ يَأْتِي الْيَوْمَ السُّيَّاحُ، نَحْنُ ﴿مِنْ﴾ أَقْصٰى أَمِيْرَكَا إِلٰى (آكْرَهْ) قُرْبَ دِهْلِيْ لِيُشَاهِدُوْهُ، وَيَسْمَعُوا الْقِصَّةَ وَهِيَ أَعْظَمُ قِصَصِ الْحُبِّ

besturdubooks.wordpress.com

عَلَى الْإِطْلَاقِ ،لَقَدْ صَدَّعَ مَوْتُ هٰذِهِ الزَّوْجَةِ الْحَبِيْبَةِ الْأَمْبَرَاطُوْرَ الْعَظِيْمَ، فَزَهَدَ فِيْ دُنْيَاهُ لِأَنَّهَا كَانَتْ هِيَ دُنْيَاهُ ،وَحَقَّرَ مُلْكَ الْهِنْدِ لِأَنَّهَا كَانَتْ أَعْظَمَ عِنْدَهُ مِنْ مُلْكِ الْهِنْدِ،وَلَمْ يَعُدْ لَهُ أَرَبٌ بَعْدَ هَا إِلَّا أَنْ يُمْلَصَ مِنْ حَاضِرِهِ، وَيُوْغِلَ بِذِكْرِيَاتِهِ فِيْ مَسَارِبِ الْمَاضِيْ ،لِيَعِيْشَ بِخِيَالِهٖ مَعَهَاوَيَسْتَرْوِحَ رَيَّاهَا، وَيَسْتَجْلِيَ جَمَالَهَا،وَيَسْمَعَ خَفِيَّ نَجْوَاهَا،وَيُحِسَّ حَرَارَةَ أَنْفَاسِهَا،ثُمَّ اسْتَحَالَ حُبُّهُ إِيَّاهَا حُبًّا لِهٰذَا الْقَبْرِ الَّذِيْ شَادَهُ لَهَا،فَجُنَّ بِهٖ جُنُوْنًا،وَصَارَيُحِسُّ فِيْ بُرُوْدَتِهٖ حَرَارَتَهَا،وَفِيْ جُمُوْدِهٖ خَطَرَاتِهَا،وَفِيْ صَمْتِهٖ حَدِيْثَهَا، وَانْصَرَفَ عَنِ الْمُلْكِ وَأَهْمَلَهُ فَوَثَبَ اِبْنُهُ الْأَكْبَرُ فَوَلِيَ الْمُلْكَ إِلَّا اسْمَهُ،وَتَصَرَّفَ بِالْأَمْرِ وَحْدَهُ، وَنَازَعَهُ إِخْوَتُهُ،وَجَاءَ كُلٌّ مِّنْ إِمَارَتِهٖ،شُجَاعٌ مِّنَ الْبِنْغَالِ،وَمُرَادُ بَخْشَ مِنَ (الْكُجْرَاتِ) وَأَوْرَنْكَ زِيْبَ هٰذَا مِنَ الدَّكَنِ،وَاسْتَطَاعَ أَنْ يَّغْلِبَهُمْ جَمِيْعًا وَ يَنْفَرِدَ بِالْأَمْرِ وَوَضَعَ أَبَاهُ فِيْ قَصْرٍ مِّنْ قُصُوْرِ الْمَلِكِ،جَعَلَ لَهُ فِيْهِ مَا يَشْتَهِيْهِ مِنَ الْفَرْشِ وَالطَّعَامِ وَاللِّبَاسِ وَالْحَاشِيَةِ وَالْجَوَارِيْ،وَجَعَلَ لَهُ حِيَالَ سَرِيْرِهٖ مِرْآةً أُقِيْمَتْ عَلٰى صِنَاعَةٍ عَجِيْبَةٍ لَا تَزَالُ تُدْهِشُ السَّيَّاحَ يَرٰى مِنْهَا (تَاجْ مَحَلْ) عَلَى الْبُعْدِ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ فِيْ سَرِيْرِهٖ كَأَنَّهُ أَمَامَهُ ، وَكَانَ ذٰلِكَ كُلُّ مَابَقِيَ لَهُ مِنْ لَذَائِذِ دُنْيَاهُ !

یہ مقبرہ کہ جہاں آج بھی سیاح ہماری مراد امریکہ ہے، سے آگرہ جو کہ دہلی کے قریب ہے، آتے ہیں تا کہ اس کا مشاہدہ کریں اور اس کا قصہ سنیں اور وہ علی الاطلاق محبت کے قصوں میں عظیم قصہ ہے۔ محبوب بیوی کی موت نے اس عظیم شہنشاہ کے دل کو پارہ پارہ کر دیا۔ اس نے اس کے بعد دنیا سے بے رغبتی اختیار کی کیونکہ یہی اس کی دنیا تھی اور ہندوستان کی بادشاہت اس کی نظر میں ہیچ ہوگئی کیونکہ اس کی بیوی اس کے ہاں بادشاہت سے زیادہ عظیم تھی، بیوی کے بعد اس کو کوئی حاجت نہ رہی بس صرف یہ کہ زمانہ حال سے نجات پالے اور ماضی کے جھروکوں میں اپنی یادوں کے ساتھ گم ہو جائے تا کہ اپنے خیال میں وہ اس کے ساتھ زندہ رہے، اس کی خوشبوؤں کو سونگھے، اسکے جمال کا نظارہ کرے، اس کی چھپی ہوئی سرگوشیوں کو سنے اور اس کی سانسوں کی حرارتوں کو محسوس کرے پھر اس کی یہ محبت اس مقبرہ کی محبت میں جس کو اس نے اپنی بیوی کی یاد میں بنایا تبدیل ہوگئی تو وہ مجنون ہو گیا قبر (اگرچہ ٹھنڈی تھی لیکن اس) کی ٹھنڈک میں بیوی کی حرارت محسوس کرتا تھا قبر (ساکن تھی لیکن اس)

besturdubooks.wordpress.com

کی جمودت میں بیوی کی حرکتوں کو محسوس کرتا تھا قبر (خاموش تھی لیکن وہ قبر) کی خاموشی میں ممتاز محل کی باتوں کو محسوس کرتا تھا۔ اس نے حکومت سے منہ موڑا اور اس کی طرف سے غافل ہوا تو بڑے بیٹے نے آکر حکومت سنبھالی، صرف نام اسکا بادشاہ نہیں تھا۔ تمام امور میں اکیلے تصرف کرنے لگا تو بھائیوں نے جنگ چھیڑ دی ہر ایک اپنی ولایت سے آیا۔ شجاع بنگال سے مراد بخش گجرات سے اور یہ اورنگزیب دکن سے آیا اس میں اتنی طاقت تھی کہ سب پر غالب آجائے اور حکومت میں اکیلا ہو اور بلا شرکت غیرے حکومت قائم کرے (اور ایسا ہی ہوا، سب پر غالب رہے اور بلا شرکت غیرے حکومت قائم کی) اپنے والد کو شاہی محلات میں سے ایک محل میں ٹھہرایا اور وہاں پر ان کے لئے بچھونا، پوشاک، حشم وخدم سب کچھ جو وہ چاہتے تھے مہیا کیا۔ ان کی چارپائی کے سامنے عجیب صنعت گری سے آئینہ نصب کرایا گیا جو آج بھی سیاح کی آنکھوں کو خیرہ کرتا ہے وہ چارپائی پر لیٹے لیٹے دور سے تاج محل کا نظارہ اس طرح کیا کرتے تھے گویا کہ وہ ان کی آنکھوں کے سامنے ہے، دنیا کی لذتوں میں سے ان کیلئے باقی کا حاصل صرف یہی تھا۔

<u>صدع</u>: صدع (تفعیل) تصدیعا پھاڑنا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۲۹۸ پر ہے۔ <u>یملص</u>: ملص (إفعال) إملاصا پھسلانا (س) مَلَصًا چکنا ہونے کی وجہ سے پھسل جانا (تفعّل) تملُّصا بچ نکلنا، پھسل جانا۔ <u>مسارب</u>: [مفرد] مسرب جانے کی جگہ، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۱۱۵ پر ہے۔ <u>یستروح</u>: روح (استفعال) استرواحا سونگھنا، آرام پانا۔ <u>الریا</u>: عمدہ خوشبو۔

وَكَانَ جُلُوْسُهُ عَلَى سَرِيْرِ الْمُلْكِ سنة ۱۰۶۸ھ (قَبْلَ ثَلٰثِمِائَةِ سَنَةٍ) وَكَأَنِّيْ بِكُمْ تَظُنُّوْنَ أَنَّ هٰذَا الْمَلِكَ الَّذِيْ رُبِّيَ بَيْنَ كُتُبِ الْفِقْهِ وَأَوْرَادِ النَّقْشَبَنْدِيَّةِ، سَيَدْخُلُ خَلْوَتَهُ، وَيَعْمَلُ مِنْ قَصْرِهٖ مَدْرَسَةً أَوْ تَكِيَّةً، يُصَلِّيْ وَيَقْرَأُ فِيْ كُتُبِ الْفِقْهِ، وَيُسَيِّبُ أُمُوْرَ الدُّنْيَا وَيُهْمِلُهَا زَاهِدًا فِيْهَا، كَلَّا يَا سَادَةُ، وَمَا هٰذِهٖ خَلَائِقُ الْإِسْلَامِ، وَلَا هٰذِهٖ طَرِيْقَتُهٗ، إِنَّ الْعَمَلَ لِإِسْعَادِ النَّاسِ، وَإِقَامَةِ الْعَدْلِ، وَرَفْعِ الظُّلْمِ، وَجِهَادِ الْكَافِرِيْنَ الْمُفْسِدِيْنَ فِي الْأَرْضِ، كُلُّ ذٰلِكَ صَلَاةٌ كَالصَّلَاةِ فِي الْمِحْرَابِ، بَلْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْ صَلَاةِ النَّفْلِ، وَصَوْمِ التَّطَوُّعِ، وَعَدْلُ سَاعَةٍ أَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً.

آپ کی تخت نشینی ۱۰۶۸ھ میں عمل میں آئی یعنی آج سے تین سو سال پہلے، مجھے
۳۰۴ معلوم ہے گویا کہ آپ یہ گمان کرتے ہیں کہ یہ بادشاہ جو کتب فقہ اور اوراد نقشبندیہ میں تربیت

besturdubooks.wordpress.com

دیا گیا عنقریب خلوت گاہ میں داخل ہو جائیگا اور اس نے اپنے شاہی محل کو ایک مدرسہ یا خانقاہ میں تبدیل کردیا ہوگا، اسکا مشغلہ نماز اور کتب فقہ پڑھنا ہوگا اور امور دنیا کو جان بوجھ کر چھوڑ دیگا اور ان سے اعراض کرتے ہوئے انکو موخر کردیگا۔ نہیں ہرگز نہیں، حضرات! یہ اسلام کا مزاج ہے اور نہ ہی بہکی بہکی باتیں کرنا (ایسا سوچنا) اسکا طریقہ ہے۔ لوگوں کی خوشحالی کیلئے، عدل قائم کرنے کیلئے، ظلم کو رفع کرنے کیلئے اور زمین میں فساد مچانے والے کافروں کے خلاف برسرپیکار رہنے کیلئے کوشاں رہنا یہ تمام اعمال ایسے ہی نماز ہیں جیسے محراب والی نماز بلکہ یہ نفل نماز و روزے سے بہتر ہیں اور تھوڑی دیر کا عدل چھل سالہ عبادت سے بہتر ہے۔

لِذٰلِکَ تَرَوْنَهُ لَبِسَ لَأْمَةَ الْحَرْبِ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ (وَكَانَ يَوْمَئِذٍ فِي الْأَرْبَعِينَ) وَنَهَضَ بِنَفْسِهِ، يَقْضِيْ عَلَى الْخَارِجِيْنَ، وَيَقْمَعُ الْمُتَمَرِّدِيْنَ، وَيَفْتَحُ الْبِلَادَ، وَيُقَرِّرُ الْعَدَالَةَ وَالْأَمْنَ فِي الْأَرْضِ، وَمَازَالَ يَنْتَقِلُ مِنْ مَعْرَكَةٍ يَخُوضُهَا إِلَى مَعْرَكَةٍ، وَمِنْ بَلَدٍ يُصْلِحُهُ إِلَى بَلَدٍ، حَتّٰى امْتَدَّ سُلْطَانُهُ مِنْ سُفُوحِ هِمَالِيَةَ، إِلَى سِيْفِ الْبَحْرِ مِنْ جُنُوبِ الْهِنْدِ، وَكَادَ يَمْلِكُ الْهِنْدَ كُلَّهَا، حَتّٰى قُضِيَ شَهِيْدًا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ فِيْ أَقْصَى الْجُنُوْبِ بَعِيْدًا عَنْ عَاصِمَتِهِ بِأَكْثَرَ مِنْ أَلْفٍ وَخَمْسِمِائَةِ كِيْلٍ.

اس لئے آپ انہیں دیکھیں گے کہ پہلے ہی دن سے (جبکہ عمر کی چالیس بہاریں لٹ چکیں تھیں) جنگی زرہ پہنی اور باغیوں کی سرکوبی اور فسادیوں کی بیخ کنی کے لئے بنفس نفیس میدان میں اترے، شہر پر شہر فتح کئے، زمین پر عدل اور امن کا دور دورہ کردیا۔ وہ برابر ایک جنگ میں کودنے کے بعد دوسری جنگ اور ایک شہر کو ٹھیک کرنے کے بعد دوسرے شہر منتقل ہوتے رہے، یہاں تک کہ ان کی حکومت ہمالیہ کے دامن سے لے کر جنوبی ہند میں سیف البحر تک پھیلی اور قریب تھا کہ پورا ہندوستان قبضہ میں آجاتا کہ اپنے دار الخلافہ سے پندرہ سو کلو میٹر سے زیادہ دور جنوبی ہند کے آخری حصے میں جام شہادت نوش فرما گئے۔

لامۃ: [جمع] لأم زرہ، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۲۷۷ پر ہے۔ یقمع: قمع (إفعال) إقماعا ہٹانا، ذلیل وخوار کرنا، بقیہ تفصیل صفحہ نمبر ۱۸۲ پر ہے۔ المتمردین: مرد (تفعّل) تمرّدا سرکشی کرنا، سرکشوں کے پاس آنا (ن) مُرُوْدًا (ک) مَرَادَةً، سرکشی کرنا (ن) مَرْدًا نرم کرنا، صاف کاٹنا۔ سفوح: دامن [جمع] سُفُح۔

مَنْ خَاضَ هٰذِهِ الْمَعَارِكَ، اِسْتَنْفَدَتْ وَقْتَهُ كُلَّهُ، وَلَمْ تَدَعْ لَهُ بَقِيَّةً

besturdubooks.wordpress.com

لِإِصْلَاحٍ فِي الدَّاخِلِ ، أَوْ نَظَرٍ فِيْ أُمُوْرِ النَّاسِ وَلٰكِنْ أَوْرَنْكْ زِيْبْ ،حَقَّقَ مَعَ ذٰلِكَ مِنَ الْإِصْلَاحِ الدَّاخِلِيِّ مَالَمْ يُحَقِّقْ مِثْلَهُ إِلَّا قَلِيْلٌ ...... مِنَ الْمُلُوْكِ. كَانَ يَنْظُرُ فِيْ شُؤُوْنِ الرَّعِيَّةِ مِنْ أَدْنٰى بِلَادِهٖ إِلٰى أَقْصَاهَا،بِمِثْلِ عَيْنِ الْعِقَابِ، كَمَا كَانَ يَبْطِشُ بِالْمُفْسِدِيْنَ بِمِثْلِ كَفِّ الْأَسَدِ،فَأَسْكَنَ كُلَّ نَامَةِ فَسَادٍ، وَأَقَرَّ كُلَّ بَادِرَةِ اِضْطِرَابٍ،ثُمَّ أَخَذَ بِالْإِصْلَاحِ فَأَزَالَ مَا كَانَ بَاقِيًا مِنَ الزَّنْدَقَةِ الَّتِيْ جَاءَ بِهَا(أَكْبَرُ) أَبُوْ جَدِّهٖ،وَكَانَتِ الضَّرَائِبُ الظَّالِمَةُ تُرْهِقُ النَّاسَ وَلَا يَنَالُ أُمَرَاءَ الْمَجُوْسِ لَفْحٌ مِنْ نَارِهَا،فَأَبْطَلَ مِنْهَا ثَمَانِيْنَ نَوْعًا،وَسَنَّ لِلضَّرَائِبِ سُنَّةً عَادِلَةً،وَأَوْجَبَهَا عَلَى الْجَمِيْعِ فَكَانَ هُوَ أَوَّلَ مَنْ أَخَذَهَا مِنْ هٰؤُلَاءِ الْأُمَرَاءِ، وَلَوْ لَاهَيْبَتُهُ وَشِدَّتُهُ فِي الْحَقِّ لَأَبَوْهَا عَلَيْهِ وَأَصْلَحَ الطُّرُقَ الْقَدِيْمَةَ،وَشَقَّ طُرُقًا جَدِيْدَةً،وَيَكْفِيْ لِتَذَكُّرِ طُوْلِ هٰذِهِ الطُّرُقِ أَنْ تَعْرِفُوْا أَنَّ طَرِيْقًا وَاحِدًا مِمَّا كَانَ فَتَحَهُ شِيْرْشَاهِ السُّوْرِيُّ، كَانَ يَمْشِيْ فِيْهِ الْمُسَافِرُ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ، وَكَانَتْ تَحُفُّ بِهِ الْأَشْجَارُ مِنَ الْجَانِبَيْنِ عَلٰى طُوْلِهٖ وَتَتَعَاقَبُ فِيْهِ الْمَسَاجِدُ وَالْخَانَاتُ اِوْبَنَى الْمَسَاجِدَ فِيْ أَقْطَارِ الْهِنْدِ،وَأَقَامَ لَهَا الْأَئِمَّةَ وَالْمُدَرِّسِيْنَ،وَأَسَّسَ دُوْرَ الْلعَجَزَةِ وَمَارِسْتَانَاتٍ لِلْمَجَانِيْنَ،وَمُسْتَشْفَيَاتٍ لِلْمَرْضٰى.

جوان جنگوں میں کودتا ہے جنگیں اسکے تمام اوقات لے لیتی ہیں اور اس کیلئے درونِ ملک کی اصلاح یا عوام کے مسائل میں غور وفکر کرنے کیلئے کچھ بھی باقی نہیں چھوڑتیں لیکن اورنگزیب نے بایں ہمہ درونِ خانہ کی اصلاح کے وہ کارنامے دکھائے جو معدودے چند بادشاہوں کے کوئی اور نہ کر سکا۔ وہ عقابی نظروں سے قریب کے علاقے سے دور کے علاقے تک عوام کے مسائل میں ایسے غور وفکر کرتے جیسے وہ مفسدین پر شیر کی طرح جھپٹتے تھے،فساد کے ہر نعرے کو خاموش کر دیا اور بے چینی کی ہر حرکت کو ٹھنڈا کر دیا۔ پھر اصلاح کی طرف توجہ کی اور ان کے پردادا اکبر جو بے دینی ساتھ لائے تھے اس کے باقی ماندہ کو صاف کیا، ظالمانہ ٹیکسوں کی وجہ سے عوام کی زندگی دوبھر ہوگئی تھی حالانکہ مجوسیوں کے امراء کو اس آگ کی تپش بھی نہیں پہنچتی تھی ،ٹیکس کی ان اقسام میں سے ۸۰ اقسام کو ختم کر کے عادلانہ طریقے سے اس کا ایک ضابطہ مقرر کیا اور اس کو سب پر لاگو کر دیا چنانچہ وہ پہلی شخصیت ہیں جنہوں نے ان امراء سے ٹیکس لیا اور اگر حق کے معاملے میں ان کا رعب اور سختی نہ ہوتی تو وہ امراء ٹیکس دینے سے انکار کر دیتے۔ قدیم سڑکوں کی مرمت کی اور جدید سڑکیں تعمیر کیں، ان

besturdubooks.wordpress.com

سڑکوں کی لمبائی معلوم کرنے کے لئے اتنا جان لینا ہی کافی ہے کہ ایک سڑک جس کو شیر شاہ سوری نے نکالا تھا، مسافر اس پر تین مہینوں تک سفر کرتا، اس طویل راستے کے دونوں جانبوں کا درختوں، مساجد اور مسافر خانوں نے احاطہ کیا ہوا تھا۔ ہندوستان کے علاقوں میں مسجدیں تعمیر کیں، ان میں ائمہ اور مدرسین مقرر کئے، عاجزوں کیلئے گھر، پاگلوں کے لئے شفا خانے اور مریضوں کے لئے ہسپتال قائم کئے۔

شؤون: [مفرد] الشأن بڑے بڑے امور و احوال، معاملہ، حالت۔ نأمة: آواز، نغمہ۔ نئم (ف، ض) نئیما آواز نکالنا، آہستہ آہستہ رونا۔ ترهق: رهق (إفعال) إرهاقا تحق ڈالنا، طاقت سے زیادہ کام پر اکسانا (س، ک) رهقا بیوقوف ہونا (تفعیل) ترهیقا برائی کی تہمت لگانا (مفاعلہ) مراهقة جوانی کے قریب پہنچنا۔ لفح: تپش، لپٹ۔ لفح (ف) لفحا لگانا، [النار بحرّها] جھلس دینا۔ تحف: حف (ن) حفا گھیرنا، احاطہ کر لینا (ض) حفیفا سرسراہٹ ہونا، حفوفا خشک ہونا، بہرا ہونا (تفعیل) تحفیفا احاطہ کرنا، مبتلائے مصیبت ہونا (إفعال) إحفافا برائی سے یاد کرنا۔ الخانات: [مفرد] الخان سرائے، دوکان اور خان ترکوں کے بادشاہ کا لقب ہے۔ مارستانات: [مفرد] المارستان شفاخانہ۔

وَأَقَامَ الْعَدْلَ فِي النَّاسِ جَمِيْعًا، فَلا يَكْبُرُ أَحَدٌ عَنْ أَنْ يُنَفَّذَ فِيْهِ حُكْمُ الْقَضَاءِ، وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ جَعَلَ لِلْقَضَاءِ قَانُوْنًا فَكَانَ يَحْكُمُ فِي الْقَضَايَا الْكُبْرَى بِنَفْسِهِ لَاحُكْمًا كَيْفِيًّا بَلْ حُكْمًا بِالْمَذْهَبِ الْحَنَفِيِّ مُعَلَّلا لَهُ مُدَلَّلا عَلَيْهِ، وَ نَصَبَ الْقُضَاةَ لِلنَّاسِ فِي كُلِّ بَلْدَةٍ وَقَرْيَةٍ، وَكَانَ لِلْأَمْبَرَاطُوْرِ اِمْتِيَازَاتٌ فَأَلْغَاهَا كُلَّهَا، وَجَعَلَ نَفْسَهُ تَابِعًا لِلْمَحَاكِمِ الْعَادِيَةِ، وَأَنَّ مَنْ لَهُ عَلَيْهِ حَقٌّ أَنْ يُقَاضِيَهُ بِهِ أَمَامَ الْقَاضِيْ مَعَ السُّوْقَةِ وَالسَّوَادِ مِنَ النَّاسِ. كَانَ الرَّجُلُ عَالِمًا، فَقِيْهًا بَارِعًا فِي الْفِقْهِ الْحَنَفِيِّ، فَأَدْنَى الْعُلَمَاءَ وَلَازَمَهُمْ، وَجَعَلَهُمْ خَاصَّتَهُ وَمُسْتَشَارِيْهِ وَبَنَى لَهُمُ الْمَدَارِسَ، وَجَعَلَ الرَّوَاتِبَ،

تمام لوگوں میں عدل قائم کیا۔ کوئی بھی اس سے ماوراء نہیں تھا کہ اس کے بارے میں عدالت کا حکم نافذ ہو۔ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے عدالت کیلئے باقاعدہ قانون بنایا، وہ بذات خود بڑے مسائل میں فیصلہ کیا کرتے تھے مگر وہ کوئی کیفی حکم نہیں ہوا کرتا تھا بلکہ فقہ حنفی کے مطابق مدلل و معلل فیصلہ ہوا کرتا تھا (اس سلسلے میں) گاؤں گاؤں، شہر شہر قاضی مقرر کئے۔ شہنشاہ کے کچھ امتیازات ہوا کرتے تھے آپ نے وہ ختم کر دیے اور خود اپنے آپکو عام

besturdubooks.wordpress.com

محاکم (عدالتوں) کے تابع کیا، جسکا بادشاہ کے خلاف کوئی حق ہو اس کو یہ حق حاصل تھا وہ رعیت اور عام شہریوں کے ساتھ قاضی کے سامنے اس سے اس حق کا مطالبہ کرسکتا ہے۔ وہ ایک عالم اور فقہ حنفی میں ماہر فقیہ تھے انہوں نے علماء کو قریب کیا، اپنے ساتھ لگائے رکھا، اپنا خواص اور مشیر بنایا، ان کے لئے مدرسے قائم کئے اور وظائف مقرر کئے۔

الرواتب: [مفرد] راتب وظیفہ، تنخواہ، سنن مؤکدہ۔ رتب (ن) رَتبًا، رُتُوبًا قائم وثابت ہونا (تفعیل) ترتیبًا مرتبہ کے لحاظ سے رکھنا، ثابت کرنا (تفعّل) ترتبًا ترتیب وار ہونا، سیدھا کھڑا ہونا۔

وَوُفِّقَ إِلٰى أَمْرَيْنِ، لَمْ يَسْبِقْهُ إِلَيْهِمَا أَحَدٌ مِّنْ مُلُوْكِ الْمُسْلِمِيْنَ الْأَوَّلُ: إِنَّهُ كَانَ لَمْ يَكُنْ يُعْطِيْ عَالِمًا عَطِيَّةً أَوْ رَاتِبًا إِلَّا طَالَبَهُ بِالْعَمَلِ، بِتَأْلِيْفٍ أَوْ تَدْرِيْسٍ، لِئَلَّا يَأْخُذَ الْمَالَ وَيَتَكَاسَلَ، فَيَكُوْنُ قَدْ جَمَعَ بَيْنَ السَّيِّئَتَيْنِ، أَخْذِ الْمَالِ بِلَا حَقٍّ، وَكِتْمَانِ الْعِلْمِ، فَمَا قَوْلُ مُدَرِّسِي الْإِفْتَاءِ وَالْأَوْقَافِ؟ وَالثَّانِيْ: أَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ عَمِلَ عَلٰى تَدْوِيْنِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ، فِيْ كِتَابٍ وَاحِدٍ، يُتَّخَذُ قَانُوْنًا، فَوُضِعَتْ لَهُ وَبِأَمْرِهِ وَبِإِشْرَافِهِ وَنَظَرِهِ الْفَتَاوٰى الَّتِيْ نُسِبَتْ إِلَيْهِ فَسُمِّيَتِ الْفَتَاوٰى الْعَالَمْكِيْرِيَّةُ، وَاشْتَهَرَتْ بِالْفَتَاوٰى الْهِنْدِيَّةِ، وَيَعْرِفُهَا كُلُّ مَنْ يَقْرَأُ هٰذَا الْمَقَالَ مِنَ الْعُلَمَاءِ لِأَنَّهَا مِنْ أَشْهَرِ كُتُبِ الْفِقْهِ الْإِسْلَامِيِّ، وَأَجْوَدِهَا تَرْتِيْبًا وَتَصْنِيْفًا.

انہیں ایسے دو کاموں کی توفیق دی گئی جنکی طرف پہلے کے مسلمان بادشاہوں نے سبقت نہیں کی:

(۱) جب بھی وہ کسی عالم کو عطیہ یا وظیفہ جاری کرتے تو اس سے کسی عمل تالیف یا تدریس کا مطالبہ کرتے تاکہ ایسا نہ ہو کہ وہ مال لے لے اور سستی کا شکار ہو جائے، کیونکہ اس صورت میں وہ دو برائیوں ایک بغیر استحقاق کے مال لینا اور دوسری علم کو چھپانا کو جمع کرنے والا ہوگا۔ تو پھر افتاء اور اوقاف کے مدرسین کا کیا کہنا؟ (یہ تو عام عالم کو وظیفہ دیتے وقت انکا طرز تھا، اصحاب افتاء اور اوقاف والوں سے تو اس سے بھی زیادہ کام لیتے ہونگے)

(۲) وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے ایک کتاب میں احکام فقہیہ کی تدوین کا کام کیا، وہ قانون بنادی گئی (اس کو قانون کا درجہ دیا گیا) ان کے حکم اور ان کی نگرانی میں ان کے لئے وہ فتاویٰ مرتب کئے گئے جو ان کی طرف فتاویٰ عالمگیریہ کے نام سے منسوب ہے اور پھر فتاویٰ ہندیہ کے نام سے مشہور ہوئے ہیں اور جو علماء اس کتاب کو پڑھتے ہیں انہیں اس کا پتہ ہے کیونکہ

besturdubooks.wordpress.com

ترتیب اور تصنیف کے اعتبار سے فقہ اسلامی کی مشہور اور اچھی کتابوں میں اس کا شمار ہوتا ہے

وَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ كُلِّهٖ يُؤَلِّفُ، أَلَّفَ كِتَابًا فِي الْحَدِيْثِ وَشَرَحَهٗ وَ تَرْجَمَهٗ إِلَى الْفَارِسِيَّةِ، وَيَكْتُبُ الرَّسَائِلَ الْبَلِيْغَةَ، الَّتِيْ تُعَدُّ فِيْ لِسَانِهِمْ مِنْ رَوَائِعِ الْبَيَانِ، وَيَكْتُبُ بِخَطِّهِ الْمَصَاحِفَ وَيَبِيْعُهَا لِيَعِيْشَ بِثَمَنِهَا لِمَا زَهِدَ فِيْ أَمْوَالِ الْمُسْلِمِيْنَ وَتَرَكَ الْأَخْذَ مِنْهَا، وَإِنَّهٗ حَفِظَ الْقُرْآنَ بَعْدَ أَنْ وَلِيَ الْمُلْكَ، وَإِنَّهٗ كَانَ شَاعِرًا مُوْسِيْقِيًّا، وَلٰكِنَّهٗ تَرَكَ ذٰلِكَ، وَكَرِهَهٗ وَأَبْطَلَ مَاكَانَ لِلشُّعَرَاءِ وَالْمُوْسِيْقِيِّيْنَ مِنْ هِبَاتٍ وَعَطَايَا وَلَمْ يَكُنْ يَرَاهُمْ لَازِمِيْنَ لِأُمَّةٍ لَا تَزَالُ تَبْنِيْ فِي الْأَرْضِ صَرْحَ مَجْدِهَا.

ان تمام صفات کے ساتھ ساتھ وہ مؤلف بھی تھے، حدیث میں ایک کتاب تالیف کی پھر فارسی میں اسکی شرح اور ترجمہ کیا، وہ بلیغ رسائل لکھا کرتے تھے جو انکی زبان میں بیان کے خوبصورت شاہکار شمار کیے جاتے ہیں چونکہ انہوں نے اموال مسلمین سے بے رغبتی اختیار کی تھی اور اس سے (وظیفہ) لینا چھوڑ دیا تھا اسلیے وہ اپنے قلم سے مصحف (قرآن کریم) لکھتے اور گذر اوقات کرنے کیلیے اس کو بیچا کرتے تھے اور (عجیب بات یہ کہ) ملک سنبھالنے کے بعد انہوں نے قرآن حفظ کیا۔ بہترین شاعر تھے لیکن اسکو اچھا نہ سمجھتے ہوئے چھوڑ دیا۔ شعراء اور اہل موسیقی کو جو کچھ ہدایا اور تحائف ملتے تھے ان کو ختم کر دیا اور ان چیزوں کو ایک ایسی امت پر جو روئے زمین پر اپنی شرافت کا محل تعمیر کر رہی ہو، لازم نہیں سمجھتے تھے۔

روائع: [مفرد] الرّوْعة حسن و جمال کا حصہ، ڈر۔ روع (ن) رَوْعًا تعجب میں ڈالنا (ن،ض) رَوَغَانًا لوٹنا۔

وَكَانَ يُصَلِّي الْفَرَائِضَ فِيْ أَوَّلِ وَقْتِهَا مَعَ الْجَمَاعَةِ لَا يَتْرُكُ ذٰلِكَ بِحَالٍ، وَالْجُمُعَةَ فِي الْمَسْجِدِ الْكَبِيْرِ وَلَوْ كَانَ غَائِبًا عَنِ الْمِصْرِ لِأَمْرٍ مِنَ الْأُمُوْرِ يَأْتِيْهِ يَوْمَ الْخَمِيْسِ لِيُصَلِّيَ الْجُمُعَةَ، ثُمَّ يَذْهَبُ حَيْثُ شَاءَ، وَكَانَ يَصُوْمُ رَمَضَانَ مَهْمَا اشْتَدَّ الْحَرُّ، وَمَا أَدْرَاكُمْ مَاحَرُّ الْهِنْدِ؟ وَيُحْيِي اللَّيَالِيَ بِالتَّرَاوِيْحِ ، وَيَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فِي الْمَسْجِدِ، وَيَصُوْمُ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسَ وَالْجُمُعَةَ، فِيْ كُلِّ أُسْبُوْعٍ مِنْ أَسَابِيْعِ السَّنَةِ، وَيُدَاوِمُ عَلَى الطَّهَارَةِ بِالْوُضُوْءِ وَيُحَافِظُ عَلَى الْأَذْكَارِ، وَيَمُدُّ أَهْلَ الْحَرَمَيْنِ بِالصِّلَاتِ الْمُتَكَرِّرَةِ الدَّائِمَةِ.

فرض نمازوں کو اول اوقات میں جماعت کے ساتھ پڑھنے کی پابندی کیا کرتے

besturdubooks.wordpress.com

تھے اور کسی بھی حال میں انکو نہیں چھوڑتے تھے، شہر کی بڑی مسجد میں نماز جمعہ ادا کیا کرتے تھے اور کسی کام کی وجہ سے شہر میں موجود نہ ہوتے تو جمعرات کو آجاتے تاکہ نماز جمعہ شہر میں ادا فرمائیں پھر جہاں چاہتے تشریف لے جاتے۔ وہ رمضان کے روزے ہر حال میں رکھا کرتے تھے چاہے گرمی کتنی ہی سخت کیوں نہ ہو اور آپکو کیا معلوم ہندوستان کی گرمی کتنی سخت ہے؟ تراویح کے ذریعہ راتوں کو زندہ فرماتے اور رمضان کے آخری عشرے کا مسجد میں اعتکاف کرتے، سال کے تمام ہفتوں میں سے ہر ہفتے میں پیر، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھتے، ہمیشہ باوضو رہتے اور ذکر کی پابندی کرتے، اہل حرمین کو دائمۂ متکررہ ہدایا بھیجا کرتے تھے۔

وَكَانَ مَعَ ذٰلِكَ آيَةً فِي الْحَزْمِ وَالْعَزْمِ، وَالْبَرَاعَةِ فِي فُنُوْنِ الْحَرْبِ، وَفِي التَّنْظِيْمِ الْإِدَارِيِّ، فَكَيْفَ اسْتَطَاعَ أَنْ يَّجْمَعَ هٰذَا كُلَّهُ؟ كَيْفَ قَدَرَ أَنْ يَّتَعَبَّدَ هٰذِهِ الْعِبَادَةَ؟ وَيَقْضِيَ بَيْنَ النَّاسِ؟ وَيُؤَلِّفَ فِي الْعِلْمِ؟ وَيَكْتُبَ الْمَصَاحِفَ؟ وَيَحْفَظَ الْقُرْآنَ؟ وَيُدِيْرَ هٰذِهِ الْقَارَّةَ الْهَائِلَةَ؟ وَيَخُوْضَ هٰذِهِ الْمَعَارِكَ الْكَثِيْرَةَ؟

وہ اس کے ساتھ ساتھ دور اندیشی اور پختگی عزم، جنگی فنون کی مہارت اور حکومتی اداروں کو منظم چلانے میں اپنی مثال آپ تھے، یہ سب کرنے کی انکو استطاعت کیسے ملی؟ ایسی عبادت، لوگوں کے درمیان فیصلے، علمی تالیفات، مصاحف کا (اپنے قلم سے) لکھنا، قرآن کا حفظ، اس عظیم براعظم کا نظم چلانا اور ایسے خونریز معرکوں میں کودنا، یہ سب کچھ وہ کیسے کر سکے؟؟؟

لَقَدْ كَانَ يُقَسِّمُ بَيْنَ ذٰلِكَ أَوْقَاتَهُ، وَيَعِيْشُ حَيَاةً مُرَتَّبَةً، فَوَقْتٌ لِنَفْسِهِ وَوَقْتٌ لِأَهْلِهِ، وَوَقْتٌ لِرَبِّهِ، وَلِلْإِدَارَةِ وَالْقِتَالِ وَالْقَضَاءِ أَوْقَاتُهَا. حَكَمَ الْهِنْدَ كُلَّهَا خَمْسِيْنَ سَنَةً كَوَامِلَ، وَكَانَ أَعْظَمَ مُلُوْكِ الدُّنْيَا فِي عَصْرِهِ وَكَانَتْ بِيَدِهِ مَفَاتِيْحُ الْكُنُوْزِ، وَكَانَ يَعِيْشُ عَيْشَ الزُّهْدِ وَالْفَقْرِ، مَامَدَّ يَدَهُ وَلَا عَيْنَهُ إِلٰى حَرَامٍ، وَلَا أَدْخَلَهُ بَطْنَهُ، وَلَا كَشَفَ لَهُ إِزَارَهُ، كَانَ يَمُرُّ عَلَيْهِ رَمَضَانُ كُلُّهُ لَا يَأْكُلُ إِلَّا أَرْغِفَةً مَعْدُوْدَةً مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ مِنْ كَسْبِ يَمِيْنِهِ مِنْ كِتَابَةِ الْمُصْحَفِ لَا مِنْ أَمْوَالِ الدَّوْلَةِ. رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى رُوْحِهِ الطَّاهِرَةِ.

(دیکھئے! وہ یہ سب اس طرح انجام دیتے تھے کہ) ان تمام کاموں کو انجام دینے کیلئے انہوں نے اپنے اوقات کو تقسیم کیا ہوا تھا اور ایک مرتب زندگی گزارا کرتے تھے اپنے لئے، اہل خانہ کیلئے، اپنے رب کیلئے، ادارہ، قتال اور قضاء ہر ایک کیلئے اوقات مخصوص تھے۔

besturdubooks.wordpress.com

پوری نصف صدی تک پورے ہندوستان کے حکمران رہے اور اپنے زمانے میں دنیا کے بادشاہوں میں سب سے بڑے بادشاہ تھے ان کے ہاتھوں میں خزانوں کی چابیاں تھیں لیکن زاہدانہ فقیرانہ زندگی بسر کرتے تھے، حرام کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا اور نہ اس کی طرف ہاتھ بڑھایا، اس کو اپنے پیٹ میں ڈالا اور نہ ہی اس کے لئے اپنا ازار کھولا۔ رمضان کا پورا مہینہ ان پر گزر جاتا مگر ان کی خوراک جو کی چند روٹیاں اور وہ بھی حکومت کے مال سے نہیں بلکہ مصحف لکھ کر اپنے ہاتھ سے کمائے ہوئے مال سے ہوا کرتی تھیں۔

اللہ تعالیٰ ان کی پاک روح پر رحمت فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

☆☆☆☆☆☆☆

وصلى الله تعالى على خير خلقه محمد واله واصحابه
وأزواجه وذرياته واهل بيته وعلينا معهم أجمعين امين.
بجاه سيد المرسلين ﷺ برحمتک يا أرحم الراحمين.
تمت بالخير. والحمد لله على ذالک.